ایڈیشن

شام تا ملتان

چوہدری محمد ادریس ایڈووکیٹ



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شام تا ملتان

چوہدری محمد ادریس

ایڈووکیٹ

ناشر

چوہدری سلطان محمود، 11۔فردوس پارک۔سنت نگر لاہور۔I

فون نمبر 7244668

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرنٹر	:	سیف اللہ اکرم مکی مدنی پرنٹرز لاہور
کمپوزر	:	ایم جمیل کمپیوٹرز لاہور
ضخامت	:	500 صفحات
ناشر	:	چوہدری سلطان محمود
اشاعت	:	مئی 2001 سیکنڈ ایڈیشن
قیمت	:	250/-

ملنے کے پتے

1۔ چوہدری سلطان محمود۔ ۱۱۔ فردوس پارک سنت نگر۔ لاہور

2۔ خالد اشیر چوہدری ایڈوکیٹ ہائی کورٹ 3۔ ٹرنر روڈ۔ لاہور

3۔ چوہدری محمد طفیل، ارشاد علی ساجد، 50، سٹریٹ 14 کیولری گراؤنڈ لاہور

4۔ کیپٹن بدر نظیر ایفا چائنیز ریسٹورنٹ مین بلیووارڈ گلبرگ لاہور

5۔ صوفی حفیظ الدین میاں چنوں مکان نمبر 57/5 گلی نمبر 3 محلہ رحمانیہ میاں چنوں

6۔ نیاز احمد۔ نیاز میڈیکوز بلاک 2 سرگودھا

7۔ قاری سیف اللہ اکرم عمران اکیڈمی 40/B اردو بازار لاہور فون : 7221645

مصنف

چوہدری محمد ادریس ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

(1) گریجویشن: 1953 پنجاب یونیورسٹی

(2) ایل ایل بی: 1955 یونیورسٹی لاء کالج لاہور

(3) آغاز وکالت: 1955

(4) ایڈووکیٹ ہائی کورٹ: 1957

(5) ایڈووکیٹ سپریم کورٹ: 1996

(6) ممبر میونسپل کمیٹی جھنگ: 1961 تا 1966

(7) ممبر مغربی پاکستان اسمبلی: 1965 تا 1969

(8) ممبر پنجاب بار کونسل 1989 تا 1994

(9) چیئرمین ڈسٹرکٹ زکوۃ عشر کمیٹی جھنگ 1980 تا 1986

(10) صدر: ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن 1976,1978,1981,1994,1995۔

(11) مصنف:

1۔ کوڈ آف لینڈ لاز، بزبان انگریزی۔

2۔ لا آف پری ایمپشن (قانون شفع) بزبان انگریزی۔

3۔ فیملی کورٹس ایکٹ 1964: بزبان انگریزی۔

4۔ قانون زکوۃ بزبان اردو۔

(12) پتہ: چوہدری محمد ادریس ایڈووکیٹ جھنگ صدر۔

رہائش: دھجی روڈ، جھنگ صدر۔

ٹیلیفون: 5341-613751 کوڈ 0471

فہرست مضامین

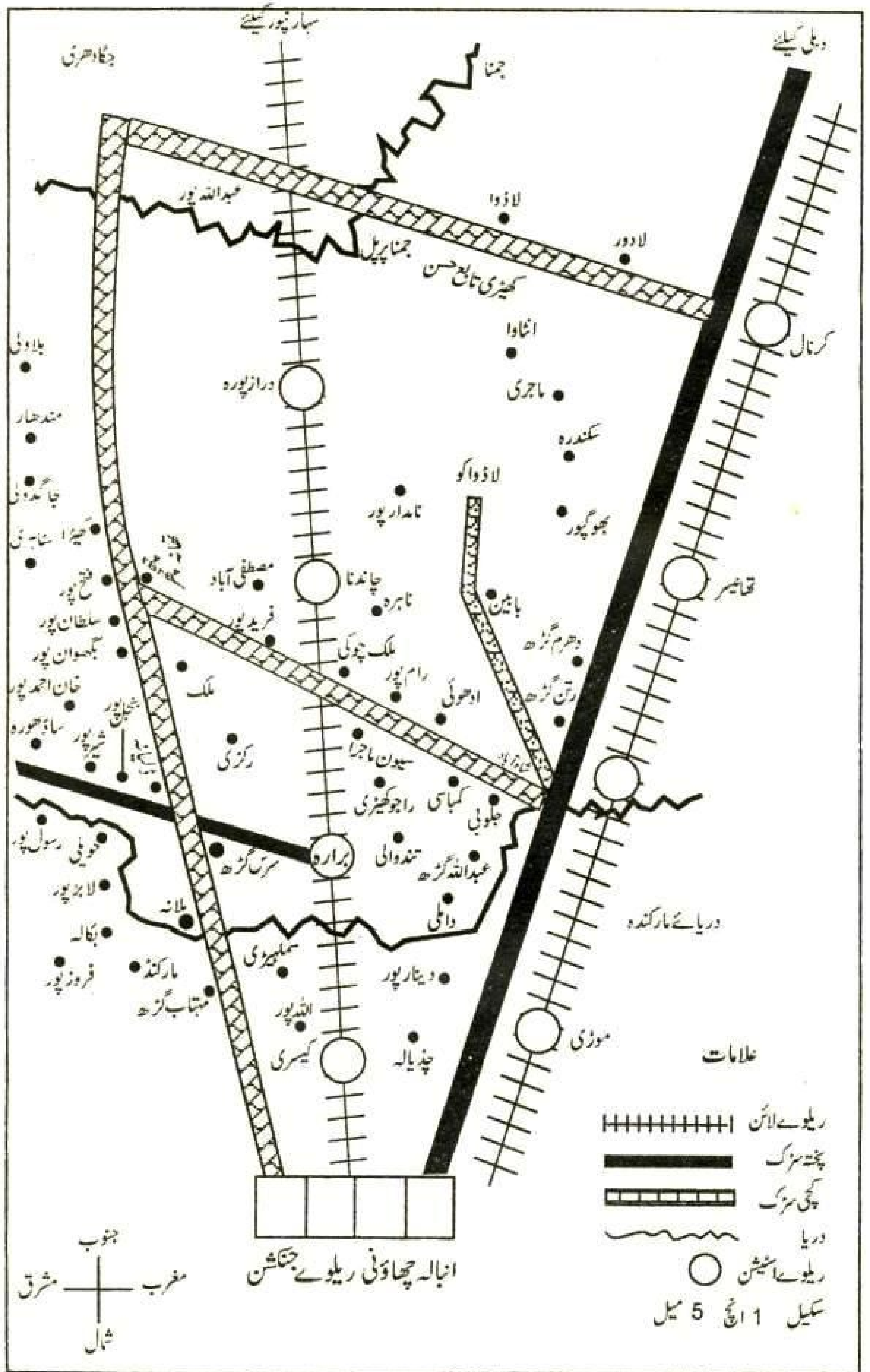
تحصیل آنبالہ

تحصیل جگادھری

تحصیل نارائن گڑھ

ریاست کلسیہ

تحصیل ٹھانیسر


سہارنپور کیلئے
جگادھری
جمنا
دہلی کیلئے
عبداللہ پور
لاڈوا
لادور
جمنا پل
کھیڑی تابع حسن
کرنال
بلاولی
درازپورہ
ماجری
مندھار
سکندرہ
لاڈواکو
نامدار پور
بھوگپور
چاندنا
مصطفی آباد
تھانیسر
فتح پور
نابرہ
بابین
سلطان پور
فرید پور
دھرم گڑھ
بگھوان پور
رام پور
خان احمد پور
ملک
ادھوئی
رتن گڑھ
ساڈھورہ
شیرپور
رکڑی
سیون ماجرا
کمباسی
راجو کھیڑی
جلوبی
رسول پور
حویلی
برارہ
تندوالی
عبداللہ گڑھ
ملانہ
دالی
دریائے مارکنڈہ
بکالہ
مارکنڈ
فیروزپور
دینار پور
مہتاب گڑھ
اللہ پور
موڑی
علامات
کیسری
چڈیالہ
ریلوے لائن
پختہ سڑک
کچی سڑک
دریا
ریلوے اسٹیشن
سکیل 1 انچ 5 میل
انبالہ چھاؤنی ریلوے جنکشن
جنوب
مغرب
مشرق
شمال

خواب کی تعبیر

اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہوں کہ اس کے لامحدود رحم و کرم کی بدولت یہ ایڈیشن مکمل ہوا۔ مجھے اعتراف ہے کہ پہلا ایڈیشن ایک ادھوری کوشش تھی۔ بعض گاؤں اس میں شامل ہی نہ تھے۔ متعدد ممتاز خاندانوں کے کوائف اس میں تحریر نہ ہو سکے تھے۔ کئی شجرے ترتیب میں الٹ پلٹ ہو گئے تھے۔ پرنٹنگ کی غلطیاں بھی تھیں۔ بعض نام بھی درست نہ تھے اور کئی خاندانوں کے تذکرے نامکمل تھے۔ اس کے باوجود یہ بنیادی مقصد کے حصول کی اساس ثابت ہوا۔ اس کی اشاعت نے برادری میں بیداری کی مطلوبہ لہر پیدا کر دی جس کی وجہ سے ملک کے کونے کونے سے مراسلات کی بھرمار ہو گئی۔ احباب کی اعانت اور دو سال کی محنت نے اس کو بہت حد تک مکمل ایڈیشن بنا دیا ہے۔

اس میں ایک دو غیر اہم چھوٹے گاؤں کے سوا تمام مواضعات شامل ہیں۔ بیشتر خاندانوں کے 7 پشتوں سے لیکر آج تک کے مکمل حالات تحریر کئے گئے ہیں بعض خاندانوں کی دس بارہ پشتوں تک نشاندہی کی گئی ہے۔ اس میں بکھرے ہوئے خاندانوں کو جوڑا گیا ہے۔ جھامکے ضلع شیخوپورہ کے ریٹائرڈ پٹواری حکم الدین کو اپنے چاروں خاندانوں کے جدامجد کا نام تک معلوم نہ تھا اس کو صرف دو خاندانوں کے جزوی حالات معلوم تھے۔ یہ کتاب بتائے گی کہ یہ چاروں خاندان کہاں کہاں آباد ہیں اس طرح سابقہ حویلی کے نمبردار کے خواندہ نمبردار کے پسر کو اپنی شاخ کے سوا اپنے بڑے خاندان کی مختلف شاخوں کا علم نہ تھا اب یہ کتاب رہنمائی کرے گی کہ ان کے خاندان کے افراد کہاں کہاں آباد ہیں۔ اس طرح متعدد خاندانوں کے مکمل کوائف سات سے بارہ پستوں تک تحریر کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب آنے والی نسلوں کو یاد دلاتی رہے گی کہ رتن گڑھ، پھیروwala اور رام پور کے رامپوری خاندان ایک ہی جدامجد کی شاخیں ہیں۔

اس ایڈیشن میں اعلیٰ تعلیم یافتہ یکتاء روزگار اور مایۂ ناز اشخاص کی فہرست ''علم کے بحر بیکراں'' کے عنوان سے شامل کی گئی ہے۔ یہ ماہرین علم و فن برادری کا گرانقدر سرمایہ ہیں۔ یہ فہرست برادری کے ذہین نوجوان کیلئے مہمیز کا کام دے گی امید ہے اس میں تیزی سے مطلوبہ اضافہ ہوتا جائے گا۔ پہلے ایڈیشن میں بوجہ خواتین کو سرے سے کسی بھی طرح شامل نہ کیا گیا تھا جس پر شدید اعتراض ہوئے۔ خواتین مردوں کا تکمیلی جزو ہیں ان کی تعلیم اور مسابقت کی دوڑ میں ان کی شمولیت

کے بغیر متوازی ترقی اور معاشرے کی خوشحالی ناممکن ہے اس لئے اس ایڈیشن میں ایسی باہمت اور حوصلہ مند خواتین کی فہرست "نور کی کرنیں" کے عنوان سے شامل کی گئی ہے۔ جس میں ان خواتین کے اسماء گرامی شامل کئے گئے ہیں۔ جنہوں نے اپنی محنت سے تمام مشکلات کا صبر واستقامت سے مقابلہ کر کے اپنے اور اپنے خاندان کے لئے ممتاز مقام حاصل کیا۔ ان باوقار خواتین کی یہ ادھوری فہرست برادری کی خواتین کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

اس ایڈیشن میں بعض نامور اشخاص کے حوالہ سے سات خصوصی مضمون مختلف عنوانات کے تحت شامل کئے ہیں اور ابتدا واخیر میں ایک ایک خصوصی مضمون شامل کیا گیا ہے۔ ان خصوصی مضامین سے کسی کی خوشامد یا تعریف وتوصیف مطلوب نہ ہے بلکہ بنیادی مقصد اور مرکزی نکتہ کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔ "ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات" میں بعض تلخ حقائق تحریر کرتے وقت ایک دو قائدین پر ہلکی سی تنقید بھی کرنی پڑی۔ مجھے اس پر افسوس بھی ہے اور دکھ بھی۔ مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔ اس کے بغیر حقیقت کی منظر کشی ممکن نہ تھی۔ پھر بھی ان احباب سے معذرت خواہ ہوں جنکو اس سے ٹھیس پہنچے۔

یہ ایڈیشن میرے خواب کی تعبیر ہے۔ اب شاید تیسرے ایڈیشن کی اشاعت ممکن نہ ہو اگرچہ اس کی ضرورت محسوس کی جائے گی کیونکہ ابھی برادری کا خاصا بڑا حصہ اس میں تحریر نہ ہو سکا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے کئی سال محنت کی گئی کیا آئندہ کوئی ایسا کر سکے گا یہ حقیقت انتہائی افسوسناک ہے کہ بعض افراد کو اپنے دادا تک کا نام معلوم نہیں۔ ایک ہی جد امجد کے خاندان ایک دوسرے سے لاعلم ہیں اور ایک دوسرے سے رابطہ نہ ہے آج اگر یہ صورت ہے تو آئندہ نسل کا کیا حال ہوگا۔ سمندر اور دریا کی لہریں کناروں سے باہر نکلنے کی کوشش میں کناروں سے ٹکرا کر اپنا وجود ختم کر لیتی ہیں۔ ان لہروں کا وجود دریا یا سمندر کے اندر ہے۔ اس سے باہر تو وہ کچھ بھی نہیں اسی طرح افراد کی عظمت خاندان وقبیلہ کے اتحاد ویگانگت میں مضمر ہے ہر فرد کو باہمی نظم وضبط سے قوم کے وقار کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہے کیونکہ ہر فرد ملت کے مقدر کا ستارا ہے اور فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں یہ کتاب ایک صدی بعد بھی رابطہ کیلئے کارآمد ہوگی اور زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ اس کی افادیت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ مجھے خوشی ہوگی اگر آئندہ اسکی اشاعت کی ذمہ داری انجمن قبول کرلے۔

اس ایڈیشن میں ہائی کورٹ کے ایک صدی قبل صادر کئے گئے بعض فیصلوں کے حوالہ جات

تحریر کئے گئے ہیں۔ ایک فیصلہ میں قرار دیا گیا ہے کہ سبزی منڈی دھلی کے شیخ دراصل ارائیں ہیں۔ ایک دیگر فیصلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سانده لاہور کے ارائیں ملتان سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوئے ہیں۔ اس ایڈیشن میں ایک سرکاری گوشوارہ شامل کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف کاشتکار برادریوں کے خصائل کا تقابلی جائزہ درج ہے۔ اس کے مندرجات ہمارے لئے باعث افتخار ہیں۔ ”نسب“ اور ”راعین“ کے عنوانات کے تحت گرانقدر اضافہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔

اس ایڈیشن میں بھی تحریمی و تعظیمی اور صفاتی القاب تحریر نہ کئے گئے ہیں۔ فرزند اور بیٹے کے الفاظ بھی نہ لکھے گئے ہیں بلکہ یکسانیت کیلئے پہلی پشت کیلئے پسر۔ دوسری کیلئے لڑکا اور تیسری کیلئے کا یا کے تحریر ہوئے ہیں۔ یہ اسلوب شاید کسی کو ناگوار لگے تاہم مجبورا ایسا کیا گیا ہے تا کہ سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو اور کسی قسم کے امتیاز کا شائبہ نہ ہو۔

شجرہ جات پر چھپائی کے اخراجات کئی گنا زیادہ ہیں۔ ترتیب میں الٹ پلٹ ہونے کا امکان رہتا ہے۔ شجرہ اور تبصرہ میں بے ربطی رہتی ہے۔ اس لئے اس ایڈیشن میں چھوٹے شجروں کو ختم کر کے متعلقہ خاندان کا رواں و مربوط عبارت میں تذکرہ کر دیا گیا ہے۔ بڑے خاندانوں کے کوائف بھی رواں عبارت میں تحریر کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس ایڈیشن میں بہت کم شجرے شامل ہیں۔ روابط کو مزید مربوط بنانے کیلئے جسقدر معلوم ہو سکا رشتوں کو بھی تحریر کیا گیا ہے اگرچہ یہ کوشش ادھوری ہے تاہم مفید ضرور ہے۔

پہلے ایڈیشن کے متعلق بعض عزیزوں نے اس بنا پر سخت احتجاج کیا تھا کہ بعض خاندانوں کی ضرورت سے زیادہ تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ اور بعض خاندانوں کا تذکرہ بڑھا چڑھا کر تحریر کیا گیا اور یہ کہ ان خاندانوں کے ماضی کو مد نظر نہ رکھا گیا ہے پہلے اور اس ایڈیشن میں جو کچھ لکھا گیا نیک نیتی سے تحریر کیا گیا ہے کسی کے ماضی کی چھان بین میرا مقصد نہ ہے۔ میرے لئے اس برادری کا ہر فرد معزز اور ہر خاندان باوقار ہے۔ میں نے اپنے اندازے کے مطابق تصویر کشی کی ہے اگر کسی فرد یا خاندان کو میری اس کاوش میں کمی نظر آئے تو اس کی وجہ ان احباب کی بے حسی اور میری کم علمی ہے بد نیتی نہیں جس قدر رابطے مربوط ہونگے اسی قدر یہ کتاب مفید ہوگی۔ مجھے افسوس ہے کہ ذاتی رابطوں کے باوجود اس دفعہ بھی ملتان سے مطلوبہ تعاون حاصل نہ ہو سکا۔

اس ایڈیشن کی تیاری اور تکمیل میں کراچی کے میاں کمال الدین اور ماسٹر محمد عارف کا گرانقدر حصہ ہے۔ ہر دو نے کراچی اور ملک کے دیگر حصوں میں آباد متعدد خاندانوں کے کوائف مہیا فرمائے۔ اوکاڑہ کے صوبیدار میجر (ر) الحاج عبدالخالق تمغہ خدمت۔ مسلم ٹاؤن راولپنڈی کے جناب عبدالحمید میاں چنوں کے جناب علی شیر علی پور چٹھہ کے الحاج محمد رفیق اور قصبہ گجرات کے جناب جلال الدین نے بے بہا تعاون فرمایا۔ فروکہ کے لیاقت علی حسب سابق متحرک رہے۔ ان احباب نے ذاتی کاوش سے دور دراز کے مقامات سے معلومات حاصل فراہم کیں۔ یہ احباب میرے اور میرے رفقاء کار کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ میری بیٹی مسز شاہین قربان نے نہ صرف اہم معلومات فراہم کیں بلکہ مسودہ جات کو بغور مطالعہ کر کے غلطیاں درست فرمائیں بلکہ بعض مفید اضافے تجویز کئے اس کار خیر پر اس کیلئے دعائے خیر۔ اس دفعہ بھی چھپائی کے جملہ مراحل چوہدری سلطان محمود کی نگرانی میں تکمیل پذیر ہوئے۔ ان کے تعاون کے بغیر نہ تو یہ ایڈیشن مکمل ہو سکتا تھا اور نہ ہی اس کی چھپائی ممکن تھی میں ان کا خصوصی طور پر ممنون ہوں۔

سابقہ سال انجمن کے عہدیدار اور میرے رفقاء مقیم لاہور خاصے متحرک رہے سرگودھا میں چوہدری مسعود جہانگیر ایڈوکیٹ اور اس کے جملہ برادران نے ایک شاندار اجتماع کا اہتمام فرمایا اور حاضرین کیلئے پر تکلف استقبالیہ ترتیب دیا۔ اس اجتماع کی وجہ سے اس ایڈیشن کیلئے خاصا مواد مہیا ہوا۔ اس موقع پر جناب چوہدری جہانگیر علی مرحوم و مغفور کی اہلیہ محترمہ نے اس کی چھپائی کے اخراجات کیلئے دس ہزار روپے کا گرانقدر عطیہ پیش کیا تاہم اس کی ضرورت پیش نہ آئی۔ چوہدری جہانگیر علی کے جملہ خاندان کا شکریہ۔

لاہور سے جناب بدر نظیر اور انکے بھائی جناب بدر منیر نے اپنے ریسٹورنیٹ میں برادری کے اکابرین کے لئے پر تکلف استقبالیہ کا اہتمام کیا جس میں لاہور اور دیگر اضلاع کے معززین نے شرکت فرمائی ہر دو کا شکریہ اس طرح انجمن بھی متحرک ہوئی اور میرا کام بھی آسان ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ اب یہ تحریک روز بروز توانا ہوتی رہے گی۔

میرا ارادہ تھا کہ اس ایڈیشن میں ایک ایسی فہرست شامل کی جائے۔ جس میں صنعت کاروں اور ممتاز تاجروں کے مفصل کوائف درج ہوں لیکن بعض وجوہات کی وجہ سے اس خواہش کی تکمیل نہ ہو سکی، قرآن مجید کا حفظ کرنا بھی بہت بڑا اعزاز ہے۔ یہ فہرست بھی شامل نہ کر سکا۔ ان دونوں

فہرستوں کی عدم شمولیت پر مجھے افسوس ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں یہ کمی پوری ہو جانی چاہیے۔

اس ایڈیشن میں بھی ناموں کی غلطی کا امکان ہے۔ نشان دہی پر درستی کر دی جائے گی یہ ادب کی کتاب نہ ہے اس لئے ادبی و لفظی غلطیوں کی درستگی خود فرمالی جائے۔

اس ایڈیشن کی چھپائی کے اخراجات میں میاں طفیل احمد اور ارشاد احمد ساجد کا تعاون حوصلہ افزا ہے میں بالخصوص اور میرے رفقاء کار بالعموم جناب میاں طفیل احمد اور چوہدری ارشاد احمد ساجد کے ممنون ہیں جناب سیف اللہ اکرم کا تہ دل سے ممنوں ہوں کہ انہوں چھپائی کے مرحلہ پر اپنے تعاون سے نوازا اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

محمد ادریس

30-11-2000

قرض

اس کتاب کی اشاعت کا منصوبہ 72-1971ء میں بنایا گیا تھا۔ میرے رفقاء کار اور احباب نے مجھے یہ فریضہ تفویض کیا تھا کہ اس کتاب کی تصنیف کروں لیکن بعض انتہائی واجب الاحترام اور متحرک ساتھیوں کی بے وقت وفات نے مجھے بد دل کیا۔ میری سیاسی سرگرمیاں اور بعد ازاں مختلف بیماریاں تاخیر کا باعث ہوئیں۔ تاہم میرا ضمیر بار بار مجھے احساس دلاتا تھا کہ اس کتاب کی تکمیل میرے اوپر برادری کا قرض ہے جس نے مجھے اس کتاب کو مکمل کرنے کی ہمت دلائی اور عدیم الفرصتی کے باوجود دس ماہ کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں یہ کتاب اشاعت کے مختلف مراحل سے گزر کر آپ کے ہاتھ میں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ قرض چکانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اعتبار :۔

میں نے اور میرے رفقاء کار نے انتہائی کوشش کی ہے کہ اس میں مصدقہ اور مستند حقائق درج کئے جائیں۔ لکھنے سے پہلے حاصل شدہ مواد کی نہ صرف چھان بین کی گئی بلکہ مختلف ذرائع سے حاصل کردہ کوائف کا تنقیدی اور تقابلی جائزہ بھی لیا گیا جس کی وجہ سے مجھے یقین ہے کہ اس کے مندرجات اور مختلف مواضعات اور خاندانوں کا تذکرہ ہر لحاظ سے مستند اور قابل اعتبار ہے۔ تاہم فروگذاشت کا امکان ہے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

اعتذار :۔

میں نے اور میرے عزیز ساتھیوں نے انسانی امکان کی حد تک کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں برادری کے ہر گاؤں کے خاندانوں واشخاص کا تذکرہ کیا جائے۔ تاہم مجھے تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ بعض احباب کے عدم تعاون اور عدم دلچسپی کی وجہ سے بعض معزز افراد اور خاندان اس میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں۔ جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ اگر زندگی نے وفا کی تو میں خود ورنہ میرا کوئی ساتھی یا برادری کا کوئی درد دل رکھنے والا نوجوان اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں اضافہ یا ترمیم کر کے اس کو مکمل کر دے گا۔ بعض نام مختصر تحریر ہوئے ہیں۔ مثلاً اعجاز، بشیر، خلیل بعض ناموں کے ساتھ میں نے اپنی دانست کے مطابق محمد، احمد اور علی وغیرہ کا اضافہ کیا ہے یہ بھی

ممکن ہے کہ بعض نام غلط تحریر ہو گئے ہوں۔ برادری کے معززین سے استدعا ہے کہ وہ ان غلطیوں کی نشاندہی کر کے درستگی فرمائیں تاکہ دوسرا ایڈیشن اس قسم کی غلطیوں سے مبرا ہو۔ میں نے تحریمی القاب چوہدری میاں وغیرہ کا استعمال بعض وجوہات کی بناء پر نہ کیا ہے بعض جگہ خاندان کے سربراہ کے نام کے ساتھ حاجی یا میاں کا استعمال کر کے باقی افراد کنبہ کے ساتھ اس لفظ کو نہیں لکھا اس طرح بعض خاندانوں کے سربراہوں کے ناموں کے ساتھ "جناب" کا تعظیمی لفظ لکھا گیا ہے اور باقی معززین کے ناموں کے ساتھ "جناب" کا تعظیمی لفظ استعمال نہیں کیا۔ جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص کے نام کے ساتھ میاں یا جناب کے القاب کے تواتر سے نہ صرف کتاب کی عبارت بوجھل ہو جاتی بلکہ اس کی ضخامت میں بھی اضافہ ہو جاتا اور اخراجات میں اضافہ ناگزیر ہو جاتا۔ میں ان تمام احباب سے معافی کا خواستگار ہوں جن کے اسماء گرامی کے ساتھ یہ تعظیمی الفاظ نہیں لکھے گئے۔

اعتراف :۔

میرے لئے اس کتاب کی تکمیل ناممکن تھی اگر برادری کے معززین میرے ساتھ تعاون نہ کرتے میں ان تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس فرض کی ادائیگی میں مجھ سے تعاون کیا تاہم چوہدری سلطان محمود ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائرڈ لاہور، چوہدری نواب الدین لاہور، چوہدری لیاقت علی فردکہ میاں اعجاز حسین، جودھے وال سیالکوٹ، عاشق علی گجراتی اور چوہدری محمد صدیق خصوصی طور پر میرے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود ہر مرحلہ پر مجھے اپنے تعاون سے نوازا۔

چوہدری محمد ادریس

31-07-1998

اشارات

1۔ کتاب کے متن میں صرف گاؤں، چک یا محلّہ کا نام تحریر کیا گیا ہے۔ جس سے یہ تشنگی محسوس ہوتی ہے کہ متذکرہ شخص کا پتہ کیا ہے ایک شہر، چک یا گاؤں کے نام کو بار بار تحریر کرنے سے نہ صرف اس میں بوریت ہوتی بلکہ اس کی ضخامت میں بھی اضافہ ہوتا اور قاری کو بھی اکاہٹ ہوتی اس کمی کو دور کرنے کے لئے کتاب کے آخر میں پتہ جات کی مفصل تفصیل حروف تہجی کے لحاظ سے درج کر دی گئی ہے۔ مثلاً متن میں چک نمبر 48 لکھا گیا ہے جو معزز قاری یہ دیکھنا چاہے کہ یہ چک کہاں ہے وہ پتہ کی فہرست میں چک نمبر 48 کے سامنے تحریر کیا ہوا مکمل پتہ حاصل کرلے گا۔ جن شہروں کے محلے لکھے گئے ہیں ان کے بھی مفصل پتہ جات تحریر کر دیئے گئے ہیں۔

2۔ اس کتاب کو حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ ''الف'' چونکہ پہلا حرف ہے اس لئے تحصیل و ضلع انبالہ کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور ضلع کرنال کی تحصیل کا ذکر بعد میں آیا ہے اس طرح ہر تحصیل کے مواضعات کے حالات بلاامتیاز اہمیت حروف تہجی کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں اور اس اصول کی سختی سے پابندی کی گئی ہے۔ بطور مصنف میری یہ فطری خواہش تھی کہ میرا اور میرے گاؤں کا ذکر پہلے آئے لیکن تحصیل تھانیسر کے اہم دیہات داب کھیڑی، داملی اور رتن گڑھ کے کوائف سب سے آخر میں تحریر کئے گئے تاکہ کسی قسم کی بے اصولی نہ ہو۔

3۔ تعظیمی القاب اور بعض خاندانوں کے ساتھ تحریر کئے گئے تعریفی کلمات بلا کسی تعصب تحریر کئے گئے ہیں۔ میرے لئے برادری کا ہر شخص محترم اور ہر خاندان معزز ہے جس خاندان کے سربراہ کے نام کے ساتھ تعظیمی الفاظ لکھے گئے ہیں وہ سب کے ساتھ پڑھے جائیں۔ شہداء کی عظیم قربانی کے احترام میں ان کے تمام پسماندگان کے لئے تکریمی القاب چوہدری یا جناب تحریر کیا گیا ہے۔

4۔ برادری اور اس برادری سے مراد ارائیں ملتانی ہیں۔ جو انبالہ و کرنال میں آباد تھے۔

5۔ انجمن سے مراد انجمن فلاح اراعیاں (سابقہ انبالہ ڈویژن) لاہور ہے۔

6۔ فردکہ: سرگودھا کی تحصیل ساہیوال کے نزدیک فردکہ نام کی ایک ذات آباد ہے جس کی نسبت سے ساہیوال کے نزدیک ایک قصبہ کا نام فردکہ ہوا۔ یہی اس کا درست نام ہے۔ اس کتاب میں بعض جگہ فاروقہ اور بعض جگہ فردقہ تحریر ہو گیا ہے اس کو درست کرلیا جائے اور اصل نام فردکہ پڑھا جائے۔

7۔ اوکاڑا۔ اس نام کو بعض جگہ اکاڑا اور بعض جگہ اکاڑہ یا اوکاڑہ تحریر ہوا ہے۔ اصل لفظ اوکاڑا ہے جس طرح پڑھ لیا جائے درست ہے۔

شہداء پاکستان

تاتاریوں کی غارت گری، خون ریزی۔ بستیون کی بربادی اور لوٹ مار نے ننوا اور بابل کے جورو ستم کو ماند کر دیا تھا۔ ان دونوں قوموں نے ہوس ملک گیری میں خون آشامی کے ریکارڈ قائم کیے تاہم 1947 میں ہندو اور سکھوں نے مشرقی پنجاب۔ دہلی۔ یوپی۔ بہار، بنگال۔ جموں و کشمیر میں اس قدر تباہی و بربادی پھیلائی کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سفاکی اور بے رحمی کے اس لرزہ خیز دور میں ہزاروں عفت مآب خواتین کی عصمت دری کی گئی۔ لاتعداد خواتین کو اغواء کر لیا گیا۔ ہزاروں معصوم بچوں کو نیزوں پر اچھال کر خون کی ہولی کھیلی گئی۔ لاکھوں مرد وزن قتل کر دیئے گئے۔ ہزاروں مسکن لوٹ کر جلا دیئے گئے۔ بے شمار بستیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا اور 80 لاکھ سے زائد افراد بے گھر کر دیئے گئے ان مظلوموں کا صرف یہ قصور تھا کہ وہ مسلمان تھے۔

اس علاقہ میں تشکیل پاکستان کے دو دن بعد ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں پر منظم مسلح حملے شروع کر دیئے تھے۔ ان حملوں میں ان کو سکھ ریاستوں کے فوجیوں کی اعانت حاصل تھی۔ ان دلدوز حملوں میں اس برادری کے کافی مرد وزن شہید ہوئے۔ ان شہدائے پاکستان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ تاہم یہ تعداد حتمی نہ ہے۔

ادھم گڑھ :	متعدد مرد وزن	بلولی	ایک خاتون
اسلام نگر	2 مرد	بھیڑ تھل	11 مرد وزن
پھیرو والا :	34 مرد وزن (بعض خاندانوں کا نام و نشان مٹ گیا)		
چڈیالہ :	3 مرد	داب کھیڑی	دو مرد
دھرم گڑھ رتن گڑھ	4 مرد	دھنورہ	ایک مرد
سلطان پور	10 مرد وزن	ستاہری	3 مرد وزن
صادق پور	ایک مرد	فتح پور	15 مرد وزن
ملک مندھار	15 مرد وزن	کھیڑا	1 مرد
کھارو کھیڑا	متعدد مرد وزن	(بعض خاندانوں کا نام و نشان مٹ گیا)	
کپوری	21 مرد وزن	(" " "	)

کھڑی تابع حسن	متعدد مرد وزن	کاڑوالی	متعدد مرد وزن
گنیش پور	3 مرد	ماجری سید پور	متعدد مرد وزن
محمود پور	ایک مرد		

اس کے علاوہ سینکڑوں مرد، خواتین اور بچے کیمپوں میں اور سفر کے دوران فوت ر شہید ہوئے۔

بیرون ملک خدمات

دیگر پاکستانیوں کی طرح اس برادری کے سینکڑوں خواتین و مرد حضرات بیرون دنیا کے اکثر ممالک میں خدمات سر انجام دے رہے اور سینکڑوں طلباء تعلیم کی غرض سے بیرون ملک مقیم ہیں۔ بعض واجب الاحترام احباب اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ کافی بڑی تعداد کاروبار سے منسلک ہے۔ یہ خواتین و حضرات ان ممالک میں یقیناً پاکستان کی نیک نامی کا باعث ہیں۔ یہ جملہ احباب ہمارے لئے باعث افتخار ہیں، تفصیل حسب ذیل ہے۔ یہ اعداد و شمار حتمی نہ ہیں۔

امریکہ	213	کینڈا	135
انگلینڈ	375	یورپ	291
اسٹریلیا	27	جاپان	17

مشرق وسطی۔ 667

خواہش کے باوجود متن میں مفصل پتہ جات اور خدمات کی تفصیل درج نہ ہو سکی ہے اور نہ ہی ان افراد کے پسران کے نام اور کام کے کوائف حاصل ہو سکے اگر ایسا ہو جاتا تو اس کتاب کی افادیت میں یقیناً اضافہ ہو جاتا۔

مایہ ناز شخصیات

خداداد قابلیت وذہانت کے ساتھ محنت وعزیمت شامل ہو جائے تو مادی وسائل کی کمی منزل کے حصول میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ بلکہ ایسے صاحبان عزم واستقلال زندگی کے سفر کی دوڑ میں راستہ کی تمام رکاوٹوں کو عبور کر کے اپنی دنیا خود پیدا کرنے میں کامیاب ہو کر ایسا منارہ نور بن جاتے ہیں جو دوسروں کے لئے مشعل راہ ہو۔ ذیل میں اس برادری کی ایسی مایہ ناز ہستیوں کے اسمائے گرامی ہیں جن کے نقش پا اس برادری کے نوجوانوں کے لئے نشان منزل ہیں۔ ان میں سے ہر شخص کی داستان جدوجہد ایک علیحدہ کتاب کی متقضی ہے اگر زندگی نے وفا کی تو یہ فرض پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔ بصورت دیگر اس برادری کے صاحبان قلم سے میری استدعا ہے کہ وہ ان چمکتے دمکتے ستاروں کی داستان حیات رقم کریں تاکہ برادری کے نوجوانوں کے آسمان کو چھونے کے عزم کو جذبہ محرکہ میسر ہو کیونکہ :

"ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں" ؎

نام والد کا نام سابقہ گاوں پتہ امتیازی خصوصیات

1۔ چوہدری جہانگیر علی (مرحوم)، چوہدری علیم الدین، کھیڑی تابع حسن، سرگودھا : میٹرک کے بعد فوج میں ملازمت
ہجرت کے بعد ڈاکخانہ میں کلرک :1953ء میں بی اے، 1954ء میں بی ٹی (بی ایڈ)بطور مدرس ملازمت :1958ء میں ایل ایل بی اور وکالت :1970ء میں ایم این اے اور بعد میں وزیر۔

2۔ چوہدری بدرالدین (مرحوم) : صوبیدار کفایت اللہ، داملی، رینالہ خورد، ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔

3۔ چوہدری محمد عبداللطیف (مرحوم)، چوہدری دیدار بخش، دھرم گڑھ، کراچی، ڈائریکٹر اسٹیٹ بنک پاکستان۔

4۔ میاں محمد یوسف (مرحوم)، میاں احسان علی، تندوالی، لاہور، برادری کے پہلے وکیل۔

5۔ چوہدری محمد ادریس، چوہدری علم الدین، رتن گڑھ، جھنگ صدر، 1949ء میں میٹرک ضلع میں اول پوزیشن، مدرس، 1953ء میں بی اے، 1955ء میں ایل ایل بی اور وکالت، 1961 ممبر میونسپل کمیٹی، 1965ء تا1969ء ممبر مغربی پاکستان اسمبلی، ممبر پنجاب بار کونسل، چیئرمین ڈسٹرکٹ زکوٰۃ و عشر کمیٹی، صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن جھنگ، پانچ مرتبہ، قانون کی کتب کے مصنف۔

6۔ چوہدری ضیاء الدین، کفایت اللہ، داملی، رینالہ خوردہ، ایم پی اے۔

7۔ بیرسٹر شہزاد جہانگیر، چوہدری عبدالحمید، داب کھیڑی، کینٹ لاہور، برادری کے پہلے بیرسٹر اور اٹارنی جنرل

8۔ میجر جنرل (ر) محمد رفیع، چوہدری محمد شفیع، کھیڑا، راولپنڈی، برادری کے پہلے جنرل۔

9۔ ڈاکٹر محمد حنیف، چوہدری محمد ذاکر، حویلی، کراچی، برادری کے پہلے پی ایچ ڈی۔

10۔ ڈاکٹر محمود رضا، چوہدری حکم الدین، نگلہ جاگیر، کوئٹہ، پرنسپل بولان میڈیکل کالج۔

11۔ میاں عارف حسین، میاں حامد حسین، ملانہ، کوئٹہ، پہلے سی ایس پی

12۔ ڈاکٹر طاہرہ شفیق، میاں محمد اشرف، تندوالی، لاہور، پہلی خاتون پی ایچ ڈی گریڈ19 کی سائینٹفک آفیسر۔

13۔ چوہدری بشارت علی، چوہدری محمد شفیع، ملانہ، لاہور، پہلے چارٹڈ اکاؤنٹنٹ۔

14۔ چوہدری محمود احمد، چوہدری محمد صدیق، دھنورہ، وزیر آباد، پہلے ڈسٹرکٹ ایڈ سیشن جج

15۔ مسز شاہین قربان، چوہدری محمد ادریس، رتن گڑھ، سرگودھا، ایم اے انگلش پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان انگلش ٹیچنگ پروفیسر انگریزی گورنمنٹ کالج سرگودھا۔

16۔ چوہدری سلطان اعظم، چوہدری سلطان محمود، چڈیالہ، لاہور، پرنسپل گورنمنٹ ٹریننگ کالج لاہور۔

17۔ ڈاکٹر اے۔ڈی۔ رضا: چوہدری محمد شفیع، راجو کھیڑی، امریکہ، ایم ایس سی ر پی ایچ ڈی خلائی سائینس دان، نیو تھیوری کا موجد، امریکن یونیورسٹی مین پروفیسر۔

18۔ چوہدری عبدالشکور۔ چوہدری بشیر احمد۔ سلیم پور۔ اعوان ٹاؤن لاہور ڈسٹرک اینڈ سشن جج

علم کے بحر بیکراں

ماضی، حال اور مستقبل کے عنوان کے مندرجات کا اگر نگاہ حقیقت بیں سے جائزہ لیا جائے تو اس برادری کے ماضی کا عکس خاصا دھندلا نظر آتا ہے تاہم قابل فخر اشخاص کی فہرستوں سے حال امید افزا اور روشن دکھائی دیتا ہے کیونکہ زندگی کے مختلف شعبوں میں اس کے متعدد واجب الاحترام اشخاص نے گرانقدر پیش رفت کی ہے۔

اس فہرست میں ایسے یکتائے روزگار صاحبان علم و فن کے اسمائے گرامی درج ہیں جنہوں نے اپنے اپنے شعبہ ہائے میں علم و فن کی بلند ترین چوٹیوں کو سر کیا ہے۔ علم ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ اس طرح یہ مایہ ناز اشخاص علم کے بحر بیکراں ہیں ان میں ہر ایک اپنے اپنے شعبہ کا ماہر محقق اور تبحر عالم ہے۔ تحریم و تکریم کی حامل یہ شخصیات ہمارا سرمایہ افتخار ہیں۔ ان کی کاوشوں سے ہمارا مستقبل تابناک ہے۔

برادری کے نوجوانوں کے لئے علم کے ان روشن مناروں کا پیغام ہے۔

"تیز ترک گام زن
منزل ما دور نیست"

ڈاکٹرز

1۔ ڈاکٹر صغیر احمد، بلاولی، ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس۔
جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر کراچی کا پروفیسر اور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ارتھوپیڈک سرجری :(ر)

مقام مشورہ :۔ الصحت سنٹر، پہلی منزل نزد ہولیڈے ان کراون پلازا۔ رفیق شہید روڈ۔ کراچی۔

2۔ ڈاکٹر مسعود جاوید۔ دھرم گڑھ۔ ایم بی بی ایس۔ ایف ائی۔ سی ایس۔ ایف سی پی ایس۔ نیرو سرجن۔ iv ڈی / 5.11 ناظم آباد نمبر 4 مقام مشورہ : رمپا پلازا کمرہ نمبر 3 جناح روڈ کراچی اور ڈاکٹر ضیاء الدین ہسپتال۔ رشید ترابی روڈ۔ کراچی۔

3۔ ڈاکٹر محمد اشرف : فیروزپور۔ ایم بی بی ایس۔ ایم۔ ڈی یو۔ ایس۔ اے ڈی۔ سی۔ ایچ ایڈن اور آیم۔ آر۔ سی۔ پی۔ یو۔ کے : چائلڈ شپیلسٹ اتفاق ہسپتال۔ ماڈل ٹاون۔ لاہور۔

مقام مشورہ : حسنین میڈیکل سنٹر۔ منی مارکیٹ گلبرگ II لاہور

4۔ ڈاکٹر ریحان علی دوست : ملانہ۔ ایم کام اور ایم ایس سی (ریاضی) پنجاب۔ ایم ڈی وایف ار سی پی امریکہ وکینڈا۔ براڈ فورڈ کینڈا مین پریکٹس :اس شہر کے مشہور ڈاکٹر :

5۔ مسعود اختر۔ رسول پور

ایم بی بی ایس پنجاب

ایف۔ آر سی ایس انگلینڈ

ملازمت لیبیا، اب ملازمت : شالیمار ہسپتال لاہور

رہائش علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

............☆............☆............

پی۔ ایچ۔ ڈی

1۔ ڈاکٹر اے۔ ڈی۔ رضا۔ سیون ماجرا۔ میتھس میں پی۔ ایچ۔ ڈی سنٹرل یونیورسٹی واشنگٹن میں پروفیسر۔ فضائی سائنس میں بین الاقوامی شہرت کے حامل۔ میکسیکو کے اسکول آف میتھس کے تاحیات چیرمین۔

2۔ ڈاکٹر ارشد علی۔ حسن پورہ۔ پی ایچ ڈی

3۔ ڈاکٹر جمیل احمد۔ ملانہ۔ ایم اے۔ پی۔ ایچ ڈی۔ بلوچستان یونیورسٹی مین ڈین۔

4۔ ڈاکٹر خالد محمود۔ کھاروکھیڑا۔ ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی۔ پروفیسر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

5۔ ڈاکٹر ظفر اقبال۔ حویلی۔ باؤٹنی مین پی ایچ۔ ڈی۔ کراچی یونیورسٹی مین پروفیسر۔

6۔ ڈاکٹر عابد علی دوست۔ ملانہ۔ کیمبرج سے پی۔ ایچ ڈی۔ انگلینڈ میں ملازمت ورہائش۔

7۔ ڈاکٹر عابد شریف۔ انبالہ شہر۔ جنیٹک میں پی۔ ایچ ڈی کیمبرج سے۔ نوٹنگم انگلینڈ یں ملازمت اور رہائش۔

8۔ ڈاکٹر شفیق احمد۔ سلطان پور۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں پروفیسر۔

9۔ ڈاکٹر مختار احمد۔ بلولی۔ جرمنی سے انجیرنگ میں پی۔ ایچ ڈی برادری کے دوسرے پی ایچ ڈی۔ کنسلٹنٹ صنعت کار امریکہ اور حب میں رہائش۔ متعدد کارخانوں کے مشیر کار۔

10۔ ڈاکٹر محمد وارث۔ کرالی۔ امریکہ سے پی ایچ ڈی۔ کیلی فورینا یونیورسٹی امریکہ میں پروفیسر۔

11۔ ڈاکٹر منیر حسین۔ منکا منکی۔ فارسی میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اسٹریلیا میں ملازمت اور رہائش۔

12۔ ڈاکٹر نثار احمد۔ منکا منکی۔ جرمنی سے پی۔ ایچ۔ ڈی

13۔ ڈاکٹر محمد سرور۔ بیریون ماجرا۔ پی ایچ۔ ڈی۔ آپ کا والد محمد اشرف علی ملٹری اکاونٹس سے اعلیٰ عہدہ سے ریٹائر ہوا۔

14۔ ڈاکٹر ہمایوں رضا۔ داب کھیڑی۔ انگلینڈ سے پلانٹ فزیولوجی میں پی۔ ایچ۔ ڈی اسٹریلیا میں ملازمت۔

15۔ ڈاکٹر فرحت اختر۔ دختر محمد اکرام الحق رتن گڑھ پروفیسر لاہور کالج۔

چارٹرڈ اکاونٹنٹ

جناب ایاز محمد۔ کھیڑا۔ گوجرانوالہ میں ذاتی کاروبار

جناب خورشید احمد۔ حویلی

جناب شہباز احمد۔ مصطفیٰ آباد کراچی۔

جناب شاکر علی۔ ملانہ۔ بیرون ملک خدمات انجام دے رہا ہے۔

جناب عاطف ضیا۔ ملانہ۔ کینڈا میں ملازمت کاروبار۔

جناب علی حسن۔ بکالہ۔ فاروق آباد

جناب مبارک حسین کوثر۔ حویلی۔ لنڈن میں پریکٹس اور رہائش۔

جناب محمد عرفان۔ شاہ پور۔

جناب محمد عمران۔ دالمی۔ ائی۔ سی۔ ایم۔ اے۔ ایم کام۔ ایم بی اے اور چارٹرڈ اکاونٹنٹ۔ لاہور میں ملازمت۔

جناب محمد وسیم اختر۔ مصطفیٰ آباد۔ کراچی میں ملازمت اور رہائش

جناب کاشف علی۔ تاروالا

دیگران

جناب حامد شریف۔ انبالہ شہر۔ ایل۔ ایل۔ ایم۔ بار ایٹ لا۔ ایشین ترقیاتی بنک میں سینیر قانونی مشیر۔

جناب راحیل احمد۔ پھیروالا۔ ایم ایس سی۔ ایم بی۔ اے لاہور میں رہائش اور کاروبار

جناب سہیل سعید۔ تندوالی۔ ایم ایس سی۔ میتھس۔ فاروق آباد

جناب محمد خورشید۔ شاہ پور۔ بی فارمیسی۔ ایم بی اے۔ اسٹریلیا

جناب محمد ریاض سلیمی۔ تجن ماجری۔ ایم ایس سی ریاضی۔ ائی سی ایم اے۔

جناب محمد عامر۔ داب کھیڑی۔ ایم ایس سی۔ فائبر ٹیکنالوجی۔ فاروق آباد۔

جناب محمد عثمان۔ داملی۔ حافظ قرآن۔ ایم ایس سی۔ ایم ایڈ

جناب محمد کاشف۔ اسلام نگر۔ ایم کام۔ ایم بی اے۔

جناب کمال الدین۔ پھلیل ماجرا۔ ایم اے۔ ایم ایڈ۔ ایل ایل بی۔ کراچی

نور کی کرنیں

اُس علاقہ میں خواتین کے تعلیمی ادارے مفقود اور تعلیم نسواں کے خلاف تعصب لامحدود ہونے کی بنا پر لڑکیوں کی تعلیم کیلئے تمام راہیں مسدود اور ان کی علمی پیاس بجھانے کے تمام امکانات معدوم تھے۔ نتیجتاً 1947 تک اس برادری کی کوئی خاتون شاید ہی میٹرک پاس ہو۔

مرد اور عورت ایک دوسرے کا تکمیلی جزو ہیں۔ خاندان کی معاشی آسودگی و معاشرتی خوشحالی اور سماجی سرفرازی کیلئے ہر دو میں مکمل ہم آہنگی لازماً ضروری ہے۔ جس میں ہر دو کیلئے یکساں تعلیم کے مواقع بھی شامل ہیں تاکہ جہاد زندگانی کے سفر کی مسابقت کی دوڑ میں وہ پیچھے نہ رہ جائیں۔

علم نور ہے۔ اس کی کرنیں ظلمت اور جہالت کے خاتمہ کا باعث بنتی ہیں۔ اسی روشنی سے خاندان کی سربلندی وابستہ ہے۔ یہی خاندان کے گھر کو منور کرتی ہیں۔ ذیل میں ایسی باہمت اور بلند حوصلہ خواتین کے اسماء گرامی اور کوائف درج ہیں جنہوں نے ہر قسم کی دشواریوں کا مردانہ وار مقابلہ کر کے تعلیم نسواں کے خلاف تعصبات کے بت کو پاش پاش کیا۔ یہ واجب الاحترام خواتین برادری کی آنکھوں کا تارا اور ہونہار خواتین طلباء کے لئے نور منارہ ہیں۔

ڈاکٹر عصمت ضیاء دوست زوجہ خورشید انور دوست۔ ملانہ ایم بی بی ایس پنجاب۔ ایف آر سی

ایس۔ڈی آر۔ بی پی امریکہ وکینڈا۔ڈاکٹر چائلڈ سپیشلسٹ برانڈ فورڈ کینڈا۔ پہلی خاتون۔

ڈاکٹر انیلہ نبیل۔ دختر عبدالجبار۔ داب کھیڑی۔ ایم بی بی ایس۔ انگلینڈ

ڈاکٹر تبسم ریاض دختر ریاض احمد۔ کورالی۔ ایم بی بی ایس۔ لورالائی

ڈاکٹر ثمینہ نور دختر محمد شفیق۔ مندھار۔ ایم بی بی ایس۔ کوٹ رادھا کشن

ڈاکٹر روبینہ عابد زوجہ عابد شریف۔ آنبالہ ایم بی بی ایس۔ نوٹنگم۔ انگلینڈ

ڈاکٹر شاہین دختر تصور علی۔ شاہ پور ایم بی بی ایس۔ لاہور

ڈاکٹر شہناز منیر زوجہ منیر احمد شامی۔ گلاب گڑھ ایم بی بی ایس۔ سرگودھا/ ریاض سعودیہ

ڈاکٹر شیلہ شکیل دختر محمد شکیل۔ مندھار۔ ایم بی بی ایس۔ کوئٹہ

ڈاکٹر صائمہ سلیمی دختر ایم مصطفیٰ سلیمی۔ مہتاب گڑھ ایم بی بی ایس۔ ملتان / لاہور

ڈاکٹر صائمہ جمیل دختر جمیل احمد طاہر۔ حسن پورہ ایم بی بی ایس۔ لاہور

ڈاکٹر صوفیہ گل دختر گل زمان۔ چھلیل ماجرا۔ ایم بی بی ایس۔ لاہور

ڈاکٹر روبینہ طلعت حامد دختر مسعود اختر۔ رسول پور ایم بی بی ایس۔ انگلینڈ

ڈاکٹر فائقہ سلیمی دختر ایم مصطفیٰ سلیمی۔ مہتاب گڑھ۔ ایم بی اس۔ لاہور/ ملتان

ڈاکٹر فہمیدہ دختر امیر حسن۔ مصطفیٰ آباد۔ ڈینٹل سرجن

ڈاکٹر منزہ شفیق دختر محمد شفیق۔ مندھار۔ ایم بی بی ایس۔ کوئٹہ

ڈاکٹر ناہید عابد دختر نیک محمد سٹاہری ایم بی بی ایس۔ لاہور/ گوجرانوالہ

ڈاکٹر نسرین دختر امانت علی۔ حسن پورہ۔ ڈینٹل سرجن۔ کراچی

ڈاکٹر نسرین دختر اشرف علی۔ بیریون ماجرہ۔ ڈینٹل سرجن۔ لاہور

ڈاکٹر نوشین دختر تصور علی۔ شاہ پور۔ ایم بی بی ایس۔ راہوالی

محترمہ ثمرین طاہر دختر علی شیر نامدار پور ایم ایس سی سٹیٹ۔ آفیسر سٹیٹ بنک لاہور

محترمہ حنا فاطمہ دختر محمد الیاس ایم ایس سی میتھس کراچی

محترمہ حنا عنبرین دختر محمد سلیم۔ سٹاہری۔ بی اے (آنرز) ایل ایل بی۔ لندن

محترمہ خالدہ آصف زوجہ محمد آصف جاوید۔ سلیم پور۔ ایم ایس سی باٹنی۔ پرنسپل آرمی پبلک اسکول۔ لاہور کینٹ

محترمہ خالدہ یاسمین زوجہ جاوید اسحاق شاہ پور۔ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول۔

محترمہ رضوانہ کوثر دختر محمد علی۔ دنیار پور۔ بی اے۔ بی ایڈ۔ ایم اے اسلامیات فاروق آباد

محترمہ رفعت جہانگیر۔ دختر جہانگیر علی۔ کھیڑی تابع حسن۔ ایم ایس سی۔ اسلام آباد۔

محترمہ روبینہ خورشید۔ زوجہ محمد خورشید احمد شاہ پور۔ بی فارمیسی ایم فل اسٹریلیا۔

محترمہ زیب النساء دختر رفاقت علی۔ بلاولی۔ بی اے ایل ایل بی۔

محترمہ سارہ فاطمہ دختر محمد الیاس۔ ملانہ ایم ایس سی میتھس۔ ایم فل کراچی۔

محترمہ شازیہ ادریس دختر محمد ادریس۔ سارن۔ ایم اے۔ بی ایڈ۔ گلشن راوی لاہور۔

محترمہ شاہدہ اقبال۔ محمد اقبال۔ ایم ایس سی کیمسٹری جوڈیشیل کالونی لاہور۔

محترمہ مس شیر محمد۔ دختر شیر محمد۔ چولی اسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج باغبانپورہ لاہور۔

محترمہ صائمہ شکیل دختر محمد شکیل۔ کمباسی۔ ایم ایس سی کیمسٹری فرسٹ ڈویژن لاہور

محترمہ صائمہ وحید دختر زوالفقار علی۔ چڈیالہ۔ ایم ایس سی۔

محترمہ طاہرہ فاروق دختر۔ محمد یعقوب۔ بلاولی ایم اے انگلش لاہور۔

محترمہ بیگم عبدالوحید زوجہ عبدالوحید۔ شاہ آباد ایم اے انگلش شجاع آباد

محترمہ ریحانہ دوست زوجہ صلاح الدین دوست شاہری ر ملانہ ایم ایس سی پنجاب

محترمہ فریدہ دوست بیگم دوست محمد اقبال۔ ملانہ گریجویشن۔ کراچی یونیورسٹی ایم ایس سی مائیکروبیالوجی کینڈا ڈپلومہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی۔ کینڈا

محترمہ نسیم الیاس زوجہ ڈاکٹر محمد الیاس۔ ملانہ بی۔ ایڈ۔ ایم ایس سی سائیکولی جی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر دوست محمد علی کی بڑی دختر

محترمہ نجمہ شرافت علی زوجہ کرنل شرافت علی۔ ایم ایس سی کیمسٹری پاپولیشن پلاننگ۔ اسلام آباد ایم فل دوست محمد علی کی دوسری دختر۔

محترمہ سلمہ پردین۔ دختر دوست محمد علی۔ ایم ایس سی پنجاب۔ اسٹنٹ فارماسٹ کینڈا۔

محترمہ فائزہ علی۔ دختر امجد علی۔ بکالہ۔ ایم ایس سی۔ فاروق آباد

محترمہ فاخرہ شاہد دختر عبدالحمید سیون ماجر۔ بی اے۔ بی ایڈ۔ ٹی ڈی۔ لاہور

محترمہ فوزیہ اقبال۔ محمد اقبال سارن۔ ایم اے بی ایڈ۔ لاہور

محترمہ منزہ شفاعت دختر شفاعت احمد داملی۔ایم اے

محترمہ ناہید فاروق۔ محمد یعقوب بلاولی۔ ایم اس سی بائیو کیمسٹری سرگودھا

انجینئر نازیہ صغیر۔ دختر صغیر احمد۔ حسن پورہ کیمیکل انجینئر۔ بحرین

محترمہ نزہت دختر ذکا اللہ۔ داملی۔ ایم اے۔ رحیم یار خان

محترمہ نیلوفر دختر برکت علی مراد پور۔ ایم ایس سی سوشل ویلفیر افسر محکمہ تعلیم لاہور

محترمہ مس امیر حسن دختر امیر حسن مصطفیٰ آباد ایم ایس سی کیمسٹری بی ایڈ۔ لاہور

محترمہ مس صائمہ خلیل دختر محمد خلیل مندھار ایم ایس سی فزکس لاہور کالج میں فرسٹ پوزیشن۔ لاہور

محترمہ مس ریاض دختر محمد ریاض پھلیل ماجرہ۔ ایم بی اے لاہور۔

محترمہ مس شازیہ نور محمد دختر نور محمد دھنورہ۔ ایم ایس سی ریاضی فسٹ ڈویژن

قابل فخر اشخاص

ماضی قریب میں اس برادری کے بہت کم افراد ایڈووکیٹ، انجینئر، ڈاکٹر اور سول و فوجی افسران تھے۔ صرف چند افراد انتائی نچلے درجہ کے ملازم تھے تاہم دانشوروں کی خاموش تحریک، تحریصات و محرکات کی بدولت اب اس برادری کے معززین مختلف شعبوں میں انتائی قابل فخر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ برادری کے نوجوانوں کے جذبہ ترقی کو متحرک کرنے کے لئے ہم ذیل میں ایسے افراد کی فہرست درج کر رہے ہیں جو قابل تعریف ہیں تاہم ترقی کی دوڑ میں ہم ابھی بہت پیچھے ہیں یہ صورت حال مزید تیز گامی کی متقضی ہے۔ اس فہرست میں کئی قابل فخر اشخاض کے اسمائے گرامی درج نہ ہو سکے ہیں۔ کیونکہ ان کے مکمل کوائف حاصل کرنے میں ہم ناکام رہے۔ اور بعض افراد نے مراسلہ جات کا جواب دینا گوارہ نہ کیا۔ اس طرح یہ فہرست حتمی نہ ہے۔ اس کی ترتیب بھی حروف تہجی کی نسبت سے ہے۔ اس مین اسمائے گرامی بھی حروف تہجی کی ترتیب سے درج کئے گئے ہیں ماسوائے فوجی افسران کی فہرست جو کہ عہدہ جات کے لحاظ سے ترتیب دی گئی ہے۔ یہ فہرست اس برادری کے باہمت اور ذہین نوجوانوں سے متقضی ہے کہ:

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر

ایڈووکیٹس

نمبر	نام	ولدیت	سابقہ ضلع	پتہ
1۔	بیرسٹر حامد شریف	محمد شریف	انبالہ شہر	سینیئر مشیر ایشین ترقیاتی بنک۔ منیلا
2۔	چوہدری خالد اشیر	محمد ادریس	رتن گڑھ	ایڈووکیٹ سپریم کورٹ 144۔ کے سبزہ زار۔ 3ٹرنر روڈ لاہور
3۔	چوہدری احسان اللہ	محمد صدیق	ملانہ	ایم اے۔ ایل ایل۔ بی
4۔	چوہدری ارشد علی	نواب علی	فتح پور	نیو سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا
5۔	چوہدری اشرف علی	واجد علی	تندوالی	کپور تھلہ ہاؤس۔ لاہور
6۔	چوہدری تنویر احمد	محمد لطیف	اسلام نگر	ٹاؤن شپ لاہور
7۔	چوہدری حیدر علی	محمد ادریس	رتن گڑھ	جھنگ صدر
8۔	چوہدری خالد حسن	منظور حسین	فتح پور	شیخوپورہ
9۔	چوہدری خالد محمود	نور محمد	دھنورہ	سنت نگر۔ لاہور
10۔	چوہدری ذوالفقار احمد	علم الدین	شیر پور	ٹاؤن شپ لاہور
11۔	چوہدری شاہد شریف	محمد شریف	انبالہ شہر	نوٹنگھم۔ انگلینڈ
12۔	چوہدری شبیر احمد	نور احمد	مندھار	4 مزنگ روڈ لاہور
13۔	چوہدری شبیر احمد	نواب علی	کورالی	سٹلائٹ ٹاؤن چنیوٹ
14۔	چوہدری شفیق احمد	عتیق احمد	رسولپور	سرگودھا
15۔	چوہدری علی شیر	نتھو	نامدار پور	سرگودھا
16۔	چوہدری محمد تقی	محمد شفیع	کھیڑا	گوجرانوالہ
17۔	چوہدری محمد ادریس	ولی محمد	سلطان پور	صداقت پارک سانده خورد
18۔	چوہدری محمد اقبال	نور احمد	مندھار	4 مزنگ روڈ لاہور
19۔	چوہدری محمد اقبال	بشیر احمد	ڈولیانہ	صداقت پارک سانده خورد
20۔	چوہدری محمد اسلم	ولی محمد	تندوالی	سبحان پور۔ ملتان

21۔ چوہدری محمد افضل	محمد حسین	رسول پور	گوجرانوالہ
22۔ چوہدری محمد حسن زاہد	محمد رفیق	سنگرانی	لاڑکانہ
23۔ چوہدری محمد جاوید	ارشد علی	بھیل چھپر	نواب شاہ
24۔ چوہدری محمد ریاض	محمد یامین	حویلی	کوٹ رادھا کشن۔ لاہور
25۔ چوہدری محمد زاہد	محمد ادریس	سارن	گلشن راوی لاہور
26۔ چوہدری محمد اکرم الحق	نصیر الدین	دھرم گڑھ	جوہر ٹاؤن لاہور
27۔ چوہدری محمد سلطان	قمر الدین	دھرم گڑھ	اقبال کالونی۔ سرگودھا
28۔ چوہدری محمد عرفان انور	قمر الدین	دھرم گڑھ	اقبال کالونی سرگودھا
29۔ چوہدری محمد طاہر	محمد یامین	ماجری	گلشن راوی۔ لاہور
30۔ چوہدری محمد مسعود	جہانگیر علی	کھیڑی تابع حسن	سٹلائٹ ٹاؤن۔ سرگودھا
31۔ چوہدری محمد قدیر	محمد بشیر	شاہپور	گوجرانوالہ
32۔ چوہدری محمد یامین	کریم بخش	ماجری	گلشن راوی لاہور
33۔ چوہدری محمد یعقوب	واجد علی	بلولی	کراچی
34۔ چوہدری مبارک علی	اللہ بخش	مرادپور	بلاک نمبر 25 سرگودھا
35۔ چوہدری ناصر علی	دوست محمد	ملانہ	سیالکوٹ
36۔ چوہدری نثار احمد شاہین	کلو خان	کرالی	سرگودھا
37۔ چوہدری واجد علی	محمد شریف	شاہ پور	گوجرانوالہ

آرمڈ فورسز

نمبر	نام	ولدیت	سابقہ ضلع	پتہ
1۔	بریگیڈیر محمد علی	فرزند علی	پھلیل ماجرا	راولپنڈی
2۔	بریگیڈیر ڈاکٹر شبیر احمد		دنیار پور	قادر آباد
3۔	ایئر وائس مارشل ناصر وقار	وقار انبالوی	ملانہ	کراچی
4۔	کرنل نسیم احمد	جہانگیر علی	کھیڑی تابع حسن	سرگودھا
5۔	کرنل محمد شمیم	محمد رفیق	گھنیش پور	غازیوال
6۔	کرنل قدرت اللہ	رحمت اللہ	دھرم گڑھ	رینالہ خورد
7۔	کرنل محمد اختر	عظیم الدین	اٹاوا	نیو سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
8۔	کرنل ڈاکٹر شمس القمر	علی گوہر	فرید پور	عربی بستی۔ ملتان
9۔	کرنل محمد جاوید	علیم اللہ	داملی	گلبرگ۔ لاہور
10۔	کرنل (ر) شرافت علی	واجد علی	تندوالی	راولپنڈی ر اسلام آباد
11۔	کرنل (ر) محمود اختر	محمد صدیق	تندوالی	راولپنڈی
12۔	کرنل محمد اعجاز شاہد	محمد یامین	حویلی	کوٹ رادھاکشن
13۔	کرنل (ر) عبداللطیف	فیض محمد	نگلہ جاگیر	راولپنڈی
14۔	کرنل (ر) جاوید اقبال	نذیر محمد	منکامنکی	اٹک شہر
15۔	ونگ کمانڈر (ر) شوکت علی	لیاقت علی	بھگوان پور	فاروق نگر شیخوپورہ
16۔	ونگ کمانڈر (ر) ڈاکٹر ارشد علی۔	نور محمد		حسن پورہ فیصل آباد
17۔	میجر محمد شفیق	اسلام الدین	سرس گڑھ	سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
18۔	میجر ڈاکٹر سلطان عابد	سلطان حامد	چڈیالہ	لاہور
19۔	میجر طاہر امیر (شہید)	امیر الدین	مہتاب گڑھ	فروکہ
20۔	میجر محمد اکرم رضا	محمد شفیع	جاگرولی	فروکہ
21۔	میجر محمد اقبال	محمد یونس	ڈومیلی	دریاخان۔ ملتان
22۔	میجر خالد لطیف	عبدالسمیع	پھلیل ماجرہ	لاہور
23۔	میجر رفاقت علی	شرافت علی۔	رسول پور۔	مسلم ٹاؤن راولپنڈی

24۔ میجر محمد حفیظ	محمد یٰسین	فیروزپور ارائیاں	والٹن روڈ۔ لاہور	
25۔ میجر وحید ظفر	محمد ظفر علی	اسلام نگر	گارڈن ٹاؤن۔ لاہور	
26۔ سکوارڈن لیڈر خاور حسین	محمد شفیق	مندھار	کوئٹہ	
27۔ سکوارڈن لیڈر (ر) محمد سعید اختر۔	محمد رشید	کھاروکھیڑا	سجان پور	
28۔ کیپٹن ذوالقرنین	عبدالوہاب عزیز	مصطفیٰ آباد	شاہ رکن عالم کالونی ملتان	
29۔ کیپٹن سلطان محمود	عبدالحمید	کپوری	ساندہ خورد لاہور	
30۔ کیپٹن (ر) بدر نظیر	بدرالدین	داملی	308 کنال ویو۔ لاہور	
31۔ کیپٹن عبدالناصر	محمد عبدالمجید	بھگوان پور	سیکٹر جی 6/2 اسلام آباد	
32۔ کیپٹن راضوان احمد۔	محمود الحسن	چھلیل ماجرا۔	لاہور۔	
33۔ کیپٹن خالد محمود۔	معین الدین	بھیل چھپر	ملتان	
34۔ کیپٹن جاوید اقبال	محمد اقبال	ملانہ	گوجرانوالہ	
35۔ کیپٹن جمال عبدالناصر	ناظم علی	چڈیالہ	لاہور	
36۔ کیپٹن رفعت رفیع	محمد رفیع	کھاروکھیڑا	شمشیر ٹاؤن سرگودھا	
37۔ کیپٹن شاہد ستار	عبدالستار	پھیرووالا	ٹیکسلا	
38۔ کیپٹن شاہد	واجد علی	کمباسی	ساہیوال ضلع سرگودھا	
39۔ کیپٹن عمران اختر	اختر علی	بھوگ پور	گلبرگ لاہور	
40۔ کیپٹن مبشر احمد	ذوالفقار احمد	چڈیالہ	چک نمبر 127 سرگودھا	
41۔ کیپٹن محمد ظہیر	محمد یامین	حویلی	ساہیوال	
42۔ لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اسلم	ذاکر علی	سلطان پور۔	چک 243 جھنگ	
43۔ فلائنگ افیسر احمد علی	منصب علی	حویلی	ساہیوال	
44۔ لیفٹیننٹ محمد حنیف	ولی محمد	مندھار	کراچی	
45۔ لیفٹیننٹ محمد شکیل احمد۔	جمیل احمد کنول	ماجری	جیسک ضلع سرگودھا۔	

نوٹ: ان اشخاص کے عہدے ڈیڑھ دو سال پرانے ہیں ان میں سے اکثر اگلے رینک پر ترقیاب ہو گئے ہونگے کیپٹن ناصر مجید کے مزید کوائف معلوم نہ ہو سکے ہیں۔

انجینئرز

نمبر	نام	ولدیت	سابقہ ضلع	پتہ
1۔	انجینئرز محمد رضا	محکم الدین	نگہ جاگیر	چیف انجینئر۔ کوئٹہ
2۔	" یوسف علی ضیا	نجیب الدین	ملانہ	چیف انجینئرز (ر) کینڈا
3۔	" احمد شفیق	احمد کبیر	مصطفیٰ آباد	انجینئرز سوئی گیس۔ لاہور
4۔	" اختر علی	اللہ دین	ملانہ	ایکسین واپڈا۔ وحدت روڈ لاہور
5۔	" اعجاز احمد	ارشاد احمد فاروقی	ملانہ	الیکٹرک انجینئر اٹامک انرجی کمشن
6۔	" بشیر احمد	نذیر احمد	اسکندرہ	ایکسین انہار۔ صداقت پارک
7۔	" حیدر جاوید	محمد عبدالطیف	دھرم گڑھ	کمپیوٹر انجینئر۔ امریکہ
8۔	" خالد پرویز	دوست محمد	ملانہ	واپڈا۔ سیالکوٹ
9۔	" خالد عمر	محمد اسحاق	رسول پور	علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
10۔	" خالد لطیف	عبدالطیف	نگلہ جاگیر	راولپنڈی
11۔	" خورشید علی	محمد شفیع	چڈیالہ	واپڈا کالونی سرگودھا
12۔	" رفعت بشیر	بشیر حسین	منکا منکی	کینڈا
13۔	" ریاست علی	رشید احمد	محمود پور	داروغہ والا۔ لاہور
14۔	" سجاد ستار	عبدالستار	شیر پور	ٹاؤن شپ لاہور
15۔	" سعید الدین	نوازش علی	فرید پور	ایکسن واپڈا۔ لاہور
16۔	" سمیر سلیم	سلیم اصغر	مہتاب گڑھ	ٹیکسٹائل انجینئر۔ ماڈل ٹاؤن لاہور
17۔	" شاہد محمود	امجد علی	اللہ پور	مکینکیل انجینئر۔ سرگودھا
18۔	" شمشاد علی	اصغر علی	ملانہ	کنسلٹنٹ انجینئر یوبی ایل لاہور
19۔	" شمیم انوار	محمد انوار	ملانہ	کمپیوٹر انجینئر لندن
20۔	" صلاح الدین	یوسف علی ضیاء	ملانہ	ایکسین (ر) واپڈا۔ کراچی
21	" عاشق علی	اصغر علی	کمباسی	ایکسین پبلک ہیلتھ فیصل آباد
22	" عبدالخالق	محمد یعقوب	نگلہ جاگیر	ایکسین انہار جھنگ
23	انجینئر عبدالخالق	عبدالطیف	داب کھیڑی	ایس ای کراچی سٹیل ملز

24	"	عبدالرحمان	عبدالستار	پیریون ماجرہ	الیکٹرک انجینئر۔ امریکہ
25	"	عبدالستار	نذیر حسین	حویلی	پی ٹی وی انجینئر ساہیوال
26	"	عبدالستار	محمد حسین	پیریون ماجرہ	مائننگ انجینئر۔ اسلام آباد
27	"	عبدالستار عاصم	محمد رشید	مگرپورہ	ریلوے مکینکل انجینئر لاہور
28	"	عبدالغفور شاہد	محمد شریف	پیر کھڑی	کیمیکل انجینئر شاہ نگڈر
29	"	عبدالقدوس	عبداللہ	اسلام نگر	کیمیکل انجینئر علی پور چٹھہ
30	"	عبدالصمد	صوفی عبداللطیف	ملک سکھی	سوئی گیس کراچی
31	"	عبدالوحید	سراج الدین	ملانہ	ٹیکسٹائل انجینئر حیدر آباد سندھ
32	"	عبدالوحید	عبدالرشید	مہتاب گڑھ	کیمیکل انجینئر علی پور چٹھہ
33	"	عبدالقدوس	عبدالرشید	پیریون ماجرہ	الیکٹرکل انجینئر امریکہ
34	"	علی فرحان	امجد علی	بکالہ	الیکٹریکل انجینئر فاروق آباد
35	"	محمد ریحان منیر	منیر احمد	کرالی	سبی
36	"	عمران رفیق	محمد رفیق	اسلام نگر۔	پی اے ایف میں ایروناٹیکل انجینئر
37	"	فیاض الحسن	نیاز احمد	راجو کھڑی	ایکیسن اسلام آباد
38	"	محمد ارشد	شیر محمد	چولی	الیکٹریکل انجینئر قطر، لاہور
39	"	محمد اشرف	عظیم الدین	اٹاوا	کمپیوٹر انجینئر سرگودھا
40	"	محمد اعجاز	محمد شریف	تندوالی	کوئٹہ
41	"	محمد آصف اقبال	محمد اقبال	سارن	مکینکل انجینئر لاہور
42	"	محمد اقبال	ثناء اللہ	داملی	ایم ایس سی انجینئر سرگودھا
43	"	محمد اقبال دوست	محمد علی دوست	ملانہ	الیکٹریکل انجینئر کینیڈا
44	"	محمد اکرم	ولی محمد	مندھا	ڈویژنل انجینئر ٹیلیفون۔ راولپنڈی
45	"	محمد انوار	قادر نواز	دھرم گڑھ	انجینئر۔ لندن
46	"	محمد امین	محمد حنیف	رام پور ارائیاں	مسلم ٹاؤن راولپنڈی
47	"	محمد ایوب	منظور علی	ڈومیلی	کیمیکل انجینئر گوجرانوالہ
48	"	محمد شبیر	نصیر الدین	ملک دھن کوئیاں	الیکٹریکل انجینئر سعودیہ

49	"	محمد بشیر	عظمت اللہ	داملی	الیکٹریکل انجینئر
50	"	محمد حنیف	محمد شریف	تندوالی	واپڈا کوئٹہ
51	"	محمد خالد	عبدالخالق	کرالی	واپڈا۔ اوکاڑہ
52	"	محمد خالق	نور محمد	دھنورہ	کیمیکل انجینئر لاہور
53	"	محمد سلیم	معین الدین	بھیل چھپر	ملتان
54	"	محمد سلیم اختر	محمد یامین	کھاروکھیڑا	کمپیوٹر انجینئر ملتان
55	"	محمد شاہد	محمد اسحاق	رسول پور	سعودیہ میں ملازمت
56	"	محمد شمیم اختر	محمد یامین	کھاروکھیرا	ڈائریکٹر واسا۔ ملتان
57	"	محمد صادق	محبوب علی	بجل پور	ٹیکسٹائل انجینئر۔ فیصل آباد
58	"	محمد عابد اقبال	محمد اقبال	سارن	کیمیکل انجینئر۔ لاہور
59	"	محمد علی	واحد علی	تندوالی	کیمیکل انجینئر واہ
60	"	محمد علی	ریاست علی	ادھوئی	اٹامک انجینئر۔ وحدت روڈ
61	"	محمد نسیم	محمد یامین	کھاروکھیڑا	مکینکل انجینئر سہراب سائیکل
62	"	محمد یعقوب	محمد رفیق	گھنیش پور	واہ
63	"	محمد یعقوب	دلمیر خان	بلولی	اسٹینٹ انجینئر ریلوے مغلپورہ لاہور
64	"	محمد یونس	ولایت علی	چھپری	کیمیکل انجینئر ملتان لاہور
65	"	محمود الحسن	منظور علی	ڈومیلی	ایم ایس سی انجینئر۔ گوجرانوالہ
66	"	مسعود صلاح الدین	صلاح الدین	داملی	ایکسین واپڈا۔ جوہر ٹاون لاہور
67	"	ناصر علی	امجد علی	اللہ پور	الیکٹرک انجینئر۔ سرگودھا
68	"	نور محمد	محمد صدیق	دھنورہ	ڈویژنل انجینئر ٹیلفون۔ لاہور
69	"	نور عالم	محمد رشید	نگلہ جاگیر	چیف انجینئر آئل اینڈ گیس کارپوریشن
70	"	قدرت علی	محمد اسماعیل	داملی	پی اے ایف میں انجینئر
71	"	گلریز علی	گل زمان	پھلیل ماجرا	لاہور
72	"	نصرت پرویز	نور محمد	نگلہ جاگیر	سعودیہ میں ملازمت
73	"	محمد نذیر	محمد صدیق	دھنورہ	مکینیکل انجینئر کرشن نگر۔ لاہور

ڈاکٹرز

نمبر	نام	ولدیت	سابقہ ضلع	پتہ
1	ڈاکٹر آصف علی دوست	شوکت علی دوست	ملانہ	گلشن اقبال۔بلاک نمبر 6 کراچی
2	" اطہر علی	عبدالخالق	داب کھیڑی	سٹیل ملز کراچی
3	" اکبر علی	محمد شفیع	حمید پور	پھالیہ
4	" اکرم حمید	محمد صادق	لاہڑ پور	کوٹ ادو
5	" امیر الدین احمد	منیر احمد	بلولی	کراچی
6	" محمد ایوب زاہد	کرامت علی	کھیڑی تابع حسن	واسو
7	" تصور علی	محمد احسان	گلاب گڑھ	سروسز ہسپتال کراچی
8	" ثاقب حمید	عبدالحمید	کورالی	ملیر باغ کراچی
9	" جاوید لطیف	عبدالسمیع	پھلیل ماجرا	لاہور
10	" جبار علی	فرزند علی	تندوالی	مسقط میں میڈیکل افیسر
11	" جمال عبدالناصر	ناظم علی	چڈیالہ	لاہور ویٹرنری ڈاکٹر
12	" جمشید علی	عبدالعزیز	ملانہ	قادر آباد
13	" خالد اختر	صغیر احمد	ملانہ	بلاک نمبر 12 سرگودھا
14	" خالد صمدانی	غلام ربانی	ادھم گڑھ	سروسز ہسپتال۔لاہور
15	" خالد صغیر	صغیر احمد	گلاب گڑھ	ڈی ایچ کیو۔سرگودھا
16	" خالد محمود	عبدالرحیم	مصطفیٰ آباد	اسسٹنٹ ڈائریکٹر حیوانات
17	" خالد وحید	عبدالوحید	کسیر لا	ملتان
18	" خورشید علی۔	عبدالعزیز	ملانہ	قادر آباد
19	" ذوالفقار احمد	خورشید احمد	حویلی	باجوہ کالونی سرگودھا
20	" ریحان محمود	محمود الحسن	پھلیل ماجرا	لاہور
21	" رفیق احمد	عبدالحمید	مصطفیٰ آباد	لیہ

22	"	ساجد محمود	اشرف علی	سلیم پور	قصبہ گجرات
23	"	سعید الرحمان	عزیز الرحمان	بلاولی	لندن
24	"	سہیل اختر	سعید اختر	تندوالی	فاروق آباد
25	"	سہیل حنیف	محمد حنیف	حویلی	کراچی
26	"	شاہد علی	دین محمد	تندوالی	امریکہ / سرگودھا
27	"	شاہد علی	محمد علی	تاروولا	میاں چنوں
28	"	شاہد علی	جلال الدین	سلیم پور	قصبہ گجرات
29	"	شفیق احمد	عبدالحمید	مصطفیٰ آباد	لیہ
30	"	شعیب لطیف	صوفی عبداللطیف	ملک سکھی	امریکہ
31	"	عامر رفیق	محمد رفیق	اسلام نگر	لاجپت روڈ شاہدرہ
32	"	عامر حسن	محمد شفیق	مندھار	کوئٹہ
33	"	عبدالحمید	خلیل احمد	بھکوان پور	فردکہ
34	"	عبدالجبار	فرزند علی	چڈیالہ	علی پور چٹھہ
35	"	عبدالجبار	محمد حفیظ	کوٹلہ	اسٹینٹ ڈائریکٹر اینیمل ہسبنڈری 42 جنوبی
36	"	عبدالستار	محمد حنیف	میٹھاپور	لاہور / جھنگ
37	"	عبدالجبار	شمس الدین	سنگرانی	سرگودھا
38	"	عبدالستار	شمس الدین	فرید پور	اعظم پلازہ۔ سہراب گوٹھ
39	"	عبدالغفار	نذیر حسین	حویلی	ساہیوال
40	"	عبدالصبور	خورشید احمد	حویلی	346 ڈی۔ سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
41	"	عبدالوحد	عبداللطیف	چڈیالہ	چک نمبر 127 اسسٹنٹ ڈائریکٹر
42	"	عبدالواحید	رکن الدین	کیسری کلاں	ملتان
43	"	عتیق الرحمان	عزیز الرحمان	بلاولی	لاہور
44	"	طارق آصف	آصف علی	ملانہ	سکن سپیشلسٹ، شالیمار ہسپتال لاہور
45	"	طارق محمود	شہادت علی	کھیڑی تاج حسن	لیڈی ولنگٹن ہسپتال۔ لاہور

46	"	طاہر محمود	محمد شریف	مہتاب گڑھ	سنت نگر لاہور
47	"	طاہر حمید	محمد صادق	لاہڑ پور	کوٹ ادو
48	"	فرحان حنیف	محمد حنیف	حویلی	کراچی
49	"	فرحان علی	انتظار علی انجم	شیر پور	لاہور کینٹ
50	"	فضل منان	سلطان احمد	دھرم گڑھ	جوہر ٹاؤن لاہور
51	"	فہیم دانش	صوفی عبداللطیف	ملک سکھی	امریکہ
52	"	فیروز شاہ افروز	محمد رفیق	مصطفیٰ آباد	لیہ
53	"	فرخ جاوید		دھرم گڑھ	کراچی
54	"	فرخ عمران	غلام محی الدین	فتح پور	ڈینٹل سرجن سرگودھا
55	"	ظہیر الدین احمد	صغیر احمد	بلولی	کراچی
56	"	ڈاکٹر ظفر اقبال	علی نواز	نگلہ چھلاریکا	اوکاڑہ
57	"	صغیر احمد	خلیل احمد	گلاب گڑھ	بلاک 13 سرگودھا
58	"	عاشق علی	ولی محمد	بابئن	میانوالی
59	"	قمر محمود	امجد علی	اللہ پور	سرگودھا
60	"	لیاقت علی	امانت علی	حسن پورہ	ماہر چشم لندن
61	"	لیاقت علی	نور محمد	حسن پورہ،	نشتر ہسپتال، ملتان
62	"	محمد اظہر	شیر محمد	چولی	ٹاؤن شپ لاہور
63	"	محمد اکرم	محمد رشید	بھیل چھیر	نواب شاہ
64	"	محی الدین	عظمت علی	مصطفیٰ آباد	نوان شہر ملتان
65	"	محمد آصف	عاشق علی	بابئن	میانوالی
66	"	محمد الیاس	ہاشم علی	مندھار	راولپنڈی
67	"	محمد جمیل	منصب علی	کانسے پور	اسسٹنٹ ڈائریکٹر حیوانات
68	"	محمد جمیل	ریاض احمد	کرالی	لورالائی
69	"	محمد جمیل	نور احمد	کرالی	اے۔ڈی۔ حیوانات لورالائی

70	"	محمد حفیظ	محمد علی	تاروالا	میاں چنوں
71	"	محمد حفیظ	محمد علی	سلطان پور	گجرات ضلع مظفر گڑھ
72	"	محمد حمید	محمد یسین	فیروزپور ارائیاں	پیر کالونی والٹن
73	"	محمد حنیف	محمد عمر	سلطان پور	گجرات۔ مظفر گڑھ
74	"	محمد خالد	امیر حسین	پاؤنٹی۔ چک نمبر 128/15.L اے۔ڈی۔ حیوانات	
75	"	محمد ریاض	محمد شریف	تندوالی	کوئٹہ
76	"	محمد ریاض	محمد سلیمان	بکالہ	لاہور
77	"	محمد سعید	محمد یسین	فیروزپور ارائیاں۔ پیر کالونی والٹن روڈ	
78	"	محمد سلیم اختر	نورالدین	انبالہ شہر	سرگودھا
79	"	محمد سعید	رکن الدین	بلولی	چک نمبر 128/15 ایل
80	"	محمد طارق	محمد صادق	لاہڑپور	کوٹ ادو
81	"	محمد طارق	عاشق علی	بابین	میانوالی
82	"	محمد طارق	نیک محمد	شاہری	گوجرانوالہ
83	"	محمد طارق	بشارت علی	کھیڑی تابع حسن	سرگودھا/ لاہور
84	"	محمد طارق	کفایت اللہ	فتح پور	نیوسٹلائٹ ٹاون۔ سرگودھا
85	"	محمد عالم	ولی محمد	مندھار	کراچی
86	"	محمد عثمان	محمد رفیع	کھیڑا	راولپنڈی
87	"	محمد عرفان منیر	محمد منیر	کرالی	کوئٹہ
88	"	محمد عظیم	محمد اقبال	مصطفیٰ آباد۔	علی پور چٹھہ
89	"	محمد قربان	قمرالدین	دھرم گڑھ	اقبال کالونی سرگودھا
90	"	محمد مسعود اختر	محمد عتیق	رسول پور	اسٹریلیا
91	"	محمد منیر شامی	صغیر احمد	گلاب گڑھ	بلاک نمبر 13 سرگودھا۔
92	"	محمد نعیم	جہانگیر علی	کھیڑی تابع حسن	اسلام آباد۔
93	"	محمد نعیم	سعید احمد	بلاولی	جناح ہسپتال لاہور

94	"	محمد نسیم	مہدی حسن	بیل والا	ڈ۔ایچ۔کیو سرگودھا۔
95	"	محمد نسیم	مہدی حسن	حویلی	شاہین آباد۔ سرگودھا
96	"	محمد ناہید احمد	محمد علی	تاڑو والا	میاں چنوں
97	"	محمد یعقوب	نیاز احمد	راجو کھیڑی	
98	"	محمد یونس	محمد ابراہیم	بھیل چھیر۔	امریکہ
99	"	محمد یوسف	دین محمد	مانی پور	ڈی۔ایچ۔کیو گوجرانوالہ
100	"	محمود الحسن	علی حسن	خان احمد پور	لندن
101	"	محمود کوثر	رکن الدین	حویلی	سرگودھا
102	"	مزمل حنیف	محمد حنیف	حویلی	کراچی
103	"	مطاہر	مظہر علی	ملانہ	کوئٹہ
104	"	ڈاکٹر صفدر صمد	عبدالصمد	ملک سکھی	امریکہ
105	"	منصب علی	محمد صدیق	ملانہ	سوبھا سنگھ ریٹائرڈ ڈی۔ایچ۔او
106	"	ناصر رشید	محمد رشید	تندوالی	60سی ماڈل ٹاون
107	"	نثار احمد قادری	اللہ دیا	سلیم پور	ٹاون شپ لاہور
108	"	ناہید احمد	عبدالوحید	تاڑو والا	میاں چنوں
109	"	ندیم اختر	اختر علی	ملانہ	لاہور
110	"	نصر اللہ	نعمت علی	گلاب گڑھ	چک نمبر I/RA
111	"	نور محمد	محمد یوسف	بلولی	کوٹ رادھا کشن
112	"	نوید حنیف	محمد حنیف	حویلی	کراچی
113	"	واحد سلطان	سلطان حامد	چڈیالہ	لاہور ڈینٹل سرجن
114	"	وقار احمد لطیف	عبدالطیف	ملانہ	کراچی
115	"	محمد شفیق	جلال الدین	بائین	فروکہ / انگلینڈ

بنک آفیسرز

نمبر	نام	ولدیت	سابقہ ضلع	پتہ
1	جناب اختر علی شیرانی	ولی محمد	دھنورا	آفسر۔ حبیب بنک چونڈا
2	" اعجاز احمد	مہربان علی	بنجیل	آفسر۔ پشاور
3	" امتیاز حسین	اعجاز حسین	ملانہ	آفسر حبیب بنک شیخوپورہ
4	" امین الدین	احسان محمد	صادق پور	آفسر سٹیٹ بنک اچھرہ
5	" بشارت علی	رحمت اللہ	کھیڑی تابع حسن	ڈی۔ ڈی۔ زرعی بنک۔ سرگودھا
6	" توحید علی	مہربان علی	حویلی	آفسر یو۔ بی۔ ایل کراچی
7	" جبار احمد	اقبال احمد	ملانہ	گوجرانوالہ
8	" خالد رفیع	محمد رفیع	اللہ پور	آفسر سٹیٹ بنک اسلام آباد
9	" خالد علی	دین محمد	تندوالی	حبیب بنک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
10	" خلیل احمد	سلطان احمد	دھرم گڑھ	آفسر جوہر ٹاؤن
11	" حماد علی	حامد علی۔	ملانہ	آفسر ملتان
12	" خورشید عزیز	محمد یوسف	تندوالی	اے ڈی۔ زرعی ترقیاتی بنک۔ فاروق آباد
13	" دین محمد	دلمیر	تندوالی	اے وی پی (ر) حبیب بنک سرگودھا
14	" ذوہیب احمد	محمد یونس	سلیم پور	افسر چارٹرڈ بنک۔ لاہور
15	" رضوان اللہ	محمد بشیر	رسول پور	ڈائریکٹر۔ زرعی۔ ترقیاتی بنک اسلام آباد
16	" رفاقت حسین	الفت حسین	ملانہ	مینجر یو بی ایل علامہ اقبال ٹاؤن
17	" سعید احمد	شفقت احسان محمد	سون ماجرا	ایڈمن افسر سٹیٹ بنک اسلام آباد
18	" سلطان محمود انور	ولد محمد صدیق	کھاروکھیڑ	اے۔ وی۔ پی یو بی ایل کراچی
19	" شرافت علی	محمد اسماعیل	نگلہ جاگیر	مینیجر نیشنل بنک لاہور

20	"	شبیر حسین	بشیر احمد	خان احمد پور	افسر نیشنل بنک لاہور
21	"	صغیر احمد	بشیر احمد	چڈیالہ	افسر۔ نیشنل بنک لاہور
22	"	صہیب بدر	بدر منیر	داملی	افسر البرقہ بنک لاہور
23	"	عبدالحمید	عظیم الدین	کپوری	اے۔وی۔پی یوبی ایل۔ لاہور
24	"	عبدالستار	برکت علی	اسلام نگر	افسر نیشنل بنک لاہور
25	"	عبدالغفار	عبدالرزاق	پھلیل ماجرا	اے۔وی۔پی۔ زرعی ترقیاتی بنک لاہور۔
26	"	عبدالقدیر	عبدالحمید	داب کھڑی	اے۔وی۔پی۔(ر) حبیب بنک سرگودھا۔
27	"	عبدالوحید	محمد یسین	دمرم گڑھ	افسر سٹیٹ بنک کراچی
28	"	علی گوہر	شوکت علی	انبالہ شہر	افسر۔ نیشنل سیونگ سنٹر سرگودھا
29	"	عمر خالد	قمر دین	سٹاہری	ایڈ من افیسر۔ سٹیٹ بنک فیصل آباد
30	"	غلام محی الدین	قطب الدین	فتح پور	زونل چیف۔ نیشنل بنک
31	"	فرخ اقبال	اقبال احمد ملانہ	آفیسر	دوبئی
32	"	محمد اختر	محمد اسماعیل	انٹاوا	گریڈون آفیسر۔ یو۔بی ایل کراچی
33	"	محمد ارشد	محمد سلیم	انٹاوا	آفسر سٹیٹ بنک
34	"	محمد اعجاز	محمد صدیق	بلاولی	آفسر۔ زرعی۔ ترقیاتی بنک لاہور
35	"	محمد اعجاز اختر	شیر محمد	سیون ماجرا	اے۔ڈی۔ زرعی ترقیاتی بنک لاہور
36	"	محمد انیس	محمد ادریس	مندھار	افیسر۔ سیالکوٹ
37	"	محمد خالد	محمد ادریس	سارن	افیسر سٹیٹ بنک لاہور
38	"	محمد ساجد	عبدالحمید	کمباسی	اے ڈی زرعی ترقیاتی بنک سرگودھا
39	"	محمد ساجد	محمد الدین		ملتان
40	"	محمد رمضان	محمد شفیع	سیون ماجرا۔	اے۔ دی۔ پی۔ نیشنل بنک۔ لاہور
41	"	محمد ریاض	فیاض علی	منکا منکی	افیسر حبیب بنک کراچی

42	"	محمد سعید	محمد یسین	دھرم گڑھ	اے وی۔ پی۔ حبیب بنک۔ ملتان
43	"	محمد سلیم اختر	محمد اقبال	مصطفیٰ آباد	افیسر علی پور چٹھہ
44	"	محمد ظفر علی	نتھو	اسلام نگر	بنک المشرق سعودیہ
45	"	محمد فاروق	عبدالحمید	کمباسی	اے۔ ڈی۔ زرعی بنک مانگٹاوالا
46	"	محمد منشا	ہاشم علی	خان احمد پور	افیسر نیشنل سیونگ سنٹر حافظ آباد
47	"	محمد منیر احمد	عنایت اللہ	کمباسی	عسکری بنک اسلام آباد ہیڈ آف کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ
48	"	مظاہر علی	پروست علی	شاہری	حبیب بنک سرگودھا۔ منیجر
49	"	محمد ناصر	عبداللطیف	رام پور	آفیسر علی پور
50	"	محمد یونس علی	محمد حنیف	سلیم پور	چارٹرڈ بنک لاہور
51	"	ناظر علی	محمد اکبر	حویلی	منیجر۔ چک نمبر 48
52	"	نوید ظفر	محمد ظفر علی	اسلام نگر	منیجر یونین بنک گارڈن ٹاؤن
53	"	وقار علی عثمان	محمد حسن	کھاروکھیڑا	آفیسر۔ حبیب بنک چک 78

تعلیم

نمبر	نام	ولدیت	سابقہ ضلع	پتہ
1	مسٹر ابرار حسین	تاج حسین	ملانہ	ایم اے پرنسپل آر سی کالج بہاولپور
2	" اختر علی	فرزند علی	ناہرہ	ایم اے پروفیسر پنجاب یونیورسٹی
3	" امجد علی	واجد علی	بکالہ	سینیر ہیڈ ماسٹر گریڈ 19 فاروق لباد
4	" انور علی	واجد علی	بکالہ	سینیر ہیڈ ماسٹر گریڈ 19 فاروق آباد
5	" بشیر احمد	نذیر حسین	فتح پور	سیکرٹری بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ
6	" تاج الدین	تاج محمد شفیع	خن پورہ	سینیر ہیڈ ماسٹر فاروق آباد۔ لاہور
7	" جلال الدین	محمد اسماعیل	راجو کھیڑی۔	ہیڈ ماسٹر
8	" جاوید اسحاق	اسحاق قادری	شاہ پور	اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج سرگودھا
9	" جمشید حسن	رکن الدین	حویلی	پروفیسر فیڈرل کالج اسلام آباد
10	" حبیب الرحمان	سلطان احمد	دھرم گڑھ	پروفیسر لاہور
11	" سردار خان	ولی محمد	اسلام نگر	سینیر ہیڈ ماسٹر لاہور
12	" محمد سلیم	محمد یوسف	ملانہ	سینیر ہیڈ ماسٹر چوبرجی
13	" شاہد حمید	حمید علی	ناہرہ	ایم اے پنجاب یونیورسٹی
14	" شہزاد سلیم	سلیم احمد	ملانہ	ایم۔ایس سی۔ کمپیوٹر سائنس
15	" شوکت علی	محمد صدیق	بکالہ	لیکچرز چک 48 سرگودھا
16	" عاشق علی	ولی محمد	سلطان پور	سینئر ہیڈ ماسٹر چک 462
17	" عبدالرحمان	اللہ دین	تندوالی	پروفیسر۔ ملتان
18	" عبدالروف	ریاست علی	حویلی	ایم ایس سی۔ لیکچرر اسلام آباد
19	" عبدالغنی	محمد حنیف	بیر کھیڑی	پروفیسر۔ ریاضی جوہر ٹاؤن

20	"	عبدالقیوم	سعیدالدین	شاہ پور	لیکچرار۔ کراچی
21	"	عبدالوحید۔ عبدالحفیظ		شاہ آباد	ایم اے ریاضی۔ پروفیسر ڈگری کالج شجاع آباد
22	"	علی حسن		داملی	ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ٹیکنیکل انسٹیوٹ (ر)اوکاڑا
23	"	غضنفر عباس	ممتاز علی	ملانہ۔	لیکچرار۔ جودھے والی
24	"	ظفر اقبال	علی شیر	خان احمد پور	پروفیسر میاں چنوں
25	"	ظہور احمد	محمد شفیع	سلیم پور	پروفیسر گورنمنٹ کالج قصور
26	"	ظہیر احمد	نواب علی	کرالی	پروفیسر بحریہ کالج اسلام آباد
27	"	کمال الدین	منظور علی	بھیل چھیر	ایم اے۔ بی آیڈ
28	"	محمد اسلم	تہور علی	بائین	اسٹنٹ ڈائریکٹر۔ لاہور
29	"	محمد ایوب	محمد شریف	مہتاب گڑھ	انڈر سیکرٹری۔ لاہور
30	"	محمد اختر	فیض محمد	ڈولیانہ	ایم اے بی ایڈ چونڈہ
31	"	محمد جاوید اختر	عتیق احمد	رسول پور	ایم ایس سی کیمسٹری۔ پروفیسر انبالہ مسلم کالج سرگودھا
32	"	محمد ذوالفقار	محمد حنیف	چڈیالہ	ایم اے بی ایڈ۔
33	"	محمد رضا	مبارک علی	مرادپور	سینیر انسٹریکٹر۔ سرگودھا
34	"	محمد رفیق	محمود علی	اسلام آباد	پرنسپل گورنمنٹ کالج جہلم
35	"	محمد سعید	بشیر احمد	بکالہ	لیکچرار چک 48
36	"	محمد سلطان شاہد	سلطان حامد	چڈیالہ	ایم اے۔ بی ایڈ۔ ٹی ڈی۔ لاہور۔
37	"	محمد سلطان	عبدالمجید	شاہ پور	ایم اے۔ ایم ایڈ۔ فیڈرل ہائی اسکول گوجرانوالہ
38	"	محمد سلیمان	محمد رشید	بکالہ	پروفیسر لاہور
39	"	محمد عثمان	فیض محمد	گھنیش پور	ہیڈ ماسٹر۔ سرانوالی
40	"	محمد عثمان	محمد اسلام	داملی	ایم ایس سی ایم ایڈ۔ ہیڈ ماسٹر۔

41	"	محمد عاصم	منظور علی	لاہڑپور	ایم اے۔ لیکچرار۔ کوٹ ادو
42	"	محمد ندیم اختر	محمد حنیف	مصطفیٰ آباد	پروفیسر اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور۔
43	"	محمد نسیم اختر	محمد یامین	ملانہ	پروفیسر اسلامیہ کالج گوجرانوالہ
44	"	محمد نعیم	محمد حنیف	سلطان پور	لیکچرار۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
45	"	محمد نعیم اختر	محمد حنیف	مصطفیٰ آباد	پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
46	"	محمد نعمان	قمرالدین	دھرم گڑھ	ایس ایس ٹی گریڈ 18 سرگودھا
47	"	محمد یونس	محمد ادریس	مندھار	ڈپٹی ڈائریکٹر سرگودھا
48	"	محسن علی	مظفر علی		لیکچرار سرگودھا
49	"	مظاہر حسین	لیاقت علی	ادھم گڑھ	ڈپٹی ڈائریکٹر / سینیر ہیڈ ماسٹر گریڈ 19۔ سانده خورد لاہور
50	"	ناصر اقبال	جعفر علی	پاڈلو۔	لیکچرار۔ کراچی
51	"	ناظم علی	محمد علی	دینارپور	ایم ایس سی (فل) فاروق آباد
52	"	ناظم علی	عبدالرشید	چڈیالہ	سینیر ہیڈ ماسٹر۔ لاہور
53	"	مہربان علی	مظفر علی	مگرپورہ	ایم اے۔ ایم ایڈ اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (ر) لاہور

گورنمنٹ آفیسرز

نمبر	نام	ولدیت	سابقہ ضلع	پتہ
1	جناب اعجاز حسین	مبارک حسین	ملانہ	ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر (ر) جودھے والی کلاں
2	" اختر حسین	فیض محمد	حسن پورہ	ایم کام۔ ڈپٹی چیف اڈیٹر واپڈا جھنگ
3	" اسلام الدین	کرامت علی	سرس گڑھ	جی۔ ایچ۔ کیو میں گریڈ 18
4	" اشرف علی	اللہ دین	ملانہ	اڈیٹر جنرل (ر) اپر مال لاہور
5	" اصغر علی	" "	" "	ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر (ر) لاہور
6	" آصف علی	" "	" "	ڈپٹی ڈائریکٹر صنعت (ر) ماڈل ٹاون
7	" اکبر علی	قطب الدین	فتح پور	ایم۔ کام جنرل منیجر پاسکو
8	" برکت علی	اللہ دیا	مرادپور	ڈپٹی ڈائریکٹر واپڈا (ر) نیو گارڈن ٹاون
9	" جمیل احمد طاہر	علم الدین	حسن پورہ	ڈائریکٹر فنانس واپڈا (ر) گلشن راوی لاہور
10	" خلیل احمد	واجد علی	شیرپور	سیکشن افسر محکمہ صحت۔ بلوچستان
11	" خورشید احمد	محمد سلطان	شاہ پور	بی فارسی۔ ایم بی اے ملازمت اسٹریلیا
12	" ذاکر علی	علی نواز	دھرم گڑھ	جوائنٹ سیکرٹری اسلام آباد
13	" سجاد حسین	مبارک حسین	ملانہ	سپر نٹنڈنٹ ملٹری اکاونٹس (ر) جودھے والی
14	" سلطان محمود	نجیب الدین	چڈیالہ	ڈپٹی ڈائریکٹر ۔ تعلیم سنت نگر
15	" سلطان حامد	نجیب الدین	چڈیالہ	نیشنل سیونگز آفیسر
16	" شاہد اصغر	محمد اصغر	ملانہ	جنرل منیجر فنانس ہاوس بلڈنگ کارپوریشن۔ کراچی
17	" شکیل احمد	خلیل احمد	حسن پورہ	ایم ایس سی۔ ٹیکسیشن آفیسر
18	" طارق جمیل	جمیل احمد طاہر		ایم ایس سی / ایم بی اے بجٹ افیسر واپڈا

19	"	طارق منصور	بشیر احمد	چڈیالہ	ڈپٹی ڈائریکٹر فنانس گریڈ19۔اسلام آباد
20	"	محمد طاہر اسلام	محمد اسلام	اللہ پور	گریڈ17 ہائی کورٹ
21	"	ظفر اقبال	میر حسن	پنجیل	ایم بی اے۔اکاونٹس افسر۔واپڈا
22	"	عاطف رضا۔	محمد علی۔	تارووالا	ایم۔ایس سی میاں چنوں
23	"	عبدالجبار	عبدالحمید	سیون ماجرا	ایم ایس سی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ اسلام آباد
24	"	عبدالحمید	قطب الدین		پوسٹ ماسٹر کراچی
25	"	عبدالعزیز	نور احمد	ملک دھن کویان	ایریا منیجر سٹیٹ لائف۔لاہور
26	"	عبداللطیف	محمد عمر	ملانہ	فارن آفس سروس جنیوا
27	"	علی حسن	ولی محمد	خان احمد پور	ڈی۔ایف۔او۔میاں چنوں
28	"	علی ریحان	امجد علی	لکالہ	ایم ایس سی۔فاروق آباد
29	"	عقیل احمد	ریاض احمد	کرالی	افسر شماریات۔لورالائی
30	"	علاؤالدین	عظمت علی	مصطفیٰ آباد	اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس۔ملتان
31	"	ضغیم علی	ممتاز علی	ملانہ	ڈی۔ایف۔او بلوچستان
32	"	محمد اختر	بشیر احمد	ڈولیانہ	اسسٹنٹ کمشنر کسٹم۔
33	"	محمد ادریس	نور محمد	ڈھرامی	ڈپٹی منیجر کراچی شپ یارڈ کراچی
34	"	محمد ارشد	رحمت اللہ	خان احمد پور	اے۔سی۔آزاد کشمیر
35	"	محمد اسلم	محسن علی	مندھار	اسٹیشن ماسٹر بدو کی چیمہ
36	"	محمد اسلم	محمد یوسف	سلیم پور	18 گریڈ کا افیسر مسلم ٹاؤن راولپنڈی
37	"	محمد اسلم ناز	محمد شریف	مندھار	اسٹیشن ماسٹر
38	"	محمد اسلام	ولی محمد	اللہ پور۔	19 گریڈ افیسر ہائی کورٹ جی بلاک گلشن راوی

39	"	محمد افضل۔	بشیر احمد	پنجوری	آر۔ڈی۔ایف سی۔اسلام آباد گریڈ 18 افیسر۔
40	"	محمد اصغر	محمد عمر	ملانہ	ڈپٹی جنرل منیجر۔ سٹیل ملز۔ کراچی
41	"	محمد اقبال	واجب علی	کھیڑا۔	انکم ٹیکس افسر کراچی
42	"	محمد اقبال	محمد رفیع	سارن	پی۔سی۔ایس۔آئی۔آر مین گریڈ20 افسر۔لاہور
43	"	محمد بشیر	زبردست علی	رسول پور	ڈپٹی اکاونٹنٹ جنرل اسلام آباد
44	"	محمد خلیل	علم الدین	مندھار	ڈپٹی ڈائریکٹر واپڈا جناح بلاک اعوان ٹاؤن
45	"	محمد حبیب	محمد یسین	فروزپور ارائیاں	پی۔سی۔ایس۔آئی۔گریڈ 17 افیسر
46	"	محمد زبیر	بشیر احمد	ہجوری	بی ایس سی۔ایم بی اے گریڈ 17 افیسر
47	"	محمد شمیم جہانگیر۔	جہانگیر علی	کھڑی تابع حسن۔	اسسٹنٹ کمشنر۔گوجرہ/سرگودھا
48	"	محمد شکیل	ہاشم علی	مندھار	ڈپٹی سیکریٹری۔بلوچستان
49	"	محمد صدیق	کریم الدین	دھنورہ	اسسٹنٹ رجسٹرار وزیر آباد
50	"	محمد عارف	شیر محمد	چولی	ڈائیریکٹر پی۔آر۔آو لاہور ٹاون شپ
51	"	محمد عبدالحمید	محمد شریف	بھگوان پور	ڈپٹی سیکرٹری فیڈرل گورنمنٹ اسلام آباد
52	"	محمد عمران۔	محمد سلطان	شاہ پور	
53	"	محمد فہیم اکبر۔	اکبر علی۔	راجو کھیڑی	ایم ایس سی۔ایگر لکچر آفسر کراچی
54	"	محمد نسیم اکبر	اکبر علی	راجو کھیڑی	ایم ایس سی سینیر میڈیکل سیلز افیسر گوجرانوالہ
55	"	محمد نعیم	محمد الیاس	رتن گڑھ	بی اے۔ایم کام ملٹری اکاونٹس۔ملتان
56	"	محمد یامین	محمد شفیع	کھیڑا	ڈویژنل ڈرگ انسپکٹر۔ گریڈ19 کا افسر۔فیصل آباد

57	"	محمد یعقوب	محمد صدیق	گورانی	سی۔ایس ایس۔ڈپٹی ڈائریکٹر اے جی پی آر
58	"	محمد یونس شاکر	محمد صدیق	کرلی	ڈپٹی سٹیشن منیجر ریلوے اسٹیشن لاہور
59	"	محسن علی	عبدالرزاق	پھلیل ماجرا	اے جی آفس گریڈ17
60	"	محبوب علی	قمرالدین	ڈولیانہ	ریسرچ آفیر ہاؤسنگ وفزیکل پلاننگ ڈیپارٹمنٹ
61	"	ناصر جاوید	شیر محمد	بھیل چھیر	سیڈ ریسرچ آفسر۔اسلام آباد
62	"	نصر اللہ خان	محمد صدیق	نگلہ خالصہ	اے۔ایف سی ڈیرا جاڑہ
63	"	ہارون شوکت	شوکت علی	حسن پورہ	ایم پی اے گریڈ19افسر
64	"	واجد علی	منصب علی	حویلی	ڈی۔ایس۔پی۔ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) حسب و نسب

نسب کے معنی نسل، اصل و نژاد اور سلسلہ خاندان ہے اس لئے نسب نامہ کے معنی شجرۂ خاندان ہے۔ حسب سے مراد ماں کی طرف کا سلسلہ خاندان ہے۔ اس طرح حسب و نسب ماں باپ کے خاندانی سلسلہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ نسب کے لحاظ سے تمام انسان ایک ہی اصل سے ہیں کیونکہ ان کا باپ حضرت آدم اور ماں حضرت حوا ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید کی سورۃ نساء کی پہلی آیت میں فرمان الٰہی اس طرح ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْ رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَ تَقُوااللہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَلاَرْحَامَ اِنَّ اللہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًاo

”لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے اور اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دیکر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے“

اس عظیم آیت سے حسب ذیل حکیمانہ حقیقتیں واضح ہوئی ہیں۔

(۱) تمام انسانوں کو بتایا گیا ہے کہ ان کی اصل ایک ہی ہے اور اس طرح پیدائش کے لحاظ یا نسلی و نسبی طور پر کسی انسان کو دوسروں پر فوقیت حاصل نہیں۔

(۲) بشریت ایک ہی ارادے کے نتیجہ میں عالم وجود میں آئی۔ تمام انسان ایک ہی رحم مادر سے پیدا ہوئے۔ وہ ایک ہی جڑ سے پھیلے اور ان کا نسب نامہ ایک ہی ہے۔ اگر اس حقیقت کو کھلے دل سے قبول کر لیا جائے تو فرقہ واریت کی خطرناک وبا اور طبقاتی غلامی کی لعنت فوراً ختم ہو جائے۔

(۳) عورت آدم کا جزو ہے وہ اس کی ہمدم و ہم نشین ہے وہ مرد کی تکمیلی حیثیت کی حامل ہے۔

(۴) انسانی معاشرہ کی بنیادی اکائی خاندان ہے اور اسلامی نظام میں خاندانی نظام کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

(۵) یقیناً تمام انسانیت اللہ تعالیٰ کی کڑی نگرانی میں ہے۔ وہ کائنات کا خالق ہے۔ علیم و خبیر ہے۔

اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے ذات باری تعالیٰ کی نگرانی کس قدر خوفناک اور ہولناک ہوتی ہے۔

فی ظلال القرآن مصر کی عالمی شخصیت سید قطب شہید کی انقلابی تفسیر ہے جس کا اردو ترجمہ پاکستان میں دستیاب ہے اس آیت کے متعلق ان کے رشحات قلم اس طرح ہیں :۔

"سورت کا یہ پہلا پیراگراف اپنی افتتاحی آیت کے ساتھ لوگوں کو رب واحد اور خالق واحد کی طرف رجوع کرنے کی دعوت سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں بتایا جاتا ہے کہ تمام لوگوں کو ایک ہی ماں باپ سے پیدا کیا گیا وہ ایک ہی خاندان سے بکھرے ہیں انسانی نفس ہی دراصل انسانیت ہے۔ اور انسانی خاندان ہی دراصل انسانی معاشرہ کی اکائی ہے اس لئے نفس انسانی کے اندر خدا خوفی کے جذبات کو جوش میں لایا جاتا ہے اور خاندانی نظام کو جذبۂ صلہ رحمی سے مستحکم کیا جاتا ہے تاکہ اس مستحکم اساس پر ایک خاندان کے اندر باہم تکافل (سوشل سیکورٹی) اور باہم صحبت کے فرائض پروان چڑھیں۔ پہلی جلد صفحہ 900"

"اسلام وہ واحد نظام حیات ہے کہ جس میں انسان دوسرے انسان کا بندہ و غلام نہیں ہوتا اس لئے کہ اسلام میں تمام لوگ اپنے افکار و تصورات، حسن و قبیح کے تمام پیمانے، ترجیحات حیات اور اقتدار حیات، قوانین و ضوابط اور تمام رسم و رواج اللہ جل شانہ کی ہدایات سے اخذ کرتے ہیں۔ اگر وہ جھکتے ہیں تو صرف اللہ کے سامنے جھکتے ہیں۔ اگر وہ کسی قانون اور ضابطہ کی پابندی کرتے ہیں تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی حکومت کے مطیع فرمان ہوتے ہیں تو وہ گویا اللہ کے مطیع فرمان ہوتے ہیں۔ اسی نقطہ نظر سے انسان، انسان کی بندگی اور غلامی سے پوری طرح آزاد ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ اسلامی نظام میں سب کے سب بندہ و خواجہ، اللہ کے بندے ہوتے ہیں اور اس کی بندگی میں اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہوتا۔ (جلد نمبر 1 صفحہ 860)

تدبر قرآن کے فاضل مفسر جناب احسن اصلاحی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اس طرح رقم طراز ہیں :۔

"زیر بحث آیت ایک جامع تمہید ہے ان تمام احکامات و ہدایات کے لئے جو انسانی معاشرہ کی تنظیم کیلئے اللہ تعالیٰ نے اتارے ہیں اور جو آگے آرہے ہیں۔ اس تمہید میں جو باتیں بنیادی حقائق کی حیثیت سے واضح کی گئی ہیں ان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔

پہلی بات یہ ہے کہ اس آیت میں جس تقویٰ کی ہدایت کی گئی ہے اس کا ایک خاص موقع و

محل ہے۔اس تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ یہ خلق آپ سے وجود میں نہیں آگئی ہے بلکہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہے جو سب کا خالق بھی ہے اور سب کا رب بھی اس لئے کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس کو ایک بے مالک اور بے راعی کا ایک آورہ گلہ سمجھ کر اس میں دھاندلی مچائے اور اس کو اپنے ظلم و تعدی کا نشانہ بنائے بلکہ سب کا فرض ہے کہ وہ اس کے معاملات میں انصاف اور رحم کی روش اختیار کرے ورنہ..........

دوسری یہ کہ تمام نسل انسانی ایک ہی آدم کا گھرانہ ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ نے ایک آدم اور حوا کی نسل سے پیدا کیا ہے۔ نسل آقا ہونے کے اعتبار سے سب برابر ہیں اس پہلو سے عربی و عجمی، احمر و اسود اور افریقی و ایشائی میں کوئی فرق نہیں۔ سب خدا کی مخلوق اور سب آدم کی اولاد ہیں خدا اور رحم کا رشتہ سب میں مشترک ہے اس کا فطری تقاضا یہ ہے کہ سب ایک ہی خدا کی بندگی کرنے والے اور ایک ہی مشترکہ گھرانے کے افراد کی طرح آپس میں حق و انصاف اور مہر و محبت کے تعلقات رکھنے والے بن کر زندگی بسر کریں..........دوسری جلد صفحہ 246"

معارف القرآن کے فاضل مصنف جناب مفتی محمد شفیع اس آیت کی تفسیر جلد نمبر 2 صفحہ 278 پر اس طرح تحریر فرماتے ہیں :۔

"اس کے ساتھ ہی رب تعالیٰ کی ایک خاص شان کا ذکر فرمایا کہ اس نے اپنی حکمت ورحمت سے تم سب کو پیدا کیا...... سب انسانوں کو ایک ہی انسان حضرت آدم سے پیدا کر کے سب کو اخوۃ و برادری کے ایک مضبوط رشتہ میں باندھ دیا اس کے علاوہ خوف خدا و آخرت کے اس رشتہ اخوۃ کا بھی یہی تقاضا ہے کہ باہمی ہمدردی و خیر خواہی کے حقوق پورے ادا کئے جائیں۔ اور انسان، انسان میں ذات پات کی اونچ نیچ، نسلی یا لسانی امتیازات کو شرافت ورزالت کا معیار نہ بنایا جائے"

تفہیم القرآن کے فاضل مفسر جناب مودودی مرحوم کی اس سورۃ سے متعلق نگارشات اس طرح ہیں "اسلامی سوسائٹی کی تنظیم کیلئے سورۃ بقرہ میں ہدایات دی گئی تھیں۔اب یہ سوسائٹی اس سے زائد ہدایات کی طالب تھی۔ اس لئے سورۃ نساء کے ان خطبوں میں زائد تفصیل کے ساتھ بتایا گیا کہ مسلمان اپنی اجتماعی زندگی کو اسلام کے طریق پر کس طرح استوار کریں۔ خاندان کی تنظیم کے اصول بتائے گئے...... "تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 317"

"چونکہ آگے چل کر انسانون کے باہمی حقوق بیان کرنے اور خصوصیت کے ساتھ خاندانی نظام کی بہتری اور استواری کیلئے ضروری قوانین ارشاد فرمائے جانے والے ہیں۔ اس لئے تمہید اس

طرح اٹھائی گئی ہے کہ ایک طرف اللہ سے ڈرنے اور اس کی ناراضگی سے بچنے کی تاکید کی دوسری طرف یہ بات ذہن نشین کرائی کہ تمام انسان ایک ہی اصل سے ہیں اور ایک دوسرے کا خون اور گوشت پوست ہیں"۔ جلد اول ص 319 :۔

مولانا مودودی "مسئلہ قومیت" کے صفحہ 10 پر تحریر فرماتے ہیں۔

"ان تمام شواہد کی روشنی میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اسلام میں نسلیت کی بنا پر فخر کرنا بالکل ناجائز اور غلط ہے۔ اسلام میں وہی شخص افضل ہے جس کا کردار اچھا ہے۔ جو متقی ہے اور جس سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا ہو"۔

لہٰذا نسب کے لحاظ سے ایک شخص کو دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت و برتری حاصل نہیں ہے اور اس پر فخر بے جا ہے۔ حقیقتاً پیدائش اور نسب کے لحاظ سے تمام انسان یکساں ہیں خواہ ان کی پیدائش ریگستان عرب میں ہوئی ہو یا ایران میں۔ پاکستان میں یا ہندوستان میں۔ اسی طرح تمام مسلمان خواہ وہ عرب سے آئے ہوں یا ایران سے یا مقامی باشندوں نے مذہب اسلام قبول کیا ہو یکساں ہیں اور اس لحاظ سے ایک فرد یا خاندان کو دوسرے پر کسی طرح کی کوئی فوقیت ہرگز حاصل نہ ہے بلکہ نسلی و نسبی فخر محض ایک ڈھونگ ہے پس پاکستان میں ایران و عرب سے آئے ہوئے سید یا قریشی، منگولیا کے مغل، افغانستان کے پٹھان اور مقامی طور پر مشرف با اسلام ہونے والے جاٹ، راجپوت و دیگر اقوام بحیثیت مسلمان برابر ہیں اور ایک دوسرے کے بھائی۔ حضرت رحمت العالمین ﷺ نے اپنے خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا ہے۔ لوگو میری بات غور سے سنو اور خوب سمجھ لو۔ جان لو کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ...... تمہارا رب ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ تم ...... آدم کی اولاد ہو اور آدم کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے تھے۔ اب فضیلت و برتری کے تمام دعوی ...... میرے پاؤں تلے روندے جاچکے ہیں۔ تم میں سے کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

البتہ کوئی بھی فرد خواہ وہ کسی قوم، قبیلہ، رنگ و نسل کا ہو حسب کے لحاظ سے بزرگی برتری اور عظمت و فوقیت حاصل کر سکتا ہے۔ اب نسب کی بجائے حسب معیار فضیلت و برتری ہے۔

حسب اس بزرگی اور شرف کا نام ہے جو ایک شخص اپنی علمی فضیلت، دانشمندی و عقلمندی، اخلاقی بلندی اور دیانتداری یا اس قسم کی دیگر صفات حسنہ کی بدولت اپنے لئے یا اپنے خاندان کے لئے حاصل کر لیتا ہے اور جو پشتہا پشت تک اس خاندان میں باقی رہتی ہے۔ اس کے لئے کسی قسم کی ذات

پات کی قید نہیں ہے اور نہ ہی یہ کسی خاص قوم، قبیلہ، یا فرد کی میراث ہے بلکہ ہر قوم و قبیلہ کا ادنی سے ادنی فرد بھی اپنے اوصاف حمیدہ اور کارہائے پسندیدہ کے سبب ایسی فوقیت، برتری اپنے اور اپنے خاندان کیلئے حاصل کر سکتا ہے کیونکہ صلہ عمل کا اصول خاندانی، ملکی، نسلی اور نسبی قید و بند سے آزاد ہے جو جیسا عمل کرتا ہے اس کو ویسا ہی صلہ بھی ضرور ملتا ہے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک شخص اچھے اور نیک کام کرے اور اس کو اس کا صلہ نہ ملے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ اچھے کام تو زید کرے اور انکا صلہ بکر کو مل جائے اچھے اور برے اعمال کا اچھا یا برا بدلہ اس شخص کو ملتا ہے جو ان کا حامل ہو۔ قانون قدرت ہے کہ جو جیسا بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا اور جس جنس کا بیج بویا جائے گا وہی جنس پیدا ہو گی۔ ایک ارائیں بھی اپنی اچھی صفات کی بدولت وہی شرف حاصل کر سکتا ہے جیسی ایک سید یا پٹھان یا لوہار، جاٹ یا راجپوت۔

کسی ادنی سے ادنی کام کرنے سے یا کسی خاص قبیلہ، ذات یا خاندان میں پیدا ہونے سے اوصاف حمیدہ، استعداد کاملہ اور صفات پاکیزہ کے دروازے اس شخص پر بند نہیں ہو جاتے اور نہ ہی لوہار و ترکھان یا دھوبی و کاشت کاری کا پیشہ اختیار کرنے سے اس کی کسر شان ہوتی ہے۔ بزرگان دین، صدیقین اور انبیاء کرام نے سب ہی قسم کے کام کئے ہیں اور انہوں نے کبھی کسی جائز پیشہ اور محنت مزدوری کو حقیر و ذلیل نہیں سمجھا۔ کئی چھوٹے چھوٹے کام کرنے والے بزرگان کامل ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ بے شک ظاہری حیثیت میں یہ دنیا چھوٹے بڑے آدمیوں سے بھری پڑی ہے اور اختلاف مراتب ہمیشہ رہا ہے بلکہ دنیا کے نظام کے لئے حفظ مراتب ضروری ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ایک شخص کسی مخصوص خاندان میں پرورش پا کر دوسروں کو حقیر و ذلیل خیال کرے یا ایک خاندان و قبیلہ اپنے کسی ایک شخص کی بزرگی و برتری کی بدولت دوسروں کو حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھے اور خود اپنے لئے ہمیشہ کے واسطے شرافت و فوقیت کی اجارہ داری حاصل کر لے۔ سید کا بیٹا اسی طرح آدم زاد ہے جس طرح لوہار و ترکھان کا۔ ایک ارائیں کی لڑکی اسی طرح عفت مآب ہے جس طرح کسی شیخ یا پٹھان کی۔ ایسی ایک نہیں ہزارہا مثالیں موجود ہیں کہ معمولی گھرانوں کے بچے اپنی خداداد قابلیت، ذہانت اور محنت کی بدولت عظیم شخصیت کے مالک بنے اور وہ افراد یا قومیں جو اپنے آپ کو بڑا خیال کرتی تھیں ان کو تعظیمی سجدہ کرنے پر مجبور ہوئیں۔ سلطان محمود غزنوی ایک معمولی باپ کا بیٹا تھا۔ محمد شہاب الدین غوری ایک زر خرید غلام تھا۔ نادر شاہ ایک معمولی گڈریا (چرواہا) تھا جس کے سامنے شاہان مغلیہ جن کو اپنے اعلی نسب اور خاندان پر فخر تھا سجدہ ریز ہوئے۔ جب نادر شاہ کے بیٹے نصر اللہ کی نسبت محمد شاہ کی بیٹی سے

ہونا قرار پائی تو خاندانی عظمتوں کا ذکر آیا اور نادر شاہ سے اس کا شجرہ نسب پوچھا گیا تو اس نے کہا "نصر اللہ بن نادر شاہ بن شمشیر بن شمشیر ہم چنیں ہفت چہ بل ہفتاد پشت شمار کنید" یعنی "نصر اللہ بن نادر شاہ بن شمشیر بن شمشیر اس طرح سات پشتوں کا تو ذکر ہی کیا ستر پشتوں تک شمار کرو۔ غرض یہی گڈریا چنگیز خان کی نواسی، تیمور کی پوتی، بابر و اکبر اعظم کے نسب سے تعلق رکھنے والے محمد شاہ کی لاڈلی کو بیاہ کر لے گیا۔ تاریخ کے سینکڑوں ابواب اس قسم کے واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔

پس انسان کی قدر و منزلت اچھے جوہر سے ہے نہ کہ نسب سے۔ ذاتی قابلیت اور شخصی سیرت کے بغیر اکیلا نسب بے کار ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر اس طرح اوصاف حمیدہ اور استعداد کاملہ پیدا کرے جو اس کے لئے باعث قدر و منزلت اور فخر و عظمت ہو۔ شیخ سعدی کا قول ہے۔ "اے پسر در قیامت پر سند کہ سیرت چیست، نہ پر سند کہ پدرت کیست"۔ یعنی قیامت کے دن اعمال پوچھے جائیں گے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تو کس کا بیٹا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے۔ "شرف الانسان بالعلم ولادب ولا بالمال ونسب"۔ یعنی انسان کی بزرگی علم و ادب سے ہے نہ کہ مال اور نسب سے۔ حضرت سید الانبیاء نے اپنی چہیتی دختر نیک اختر حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ سے فرمایا تھا کہ اے فاطمہ نیک عمل کر۔ نجات اعمال سے ہو گی یہ شیخی نہ کرنا کہ میں پیغمبر کی بیٹی ہوں۔ رب ذوالجلال نے سورہ نساء کی پہلی اور سورہ الحجرات کی تیرہویں آیت میں نسلی تفاخر اور قبائلی غرور پر زبردست ضرب لگائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْ رَحْمَةَ رَبِّهٖ، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ" یعنی "کیا وہ شخص جو پوری نیاز مندی اور فروتنی کے ساتھ شب کے اوقات میں، اپنے رب کے آگے سجدہ میں اور کبھی قیام میں ہے۔ وہ قیامت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے اور وہ شخص جو اپنے غرور میں مست ہے نہ اس کو آخرت کا کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی اللہ کی رحمت کی کوئی پرواہ وہ دونوں یکساں ہو جائیں گے۔ پوچھو کیا اہل علم و بصیرت اور علم و بصیرت سے عاری یکساں ہو جائیں گے یاد دہانی تو اہل عقل ہی حاصل کرتے ہیں۔ 39.9"

"يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ o "

یعنی "اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور شناخت کے لئے تم میں ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ حقیقتاً تم میں سے اللہ کے نزدیک بزرگ بر تر وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ علیم و خبیر ہے۔ 49.13"

اس عام خطاب سے اس نسلی و خاندانی تفاخر اور قبائلی غرور کا بیک قلم خاتمہ کر دیا گیا ہے جو اس سورۃ میں اس آیت سے قبل بیان کردہ برائیوں کا سبب بنتا ہے۔ فرمایا کہ اے لوگو اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ ہم نے آپ کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ یعنی بنی نوع انسان کا آغاز حضرت آدم اور حوا سے ہوا ہے اس وجہ سے باعتبار پیدائش کسی کو کسی پر کوئی تفوق اور شرف حاصل نہیں ہے۔ خاندانوں کی تقسیم محض تعارف اور شناخت کے لئے ہے۔ کسی خاص خاندان یا قبیلہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ امتیاز نہ بخشا ہے کہ جو اس میں پیدا ہو وہ اللہ کے ہاں معزز بن جائے اور دوسروں کے مقابلہ میں خود کو اشرف و اعلیٰ سمجھنے لگے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی شکلوں، ان کے رنگوں اور قد و قامت میں فرق رکھا اسی طرح خاندانوں اور قبیلوں کی حد بندیاں قائم کر دیں تاکہ لوگ ایک دوسرے کو شناخت کر سکیں اس سے زیادہ ان حد بندیوں کی کوئی اہمیت نہ ہے اللہ کے ہاں عزت کی بنیاد تقویٰ ہے اس کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

جس طرح حضرت آدمؑ تمام نسلی انسانی کے باپ ہیں۔ اسی طرح حضرت حوا تمام نسل انسانی کی ماں ہیں۔ عورت اپنی فطرت اور مزاج کے اعتبار سے آدمؑ کا تکمیلی جزو تھی۔ اسے پیدا ہی اس لئے کیا گیا تھا کہ وہ آدمؑ کی ہمدم و ہم نشین ہو اور اس کے ذریعہ نسل انسان کی افزائش کی جائے مرد اور عورت کی فطرت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بلکہ ان کی استعداد اور صنفی فرائض میں فرق ہے لیکن ہر دو ایک دوسرے کی شخصیت کی تکمیل کرتے ہیں۔ تاہم ہر زمانہ اور معاشرہ میں عورت کے ساتھ عجیب و غریب تصورات وابستہ کئے گئے۔ اس کو گندگی اور گناہ کا منبع قرار دیا گیا۔ اس کو ہر مصیبت اور شر کا سبب گردانا گیا۔ اس پر الزام لگایا گیا کہ شیطان نے اس کے ذریعہ حضرت آدمؑ کو بھکایا حالانکہ قرآن مجید فرقان حمید کے واضح الفاظ ہیں کہ شیطان نے دونوں کو ورغلایا۔ ہندو مت اور عیسائی مذہب نے اس کی انسانی حیثیت ہی ختم کر دی۔ اس کو قابلِ فروخت جنس اور قابل تقسیم ترکہ بنا دیا گیا۔ انسانیت اس کے معاملہ میں عرصہ دراز تک گمراہ رہی اور عورت کو ہر قسم کے انسانی حقوق سے محروم رکھا بلکہ اس کی انسانی خاصیت سے انکار کر کے اس پر ہر طرح کا ظلم روا رکھا گیا اور اب شخصی آزادی کے نام پر اس

کو شتر بے مہار بنا دیا گیا ہے اب وہ اپنی حیثیت ہی بھول گئی ہے کہ وہ بھی انسان ہے اور اس کو انسان پیدا کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مرد و عورت دونوں الگ الگ مکمل شخصیت نہیں ہیں بلکہ وہ ایک دوسرے کا جوڑا ہیں اور وہ ایک دوسرے کی تکمیلی حیثیت کے حامل ہیں سورہ نساء کی پہلی آیت نے عورت کی نہ صرف انسانی حیثیت بحال کی بلکہ اس کو شرف انسانیت میں برابر کا شریک قرار دیکر اس پر بہت بڑا احسان کیا۔ اسلام نے عورت کے حقوق بحال کئے۔ وراثت میں اس کے حصص مقرر کئے۔ اس کے احترام کیلئے تاکید کی ہدایت کی گئی اور قرار دیا کہ وہ نہ حقیر و ذلیل مخلوق ہے اور نہ ہی اس کو اس کے حقوق سے محروم کیا جا سکتا ہے۔

پس ذاتیں، گوتیں اور قبیلے محض ایک دوسرے کی شناخت اور پہچان کے لئے ہیں اور شرف، بزرگی کا معیار تقویٰ ہے۔ نیکی و پرہیزگاری یا تقویٰ کسی کی میراث نہیں اور نہ ہی کسی خاص نسب کے لئے مخصوص ہے بلکہ ذاتی عمل سے ہر شخص اس کو حاصل کر سکتا ہے اور ہر انسان اپنی استعداد کاملہ اور محنت شاقہ کی بدولت بلند سے بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔ جو شخص اپنی خداداد قابلیت بروئے کار لا کر عمل صالح کرتا ہے وہ شرف و بزرگی حاصل کر لیتا ہے خواہ اس کا نسب کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اسلام میں پسند و ناپسند کا معیار نہ تو ظاہری شکل و صورت ہے اور نہ ہی نسل و نسب بلکہ ایمان اور عمل صالح ہے۔

نسب جاننے کی ضرورت :۔

گو نسب پر فخر بے جا ہے۔ لیکن اس کا جاننا ضروری ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اپنا مال خیرات کرو یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر لیکن مستحق قرابت داروں کو ترجیح دو۔ ایسا ہی حکم زکوٰۃ اور صدقات کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے اقربین کو جاننے کے لئے نسب کا جاننا ضروری ہو گا کہ صحیح حقدار کو اس کا حق پہنچے۔ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے۔ "اپنا نسب معلوم کرو اور صلہ رحم کرو"۔ تقسیم وراثت کے لئے بھی نسب کا جاننا ضروری ہے اکثر دفعہ متوفی کے ترکہ کی تقسیم سات پشتوں تک وارثوں میں تقسیم ہوتی ہے اور صحیح نسب معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بے شمار پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ نابالغ کی جائیداد کی حفاظت اور حضانت کے لئے نسب کا جاننا ضروری ہے۔ رشتے، ناطوں کے لئے نسبی علم ناگزیر ہے۔ اس قسم کے بہت سے دیگر معاملات میں نسب کے علم کی ضرورت پڑتی ہے۔ پس نسب کے متعلق معلومات کا حصول لازماً ضروری ہے۔ اس سے خاندانی یکجہتی پروان چڑھتی ہے باہمی رشتوں سے پیار و محبت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ خاندانوں میں یگانگت اسلامی معاشرہ کی منظم تعمیر و ترقی کے لئے ممد ہوتی ہے۔

(2) عربوں کی سندھ میں آمد

سندھ :۔ چودہ سو سال قبل سندھ بہت لمبا چوڑا ملک تھا۔ مغرب میں مکران تک، جنوب میں بحیرہ عرب اور گجرات تک۔ مشرق میں مالدہ اور راجپوتانہ تک اور شمال میں ملتان سے گذر کر پنجاب کے اندر تک وسیع تھا۔ اور عرب مورخین اس تمام علاقہ کو سندھ کہتے تھے۔

ہزاروں سال پہلے جب آریہ یہاں آئے تو انہوں نے اس کا نام سندھو رکھا۔ وہ دریا کو سندھو کہتے تھے بعد میں سندھ ہو گیا۔

میر علی شیر قانع ٹھٹوی نے اپنی مشہور کتاب تحفۃ الکرام کے مقدمہ میں سندھ کے نام پر بحث کرتے ہوئے لکھا کہ ملک سندھ کا نام حام بن نوح علیہ السلام کے صاحبزادے سندھ کے نام پر مشہور ہوا ہے۔ ان کے دوسرے لڑکے ہند کے نام پر ہند تھا۔

ملتان :۔ ملتان اکثر سندھ کا صوبہ رہا اور کئی دفعہ خود مختار ملک ہوا۔ کشمیر تک اس کی حد ہوتی تھی۔ ملتان وسیع و عریض علاقہ کا نام تھا۔ شہر ملتان کے ارد گرد وسیع علاقہ کو ملتان کہا جاتا تھا۔

اوچ :۔ اکثر ملتان کے ماتحت رہا۔ کئی دفعہ یہ سندھ میں شامل رہا اور کئی دفعہ خود مختار رہا۔ اوچ بھی وسیع و عریض علاقہ کا نام تھا۔ صرف شہر کا نام اوچ نہ تھا۔

اروڑ (الور) :۔ برہمنوں کے عہد حکومت تک سندھ کا دارالحکومت رہا۔ یہ شہر موجودہ روہڑی سے پانچ میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں واقع تھا۔

ظہور اسلام کے وقت سندھ پر برہمن حکومت قائم ہو چکی تھی۔ جس کا پہلا حکمران چچ بن سلائج تھا جو 662ء بمطابق 42ھ تک حکمران رہا۔ اس کے بعد اس کا بھائی چندر 8 سال حکمران رہا۔ اس کے بعد حکومت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ الور میں چچ کا لڑکا داہر تخت نشین ہوا اور برہمن آباد چندر کے لڑکے راج کے حصہ میں آیا۔ ایک سال بعد راج مر گیا اور برہمن آباد کے تخت پر داہر کے چھوٹے بھائی دہرسینہ نے قبضہ کر لیا۔ نجومیوں کی پیشگوئی کے مطابق داہر نے اپنی بہن سے شادی کر لی۔ جس کی وجہ سے دونوں بھائیوں میں ٹھن گئی اور دہرسنہ نے الور پر حملہ کر دیا۔ تاہم وہ شدید بخار کی وجہ سے فوت ہو گیا اور برہمن آباد بھی داہر کے قبضہ میں آگیا۔ اس نے 700ء تا 712ء بمطابق 81ھ تا 94ھ حکومت کی۔

ہند میں اسلام کا پہلا مرکز :۔

سرور کائنات ﷺ کی بعثت کے زمانہ میں جنوبی ہند کا مالابار کا علاقہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا ہوا تھا۔ یہ ریاستیں حجاز، یمن اور مسقط کے تاجروں کے ساتھ تعلقات رکھتی تھیں اور یمن و حجاز کے تاجر بغرض تجارت یہاں آتے جاتے تھے اس لئے جب رسول اللہ ﷺ معبوث ہوئے تو آپ کی بعثت کا حال مالابار میں معلوم ہو چکا تھا۔ مالابار کے راجہ کا نام زمرن یا سرامن پردل تھا اس نے شق القمر کا معجزہ مالابار میں اپنی آنکھ سے دیکھا تھا اور اس نے اس کا اندراج روزنامچہ کے سرکاری رجسٹر میں کرایا تھا۔ جب اسے عرب کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ عرب میں ایک رسول ﷺ پیدا ہوئے ہیں۔ جنہوں نے یہ معجزہ دکھایا ہے تو اس نے فوراً اسلام قبول کر لیا اور ریاست اپنے ولیعہد کے سپرد کر کے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنے کے لئے عرب روانہ ہوا لیکن اس نے راستہ میں وفات پائی اور یمن کے ساحل پر دفن ہوا۔ مالابار اس طرح ہندوستان میں پہلا اسلامی مرکز تھا۔ اس زمانے میں کچھ مسلمان تاجر جزیرہ سراندیب میں آئے اور انہوں نے اس جزیرہ میں اسلامی تعلیمات کو عام کیا۔ سب سے پہلے ان کی تبلیغ اور اخلاق سے متاثر ہو کر ان عربوں نے اسلام قبول کیا جو تجارت کی غرض سے اس جزیرہ میں رہتے تھے پھر اس جزیرہ کے اصلی باشندے اسلام میں داخل ہوئے۔ یہاں تک کہ اس جزیرہ کے راجا نے بھی اسلام قبول کر لیا اس کے بعد لنکا دیب اور مالدیپ کے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

اس طرح یہ حقیقت مسلم ہے کہ محمد بن قاسم کے فوجی حملہ سے پہلے اسلام ہندوستان میں بذریعہ تبلیغ داخل ہو چکا تھا اور جنوبی ہند میں اسلام مبلغوں، تاجروں اور سیاحوں کے ذریعہ برابر ترقی کر رہا تھا۔

سندھ پر حملہ کے اسباب :۔ ایران اور سندھ کی سرحدیں ملتی تھیں ان ہمسایہ حکومتوں میں کبھی صلح ہوتی تھی اور کبھی تعلقات کشیدہ ہوتے تھے۔ کبھی ایرانی دریائے سندھ تک قبضہ کر لیتے تھے اور کبھی سندھی مکران تک پہنچ جاتے تھے۔ تاہم ایرانیوں اور مسلمانوں کی لڑائی کے وقت ایران اور سندھ کے درمیان دوستانہ تعلقات تھے۔ اس سے قبل ایرانی جرنیل ہرمز نے ایک بحری بیڑے کے ذریعہ سندھ کے ساحل پر حملہ کیا تھا اور سندھ کے بہت سے جاٹ باشندوں کو گرفتار کر کے لے گیا تھا۔ مسلمانوں سے لڑائی کے وقت یہ لوگ ایرانیوں کے ساتھ لڑائی میں شامل ہوئے۔ جنگ کے وقت ان کے پاؤں میں زنجیر بندھی ہوئی تھی اس لئے اس لڑائی کا نام جنگ ذات السلاسل پڑ گیا۔

خالد بن ولید کے ہاتھوں ہرمز کے مارے جانے کے بعد یہ جاٹ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار

ہوئے۔ بعد ازاں یہ لوگ مسلمان ہوئے اور سندھ میں دوبارہ آکر سمرا کے نام سے موسوم ہوئے۔ جنگ قادسیہ میں بھی سندھ کے راجا نے ایرانیوں کی مدد کی اس جنگ میں ایرانیوں کا سپہ سالار رستم مارا گیا اور مسلمان فتحیاب ہوئے۔ مکران پر مسلمانوں کے حملہ کے وقت ایرانیوں نے سندھ کی مدد کی تھی۔ ان تمام واقعات کے پیش نظر مسلمانوں کو سندھ پر حملہ کا حق حاصل ہو چکا تھا۔

پہلا حملہ :۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ نے 15ھ میں عثمان بن ابی عاص ثقفی کو بحرین اور عمان کا گورنر مقرر کیا جس نے بمبئی کے قریب 15 ہجری میں پہلا بحری حملہ کیا اور بہت سامال غنیمت لے کر واپس لوٹا۔

دوسرا حملہ :۔ کچھ عرصہ بعد عثمان بن ابی عاص نے اپنے بھائی مغیرہؓ کی سر کردگی میں ایک بحری بیڑہ دیبل پر حملہ کے لئے روانہ کیا۔ دیبل کی لڑائی میں مغیرہؓ شہید ہوا۔ عراق کے گورنر ابو موسیٰ اشعری نے ربیع بن زیاد حارثی کو مکران پر حملہ کا حکم دیا جو مکران کو فتح کر کے واپس چلا گیا اور مکران پھر خود مختار ہو گیا۔

22ھ میں ایران فتح ہوا۔ اس وقت عبداللہ بن عمر بن ربیع کرمان پر قبضہ کر کے سوستان کی طرف بڑھے مکران کے راجا راسل نے سندھ کے راجا سے مدد مانگی۔ سندھی مکرانیوں کے ہمراہ مسلمانوں سے لڑے تاہم فتح مسلمانوں کے حصہ میں آئی۔ اس لڑائی میں حکم تغلمبی مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔ حکم نے مکران فتح کر کے مال غنیمت خلیفہ ثانیؓ کی خدمت میں بھجوایا۔ جنہوں نے مکران کے حالات سن کر اسلامی فوج کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں مکران کے گورنر عبدالرحمان بن ثمرہ نے مکران سے آگے کیکانان (قلات) تک قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں مکران کے حاکم عبداللہ بن معمر نے سندھ کی سرحد تک تمام علاقے فتح کر لئے۔ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری تمام مشرقی ممالک کے گورنر مقرر ہوئے انہوں نے ابن عامر کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا۔ جس نے سیستان کی حکومت ربیع بن زیاد حارثی کو دیدی۔ جس نے زرنج تک تمام قلعے فتح کر لئے۔ ان کے بعد عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ بن حبیب صحابی رسول نے زرنج اور کیج کا درمیانی علاقہ فتح کر لیا۔ یہ علاقے بلوچستان سے ملے ہوئے تھے۔ اس طرح یہ پہلا حملہ تھا جو خشکی کے راستے ہندوستان پر ہوا۔

حضرت علیؓ نے 38ھ میں ثاغرین دعورا (بعض کتابوں میں یہ نام ثاغر بن زعر ہے) کو

ہندوستان کی سرحد پر مامور کیا جس نے قیقان (موجودہ نام قلات) کو فتح کر لیا۔ بعض مورخین کے مطابق قیقان کو حارث بن مرہ نے فتح کیا۔

41ھ میں امیر معاویہؓ نے عبداللہ بن سوار عبدی کو حاکم اعلیٰ مقرر کیا جس کو قلات کے دوبارہ قبضہ کی لڑائی میں شہید کر دیا گیا اسی سال امیر معاویہؓ نے عبداللہ بن عامر کو بصرے کا حاکم اعلیٰ مقرر کیا جس نے عبدالرحمٰن بن سمرہ کو سیستان کا گورنر مقرر کیا جو پہلے بھی اس عہدہ پر رہ چکے تھے۔ انہوں نے تمام بغاوتوں کا خاتمہ کر کے کابل فتح کر لیا۔ اس کی فوج کے ایک سردار مہلب بن ابی صفرہ نے درہ خیبر میں داخل ہو کر پشاور تک کا علاقہ فتح کر لیا۔

ادھر عبداللہ بن سوار کی شہادت کے بعد خراساں کے حاکم اعلیٰ زیاد نے سنان سلمہ کو مکران کا حاکم بنا کر بھیجا جس نے باغیوں کا قلع قمع کر دیا لیکن کچھ عرصہ بعد زیاد نے راشد بن عمر جدیدی کو اس کی جگہ مکران کا حاکم بنا دیا۔ جس نے قلات کے باغیوں سے دو سال کا خراج وصول کیا اور سرکشوں کی سرکوبی کے بعد واپس ہوا لیکن مندر اور بھیرج کے پہاڑی دروں میں "مید" قوم (جو بعد میں "میر" ہوا) نے حملہ کر کے اس کو شہید کر دیا اس کے بعد سنان بن سلمہ نے فوجی کمان سنبھال لی وہ دو سال مکران میں رہا آخر بدھیہ کے مقام پر دشمنوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوا۔

زیاد کے بعد عبداللہ بن زیاد مشرقی ممالک کا حاکم اعلیٰ بنا جس نے سنان کی شہادت کے بعد 61ھ میں منذر بن جارود بن بشر کو ان کی جگہ حاکم مقرر کیا لیکن اس نے راستہ میں ہی پوری یا قصدار (بعد میں خضدار) کے مقام پر وفات پائی۔ منذر کے لڑکے حکم کو اس کے بعد کرمان و مکران کا گورنر بنایا گیا۔ لیکن اس کو چھ ماہ بعد واپس بلا لیا گیا۔ اس کے بعد ابن حری باہلی کو گورنر بنایا گیا جس نے بہت سے علاقوں کو فتح کیا۔

سندھ کی فتوحات کی تاریخ کا اصل باب دراصل عبدالمالک بن مروان سے شروع ہوتا ہے۔

حجاج بن یوسف ثقفی :۔

ابو عقیل کے پسر حکم کے پانچ لڑکے سلیمان، محمد، ایوب، یحیٰ اور یوسف تھے۔ یوسف کے دو بیٹے محمد اور حجاج تھے۔ یہی حجاج بن یوسف 75ھ میں مشرقی ممالک کے حاکم اعلیٰ بنائے گئے۔ حجاج ابتدا طائف میں بچوں کو پڑھایا کرتا تھا۔ اس نے یہ پیشہ ترک کیا اور یہ خاندان شام میں منتقل ہو گیا وہ بطور سپاہی بھرتی ہو گیا اور وزیر کے سپاہیوں کے عملہ میں شامل ہو گیا۔ وہ ترقی کرتے ہوئے فوج میں نظم وضبط قائم

کرنے کے لئے فوجوں کا منتظم ہو گیا اور بلآخر مشرقی ممالک کا حاکم اعلیٰ بنا۔ اس نے 95ھ میں وفات پائی۔

محمد بن قاسم :۔

حکم کے پسر محمد کے دو فرزند عمر اور قاسم تھے۔ قاسم کے تین لڑکے محمد، اصلب اور حجاج ہوئے۔ محمد بن قاسم فاتح سندھ اس طرح حجاج بن یوسف کے چچازاد قاسم کا لڑکا ہونے کی بناء پر اس کا بھتیجا ہوا۔ محمد بن قاسم کے دو لڑکے عمرو اور قاسم ہوئے۔ عام مورخین محمد بن قاسم کو حجاج بن یوسف کا داماد بھی لکھتے ہیں۔ لیکن بعض مورخین نے کہا ہے حجاج بن یوسف کی کوئی لڑکی ہی نہ تھی للذا محمد بن قاسم اس کا داماد نہ ہو سکتا ہے بہر حال اس پر مزید تحقیق کی گنجائش ہے۔ کیونکہ بعض مورخین اس کو حجاج بن یوسف کا چچازاد بھائی گردانتے ہیں ان کی پیدائش طائف میں ہوئی۔ تاہم پرورش بصرہ میں ہوئی۔ ان کی عمر پانچ سال تھی کہ ان کا والد فوت ہو گیا اور وہ اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکے اور انہوں نے فوج میں بھرتی ہو کر فوجی تربیت حاصل کی پندرہ سال کی عمر میں اس کو ایران میں کردوں کی بغاوت ختم کرنے کے لئے فوج کا سالار بنا کر بھیجا گیا اور اس نے کردوں کو شکست دی اور ارد گرد کے علاقے فتح کئے۔ سترہ سال کی عمر میں فارس کے دارالسلطنت شیراز کے گورنر مقرر ہوئے۔ وہ خوبصورت فولادی دل و جگر رکھنے والے نوجوان تھے۔ فطرت نے ان کو بلند خیال، مستحکم ارادے اور بہادری کے جوہر سے نوازا تھا۔ وہ بہت ہی حلیم الطبع اور شیریں زبان تھے اور چھوٹے بڑے کا احترام کرتے تھے۔

محمد حارث علافی اور بنو سامہ :۔

تاریخ سندھ مرتبہ اعجاز الحق قدوسی کے صفحہ 53 پر تحریر ہے کہ "اس زمانہ میں جب راجا داہر اور رمل کے راجا میں لڑائی کی ٹھن رہی تھی عرب کا ایک مشہور سردار محمد علافی جو بنی اسامہ کے قبیلہ سے تھا اسلامی حکومت سے بغاوت کر کے پانچ سو سرداروں کے ساتھ سندھ بھاگ آیا تھا اور راجا داہر کی حمایت میں زندگی بسر کر رہا تھا"۔ اس کتاب میں آگے چل کر تحریر کیا گیا کہ راجا رمل کو اسی علافی سردار نے قتل کیا تھا۔ اس سردار کا پورا نام محمد حارث علافی تھا جو بنو سامہ کی علافی شاخ سے تھا جس کے دو بیٹے محمد اور معاویہ تھے۔ علافی شامی سپاہیوں میں شامل تھے انہوں نے سعید بن اسلم کلابی گورنر مکران کو قتل کر کے مکران پر قبضہ کر لیا تھا۔ جب مجاعہ مکران کا گورنر مقرر ہوا تو یہ تمام سپاہی محمد حارث علافی کی سرکردگی میں راجہ داہر کی حفاظت میں آچکے تھے۔ مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ 78 پر

تحریر ہے۔ "علافی خاندان" جس کا تذکرہ پہلے گذر چکا ہے کو راجا داہر نے مکران کی سرحد پر آباد کر دیا تھا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ مفھوی بن لام الجہامی کو سعید نے قتل کر دیا ہے تو تمام علافی خاندان سعید کا دشمن ہو گیا۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے کہا کہ۔ سفہوی ہمارے علاقے کا تھا۔ عمان کا رہنے والا تھا جو ہمارے ملک کا حصہ ہے۔ سعید کو کیسے جرأت ہوئی کہ اس نے ہمارے رشتہ دار کو قتل کر دیا۔ چنانچہ سعید خراج وصول کر کے واپس آرہا تھا کہ مرج میں علافیوں نے اچانک حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور مکران پر قابض ہو گئے۔ یہ لوگ 75ھ تا 80ھ تک مکران پر قابض رہے۔ بلاذری کا بیان ہے کہ حارث علافی کے بیٹوں معاویہ اور محمد نے اپنے قبیلہ کو لے کر سعید پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر کے سرحد پر قابض ہو گئے"۔ یہ واقعہ چچنامہ کے صفحہ 85 تا 86 اور فتوح البلدان کے صفحہ 435 پر بھی درج ہے۔

محمد بن قاسمؒ اور راجا داہر کے درمیان لڑائی کے وقت چچ نامہ میں اور مذکورہ تاریخ سندھ میں اس سردار کا تذکرہ موجود ہے۔ داہر نے علافی کو محمد بن قاسم کے خلاف لڑنے کو کہا لیکن اس نے کہا "اگرچہ آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے اس کا شکریہ مجھ پر لازم ہے لیکن میں مسلمان ہوں اور اسلامی لشکر سے میرے مذہب میں لڑائی حرام ہے اگر میں ان میں سے کسی کو ماروں تو میرا ٹھکانہ دوزخ ہو گا اور اگر ان میں سے کسی کے ہاتھ سے مارا جاؤں تو حرام موت مروں گا"۔ داہر نے اس کو اپنے ملک سے نکال دیا تو وہ بیلمان چلا گیا اور داہر کے مرنے تک وہاں رہا جوں جوں محمد بن قاسم آگے بڑھتا رہا محمد حارث علافی بھی ملتان سے ہوتا ہوا کشمیر کی طرف چلا گیا اور فرار ہی کی حالت میں شکل بار کے مقام (راولپنڈی کے قریب) وفات پا گیا۔

بنو سامہ اور اس کے سردار محمد حارث علافی اور اس خاندان کا تذکرہ تاریخ کی تمام کتابوں میں تفصیل سے درج ہے۔ تاریخ کی تمام مشہور کتابوں میں ملتان پر اس خاندان کی حکومت اور سندھ، ملتان، اوچ میں اس خاندان کی آبادکاری کا تذکرہ بھی تحریر ہے۔ بعض کتب میں یہ بھی لکھا ہے کہ محمد حارث علافی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کشمیر کے راجا کے پاس پناہ گزین ہوا۔ سندھ سے متعلق بعض تواریخ میں یہ تفصیل موجود ہے کہ بعد میں یہ خاندان واپس آکر اوچ اور ملتان میں آباد ہو گیا۔ محمد حارث علافی اور اس کے پسران کی فوجی مہمات میں شرکت بھی تاریخ کا حصہ ہے۔ یہ لوگ کیوں مرکز کے باغی ہوئے اس پر بھی تاریخ کی کتب میں تمام جزئیات کی تفصیل موجود ہے۔

(3) محمد بن قاسم کا حملہ اور فتح سندھ

سندھ عراق کے نزدیک تھا۔ ایران اور عراق کے باشندے بھاگ کر سندھ میں پناہ لیتے تھے اور مسلمانوں کی ایرانیوں کے خلاف لڑائی میں ایرانیوں کی مدد کرتے تھے۔ اس لئے سندھ کے خلاف حملہ کا جواز موجود تھا کہ ایک خاص واقعہ کی وجہ سے سندھ پر فوراً حملہ ضروری ہو گیا۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ سراندیپ کے راجا نے آٹھ جہازوں کے ذریعہ حجاج کے پاس تحائف بھیجے تاکہ وہ ان کو خلیفہ ولید بن عبدالمالک کو پیش کرے۔ ان تحائف میں انواع واقسام کے موتی، ہیرے وجواہر اور نادر اشیاء تھیں۔ جہازوں میں حبشی غلام اور کنیزوں کے علاوہ مسلمان عورتیں بھی تھیں جو مقدس مقامات کی زیارت کے لئے عرب جا رہی تھی۔ مخالف ہواؤں کے طوفان کی وجہ سے یہ جہاز دیبل کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں نکارا یا مید قوم کے قزاقوں نے ان جہازوں پر قبضہ کر کے لوٹ لیا اور مردوں، عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا۔ دیبل اس وقت سندھ کی بندرگاہ اور راجا داہر کی عملداری کا مشہور شہر تھا اور اس کا گورنر یہاں رہتا تھا۔ سندھ میں اب نہ تو نکارا قوم موجود ہے اور نہ ہی مید۔ ممکن ہے نکارا مید قوم کی ایک شاخ ہو جو ساحلی باشندے سمندر میں لوٹ مار کرتے تھے مید کہلاتے تھے۔ ان میدوں کو اب موہانے یا ملاح کہتے ہیں۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ مید سے میر بن گیا۔

جب ان مسافروں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے تو قبیلہ بنی عزیز یا قبیلہ بنی یربوع کی خاتون نے چیخ ماری "یاحجاج اغثنی" "اے حجاج میری مدد کر دیا اے حجاج مجھے بچاؤ"، ان مسافروں میں سے بعض افراد بچ کر عراق پہنچ گئے اور حجاج کو یہ دردناک واقعہ سنایا۔ جس کو سن کر اس نے کہا "میں حاضر ہوں" اس نے فوراً راجا کو ایک خط لکھا کہ وہ ان یتیموں، خواتین اور حجاج کو رہا کر دے اور لوٹا ہوا مال واپس کرے۔ یہ مراسلہ ایک قاصد اور محمد بن ہارون گورنر مکران کے مقرر کردہ سفیر کی معرفت راجا داہر کو پہنچایا گیا۔ راجا نے جواب دیا کہ یہ قیدی ہمارے قبضہ میں نہیں اور نہ ہی بحری ڈاکو ہمارے بس میں ہیں۔ اس دروغ گوئی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ محمد بن قاسم کو فتح کے بعد یہ قیدی سرکاری جیل خانہ سے ملے۔

داہر کے جواب نے حجاج کو بے تاب کر دیا۔ اس نے فوراً خلیفہ ولید بن عبدالمالک سے حملہ کی اجازت طلب کی لیکن اجازت نہ ملی کیونکہ مسلم افواج چین اور افریقہ کے محاذ پر مصروف پیکار

تھیں۔اس نے دوبارہ درد مندانہ عرضداشت بھیجی اور وعدہ کیا کہ اس مہم پر جس قدر خرچ آئے گا اس کا دوگنا خزانہ میں جمع کرا لیا جائے گا۔ جس پر اس کو سندھ پر حملہ کی اجازت مل گئی۔انہوں نے عبداللہ بن نبہان کی سپہ سالاری میں دیبل پر حملہ کے لئے فوج روانہ کی لیکن لڑائی کے دوران عبداللہ شہید ہو گیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔دوسری دفعہ حملہ کے سپہ سالار عمان کے گورنر بدیل تھے لیکن ان کو بھی شہید کر دیا۔ جس کا حجاج کو اس قدر صدمہ ہوا کہ اس نے موذن کو حکم دیا کہ وہ ہر اذان کے بعد اس کو بدیل کی شہادت یاد لاتا رہے۔

اب حجاج نے سندھ پر حملہ کے لئے محمد بن قاسم کو منتخب کیا جو اس وقت شیراز کے گورنر تھے اور ان کی عمر سترہ سال تھی۔ حجاج نے اب سندھ پر حملہ کے لئے مکمل تیاری کی۔اس نے چھ ہزار شامی بہادر جوان منتخب کئے اور تقریباً اسی قدر تعداد دیگر لشکروں سے تیار کی۔ فوج کی ہر ضرورت کو مہیا کیا اور سامان بذریعہ بحری جہاز روانہ کیا جس میں عروسہ منجیق بھی تھی جس کو پانچ سو آدمی چلاتے تھے۔ شامی جوانوں کا لشکر جہیم بن زحر کی سرکردگی میں شیراز پہنچا اور وہاں سے محمد بن قاسم کی سپہ سالاری میں مکران آیا۔ جہاں سے اس نے گورنر مکران محمد بن ہارون کو ساتھ لے کر قنز پور موجودہ نام پنج گور پر حملہ کر کے فتح کر لیا۔ اور اس کے بعد ارض بیلہ کو فتح کر کے تیاری مکمل کی اور دیبل پر حملہ کے لئے رجب 92ھ کو وہاں پہنچے۔ اسی دن بحری راستہ سے سامان حرب وضرب بھی پہنچ گیا۔ اسلامی افواج نے دیبل کا محاصرہ کر لیا۔ دیبل میں ایک عالی شان مندر تھا اس کا گنبد بہت بڑا اور بلند تھا۔ جس پر ایک پرچم لہراتا تھا۔ دیبل والوں کا عقیدہ تھا کہ جب تک یہ پھریرا لہراتا رہے گا دیبل کو کوئی بھی فتح نہ کر سکے گا۔ محمد بن قاسم کے حکم سے عروسہ منجیق کے نشانہ باز جعونہ شامی نے اس گنبد اور جھنڈے کو نشانہ بنا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور سخت لڑائی کے بعد مسلمانوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔

دیبل کا انتظام وانصرام سرانجام دینے اور آرام کرنے کے بعد محمد بن قاسم مختلف قلعے فتح کرتا ہوا نیزون (حیدر آباد) پہنچا اور اس کو فتح کر لیا اور مکمل تیاری کے بعد اروڑ (الور) کو سخت لڑائی کے بعد فتح کر لیا۔ اس جنگ میں داہر قتل ہوا۔ داہر کے بیٹے جسینہ نے بھاگ کر برہمن آباد میں پناہ لی اور اسلامی لشکر سے مقابلہ کی تیاری کرنے لگا تاہم اسلامی افواج برہمن اباد کو فتح کر کے 94ھ میں ملتان کی فتح کے لئے روانہ ہوئی۔ اس وقت ملتان کا حاکم راجا داہر کے بھائی چندر کا لڑکا کورسیہ (گور سنگھ) تھا۔ محمد بن قاسم نے سخت لڑائی کے بعد ملتان پر قبضہ کر لیا۔ جہاں بہت بڑا خزانہ مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔

ملتان کا نظم و نسق مکمل کر کے محمد بن قاسم قنوج پر حملہ کی تیاری کر رہا تھا کہ حجاج بن یوسف کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کے آٹھ ماہ بعد ولید بن عبد المالک 96ھ میں وفات پا گیا اور سلیمان بن عبد المالک خلیفہ بنا جس کو عبد المالک نے اپنی زندگی میں ولید کے بعد ولیعہد مقرر کیا تھا۔ جو ولید کا حقیقی بھائی تھا لیکن ولید اپنے بیٹے عبد العزیز کو ولیعہد بنانا چاہتا تھا اور حجاج بن یوسف اور دیگر گورنر اس کے حامی تھے لیکن ابھی اس تجویز کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا تھا کہ ولید کا انتقال ہو گیا اور سلیمان نے حکومت سنبھالتے ہی تمام گورنر معزول کر دیئے اور حجاج کے مقرر کردہ تمام افسران کو معزول کر دیا یا قتل کرا دیا۔ جو جرنیل اس کے انتقال کا نشانہ بنے ان میں فاتح چین عقبہ بن مسلم، فاتح اندلس موسیٰ بن نصیر اور محمد بن قاسم شامل ہیں۔ چنانچہ اس نے محمد بن قاسم کو واپس بلا کر قتل کرا دیا۔ اسلامی افواج کی پیش قدمی روک دی اور ان کی واپسی بھی بند کر دی گئی۔ تاریخ طبری کے مطابق خلیفہ نے حکم دیا کہ "جہاں چاہو محنت مزدوری کرو۔ زمین جوتو اور کاشت کرو۔ ملک شام میں تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں"۔

اس حکم پر سختی سے پابندی کرائی گئی کیونکہ یہ تمام افراد محمد بن قاسم کے گرویدہ تھے اور خلیفہ سلیمان کو خدشہ تھا کہ اس فوج کے افراد واپس آکر فساد کریں گے۔

محمد بن قاسم سترہ سال کی عمر میں سندھ پر حملہ آور ہوا۔ سوا تین سال کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں تمام سندھ اور ملتان کا علاقہ فتح ہو کر مسلمانوں کی حکمرانی میں آگیا۔ وہ طوفان بن کر اٹھا اور باران رحمت بن کر برسا۔ جب سندھ و ہند کے ریگزاروں میں بہار آگئی تو وہ رخصت ہو گیا اس کی فتوحات انسانیت کی فتح تھی وہ اپنی ایک مظلوم بہن کی پکار پر آیا اور لاکھوں مظلوموں کو راجہ داہر کے ظلم واستبداد سے نجات دلا کر خود مظلوم بن کر رخصت ہو گیا۔ باطل نیست و نابود ہوا اور انسانیت کا بول بالا ہوا۔ راجہ داہر کو اس کے ظلم کی سزا ملی۔ محمد بن قاسم نے اپنے حسن سلوک سے سندھ و ملتان کے مقامی باشندوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا وہ اپنی فوج اور مقامی آبادی میں اس قدر ہر دلعزیز تھا کہ تاریخ ذکائی کے حصہ اول صفحہ 213 کے مطابق جب اس کو واپس بلایا گیا تو ہر آنکھ اشک بار تھی۔

محمد بن قاسم کی واپسی کے بعد سلیمان نے حبیب بن مہلب کو سندھ کا گورنر مقرر کیا۔ اب اسلامی فوج کے لئے آگے بڑھنا نا ممکن ہو گیا تھا ان کی واپسی کی راہ بھی مسدود کر دی گئی تھی۔ چنانچہ یہ عرب سندھ و ملتان میں آباد ہونے پر مجبور ہو گئے اور مختلف پیشے اختیار کر لئے انہوں نے اپنے سندھ سے قدیمی تجارتی تعلق میں اب یہاں آباد ہونے کے بعد مزید اضافہ کیا۔

حملہ کے وقت بہت سی عورتیں فوج کے ساتھ آئی ہونگی کیونکہ اہل عرب لشکر کشی کے وقت عورتوں کو عموماً ساتھ رکھتے تھے۔ یہ امر بھی قرین قیاس ہے کہ سندھ وملتان میں مختلف قبیلوں کے لوگ مردوزن یہاں آکر اپنے عزیز واقارب کے ساتھ آباد ہوگئے ہوں۔ کیونکہ سمندری راستہ کھلا، فاصلہ کم، راستہ پُر امن اور یہاں آنے کے لئے کسی قسم کی پابندی بھی نہ تھی۔ ایک تیسری صورت یہ بھی ہوئی ہوگی کہ بعض لوگوں نے یہاں کی مقامی عورتوں سے ازدواجی رشتے بھی قائم کئے ہونگے۔ ان لوگوں کی اکثریت اوچ یا اوچہ اور ملتان جیسے آباد اور زرخیز علاقوں میں آباد ہوئی۔

ملتان فتح کرنے کے بعد محمد بن قاسم نے مکرمہ بن ریحان شامی کو 95ھ بمطابق 719ء میں علاقہ ملتان کا حاکم بنایا اور ملتان شہر کی نظامت امیر داؤد بن نصر کو سونپی۔ جو سندھ کی ابتری کا فائدہ اٹھا کر 735ء میں اموی خاندان کی حکومت ختم ہونے کے 15 سال قبل ملتان کا خود مختار حاکم بن گیا۔ سید ابو ظفر ندوی تاریخ سندھ کے صفحہ 254 پر رقمطراز ہیں۔ ”میرا خیال ہے کہ محمد بن قاسم کے بعد سندھ میں جو ابتری پھیلی اس سے فائدہ اٹھا کر امیر داؤد بن نصیر بن ولید عمانی نے خود مختار حکومت قائم کرلی“۔ اس خاندان نے کافی عرصہ ملتان پر حکموت کی بالآخر حلیم بن شیبان نے 373ھ بمطابق 980ء میں اس حکومت کا تختہ الٹ دیا اور خود ملتان کا حکمران بن گیا۔ وہ قرامطی مذہب کا پیروکار تھا اور اس کو مصر کے فاطمی حکمرانوں کی حمایت تھی۔ قرامطیوں نے 980ء سے 1175ء تک ملتان پر حکوت کی اور اپنے مذہبی عقائد کی ترویج کے لئے یہاں کی آبادی پر ناقابل بیان جبر و ظلم کیا۔

قرامطی فرقہ کا بانی عبداللہ میمون ایرانی تھا۔ ہمدان احمد قرامطہ اس کا مرید تھا جس وجہ سے اس تحریک کا نام قرامطی پڑ گیا اس فرقہ کے پیروکار اپنے سوا سب مسلمانوں کو کافر و ملحد سمجھتے تھے اچھے برے اعمال کی جزا و سزا کے قائل نہ تھے صرف چار رکعت نماز پڑھتے تھے دو سورج نکلنے سے پہلے اور دو سورج غروب ہونے سے پہلے۔ کعبہ شریف کی بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے جمعہ کی بجائے یوم سبت کے قائل تھے صرف دو روزے سال بھر میں رکھتے تھے۔ دیگر تمام مذاہب کو بیہودہ اور فضول جانتے تھے اپنے مبلغ کو داعی کہتے تھے۔

اس تحریک کے بعض قائدین کو عباسیوں نے قتل کرا دیا تھا اس لئے اس کے پیروکار عباسیوں کے خلاف تھے۔ مصر کے حکمران بھی عباسیوں کے خلاف تھے اس لئے دونوں میں گٹھ جوڑ تھا اور اسی لئے ملتان کے قرامطی حکمرانوں کو مصر کے حکمرانوں کی حمایت حاصل تھی اس طرح ملتان

عباسی حکمرانوں کے خلاف سازشوں کا مرکز بن گیا۔

ہندوستان پر محمود غزنوی کے حملوں کے وقت ملتان پر ابوالفتح داؤد حکمران تھا وہ اگرچہ حکومت غزنی کا باجگزار تھا تاہم اندرون خانہ ہندو راجوں کی امداد کرتا تھا لہٰذا سلطان محمود غزنوی نے 401ھ میں ملتان پر حملہ کر کے ابوالفتح داؤد کو گرفتار کر لیا۔ اس کو خاندان سمیت قلعہ غور میں نظر بند کر دیا۔ ملتان میں قرامطیوں کی مسجد بند کرا دی اور محمد بن قاسم کی تعمیر کردہ مسجد دوبارہ کھلوا دی۔

سلطان محمود غزنوی کے کمزور جانشینوں کی وجہ سے قرامطیوں نے دوبارہ ملتان میں سیاسی قوت حاصل کر لی۔ آخر کار شہاب الدین غوری نے 1175ء میں ملتان پر حملہ کر کے ہمیشہ کے لئے اس تحریک کا ملتان سے خاتمہ کر دیا اور ان میں سے اکثر نے توبہ کر کے دوبارہ اسلام قبول کر لیا اور باقی بھاگ کر گجرات کاٹھیاواڑ کی طرف چلے گئے۔

حضرت امام جعفر صادق کی وفات پر شیعوں میں دو فرقے ہو گئے۔ ایک نے ان کے صاحبزادے حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانا اور دوسرے نے ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل کو ان کا جانشین و امام جانا۔ ان کے بعد ان کے پسر محمد امام قرار پائے۔ اس فرقہ کو اسماعیلی کہتے ہیں۔ قرامطہ اور ملاحدہ اسی کی شاخیں ہیں۔

(4)راعین

راعی کے لغوی معنی گلہ بانی کرنا ہے۔اس لئے یہ لفظ نگرانی کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔رعی مصدر ہے۔راعی یا الراعی اس سے مشتق ہے جس کے معنی چرواہا، نگہبان، امیر اور سردار کے ہیں یہ لفظ حاکم کے لئے بھی اکثر بولا جاتا ہے۔اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ہر راعی اپنی رعایا کے اعمال اور اس کی نگرانی و حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔یہی لفظ راعی راعین یا اراعین بولا جانے لگا اور پنجاب و سندھ کے لب و لہجہ کی وجہ سے ارائیں ہو گیا۔ سندھ و پنجاب کا لب و لہجہ ہی ایسا ہے کہ عربی کے حروف ''ع'' کو الف یا ہمزہ بولا جاتا ہے جسے عقل کو اکل اور علم کو الم بولتے ہیں۔اسی طرح بہت سے لفظ نون غنہ کے اضافہ سے بولے جاتے ہیں۔ جیسے پانی سے پانیں اور دہی سے دہیں اور غوث سے غونث، یہ تغیر لہجہ کا قدرتی اثر ہے کہ پنجاب میں اکثر لوگ عربی کے حروف ق، ص، ع اور ط کا صحیح مخرج نکال ہی نہیں سکتے اسی لئے یہاں راعی سے رائیں یا ارائیں بن گیا۔ تغیر لہجہ کی وجہ سے آمبالہ (آم والا) سے انبالہ اور میدہ سے میر بنا۔اسی طرح کیکانان سے قیقان اور پھر قلات بنا۔

تاریخ کی مشہور کتاب تاریخ فرشتہ میں راعی ہی لکھا ہے لیکن سیر المتاخرین میں جو بعد کے زمانہ کی تصنیف ہے ارائیں لکھا گیا ہے اور بعد کی کتابوں میں ارائیں لکھا جانے لگا۔ میں نے بھی اس کتاب میں مروجہ لفظ ارائیں ہی لکھا ہے۔

قدیم و جدید عربی میں لفظ راعی عام مروج ہے۔ قرآن مجید میں بھی یہ لفظ چرواہے کے معنوں میں آیا ہے۔چنانچہ سورہ القصص کی آیت نمبر 23 کا آخری حصہ اس طرح ہے۔

''قَالَتَا لَا نَسقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ ہ''

وہ بولیں کہ جب تک چرواہے اپنے چوپائے نہ لے جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتیں اور کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے۔یہاں لفظ الرعاء چرواہوں کے لئے آیا ہے جو راعی کی جمع ہے۔

سورہ طٰہ کی ایت نمبر 54 اس طرح ہے:

''کُلُوْ وَارْعَوْ اَنْعَامَکُمْ اِنَّ فِیْ ذَالِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی نُھٰی''

(خود بھی) کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ بے شک ان باتوں میں عقل والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔یہاں ''ارعو'' چراؤ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

بخاری شریف اردو جلد اول کے صفحہ 540 پر حدیث نمبر 2221 میں یہ لفظ نگران یا سربراہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔اس حدیث کا اردو ترجمہ اس طرح ہے۔

''حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا پس تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کی پرسشش ہو گی۔ مرد بھی اپنے گھر میں راعی ہے۔ عورت بھی اپنے گھر کی رعیہ ہے اس سے بھی پرسشش ہو گی۔ خادم بھی اپنے آقا کے مال کا راعی ہے اس سے بھی مواخذہ ہو گا''۔

چرواہے کیلئے یہ لفظ عام ہے۔ ماسوائے ساحلی مقامات اور نخلستان تمام عرب صحرا اور ریگستان ہے اس لیے اس کے باشندے خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں۔ بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کے گلے لیکر چراگاہوں اور چشموں کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں چرانے کی نسبت سے ان کو راعی کہا جاتا ہے۔ نبیوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید سے ثابت ہے کہ حضرت شعیبؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت ہارونؑ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی بکریاں چرائی ہیں۔ چنانچہ سیرت کی مشہور کتاب ''محمدؐ'' مصنف شیخ محمد رضا صفحہ 57 کا اقتباس حسب ذیل ہے۔

''آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے بھی چرائی ہیں؟ فرمایا میں بھی چند قیراط پر مکہ والوں کی بکریں چرایا کرتا تھا''۔

''حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک مرتبہ نبی کریم کے ساتھ پیلو کے پھل چن رہے تھے آپ نے فرمایا کہ تمہیں کالے پھل چننے چاہیں کیونکہ وہ زیادہ بہتر ہوتے ہیں جب میں بکریاں چرایا کرتا تھا تو وہی چنا کرتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔''

صحابہ کرام نے بھی بھیڑ بکریاں چرائی ہیں۔ صرف دو مثالیں پیش ہیں سیرت النبی از ابن ہشام کی جلد اول صفحہ 290 پر تحریر ہے کہ:

''ابن اسحاق نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود صحابی رسول کہا کرتے تھے کہ میں جنگ بدر کی فتح کے بعد فرمان رسول کی تعمیل میں ابو جہل کی تلاش میں نکلا تو میں نے اس کو جانکنی کی حالت میں پایا میں نے اس

کی گردن پر پاؤں رکھے تو اس نے مجھ سے کہا اے ذلیل راعی تو بہت اونچی جگہ پر چڑھ گیا ہے، میں نے اس کا سر کاٹ کر حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیا"۔

تاریخ کی مشہور کتاب عثمان و علی از طٰہٰ مصری مترجم عبدالحمید نعمانی صفحہ 29 کا اقتباس اس طرح ہے:

"اے خطاب کے لڑکے تو آج امیر المومنین بن گیا ہے...... اسلام سے قبل تو راعی تھا۔ اور اپنے باپ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اور تو یہ بھی نہ بھول کہ خطاب تجھ سے کتنی سخت محنت لیتا تھا اور ذرا سی غفلت پر تیری خوب خبر لیتا تھا"

حضورؐ کے گلہ کا نگہبان یسار تھا۔ گلہ بان کی وجہ سے راعی اس کے نام کا حصہ بن گیا تھا اور وہ یسار راعی کہلاتا تھا۔ اسی طرح خیبر میں اسود یہودی بھیڑ بکریاں چرانے کی وجہ سے اسود راعی کہلاتا تھا۔ جنگ خیبر کے دوران اس نے اسلام قبول کیا۔ بکریوں کو قلعہ کی طرف ہانک دیا۔ جنگ میں شریک ہوا اور شہادت کا مرتبہ پایا۔ حضورؐ کے فرمان کے مطابق جنت کی حوروں نے اس کی بلائیں لیں۔

تاریخ تمدن عرب کے صفحہ 88، 89 پر تحریر ہے کہ عرب کے ایک قبیلہ نے دو ہزار سال قبل مسیح مصر پر حکومت قائم کی جو سلطان راعیہ "چرواہے شاہان" کے نام سے مشہور ہوئی۔

یہ لفظ جگہ اور علاقہ کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ ملک شام میں ایک قلعہ کا نام قلعہ رعین ہے یعنی راعیوں کا قلعہ۔ یہ مشہور مقام ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں ان کا ذکر موجود ہے۔ صرف ایک حوالہ پیش ہے۔

"قلعہ رعیان شام میں ایک مشہور معروف مقام ہے جس کا تذکرہ تاریخ اسلام میں بیشتر جگہ موجود ہے۔ قلعہ رعیان کے معنی ہیں راعیوں کا قلعہ ہمیں ایسے ہی موزون مقام کی تلاش اور جستجو تھی اور پھر یہ بھی خواہش تھی کہ وہ علاقہ شام میں ہو کیونکہ راعین تاریخوں کے مورخین راعیون کا سندھ میں وارد ہونا شام سے ہی بیان کرتے آئے ہیں...... اب اس قلعہ رعیان کے اقتباسات من و عن اسناد کے طور پر پیش کرتا ہوں (مقدمہ تاریخ راعیان صفحہ 38"

"ایسی صورت میں نور الدین نے صلاح الدین سے فوجی امداد طلب کی سلطان نے قیچ ارسلان کو اس بارے میں سفارش کا خط لکھا قیچ ارسلان نے مطالبہ کیا کہ اس نے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر جو قلعے اس کو دیئے تھے وہ واپس کر دے۔ صلاح الدین نے پھر نور الدین کی حمایت کا اصرار کیا بلکہ خود قلعہ

رعیان کی طرف فوج کشی کی اور حلب کے راستہ سے گذر کر اسے بائیں ہاتھ چھوڑا اور تل باشر سے ہوتا ہوا قلعہ رعیان پہنچ گیا تاریخ ابن خلدون جلد ہشتم صفحہ 316"

تاریخ کی تمام کتب میں قلعہ رعیاں کا تذکرہ موجود ہے۔ عباسیوں کے دور میں شام کے سات صوبے تھے۔ جن میں ایک قلعہ رعیاں تھا۔

یمن میں رعین نام کی ایک پہاڑی موجود ہے بلکہ اس کے ارد گرد کا تمام علاقہ رعین کہلاتا ہے۔

پس سندھ اور ملتان کے لب ولہجہ کی وجہ سے لفظ راعین یا الراعی ارائیں بن گیا۔ اس طرح راعین یا اراعین اور اب ارائیں ان حجازی اور شامی عربوں کی نسل سے ہیں جو مختلف اوقات میں اسلامی افواج میں شامل ہو کر فتح سندھ کے لئے یہاں آئے اور مجبوراً یہاں بودوباش اختیار کر کے گلہ بانی اور کاشت کاری اختیار کی اور رفتہ رفتہ یہی ان لوگوں کا مستقل پیشہ ہو کر یہ کاشت کاری کے لئے مشہور ہو گئے۔

مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی ممتاز ترین مصنفین و مولفین میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ ایک قابل اعتبار محقق و مورخ ہیں۔ ان کی تصنیف "آئینہ حقیقت نما" تاریخ کی مستند کتاب ہے۔ اس میں ہندوستان کی مختلف اقوام کے حالات تحریر کئے گئے ہیں۔ اس کے صفحات 127,126 پر اس قوم کے متعلق مفصل تحریر ہے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ہندوستان میں عام لوگوں کی نگاہ میں بہت سی قومیں ہندی خیال کی جاتی ہیں۔ جن میں سے ایک ارائیں قوم بھی ہے حالانکہ یہ خالص عربی قوم ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ حجازیوں کی بہت بڑی تعداد حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں حجاز سے ملک شام میں اریحا کے مقام میں آباد ہوئی۔ یہ لوگ سب سے زیادہ با اعتماد اور خلافت بنوامیہ کے حامی و ہمدرد تھے۔ انہی لوگوں کو شاہی فوج اور شاہی قوم سمجھا جاتا تھا۔ خلیفہ ولید بن عبدالمالک کی خلافت کے زمانہ میں جب گورنر حجاج بن یوسف ثقفی نے محمد بن قاسم کی سرکردگی میں ایک لشکر کو راجا داہر کی سرکشی کی وجہ سے اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا تو اس فوج میں جو محمد بن قاسم کے ساتھ تھی بہت سے شامی جوان تھے۔ اس فوج نے بہادری کے ساتھ سندھ کو فتح کیا لیکن اس شامی فوج کو شام میں واپس آنے کی اجازت نہ دی گئی۔ .... تو یہ لوگ کچھ ملتان میں رہنے لگے اور کچھ کوہ سلیمان کی طرف متوجہ ہوئے۔ غرضیکہ جہاں کسی کے سینگ سمائے چلے گئے جب سلطان محمود غزنوی نے پنجاب کو فتح کر کے سلطنت غزنی کے ساتھ اس ملک کا الحاق کیا تو بہت سے شامی قبیلے پنجاب میں آ کر آباد ہوئے ان میں ایک قبیلہ وہ تھا جو شام کے علاقہ اریحا سے آیا تھا اور

اریحائی کہلاتا تھا۔ پنجابی لب ولہجہ اور تلفظ نے اس کو ارائیں بنادیا یہ لوگ پنجاب میں کاشت کاری اور زراعت کرنے لگے کیونکہ ملک پنجاب زرخیز تھا۔

صوفی محمد اکبر علی جالندھری کی سلیم التواریخ 1919ء میں شائع ہوئی۔ یہ انتہائی محنت اور وسیع مطالعہ کے بعد لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں ایک شجرہ دیا گیا ہے۔ جو تذکرہ الاخوان فی ذکر عمدہ البیان مصنفہ محمد خان قندھاری سے ماخوذ ہے اس کے مطابق حارث بن عبدالدار بن مغیرہ کے پسر شیخ سلیم الراعی ہیں جن کا پسر حبیب الراعی ہے جن کا بیٹا حلیم الراعی ہوا۔

سلیم التواریخ کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

قوم راعین ان عربوں کی نسل ہے جنہوں نے محمد بن قاسم کی ہمراہی میں سندھ کو فتح کیا......... کشف المحجوب مصنفہ علی ہجویری عرف داتا گنج بخش میں لکھا ہے کہ شیخ حبیب بن شیخ سلیم الراعی دریائے فرات کے کنارے بکریاں چرایا کرتے تھے......... شیخ حبیب نے سلمان فارسی سے فیض حاصل کیا تھا جو رسول اللہ کے صحابی تھے......... شیخ سلیم کا قبیلہ ہجرت کر کے شام کی طرف چلا آیا تھا اور دریائے فرات کے کنارے آباد ہو کر عربوں کا آبائی پیشہ گلہ بانی شروع کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ سلیم الراعی کہلاتے تھے......... جب سندھ پر چڑھائی کی تیاری شروع ہوئی تو بہت سے شامی جوانوں نے اپنے تئیں پیش کیا۔ اس وقت شیخ حبیب کا بیٹا شیخ حلیم الراعی بھی اپنے ہمراہیوں اور قرابتی جوانوں کے ساتھ اس فوج میں آشامل ہوا اور سندھ کی فتوحات میں یہ جوان شامل رہے......... جب سلیمان بن عبدالمالک نے محمد بن قاسم کو مروادیا اور عرب فوج کے لئے حکم بھیج دیا کہ وہ واپس شام نہ آئیں تو وہ مجبوراً سندھ میں رہ گئے......... تاریخ ذکائی میں درج ہے کہ جو عرب یہاں آئے ان کو جیسا آگے بڑھنا مشکل تھا ایسا ہی پیچھے وطن جانا دشوار تھا......... اس وقت یہ لوگ بھی مجبور ہوئے کہ اپنا آبائی پیشہ گلہ بانی اور زراعت شروع کریں۔ چنانچہ یہ لوگ سندھ میں بودوباش کرنے کے بعد گلہ بانی اور زراعت کرنے لگے اور ان کے عزیز و اقارب بھی ان سے آملے......... اپنے ساتھیوں میں یہ لوگ راعی یا الراعی کے لقب سے پکارے جاتے تھے یہی لفظ راعی تغیر لہجہ کی وجہ سے راعین اور بعد میں ارائیں بولا جانے لگا......... راعی کے معنی گلہ بانی اور حاکم ہیں۔

جناب علی اصغر چوہدری نے "تاریخ قوم ارائیں" تحریر کی ہے جو 1963ء میں شائع ہوئی اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ فاضل مصنف نے اس کتاب کی تیاری میں عرق

ریزی کی ہے اور مختلف تاریخی کتابوں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ یہ ایک قابل ستائش کاوش ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے۔

(1) اریحا اب تک بھی ملک شام میں موجود ہے اور اریحا کے رہنے والے اریحائی کہلاتے ہیں اور وہاں سے ماضی میں آنے والے ساتھی عربوں میں اریحائی کہلاتے ہوں گے۔ جیسے یمنی، شامی، عراقی وغیرہ یہی لفظ اریحائی بگڑ کر ارائیں بن گیا۔ (اریحا اب فلسطین کا مشہور شہر ہے)۔

(2) شامی سرداروں کا ذکر فتح سندھ سے متعلق مختلف تواریخ میں نہایت تفصیل سے تحریر ہے۔

(3) ارائیوں میں شیعہ نہ ہونے کے برابر ہیں جس کا منطقی ماحاصل یہ ہے کہ یہ لازماً شامی ہیں اور بنوامیہ کے حامی رہے ہیں۔

(4) اب بھی ارائیوں میں شامی کہلانے والوں کی معقول تعداد ہے۔ بڑے بڑے خاندانوں کی پرانی یادداشتوں اور تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ ارائیوں کا نکاس ملک شام سے ہوا ہے۔

جناب محمد شریف ریٹائرڈ صوبیدار میجر (تمغہ خدمت پاکستان) گوہد پور سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں ان کا نامور فرزند جمیل نورانی انگلینڈ میں رہتا ہے۔ صوبیدار میجر صاحب نے لندن میں قیام کے دوران وہاں قائم مشہور لائبریریوں سے استفادہ کر کے سالہا سال محنت کر کے "داستان راعیاں" تحریر کی ہے۔ یہ کتاب 1986ء میں شائع ہوئی ہے ان کی عرق ریزی کے نتائج کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(1) "آخر کار امیر معاویہ نے ملک شام کے اندرونی حالات سے نمٹنے کے بعد سندھ پر چڑھائی کے امکانات کا دوبارہ جائزہ لیا اور حسب تجویز مہلب عامل مکران ایک خود کفیل اور آزاد ٹاسک فورس بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ایک خاص سکیم کے تحت اپنے پسندیدہ قبائل بنو حرث، بنو عامر، بنو سعد، بنو کلاب اور بنو عبداللہ کی مختلف بطون سے چیدہ چیدہ اور کہنہ مشق چار ہزار مجاہدین کا اپنی زیر نگرانی چناؤ کر کے ایک لشکر تیار کیا اور عبداللہ بن سعد کی زیر کمان بجانب سندھ روانہ کر دیا"۔

(2) "ان چار ہزار جانبازوں کے لشکر میں بنو عامر کی مشہور بطون بنو سامہ کے لوگ اور خاص طور پر اس کی علافی شاخ کے خانوادوں کی معقول تعداد شامل تھی...... یہ لشکر چند روز میں ارمال موجودہ لس بیلہ پہنچ گیا"۔

(3) "بنو سامہ کے مجاہدین ارمال اور سواندھی کے علاقوں میں اور دیگر قبائل کے لوگوں کی اکثریت خراساں، کرمان اور مکران کے علاقوں میں مقیم ہو گئے۔ بنو سامہ کے مجاہدین نے اپنے زیر

قبضہ علاقہ کانام سواندھی سامہ رکھا"۔

(4) "92ھ میں جنرل قاسم نے ساماؤں کے آخری سربراہ محمد امیر علافی کو معزول کر کے اس کی جگہ حازم بن عمر کو سواندھی سامہ کا عامل مقرر کردیا۔ محمد بن قاسم عقیل چونکہ راجہ داہر اور محمد حارث علافی کے خلاف تادیبی کاروائی کے لئے سندھ میں وارد ہوا تھا۔ اس نے بنو سامہ کے بچے کھچے لوگوں کو عام معافی دیدی مگر محمد حارث علافی سامہ محمد بن قاسم کے حملہ سے پہلے سواندھی چھوڑ کر راہ فرار اختیار کر چکا تھا"۔

(5) "46ھ کے وسط میں بنو عامر کی بطون بنو سامہ سے یہ لوگ اپنے مندرجہ ذیل سرداروں کی سربراہی میں امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں ٹاسک فورس زیر کمان جنرل عبداللہ بن سعد میں شامل ہو کر براستہ مکران سندھ کے زیریں علاقہ سواندھی میں وارد ہوئے"۔

(1) صغاوی ولد لام سامہ (2) محمد حارث علافی سامہ (3) قبلائیات ولد خلف مغنی سامہ (4) جہیم سامہ شامی (5) محمد ولد معاویہ سامہ (6) عبداللہ ولد عبدالرحیم سامہ (7) سلیمانہ سامہ (8) علی محمد سامہ (9) محمد امیر سامہ"

(6) "جہانکران کی نسل سے سلطان اور سلطان سے ملا راعنیہ جو راعیدنیہ اور راعیدوں کے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے...... راعنیہ کے نام پر ساماؤں کی سب سے بڑی اور اہم شاخ راعین معرض وجود میں آئی۔ راعنیہ کے چار بیٹے لاکھا (سندھی میں لاکھو، ابراہہ، چنیسر اور بالی جس کو سندھی میں پالی بھی کہا جاتا ہے ہوئے.......... ملان جام راعنیہ کی المناک موت کے بعد اس کا سب سے چھوٹا بیٹا بالی سربراہ خاندان ہوا۔ اس کے تین بیٹے اضحیٰ، سعود قادریہ اور مراد ہوئے۔ اسی خانوادہ سے جام فروز آفری حکمران خاندان سامہ کی حکومت کے زوال اور خاتمہ کے درمیانی عرصہ میں بازید اور ابراہیم بالترتیب شورکوٹ اور اچ کے جاگیر دار ہوئے ہیں۔"

میاں محمود علی کی کتاب موسومہ "مقدمہ تاریخ رعیان" جہلم سے شائع ہوئی سال اشاعت درج نہ ہے۔ فاضل مصنف نے 1935 میں میٹرک کا امتحان پاس کر کے فوج میں ملازمت کی 1951 میں پنجاب یونیورسٹی سے آنرز ان پرشین کی ڈگری حاصل کی۔ محکمہ تعلیم میں ملازمت کی۔ جہلم کے مشین محلہ نمبر 3 مکان نمبر 115 الف وارڈ نمبر 2 جہلم شہر میں مقیم رہے۔ ان کی تصنیف ان کی سالہا سال کی محنت وسیع مطالعہ اور ریسرچ کا حاصل ہے۔ اس کتاب سے چند اقتسابات حسب ذیل ہیں۔

"92ھ میں جب عربوں نے سندھ پر تسلط فرمایا تو سندھ کے بیشتر علاقوں پر محمد بن قاسم نے یمنی حاکم مقرر کیے......... مگر مضریوں کے تسلط کے بعد یہ یمنی عرب عدم پتہ اور گمنام ہو گئے۔ اس کے بعد سندھ و ہند کی تاریخوں میں ان یمنیوں کا کوئی تذکرہ موجود نہیں۔ یہی عدم پتہ اور گمنام گروہ راعین ہیں جو کہ یمنی عرب ہیں۔ جنہیں سندھ پر مضریوں نے قبضہ کر کے یہاں سے ملک بدر کر دیا۔ صفحہ 5"

"ازاں بعد: سندھ کے دارالخلافہ منصورہ پر عمر بن عبدالعزیز بہتیاری نے اور ملتان کے علاقہ پر قریش کے ایک خاندان آل منبہ نے اپنی اپنی آزاد ریاستیں قائم کر لیں اور سندھ پر یہ خاندان آزادانہ حکمرانی کرتے رہے۔ پھر یہ عدنانی گروہ قریشی، صدیقی، یمنی اور ہاشمی کہلانے لگا۔ یہ سب کے سب عرب مستعاربہ یعنی آل عدنان (مضری) ہیں ان خاندانوں کے تذکرے تاریخ سندھ و ہند میں مذکور ہیں لیکن قحطانی گروہ کا ان تاریخوں میں کہیں بھی ذکر نہیں۔ حالانکہ جب محمد بن قاسم سندھ پر حملہ آور ہوا تو اس کے ساتھ اسلامی لشکر میں ان دونوں گروہوں عدنانی (مضری) اور قحطان (یمنی) کا شریک جنگ ہونا ظاہر ہے۔" صفحہ 17"

"ایک دن سر سید احمد مرحوم کی تصنیف خطبات احمدیہ کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب پڑھتے پڑھتے اس کتاب کے صفحہ 83 پر پہنچا تو میری نظر آل قحطان (یمنی عربوں) کے قبائل اور بطونوں پر پڑی۔ میں نے اس سے قبل اس قدر قبائل و بطونیں آل قحطان سے متعلق ایک جگہ کسی کتاب میں نہ دیکھے تھے...... جب میں پڑھتے پڑھتے صفحہ 84 اور قبیلہ 47 پر پہنچا تو معاً میرے سامنے (رُعین بن حارث بن عمرو بن حمیر) آل ذورعین کا معزز اور مشہور و معروف قبیلہ تھا...... یہ عرب العاربہ کے مشہور خاندان آل حمیر کا ایک بطون ہے انہی لوگوں کو یمنی یمانی اور یمینہ بھی مورخین لکھتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے آل حمیر عرب پر اور خاص طور پر یمن، حضرموت اور یمامہ پر حکومت کرتے چلے آ رہے تھے...... آل ذورعین کا یہ خاندان آنحضرت رسول کریمؐ کے زمانہ بعث کے بعد تک یمن وغیرہ کے کچھ علاقوں پر حکومت کرتا رہا ہے۔ صفحہ 76"

"اس کے بعد ذورعین اور اس کا خاندان ملوک یمن کی صف میں آ گیا اور رعین پھر ذورعین کے نام سے پکارا جانے لگا...... رُعین اور رَعین میں سوائے ر کے پیش اور ع کے زیر کے کوئی فرق نہ ہے رُعین غالباً الرعون سے نکلا ہے۔ جس کے معنی تیز چلنے کے ہیں اس لئے ذورعین کے معنی بہت تیز چلنے والے کے ہونے چاہیے۔ 78"

"جب مضری (حجازی) قبائل نے متحد ہو کر یمنی عربوں کو سندھ سے بے دخل کیا......
تو ان یمنی لوگوں نے اپنا تعلق رعین یاذورعین کے ساتھ بتایا۔ پھر وہاں کے لوگ ان کو ذورعین پکارنے لگے۔ روز مرہ کی بول چال کے مطابق رعین کہے جانے لگے...... پھر امتداد زمانہ اور انقلابات کے سبب راعین۔ رائین ارائین کہے جانےاور بولے جانے لگے"79

جناب محمد ابراہیم محشر انبالوی کی کتاب آل ورعین 1922 میں شائع ہوئی تھی۔ان کی تحقیق ہے کہ ارائیں دراصل قحطانی عرب اور ریم ذورعین کی اولاد سے ہیں اس کتاب کاایک اقتباس اس طرح ہے۔

"زید الجبور یمن کا بادشاہ تھا۔ اس کا پوتا ریم ذورعین ارائیوں کا مورث اعلی ہے۔ اس نے یمن میں رعین پہاڑی پر قلعہ تعمیر کیااس لئے ذورعین کے لقب سے ملقب ہوا۔ ہندوستان میں یہ لفظ رعین سے راعین ہوااور پھر اراعین سے ارائیں ہوا۔160"

تفریح الاخوان در ثبوت اہل عرب بودن قوم رائیاں جناب مولوی محمد ابراہیم کرنالوی کی تصنیف 1903 میں شائع ہوئی۔ سلیم التواریخ، تاریخ قوم رائیاں، داستان راعیاں مقدمہ تاریخ راعیاں اور تاریخ الِ زورعین کے فاضل مصنفین نے یہ کتابیں وسیع مطالعہ کے بعد تحریر کی ہیں۔ اور یہ کتابیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ داستان راعیاں کی خوبی یہ ہے کہ اس کے فاضل مصنف نے دیگر کتابوں پر کسی قسم کی تنقید اور اعترض نہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ بالاواقعات اور بعض مشہورنام و قبیلے تاریخ کی تمام مستند کتابوں میں درج ہیں۔ قبیلہ بنو سامہ کی سندھ میں آمد، آباد کاری اور حکمرانی کی اکثر کتابیں تصدیق کرتی ہیں۔ جناب علی اصغر چوہدری نے سلیم التواریخ کے بعض حصوں پر بے رحمانہ تنقید کی ہے جس کے وجہ سے وہ خود بھی سخت تنقید کا نشانہ بنے۔ کاش ایسا نہ ہوتا ہے اسلامی فوجیوں اور ان کے سرداروں کے ناموں کے ساتھ ان کی نسلی وعلاقائی شناخت کے نام بھی آتے ہیں۔ تاریخ سندھ مصنفہ جناب اعجازالحق قدوسی جس کو مرکزی اردو بورڈ لاہور نے شائع کیا۔ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

اس کتاب کے صفحہ 53 پر چچ نامہ فارسی اور فتوح البلدان کے حوالہ جات سے بنی آسامہ کے قبیلہ کے سردار محمد حارث علافی کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔ چچ نامہ کے صفحہ 85 تا 86اور فتوح البلدان صفحہ 435 کے حوالہ سے اس کتاب کے صفحہ 78 پر مفصل تحریر ہے کہ بنو سامہ کے جوانوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سفہوی جو کہ عمان کا رہنے والا تھا کے قتل کا بدلہ لینے کیلئے مکران کے گورنر سعید بن اسلم کلابی کو قتل کر دیااور مکران پر قابض ہو گئے۔اس کتاب سے چند اقتباسات۔

"ملتان ابتداً منصورہ کے تحت تھا مگر تیسری صدی ہجری میں ملتان کا تعلق منصورہ سے منقطع ہو گیا اور ملتان ایک خود مختار ریاست بن گیا۔ مسعودی کا بیان ہے کہ وہ 303ھ میں ملتان پہنچا تو ملتان میں سامہ بن لوئی کے خاندان کی حکومت تھی۔ اس وقت ملتان میں ابو اللباب میبہ بن اسد اسامہ ملتان کا فرمانروا تھا یہ بہت سر سبز اور شاداب علاقہ تھا۔" صفحہ 295"

"اوپر گذر چکا ہے کہ ملتان میں بنو سامہ کی حکومت تھی جو خالص عربی النسل تھے اور اپنے آپ کو سامہ بن لوئی کی اولاد سے کہتے تھے۔ لوئی قریش کے اجداد میں سے تھا اور لوئی کی ایک اولاد کا نام سامہ تھا اس کی اولاد کو بنو سامہ کہتے تھے۔ 299"

ابن رستہ اپنی کتاب عرب و ہند کے تعلقات کے صفحہ 306 اور اصطخری اپنی کتاب میں اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں۔ ابن رستہ مسعودی سے دس سال پہلے اور اصطخری چالیس برس بعد ملتان آیا۔

اس کتاب میں اکثر ناموں کے ساتھ شامی، بابلی، مدنی، عمانی، مدائنی، قیشری وغیرہ علاقائی نسبت کے الفاظ ملتے ہیں۔ صرف چند اقتباسات :۔

"اس بات چیت کے لئے انہوں نے شام کے ملک کے ایک صاحب کو جو شامی کہلاتے تھے اور مولانا اسلامی کو جو دیبل کے رہنے والے تھے جنہوں نے محمد بن قاسم کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے مولانا اسلامی کا خطاب پایا تھا راجا داہر کے دربار میں بھیجا۔ 150"

"شامی کی شہادت" اس وقت ایک شامی نے جو ماہر تیر انداز تھا راجا داہر کو دریا کے اس کنارے دیکھ کر اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈالا تا کہ اس پر تیر برسائے لیکن گھوڑا پانی کو دیکھ کر بدکنے لگا.......... داہر نے شامی کو دیکھ کر ایسا تیر مارا جو شامی کو پیوست ہو گیا اور شامی نے وہیں شہادت پائی۔ 158"

"حکم نے قبیلہ کلاب کے اپنے شامی ساتھیوں سے پوچھا کہ اس شہر کا کیا نام رکھا جاوے۔ 248"

قبائلی عصبیت :۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ محمدؒ بن قاسم کے سندھ سے چلے جانے کے بعد عربی قبائل میں عصبیت نے خانہ جنگی پیدا کر دی تھی سندھ میں یمنی اور نزاری قبائل نے آپس میں کبھی میل نہیں کھایا ان میں آئے دن سر پھٹول ہوتے رہتے تھے۔ اس کے پس منظر سے پیشتر چند ناموں کی تشریح ضروری ہے۔

یمن :۔ جب مشرق کی طرف رخ کیا جائے تو یمن کعبہ کے دائیں طرف پڑتا ہے۔ اس لئے اس ملک کا نام یمن بمعنی دائیں جانب والا ہوا۔ اس کے 5 مطقے ہیں حضر موت۔ شحرہ، مہرہ۔ عمان اور نجران۔ حضر موت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قحطان کا بیٹا عامر سب سے پہلے یہاں آباد ہوا۔ یہ شخص جب جنگ میں شریک ہوتا تھا تو لوگوں کو بے دریغ قتل کرتا تھا اس لئے لوگ اس کو حضر موت کہنے لگے اور اس کی مناسبت سے اس علاقہ کا نام بھی حضر موت ہو گیا۔

سبا :۔ ابن خلدون کی تاریخ میں مندرجہ بالا شجرہ نسب کے مطابق سبا قحطان کا بیٹا تھا۔ جس کا پسر حمیر تھا۔ بعض کتب میں سبا کو یشجب کا پسر لکھا ہے جو یعرب کا تھا۔ اور یعرب کو قحطان کا پسر تحریر کیا گیا ہے۔ سبا کا نام دراصل عبد شمس تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے بہت جنگیں لڑیں اور بہت قیدی بنائے اس لئے اس کا نام سبا پڑ گیا، سبا کے معنی ضدی کے ہیں اس کی نسبت سے اس کے علاقہ کا نام بھی سبا ہو گیا۔ ملکہ سبا کے حوالہ سے قرآن مجید فرقان حمید میں سورۃ موجود ہے۔ یمن کے تمام قبائل دراصل اسی عبد شمس (سبا) کی اولاد سے ہیں حمیر بن سبا کے نو لڑکے تھے۔ روایت ہے کہ یمن کا بند جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے اس عبد شمس نے تعمیر کرایا تھا جو بعد ازاں سیلاب میں بہہ گیا تھا اس سیلاب کو سیل عرم کہا جاتا ہے یعنی وہ سیلاب جس کا روکنا ناممکن ہو۔ اس بند کی وجہ سے یمن کی خوشحالی اور بند ٹوٹ جانے کے بعد یمن کی بربادی کا ذکر بھی قرآن مجید میں درج ہے۔

قحطان :۔ طوفان نوحؑ کے بعد عرب سب سے قدیم قوم ہے اور وہ یقطان یا قحطان کی طرف منسوب ہے۔ قحطانی گروہ کے بطون شاخیں اور خاندان یمنی کہلاتے ہیں۔ بعض مورخ ان کو یمانی اور یمنیہ بھی لکھتے ہیں جرہم ثانی قحطان کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت اسمٰعیل نے اسی خاندان میں پرورش پائی اور اسی میں ازدواجی تعلق قائم کیا۔

عدنان :۔ حضرت اسماعیل کے فرزند عدنان کے بطون اور شاخیں عدنانی کہلاتے ہیں۔ اسی خاندان کے مضر کی نسبت سے مضری اور نزار کی نسبت سے نزاری کہلاتے ہیں۔ ان کو حجازی بھی لکھا جاتا ہے۔ نزار اپنے دور کے حسن و جمال اور فعل و دانش میں یکتا تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے اونٹوں کی حدی خوانی کا آغاز کیا۔ وہ بہت خوش الحان تھے۔

نسلی تعصب :۔ قحطانی گروہ (یمنیوں) اور عدنانی گروہ (نزاری، مضری) میں زمانہ قدیم سے عداوت، مناقشت اور دشمنی چلی آتی تھی۔ جس کی سب سے بڑی وجہ نسلی تعصب ہے۔ چند تاریخی حوالہ جات حسب ذیل ہیں۔ یمنیوں کو تمدنی برتری حاصل تھی اور یمن کے حمیری بادشاہ زمانہ قدیم سے حکومت کرتے چلے آئے جس کی بدولت انہوں نے مضریوں کے متعدد قبائل کو اپنا باجگزار بنا رکھا تھا جس سے نجات حاصل کرنے کیلئے ان میں بہت خون ریزی ہوئی۔

آغاز اسلام سے بہت پہلے قحطان کے ایک قبیلہ بنو خزاعہ نے آل عدنان کو اس قدر تاخت و تاراج کیا کہ یہ لوگ مکہ چھوڑ کر عرب کے دوسرے علاقوں میں چلے گئے اور عرصہ دراز تک منتشر و پریشان رہے تولیت کعبہ پر بھی بنو خزاعہ مسلط ہو گیا۔ بہت عرصہ بعد عدنانی قبائل نے متحد ہو کر مکہ کی تولیت بنو خزاعہ سے چھینی اور بیت الحرام کا انتظام و انصرام قریش کو حاصل ہوا۔

فتح مکہ کے وقت بنو خزاعہ مکہ کے نواح میں آباد تھے وہ سرور کونین ﷺ کے اتحادی تھے۔ مکہ والوں نے معاہدۂ حدیبیہ کی خلاف ورزی کر کے ان پر ظلم و ستم کیا تھا اور ان کے کئی افراد قتل کر دیے۔ اس بطون کا ایک بڑا وفد خدمت اقدس میں حاضر ہو کر فریادی ہوا اور امداد کی درخواست کی۔ ان کی داستان غم سن کر رسول کریمؐ سخت رنجیدہ ہوئے اور مکمل تیاری کر کے مکہ پر فوج کشی کی اور اس کو فتح کر لیا۔

مدینہ منورہ کے دونوں قبائل اوس و خزرج حمیریوں (یمنیوں) کی ایک شاخ تھے جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ دیا اور انصاری کہلانے کا شرف حاصل کیا۔ بنو خزاعہ کو بھی آپ کی حمایت و اتحادی ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ ہاشمی ہونے کے باوجود مکہ والوں نے آپ کو نہ صرف اپنے متعصبانہ ظلم و ستم کا نشانہ بنایا بلکہ مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا۔ عرب پر مسلمانوں کے تسلط کے بعد ان کو یہ فخر حاصل ہو گیا کہ ہادی برحق ان کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہؓ کے درمیان کارزاری کے دوران شام میں آباد یمنی قبائل نے امیر معاویہ کی مدد و اعانت کی اور بالآخر امیر معاویہؓ خلافت و حکومت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے انہوں نے یمنیوں کو حکومت کے انتظام و انصرام میں شامل کر لیا جس کی وجہ سے ان کی قدر و منزلت بڑھ گئی یہ مضری قبائل کو ناگوار گزری ان کے دل میں کدورت پیدا ہو گئی اور دونوں قبائل کی عصبیت کی دبی ہوئی چنگاریاں پھر سلگنے لگیں۔

اندلس، خراسان، اور شام میں یمنی اور حجازی خانہ جنگی کی تفاصیل تاریخ ابن خلدون صفحہ 235 تا

255، 378، 379 اور تاریخ اسلام مصنفہ مولانا معین الدین ندوی جلد سوئم میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

سندھ میں یمنیوں اور حجازیوں کے درمیان عصبیت اور خانہ جنگی حسب ذیل اقتباسات سے عیاں ہے۔

"منصور عباسی خلیفہ دوم کے عہد حکومت 143ھ میں عدنانی اور قحطانی قبائل میں عصبیت بڑے زوروں پر پھیلی سالوں آپس میں سر پھٹول ہوتے رہے۔ بڑی تگ و دو کے بعد امن ہوا" تاریخ اسلام از معین الدین ندوی جلد دوئم صفحہ 48

"سندھ میں اس گورنر گردی اور اکھاڑ پچھاڑ سے بدامنی بڑھتی گئی اس لئے مہدی نے 161ھ میں مصبح بن عمر تغلبی کو گورنر بنا کر بھیجا مصبح اگرچہ اچھی انتظامی قابلیت رکھتا تھا لیکن بد قسمتی سے سندھ میں حجازی و یمنی لوگوں کا آپس میں فساد اسقدر بڑھ گیا تھا کہ یہ حالات پر قابو نہ پاسکا۔ اس کی جگہ تیسری مرتبہ نصر بن محمد اشعث خزاعی کو گورنر بنا کر بھیجا گیا جو 163ھ تک گورنر رہا" تاریخ سندھ از مولانا ابو ظفر ندوی بحوالہ ابن اثیر جلد 6 صفحہ 71۔

تاریخ کی کتب سے ثابت ہے کہ مہدی نے 157ھ سے 161ھ تک 5 سال کے عرصہ میں اس فتنہ کو دبانے کیلئے 9 گورنر یکے بعد دیگرے مقرر کئے مگر کوئی بھی یمنیوں اور حجازیوں کے درمیان فساد پر قابو نہ پاسکا ماسوائے نصر خزاعی کے۔

"دمشق کا فتنہ فروعی ہوا تھا کہ سندھ میں یہ آگ بھڑک اٹھی اور یمنی اور حجازی قبائل میں جنگ شروع ہوگئی۔ ہارون نے یکے بعد دیگرے کئی عامل سندھ بھیجے لیکن سب ناکام رہے۔ اور کئی سال تک کشت و خون کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ 185ھ میں داؤد بن حاتم صھلبی کو گورنر سندھ مقرر کیا اس نے اپنے بھائی مغیرہ بن یزید کو اپنی جگہ مامور کیا۔ جب مغیرہ سندھ پہنچا تو یمنیوں کو سندھ سے نکال دیا تھا۔ تاریخ اسلام معین الدین ندوی جلد سوم صفحہ 95

اور اب چند اقتباس تاریخ سندھ مصنفہ جناب اعجاز الحق قدوسی سے

(1) "حکم نے اپنے زمانہ حکومت میں سندھ کا بیرونی و اندرونی انتظام بہتر سے بہتر بنایا۔ یہاں تک کہ ہر شخص اس کی تعریف کرتا تھا۔ اس نے اپنی حکمت عملی سے حجازی اور یمنی لوگوں کی چپقلش کو دور کر دیا جو اس وقت سندھ میں آباد تھے اور جن کے اختلافات نے خانہ جنگی کی صورت اختیار کر رکھی تھی۔ 249"

(2) 160ھ میں جب موسیٰ بن کعب رخصت لے کر اپنے وطن گیا تو وہ سندھ سے جاتے وقت اپنے بیٹے عینہ بن موسیٰ تمیمی کو اپنی جگہ گورنر مقرر کر گیا تھا جو موسیٰ کی وفات پر سندھ کا مستقل گورنر بنا دیا گیا تھا

لیکن اس میں حکومت کی صلاحیت موجود نہ تھی اور وہ یہاں کی حکومت کو نہ سنبھال سکا۔ اس کی نااہلی کی وجہ سے مسلمان عرب قبیلے اہل یمن (قحطانی) اور اہل حجاز (نزاری) جو یہاں آباد تھے اس کی بے راہ روی پر معترض ہوئے۔

(3) ''جب عبداللہ الاشتر کے قیام کی خبر عام ہوئی تو ان کے بہی خواہ بھی اطراف سے آکر ان کے گرد جمع ہونے لگے۔ عبداللہ الاشتر اپنا وقت سیر و شکار میں گزارتے اور زیدیہ فرقہ کے عقائد کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا ابو ظفر ندوی کا خیال ہے کہ سندھ میں شعیت کی ابتدا اسی وقت سے ہوئی۔ ادھر خارجی بھی سندھ سے غافل نہ تھے۔ اور وہ بھی یہاں پہنچ کر اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے تھے۔ 142ھ میں حسان بن مجاہد رقہ سے سندھ آیا اور اس نے یہاں کا دورہ کر کے کوشش کی کہ وہ لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا کر عباسیوں سے ٹکرائے صفحہ 263''

(4) ''اس لئے مہدی نے 161ھ میں مصلح بن عمرو تغلبی کو جو ہشام تغلبی کا بھائی تھا سندھ کا گورنر بنا کر بھیجا۔ مصلح اگرچہ انتظامی قابلیت اچھی رکھتا تھا لیکن بد قسمتی سے سندھ میں حجازی اور یمنی لوگوں کا فساد اس قدر بڑھا کہ یہ حالات پر قابو نہ پا سکا۔ 261''

(5) ''ہارون کو جب اسحاق بن سلیمان کی وفات کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے طیغور بن عبداللہ کو سندھ کا گورنر بنا کر بھیجا لیکن جیسے ہی وہ سندھ پہنچا تو سندھ میں جو نزاری (حجازی) اور قحطانی (یمنی) قبائل کے لوگ آباد تھے ان میں جنگ شروع ہو گئی۔ طیغور چونکہ یمنی تھا اس لئے قحطانی لوگوں کا ساتھ دیا جس کی وجہ سے یہ اختلاف اور بھی بڑھ گیا۔ 271''

(6) ''اس وقت سندھ میں نزاریوں نے اس قدر طاقت حاصل کر لی تھی کہ حکومت ان کو دبانے سے قاصر تھی انہوں نے اپنی بڑھتی ہوئی قوت کو دیکھ کر فیصلہ کر لیا تھا کہ تمام سندھ سے قحطانیوں (یمنیوں) کو نکال دیا جائے اور ملک کو اس طرح تقسیم کر لیا جائے کہ ایک حصہ قریش کے لئے خاص ہو دوسرا حصہ قیس کو دیا جائے اور تیسرے حصے پر بنو ربیعہ کا قبضہ ہو''۔

الغرض حاصل کلام یہ ہے کہ :۔

(1) محمد بن قاسم کے حملہ سے قبل عرب کے بہت سے قبائل مکران و سندھ آگئے تھے جن میں بنو سامہ کے لوگ بھی شامل ہیں۔ یہ قبیلہ سندھ و ملتان اور اوچ میں آباد ہوا۔ ملتان پر حکومت کی۔ یہ لوگ راعین کہلائے۔

(2) محمد بن قاسم کے ہمراہ چھ ہزار شامی جانباز سندھ پر حملہ آور ہوئے ان میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو حجاز سے آکر شام میں آباد ہو گئے تھے۔ ان میں بنو سلیم کے افراد بھی شامل تھے جو سلیم الراعی کی نسبت سے راعی یا راعین کہلائے۔

(3) محمد بن قاسم کی فوج کے لوگ علاقائی نسبت سے بھی جانے اور پہنچانے جاتے تھے جیسے حجازی، عمانی، شامی اور اریحائی۔ اریحائی بگڑ کر ارائیں ہو گیا۔

(4) یمنی اور حجازی قبائل میں عصبیت کی بنا پر قدیم دشمنی ہے جو فتح سندھ کے بعد اسلامی فوجوں اور عرب قبائل میں موجود رہی جس کی وجہ سے سخت کشت و خون ہوتا رہا اور مختلف قبائل کی اکھاڑ پچھاڑ ہوتی رہی۔ جس کے باعث عرب قبائل سندھ سے نقل مکانی کرتے رہے اس میں ارائیں بھی شامل ہیں۔

(5) محمد بن قاسم کی فوج کو عرب واپس جانے کی اجازت نہ تھی لہٰذا وہ یہاں آباد ہو گئے ان میں اکثریت بنو امیہ کے حامیوں کی تھی اور وہ سنی مسلمان تھے۔

ان لوگوں کا واپس جانا کس قدر مشکل تھا اس کا اندازہ تاریخ سندھ مصنفہ جناب قدوسی کے حسب ذیل اقتباس سے بخوبی ہوتا ہے۔

"تمیم کے ساتھ جو لوگ سندھ آئے تھے ان میں یربوعی کا خنیس نام کا ایک یربوعی نوجوان بھی تھا۔ خنیس کی ماں قبیلہ طے کی تھی وہ ایک دن عرب کے مشہور شاعر فرزدق کے پاس آئی اور بڑی لجاجت سے اس کے باپ غالب کی قبر کا واسطہ دے کر کہا کہ وہ سندھ کے گورنر تمیم بن زید کے پاس اس کی سفارش کرے کہ وہ اس کے لڑکے کو واپس بھیج دے۔ فرزدق نے بڑھیا کی لجاجت سے متاثر ہو کر یہ چند شعر تمیم بن زید کو لکھ بھیجے .... اے تمیم خنیس کی بڑھیا ماں میرے پاس آئی اور اس نے مجھے میرے باپ غالب کی قبر کا واسطہ دیا۔ تو ایک خنیس کو مجھے بخش دے اور اس کی ماں پر احسان کر جس کا یہ حال ہے کہ پانی بھی حلق سے نہ اترتا ہے زید کے بیٹے تمیم میری درخواست رونہ کر جبکہ اس کا قبول کرنا تیرے لئے کچھ بھی مشکل نہ ہے میری درخواست کے قبول کرنے میں پس و پیش نہ کر میں ایسی حاجتوں سے ملول ہو جاتا ہوں جن کے پورا کرنے میں دیر کی جاتی ہے" .... خنیس کو واپس جانے کی اجازت مل گئی۔

رسالہ تذکرۃ الملتان میں قانونگو قاضی زادے اور افغان وغیرہ اقوام کے تذکرہ کے بعد لکھا ہے کہ "دیگرے از اقوام ایں ملک قومے عربی است کہ از مدت سہ صد سالہ وطن گزیندہ اندوبہ چوہدری پرگنہ وبلدہ اختصاص یافتہ اند و در زمانہ بادشاہاں، چغتائی یکے بعد دیگرے چوہدری بلدہ مقرر شدہ اند" یعنی اس ملک کی ایک

اور قوم عربی ہے جو تین سو سال سے بے وطن ہے اور بعض مخصوص علاقوں کے چوہدری ہیں۔ چغتائی بادشاہوں کے زمانہ سے مقرر کردہ چوہدری ہیں۔

یہ اقتباس اسی ارائیں قوم سے متعلق ہے۔

پہلے بندوبست اراضی کی رپورٹ ہائے اور بعض اضلاع کے گزٹیرز میں وضاحت سے درج ہے کہ ارائیں سندھ، ملتان اور اوچ سے نقل مکانی کر کے پنجاب کے مختلف اضلاع میں آباد ہوئے پہلے بندوبست اراضی میں ہر قسم کی جزئیات اور کوائف درج کیے گئے ہیں۔ ہر گاؤں کے مفصل کوائف دستیاب ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ متعلقہ گاؤں کب آباد ہوا۔ پہلے آباد کار کون تھے اور کہاں سے آئے تھے ان کے رسم و رواج بھی درج کیے گئے ہیں۔ چاہات تک کے نام، اس کی وجہ تسمیہ اور تعمیر کا سال تک درج ہے۔ یہ انتہائی قابل اعتبار سرکاری ریکارڈ ہے اور غیر جانبدار افسران کا قانون کے مطابق تیار کردہ ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ برادری سندھ اور ملتان چھوڑنے پر کیوں مجبور ہوئی۔ کسی علاقہ سے کسی گروہ یا جماعت کے نکلنے کے حسب ذیل اسباب ہو سکتے ہیں۔

(1) حکمران طبقہ اور رعایا میں شدید مذہبی اختلاف اور حکمران طبقہ کا سخت متعصب اور متشدد ہونا۔

(2) کمزور حکومت کی وجہ سے بدامنی کا ہونا اور شہریوں کے جان و مال کا محفوظ نہ ہونا۔ نسلی تعصب کے باعث کشت و خون

(3) قحط سالی اور

(4) بہتر مستقبل کی تلاش

ملتان کی تاریخ پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسماعیلی شیعہ یا قرامطی حکمران حکومتی جبر اور ذرائع استعمال کر کے لوگوں کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرتے رہے اس برادری کے افراد سو فیصد سنی مسلمان تھے اس لئے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ اس لئے اس کے افراد و خاندان ادھر ادھر بکھرنے پر مجبور ہوئے۔ شہاب الدین غوری کے حملہ کے بعد ان میں سے اکثر اس کے ساتھ اس کی فوج میں شامل ہو کر ملتان چھوڑ گئے۔ انبالہ سے 15 میل آگے شاہ آباد سے تھانیسر تک شہاب الدین غوری کی افواج کا پڑاؤ تھا۔ تھانیسر سے پانی پت کے درمیان غیر آباد میدانی علاقہ تھا۔ ترائن (تراوڑی) بھی اسی علاقہ میں تھا۔ اس جگہ غوری نے ہندوؤں کو شکست دی تھی اور دہلی پر مسلمانوں کی حکومت قائم کی تھی۔ فتح حاصل کرنے کے بعد بادشاہ کے نام پر شاہ آباد کا شہر آباد ہوا اور سرسہ کا علاقہ اس برادری کو عطا ہوا۔ جس کو

ان لوگوں نے آباد کر کے اس قدر سر سبز و شاداب بنادیا کہ اس کا نام ہی ہریانہ ہو گیا۔ سرسہ بھی ایک علاقہ کا نام ہے۔ یہ پہلے ضلع تھا لیکن بعد میں اس کو تحصیل بنا کر حصار بھی شامل کر دیا گیا۔ سرسہ شہر اور اس کی تحصیل حصار کے شمال مغرب میں واقع ہے اور اس زمانہ میں یہ ملتان کی مملکت سے قریب ترین علاقہ تھا اور ملتان سے دہلی جانے کیلئے قریب ترین راستہ تھا۔

اس کتاب میں مختلف مواقعات کے تحت ذکر ہو گا کہ ان کے آباؤاجداد شاہ آباد اور انبالہ سے آکر ان مواضعات میں آباد ہوئے۔ شاہ آباد چونکہ غوری بادشاہ کی فتح کے بعد آباد ہوا لہٰذا یہ لوگ لازماً اس کے ساتھ ملتان سے آئے اور یہاں آباد ہو گئے۔ شاہ آباد میں 1947ء میں ایک پورا محلّہ ارائیوں کا تھا اور وہ اس شہر کے بانی آباد کار تھے۔

نسلی تعصب کے تحت کشت و خون نے بھی اس برادری کے خاندانوں کو سندھ اور ملتان سے نقل مکانی پر مجبور کیا اور سندھ اور ملتان سے تحفظ کی خاطر اور بہتر مستقبل کیلئے ملک کے دیگر حصوں میں پھیل گئے۔

(5) ملتان اور سرسہ وال ارائیں

1947ء میں سرسہ ضلع حصار کی تحصیل تھی۔ پہلے یہ ضلع تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری کے زمانہ میں اس قوم کو سرسوتی کا علاقہ عطا ہوا دریائے سرسوتی اس زمانے میں ایک دائمی دریا تھا جو دریائے مارکنڈا اور دریائے گھاگھرہ سے ملکر بیکانیر اور موجودہ بہاول پور سے گذر کر دریائے ستلج کے نیچے دریائے سندھ میں مل جاتا تھا ان دریاؤں کی گذرگاہ کا تمام علاقہ سرسبز و شاداب اور اراضی زرخیز تھی چنانچہ اس قوم نے شب و روز کی محنت سے سرسہ کے علاقوں کو سرسبز بنادیا اور خود بھی خوشحال ہو گئے یہ اس قدر سرسبز ہوا کہ اس کا نام ہی ہریانہ پڑ گیا۔ سرسہ کے ارد گرد ارائیوں کے دیہات کی اسقدر کثرت تھی کہ اس کو باڑہ ارائیاں کہا جانے لگا۔ بعض حوالوں کے مطابق یہاں ارائیوں کے 200 سے زائد گاؤں تھے بعد میں دریائے سرسوتی، دریائے گھاگھرہ اور دریائے مارکنڈہ راجپوتانہ کے ریگستان میں گم ہو گئے اور ان کا پانی بھٹیر سے آگے جانا بند ہو گیا جس کی وجہ سے سرسہ کے ارد گرد کا علاقہ بھی متاثر ہوا۔ اس وقت ملتان سے دہلی جانے کا راستہ یہ تھا کہ ملتان سے اجودھن پہنچتے تھے جو دریائے بیاس کا پتن تھا۔ بابا فرید شکر گنج کی نسبت سے اس کا نام پہلے پاک پتن اور اب پاک پٹن ہوا۔ یہاں سے دریا عبور کر کے اجوہر آتا تھا جو فروز پور کا قصبہ ہے پھر سرسہ کے قریب دریائے سرستی کو عبور کر کے ہانسی اور وہاں سے دہلی جاتے تھے ابن بطوطہ کراچی سے اوچہ اور ملتان آیا اور پھر اسی راستہ سے دہلی گیا تھا۔

دریائے سرسوتی اور اس کے معاونین کے خشک ہونے، سکھوں، بھٹیوں اور ہندو جاٹوں کی شورش کی وجہ سے سرسہ کے ارد گرد کا علاقہ شدید متاثر ہوا اور ارائیں قوم ادھر ادھر منتشر ہونے پر مجبور ہو گئی۔ کچھ خاندان کرنال اور پانی پت چلے گئے اور کچھ لوگ یوپی اور بہار میں جا کر آباد ہوئے۔ سرسہ سے جانے والے ارائیں سرسہ وال (سرسہ والے) کہلائے، انبالہ شہر، روپڑ، شاہ آباد، کرنال تھانیسر پانی پت، سونی پت، دہلی، سہارنپور، پیلی بھیت اور بریلی وغیرہ میں ان کی کثیر تعداد آباد تھی۔ 1947ء میں سرسہ تحصیل میں ارائیوں کے بارہ گاؤں ایک جگہ اور چالیس گاؤں رانیاں کے ارد گرد آباد تھے۔

ادھر جو لوگ ملتان اور اس کے ارد گرد آباد تھے افزائش نسل، زمانہ کی کج روی حکمرانوں کی چیرہ دستی اور بہتر اراضیات کے حصول کی خاطر دیگر علاقوں میں جا کر آباد ہوئے وہ ملتانی ارائیں کہلائے اور ریکارڈ میں ان کو ارائیں ملتانی لکھا گیا۔ یہ کتاب تاریخ ارائیاں نہ ہے بلکہ انبالہ و کرنال میں آباد ملتانی ارائیوں کے حالات و

کوائف کا خاکہ ہے۔ سلیم التواریخ، داستان راعیاں اور تاریخ ارائیاں مقدمہ تاریخ راعیاں کے بعد میرے خیال مین کسی دیگر کتاب کی گنجائش نہ ہے۔

ارائیوں کی ان دونوں شاخوں میں نسبی و نسلی و مذہبی لحاظ سے کوئی تفریق نہ ہے دونوں یکساں معزز محترم ہیں دونوں کے مذہبی عقائد یکساں ہیں اور دونوں یکساں رسم و رواج کے حامل ہیں۔ داستان راعیاں میں تفصیل سے دونوں شاخوں کے حالات درج ہیں۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں میں رشتوں ناطوں کے تعلقات قائم واستوار ہو کر ان میں یک جہتی کو فروغ ہو۔

6۔ عدالتی فیصلے

دریائے جمنا اور ستلج کے درمیانی علاقے 1803ء سے 1846ء تک انگریزی عملداری میں آچکے تھے اور 1849 میں سکھوں کو حتمی شکست ہونے کے بعد 30 مارچ 1849 کے اعلان کے مطابق دہلی سے پشاور تک کے تمام علاقہ کو صوبہ پنجاب قرار دیکر انگریزی حکومت میں شامل کر لیا گیا تھا۔ دہلی اور صوبہ سرحد کے تمام اضلاع اس صوبہ میں شامل تھے۔

1854 تک انتظامی احکامات وہدایات کے تحت صوبہ کا نظم ونسق چلایا گیا۔ شخصی معاملات کیلئے پنجاب سول کوڈ 1854 نافذ کی گئی یہ باقاعدہ قانون کا مجموعہ نہ تھا بلکہ مختلف قواعد وضوابط اس میں شامل کئے گئے تھے۔ اس کوڈ میں ایک ضابطہ اس معنوں کا حامل تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے مقدمات کے فیصلے ان کے اپنے شخصی قوانین کے تحت کئے جائیں گے یا مستند رواج پر عمل کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں پہلا قانون پنجاب لاایکٹ 1872 پہلی قانون سازی ہے اس قانون کی دفعہ 5 کے تحت قرار دیا گیا تھا کہ قانون وراثت وغیرہ میں جہاں فریقین مسلمان ہوں ان کے مقدمات اسلامی قانون کے تحت فیصلہ ہوں گے بشرطیکہ ایسے قانون کو مسلمہ رواجی قانون نے منسوخ یا تبدیل وترمیم نہ کر دیا ہو اور دونوں فریق رواج کے پابند نہ ہوں یہ صورت پندرہ مارچ 1948 تک قائم رہی جب پنجاب مسلم پرسنل لاء (شریعت) ایکٹ 1948 کی دفعہ 2 نے پندرہ مارچ 1948 سے رواج کا خاتمہ کر کے تمام فقہی مسائل میں شرعی قوانین نافذ کر دیئے یہ قانون 1962 تک نافذ رہا ہے۔ اس کی جگہ مغربی پاکستان کا مسلم پرسنل لاء (شریعت) ایکٹ 1962 اکتیس دسمبر 1962 نافذ ہوا جو بعض ترامیم کے ساتھ اب تک نافذ العمل ہے ان قوانین نے رواجی قانون کا خاتمہ کر کے شرعی قوانین نافذ کر دیئے۔ مختلف بندوبست ہائے اراضیات کے وقت متعلقہ حکام نے ہر ضلع میں ہر برادری کے رواج سوال وجواب کی شکل میں تدوین کئے اور رواجی قوانین سے متعلق انتہائی مستند کتابیں تحریر ہوئیں چونکہ یہ تصور کر لیا گیا تھا کہ تمام زمیندار اور کاشت کار طبقے رواج کے پابند ہیں لہٰذا یہ قوانین رواج زمیندارہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ ایسے تمام مقدمات میں یہ امر فیصلہ طلب ہوتا تھا کہ کیا فریقین رواج زمیندارہ کے پابند ہیں اگر فریقین کاشت کار قبیلہ کے فرد ہوں تو یہ تصور کیا جاتا تھا کہ وہ رواج کے پابند ہیں دوسرا نکتہ یہ ہوتا تھا کہ اگر فریقین رواج کے پابند ہیں تو متنازعہ امور میں اس برادری کا عمومی یا خصوصی رواج کیا ہے۔ ہر ضلع اور کاشت کار برادری کے مختلف امور پر مختلف رواجی قوانین تھے۔ ان قوانین کے تحت بیٹوں کی موجودگی میں بیٹیوں کو وراثت سے محروم کر دیا جاتا تھا مرد وارثوں کی عدم موجودگی

میں بیوہ اور لڑکیاں رواجی مالکہ کہلاتی تھیں ان کو محدود مالکہ بھی کہا جاتا تھا کیونکہ اس حالت میں حاصل کردہ وراثت کو وہ منتقل کرنے کی مجاز نہ تھیں وہ صرف تا حین حیات ایسی اراضی سے مفاد حاصل کر سکتی تھیں نکاح یا موت کے بعد یہ اراضیات اصل مالک متوفی کے خاندانی مردوں کی وراثت میں چلی جاتی تھیں۔ متبنےٰ بنانے۔ رہن۔ بیع وغیرہ کے لئے بھی مختلف برادریوں کے مختلف اضلاع میں یکساں رواج نہ تھے۔ ان رواجی قوانین نے شرعی قوانین کو کاشت کار برادریوں میں تقریباً ختم کر دیا تھا۔ یہ رواجی قوانین اکثر معاملات میں شرعی قوانین سے متصادم تھے ارائین برادری راست باز اور مذہب کی زیادہ پابند تھی اس لئے ان کے رواجی قوانین دیگر کاشت کار ذاتوں کی نسبت عورتوں کیلئے زیادہ سود مند اور مفید تھے۔

پنجاب کے رواج عام کے متعلق اس برادری کے بھی بہت سے مقدمات مختلف عدالتوں سے فیصلے ہوئے۔ بعض فیصلوں میں ملتان اور سرسہ سے ترک سکونت کی شہادت پیش ہوئی۔ چند فیصلوں کے حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

مسماۃ بشیران بنام محمدؐ ظفر وغیرہ میں لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ بطور اے۔ آئی۔ آر 1931 لاہور 446 چھپا ہے اس مقدمہ میں ولی محمد ولد رحیم بخش کی وراثت کا تنازعہ تھا۔ ولی محمد پولیس سے بطور سب انسپکٹر ریٹائر ہو کر انبالہ کینٹ میں آباد ہوا اور وہیں فوت ہوا۔ اس کی وفات کے وقت اس کا والد رحیم بخش زندہ تھا۔ اس کی پہلی بیوی نے وراثت میں اپنے حصہ کے لئے دعویٰ دائر کیا۔ جس میں متوفی کی ذات شیخ تحریر کی گئی تاہم عدالت نے قرار دیا کہ دراصل یہ ارائین خاندان ہے۔ اس مقدمہ میں رحیم بخش بطور گواہ پیش ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ اصل میں سرسہ کے رہنے والے ہیں۔ وہاں سے اس کے دادا عبداللہ کا والد سامانہ ریاست پٹیالہ میں آکر آباد ہوا۔ یہ خاندان ڈیڑھ سو سال وہاں رہا۔ بعد میں ولی محمد اور اس کا خاندان انبالہ آگیا۔ ولی محمد کا بھائی محمد شریف کرنال میں وثیقہ نویس رہا۔ رحیم بخش کا بھائی فتح محمدؐ سنور ریاست پٹیالہ میں آباد ہوا۔

یہ مقدمہ 1926 میں دائر ہوا ماتحت عدالت سے خارج ہوا لیکن ہائی کورٹ کے فیصلہ مورخہ 31-2-7 کے مطابق مدعیہ کو وراثت میں حصہ دیا گیا ولی محمد ریٹائر ہو کر فوت ہوا اس طرح رحیم بخش کے بیان کے وقت اس کی عمر 80 سال کے قریب ہو گی ڈیڑھ سو سال یہ خاندان سامانہ میں رہا۔ اس طرح یہ خاندان آج سے تین سو سال قبل سرسہ سے ترک سکونت پر مجبور ہوا ہو گا۔

مسماۃ فخر النساء بنام ملک کریم بخش وغیرہ کا فیصلہ ڈسٹرکٹ جج دہلی نے 30 جون 1893 کو کیا۔ جس کے خلاف مدعیہ کی اپیل کا فیصلہ پندرہ مارچ 1897 کو ہوا اور اپیل منظور ہوئی۔ یہ ڈویژن بنچ (دو ججوں

کا) فیصلہ ہے فیصلہ 23 پنجاب ریکارڈ 1897 میں چھپا ہے۔

یہ مقدمہ دہلی کی سبزی منڈی کے ملک کریم بخش کی وراثت سے متعلق ہے جو 5 مارچ 1890 کو فوت ہوا۔ مدعیہ اس کی دختر اور مدعا علیہم اس کے پسران اور دختران وغیرہ تھے۔

فاضل جج نے قرار دیا کہ فریقین کا خاندان پنجاب کے ضلع لاہور کے گاؤں شیر گڑھ سے ترک سکونت کر کے دہلی کے نواح میں واقع سبزی منڈی میں آباد ہوا یہ گاؤں لاہور سے چالیس پچاس میل دور ہے۔

مدعیہ دعویدار تھی کہ وہ شیخ ہیں جبکہ مدعا علیہم کا موقف تھا کہ وہ ارائیں ہیں بعض گاؤں کی جمعبندیوں میں ان کی ذات شیخ صدیقی اور بعض جگہ وہ شیخ قریشی درج تھے۔ عدالت ڈسٹرکٹ جج نے شہادت فریقین کا جائزہ لینے کے بعد قرار دیا کہ فریقین کی ذات ارائیں ہے۔ اپیل کے فیصلہ میں فاضل جج صاحبان نے عدالت ماتحت سے اتفاق کرتے ہوئے قرار دیا کہ:

"مسلمان ارائین دیگر برادریوں کی نسبت بیوہ عورتوں اور دختران کی وراثت کے متعلق دیگر کاشت کار برادیوں کی نسبت زیادہ نرم دل ہیں اور دختران و ہمشیرگان کو دور کے رشتہ داروں پر سبقت حاصل ہے"

"انتہائی غور و فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ماتحت عدالت کا فیصلہ کہ فریقین کی ذات ارائیں ہے درست ہے اور میں اس کی توثیق کرتا ہوں"۔

"سبزی منڈی کے شیخوں میں 30/25 خاندان ارائیوں کے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ان شیخوں کی اصلی ذات ارائیں ہے...... اور میں ماتحت عدالت سے اتفاق کرتا ہوں کہ فریقین مقدمہ ارائیں ہیں"

مسماۃ بیگم بی بی بنام محمد دین وغیرہ میں لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ بطور اے۔ آئی۔ آر۔ 1931 لاہور 710 شائع ہوا ہے۔ اس مقدمہ میں فضل دین کی وراثت کا تنازعہ تھا اور فیصلہ طلب یہ امر تھا کہ کیا امرتسر کے گل فروش ارائیں رواج کے پابند ہیں۔ ماتحت عدالت سے اس مقدمہ کا فیصلہ 6/12/1927 کو ہوا اور ہائی کورٹ سے فیصلہ اپیل 22/5/1931 کو ہوا۔ اس مقدمہ میں فضل دین متوفی کے بیان کی نقل پیش ہوئی ہے۔ یہ بیان اس نے 1903 میں ایک دیگر مقدمہ میں ریکارڈ کرایا تھا۔ اس بیان میں فضل دین نے کہا کہ ان کی ذات ملتانی ارائیں ہے اور اس کا خاندان 100 سال قبل لاہور کے موضع ساندہ سے ترک سکونت کر کے امرتسر میں آباد ہوا تھا۔ یہ دلچسپ فیصلہ ہے اس میں قرار دیا گیا کہ امرتسر کے گل فروش ارائیں رواج زمیندارہ کے پابند ہیں۔ اس میں ایک دیگر فیصلہ کا حوالہ ہے جس میں قرار دیا گیا تھا کہ امرتسر میں لوہار کا کام کرنے والے ارائیں رواج کے پابند ہیں۔ اسی فیصلہ میں لاہور اور امرتسر کے گل فروش آرائیوں کے مقدمات کے حوالہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔

ابراہم وغیرہ بنام برکت علی کا فیصلہ سول جج انبالہ نے 21 اگست 1911 کو کیا اور دعویٰ خارج فرمایا۔ اس فیصلہ کے خلاف اپیل 13 دسمبر 1911 کو خارج ہوئی۔ ہائی کورٹ میں اپیل کا فیصلہ 26 جون 1913 کو ہوا اور اپیل جزوی طور پر منظور ہوئی یہ فیصلہ بطور 1913 پی۔ ایل۔ آر 323 شائع ہوا۔

ولی محمد 1911 میں لاولد لازن فوت ہوا۔ اس کی ماں مسماۃ زیرو زندہ تھی۔ جس نے برکت علی سے شادی کرلی۔ ابراہیم مدعی کا دعویٰ تھا کہ مسماۃ زیرو ولی محمد کی اراضی کی وارث نہ ہو سکتی ہے۔ فاضل جج لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا کہ موضع فرید پور تحصیل جگادھری کی دو پتیاں ہیں۔ ولی محمد کی گوت ملتانی ہے اور اس کی اراضی کریم بخش کی پتی میں ہے۔ زیرو دوسری شادی کر کے ولی محمد کی وراثت سے محروم ہو چکی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کریم بخش اس گاؤں کو آباد کرنے والوں میں شامل تھا۔

رواجی قانون سے متعلق سر ڈبلیو۔ ایچ۔ ریٹیگن کے۔ سی ایل ایل ڈی جج ہائی کورٹ کی تصنیف موسومہ پنجاب کا رواجی قانون مشہور کتاب ہے۔ اس میں فاضل مصنف نے مختلف عدالتوں کے فیصلہ جات کے حوالہ سے جملہ برادریوں کے رواج کو مدون کیا ہے۔ اس کے تیرہویں ایڈیشن کے صفحہ 88 پر تحریر ہے۔

”آرائیں۔ آرائیں پنجاب کا اعلیٰ کاشتکار قبیلہ ہونے کی وجہ سے ان کے متعلق یہ تصور ہو گا کہ وہ رواجی قانون کے پابند ہیں۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ ارائین پنجاب کے کاشت کار قبیلوں میں ایک بڑا قبیلہ ہے۔ اس لئے ان کے متعلق یہ تصور کیا جائے گا کہ وراثت، رہن بیع وغیرہ کے معاملات میں وہ رواج کے پابند ہیں۔ دیگر قبائل کے مقابلہ میں ان کے رواج مستورات کے متعلق زیادہ فائدہ مند ہیں“۔

پنجاب کے رواجی قانون پر ایک اور اہم کتاب موسوم ”نوٹس ان پنجاب کسٹم“ جناب ٹی پی ایلس ائی۔ سی۔ ایس کی ہے۔ اس کے صفحہ 20 پر حسب ذیل اقتباس نہایت اہم ہے۔

”ارائیں عموماً کاشت کار ہیں اور رواج کے پابند ہیں۔ دیگر قبیلوں کی نسبت خواتین سے متعلق ان کے رواج زیادہ سود مند ہیں۔“

ایک فیصلہ میں جو 82 پنجاب ریکارڈ 1900 میں شائع ہوا اور جس کو ایک دیگر فیصلہ اے۔ ائی۔ ار 1925 لاہور 306 میں بطور نظیر درج کیا گیا ہے فاضل جج ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ !

”میں قرار دیتا ہوں کہ دیگر کاشت کار قبائل کی نسبت بطور ذات ارائیوں میں خواتین کے حقوق کا زیادہ احترام ہے کیونکہ وہ اپنی برادری اور کنبہ سے باہر شادی نہ کرتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو اراضی خواتین کو ملے وہ خاندان سے باہر نہ جاتی ہے۔“

(7)۔ ذاتوں کا ارتقا

ذاتیں مذہب، نسل اور پیشہ سے وجود میں آتی ہیں۔ مذہب کی وجہ سے بنی نوع انسان مختلف حصوں میں تقسیم ہو کر عقیدہ ان کی شناخت کا باعث ہوا۔ اسلام کے پیروکار مسلم۔ حضرت یعقوب کی نسل ابتداً اسرائیلی اور بعد میں یہودی کہلائے۔ یہی حال ہندوؤں اور عیسائیوں کا ہے پھر ہر مذہب میں مختلف فرقے بن گئے اور ہر فرقہ کی شناخت علیحدہ نام سے ہو گئی۔ قرآن مجید فرقان حمید کی سورہ 30 کی آیت نمبر 30-31 کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

"اسی کی طرف یکسو ہو جاؤ۔ اسی سے ڈرو۔ نماز قائم کرو اور تم ان مشرکوں کی طرح نہ ہو جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور گروہ در گروہ بن گئے۔ ہر گروہ بس اسی میں مگن ہے جو اس کے پاس ہے"

پنجاب میں تبدیلی مذہب نے ذاتوں کو بہت کم متاثر کیا راجپوت مسلمان ہو کر بھی راجپوت ہی رہتا ہے اسی طرح ہندو جاٹ مسلمان ہو کر جاٹ ہی کہلاتا ہے۔ گوجر مسلمان بن کر گوجر ہی شمار ہوتا ہے۔ البتہ ہندوستان کی چھوٹی ذاتوں کے افراد مسلمان ہو کر پہلے مسلم شیخ کہلاتے ہیں بعد ازاں شیخ ان کی ذات بن جاتی ہے۔

تبدیلی مذہب سے ذاتوں کے رسم و رواج بہت کم متاثر ہوتے ہیں تاہم ذاتوں کے رواجی قوانین اور قبائلی روایات میں اصلاح کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور ہندوانہ رسم و رواج بالآخر اسلامی شرعی قوانین میں ڈھل جاتے ہیں۔

ہندومت میں ذاتوں کی تقسیم دائمی اور تغیر ناپذیر ہے اور یہ تقسیم نسل در نسل منتقل ہوتی ہے۔ ہندو بنیادی طور پر چار درجوں میں تقسیم ہیں برہمن، کشتری یا کھتری، ویش اور شودر۔ یہ تقسیم اور درجہ بندی بھی دراصل پیشہ کے اعتبار سے کی گئی ہے۔ عبادت اور مذہبی رسوم ادا کرنے کے اجارہ داروں کو برہمن قرار دیا گیا اور یہی طبقہ اعلیٰ وارفع قرار پایا اور اب تک ان کی یہ حیثیت قائم ہے دفاعی یا جارحانہ جنگ لڑنے والے کھتری کہلائے۔ تجارت اور کھیتی باڑی کرنے والے تیسرے درجہ میں آئے اور ویش کہلائے، خدمت گار افراد کو شودر قرار دیکر اچھوت بنا دیا گیا۔

اب یہ دائمی اور قدیم درجہ بندی بھی سیاسی۔ معاشرتی اور سماجی ارتقا کے عمل سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی ہے۔ ویش نام کی اب کوئی دائمی ذات نہ ہے اور نہ ہی کوئی مخصوص طبقہ اس نام کو پسند کرتا ہے۔ یہی حال کھتریوں کا ہے۔ دفاع اب کسی مخصوص گروہ کی اجاری داری نہ رہی ہے۔ اب ضرب و حرب کے تقاضے ہی بدل گئے ہیں۔ بھارت میں شودر ذات کے متعدد افراد اعلیٰ عہدوں تک ترقی یاب ہو چکے ہیں

۔اسی طرح اب لفظ شودر نہ صرف گالی بن چکا ہے بلکہ کئی شودر حکمران بن چکے ہیں۔انسانوں کی یہ درجہ بندی دراصل استحصال کی بدنما شکل ہے۔

ذات کا دوسرا ماخذ زیادہ مستحکم ہے۔ مورث اعلیٰ کی نسبت سے وجود میں آنے والے قبائل اور ذاتیں دیرپا ہیں۔ تغیرو تبدل قانون فطرت ہے مگر ذات کے اس درجہ پر تبدیلی کا بہت کم اثر پڑتا ہے تاہم ذات ناقابل تغیر نہ ہے کیونکہ ادنٰے درجہ کی ذات کے افراد اکثر بالادست ذات یا قبیلہ سے منسلک ہو کر ایک یا دو نسل کے بعد وہی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں یہ عمل اکثر جاری رہتا ہے۔

پیشہ بھی شناخت کیلئے ذات کا درجہ حاصل کر جاتا ہے۔اونٹ پالنے اور چرانے والا اونٹ دال یا اٹھوال کہلاتا ہے خواہ وہ کسی نسل کا ہو۔اسی طرح بحروال، بھڈوال، سنار، لوہار، کمان گر، رنگ ریز وغیرہ نسلی اعتبار سے ماوراذات کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں اور یہی پیشہ ان کی مستقل شناخت بن جاتا ہے۔ذات بھی دراصل شناخت ہی کیلئے ہے اور ذات و نسل کسی شرف کا باعث نہ ہے۔

ہر ذات کے بعض مخصوص سماجی و معاشرتی رسم و رواج ہوتے ہیں۔رواج نسل در نسل منتقل ہوتا ہے رواج اکثر قانون کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور اس کو تبدیل کرنا نہائت ہی مشکل ہوتا ہے۔رواج کی مستند تعریف بھی یہ ہے کہ رواج قدیم معین اور ناقابل تغیر ہوتا ہے۔مثلاً اب بھی بعض ذاتوں میں بیوہ کے نکاح ثانی کی اجازت نہ ہے یا ایسا کرنا نہایت ہی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ قانون کی سختی اور مجبوری کے باوجود اب بھی بعض زراعت پیشہ ذاتوں میں عورت کو زرعی و سکنی جائیداد میں وراثت سے محروم رکھا جاتا ہے۔

ارائیں زمانہ قدیم سے ہی غیر برادری میں شادی کو معیوب خیال کرتے ہیں۔اگر کوئی ارائین غیر برادری میں شادی کرے تو اس کو نسل در نسل نفرت اور **تضحیک کا نشانہ** بننا پڑتا ہے۔ایسے شخص کی لڑکیوں کو برادری میں رشتہ ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا ہے۔ لڑکے **بھی اس سے** مستثنےٰ نہ ہیں۔اس قانون یا رواج پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے اور ایسے خاندان کو مستقلاً "کان" شدہ قرار دیا جاتا ہے لہٰذا اس برادری میں برادری سے باہر رشتہ کا تصور ہی نہ ہے اس لئے کوئی ارائیں نہ تو اپنی ذات تبدیل کرتا ہے اور نہ ہی کسی غیر ارائیں کو اس برادری میں قبول کیا جاتا ہے لہٰذا تغیرو تبدل کے ارتقائی اصول کا اس برادری پر کوئی اثر نہ پڑتا ہے۔

پنجاب castes کے مصنف ڈیزیل ایبٹسن 1881 میں مردم شماری کے انچارج تھے۔ یہ تصنیف دراصل ان کی مردم شماری رپورٹ کا حصہ ہے اس کا اردو ترجمہ پنجاب کی ذاتوں کے عنوان سے 1998 میں یاسر جواد نے کیا جس کو فکشن ہاؤس 18-مزنگ روڈ لاہور نے پبلش کیا اس کی قیمت

450روپے ہے۔ ڈیزل ایٹسن 1847 میں انڈین سروس میں شامل ہوئے۔ ابتدا کرنال میں افسر آبادکاری تعنیات ہوئے۔ مختلف محکموں میں خدمات سرانجام دینے کے بعد 1881 مین کمشنر مردم شماری تعنیات ہوئے۔ وائسرائے کی کونسل کے رکن بنائے گئے اور بعد ازاں وہ 1907 میں گورنر پنجاب ہوئے۔

ان کی مردم شماری رپورٹ کتاب کی شکل میں اب بازار میں دستیاب ہے۔ اس میں اعداد و شمار کا بیشتر حصہ ڈپٹی کمشنروں کی معرفت پٹواریوں اور چھوٹے ملازمین کا مہیا کردہ ہے۔ 1881 کا پنجاب دہلی سے پشاور تک پھیلا ہوا تھا۔ اس کتاب میں اس تمام علاقہ میں بسنے والی چھوٹی بڑی ذاتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کے مندرجات کی صحت کے متعلق خود مصنف نے ان الفاظ میں اظہار کیا ہے۔

"کہتے ہیں کہ حقیقت کو ناقابل ادراک سمجھنے والے ایک شخص نے اپنے سارے فلسفہ کو یوں منضبط کیا تھا کہ 'میں صرف یہ جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا اور اس بارے میں بھی یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا' یہ الفاظ پنجاب کی ذاتوں سے متعلق میرے جذبات واحساسات کے ترجمان ہیں۔ میرا تجزیہ یہ ہے کہ کسی بھی ذات کے بارے میں کسی بھی پہلو سے کوئی قطعی بیان دینا ناممکن ہے"

فاضل مصنف کا یہ قول حقیقت کے قریب تر ہے کیونکہ اس میں مندرجہ بالا اعداد و شمار نہ تو حتمی ہیں اور نہ ہی ان مندرجات کے متعلق وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ درست ہیں۔

اس کتاب میں کاشت کار ذاتوں کو اعلیٰ وادنی کاشت کار ذاتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ارائیوں کو ادنیٰ کاشت کاروں میں شمار کیا گیا ہے اور ان کی درجہ بندی ادنیٰ زراعتی و گلہ بان قبائل کے عنوان سے کی گئی ہے۔ جدول نمبر 22 کا عنوان ہے "چھوٹے زراعتی اور گلہ بان قبائل" اس درجہ بندی سے فاضل مصنف خود بھی مطمئن نہ ہیں چنانچہ وہ ابتدا میں ہی تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"ذاتوں کے جس گروپ کی تعداد جدول نمبر 22 میں دی گئی ہے وہ پہلے بیان کردہ قبائل اور ذاتوں سے کسی واضح خط امتیاز کے ساتھ علیحدہ نہیں۔ دراصل ان میں سے کچھ کو اعلیٰ اور کچھ کو ادنیٰ شمار کرنا نکتہ نظر کا مسئلہ ہے۔ زیر غور گروپ کو زراعتی برادری میں ایک کمتر حیثیت حاصل ہے اور اس ملک کے کسی حصہ میں شاذ ہی کسی غالب قبیلہ کی سی حیثیت ملی ہو"۔

اس اقتباس سے ظاہر ہے ڈیڑھ صدی قبل ارائیوں کی معاشی سماجی اور سیاسی حالت پست تھی کیونکہ وہ انگریز حکومت کے انعام یافتہ جاگیر دار اور زمیندار نہ تھے اور نہ ہی کاروبار اور سرکاری ملازمتوں میں

حصہ دار تھے۔ وہ خوشامدی خود غرض، وطن دشمن اور انگریز کے پروردہ نہ تھے۔ وہ حلال کی روزی کمانے والے اور پرہیز گار مسلمان تھے۔ چنانچہ یہی مصنف صفحہ 441 پر اس طرح رقمطراز ہے۔

"وہ قابل تعریف کاشت کار باہنر اور جفاکش ہیں لیکن کاشت کار طبقات کے درمیان تمام سبزی اگانے والوں کی طرح بہت پست حیثیت کے حامل ہیں البتہ جہاں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے وہاں ان کی حیثیت بہتر ہے کیونکہ سبزی فروش کی بجائے وہ عموماً کاشت کار ہیں۔ وہ بلااستثنیٰ مسلمان ہیں"

اس وقت یہ برادری مجموعی طور پر مالی، معاشی طور پر پست ہو گی تاہم اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے مالامال تھی۔ اس کا کوئی فرد کسی قسم کے جرم کے ارتکاب کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ مجموعی طور یہ برادری ہر قسم کے جرائم سے مبرا، بلند اخلاق کی حامل اور اسلامی شعائر کی پابند تھی اسی لئے گذشتہ صدی میں اس نے اپنی پست معاشی حالت کو قبول کر کے دیانتداری و ایمانداری سے رات دن کی جانفشانی و محنت کی بدولت سماجی، معاشی اور سیاسی حیثیت میں بے پناہ ترقی کی ہے اب اس کے سپوت سیاست اور حکمرانی میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ تعلیم میں اب اس کے افراد کسی سے پیچھے نہ ہیں۔ کاروبار اور صنعت میں ان کا معتدبہ حصہ ہے۔ فوج سرکاری ملازمتوں وکالت ڈاکٹری اور انجینئرنگ کے شعبوں میں نمایاں نظر آتے ہیں اب معاشی لحاظ سے یہ برادری خوشحال ہے۔ تاہم :۔ "ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں"۔

جدول 22 میں کرنال میں ارائیوں کی تعداد 7118 تحریر کی گئی ہے۔ مالی علیحدہ شمار کر کے ان کی تعداد 10,114 درج کی گئی ہے۔ انبالہ میں 30881 ارائیں شمار کئے گئے ہیں۔ جدول 23 کے مطابق انبالہ میں ملتانی ارائیں 6424 ہیں اس جدول میں کرنال کا اندراج نہ ہے۔ جدول 22 میں ریاست کلیسہ کے ارائیوں کی تعداد 2879 درج ہے ریاست ناہن میں یہ تعداد 232 ہے اس کتاب کے حسب ذیل اقتباسات دلچسپ اور حقیقت کے قریب ہیں۔

"فارسی لفظ باغبان ہندی کے مالی کے مترادف ہے اور اس سے مراد باغبانی کرنے والے ہیں لیکن پنجاب کے مغرب میں یہ عموماً ارائیوں کیلئے استعمال ہوتا ہے اور حتیٰ کہ مشرق میں جالندھر کی دوری پر اس نام کے دو گاؤں ہیں۔ جن میں سے ایک (جس میں ارائیں رہتے ہیں) کے نام کے ساتھ "باغبان" لگا کر علیحدہ کیا جاتا ہے۔ پشاور کے ڈویژنل افسر نے خود کو ارائیں یا مالی بتانے والوں کو باغبان شمار کیا ہے" صفحہ 434

جدول 22 میں پشاور میں باغبانوں کی تعداد 21240 تحریر کی گئی ہے جو اصل میں ارائیوں کی تعداد ہے۔

"کرنال کے ارائین بھی اپنی نسل کا سلسلہ سرسہ میں ملاتے ہیں بحیثیت مجموعی یہ امکان نظر آتا ہے کہ ارائیں بالاصل زیریں سندھ سے آئے اور پنجاب کے دریاؤں کے اردگرد پھیل گئے۔ مزید یہ کہ تاریخ کے ابتدائی دور میں ان کی ایک شاخ اوپر گھگھر کی طرف چلی گئی جو شاید اس وقت سندھ میں ملنے والا باقاعدہ دریا تھا۔ جب گھگھر سوکھ گیا اور اردگرد کا علاقہ بنجر ہو گیا تو وہ بالعموم جمنا کے اضلاع اور ستلج کے اس طرف والے خطے میں چلے گئے اور شاید بڑے دریاؤں کی وادیوں میں اوپر کی طرف جاتے ہوئے اپنے بھائی بندوں کے خط ہجرت کے پار پہاڑیوں کے دامن تک پھیل گئے" صفحہ 443

داستان راعیاں کے فاضل مصنف نے اس کتاب میں مختلف چناب کالونی ذاتوں کی ملکیتی اراضی کا گوشوارہ شامل کیا ہے جس کو من وعن معذرت اور شکریہ کے ساتھ یہاں تحریر کیا جاتا ہے۔ معذرت اس لئے کہ ایسا فاضل مصنف کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہے کیونکہ یہ گوشوارہ سرکاری پبلک ریکارڈ سے ماخوذ ہے اس لئے اجازت کی ضرورت نہ ہے شکریہ اس لئے کہ انہوں نے اپنی کاوش سے اپنی تصنیف کو مزین کیا ہے۔ اس سے کسی کی تحقیر مطلوب نہ ہے۔ اس کے مندرجات کو کسی بھی ذات کے افراد نے عدالتی وانتظامی طور پر کسی بھی سطح پر چیلنج نہ کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مندرجہ ریمارکس کو قبولیت کا درجہ حاصل ہو گیا ہے اور حقیقت کا مظہر ہیں۔

گوشوارہ ملکیتی اراضی زراعت پیشہ برادریوں کے متعلق

چناب کالونی رپورٹ صفحہ نمبر 52-51 مجاریہ ۱۹۰۵ بمعہ ریمارکس سرکاری

نمبر شمار	نام برادری	ملکیتی اراضی (ایکڑوں میں)	سرکاری ریمارکس متعلقہ برادریاں
ا۔	ہندو جاٹ		راعیوں سے عقل وذہانت اور فن زراعت میں کم تر درجہ رکھتے ہیں احساس کمتری کا شکار یہ لوگ مصائب ومشکلات سے مغلوب ہو کر جلد مشتعل ہو جاتے ہیں شراب نوشی کے عادی ہوتے ہیں۔
۲۔	سکھ جاٹ	۴۴۸۵۶۵	

۳۔	مسلم جاٹ	۲۳۴۴۳۲	یہ لوگ اوسط درجہ کے کاشتکار ہیں۔ اپنا زیادہ تر وقت نمازیں پڑھنے میں ضائع کر دیتے ہیں اور بدیں وجہ کاشتکاری پر مناسب دھیان نہیں دیتے چنانچہ ان کی اکثریت ہندو ساہوکاروں کی مقروض رہتی ہے۔
۴۔	راعین	۱۹۱۷۹۴	یہ لوگ بہترین کاشتکار اور سخت محنتی ہیں جاٹوں کے برعکس مشکلات اور الجھنوں سے مرعوب ہوئے بغیر مقصد براری میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔
۵۔	کمبوہ ہندو سکھ	۵۱۱۹۳	اچھا کاشتکار ہیں مگر مصائب و
۶۔	سینی ہندو سکھ	۱۴۱۷۵	مشکلات سے جلد گھبرا جاتے ہیں ان میں سے اکثر نشہ کے عادی اور بزدل ہوتے ہیں۔
۷۔	راجپوت	۳۵۲۸۸	یہ لوگ فن زراعت سے بے بہرہ اور سست الوجود ہوتے ہیں اور اوسط درجہ کی ذہانت کے مالک ہوتے ہیں۔
۸۔	گوجر	۲۰۳۵۰	فن زراعت سے بے بہرا۔ عام میل جول سے کتراتے ہیں

(8) سکھوں کا دور حکومت

1763ء میں سرہند کے مقام پر فتحیاب ہو کر سکھوں نے جمنا اور ستلج کا درمیانی اور کرنال سے شمال مغرب کا علاقہ مغلوں سے چھین لیا تھا اور سکھ حکومت اس علاقہ پر قائم ہو گئی تھی۔ سکھ حکومت نے اس علاقہ کو مختلف جتھے داروں در سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا جو اپنے اپنے علاقوں میں انتظامی اور مالیاتی امور کے ذمہ دار تھے سکھ دور حکومت میں سرکاری آمدنی اراضیات کی مالگذاری پر مشتمل تھی۔

تاہم تشخیص و وصولی مالیہ کا کوئی مرکزی یکساں نظام نہ تھا۔ علاقائی سردار و جاگیردار من مانی کرتے تھے۔ کاشتکار سے نصف حصہ اور بعض علاقوں میں تہائی حصہ پیداوار وصول کیا جاتا تھا۔ یہ وصولی جنس میں ہوتی تھی۔ وصولی گاؤں کا کاردار یا مقدم کرتا تھا جو مخصوص علاقہ کے ناظم کی نگرانی میں کام کرتے تھے۔ ناظم کی تقرری جاگیردار سردار کی صوابدید پر منحصر ہوتی تھی جو مقررہ معاوضہ یا وصولی پر کمیشن کے ذریعہ ان کی تقرری کا ذمہ دار تھا۔ یہ لوگ کاشتکاروں پر ہر قسم کا جبر اور استحصال روا رکھتے تھے ایسی فصلات جن کی برداشت بیک وقت ناممکن تھی جیسے کپاس اور گنا وغیرہ۔ ان کا تخمینہ لگا کر کاشتکار سے وصولی کی جاتی تھی اس تخمینہ کو کن یا کنکوت کہتے تھے۔ تخمینہ لگاتے وقت کاشتکار کی بے چارگی پر مقدم کا جبر غالب آتا تھا۔ وصول شدہ پیداوار جاگیردار کی ملکیت ہوتی تھی۔ جو پہلے سے مقررہ رقم مرکزی حکومت کو ادا کرتا تھا۔

حکومت اور سکھ جاگیرداروں نے پیداوار اور مالیہ میں اضافہ کے لئے انقلابی اقدامات کئے۔ جنگل، افتادہ و غیر آباد اراضیات کو بڑے مواضعات سے علیحدہ کر کے ان پر وسیع پیمانے پر آبادکاری کی۔ یہ اراضیات کاشتکاری کے لئے محنتی اقوام کو دی گئیں اور ان کو پہلے سے آباد پٹھانوں، مغلوں، ہندوؤں راجپوتوں اور جاٹوں سے تحفظ فراہم کیا جس کی وجہ سے سینکڑوں نئے گاؤں آباد ہو گئے۔ سیٹلمنٹ مینول کے فاضل مصنف جے ایم ڈوئی۔ آئی سی ایس اس کتاب کے پیرا 41 میں لکھتے ہیں۔

"سکھوں کی خواہش تھی کہ بنجر اراضیات کو زیر کاشت لا کر پیداوار اور مالیہ بڑھایا جائے اور پرانے خاندانوں اور جاگیرداروں کا اثر کم کیا جائے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے انہوں نے اپنے زیر قبضہ علاقہ میں انقلابی اقدامات کئے اور پرانے مواضعات کی بنجر و افتادہ اراضی کو علیحدہ کر کے نئے گاؤں آباد کئے اور ان اراضیات کو آباد کرنے کے لئے ان پر زراعت و کاشتکاری کی ماہر اور محنتی اقوام کی وسیع پیمانے پر آبادکاری کی" یہ ایک مستند کتاب ہے اور مارکیٹ میں دستیاب بھی ہے۔

ارائیں نہ صرف کاشتکاری کیلئے مشہور بلکہ دیانتدار نیک سیرت اور محنتی بھی تھے اس لئے اس دور میں ان کے متعدد دیہات آباد ہوئے۔ جن کی تفصیل اس کتاب میں بار بار آئے گی۔

(9) انگریز کی آمد پنجاب کی تشکیل اور بندوبست اراضی

مشہور سکھ حکمران رنجیت سنگھ 1839 میں فوت ہوگیا اس کے بعد سکھ حکومت محلاتی سازشوں کا شکار ہوگئی اور ہر طرف طوائف الملوکی پھیل گئی۔ انگریز ہندوستان میں پہلے ہی قدم جما چکا تھا اور جمنا و ستلج کا درمیانی علاقہ اس کے زیر تسلط آگیا تھا۔ لاہور پر انگریزوں نے 1846 میں قبضہ کر لیا ۔ 21 فروری 1849 کو سکھ گجرات میں اور بعد ازاں پشاور میں انگریزوں سے شکست کھا گئے۔ 30 مارچ 1849 کو لاہور میں رسمی اعلان کر کے دہلی سے پشاور تک کے علاقہ کو صوبہ پنجاب کا نام دے کر انگریز حکمرانی میں شامل کر لیا گیا۔ اس طرح صوبہ پنجاب وجود میں آیا۔ ابتداً تھانیسر پانی پت اور سرسہ اضلاع بنائے گئے۔ دہلی اور حصار کو ڈویژن کا درجہ ملا۔ بعد ازاں تھانیسر کو تقسیم کر کے اس کا ایک حصہ انبالہ میں شامل کر دیا گیا اور تھانیسر کو تحصیل بنا دیا گیا اور ضلع کرنال میں شامل کر دیا گیا۔ سرسہ کو تقسیم کر کے ایک حصہ کو فروزپور کے نام سے ضلع بنادیا گیا اور سرسہ کو تحصیل کا درجہ دے کر ضلع حصار میں شامل کر دیا گیا۔ حصار کی بجائے انبالہ کو ڈویژن بنادیا گیا۔ پانی پت کو تحصیل کا درجہ دے کر کرنال کے ضلع میں شامل کر دیا گیا۔ دہلی کو پنجاب سے الگ کر کے علیحدہ انتظامی یونٹ بنادیا گیا۔ 1901 میں سرحد کے اضلاع پنجاب سے علیحدہ کر کے کمشنر کے زیر انتظام انتظامی یونٹ بنایا گیا اور 1904 میں ہزارہ کا ضلع بھی پنجاب سے الگ کر کے سرحد کے انتظامی یونٹ میں شامل کر دیا گیا جس کو بعد ازاں صوبہ کا درجہ دے کر اس کا نام شمال مغربی سرحدی صوبہ رکھا گیا جو عام بول چال اور تحریر میں صوبہ سرحد کے نام سے مشہور ہوا۔

بندوبست اراضی

دو سو سال قبل حکومت کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ مالیہ تھا۔ زمانہ قدیم سے یہ نظریہ انتہائی پختہ ہو چکا تھا کہ اراضی کی پیداوار میں حکمران حصہ دار ہیں۔ چنانچہ ہر حکمران ہر قسم کی اراضی کی پیداوار سے حصہ وصول کرنا اپنا حق سمجھتا تھا اور اسمیں کسی قسم کا استثنےٰ نہ تھا۔ پیداوار میں سرکار کا حصہ عموماً جنس میں وصول ہوتا تھا۔ حصہ سرکار کی شرح مختلف علاقوں اور زمانوں میں مختلف رہی۔ زرعی اراضی کی پیداوار میں حکمران کے حصہ کو مالیہ اراضی کہا جاتا ہے۔ اس ٹیکس کی مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ تمام اراضیات کا مالک اللہ ہے اور حکمران اس کا نمائندہ ہونے کی وجہ سے خراج اراضی وصول کرنے کا حقدار ہے۔ دوسری توضیح یہ بیان کی جاتی ہے کہ حکمران بالادست قوت یا حکمران کاشت کار کو تحفظ فراہم کرتا ہے اس لئے اس

کو اراضی کی پیداوار سے حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔ یہ بھی دعویٰ کیا جاتا ہے کہ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے حکومت کو مالیہ وصول کرنے کا حق حاصل ہے اسلام نے غریب عوام کیلئے اراضی کی پیداوار سے عشر کی وصولی کا نظام وضع کیا لیکن اس ملک میں کاشت کار کو مالیہ کی ادائیگی سے نجات نہ مل سکی۔ پاکستان میں 76-1975 سے ساڑھے بارہ ایکڑ نہری اور 25 ایکڑ غیر نہری اراض کو مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔ 1978 میں استثنیٰ کی حد 25 ایکڑ نہری اور 50 ایکٹر غیر نہری کر دی گئی۔ 83-1982 میں جملہ اراضیات کی پیداوار پر عشر نافذ کر دیا گیا اور ان اراضیات کو مالیہ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیا گیا جس کی پیداوار پر عشر لاگو ہوا۔

مالیہ کی وصولی کے نظام کو مؤثر اور مربوط بنانے کے لئے تشخیص کا نظام وضع کرنا ضروری ہے۔ لہذا انگریز نے اپنے زیر قبضہ علاقوں میں فوراً پہلے سمری (مختصر) اور اس کے فوراً بعد باقاعدہ بندوبست اراضی کا اہتمام کیا۔ بندوبست اراضی کا بنیادی مقصد مالیہ کی تشخیص اور اس کی وصولی کو یقینی بنانا تھا۔ جس کے لئے اراضی کی پیمائش اور اس پر قابض اشخاص کی حیثیت کا تعین کرنا ضروری تھا۔ 1871ء تک قانون مالگزاری قسم کا کوئی قانون موجود نہ تھا۔ تاہم انگریز پنجاب سے قبل بنگال اور یو۔ پی میں بندوبست اراضی کا فریضہ سرانجام دے چکا تھا اور ان کے پاس انتہائی تجربہ کار افراد کی ٹیم موجود تھی۔ لہٰذا پنجاب پر قبضہ کے بعد انگریز حکمرانوں نے یو۔ پی سے تجربہ کار اور محنتی افسران کو پنجاب میں بندوبست اراضی کے لئے منتقل کیا۔ جنہوں نے انتظامی ہدایات واحکامات کے تحت اپنے سابقہ تجربہ کی روشنی میں احسن طریقے سے مختلف اضلاع میں بندوبست اراضی کے دشوار گزار کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس کے لئے سب سے پہلے متعلقہ گاؤں کی حد کا تعین کر کے اس کی حد بندی کی گئی اور ہر گاؤں کو ایک نمبر الاٹ کیا گیا جو نمبر حد بست کے نام سے موسوم ہوا اس طرح تعین کردہ حد کے اندر واقع اراضی کی پیمائش کر کے مخصوص ٹکڑا زمین کو ترتیب وار نمبران سے مختص کیا گیا۔ یہ نمبر خسرہ نمبر کہلائے۔ اس طرح پیمائش کر کے ہر گاؤں میں مندرجہ اراضی کے دو نقشے تیار کئے گئے۔ ایک نقشہ عکس مساوی کہلایا جس کو جمعبندی کا حصہ قرار دیکر مستقل ریکارڈ بنا دیا گیا۔ دوسرا نقشہ کپڑے پر تیار کیا گیا جو عکس شجرہ کہلایا جو جمعبندی کے ساتھ منسلک کر کے چار سال بعد تبدیل ہوتا رہا۔ اس طرح تعین کردہ ہر خسرہ نمبر کی ملکیت حیثیت رقبہ اور قابض کے نام سے ریکارڈ تیار کیا گیا جس کو ابتدا جمعبندی کا نام دیا گیا اب اس کو رجسٹر حقداران زمین کا نام دے دیا گیا ہے۔ مالیہ کی تشخیص دو طریقوں سے کی گئی ایک طریقہ تو یہ تھا کہ ہر گاؤں پر مالیہ کی رقم معین کر کے رقبہ کی نسبت

سے اس کو ہر کھیوٹ پر تقسیم کر کے کھیوٹ داران کو اس کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ اس مالیہ کو مستقل مالیہ کہا گیا۔ دوسرا طریقہ کار یہ تھا کہ صرف کاشتہ رقبہ پر پیداوار کی نسبت سے فی ایکڑ یا فی بیگھہ شرح کا تعین کر کے ہر ششماہی میں ہر کھیوٹ پر مالیہ تشخیص کیا جاتا تھا اس کو غیر مستقل مالیہ کا نام دیا گیا۔ اس میں پیداوار کے مطابق کمی زیادتی ہو سکتی تھی۔ تاہم اس کی ادائیگی تمام گاؤں کی مشترکہ ذمہ داری تھی اور ہر کھیوٹ کا حصہ دار انفرادی طور پر یا اجتماعاً اس کی ادائیگی کا پابند تھا۔ مالیہ کی تشخیص اور وصولی کے لئے اس طرح مرتب کردہ ریکارڈ ملکیت اور قبضہ کے لئے اہمیت اختیار کر گیا۔ پہلے بندوبست اراضی میں اراضی کے قابضاں کو مالک قرار دے دیا گیا اور اس طرح قرار دیئے گئے مالک اپنے زیر قبضہ اراضی کو رہن۔ بیع اور کسی طرح بھی منتقل کرنے کا مستحق قرار پا گئے اور اراضی میں مالکانہ حقوق قائم ہو گئے۔ مالیہ کی تشخیص اور وصولی کا نظام معین ہو گیا۔ شروع میں مالیہ کی شرح انتہائی زیادہ تھی۔ چنانچہ اکثر قابض عدم ادائیگی کی بناء پر ترک سکونت کر جاتے تھے جس کی وجہ سے کچھ ہی عرصہ بعد شرح میں کمی کر دی گئی اور دوسرے تیسرے بندوبست کے وقت مالیہ کی شرح خالص منافع کے 1/4 حصہ تک کم کر دی گئی۔

اس طرح تیار کردہ ریکارڈ میں یہ برادری اپنے زیر قبضہ اراضیات کی مالک قرار پائی اور اس کو سکھ کا سانس نصیب ہوا۔ 1947 تک اس علاقہ میں آباد یہ برادری مالک و قابض اراضی تھی اور اس برادری کے افراد عموماً اپنی اراضی کو خود کاشت کرتے تھے۔ شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہو جس کی اپنی اراضی نہ ہو۔ یہ اراضیات ان کو اپنی دیانت داری اور محنت کے صلہ میں حاصل ہوئیں تھیں۔ بندوبستی ریکارڈ ہر گاؤں سے متعلق مفصل کوائف مہیا کرتا ہے۔ گاؤں کے نام کی وجہ تسمیہ۔ اس کے آباد ہونے کا سال یا عرصہ۔ اس کے ابتدائی آباد کاروں کی تفصیل۔ جہاں تک ممکن ہو گاؤں کے ہر خاندان کا شجرہ نسب ہر خاندان کب۔ کیوں اور کہاں سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوا اور اس گاؤں کو کس نے آباد کیا یہ تمام تفاصیل و جزیات اس ریکارڈ میں تحریر کی گئیں ہیں ان کی باریکی کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ چاہات اور مزارات تک کی تعمیر کی مفصل تاریخ درج کی گئی ہیں۔

انبالہ اور کرنال میں اس برادری کے بزرگوں نے تحریر کرایا ہے کہ ان کی ذات ملتانی ارائیں ہے اور ان کے آباد اجداد ملتان اور اوچ بعض جگہ اوچہ کے علاقہ سے ترک سکونت کر کے آئے ہیں ہر گاؤں کے کوائف اور حالات کے تذکرہ کے مطالعہ سے ظاہر ہو گا کہ اکثر گاؤں کے ابتدائی آباد کار شاہ آباد و انبالہ سے نقل مکانی کر کے متعلقہ گاؤں میں آباد ہوئے۔ شاہ آباد یقیناً شہاب الدین غوری کا آباد کردہ شہر تھا اور انبالہ و

تھانیسر کا درمیانی علاقہ اس کی افواج کا پڑاو تھا لہٰذا شاہ آباد اور انبالہ میں رہائش پذیر ارائیں خاندان اسی زمانہ میں ملتان اور اوچ سے آکر یہاں آباد ہوئے جن کی اولاد نے بعد ازاں سینکڑوں گاؤں آباد کیے۔

انبالہ اور کرنال کے علاقے انیسویں صدی کے آغاز میں ہی انگریزی عملداری میں آچکے تھے اس لئے انبالہ میں سمری بندوبست 1849 سے قبل ہو چکا تھا اور پہلا بندوبست 1849 میں شروع ہو کر 1856 میں مکمل ہوا۔ سٹلمنٹ کمشنر اگرچہ مسٹر تھامپسن تھے۔ تاہم یہ بندوبست کالی رائے کے بندوبست کے نام سے مشہور ہوا۔ کالی رائے ابتدأً ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھا۔ اس کو اگست 1846 میں ڈپٹی کلکٹر بنا کر بندوبست اراضی کا نگران مقرر کر دیا اور کچھ عرصہ بعد ستلج پار اضلاع لدھیانہ انبالہ تھانیسر اور کرنال کے بندوبست اراضی کی ذمہ داری اس کے سپرد کر دی گئی تھی جس نے اپنے فرض کو اس احسن طریقہ سے انجام دیا کہ انبالہ د کرنال کے پہلے بندوبست اسی کے نام سے موسوم ہو گئے۔

(10) محل وقوع اور بود وباش

ضلع انبالہ کی تحصیل انبالہ، جگادھری، نرائن گڑھ، ریاست کلیسہ وناہن اور ضلع کرنال کی تحصیل تھانیسر کے ملحقہ علاقہ میں مخصوص بود وباش اور رسم ورواج کی حامل ارائیوں کی خاصی تعداد آباد تھی۔ عارضی بندوبست اور پہلے مستقل بندوبست انبالہ 1849 کرنال 1856ء کی رپورٹ ہائے کے مطابق یہ لوگ سکھوں کی حکومت کے زمانے میں یا مغلوں کے دور میں ملتان یا اوچ شریف کے علاقہ سے نقل مکانی کر کے اس جگہ آباد ہوئے تھے اس لئے یہ ملتانی ارائیں کہلاتے تھے۔ پہلے بندوبستی ریکارڈ میں ان کی ذات ملتانی ارائیں درج ہے۔

اس علاقہ میں ان کی آباد کاری ہندو زمینداروں یا سکھوں نے اپنے اپنے زیر تسلط علاقوں میں کی اس لئے اکثر گاؤں کے نام ان سے منسوب ہوئے۔ اس علاقے میں اکثر گاؤں خالصتاً ارائیوں کے تھے اور بعض مواضعات میں ملی جلی آبادی تھی۔

انبالہ سے براستہ شاہ آباد، تھانیسر، کرنال اور پانی پت دہلی تک ریلوے لائین جاتی تھی یہ ریلوے لائن اصل میں پشاور سے بمبئی تک جاتی تھی جس پر بمبئی میل یا طوفان میل چلتی تھی اس ریلوے لائن کے متوازی جی ٹی روڈ پشاور سے دہلی اور دہلی سے کلکتہ تک تھی اس شاہرہ کو ابتداً شیر شاہ سوری نے بنوایا تھا انبالہ سے دوسری ریلوے لائن براستہ براڑہ، چاندنا، عبداللہ پور اور سہارنپورہ دہلی جاتی تھی۔ ان دونوں لائنوں کے درمیان اور دوسری لائن کے مشرق و شمال میں یہ برادری آباد تھی۔ یہی دو ریلوے لائن اور جی ٹی روڈ آمدورفت کا ذریعہ تھیں دیگر تمام راستہ اور سڑکیں کچی تھیں۔ تحصیل تھانیسر میں اس برادری کے صرف چند گاؤں تھے۔ تھانیسر شہر میں ارائیوں کی کثیر تعداد تھی اور عظیم مجاہد جناب محمد جعفر تھانیسری برادری کے مایہ ناز سپوت تھے مگر وہ ارائیوں کی دوسری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی طرح کرنال اور پانی پت میں اسی دوسری شاخ کی کثیر تعداد آباد تھی۔

آبادی میں اضافہ کے باعث ملکیت تقسیم در تقسیم ہو کر کم ہو گئی تھی تاہم اس علاقہ کے جملہ ارائیں مالک اراضی تھے شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہو جو زرعی اراضی کا مالک نہ ہو۔ عموماً کاشت کاری ان کا پیشہ تھا ملازمت یا تجارت میں ان کی نہایت ہی قلیل تعداد تھی۔ تقریباً تمام علاقہ بارانی تھا اور کاشت کا انحصار بارش پر تھا۔ تاہم ہر موسم میں اس قدر بارش ہو جاتی تھی کہ دونوں فصلیں آسانی سے بازیاب ہو جاتی تھیں۔ نہروں کا

نام و نشان نہ تھا تاہم کہیں کہیں چاہات لگائے گئے تھے۔ گندم، چنے، سرسوں، مکئی، چاول اور گنے کی فصلات کاشت کی جاتی تھیں۔ اس علاقہ میں آم کی بہتات تھی اور اکثر جگہ سڑکوں کے کنارے خودرو آم کے درخت پائے جاتے تھے۔ بارشوں کی بہتات کی وجہ سے یہ علاقہ سرسبز و شاداب تھا۔ ڈھاک (ڈھاک کے تین پات محاورہ والا) درخت ایک سال میں جوان ہو کر کاٹنے کے قابل ہو جاتا تھا جو صرف جلانے کے کام آتا تھا۔

خود کاشت اور مالک اراضی ہونے کے باعث یہ لوگ اس وقت کے معیار کے مطابق خوشحال تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملتان کے علاقہ میں رہائش کے وقت مختلف خاندان ایک دوسرے سے صلبی و نسبی رشتوں میں منسلک تھے اور ان کے آپس میں قریبی تعلق اور روابط تھے کیونکہ اس علاقہ کے مختلف مواضعات میں آباد ہونے کے باوجود یہ ایک ہی قسم کے رسم ورواج کے مضبوط بندھن میں جکڑے ہوئے تھے۔ چالیس پچاس میل کے اس علاقے میں پھیلے ہوئے ہونے کے باوجود ان کی سماجی و معاشرتی رسوم یکساں تھیں۔

یہ لوگ جس علاقہ سے اور جن فاتحین کے ساتھ آئے اس کا فطری تقاضا تھا کہ ان میں اور فاتح حکمرانوں میں مذہبی اور سیاسی ہم آہنگی ہو۔ اس لئے یہ تمام برادری پختہ سنی عقیدہ کی حامل تھی۔ 1947ء تک صرف چند خاندان شیعہ تھے۔ اس علاقہ میں ملانہ میں وقار انبالوی کا خاندان بہت بعد میں شیعہ ہوا۔ ملانہ میں اس برادری کے اکثر شیعہ حضرات بالآخر اپنے مسلک پر واپس آگئے ہیں۔ وقار انبالوی کا بھائی اور جملہ خاندان اب سنی، مسلمان ہے۔

اس لئے اس علاقہ میں یہ برادری حنفی فقہ کی حامل سنی مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ ان کے ہر گاؤں میں خوبصورت مسجد تھی جو آباد اور نمازیوں سے بھرپور ہوتی تھی۔ صبح و شام ان مساجد میں بچوں کو قران شریف کی تعلیم دی جاتی تھی۔ رمضان شریف میں تراویح کا اہتمام ہوتا تھا۔ ہر مسجد میں امام مسجد اور خادم لازما ہوتا تھا۔ اگرچہ ڈیرے عام تھے لیکن مسافر اکثر مساجد میں قیام کرتے تھے۔ جن کے طعام کا بندوبست گاؤں والے رضاکارانہ طور پر کرتے تھے۔ اکثر گاؤں کچے مکانوں کے تھے لیکن ہر گاؤں کی مسجد پختہ خوبصورت تھی۔ جس میں پانی کے لئے عموماً کنواں یا نلکا ہوتا تھا اس علاقہ میں تعلیمی ادارے نہ ہونے کی وجہ سے بیشتر آبادی ان پڑھ تھی لیکن مساجد کی تعلیم کی وجہ سے یہ لوگ پکے اور با عمل مسلمان تھے۔ اس برادری کے افراد میں جرائم کا نام و نشان تک نہ تھا۔ چوری چکاری اور دیگر جرائم کے خلاف سخت نفرت تھی۔ یہ شائستہ اور پرامن لوگ تھے۔

اس تمام علاقے میں جی ٹی روڈ کے علاوہ کوئی پختہ سڑک نہ تھی۔ اس لئے ذرائع آمدورفت مفقود اور

انتہائی مشکل تھے۔ عام طور پر سفر پیدل یا بیل گاڑیوں کے ذریعہ ہوتا تھا۔ اس تمام علاقہ میں شاہ آباد ایک ایسا شہر تھا جہاں گورنمنٹ ہائی سکول اور ہندو ہائی سکول تھے۔ مسلمانوں کا ایک نہایت وسیع اور خوبصورت عمارت پر مشتمل اسلامیہ سکول تھا۔ اس سے ملحق خوبصورت گراؤنڈ تھے لیکن کوشش کے باوجود اس کو ہائی سکول کا درجہ نہ مل سکا۔ یہ صرف مڈل تک ہی رہا۔ اس شہر میں میٹرک تک تعلیمی اداروں کی وجہ سے اس کے ارد گرد برادری کے گاؤں رتن گڑھ، دھرم گڑھ، دالمی اور حسن پورہ وغیرہ میں دسویں جماعت تک تعلیم عام تھی۔ ساڈھورہ پہاڑ کے دامن میں اس علاقہ کا چھوٹا قصبہ تھا جہاں مسلمانوں کا ایک ہائی سکول تھا تاہم آمدورفت کے ذرائع مفقود تھے اس قصبہ سے نزدیک ترین ریلوے اسٹیشن دس میل کے فاصلہ پر برارہ تھا۔ کوئی پختہ سڑک نہ تھی۔ اس لئے اس سکول سے بہت کم دیہات مستفید ہوتے تھے اس علاقہ میں اور اس کے شہروں میں کوئی کالج نہ تھا۔ اس لئے اکثر آبادی غیر تعلیم یافتہ تھی۔ بعض گاؤں ایسے بھی تھے جہاں خط پڑھنے والا ایک بھی شخص نہ ہوتا تھا۔ اکثر امام مسجد حافظ قرآن تھے اور پڑھنا جانتے تھے مگر لکھنا نہ جانتے تھے اس لئے خط لکھوانے کے لئے بعض اوقات دوسرے گاؤں جانا پڑتا تھا۔ اس علاقہ کی تمام برادری میں صرف چند گریجویٹ تھے۔

اس علاقہ میں ان لوگوں کے شادی بیاہ کے رسم ورواج کے ضابطے نہایت ہی سخت تھے۔ نسب کی سختی سے حفاظت کی جاتی تھی۔ اپنی برادری سے باہر شادی کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا کیونکہ ایسا شخص نفرت کا نشان بن جاتا تھا اس ضابطہ پر اس قدر سختی سے عمل ہوتا تھا کہ برادری کی دوسری شاخ میں بھی رشتہ نہ کیا جاتا تھا۔ تمام رشتے والدین اور رشتہ داروں کی معرفت اور ان کی مرضی سے ہوتے تھے۔ طلاق کو نہایت ہی معیوب سمجھا جاتا تھا اس لئے طلاق کی شرح بہت ہی کم تھی بلکہ اس کی نوبت شاذونادر ہی آتی تھی۔ دوسری شادی بھی انتہائی ناگزیر صورت میں کی جاتی تھی۔ حق مہر بہت ہی کم مقرر کیا جاتا تھا۔ اس کی مقدار عموماً 32 روپے ہوتی تھی اور اس کو شرعی حق مہر گردانا جاتا تھا۔ برادری کی کثیر تعداد کاشت کاری کرتی تھی۔ گندم کی فصل جیٹھ کے مہینہ سے قبل برداشت کر لی جاتی تھی۔ اس علاقہ میں 15 ہاڑھ سے برسات شروع ہو جاتی تھی اس طرح جیٹھ اور ہاڑھ تقریباً فراغت کے دن ہوتے تھے اس لئے اکثر شادیاں عموماً اسی موسم میں ہوتی تھیں۔ برات بیل گاڑیوں اور بہلیوں میں جاتی تھی۔ بہلی دو پہیوں والی اور رتھ چار پہیوں والی خوبصورت بیل گاڑیاں ہوتی تھیں۔ جن کو دلہن لانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زرعی وسکنی جائیداد میں رواجاً حصہ نہ دیا جاتا تھا۔ اس لئے جہیز کی شکل میں ان کی حق رسی کی کوشش کی جاتی تھی۔

تحریک پاکستان میں اس علاقہ کی اس برادری کے اکابرین نے بڑھ چڑھ کر سرگرمی سے حصہ لیا

اس کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ مسلم لیگ نے کیمبل پور (اب اٹک) کے سردار شوکت حیات کو انبالہ سے مرکزی اسمبلی کے انتخاب کے لئے ٹکٹ دیا اور وہ کامیاب ہوا۔ پنجاب اسمبلی کے انتخاب کے لئے انبالہ سے مسلم لیگ نے لدھیانہ کے چوہدری محمد حسن ایڈووکیٹ کو نامزد کیا اور وہ کامیاب ہوا۔ 1945ء میں مرکزی اسمبلی اور 1946ء میں صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں مشرقی پنجاب سے تمام نشستیں مسلم لیگ نے جیتیں لیکن یہ المیہ ہے کہ مغربی پنجاب سے مسلم لیگ آٹھ سیٹوں پر یونینسٹوں سے شکست کھا گئی جس کی وجہ سے پنجاب میں خضر حیات کو وزارت بنانے کا موقع مل گیا۔ اس سے تحریک پاکستان کو اور بعد ازاں پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ یاد رہے کہ مسلم لیگ نے یہ انتخابات پاکستان کے مطالبہ کی بنیاد اور نعرہ پر لڑے تھے۔ پاکستان میں مغربی پنجاب کی شمولیت یقینی تھی جبکہ مشرقی پنجاب کی پاکستان میں شمولیت مشکوک تھی کیونکہ مطالبہ پاکستان تسلیم ہونے کی صورت میں کانگریس نے پنجاب کی تقسیم کا مطالبہ کر دیا تھا مشرقی پنجاب میں ہندو اکثریت تھی اس لئے اس کو ہندوستان میں شامل ہونا تھا اس کے باوجود اس حصہ پنجاب سے مسلم لیگ نے شاندار کامیابی حاصل کی اور تمام مسلم سیٹیں جیت لیں کیونکہ پنجاب کے ان اضلاع میں جاگیرداروں اور زمینداروں کا تسلط نہ تھا اور عوام سیاسی و مذہبی شعور کے حامل تھے جبکہ مغربی پنجاب میں جواب پاکستان کا حصہ ہے زمینداروں، جاگیرداران اور انگریز و ہندو کے ٹیلچوں کا زیادہ اثر و رسوخ تھا عوام پسماندہ اور زمینداروں کے زیر اثر تھے اسی لئے ان آٹھ غداروں نے کامیابی حاصل کرلی اور تشکیل پاکستان کے بعد یہی طبقہ بالآخر پاکستان کے سیاہ سفید کا مالک بن بیٹھا۔

1947ء کے فسادات، اس علاقہ میں یوم آزادی کے دو دن بعد عید کے دن عبداللہ پور جگادھری سے شروع ہو کر چند دنوں میں تمام علاقہ میں پھیل گئے۔ اس برادری کا پہلا شہید محمد یوسف دھرم گڑھ (نواں گاؤں) کا ہوا وہ ریلوے لائن کے نزدیک اپنے مویشی چرا رہا تھا کہ ریلوے کے ہندو ملازم ٹھیلا والے نے اس کو شہید کر دیا۔ ریلوے لائن کے نگران کے لئے اے پی ڈبلیو آئی اور پی ڈبلیو آئی ٹھیلہ پر گشت کرتے ہیں۔ جس کو دھکیلنے کے لئے چار یا دو ملازم ہوتے ہیں اس لیے ان ملازموں کو ٹھیلے والا کہا جاتا ہے۔ دیگر شہداء کی تفصیل ہر گاؤں کے حالات کے ساتھ آئے گی۔

فسادات کے دوران چھوٹے گاؤں والوں نے بڑے گاؤں اور قصبوں میں پناہ حاصل کی اور بعد ازاں شاہ آباد اور انبالہ کے کیمپ ان کی پناہ گاہ بنے اور وہاں سے ہی برادری کے افراد بذریعہ ریل یا قافلوں کی صورت میں پاکستان آئے۔

(11) پاکستان میں آبادکاری

نومبر 1947ء میں انبالہ وکرنال سے مہاجرین کی اکثریت پاکستان آگئی تھی۔ عارضی آبادکاری کی سکیم کے تحت پاکستان کے دیہات میں آباد ہونے والے ہر خاندان کو ایک ایکڑ فی کس زرعی اراضی الاٹ کی جاتی تھی۔ یہ برادری ہندوستان میں دیہاتوں میں آباد تھی اس لئے اس کی اکثریت نے دیہات کا رخ کیا اور عارضی آبادکاری کی سکیم کے تحت اراضیات حاصل کیں۔ 1948ء و 1949ء میں ہندوستان سے آمدہ جمعبندیوں سے اراضیات کے کلیم ہائے تصدیق ہو گئے۔ ہندوستان میں واقع ہر حلقہ تشخیص کے پیداواری یونٹ کافی بیگھہ تعین کر دیا گیا اور اس طرح ہر دعوے دار کے یونٹوں کا تعین کر کے پاکستان میں اسی قدر یونٹوں کے عوض اراضی الاٹ کر دی گئی اور 1964ء میں الاٹ شدہ اراضی کے حقوق ملکیت عطا کر دیئے گئے اس طرح ہر حقدار کو اس کے استحقاق کے مطابق اراضی مل گئی۔ اس طریقہ کار سے بعض کو فائدہ ہوا اور بعض دعویداروں کو نقصان ہوا لیکن آبادکاری سب کی ہو گئی۔

1950ء اور 1960 کے عشروں میں اس برادری کے نوجوانوں نے بعض ترغیبات و تحریصات کے تحت شہروں کا رخ کیا اور تعلیم پر خصوصی توجہ دی جس کے نتیجہ میں اس برادری کے افراد زندگی کے مختلف شعبوں میں سرگرم عمل ہیں۔ اور ہر پیشہ و شعبہ میں ان کی کارکردگی نمایاں ہو رہی ہے۔ پاکستان کے علاوہ بیرون ملک بھی ان نوجوانوں نے اپنی قابلیت اور ذہانت کا بخوبی لوہا منوایا ہے۔ اس کتاب کے صفحات پر اعداد و شمار اور مایہ ناز شخصیات اور قابل فخر افراد کے نام ہم سب کے لئے نہ صرف قابل تحسین ہیں۔ بلکہ آئندہ نسل کے لئے مشعل راہ ہیں۔ یہ سفر جاری رہنا چاہیے۔

(12) ماضی، حال، مستقبل

قیامِ پاکستان کے وقت اس برادری کے صرف دو وکیل محبوب علی سکنہ ملانہ اور محمد یوسف سکنہ تندوالی تھے۔ فوج میں کمشن یافتہ صرف ایک کپتان محمد رشید تھا ایک آنریری کپتان محمد اسماعیل اور دو ڈاکٹر بشیر احمد سکنہ بلاولی اور بشیر احمد سکنہ تندوالی تھے۔ ان دو ڈاکٹروں کے علاوہ چار مزید ڈاکٹر مسمیان عزیز الرحمان سکنہ بلاولی، رکن الدین سکنہ کسیر لا، سردار علی سکنہ ملانہ اور محمد یوسف سکنہ داب کھڑی تھے۔ یعنی کل چھ ڈاکٹر تھے۔ ان ڈاکٹروں اور وکلا کے علاوہ صرف 9 گریجویٹ مسمیان اللہ دین سکنہ ملانہ، نذیر حسین بی اے بی ٹی سکنہ مہتاب گڑھ، نجیب الدین بی اے بی ٹی سکنہ مصطفیٰ آباد، محمد اسحاق سکنہ رسول پور، واجد علی سکنہ تندوالی، اسکندر علی سکنہ پھلیل ماجرا تھے سب سے بڑا سرکاری افسر ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز تھا۔ نہ تو کوئی خاتون ڈاکٹر تھی اور نہ گریجویٹ۔ سیاست، صنعت اور تجارت میں ہرگز کسی قسم کا کوئی حصہ نہ تھا اس طرح ماضی خاصا تاریک ہے۔

1950 اور 1960 کے عشروں میں اس برادری کے نوجوانوں نے بعض ترغیبات و تحریصات کے تحت شہروں کا رخ کیا اور تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔ ان کی محنت رنگ لائی اور اب ہر پیشہ و شعبہ میں ان کی ترقی اور کامیابی کا عکس شروع میں مایہ ناز اور کامل فخر اشخاص علم کے بحر بیکراں کی فہرستوں سے نمایاں ہے۔ خواتین کی فہرست سے ظاہر ہے کہ اب اس برادری کی خواتین بھی اب ہر شعبہ میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس برادری کے احباب کی کارکردگی قابلِ تحسین ہے۔ کئی خاندان صنعت و تجارت میں بھی اپنی اہلیت کا لوہا منوا چکے ہیں تاہم مجھے احساس ہے کہ ابھی ہم کافی پیچھے ہیں اور مسابقت کا سفر مزید محنت کا متقضی ہے۔ اس برادری کے افراد خدا ترس ہیں۔ متدین زرق حلال کے متلاشی اور محنتی ہیں۔ اس کی اکثریت جرائم سے پاک ہے اس لئے قوی امید ہے کہ ہم مستقبل قریب میں ماضی کا ازالہ کر کے روشن مستقبل میں داخل ہو جائیں گے اور اگر یہ سفر اسی طرح جاری رہا تو گردوں ہمارے نوجوانوں کی زد میں ہو گا۔ عزیزو بڑھتے چلو کیونکہ : ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

خودی کے زور سے دنیا پہ چھا جا
مقامِ رنگ و بو کا راز پا جا
برنگِ بحر ساحل آشنا رہ
کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جا

انبالہ

ہوتا ہے جادۂ پیما پھر کارواں ہمارا

سورۂ نساء کی ابتدائی آیات کے مطالعہ سے واضح ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کا تکمیلی جزو ہیں اور ہر دو کے اشتراک سے خاندان وجود میں آتا ہے۔ خاندانوں کے باہمی ربط سے قبیلہ و ذات تشکیل پاتے ہیں اور مختلف قبائل اور ذاتوں سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ خاندانوں کی معاشرتی و معاشی خوشحال اور ان کا اتفاق و یگانگت قوم کی ترقی کیلئے از بس لازمی ہے۔ اس طرح ملی خوشحالی اور سر بلندی خاندانی ترقی اور اتفاق و اتحاد کی مرہون منت ہے۔ جو ایک قبیلہ کے خاندانوں میں ترقی کی دوڑ میں مثبت مسابقت سے ہی ممکن ہے اس جدو جہد کی بنیاد باہمی احترام ہے۔ اسی سے باہمی اتفاق و اتحاد اور ملی یگانگت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی ملی اتحاد میں قومی قوت کا راز سربستہ ہے۔

پس ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ معاشی و معاشرتی ترقی کی دوڑ میں اپنی صلاحیتوں کے مطابق اپنا کردار ادا کرے۔ مسلسل جدو جہد اور عمل پیہم جہاد زندگانی میں منزل کے حصول کیلئے ضروری ہے۔ سخت محنت سے ہی خاندانی وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور محنت کا پھل ضرور ملتا ہے۔

اقوام عالم میں کسی بھی قوم کی سربلندی کیلئے اس قوم میں اتفاق و اتحاد اور ملی یکجہتی ضروری ہے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ مسابقت کی دوڑ نفرت اور کدورتوں سے پاک ہو اور ہر خاندان کا ہر فرد نیک نیتی سے یقین محکم کے ساتھ دن رات جدو جہد میں مصروف عمل ہو کیونکہ :

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

آنبالہ

اس علاقہ میں آم کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور اس جگہ آم کو آمب یا آنب بولا جاتا ہے اسی نسبت سے اس شہر کا نام پہلے آمون والا۔ پھر آمبالہ اور آخر میں آنبالہ ہوا۔ انگریزی میں اب بھی آمبالہ ہی لکھا جاتا ہے۔

یہ شہر لاہور سے 190 میل جانب جنوب اور دہلی سے 110 میل کے فاصلہ پر گرینڈ ٹرنک روڈ پر واقع تھا۔ پہاڑ کے دامن میں واقع ہونے کی وجہ سے بارش کی بہتات تھی اور یہ شہر اور اردگرد کا علاقہ سرسبز تھا لیکن شہر میں پانی کی شدید قلت تھی کیونکہ زیر زمین پانی ناپید تھا۔ انگریز نے اس کے جنوب میں بہت بڑی چھاؤنی بنائی جہاں پانی کی بہتات تھی اس لئے کاروبار اور آبادی کا رخ اس طرح ہو گیا اور اس شہر کی رونقیں ماند پڑ گئیں۔

انبالہ میں ریلوے کا بڑا جنکش ہے۔ انبالہ کینٹ سے براہ۔ عبداللہ پور اور سہارنپور کے راستہ دہلی تک ریلوے لائن ہے۔ انبالہ کینٹ سے ہی دوسری ریلوے لائن براستہ شاہ آباد و کرنال وپانی پت دہلی جاتی ہے یہ لائن جی ٹی روڈ کے متوازی بنائی گئی ہے۔ براستہ کالکا شملہ کے لئے یہیں سے چھوٹی ریلوے لائن و سڑک جاتی ہے۔

انبالہ ڈویژن تھا اس کے چھ اضلاع انبالہ۔ کرنال۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ حصار اور شملہ تھے۔ ضلع انبالہ میں پانچ تحصیلیں۔ انبالہ، کھرڑ، روپڑ، نرائین گڑھ اور جگادھری تھیں۔ انبالہ، نرائن گڑھ اور جگادری میں ارائیں ملتانی کافی تعداد میں آباد تھے۔ روپڑ تحصیل میں دوسری شاخ کے ارائیں آباد تھے۔ جناب قدرت اللہ شہاب کا گاؤں چمکور اسی تحصیل میں واقع تھا۔ تحصیل آنبالہ میں 242 مواضعات تھے 42 گاؤں میں اس برادری کی آبادی اور اراضی تھی۔ بعض گاؤں خالصتاً ارائیوں کے تھے۔

اس ڈویژن میں ہندوؤں کی اکثریت تھی تمام کاروبار ان کے قبضہ میں تھا تمام ڈویژن میں کوئی کالج نہ تھا۔

1۔ آنبالہ شہر

ریونیو ریکارڈ کے مطابق یہ شہر دو مواصفات آنبالہ شہر اور آنبالہ کیمپ پر مشتمل تھا اس کے جانب جنوب کئی میل میں چھاؤنی پھیلی ہوئی تھی۔

اس شہر میں اس برادری کے پچیس تیس خاندان آباد تھے۔ چھاؤنی میں بھی چند خاندان تھے۔ اردگرد کے دیہات میں اکثر خاندان اس شہر سے نقل مکانی کر کے آباد ہوئے تھے۔

اس شہر میں ارائیوں کی دوسری شاخ کے تین محلے تھے جہاں کئی مشہور اور بااثر خاندان آباد تھے۔ آل ذورعین کے فاضل مصنف جناب محمد ابراہیم محشر آنبالوی اسی شہر کی معزز شخصیت تھے۔ قاضیوں کا مشہور خاندان بھی دراصل ارائیں خاندان تھا۔ قاضی علی محمد میونسپل کمشنر انجمن ارائیاں کے جنرل سیکریٹری تھے۔ خاندان میران اور خاندان سہار دولان اسی شاخ کے مشہور و معروف خاندان تھے۔ منصور بک ہاؤس انار کلی لاہور کے بانی اور مشہور ہیڈ ماسٹر میاں عبدالحکیم اسی شہر کے رہنے والے تھے۔

اس برادری کے خاندانوں میں مبارک علی اور حاجی اللہ دیا کے مشہور خاندان تھے۔ مبارک علی کا خاندان مراد پور اور مصطفیٰ آباد میں آباد ہو گیا تھا۔ اس کا تذکرہ ان مواضعات میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب غلام محمد بھیک کے واحد پسر نجیب الدین کا خاندان ہجرت کے بعد سرگودھا شہر میں آباد ہوا اس کے تین لڑکے نذر محمد، محمد دین اور علم الدین تھے۔ حاجی نذر محمد سرگودھا تبلیغی جماعت کے امیر تھے حال ہی میں فوت ہوئے۔ ان کے نیاز احمد نیاز، سلطان احمد، محمد یونس، محمد ریاض، محمد الیاس، محمد فیاض، محمد یوسف اور محمد آصف ہیں۔ نیاز احمد کا میڈیکل سٹور ہے وہ چیرمین ڈرگسٹ اینڈ کیمسٹ اور کئی رفاہی تنظیموں کے عہدیدار ہیں۔ اس کے تین پسران محمد ثاقب، محمد واصف اور محمد عاقب ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ محمد ریاض محکمہ مردم شماری میں ملازم اسلام آباد میں ہے۔ باقی کاروبار کرتے ہیں۔

حاجی محمد دین حال ہی میں فوت ہوئے ان کے حاجی محمد علی، حاجی محمد اکبر، محمد اسلم اور محمد اختر ہیں۔ حاجی محمد علی ہر دلعزیز سماجی شخصیت ہیں کونسلر رہے ہیں نہایت ہی ملنسار، ہمدرد اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں سٹلائٹ ٹاؤن میں رہائش ہے ان کے دو لڑکے محمد انور اور محمد

حنیف ہیں جو کاروبار کرتے ہیں محمد انور کے محمد طیب اور محمد یاسر ہیں جبکہ محمد حنیف کا حسنین حنیف ہے حاجی محمد اکبر کے محمد اسماعیل، محمد اسحاق اور حافظ محمد یعقوب ہیں محمد اسلم کے محمد اشفاق، محمد بلال اور عبداللہ ہیں جبکہ محمد اختر کے محمد وقار، عبدالرحمٰن اور محمد شعیب ہیں۔ سب بلاک نمبر 13 میں رہتے ہیں اور کاروبار سے منسلک ہیں۔ محمد اسلم چنیوٹ میں زمینوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

حاجی علم الدین کے دو لڑکے محمد رمضان اور محمد اسلام ہیں جو بلاک نمبر 22 میں رہائش پذیر ہیں محمد رمضان کاروبار کرتے ہیں اور محمد اسلام ایک میڈیسن کمپنی سے وابستہ ہیں اس طرح جناب حاجی نجیب الدین کا یہ خاندان نہایت کاروباری، بااثر اور خوشحال ہے۔

اسی شہر کے جناب خدا بخش کا واحد پسر الغنی شاہ پور میں آباد ہوا اس کے تین لڑکے مسمیان محمد نذیر۔ عبدالعزیز اور محمد صدیق تھے۔ محمد نذیر لاولد فوت ہوئے۔ عبدالعزیز اور محمد صدیق بھی اللہ کو پیارے ہوئے۔ عبدالعزیز کے عبدالحمید شاہین، حبیب احمد اور عبدالحفیظ ہیں۔ عبدالحمید شاہدہ ٹاؤن میں ذاتی سکول کے منتظم اعلیٰ ہیں۔ نہایت ہر دلعزیز ملنسار اور برادری کا درد رکھنے والی دل کش شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کے تین لڑکے محمد سہیل انجم، ریحان اور عدنان ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ حبیب احمد کے رضوان احمد، فرحان احمد اور ارسلان بھی زیر تعلیم ہیں۔ عبدالحفیظ ناگہانی حادثہ میں عالم جوانی میں ہی فوت ہو گئے۔ اس کا واحد بیٹا جنید حفیظ ہے۔ محمد صدیق کے پسران عبدالرشید، محمد رفیق، محمد شفیق، ظفر اقبال اور محمد سعید ہیں جو شاہدرہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالرشید کے دو لڑکے محمد اظہر اور محمد اطہر ہیں۔

اسی شہر کے صدر دین کے بیٹے کا نام علی شیر تھا جس کا پسر شوکت علی ہے اس کے دو لڑکے ہیں۔ محمد شفیع فوج میں صوبیدار ہے۔ جبکہ علی گوہر نیشنل سیونگز آفیسر ہے۔ غلام رسول کا بیٹا منظور احمد چک نمبر 90 شمالی میں ہے۔

جناب علی بخش کے چار پسران محمد اسمٰعیل، محمد ابراہیم، اللہ دیا اور محمد عمر ہیں۔ محمد اسمٰعیل کے تین لڑکے مسمیان رحمت الٰہی، مبشر محمد اور محمد شریف ہیں رحمت الٰہی بطور تحصیلدار ریٹائر ہو کر فوت ہوئے اس کا خاندان پہلے گوبند گڑھ سرگودھا میں رہتا تھا۔ اب گوجرانوالہ میں مقیم ہے اس کے چار لڑکے مسمیان محمد اقبال، محمد افضال اور محمد اکرام گوجرانوالہ میں ہیں جبکہ محمد اعجاز نوٹنگھم انگلینڈ میں ہے۔ مبشر احمد کے تین لڑکے ہیں۔ شمشاد احمد کراچی میں ہے۔ ارشاد احمد اور سلطان احمد انگلینڈ

میں ہیں۔ محمد شریف کے چار پسران ، خالد شریف ، شاہد شریف ، عابد شریف اور حامد شریف ہیں۔ خالد شریف نوٹنگھم میں کاروبار کرتا ہے۔ تاہم اس کی مستقل رہائش نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں ہے۔ اس کے دو لڑکے اسد اور حارث ہیں شاہد شریف وکالت اور ایم بی اے کرنے کے بعد نوٹنگھم کونسل میں قانونی مشیر اور مینجر کی حیثیت سے ملازم ہے اس کے عمر اور عامر ہیں۔ عابد شریف نے کیمبرج سے جینٹک میں پی ایچ ڈی کی ہے۔ اس کی بیگم روبیہ عابد ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے۔ یہ خاندان نوٹنگھم میں ملازمت کرتا ہے حامد شریف بیرسٹر اور ایل ایل ایم ہے چند سال لاہور ہائی کورٹ میں وکالت کی اور اب ایشین ترقیاتی بنک منیلا میں سینیر قانونی مشیر ہے۔ اس کے دو لڑکے ہارون اور داود ہیں۔ حامد شریف کی بیگم طلعت حامد ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے اور ڈاکٹر مسعود اختر رسول پور والے کی دختر ہے۔ شاہری کے عبدالمجید کے پسران محمد نسیم سلیمی اور محمد اکرم سلیمی جناب محمد شریف کے داماد ہیں۔ محمد شریف کی رہائش نوٹنگھم میں ہے۔ محمد ابراہیم کا پسر محمد شفیع سرگودھا میں رہائش پذیر تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کی چار لڑکے ہیں۔ محمود اور حبیب لاہور میں ہیں دیگر دو سرگودھا میں رہتے ہیں۔ اللہ دیا مشہور ٹھیکہ دار تھا 1971 میں فوت ہوا اس کے چار پسران محمد رفیق، محمد حنیف ، محمد صدیق اور محمد رشید ہیں۔ محمد رفیق محکمہ انکم ٹیکس میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو کر 54 زیڈ بلاک اقبال کالونی سرگودھا میں مقیم ہے اس کے تین لڑکے ہیں جن میں طارق رفیق اور عارف رفیق کینڈا میں ہیں۔ تیسرا آصف رفیق ڈنمارک ہے تینوں ملازمت کرتے ہیں۔ محمد حنیف کینڈا میں رہتے تھے فوت ہو گئے ہیں اس کے آذر حنیف اور عشر حنیف کینڈا میں ہیں۔ محمد صدیق کا عامر بلال ہے یہ خاندان بھی کینڈا میں مقیم ہے۔ محمد رشید کے دو لڑکے عاطف رشید اور علی رشید ہیں۔ یہ خاندان بھی کینڈا میں سکونت پزیر ہے۔ محمد عمر کا ایک ہی پسر محمد منشی ہے۔ جس کا خاندان سرگودھا میں رہتا ہے۔ محمد منشی کے دو لڑکے ہیں۔

اس طرح علی بخش کا یہ وسیع خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور نہایت ہی خوشحال ہے انگلینڈ، کینڈا، ڈنمارک، لاہور اور سرگودھا میں مصروف عمل ہے۔

اس شہر کا جناب محمد ابراہیم چک نمبر 33 شمالی ضلع سرگودھا میں آباد ہوا اس کے پسران مسمیاں علی محمد، محمد شریف اور حسن علی پہلوان تھے۔

محمد شریف کے دو پسران محمد صدیق، اور محمد شفیق ہیں، اول الذکر ملت آباد سرگودھا میں رہائش پذیر ہے جبکہ آخر الذکر گلشن حدید کراچی میں مقیم ہے اور پاکستان اسٹیل ملز میں فورمین ہے۔

جناب امیر الدین کے پسر سراج الدین کے تین پسران نور الدین، ظہیر الدین اور حفیظ الدین ہیں، نور الدین کے محمد سلیم انور، ڈاکٹر محمد سلیم اختر، محمد سلیم اصغر عرف ارشد، محمد ندیم اشرف اور محمد نسیم اکرم ہیں محمد سلیم انور کے دو لڑکے عمرو قاص اور عبد الرحمٰن ہیں جبکہ محمد سلیم اصغر کے محمد امیر معاویہ اور محمد عبداللہ ہیں۔ یہ خاندان سرگودھا شہر میں آباد ہے ڈاکٹر محمد سلیم اختر دیہی مرکز صحت فرد کہ میں تعینات ہے ظہیر الدین کاروبار کرتا ہے۔ سرگودھا شہر میں رہائش ہے اس کے دو لڑکے عامر شہزاد و عادل شہزاد ہیں۔ حفیظ الدین کاروبار کرتا ہے اور لاہور میں رہتا ہے اس کا ایک ہی لڑکا محمد ناصر ہے۔

2۔ ادھوئی (دھوئی)

ارائیوں کا یہ سب سے پرانا گاؤں شاہ آباد جگادھری روڈ پر برارہ ریلوے اسٹیشن سے دو میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ ریکارڈ میں اس کا نام ادھوئی ہے لیکن یہ دھوئی بولا جاتا ہے۔ یہ روایت تواتر سے مشہور ہے کہ اس علاقہ میں ارائیں برادری نے سب سے پہلے یہ گاؤں آباد کیا اس گاؤں کے خاندانوں کے کوائف اس طرح ہیں۔

جناب اللہ بخش کے تین لڑکے تھے محمد احسان کے لڑکے محمد رفیق کا پسر سجاد فوت ہو چکا ہے اس کے پانچ پسران سنگھ پورہ لاہور میں رہتے ہیں۔ محمد رفیق کا دوسرا پسر محمد عاشق کھرک میں جبکہ تیسرا پسر محمد اسلم پشاور میں کاروبار کرتا ہے اس کا چوتھا پسر محمد طارق انگلینڈ میں ہے اس کے دو بیٹے رمیض طارق اور نبیل طارق ہیں۔

اللہ بخش کے دوسرے پسر قمر الدین کے تین لڑکے عبدالرشید، محمد ظفر اور محمد یوسف ہیں عبدالرشید باٹا پور میں رہتا ہے اس کے پسران محمد مشتاق، محمد رزاق ہیں۔ محمد ظفر جوہر ٹاؤن میں رہتا تھا فوت ہو چکا ہے اسکے دو پسر محبوب ربانی اور محمد یعقوب کیپری ہوٹل، لبرٹی مارکیٹ لاہور کے مالک ہیں جبکہ دوسرے دو لڑکے محمد ایوب اور مطلوب احمد لاہور میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد یوسف گورومانگٹ لاہور میں رہتا ہے ان کے پانچ لڑکے ہیں۔

جناب محمد اسماعیل کا بڑا خاندان ہے ان کے تین پسران نذیر احمد عرف نتھو، نجیب الدین اور محمد رفیق ہیں۔ نذیر احمد کے تین لڑکے محمد شریف، محمد اقبال اور ریاست علی ہیں۔ محمد شریف اپنے

لڑکوں مسمیان غلام محی الدین اور محمد یامین کے ہمراہ لویان والا میں رہتا ہے اور کاربار کرتا ہے۔ محمد اقبال کاروبار کرتا ہے اور سنجاری لورالائی میں رہتا ہے۔ اس کے پانچ لڑکے مسمیان محمد سعید، محمد زاہد، محمد وحید، محمد نوید اور محمد سلیم ہیں۔ محمد زاہد ایس ایس ٹی ہے۔ ریاست علی محکمہ انہار میں سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ان کے تین لڑکے ہیں محمد علی انمول ہسپتال میں انجینئر ہیں۔ احمد علی کاروبار کرتا ہے اور محمود علی ایم ایس سی ہیں۔ جناب ریاست علی انتہائی ملن سار اور درد دل رکھنے والی ہر دل عزیز شخصیت 20۔ڈی وارث کالونی وحدت روڈ میں رہائش پذیر ہے۔ نجیب الدین کے دو بیٹے محمد اسلم اور محمد افضل ہیں۔ محمد اسلم ملازمت اور محمد افضل کاروبار کرتا ہے۔ بھابھڑا اسٹاپ گلبرگ نمبر III میں رہتے ہیں۔ محمد رفیق کے دونوں پسران محمد دین اور محمد جاوید فوت ہو چکے ہیں۔ محمد جاوید کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد دین کا لڑکا محمد بلال منڈی شاہ مکڈر میں رہتا ہے۔

اس گاؤں کے جناب نتھو خان کا خاندان بورے میں آباد ہے اس کے تین پسران غلام قادر، صوبے خان اور سراج دین تھے۔ صوبہ خان لاولد فوت ہوا۔ غلام قادر کے اصغر علی اور یامین علی ہیں۔ اصغر علی کے لڑکے شوکت علی کے اشرف علی، امجد علی اور زاہد علی ہیں۔ یامین کے پسران شمشاد علی، دلشاد علی، ممتاز علی اور ریاض علی ہیں۔ سراج الدین کے لڑکے عبدالشکور کے محمد اقبال، محمد ابرار، محمد اقرار اور محمد اکرم ہیں۔

جناب سوندھا کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 559ای بی میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران عبدالغنی، غلام نبی اور سعد الدین ہیں۔ عبدالغنی کی کوئی اولاد نرینہ نہ ہے۔ غلام نبی کے دو لڑکے رحمت اللہ اور نتھو خان ہیں۔ رحمت اللہ کے پسر محمد یامین کے شیر احمد اور سعید احمد ہیں۔ نتھو خان کے تین لڑکے محمد منیر، محمد ظہیر اور محمد قدیر ہیں۔ سعد الدین کے تین پسران مسمیان مبارک علی، محمد خلیل اور محمد جمیل ہیں۔ مبارک علی کے محمد فاروق، ممتاز احمد اور ارشاد احمد ہیں۔ محمد خلیل کے ہارون الرحمن اور گل شیر ہیں۔ محمد جمیل کے چھ لڑکے مسمیان شمشاد علی، رب نواز، عبدالوحید، محمد حامد، محمد خالد اور عابد علی ہیں۔

جناب عبدالمجید کے دو پسران عبدالجبار اور محمد اقبال ہیں۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد موضع جھوکھیاں گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ عبدالجبار کا پسر محمد عاصم، اعظم بستی کراچی میں رہائش پذیر ہے اور کاروبار کرتا ہے محمد اقبال کا پسر حمزہ سرگودھا میں رہتا ہے۔ عبدالمجید فوت ہو چکا ہے اس کے والد کا

نام وزیر علی تھا۔

جناب امیر خان کے دو پسران اشرف اور دلبر ہیں۔ یہ خاندان آزادی کے وقت کھو کھر بھٹو میں آباد ہوا۔

محمد اشرف کے پسران اکرم، ارشد، رمضان، مبارک، بشارت، اصغر تلے عالی میں آباد ہیں۔

دلبر کے پسران ندیم، وسیم، فہیم، نعیم، اور عبدالمتین اعظم بستی کراچی میں رہتے ہیں ارشد کے پسران وقاص اور شعیب ہیں تلے عالی ضلع گوجرانوالہ میں مقیم ہیں۔

جناب ماڑو کا پسر رحمت اللہ ہجرت کے بعد دھیہ چالیس داد ضلع نواب شاہ میں آباد ہوا۔ لیکن 1972 میں یہ خاندان لسانی فسادات کی وجہ سے کراچی میں منتقل ہو گیا اور لاکھوں کی جائیداد ہزاروں میں فروخت کرنا پڑی۔ رحمت اللہ کے تین پسران محمد صدیق، محمد رفیق اور سجاد ہیں۔ اول الذکر دونوں کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ البتہ محمد سجاد کے دو پسران عبدالرحمٰن اور عبدالسلام ہیں۔ عبدالرحمٰن کے لڑکے کا نام محمد فیصل ہے۔

جناب بابو خان ولد منشی خان کا خاندان موضع تنگ نزد تلے عالی میں آباد ہے۔

اسی گاؤں کے جناب عبدالکریم کے پانچ پسران بشیر احمد، محمد صدیق، محمد شفیع، عنایت علی اور نصیر الدین ہیں۔ بشیر احمد کے عاشق حسین، ذاکر حسین اور باقر حسین ہیں۔ عاشق حسین کا نواب علی باٹا پور جبکہ ذاکر حسین کے محمد آصف، محمد کاشف، محمد راشد اور محمد ساجد اور باقر حسین کا مبشر کھرک میں آباد ہیں۔ محمد صدیق کے مبارک علی اور سلامت علی ہیں۔ مبارک علی کے دو بیٹے تاج اور ہارون ہیں جبکہ سلامت علی کے یاسر اور ناصر ہیں۔ محمد شفیع کے پسران تصور علی، انور علی اور سرور علی ہیں۔ تصور علی کے سعید، وحید، نوید، نعیم اور عدنان اکبر پارک گلبرگ، انور علی مکہ کالونی اور سرور علی کھرک میں آباد ہے۔

3۔ ادھویا

ریکارڈ مال میں اس گاؤں کا نام ادھویا درج ہے لیکن تواتر سے دھویا بولا جاتا تھا۔

یہ براڑہ کے نزدیک راجو کھیڑی اور دھوئی سے تھوڑے فاصلہ پر واقع تھا۔

اس گاؤں میں اس برادری کے صرف دو تین خاندان آباد تھے۔ عبدل کا خاندان نمایاں تھا۔ اس کے تین لڑکے مسمیان علم الدین، نذیر احمد اور نجیب الدین ہیں۔ یہ خاندان شاہ نکدڑ میں رہتا ہے علم الدین پٹواری تھا۔ فوت ہو گیا ہے ان کا لڑکا نذیر احمد ہے۔

اس گاؤں کا ماڑا کا خاندان بھی شاہ نکدڑ ہی میں رہتا ہے جس کا لڑکا شیر احمد ہے۔

4۔ اللہ پور

محکمہ مال کے ریکارڈ میں اس گاؤں کا نام اعلیٰ پور درج تھا۔ یہ گاؤں انبالہ چھاؤنی سے اگلے ریلوے اسٹیشن کیسری کے نزدیک ریلوے لائن اور انبالہ جگادھری روڈ کے درمیان واقع تھا۔ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ یہاں سے انبالہ چھاؤنی آٹھ میل اور ملانہ تین میل تھا۔

اس گاؤں کا ابتدائی آباد کار گلزار عرف اعلیٰ تھا۔ اس کے نام کی نسبت سے اس کا نام اعلیٰ پور ہوا جو بگڑ کر اللہ پور ہو گیا۔ پور کے معنی گاؤں کے ہیں گلزار اس گاؤں کا نمبردار تھا۔

جناب گلزار کے پسر کا نام نبی بخش تھا۔ جس کا برکت علی ہوا جس کا بڑا لڑکا عالم دین نمبردار تھا اس کے تین پسران حکیم الدین، محمد رفیع اور محمد شریف ہیں عالم دین کے بعد اس کا بڑا لڑکا حکیم الدین نمبردار ہوا۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان سرانوالی میں آباد ہوا۔ یہ خاندان سرانوالی کا متمول، کاروباری اور صاحب جائیداد خاندان ہے۔ حکیم الدین کے دو پسران علاؤالدین اور سمیع اللہ ہیں۔ سمیع اللہ یونین کونسل کا چیئرمین رہا ہے دونوں بھائی چاول کا کاروبار کرتے ہیں دونوں کی اپنی رائس مل ہے۔ محمد بشیر، محمد ریاض اور محمد ندیم جناب سمیع اللہ کے پسران ہیں۔ جبکہ حامد، ساجد، عاشق، ناصر اور آصف علاؤالدین کے پسران ہیں۔ محمد رفیع کا لڑکا خالد رفیع بی اے اسٹیٹ بنک اسلام آباد میں اکاؤنٹس آفیسر ہے۔ اور ذوالفقار کا پسر افتخار علی مدرس ہے ان کا دوسرا لڑکا نثار علی کاروبار کرتا ہے۔

حاجی کمال الدین ولد منشی رحیم بخش اسی گاؤں کی باکمال شخصیت تھے۔ اپنے گاؤں سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مسلم ہائی سکول انبالہ سے 1926ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور جے ڈی

کی ٹریننگ کے بعد دہلی کارپوریشن میں مدرس تعینات ہوئے قیام پاکستان کے بعد لاہور کارپوریشن میں ملازم ہوئے۔ ملازمت کے 60سال مکمل کرنے کے بعد فروری 1967ء میں ریٹائر ہو گئے اور اپنی ذاتی کمائی اور برادری کے چند بزرگوں اور مخیّر حضرات کے عطیات سے مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور میں مدرسہ جامعہ اسلامیہ قائم کیا جو اب قابل تعریف ادارہ بن چکا ہے۔ ان کا بڑا بیٹا محمد عبداللہ اکرم بی اے محکمہ ڈاک خانہ جات میں بطور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات 1993 میں ریٹائر ہوئے ان کے دو پسران رضوان اکرم اور نعمان اکرم ہیں۔ رضوان کا اپنا کمپیوٹر کالج ہے جبکہ نعمان بطور کمپیوٹر پروگرامر سیالکوٹ میں کام کرتے ہیں۔ محمد عبداللہ اکرم انجمن کے سرگرم رکن ہیں۔ دوسرا قاری محمد سیف اللہ اکرم حافظ قرآن ہیں۔ باعمل عالم دین اور اب جامعہ اسلامیہ مسلم آباد کے مہتمم ہیں متعدد مذہبی و درسی کتب کے مصنف اور ماہانہ رسالہ "**اسلامی انقلاب**" کے ایڈیٹر اور ذاتی پریس کے مالک ہیں۔ اردو بازار میں کتابوں کی بڑی دکان ہے انجمن کے فعال عہدیدار ہیں۔ ان کے محمد مدنی اور محمد مکی ہیں۔ تیسرا بیٹا محمد مظہر اللہ اکرم بھی حافظ قرآن ہیں چوتھا بیٹا محمد اظہر اللہ اکرم حافظ قرآن اور اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ جن کو حال ہی میں دن دیہاڑے دہشت گردوں نے شہید کر دیا۔ ان کا پانچواں بیٹا ظفر اللہ اکرم کراچی میں ہے۔ منشی رحیم بخش کا دوسرا بیٹا ملا نصیر الدین تھا۔ ان کے تین لڑکے پھلوکی میں آباد ہوئے۔ محمد رفیق لاولد فوت ہو چکا ہے۔ اس کے دوسرے بیٹے لیاقت علی کا ایک لڑکا عاشق علی ہے اس کے تیسرے بیٹے کا نام منصب علی ہے اور اس کے دو لڑکے خالد محمود و عابد محمود ہیں۔ جو فیصل آباد میں ہیں۔

جناب سعادت علی اور واحد علی کا خاندان اس برادری کا مشہور خاندان ہے ان کے والد نوازش علی محکمہ جنگلات میں انسپکٹر تھے جو نہایت مخیّر اور خوشحال تھے۔ واحد علی کواپریٹو سنٹرل بنک میں انسپکٹر تھا۔ سعادت علی ہیڈ ماسٹر اور مشہور طبیب تھا جناب سعادت علی کے پسر ڈاکٹر کرامت علی چک نمبر 78 شمالی میں آباد ہیں آپ عرصہ دراز تک انجمن ارائیاں انبالہ و کرنال کے جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔ حال ہی میں فوت ہوئے ان کی نرینہ اولاد نہ ہے ان کی تینوں دختران خوشحال اور بال بچے دار ہیں ان کا داماد محمد شفیق نیوی میں ملازم ہے ان کے چار بچے ہیں دوسرا داماد مظفر علی باٹا شوز میں اکاؤنٹس آفیسر ہے جس کا ایک لڑکا حسن روزنامہ جنگ سے منسلک ہے دوسرا لڑکا کاروبار کرتا ہے جبکہ تیسرا لڑکا محسن پی اے ایف کالج سرگودھا میں لیکچرار ہے۔ ڈاکٹر کا تیسرا داماد امجد علی پی سی ایچ آر لیبارٹری میں ملازم ہے ان کا پسر ناصر علی الیکٹرک انجینئر ہے جبکہ اکبر علی اسسٹنٹ مینجر ہے تیسرا لڑکا طاہر محمود ہے

چوتھا قمر محمود ڈاکٹر ہے شاہد محمود مکنیکل انجینئر ہے اور چھٹا بیٹا انجینئرنگ یونیورسٹی میں طالب علم ہے۔

جناب نجیب الدین کے دو پسران حاجی جلال الدین اور واجد علی تھے۔

حاجی جلال الدین اس گاؤں کے نہایت واجب الاحترام شخص تھے چک نمبر 78 شمالی میں آباد ہوئے۔ سرگودھا شہر میں کاروبار کرتے تھے۔ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق شخصیت کے مالک تھے ان کے پسران شجاع الدین بی۔ اے اور ضیاء الدین ہیں کاروبار کرتے ہیں۔ ان کی ملی شوز کے نام سے سرگودھا شہر میں مشہور دکان ہے شجاع الدین کے عادل شجاع، عبید شجاع اور بلال شجاع ہیں ضیاء الدین کے علی جلال، احسن جلال اور اسفندیار ہیں واجد علی کا ملک شوکت علی ہے۔

جناب قادر بخش کا خاندان چک 48 شمالی میں آباد ہے یہ خوشحال اور معروف خاندان ہے۔ قادر بخش کا پسر محمد علی تھا جس کے لڑکے کا نام ولایت علی ہے جس کے چار پسران جناب یوسف علی، ابراہیم، نواز علی اور قادر نواز ہیں۔ نوازش علی لاولد فوت ہو گیا۔ یوسف علی کا ایک لڑکا اشرف ہے۔ ابراہیم کے پسر محمد صدیق عرف نتھو کے 5 لڑکے ہیں امجد علی کراچی میں ملازم ہے۔ حشمت علی واپڈا میں ملازم ہے۔ قدرت علی انگلینڈ میں ہے۔ محمد علی اور حامد علی کاروبار کرتے ہیں۔ قادر نواز کے 3 لڑکے عبدالعزیز، عبدالرشید اور عبدالمجید ہیں۔ عبدالعزیز کے پسران عبدالواحد، محمد ارشاد ملازم واپڈا، محمد سعید ملازم محکمہ صحت اور محمد حنیف ہیں۔ عبدالرشید فوت ہو چکا ہے اس کے پسران منصب علی، حق نواز اور انور علی ہیں۔ حق نواز واپڈا میں ملازم ہے جبکہ انور علی بحرین میں ہے۔

اس گاؤں کے جناب محمد اسلام لاہور ہائی کورٹ میں 19 گریڈ کے آفسر ہیں یہ خوش اخلاق اور ملنسار شخص جج لاہور ہائی کورٹ کے پرسنل سیکرٹری ہیں۔ ان کے والد کا نام ولی محمد اور دادا کا نام قاسم علی ہے۔ ان کے دو پسران مسمیاں محمد طاہر اسلام اور محمد ساجد اسلام ہیں۔ گلشن راوی کے جی بلاک میں رہتے ہیں۔ دونوں عدلیہ میں ملازم ہیں اس سال جناب محمد اسلام نے حج کی سعادت حاصل کی۔

اس گاؤں کے جناب خلیل احمد نمبردار چک نمبر 117 جنوبی میں آباد ہیں۔ جناب ممتاز علی، جناب معین الدین استقلال کالونی سرگودھا میں رہتے ہیں۔ جناب شوکت علی ولد واحد علی چک نمبر 33 شمالی میں آباد ہیں اور جناب محمد حسن عرف لیلا کا پسر کرم بخش چک نمبر 90 شمالی میں مقیم ہیں۔

جناب امجد علی اور عبدالحمید کراچی میں آباد ہیں۔ جناب ثناءاللہ چادر بر نمن والا ملتان میں رہتا ہے۔

جناب یامین علی بھٹی بھگو ضلع گوجرانوالہ میں اور سراج الدین کا خاندان خان قاصد ضلع نارووال میں رہتا ہے۔

جناب علی نواز کے امجد علی، محمد صدیق اور نصیر الدین چک نمبر 90 میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب علی شیر ولد طالع مند کا خاندان جھاگڑانوالہ تحصیل و ضلع ملتان میں آباد ہوا ہے۔

جناب شبیر احمد ولد محمد یامین سیاں والا ضلع گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے تین پسران محمد قدیر، محمد نثار، محمد کبیر ہیں، قدیر اور کبیر کاروبار کرتے ہیں اور اسٹاکسٹ ہیں۔

محمد قدیر کے تین لڑکے حافظ عظیم، محمد عدیل، ارسلان ہیں، محمد نثار کے دو لڑکے محمد شاہد، محمد عمران اور کبیر کے تین پسران محمد طاہر، محمد نعمان اور عبدالرحمان ہیں۔

جناب عبدالعزیز کے دو پسران عبدالمجید اور عبدالحمید موضع پکاڈیرا ضلع سرگودھا میں آباد ہیں۔ عبدالمجید پاکستان نیوی میں لیفٹیننٹ تھے اور آج کل ریٹائرڈ زندگی گذار رہے ہیں ان کے دو پسران عبدالسلیم اور محمد کلیم ہیں۔

عبدالحمید کے پسران ذوالفقار علی، عبدالوحید، محمد سعید اور افتخار ہیں۔ عبدالوحید سعودیہ میں ملازم ہے یہ خوشحال اور قابل احترام ہیں۔

5۔ بخل پور

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن براڑہ اور ساڈھورہ کے درمیان واقع تھا۔ بعض احباب نے اس کو تحصیل جگادھری میں تحریر کیا ہے۔ لیکن یہ گاؤں تحصیل انبالہ کے مواضعات کی فہرست میں نمبر 27 پر درج ہے اس لئے اس کو اسی تحصیل میں تحریر کیا گیا ہے۔ یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

جناب نیاز محمد مرحوم کا پسر محمد منیر ہے جو ہجرت کے بعد موضع گلوٹیاں کلاں میں آباد ہوا اور 1978ء میں مستقل طور پر کراچی میں منتقل ہو گیا۔ اس کے دو پسران جہانگیر اور جمیل ہیں۔ دونوں کراچی میں کاروبار کرتے ہیں اور مکان نمبر 578/58 سرجانی ٹاؤن میں رہائش پذیر ہیں۔

ہجرت کے بعد جناب محمد اسمٰعیل کا خاندان گوجرنوالہ میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران مسمیان مجید۔ جعفر اور رفیق ہیں۔ مجید زمیندارہ کرتا ہے اس کے بشیر اور یٰسین ہیں۔ یٰسین واپڈا میں ملازم ہے بشیر کے چھ لڑکے مسمیان آصف و ثاقب وغیرہ ہیں۔ یٰسین کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ جعفر کے

سات لڑکے مسمیان ادریس، نذیر، شبیر، جمیل، اسلم، اقبال اور ارشد ہیں۔ ادریس ملازمت کرتا ہے۔ اس کے غلام ربانی، محبوب ربانی، ثاقب ربانی اور توصیف ربانی ہیں، نذیر، شبیر کا کوئی لڑکا نہ ہے۔ جمیل کا خالد ہے جو گوجرانوالہ میں ملازمت کرتا ہے۔ اسلم کا مزمل ہے۔ یہ خاندان بل تحصیل وزیر آباد میں رہتا ہے۔ ارشد کے مجاہد اور اسامہ ہیں ارشد کا خاندان گوجرانوالہ شہر میں رہتا ہے۔ محمد رفیق کا خاندان بھی بل میں رہتا ہے اس کے ریاض شفیق اور نوید ہیں۔ ریاض واپڈا میں ملازم ہے اس کا اسامہ ہے۔

جناب کریم بخش کا خاندان قیام پاکستان کے وقت چونڈہ آباد ہو گیا۔ کریم بخش کا ایک پسر علم دین تھا۔ ان کے دو پسر ناظم علی اور محمد عظیم ہیں۔ ناظم علی نیشنل بنک چونڈہ میں ملازم ہے اس کے اعظم علی، عاصم علی اور قاسم علی ہیں۔ محمد عظیم کراچی میں آباد تھا جو کچھ عرصہ پہلے فوت ہو چکا ہے اس کے دو پسران محمد عارف اور محمد طاہر کراچی میں ملازم ہیں۔

اس گاؤں کے ہاشم علی کا خاندان موضع بھٹہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے ہاشم علی کے پسران خورشید، واحد علی اور شوکت ہیں۔ خورشید کے رفاقت، زاہد اور شرافت ہیں۔ رفاقت کراچی پولیس میں اور شرافت پاک فوج میں سولجر ہے۔ ہاشم علی کے دوسرے بھائی کے پسران حسن محمد، عظیم، علی شیر اور محمد شفیع ہیں جو کہ موضع وسایا ضلع سیالکوٹ میں آباد ہیں۔

اس گاؤں کا ریاست علی اپنے بھائی رشید اور بیٹوں کے ہمراہ ڈیرہ بھگوان سنگھ نزد چک بانوے موڑ سرگودہا میں رہتا ہے اس کا بڑا لڑکا غلام محمد کمشنر سرگودہا ڈویژن میں ہیڈ کلرک ہے۔

6۔ بیریون ماجرا

یہ گاؤں اللہ پور اور سملہیڑی کے درمیان ریلوے لائن کے جانب مشرق ریلوے اسٹیشن کیسری کے نزدیک واقع تھا۔

جناب محمد جان کے دو پسران مسمیاں محمد حسن اور محمد صدیق ہیں۔ محمد حسن کے لیاقت علی، فیض محمد اور عبد الستار ہیں ہجرت کے بعد یہ خاندان ونیکے تارڑ میں آباد ہوا۔ لیاقت علی زمیندارہ اور کاروبار کرتا ہے اس کے محمد نعیم، محمد نسیم اور محمد سعید ہیں۔ محمد نعیم کے عنایت اللہ اور محمد سلیم ہیں۔ عنایت اللہ کا ایک اور محمد سلیم کے عثمان۔ تفہیم۔ تحسین اور معین ہیں۔ عثمان کا عمر فاروق اور معین کا مبین ہے۔ فیض محمد پی۔اے۔ ایف سے ریٹائر ہوا۔ اس نے گوجرانوالہ میں نٹ بولٹ کی فیکٹری لگائی

ہوئی ہے عبدالستار کے عبدالرحمٰن۔ عزیز الرحمٰن اور عبید الرحمٰن ہیں انجینئر عبدالستار بی ای سول۔ بی ایس سی مائنگ انجینرنگ ہے۔ ٹی اینڈ ٹی میں کچھ عرصہ ملازمت کی۔ اب ڈائمنڈ بورنگ اینڈ کنسٹرکشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ کمپنی اسلام آباد کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے۔ پی۔ وی۔ سی پائپ کی فیکٹری کا مالک ہے اور اسلام آباد کے ایف 2/10 مین روڈ مکان نمبر 24 میں رہائش پذیر ہے۔ اسلام آباد کا مشہور انجینئر اور صنعت کار ہے۔ اس کا لڑکا عبدالرحمٰن بی ایس سی الیکٹریکل انجینئر امریکہ میں ملازمت کرتا ہے عزیز الرحمٰن بی کام ایم بی اے کینڈا میں ملازمت کرتا ہے۔ محمد صدیق کے تین لڑکے یامین، علی محمد بشیر اور اختر علی ہیں۔ یامین کے تین لڑکے یسین اور ندیم وغیرہ ہیں محمد بشیر کے تین اور اختر علی کے دو لڑکے ہیں۔ نام معلوم نہ ہو سکے ہیں۔ یہ خاندان ونیکے تارڑ میں رہتا ہے اور زمیندارہ کرتا ہے۔

اسی گاؤں کے جناب نوازش علی کے دو پسران اشرف علی اور شوکت علی ہیں۔ اشرف علی سول ملٹری اکاؤنٹس میں اعلیٰ عہدہ سے ریٹائرڈ ہو کر اپنے چھ بیٹوں، محمد انور، محمد سرور، محمد پرویز، محمد جاوید، محمد اسلم اور محمد نسیم کے ہمراہ قاسم پورہ میں رہتے ہیں نہایت ہی زیرک، ملنسار اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک ہیں۔ محمد انور کے تین لڑکے محمد ارشد، محمد عظیم اور محمد کلیم ہیں۔ محمد سرور پی۔ ایچ۔ ڈی ہیں، ان کا واحد پسر معظم ہے۔ اشرف علی کے جملہ پسران اعلیٰ تعلیم یافتہ مختلف محکموں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں ان کی ایک بیٹی لیڈی ڈاکٹر ہے۔ شوکت علی پٹواری تھا ریٹائر ہو کر گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ اس کے بابر وغیرہ پانچ لڑکے ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان موضع بھٹی بھنگو میں آباد ہوا۔

7۔ بیکون پور

جناب قمر الدین اور غلام محمدؒ کے خاندان ہجرت کے بعد گنج آباد ملتان میں آباد ہوئے۔ قمر الدین کے دو پسران نذیر حسین اور محمد حسین ہیں نذیر حسین کا سعید ہے۔ اس کا لڑکا وحید فوت ہو گیا ہے۔ محمد حسین کے تین لڑکے ہیں۔

جناب غلام محمد کا کالے خان ہے جس کے چار پسران جاوید، عمران عرفان اور صادق ہیں۔

8۔ پاؤنٹی

اس گاؤں کے امر علی کے دو پسران امیر حسن اور محمد شفیع ہیں جو ہجرت کے بعد چک نمبر 128/15/L میں آباد ہوئے۔

امیر حسن کے پسران محمد خالد اور عابد حسین ہیں اول الذکر ویٹرنری ڈاکٹر ہیں اور آخر الذکر محکمہ زراعت میں فنانس آفیسر ہیں۔

محمد شفیع کا ایک پسر عبدالجبار ہے جو کاشتکاری کرتا ہے۔

جناب قاسم علی نمبردار کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے۔ اس کا لڑکا عبداللطیف لاولد فوت ہو چکا ہے۔ ان کا بڑا لڑکا حاجی امیر اللہ نمبردار ہے۔ اس کے چار پسران مسمیان محمد نذیر۔ عبدالستار۔ محمد نثار اور محمد بشیر ہیں محمد نذیر کا ظفر اللہ، عبدالستار کے سمیع اللہ اور کلیم اللہ ہیں۔ محمد نثار کے سیف اللہ۔ ثناء اللہ اور عبداللہ ہیں جبکہ محمد بشیر کے عتیق اللہ اور احسان اللہ ہیں۔

9۔ پنجیل

یہ گاؤں تندوالی کے نزدیک دریائے مارکنڈا کے کنارے آباد تھا مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

جناب امیر علی کا بھائی پیر بخش تھا۔ جس کا پسر عبدالرشید لاولد فوت ہو گیا ہے۔ امیر علی کے چار پسران مسمیان قطب الدین، رحمت علی، صغیر احمد اور مہربان علی ہیں۔ قطب الدین کے علم الدین، شیر علی اور محمد اسحاق ہیں یہ خاندان پشاور میں ٹائر ٹیوب کا کاروبار کرتا ہے۔ رحمت علی پولیس سے ریٹائر ہو کر فوت ہو چکا ہے۔ اس کا لڑکا محبوب علی فیصل آباد میں ٹرانسپورٹر ہے۔ اس کے راشد علی ساجد علی، محمد صادق اور محمد خالد ہیں راشد اور ساجد کار کاروبار کرتے ہیں محمد صادق ٹیکسٹائل انجینئر ہے اور ملازمت کرتا ہے صغیر احمد کے میر حسن اور تسلیم احمد ہیں۔ میر حسن کے ظفر اقبال، اظہر اقبال اور جاوید اقبال ہیں۔ میر حسن ٹرانسپورٹر ہے اور ٹائروں کا کاروبار بھی کرتا ہے ظفر اقبال ایم بی اے ہے اور واپڈا میں اکاؤنٹس افیسر ہے ان کا لڑکا فہد ظفر ہے۔ اظہر اقبال سی اے کر رہا ہے اور لاہور میں ملازمت بھی کرتا ہے جاوید اقبال باپ کے ہمراہ کاروبار میں شریک ہے۔ مہربان کے پانچ لڑکے عبدالرحمٰن، ریاض احمد، ایاز احمد، اعجاز احمد اور فیاض احمد ہیں۔ یہ خاندان پشاور میں کاروبار کرتا ہے اعجاز احمد بنک افیسر ہے۔ اس طرح یہ خاندان وسیع کاروبار کا حامل ہے۔

جناب یوسف علی کا خاندان ہجرت کے بعد نواں شہر ملتان میں آباد ہوا۔ اس کا پسر نثار علی ہے جس کے تین لڑکے عمران وغیرہ ہیں۔ ولی محمد کا خاندان گنج آباد ملتان میں رہتا ہے ولی محمد کے پوتے شوکت علی اور محمد رشید ہیں شوکت کے ذکریا اور یسین وغیرہ ہیں۔ یسین کے چار لڑکے مسمیان یامین،

جاوید، وکیل اور اقبال ہیں۔

جناب علم الدین اور کرم دین کے خاندان بھی نواں شہر میں آباد ہیں علم الدین کا اصغر ہے۔ اس کے محمد اسلم اور محمد سلیم ہیں دونوں کراچی میں آباد ہیں۔ محمد صدیق اور عبدالغفور کا خاندان بھی نواں شہر میں رہتا ہے۔ محمد صدیق کا محمد منیر ہے۔ کاشت کاری کرتا ہے شریف کا خاندان بھی اسی محلّہ میں رہتا ہے۔ محمد شریف کے صغیر اور حنیف ہیں ولی محمد کا خاندان بھی اسی جگہ مقیم ہے اس کے صغیر اور نذیر ہیں۔ صغیر زمیندارہ اور نذیر کاروبار کرتا ہے۔

10۔ پھلیل ماجرا

یہ چھوٹا سا گاؤں چڈیالہ کے نزدیک واقع تھا۔ میٹھاپور اور کھاروکھیڑا بھی نزدیک ہی تھے۔ یہ تمام گاؤں دراصل ایک ہی جد امجد کے خاندانوں نے آباد کئے۔ پھلیل ماجرا اور میٹھاپور کے خاندانوں کا مشترکہ شجرہ موجودہ ہے۔ سملہیڑی سے نقل مکانی کر کے عبدل اور فاضل نے اس گاؤں کو آباد کیا فاضل، پھلیل کے نام سے مشہور تھا اس لئے اس گاؤں کا نام پھلیل ماجرا ہوا۔

مغل شہنشاہ ہمایوں کی فوج میں رعنا شہید شامل تھا جس کے دو پسران تھے۔ صرف حسینا عرف چیتا کی اولاد تھی۔ اس کا ایک ہی لڑکا مسمی منگتا تھا۔ جس کے دو لڑکے تھے ان میں سے ایک کا نام بدرالدین عرف بدو تھا جس کے تین پسران خدا بخش۔ الٰہی بخش اور شیر علی تھے خدا بخش کے پھلاہی (غالباً پھلیل) اور نور تھے۔ الٰہی بخش کے چوہڑ اور نتھو تھے شیر علی کے تین لڑکے مسمیان کریم بخش۔ گلاب اور علی بخش تھے۔ گلاب کے پسر انور کا خاندان میٹھاپور میں آباد ہوا۔ طوالت کے باعث شجرہ نسب چھپنا مشکل ہے لہذا رواں عبارت میں کوائف تحریر کئے جارہے ہیں۔

جناب نور کے چار پسران میرا، نتھو، قلندر بخش اور جانی تھے۔ قلندر بخش کا سوندھا لاولد فوت ہونیکی وجہ سے اس کا خاندان آگے نہ بڑھا۔ میرا کا لڑکا دارا تھا جسکے دو لڑکے محمد صدیق اور محمد رفیع تھے۔۔

جناب نتھو کے تین پسران قادر بخش، حاکم علی اور حسین بخش عرف سینا تھے سینا کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ قادر بخش کے دو لڑکے شرف الدین اور صفدر علی تھے شرف الدین کے شیر محمد، بہادر حسین، محمد اقبال اور طالب حسین ہیں صفدر علی کے محمد یوسف، اختر علی اور محمد یامین ہیں۔ اختر علی

کے محمد نعیم، محمد سعید اور محمد وسیم ہیں۔ محمد یوسف کے ظہور احمد اور اس کے حسن ظہور واسد ظہور اور عبدالخالق ہیں۔ محمد یامین کے محمد فاروق عمر اور ابوبکر ہیں شیر محمد ولد شرف الدین کے محمد سعید اور محمد منیر ہیں۔ بہادر حسین ولد شرف الدین کے تین لڑکے محمد جاوید وغیرہ ہیں محمد یوسف۔ گلشن راوی کی مدینہ کالونی کے مکان نمبر 251/253 میں رہتا ہے۔ ان کا لڑکا ظہور احمد محکمہ صحت میں اور عبدالخالق محکمہ اطلاعات میں ملازم ہے۔ اختر علی بھی اسی محلہ میں مقیم ہے۔ محمد یامین چنیوٹ میں کسٹم انسپکٹر ہے۔ شیر محمد نیو گارڈن ٹاؤن کے ابوبکر بلاک میں آباد ہے بہادر حسین کا خاندان سنگھ پورہ لاہور میں رہائش پذیر ہے۔ حاکم علی کا پسر گلشیر تھا۔ جس کے دو لڑکے گلزمان علی اور گلزار علی ہیں۔ گلزمان علی کے فیصل گل اور گلریز علی ہیں۔ گل ریز علی بی ایس سی انجینئر ہیں گیمن میں ملازمت کرتے ہیں گلزار علی کے محمد علی گل، حماد گل اور طلحہ گل ہیں گلشیر کا خاندان کرشن نگر لاہور میں آباد ہے۔

جناب جانی ولد نور کے چار پسران فتح محمد، مولا بخش، برکت علی اور ہاشم تھے۔ ہاشم کی کوئی اولاد نہ ہے فتح محمد کے عزیز الدین اور عمر الدین ہیں۔ عزیز الدین لاولد فوت ہوا عمر الدین کے پانچ پسران مسمیان محمد ریاض۔ ریاست علی۔ محمد صادق۔ محمد اشتیاق اور محمد اشرف ہیں۔ محمد ریاض بنک میں ملازم ہے اور سانده کلاں کی گلی نمبر 9 میں رہتا ہے اس کا کاروبار ہے ریاست علی اور محمد صادق بنک میں ملازم ہیں اور جمیل ٹاؤن میں رہتے ہیں۔ محمد اشتیاق شور کوٹ میں بنک کیشیر ہے۔

جناب مولا بخش کے محمد جمیل، منشی، قادر نوار اور نذیر حسین ہیں تمام فوت ہو چکے ہیں محمد جمیل کا قدرت علی ہے منشی کے ذاکر علی اور لیاقت علی ہیں۔

برکت علی کے غنی اور علم الدین ہیں۔ غنی کی نرینہ اولاد نہ ہے علم الدین کے نثار اور عبدالستار ہیں۔

جناب چوہڑ ولد الٰہی بخش کے گلزار اور بہادر تھے۔ گلزار کا طالع بخش نابالغی میں ہی فوت ہو گیا تھا اسلئے اس کی نسل آگے نہ چلی۔ بہادر کے دو لڑکے نانو اور ارجو تھے۔ نانو کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ ارجو کا میر حسن اور اس کا شوکت علی ہے۔

جناب نتھو کے دو پسران عبداللہ اور قاسم علی تھے۔ عبداللہ کے ولی محمد اور ارجو ہیں ارجو کی کوئی اولاد نہ ہے ولی محمد کے یامین اور محمد یاسین ہیں۔

قاسم علی کے محمد شریف اور منصب علی ہیں محمد شریف کا علی گوہر ہے جس کے تین لڑکے

مسمیان عبدالوحید، عبدالشکور اور عبدالغفور ہیں۔ یہ خاندان دھروپہ میں آباد ہے اور عبدالوحید پی اے ایف شورکوٹ میں ملازم ہے۔ منصب علی کے علم الدین بشارت علی، ناظم علی، مبارک علی، شرافت علی ہیں، پہلے تینوں لاہور میں ہیں۔ مبارک علی بلوچستان پولیس میں انسپکٹر ہے۔ اور شرافت علی سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے۔

جناب کریم بخش ولد شیر علی کے پانچ پسران جان محمد، میر حسن، جمیل، نتھو، اور فتح محمد تھے، جان محمد کے غلام نبی اور قادر بخش لاولد فوت ہوئے۔ میر حسن عرف میرو کے نور محمد اور بدعلی کی بھی نرینہ اولاد نہ ہے۔ جمیل کے دو پسران کی نسل بھی نہ چلی ہے۔ نتھو کے تین پسران رستم۔ قاسم اور دیدار بخش عرف دارا تھے۔ رستم لاولد فوت ہوا۔ قاسم کا وزیر بھی لاولد فوت ہوا۔ دیدار بخش کے محمد صدیق اور محمد رفیع ہیں۔ محمد صدیق کے واجد علی اور محمد سلیمان ہیں واجد علی ملازمت کرتا اور سنت نگر میں رہتا ہے اس کے تین لڑکے محمد ریاض۔ محمد اعجاز اور محمد عرفان ہیں۔ محمد ریاض گھوڑا ہسپتال میں اور محمد اعجاز واپڈا میں ملازم ہیں۔ محمد سلیمان کا محمد اسلم ہے۔ محمد سلیمان واپڈا میں ملازم تھا اور واپڈا کالونی میں رہتا تھا فوت ہو چکا ہے۔ محمد رفیع کا محمد اشفاق لاہور رہتا ہے اور ملازمت کرتا ہے۔

جناب فتح محمد، ولد کریم بخش کے سراج الدین، علی شیر اور عبدالغفور ہیں۔ سراج الدین کا دلمیر خان ہے۔

جناب گلاب ولد شیر علی کے تین پسران۔ مولا بخش، علی بخش اور محمد انور تھے۔ یہ خاندان میٹھا پور میں آباد ہو گیا تھا اس کا تذکرہ اس گاؤں میں ملاحظہ کریں۔

جناب علی بخش ولد شیر علی کے چھ پسران تھے۔ صرف غلام بھیک کی نسل آگے چلی۔ اس کے پانچ لڑکے مسمیان محمد شفیع، اصغر علی، امیر علی، علی حسن اور فرزند علی تھے۔ امیر علی کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد شفیع کے عبدالرزاق۔ محمد اسحاق اور علی شیر ہیں۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد دھروپہ میں آباد ہوا۔ محمد اسحاق کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ عبدالرزاق کے عبدالسمیع، عبدالغفار اور محسن علی ہیں، عبدالسمیع لاہور میں آباد ہے سندھ میں ملازمت کی اس کے تین پسران ڈاکٹر جاوید لطیف۔ میجر خالد لطیف اور محمد ارشد ہیں۔ محسن علی کے مدثر علی اور مبشر حسن ہیں۔ عبدالغفار کے احمد، طیب اور مظاہر حسین ہیں۔ عبدالغفار اے وی۔ پی زرعی ترقیاتی بنک ہے۔ محسن علی اکاؤنٹس افیسر ہے علی شیر کے عبدالسلام، محمد ناظر اور محمد فاروق ہیں۔ یہ خاندان دھرویہ میں مقیم ہے عبدالسلام کے اعجاز حسن اور

محمد جاوید ہیں اعجاز کا سیف الرحمان ہے جاوید ملازمت کرتا ہے ناظر علی سٹیٹ بنک میں ملازم تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کے محمد رضوان اور محمد عمران ہیں۔ محمد فاروق حیدر آباد میں ہے اس کے دو لڑکے محمد جواد وغیرہ ہیں۔

جناب اصغر علی کے شوکت علی، اسکندر علی اور اشرف علی تھے۔ شوکت علی اور اشرف علی کی کوئی اولاد نہ ہے اسکندر علی کے ظفر علی اور مظفر علی ہیں۔ ظفر علی کا حمزہ علی ہے۔ مظفر علی کے طٰہٰ علی، طیب علی، فہد علی اور حماد علی ہیں مظفر علی پی۔اے۔ ایف میں ملازم ہے۔ اسکندر علی کا خاندان بیرون غلہ منڈی جھنگ صدر آباد ہے۔ اسکندر بطور اسٹیشن ماسٹر ریٹائر ہو کر فوت ہوئے ہیں۔

جناب علی حسن کے پانچ پسران مسمیان عابد حسن، جمیل حسن، زاہد حسن، احمد حسن اور ریاض ہیں۔

عابد حسن سوئی گیس میں ملازم تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کا خاندان باغبان پورہ میں آباد ہے۔ اس کے چار پسران مسمیان محمود الحسن۔ راشد حسن، مسعود الحسن اور شہزاد حسن ہیں۔ محمود سوئی نادرن گیس میں پرسانل مینجر ہے راشد حسن ارکیٹکٹ ہے مسعود ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس ہے شہزاد کاروبار کرتا ہے۔ محمود الحسن کے دو لڑکے ڈاکٹر ریحان محمود اور کیپٹن رضوان محمود ہیں جبکہ راشد الحسن کے زوہیب حسن اور زبیر حسن ہیں۔

جناب فرزند علی کے چھ لڑکے مظاہر علی، اختر علی، حامد علی، محمد حفیظ، حیدر علی اور محمد علی ہیں۔ ان کے دو لڑکے مظہر علی اور انور رسعید لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ فرزند علی بطور ایس ڈی او محکمہ انہار (تھل پروجیکٹ) ریٹائر ہو کر سی ڈی اے میں ملازم ہوئے اور بطور ایکسین ریٹائر ہوئے نہایت دبنگ اور دیانت دار افسر تھے ان کا ایک پسر پاک فوج میں بریگیڈیر ہے۔ فرزند علی کا خوشحال اور باا ثر خاندان ہے مظاہر علی اسلام آباد میں ٹھیکیداری کرتا ہے۔ اور کینال پارک گلبرگ میں رہتا ہے اس کے چھ لڑکے مسمیان مظہر عباس بی اے، مظہر فاروق، مظہر عارف بی اے نوید مظہر، ریحان مظہر اور عدنان مظہر ہیں مظہر عباس کا عمر عباس ہے۔ مظہر عارف کے محمد طلحہ عارف اور محمد احمد عارف ہیں نوید مظہر کا حفیظ نوید ہے ریحان مظہر ایم اے اور عدنان مظہر ایم ایس سی ہے۔

اختر علی خالد 25اے سفاری ایونیو اپارٹمنٹ گلشن اقبال بلاک نمبر ۱۱ کراچی میں رہائش پذیر ہیں اس کے نسیم اختر اور شہزاد اختر بی ایس سی ہیں جو کاروبار کرتے ہیں حامد علی کے طارق حامد ذوالفقار

حامد، عامر حامد، ناصر حامد اور رضا حامد ہیں، حیدر علی کے احسن حیدر بی اے عاطف حیدر اور کاشف حیدر ہیں۔ کاشف حیدر کا نفیس حیدر ہے۔ یہ خاندان بھی گلبرگ میں آباد ہے۔ محمد علی پاک فوج میں بریگیڈیر کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہے۔ راولپنڈی میں مقیم ہے اس کے دو لڑکے ذیشان علی بی ایس سی اور ارسلان علی ہیں۔

جناب قطب الدین کا خاندان چک نمبر 537 ای بی میں آباد ہے اس کے چار پسران محمد شفیع، محمد صدیق، محمد بشیر اور اللہ دین ہیں۔ محمد شفیع کے محمد حسین، محمد اسحاق اور محمد اشفاق ہیں۔ محمد حسین کے محمد عمران، محمد عرفان اور محمد عثمان ہیں۔

محمد صدیق کے عبدالوحید، محمد علی اور محمد شاہد ہیں۔

محمد بشیر کے محمد خالد اور محمد اختر ہیں۔

جناب ولی محمد کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد یامین اور محمد جمیل ہیں۔ محمد جمیل کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد یامین کے محمد پرویز، محمد اقبال اور محمد مدثر ہیں۔

11۔ تندوالی

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن برارہ سے تین چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس گاؤں کے محمد یوسف اس برادری کے پہلے وکیل تھے اور ڈسٹرکٹ بورڈ انبالہ کے نائب صدر بھی رہے۔ ہجرت کے بعد وہ لاہور میں ڈسٹرکٹ ری ہیبلیٹیشن افسر تعینات رہے خود تو 60 سی ماڈل ٹاؤن میں آباد ہوئے لیکن اس کے خاندان کے دیگر افراد سجان پور میں سکونت پذیر ہوئے۔

جناب کریم بخش کے پسر احسان علی کے تین لڑکے مسمیان محمد یامین، محمد یوسف اور ولی محمد تھے۔ محمد یامین ہندوستان میں فوت ہو گیا تھا۔ اس کے دو لڑکے محمد یٰسین اور محمد یقین ہیں۔ محمد یٰسین فوت ہو گیا ہے۔ اس کے محمد سلیم اور محمد نسیم ہیں۔ محمد یقین کے محمد ضمیر، محمد نذیر، فہد طاہر، صغیر احمد اور نصیر احمد ہیں۔ یہ خاندان سجان پور میں زمیندارہ کرتا ہے۔

محمد یوسف کے دو پسران محمد سعید اور محمد رشید ہیں۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں محمد سعید کے خالد سعید اور طارق سعید ہیں۔ خالد سعید کا حارث سعید ہے جو ایس ای ایٹ انجینئر ہے۔ طارق سعید بی اے ایل ایل بی ہے لیکن زمیندارہ کرتا ہے کرنل نسیم احمد جہانگیر محمد سعید کا داماد ہے۔ محمد رشید کے

ڈاکٹر ناصر رشید اور فیصل رشید ہیں۔ یہ خاندان 60 سی ماڈل ٹاؤن میں رہتا ہے۔

ولی محمد کے دو پسران محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں۔ محمد اسلم ایڈوکیٹ ہے اور ملتان میں وکالت کرتا ہے اس کے محمد ندیم اسلم اور محمد نسیم اسلم ہیں محمد اکرم کے ذیشان اکرم اور صوفیان اکرم ہیں اس خاندان کی مستقل سکونت سجان پور میں ہے۔

جناب وزیر علی کے تین پسران رحمت اللہ، سراج الدین اور واجد علی تھے۔ رحمت اللہ کے تین لڑکے مسمیان اللہ الدین، علم الدین اور حکم الدین ہیں۔ ماسٹر اللہ الدین ملازمت سے ریٹائر ہو کر راہوالی میں رہتا ہے۔ اس کے عبدالستار اور عبد الرحمان ہیں عبد الستاد چیر مین واپڈا کا پی ایس ہے اور عبدالرحمان ملتان میں پروفیسر ہے۔

سراج الدین کے قدرت علی اور عبد الرحمٰن ہیں۔ قدرت علی کے پانچ لڑکے مسمیان محسن علی، محمد الیاس پرویز، محمد اکرم، محمد اسلم اور محمد عباس ہیں۔ محسن علی فوت ہو گیا ہے اس کا شاہد محسن کراچی میں رہتا ہے۔ محمد الیاس پرویز سٹیٹ بنک میں اکاونٹس آفسر ہے اس کے محمد عمران ایم بی اے اور محمد ذیشان ہیں۔ یہ خاندان کراچی میں رہتا ہے۔ قدرت علی خود چک نمبر 1/R1 میں آباد ہے اس کے دیگر پسران سٹیٹ بینک لاہور میں ملازم ہیں عبد الرحمٰن فوج میں صوبیدار ہے اور راولپنڈی میں رہتا ہے۔

واجد علی کے چار پسران ہیں۔ ماسٹر امجد علی فوت ہو چکا ہے اس کے دو لڑکے عامر ظہیر ملازم واپڈا، رہائش گلشن راوی اور منور ظہیر ہیں۔ منور ظہیر رینالہ خورد میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے واجد علی کا دوسرا پسر محمد اشرف علی ایڈوکیٹ بطور سپرنٹنڈنٹ کسٹم ریٹائر ہو کر وکالت کرتا ہے ٹیکسیشن کا معروف وکیل ہے اس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی صاحبزادی طاہرہ شفیق، اس برادری کی پہلی پی۔ ایچ ڈی خاتون ہیں۔ آپ کپور تھلہ ہاؤس کے کوارٹرز میں رہتے ہیں۔ واجد علی کے تیسرے پسر واحد علی ہیں جبکہ ان کے چوتھے شرافت علی ریٹائرڈ کرنل اسلام آباد میں رہتے ہیں۔ واحد علی فوت ہو چکے ہیں ان کے دو لڑکے محمد علی اور محمد مجاہد ہیں۔ محمد علی واہ فیکٹری میں کیمیکل انجینئر ہیں جبکہ محمد مجاہد گوجرانوالہ میں کاروبار کرتا ہے۔

اس گاؤں کا جہانگیر کا خاندان بھی اہم ہے ان کے تین پسران محمد عبدالعزیز، علم الدین اور محمد صدیق تھے۔ جناب محمد صدیق محکمہ انہار سے بطور ڈپٹی کلکٹر ریٹائر ہو کر فوت ہوئے۔ اسلام پورہ

فاروق آباد میں یہ خاندان رہتا ہے ان کا بیٹا نثار علی ڈنمارک میں دوسرا بیٹا صفدر علی انگلینڈ میں، تیسرا بیٹا بھی گلاسکو انگلینڈ میں جبکہ کرنل محمود اختر فوج سے ریٹائر ہو کر راولپنڈی میں رہتا ہے۔ پانچواں بیٹا سعید اختر ایم۔ ایس۔ سی کاروبار کرتا ہے۔ اس کا ڈاکٹر سہیل اختر ہے۔

جناب عبدالعزیز کے پسران محمد حنیف اور محمد یوسف ہیں۔ محمد حنیف کا لڑکا پرویز ہے۔

محمد یوسف بطور ریلوے گارڈ ریٹائر ہوا اس کا ایک لڑکا جاوید عزیز امریکہ میں اور دوسرا لڑکا جمشید عزیز کویت میں ملازم ہے۔ ان کا تیسرا لڑکا خورشید عزیز ہے جو زرعی بنک میں اسٹنٹ ڈائریکٹر ہے اسلام پورہ فاروق آباد میں رہتے ہیں۔

جناب علم الدین کا پسر محمد ظفر ریٹائرڈ اکاؤنٹنٹ ہے وہ اور ان کے دو لڑکے تنویر ظفر و نعیم ظفر گورونانک پورہ فاروق آباد میں رہتے ہیں۔

جناب جہانگیر کا یہ جملہ خاندان تعلیم یافتہ اور خوشحال ہے۔

جناب اصغر علی ولد رحیم بخش اپنے پسران مسمیان محمد اشرف، محمد خلیل اور محمد جمیل کے ہمراہ پھالیہ میں قیام پذیر ہیں۔

جناب رحمت اللہ کے تین پسران مہربان، لیاقت علی اور محمد خلیل تھے جو فوت ہو چکے ہیں۔ صرف مہربان کے چار لڑکے مسمیان محمد انور، محمد اکرم، محمد ارشد اور محمد اسلم ہیں جو پھالیہ میں آباد ہیں۔ محمد رفیق ولد قطب دین اپنے پسر محمد مقصود کے ہمراہ پھالیہ میں رہتا ہے۔

جناب ولی محمد کے چار پسران محمد رفیع، محمد حنیف، محمد لطیف اور شوکت علی ہیں۔ محمد رفیع کے دو لڑکے محمد یونس اور محمد یامین پٹواری ہیں۔ محمد حنیف کے تصور حسین اور مظہر حسین ہیں۔ محمد لطیف کے محمد صدیق اور محمد یاسین ہیں۔ شوکت علی کے عبدالشکور، محمد صغیر اور عبدالغفور ہیں۔ یہ خاندان ڈوگل میں آباد ہے۔

جناب قطب الدین ولد جان محمد کے دو پسر شمس الدین اور عبدالرشید ہیں۔ شمس الدین کے بابو اور محمد امجد ہیں جبکہ عبدالرشید کے اختر علی، محمد عارف اور خالد محمود ہیں۔ اختر علی کا فیضان علی اور محمد عارف کا بلال رضا ہے۔ یہ خاندان پھالیہ میں رہتا ہے۔

جناب محمد شریف کا خاندان نجم الدین روڈ کوئٹہ میں آباد ہے۔ اس کے تین پسران ہیں ڈاکٹر محمد ریاض اسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ حیوانات بلوچستان ہے اور محمد حنیف واپڈا میں ایس۔ ڈی۔ او ہے جبکہ

محمد اعجاز واٹر مینجمنٹ بلوچستان میں انجینئر ہے۔ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان ہے۔

جناب منصب علی کے پسر ڈاکٹر محمد بشیر کا خاندان سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں آباد ہوا۔ ان کے فرزند ڈاکٹر کیپٹن محمد اسحاق انتہائی ملنسار خوش خلق انسان تھے۔ جوانی میں ہی فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے بیٹے سیٹلائٹ سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب علی نواز کا خاندان جاکے میں آباد ہے اس کے چار پسران مسمیان انتظار علی، خلیل احمد، جمیل احمد اور محمد رفیع ہیں جو محلہ مجاہد آباد (رام گڑھ مغلپورہ) لاہور میں رہتے ہیں۔ خلیل احمد عرصہ دراز سے نیویارک میں رہتا ہے۔

جناب اللہ دیا کا خاندان رتہ گوراجہ میں آباد ہے اس کے چار پسران واجد علی، امجد علی، محمد اشرف اور محمد اسلم ہیں۔ واجد علی اسلام آباد ملازمت کرتا ہے۔ اس کے چار لڑکے سدووال ضلع سیالکوٹ میں آباد ہیں۔ امجد علی مدرس ہے۔ اس کے دو لڑکے ہیں جو لاہور میں رہتے ہیں۔ محمد اشرف اور اس کا لڑکا محمد اصغر رتہ میں رہتے ہیں۔ محمد اسلم بھی اپنے ایک لڑکے کے ہمراہ اسی گاؤں میں آباد ہیں۔

جناب عبدالغفور اور عبدالشکور کے خاندان بھی اسی گاؤں میں رہتے ہیں۔ عبدالغفور زمیندارہ کرتا ہے۔ اس کے عبدالاحد، غلام طیب اور غلام دستگیر ہیں۔ عبدالحد اور غلام طیب سعودیہ میں ہیں۔ عبدالشکور کے فاروق اور محبوب لاہور میں ملازمت کرتے ہیں۔

جناب حاکم علی کا خاندان موضع دینار تحصیل ساہیوال میں رہتا ہے اس کے دو پسران تھے۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ اس کے پسر حکم الدین کے ذوالفقار اور محمد ادریس ہیں۔ ذوالفقار کراچی میں کاروبار کرتا ہے اس کے عمران، عرفان، سلیمان اور عدنان ہیں۔ محمد ادریس بھی کراچی میں ہے اس کے محمد رمضان، محمد احسان اور محمد رضوان ہیں۔

جناب نعمت علی کے دو پسران عزیزالدین اور دلمیر ہجرت کے بعد چک نمبر 90 میں آباد ہوئے۔ عزیزالدین کے دو لڑکے عبداللطیف اور محمد حنیف ہیں۔ عبداللطیف کے محمد اکرم اور محمد انور ہیں دونوں ملازمت کرتے ہیں۔ محمد حنیف فوت ہو چکا ہے۔ اس کا اختر علی کاروبار کرتا ہے۔ دلمیر فوت ہو چکا ہے۔ اس کے تین لڑکے مسمیان اللہ الدین۔ دین محمد اور عبدالشکور ہیں۔ اللہ الدین کے محمد سلیم اور محمد اشرف ہیں۔ اللہ الدین کاروبار کرتا ہے لیکن اس کے دونوں لڑکے بنک میں ملازم ہیں۔ دین محمد حبیب بنک میں اے۔ وی۔ پی تھا۔ ریٹائر ہو کر سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے 5.7 ڈی

میں سکونت پذیر ہے اس کے دو لڑکے ڈاکٹر شاہد علی اور خالد علی ہیں۔ شاہد علی امریکہ میں ہے اور خالد علی حبیب بنک میں آفسر ہے۔ عبدالشکور کے محمد افضل اور محمد ریاض ہیں جو چک 90 میں آباد ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ اس طرح نعمت علی کا یہ خاندان کافی خوشحال ہے۔

جناب ہاشم ولد گلاب کے پسران محمد شفیع اور منصب علی کا خاندان ساہیوال سرگودھا میں آباد ہوا منصب علی فوت ہو چکا ہے۔ اس کا ایک لڑکا محمد حنیف ہے جس کا لڑکا محمد ارشد ہے جو اپنی اراضی واقع موضع سکندری میں رہتا ہے۔ محمد شفیع کے تین پسران ہیں۔ عبدالمجید زمیندارہ کرتا ہے۔ عبدالحمید اسلام آباد میں ملازم ہے اور محمد رفیع واپڈا میں ملازم تھا ریٹائر ہو کر ساہیوال میں رہتا ہے۔ عبدالحمید فارن آفس میں سنیئر اکاؤنٹس آفسر ہے اس کا لڑکا خالد حمید جاپان میں ملازمت کرتا ہے اس کا دوسرا لڑکا عارف حمید اسلام آباد سیکریٹریٹ میں ملازم ہے۔ یہ خاندان مکان نمبر 388 سی گلی نمبر 11 سیکٹر جی 2/6 میں رہتا ہے۔

جناب قمر الدین کے چار پسران محمد جمیل، علم الدین، شوکت علی اور شرافت علی ہیں یہ خاندان ہجرت کے بعد سجان پور میں آباد ہوا۔ محمد جمیل فوت ہو گیا ہے اس کا محمد یونس ہے۔ علم الدین بھی فوت ہو گیا ہے اس کے محمد اعجاز اور محمد الیاس ہیں۔ محمد اعجاز محکمہ ٹیلیفون میں ملازم ہے اور محمد الیاس دکاندار ہے۔ شوکت علی لشتر ہسپتال میں ملازم تھا ریٹائر ہو گیا ہے۔ اس کے عبدالرحمٰن بی کام اور خلیل الرحمان ہیں۔ عبدالرحمان ملازمت کرتا ہے خلیل الرحمان ایل ایل بی کا طالب علم ہے۔ شرافت علی زمیندارہ کرتا ہے۔ اسکے پانچ لڑکے مسمیان عبدالرزاق۔ حبیب الرحمان۔ خلیق الرحمان، محمد بلال اور محمد زید ہیں۔ عبدالرزاق دوبئی میں ہے۔

12۔ جمالی ماجرا عرف ڈلیانی

یہ گاؤں براڑہ ساڈھورہ کے درمیان ریلوے اسٹیشن براڑہ سے سات میل کے فاصلہ پر تھا۔ ریونیو ریکارڈ میں اس کا نام جمالی ماجرا تھا تاہم یہ ڈلیانی کے نام سے مشہور تھا۔ اس گاؤں میں سندر سلیم پور سے دو خاندان نقل مکانی کر کے آباد ہوئے تھے۔ یہ گاؤں ڈلیانہ کے قریب تھا۔

جناب رحیما اور چوہڑ حقیقی بھائی تھے۔ رحیما کے پانچ پسران مسمیان نور محمد، رحمت اللہ، عبداللہ، قطب الدین اور عظیم الدین تھے۔

رحمت اللہ کے حکم الدین۔ برکت علی۔ ولی محمد۔ محمد شفیع۔ لیاقت علی۔ محمد یٰسین اور محمد یامین ہیں۔ حکم الدین کا علی نواز ،برکت علی کے صابر علی اور ذاکر علی ہیں ولی محمد کے اختر۔ رفاقت۔ بشارت اور عارف ہیں۔ لیاقت علی کے محمد حنیف ، محمد رفیق ،اور محمد لطیف ہیں۔ محمد یٰسین کے جاوید پرویز اور امجد ہیں۔ قطب الدین کے محمد بشیر اور محمد رشید ہیں۔ عظیم الدین کا نذیر احمد اور اس کے ارشد نذیر۔ ظفر نذیر اور ارشاد نذیر ہیں۔ ارشد نذیر کے شہزاد علی اور شہباز علی ہیں۔ ظفر نذیر کے محمد عظیم اور محمد عمر ہیں۔ عظیم الدین کا خاندان مکان 167۔ای گلی نمبر 5 فردوس پارک بالمقابل جنرل ہسپتال لاہور میں رہتا ہے جبکہ رحیما کا باقی خاندان موضع جنگی میں آباد ہے۔

جناب چوہڑ کے دو پسران مسمیان شاہ نواز اور سراج الدین ہیں۔ شاہنواز کے دو لڑکے محمد اسماعیل اور محمد اصغر ہیں۔ محمد اسماعیل کا امیر حسن اور محمد اصغر کا محمد سرور ہے۔ سراج الدین کے نصیر الدین ، دین محمد ، دلمیر ، منظور علی اور شوکت علی ہیں۔ نصیر الدین کے نثار احمد اور محمد زمان ہیں۔ دین محمد کے محمد سرور ، محمد انور ، محمد منیر اور محمد جہانگیر ہیں۔ دلمیر کا مہربان ہے اور شوکت علی کے اشرف علی اور امجد علی ہیں۔

یہ خاندان بھی موضع جنگی میں رہائش پذیر ہے۔

12-A۔ جلوبی

یہ گاؤں ضلع کرنال کی تحصیل تھانیسر کی سرحد سے ملنے والی تحصیل انبالہ کا آخری گاؤں تھا۔ یہ گاؤں ڈاڈلو ، باڈلو اور کسیر لا سے آدھ میل کے فاصلہ پر واقعہ تھا۔ سلیم پور اور عبداللہ گڑھ بھی اس گاؤں سے نزدیک ہی تھے۔ یہ مسلم آبادی کا چھوٹا سا گاؤں تھا اس برادری کے اس میں چند خاندان تھے۔

جناب بساؤ ولد محمد بخش ولد سید وچوڈیالہ سے نقل مکانی کر کے اس موضع کے سب سے پہلے آباد کار تھے اس کے تین لڑکے گلاب ، محمد بخش عرف محمد ا اور عبدل تھے یہ اس گاؤں کا مشہور و معروف خاندان تھا جناب گلاب کے دو لڑکے قاسم علی اور ارجو ہوئے۔ قاسم علی کی اولاد نرینہ نہ تھی ارجو کا واحد پسر محمد شریف ہے جس کے شوکت علی ، ظہیر حسین عادل اور شبیر حسین ہیں۔ شوکت علی لاہور ملازمت کرتا ہے اس کے تین لڑکے مسمیان محمد طارق۔ محمد طاہر اور ناصر علی ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ ظہیر حسین عادل مشہور و معروف کاروباری شخص ہے۔ ٹھیکیداری اور کاروبار کا ماہر ہے۔ انجمن

کا فعال رکن ہے نہایت نیک سیرت، ہمدرد، ملنسار اور بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے۔ دانشمندانہ، مدبرانہ اور مدلل گفتگو اس کی پہچان ہے اس کے پسران حافظ عبدالغنی، خالد ظہیر اور محمد اظہر ظہیر ہیں۔ خالد ظہیر کا کوریا میں اپنا کاروبار ہے۔ محمد اظہر زیر تعلیم ہے یہ خاندان کوٹ رادھا کشن میں آباد ہے۔

جناب محمد بخش عرف محمدو کے تین لڑکے مسمیان محمد لطیف، علم الدین اور نجیب الدین تھے۔ علم الدین لاولد رہا۔ محمد لطیف کے تین پسران یامین، محمد یعقوب اور اختر علی ملکاں والا میں آباد ہیں زمینداره کرتے ہیں۔ نجیب الدین کا واحد پسر خلیل احمد کے چار لڑکے مسمیان محمد اسلم، محمد اکرم، محمد سلیم اور محمد عظیم ہیں۔ محمد اکرم دوبئی میں ہے محمد سلیم ملازمت کرتا ہے اور محمد عظیم والٹن لاہور میں دکانداروی کرتا ہے۔ عبدل کا واحد پسر بُلا لاولد فوت ہوا

اس گاؤں کا بڑا خاندان میراں بخش کا تھا اس کے دو لڑکے فتح دین اور عزت ہیں۔ فتح دین کے چار پسران مسمیان ارجو، برکت، قطب دین اور نصیر الدین ہیں۔ برکت لاولد رہا۔ ارجو کا واحد پسر یاسین ہے۔ قطب دین کے پانچ لڑکے شاہنواز، عبدالغنی، محمد اشرف، ظفر علی اور محمد حنیف ہیں۔ محمد حنیف ملتان میں باقی میاں چنوں میں آباد ہیں نصیر الدین کا واحد پسر ریاست بھی ملتان میں ہے۔ شاہنواز کے سات لڑکے مسمیان محمد اسلم، ذوالفقار علی، یوسف، محمد پرویز، مبارک، امجد اور افتخار ہیں، عبدالغنی کی کوئی اولاد نہ ہے۔ اشرف کے عبدالحمید، عبدالرشید اور محمد ادریس ہیں۔ ظفر علی کے محمد الیاس، عبدالرزاق، اعجاز، مشتاق اور محمد عارف ہیں جبکہ حنیف کے چار لڑکے محمد سلیم، محمد نعیم، قیصر اور ندیم ہیں۔ یہ خاندان ملتان میں آباد ہے۔

13۔ چڈیالہ

یہ گاؤں انبالہ چھاؤنی سے جانب جنوب چار میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ ریلوے اسٹیشن کیسری دو میل تھا جبکہ دوسری لائن پر ریلوے اسٹیشن موہڑی بھی دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا اس برادری کے علاوہ مسلم راجپوتوں کی بھی ملکیت تھی۔

یہ گاؤں اونچے ٹبہ پر واقع تھا۔ تواتر سے یہ روایت مشہور تھی کہ اس گاؤں کے ابتدائی آباد کار ایسر ہیڑی تحصیل تھانیسر سے جو اس گاؤں سے زیادہ دور نہ تھا آکر آباد ہوئے تھے۔ شروع میں آباد

کاروں نے مسجد تعمیر کی ارد گرد کی اراضیات جنگل پر مشتمل تھی جنگل میں خطرناک جانور موجود تھے چنانچہ ایک شیرنی نے مسجد میں بچے کو جنم دیا وہ انتہائی خونخوار ہو گئی اور موقعہ پاکر اس نے لوگوں پر حملے کرنے شروع کر دیئے جس کی وجہ سے آباد کار یہ گاؤں چھوڑ گئے۔ یہ گاؤں ایک سکھنی کی جاگیر تھا جس کی مقامی سکھ جاگیر داروں سے دشمنی تھی کچھ عرصہ بعد اس نے پھر اس گاؤں کو آباد کرایا اور یقین دہانی کرائی کہ وہ سکھ حملہ آوروں اور جنگلی جانوروں سے پورا تحفظ دیگی اور اس نے یہ وعدہ نبھایا بھی۔

یہ واقعہ بڑے بزرگ دلچسپی سے بیان کرتے تھے کہ اس گاؤں کے باقر نامی شخص پر شیر نے حملہ کر دیا۔ جناب باقر اتنا طاقتور تھا کہ اس نے شیر کے جبڑوں کو اپنے ہاتھوں سے کھینچ کر پھاڑ دیا اور شیر مردہ ہو کر گر پڑا۔ یہ واقع ظاہر کرتا ہے کہ ابتدائی آباد کاروں کی ابتدائی زندگی کس قدر مخدوش اور خطرناک تھی۔

اس برادری کا یہ مشہور گاؤں تھا اراضیات زرخیز تھیں۔ چھاؤنی اور دوسرے دور ریلوے اسٹیشن نزدیک ہونے کی وجہ سے لوگ خوشحال تھے۔

بعض احباب کا خیال ہے کہ اس گاؤں کے آباد کرنے والے سیدو کی گوت چنڈیر تھی جو بگڑ کر چوڈیالہ ہو گیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس گاؤں کو 1760ء میں چونڈپال نامی سکھ سردار کی بیوہ نے آباد کرایا اور اس کے نام پر اس کا نام چونڈپال رکھا گیا جو بگڑ کر چوڈیالہ اور بعد ازاں چڈیالہ ہوا۔ ریونیو ریکارڈ سے اس کی تائید ہوتی ہے یہ اس برادری کا پرانا گاؤں تھا۔

اس گاؤں پر 8 ستمبر بروز پیر ہندو سکھوں نے حملہ کیا ان کو پٹیالہ کی سکھ ریاست کی فوج کے جوانوں کی مدد حاصل تھی۔ گاؤں والوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہندو سکھوں کے چھ آدمی مارے گئے۔ مسلمانوں کے آٹھ آدمی شہید اور چھ زخمی ہوئے اس برادری کے جناب محمد حنیف ولد محمد شفیع، جناب فیض محمد ولد کریم بخش اور جناب بشیر احمد ولد دین محمد شہید ہوئے۔ دین محمد شدید زخمی ہوا۔ حملہ کے بعد یہ گاؤں مہتاب گڑھ منتقل ہو گیا اور وہاں سے راجپوتوں کے گاؤں ساہا میں چلا گیا۔ جہاں سے اس گاؤں کے خاندان انبالہ کیمپ آگئے اور ماہ نومبر میں مختلف ذرائع سے پاکستان آگئے۔

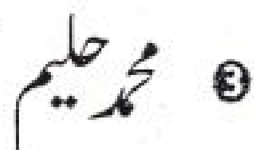
اس گاؤں کا مفصل شجرہ جناب ڈاکٹر عبدالرشید ولد محمد اسماعیل نے مہیا کیا ہے وہ میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس گاؤں میں حاجی نتھا کا مشہور خاندان تھا وہ اپنے پسر کرم بخش کے ساتھ حج کرنے گئے۔ انہوں نے مکہ معظمہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ ان کے پسر کرم بخش واپس

آ گئے۔ بعد ازاں زمین مکان اور کل اثاثہ فروخت کر کے 7 سال بعد انہوں نے اپنی بیوی اور نابالغ بیٹوں نجیب الدین اور محمد یوسف کے ہمراہ دوبارہ سفر حج کی تیاری کی۔ عین روانگی کے وقت اس کی بیوی کے ماں باپ نے ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیا بیوی اور بڑے بیٹے نجیب الدین کو چھپا لیا اس لئے وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو لے کر حج کے لئے چلے گئے اور حج کے بعد مکہ معظمہ میں رہائش پذیر ہو گئے اور وہیں ایک عرب خاتون سے شادی کی وہیں وفات پا کر دفن ہوئے۔ محمد یوسف جوان ہو چکا تھا کرم بخش کی عرب بیوہ اس کو ساتھ لے کر چڈیالہ آئی۔ نیا پختہ مکان بنایا مرہونہ اراضی واگزار کرائی۔ بڑے بیٹے نجیب الدین کی شادی کی اسے کاروبار کرایا اور بڑے بیٹے اور محمد یوسف کو یہاں آباد کر کے واپس چلی گئی تاہم باہمی رشتوں کے پیار و محبت کی مثال قائم کر گئی۔ نجیب الدین نہایت ہی ملنسار، ہر دلعزیز، خوش اخلاق اور حساس طبیعت کے مایۂ ناز معالج تھے۔ علاقہ کے مشہور و معروف ممتاز حکیم تھے۔ شرافت کا کامل نمونہ تھے۔ خدا خوفی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ ہندو مسلم اپنے وغیر سب ہمیشہ ان کی تعریف میں رطب اللسان رہے۔ عجیب انسان تھا خدا غریق رحمت کرے۔ آمین

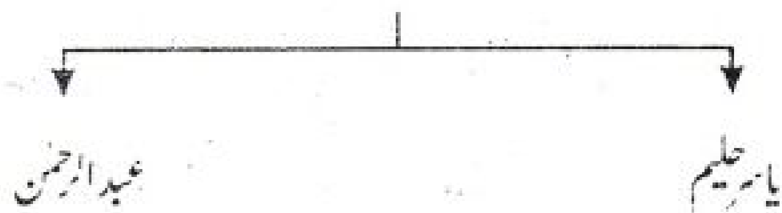
جناب میہا ولد خدا بخش ولد سوندھا ولد غلام بھیک ولد ہاتھی ولد نبیا ولد جودھ کے تین پسران مسمیان فرید، طاہر اور غلام بھیک تھے۔ طاہر مہتاب گڑھ میں آباد ہوا۔ فرید کے سیدو اور سوندھا تھے۔ سوندھا حلوئی میں چلا گیا۔ سیدو کے چار پسران محمد بخش، محمد مراد، بڈھن اور محمد جیون تھے جن کے شجرے حسب ذیل ہیں۔

محمد بخش

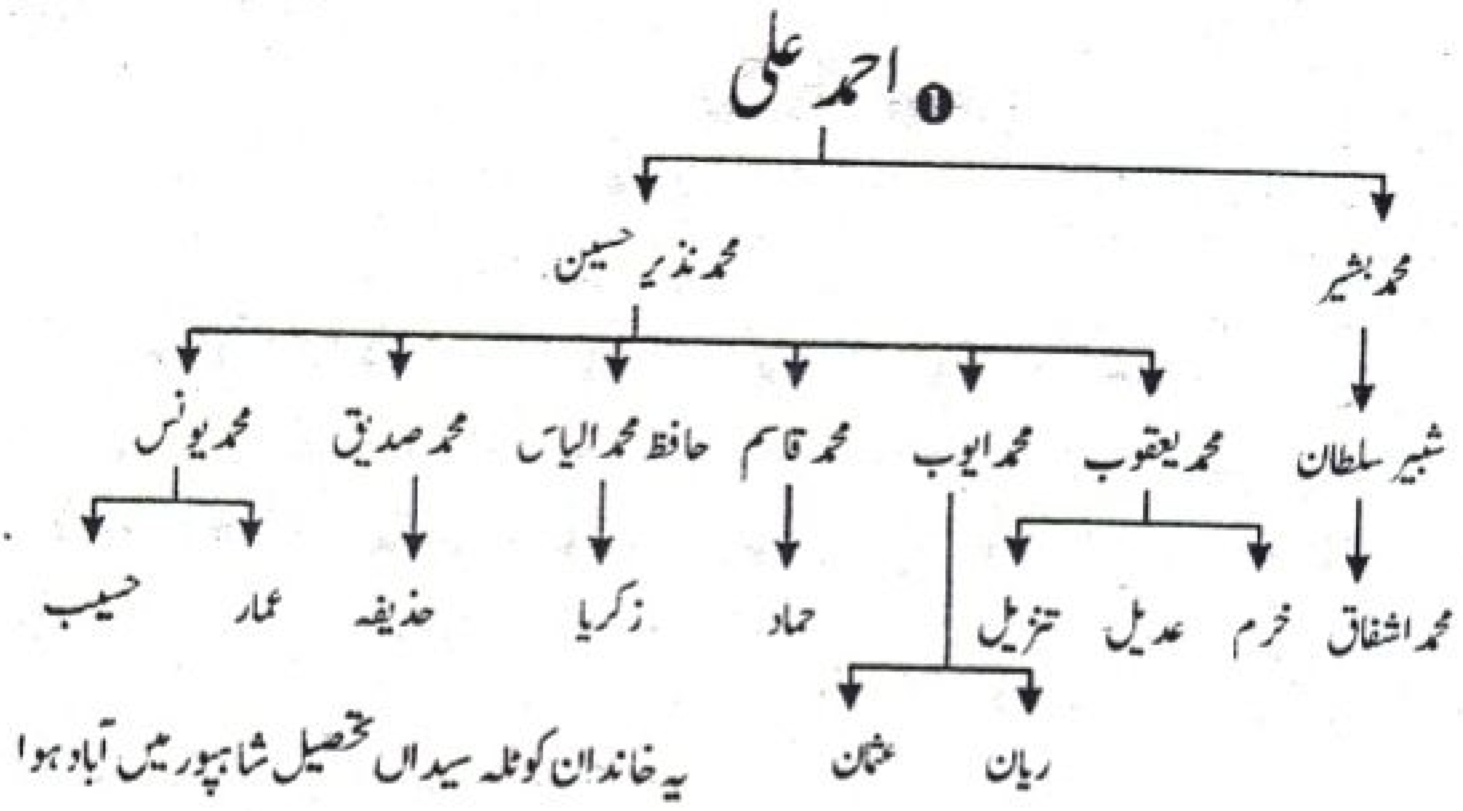
- باقر
  - حاجی نتھا
    - حاجی کرم بخش
      - نجیب الدین ❷
      - حاجی محمد یوسف
        - شوکت علی پٹواری
          - محمد سلیم
            - طارق سلیم
            - عارف سلیم
            - فیصل سلیم
            - فروکہ میں آباد ہیں
          - محمد نعیم
          - محمد حلیم ❸
        - محمد علی
          - اختر
    - محمد عمر ×
    - محمد اسماعیل
      - حکیم عبد الرشید
        - ناظم علی
          - کیپٹن ڈاکٹر جمال عبد الناصر
          - حافظ بلال
        - محمد حنیف
          - مبشر
          - مدثر
      - عبد الکریم
        - عبد العزیز
          - عبد اللطیف
          - ذیشان
          - احمد سلطان
        - عبد الوحید
          - عتیق الرحمن
          - ثناء اللہ
          - صمد
          - حبیب
          - اسحاق
          - کوٹلہ سیداں تحصیل شاہپور میں آباد ہیں
    - احمد علی ❶
- ممو ×
- بساو ×

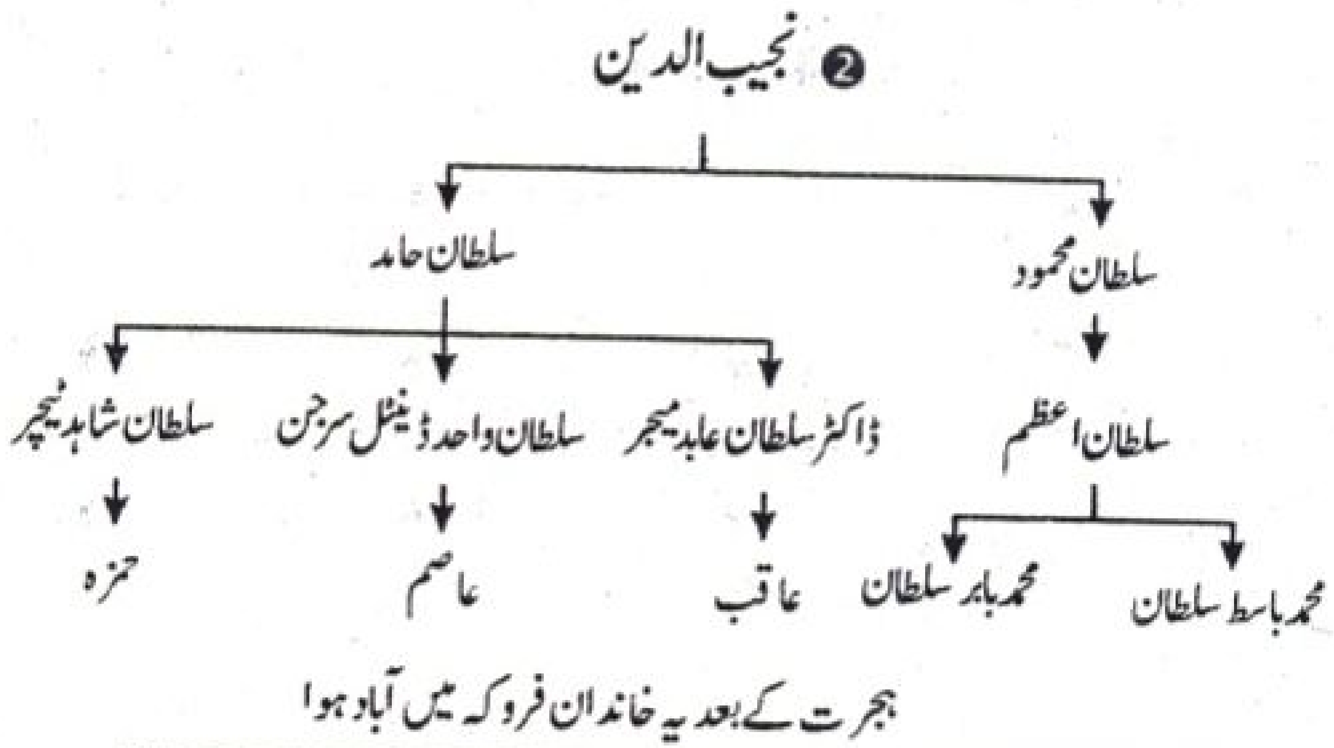


❸ محمد حلیم

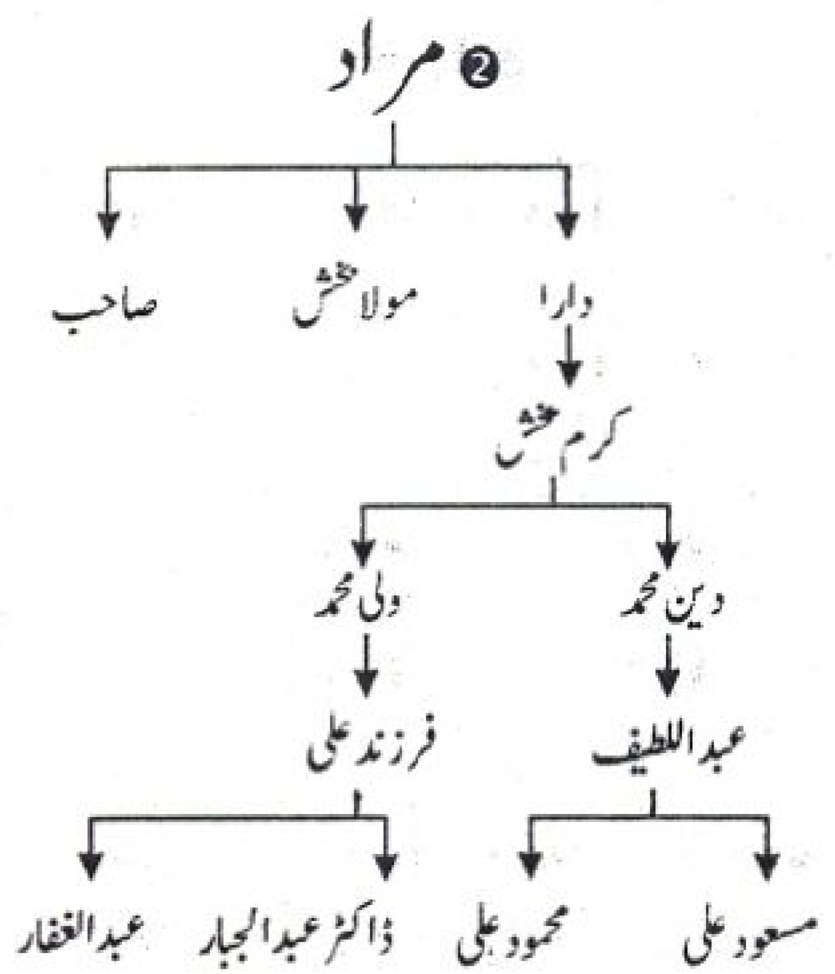


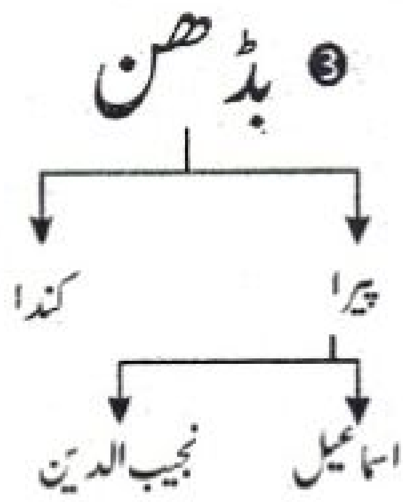
- یاسر حلیم
- عبد الرحمن





حاجی کرم بخش کے پسر نجیب الدین کا بڑا بیٹا جناب سلطان محمود محکمہ تعلیم سے بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائر ہوا۔ اب فردوس پارک سنت نگر میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کا پسر سلطان اعظم سپیشل ایجوکیشن کے ایک ادارے کا پرنسپل ہے۔ ان کے چھوٹے بھائی سلطان حامد کا لڑکا ڈاکٹر عابد پاک فوج میں میجر ہے۔ ان کا دوسرا پسر سلطان واحد ڈینٹل سرجن ہے اور تیسرا شاہد سلطان ہے۔ اسی خاندان کے مشہور حکیم عبدالرشید کا بیٹا ناظم علی خزانہ گیٹ ہائی اسکول لاہور کا ہیڈ ماسٹر ہے۔ حکیم عبدالرشید ولد محمد اسماعیل کوٹلہ سیداں تحصیل شاہ پور میں آباد ہے یہ متمول اور خوشحال تعلیم یافتہ خاندان ہے۔

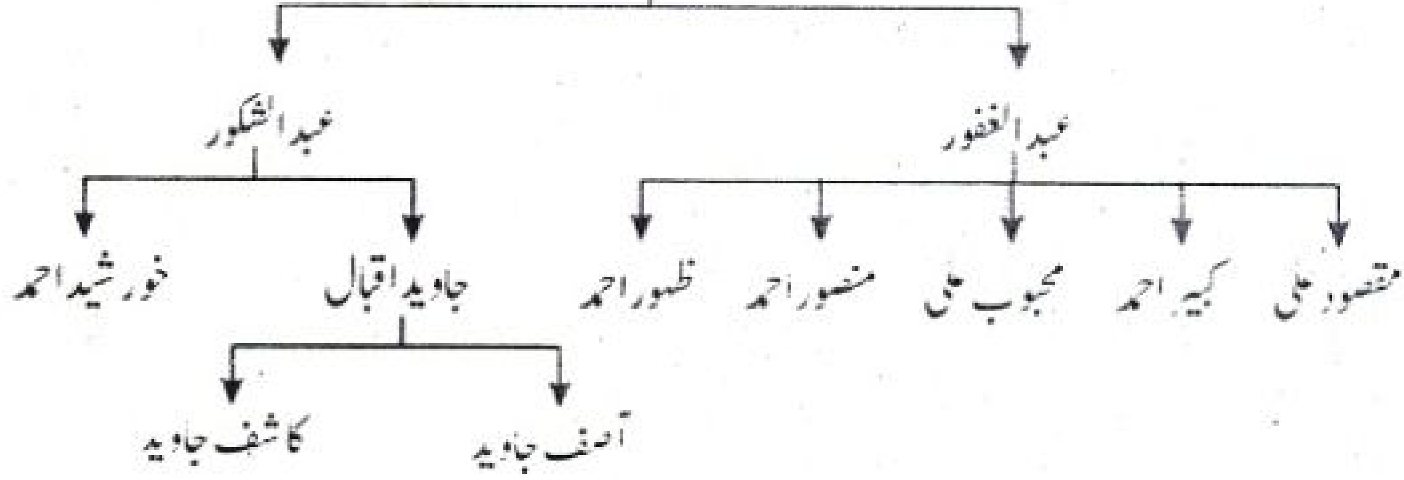


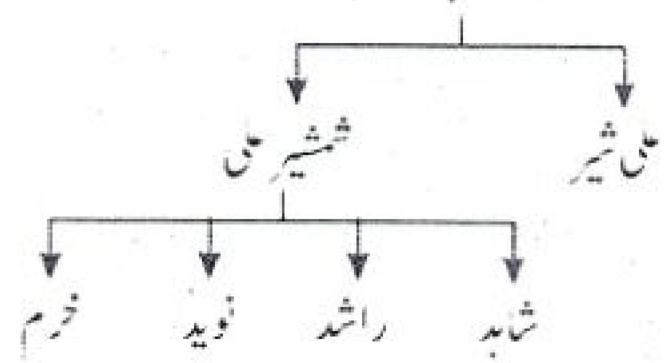


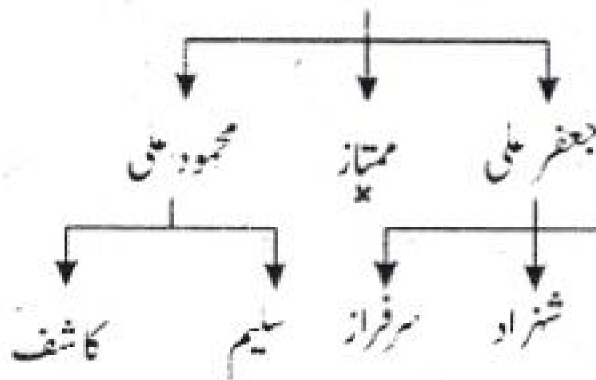
---

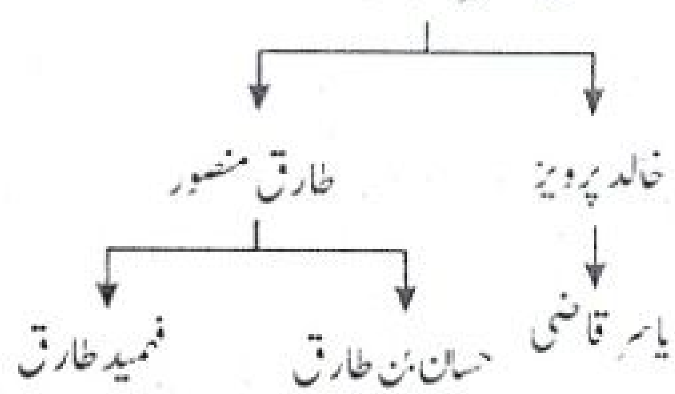
④ جیون

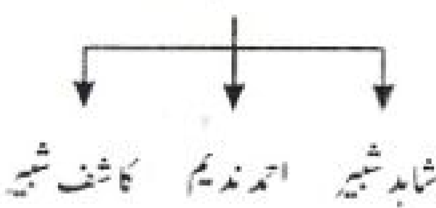
- محمد بخش
  - نور بخش
    - احمد علی
      - محمد شفیع
        - مقبول احمد
          - منصور احمد
          - عارف مقبول
        - منظور احمد
          - فیصل منظور
          - حماد منظور
          - فہد منظور
      - اللہ دیا
        - ④ بشیر احمد شمشاد
        - ⑤ شبیر احمد
      - ① عبدالحکیم
      - ② عبدالکریم
      - ③ عبدالرحیم
  - ایزد بخش
    - یوسف علی
    - یامین علی
  - اللہ بخش
    - عبداللہ
      - عبدالرحمٰن
  - قادر بخش
    - احمد حسن
    - محمد حسن
- خیراتی
  - ہاشم علی
    - ولی محمد
      - امیر حسن
        - رفیع محمد
        - محمد یٰسین
  - سعادت علی
    - رحیم بخش











جناب مقبول احمد ایم اے ایل ایل بی نے انتہائی ذمہ دار عہدوں پر خدمات سر انجام دی ہیں۔ نجمن کے بانی جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔ گارڈن ٹاؤن لاہور میں رہائش پزیر ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ ن کا پسر منصور احمد ایم بی اے ہے مقبول احمد کے دونوں لڑکے امریکہ میں ہیں۔ ان کا چھوٹا بھائی نظور احمد بمعہ اہل و عیال نیویارک میں ہے۔

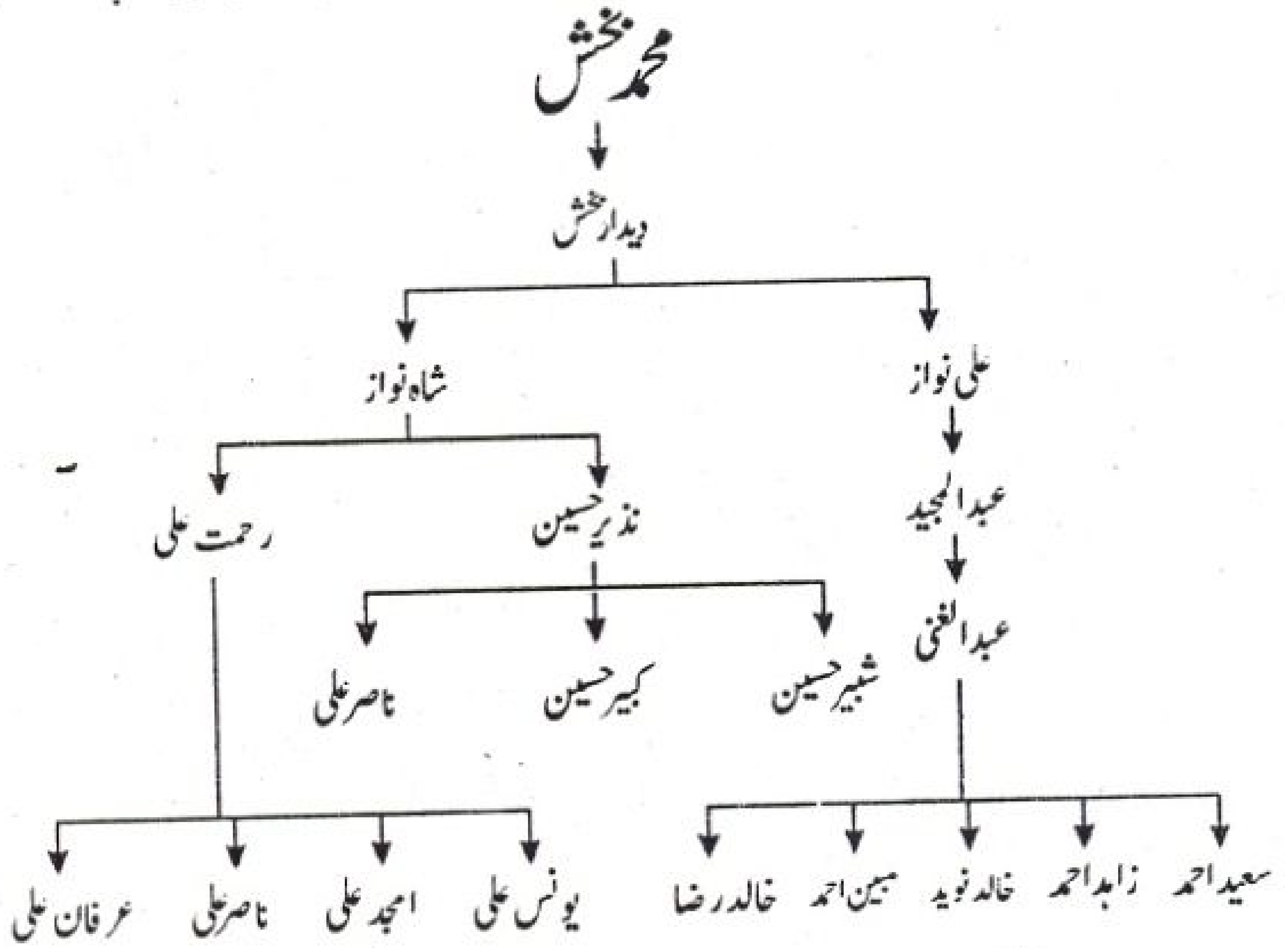
جناب ماسٹر اللہ دیا کے دو پسران بشیر احمد اور شبیر احمد تھے۔ بشیر احمد شاہری والے عبدالمجید کے داماد ہیں۔ فوت ہو چکے ہیں اس کے دو لڑکے خالد پرویز اور طارق پرویز ہیں۔ طارق پرویز اولپنڈی میں کاروبار کرتا ہے اس کا یاسر خالد ہے طارق پرویز فاٹا میں اکاؤنٹنٹ ہے اور یونیورسٹی ٹاؤن

پشاور کی ارباب روڈ سکندر آباد کے مکان نمبر 812 میں مقیم ہے اس کے دو لڑکے ہیں بڑا فہد طارق ہے۔ خالد پرویز بشیر لندن میں کاروبار کرتا ہے۔

شاہد شبیر ایم بی اے لندن میں مقیم ہے۔ بشیر احمد اور اس کے دیگر دو پسران وحت روڈ لاہور میں رہتے ہیں۔ امیر حسن نمبردار ہے اور گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہے۔ یوسف علی پاراچنار میں ڈاکٹر تھے۔ جوانی میں فوت ہو گئے تھے۔ ایزد بخش اور قادر بخش کا خاندان داب کھیڑی میں منتقل ہو گیا تھا اس لئے ان کو اس گاؤں میں تحریر کیا گیا ہے۔

اس طرح یہ وسیع خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور متمول ہے۔

جناب محمد بخش اس گاؤں کے مشہور نمبردار تھے اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



جناب عبدالغنی کے پسران 226ٹی اور رحمت علی کے پسران 227ٹی سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتے ہیں۔ مبین احمد اور حامد رضا محکمہ صحت میں ملازم ہیں جناب نذیر حسین کا بیٹا شبیر حسین کمشنر آفس میں ہیڈ کلرک ہے۔ یونس علی پٹواری اور امجد علی نائب تحصیلدار ہے۔ ناصر علی چک نمبر 104 جنوبی میں رہتا ہے۔

جناب علم الدین وریال کلاں گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ اس کا پسر محمد یوسف انگلینڈ میں مقیم تھا۔ فوت ہو گیا ہے اس کے لڑکے محمد اسلم۔ محمد اعظم، محمد ناظم اور محمد وسیم انگلینڈ میں ہیں اس کا لڑکا محمد نعیم قتل ہو گیا ہے۔

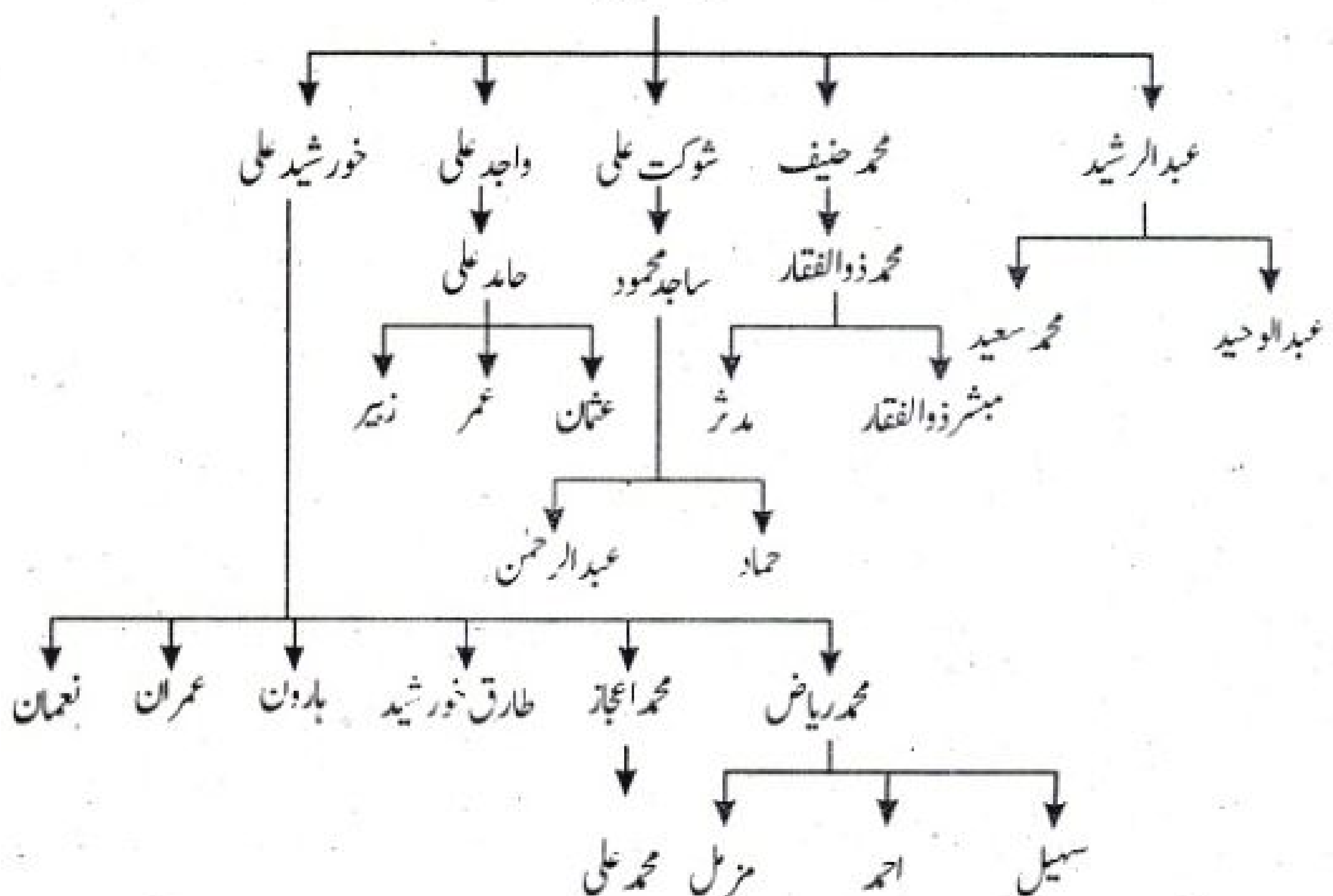
جناب قادر بخش کے خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

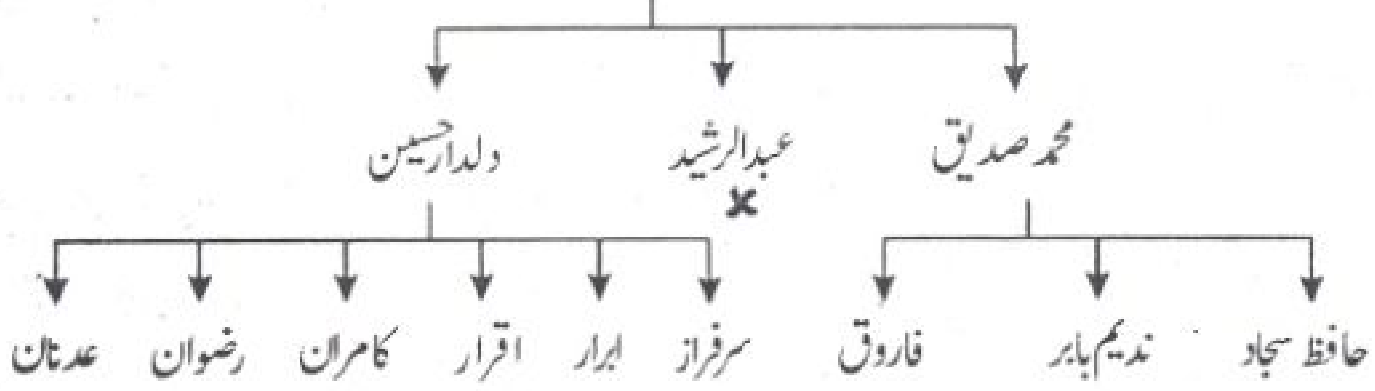
قادر بخش

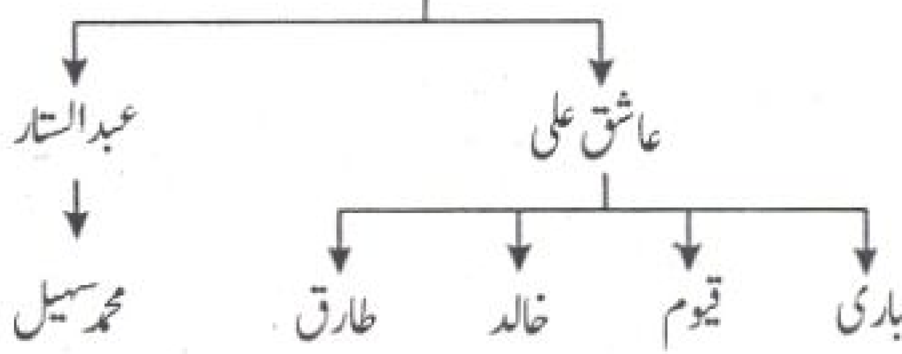
- امام بخش
  - دین محمد
    - بشر احمد
      - صغیر احمد
        - محمد عرفان
          - عبداللہ
          - عمار
        - محمد عمران
          - ارحم
        - محمد رضوان
  - نجیب دین
    - محمد لطیف ← عبدالواحد
      - معاذ ندیم
      - آصف نوید
  - ❸ محمد شفیع
  - ❹ محمد شریف
  - ❺ شیر محمد
  - ❻ محمد غفور
- رحمت اللہ
  - سراج دین ×
- قاسم علی ×
- ولی محمد
  - اصغر علی
    - محمد خلیل
      - محمد یوسف
      - محمد سعید
    - ❼ محمد جمیل
    - شبیر احمد
      - ظہیر بابر
      - فیصل
    - ❽ محمد سلیم
  - اکبر علی
    - محمد علی
      - مقصود احمد
      - مسعود احمد
      - منصور احمد

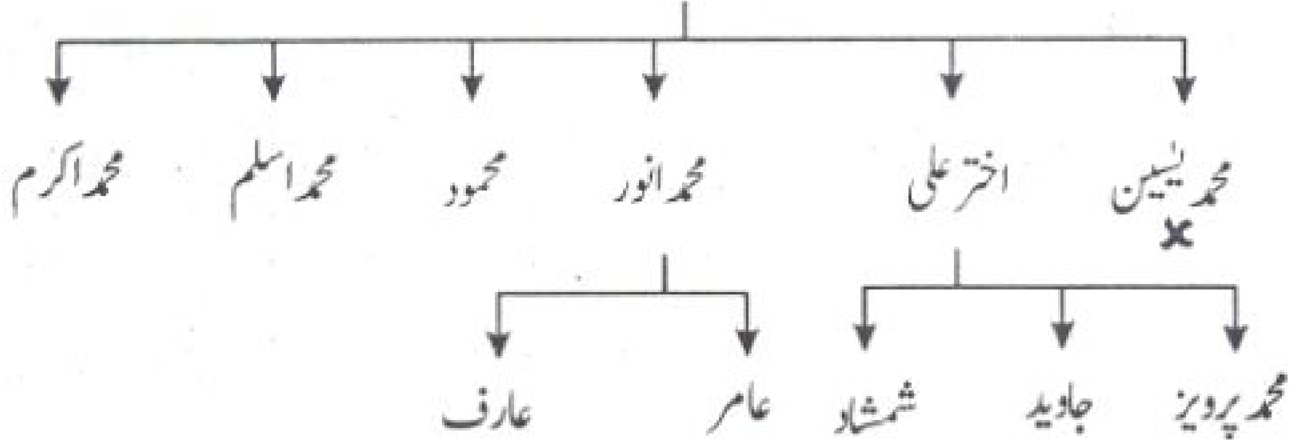


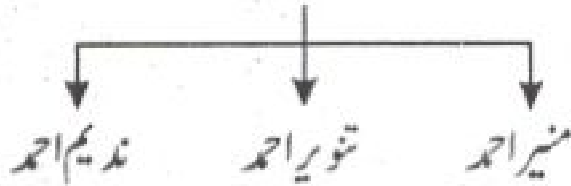
❸ محمد شفیع

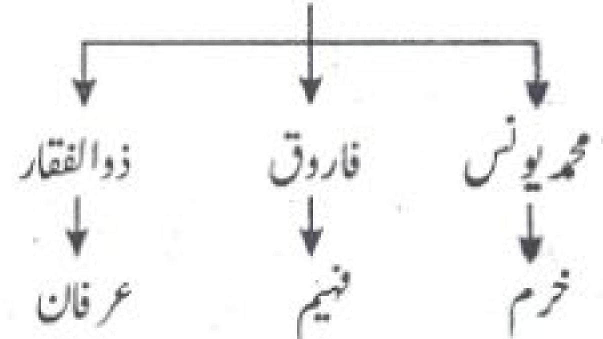












جناب بشیر احمد کو شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کا پسر صغیر احمد نیشنل بنک سے ریٹائر ہو کر کالج روڈ لاہور پر کاروبار کرتا ہے اور 9 آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں مقیم ہے۔ ایک لڑکا حافظ قرآن ہے۔

صاحب علم خاندان ہے۔ عبد الصمد ندیم اس کا داماد ہے۔ محمد لطیف ہجرت کے بعد چک 127 میں آباد ہوا۔ اب نیو سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے مکان نمبر 2 بی گلی نمبر 2 میں رہائش پذیر ہے۔ عبد الواحد اس کے ساتھ رہتا ہے اور ملازمت کرتا ہے۔ عبد الصمد ندیم بی ایس سی بائر کمپنی میں ملازم ہے اور اب جھنگ میں تعینات ہے اس کا معاذ ندیم ہے آصف نوید زیر تعلیم ہے۔ محمد شفیع ہجرت کے بعد 127 میں آباد ہوا۔ فوت ہو چکا ہے۔ انتہائی ملنسار اور بااثر شخص تھا۔ ڈی ممبر اور زمیندارہ کواپرٹیو بائی اسکول چک 127 کا صدر تھا۔ ہڈیوں کا معروف معالج تھا۔ اس فن میں اس کی دور دور شہرت تھی۔ عبد الوحید اور سعید احمد احمد پور لمان صادق آباد میں رہتے ہیں۔ محمد شفیع کا بڑا بیٹا جناب محمد حنیف شہید ہو گیا تھا۔ اس کا فرزند بی اے بی ایڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیم جوانی میں اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا تھا۔ اس کا مبشر ذوالفقار فوج میں کیپٹن ہے اور مدثر ذوالفقار زیر تعلیم ہے۔ یہ خاندان 73 گلشن بلال۔ کالج روڈ سرگودھا میں رہتا ہے۔ شوکت علی زمیندارہ کرتا ہے۔ اور اس کا لڑکا ساجد محمود ملازمت کرتا ہے۔ واجد علی نے شاہ آباد سے تعلیم حاصل کی ہجرت کے بعد چک 127 میں آباد ہوا۔ اس کا پسر حامد علی فوج سے ریٹائر ہو کر غفور ٹاؤن سرگودھا میں دکانداری میں مصروف ہوا اور اب یہ خاندان اسی جگہ سکونت رکھتا ہے۔ خورشید علی واپڈا میں انجینئر ہے اور واپڈا کالونی جھنگ موڑ سرگودھا میں رہتا ہے۔ محمد ریاض سعودیہ میں ملازم ہے۔ محمد اعجاز واپڈا اسلام آباد میں ملازمت کرتا ہے۔ طارق خورشید کاروبار کرتا تھا۔ فوت ہو چکا ہے ہارون خورشید بھی کاروبار کرتا ہے۔ نعمان اور عمران زیر تعلیم ہیں۔

محمد صدیق ویتھ لیبارٹری لاہور میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو کر کاروبار کرتا ہے اور کوٹ لکھپت میں رہتا ہے سجاد حافظ قرآن ہے۔ دلدار حسین کا خاندان چک نمبر 127 میں آباد ہے۔ زمیندارہ اور کاروبار کرتا ہے۔ عاشق کراچی میں کاروبار کرتا تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کے پسران وہیں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ عبد الستار ویتھ لیبارٹری میں ملازم ہے اور لاہور میں جنرل ہسپتال کے نزدیک رہائش ہے۔ محمد غفور کافی عرصہ لاہور میں رہنے کے بعد چک 127 میں منتقل ہوا اور برادری میں کافی نام پایا۔ اختر علی ویتھ لیبارٹری کی ملازمت سے ریٹائر ہو کر والٹن میں رہتا ہے۔ محمد انور بھی اسی لیبارٹری سے ریٹائر ہو کر کوٹ لکھپت میں رہتا ہے۔

محمود علی اور محمد اکرم چک میں زمیندارہ کرتے ہیں۔ محمد اسلم کی لاہور میں میڈیکل دکان ہے ولی محمد کا خاندان ہجرت کے بعد 78 شمالی میں آباد ہوا۔ اصغر علی فوت ہو چکا ہے اس کے دو لڑکے

یڈی ولنگڈن ہسپتال میں ملازم تھے۔ ریٹائر ہو کر لاہور میں رہتے ہیں۔ محمد یوسف سمال انڈسٹریز میں لاہور میں ملازم تھا۔ یونین کا سرگرم رکن تھا۔ وہ قتل کر دیا گیا تھا اس کے پسران اپنے چچا سعید احمد کے ہمراہ مالی پور کچار اوی روڈ میں رہتے ہیں۔ محمد جمیل ملازمت سے ریٹائر ہو کر خدمت خلق میں مصروف ہے ہر دلعزیز ہونے کی بنا پر کونسلر منتخب ہو چکا ہے پراچہ کالونی شاہدرہ میں رہائش ہے اس کے پسران پنا اپنا کاروبار کرتے ہیں شبیر احمد گورنر ہاؤس میں بطور سٹینو ملازم تھا حادثہ کا شکار ہو کر فوت ہو گیا ہے۔ س کے پسران مالی پورہ میں رہتے ہیں محمد سلیم چک 78 میں رہتا ہے اور گورنمنٹ کالج سرگودھا میں ملازم ہے منیر احمد سمال انڈسٹریز کارپوریشن میں ملازم ہے۔

اکبر علی لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں ملازم تھا اس کا خاندان مالی پورہ میں رہتا ہے اس کا اکلوتا پسر محمد علی بنک افسر تھا۔ جوانی میں فوت ہو گیا مقصود احمد پی اے ایف میں ملازم ہے۔ محمد علی کا ایک پسر حافظ قرآن ہے۔

اس طرح قادر بخش کا یہ وسیع خاندان زمیندارہ۔ ملازمت اور کاروبار کی وجہ سے خوشحال ہے اور مختلف شہروں میں آباد ہے۔

ہجرت کے بعد جناب ولی محمد پٹواری علی پور میں آباد ہوا وہ اور اسکا بیٹا فرزند علی دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ فرزند علی کا بیٹا ڈاکٹر عبد الجبار ایم بی بی ایس مشہور سرجن ہیں مرحومین نہایت نیک سیرت اور پرہیزگار انسان تھے۔ فرزند کا دوسرا بیٹا کاروبار کرتا ہے۔ عبد اللطیف بھیرہ میانی میں آباد ہوا۔ اسکے دونوں بیٹے محبوب علی اور محمود علی جوانی میں ہی فوت ہو گئے۔ محمود علی سٹیٹ بنک میں بڑے آفیسر تھے لاولد فوت ہوئے۔ محبوب علی کا ایک لڑکا لاہور میں ملازمت کرتا ہے۔

جیون کا شجرہ ملاحظہ فرمائیں۔ میر حسن کے دو پسر تحریر ہوئے ہیں دراصل اس کے چار پسران محمد رفیع، محمد یٰسین، ناظم علی اور عاشق علی ہیں۔ محمد رفیع کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد یٰسین کے پرویز، جاوید اور شاہد حسین ہیں۔ پرویز لاہور ائیرپورٹ پر ملازم ہے۔ ناظم علی گاؤں میں زمیندارہ کرتا ہے۔ اس کے فاروق، عبد الرؤف اور عبد القدوس ہیں۔ عاشق علی بھی زمیندارہ کرتا ہے۔ اسکے طارق علی، نعیم ختر، محمد آصف وغیرہ ہیں۔ طارق کا عثمان اور نعیم کے بلال وحماد وغیرہ تین لڑکے ہیں۔

جناب نجیب الدین ولد کریم بخش کے چار پسران محمد رفیق، شوکت علی، عاشق علی اور یاست علی ہیں۔ محمد رفیق کے محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں۔ محمد اسلم ایرفورس میں ملازم ہے۔ یہ خاندان

چک نمبر 104 جنوبی میں رہتا ہے۔ ریاست علی فوت ہو چکا ہے۔ شوکت علی اور عاشق علی کے تین تین لڑکے ہیں۔ نجیب الدین کا بھائی فیض محمد حملہ میں گولی لگنے سے زخمی ہو گیا تھا حملہ کے پانچ دن بعد گاؤں میں ہی فوت ہو گیا تھا۔

نجیب الدین کے بھائی قمر الدین اور فیض محمد کے بیٹے بھی اسی چک میں آباد ہیں۔ قمر الدین کے محمد حنیف اور محمد صغیر ہیں۔ حنیف کے پسران عبدالغفار، عبدالستار اور طاہر ہیں۔ عبدالغفار ایر فورس سے ریٹائر ہوا ہے اور اب گوجرانوالہ میں دکانداری کرتا ہے۔ عبدالستار مدرس ہے اس کا عبدالرحمٰن وغیرہ ہیں۔ محمد صغیر کے چار پسران مسمیان محمد عثمان، عرفان اور عبدالرحمٰن وغیرہ ہیں۔ فیض محمد کے دو پسران محمد مشتاق اور محمد لقمان ہیں۔ مشتاق کے دو اور لقمان کے تین لڑکے ہیں۔

جناب اللہ دیا کا خاندان بھی اسی چک میں آ گیا، اس کے تین پسران محمد رفیق، محمد صدیق اور محمد شفیق ہیں۔ رفیق کے پانچ لڑکے مسمیان محمد اسلم، محمد اکرم، محمد اشرف، محمد انور اور محمد سرور ہیں، محمد صدیق کا خاندان بلوچستان میں ہے۔ محمد شفیق کے تین لڑکے ہیں اور اس کا خاندان اسی چک میں آباد ہے۔

اسی گاؤں کے جناب ملاں قطب الدین پابند صوم وصلوٰۃ نہایت ہی ملنسار اور ہر دلعزیز تھے ہجرت کے بعد اپنے واحد پسر احمد حسن کے ہمراہ علی پور میں آباد ہوئے۔ دونوں باپ بیٹا فوت ہو چکے ہیں۔ احمد حسن کی اولاد نرینہ نہ ہے۔ ولائتی کے اشرف اور بشیر چک 78 میں آباد ہوئے۔ زمیندارہ کرتے ہیں اور اپنے پسران کے ہمراہ وہیں رہتے ہیں۔

اسی گاؤں کے جناب محمد ابراہیم کے پسر عبدالرشید مرحوم کے چار بیٹے محمد یٰسین، محمد یامین، محمد نعیم اور محمد شمیم ہیں۔ محمد یٰسین فوت ہو چکا ہے اس کے پسران محمد سلیم، محمد سہیل، حیدر علی، شکیل احمد، محمد احمد، محمد عمر اور حمزہ ہیں۔ محمد یامین واپڈا میں ایس ڈی او گوجرانوالہ ہے اس کے محمد اسلم، محمد اکرم، امجد شہزاد اور احمد شہزاد ہیں۔ جبکہ محمد نعیم کا محمد حنان اور محمد شمیم کا فیصل شہزاد ہے۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد انار کلی لاہور میں آباد ہوا اور کاروبار کرتا ہے۔

14۔ چڈیالی

یہ گاؤں چڈیالہ سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر تھا۔ چھوٹا سا گاؤں تھا آبادی کی اکثریت غیر مسلم تھی۔ اس برادری کے صرف چند خاندان یہاں آباد تھے۔ جناب فیض محمد کا خاندان ہجرت کے بعد "درویش کی" میں آباد ہوا۔ ان کے پسران مسمیاں محمد حسن اور امیر حسن ہیں۔ اول الذکر کے پسران نثار احمد سائنس ٹیچر اور عمران ہیں آخر الذکر کے پسران محمد اکرم، محمد اکرام اور ناصر محمود ہیں۔ محمد اکرم پاکستان اسٹیل ملز میں کوارڈینیشن آفیسر ٹوڈائریکٹر پروجیکٹ ہیں۔ ناصر محمد بی ایس سی آنرز ہیں اور دونوں بھائی گلشن حدید کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

15۔ حسن پورہ

ضلع کرنال کی سرحد پر تحصیل انبالہ کا یہ آخری گاؤں دریائے مارکنڈا کے کنارے واقع تھا۔ اس نام کا ایک گاؤں تحصیل جگادھری میں بھی تھا۔ حسن محمد اس کے پہلے آباد کار تھے ان کے نام کی نسبت سے اس کا نام حسن پورہ ہوا۔

جناب حسن محمد کا پسر فضل الدین نمبردار تھا۔ جس کے بعد اس کا بڑا لڑکا ارجمند نمبردار ہوا۔ ارجمند کا پسر رحمت علی نمبردار ہجرت کے بعد غلہ منڈی گھکڑ میں آباد ہوا۔ اس کا لڑکا محمد رفیق اس منڈی کا مشہور آڑھتی ہے جو وارڈ نمبر 4 میں رہتا ہے۔ یہ ایک خوشحال گھرانہ ہے۔

جناب حاکم علی کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 1/13 ایل میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران مسمیان محمد صدیق اور محمد شریف ہیں۔

جناب حوالدار شمس الدین کے پسران مسمیان صلاح الدین، شہاب الدین، جلال الدین شکیل الدین اور معین الدین محلہ حسن آباد لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ صلاح الدین گیمن کمپنی کا حصہ دار ہے اور شہاب الدین ریلوے میں گارڈ ہے۔

جناب محمد بشیر ولد نعمت علی کا خاندان نمبر 30 شمالی اور عبدالغفور ولد حسین بخش چک نمبر 78 میں رہتا ہے۔ شمس الدین ولد نور احمد کچی بستی سرگودھا میں رہتا ہے نتھو ولد وزیر علی موضع کالو

ولی اور ارجمند کے پسران نجیب الدین اور نیاز احمد کا خاندان موضع گھڑتل تحصیل ڈسکہ میں آباد ہے۔

جناب فیض محمد کے پسران محمد منیر اور منظور احمد قادر آباد میں رہتے ہیں جناب واحد حسن واپڈا کالونی کوئٹہ میں آباد ہے۔

جناب رحمت اللہ کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے اس کے چار پسران مسمیان خلیل احمد۔ بشیر احمد۔ عبدالمجید اور عبدالشکور ہیں۔ خلیل احمد کے خالد محمود اور طارق محمود ہیں۔ بشیر احمد کے محمد کبیر، محمد شبیر اور محمد ظہر ہیں، محمد عارف، محمد بشارت عبدالحمید کے لڑکے ہیں جبکہ عبدالشکور کے لڑکوں کے نام عبدالقیوم عبدالخالق اور محمد زاہد ہیں۔

جناب قادر نواز کے پسران علی نواز، عبدالغفور اور شاہ نواز بھی چک نمبر 30 شمالی میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب عنایت اللہ کا خاندان بھی اسی چک میں رہتا ہے۔ اس کے پسر عبدالرشید کے بیٹے کا نام محمد بشیر ہے۔ جس کے لڑکے محمد اشرف، محمد اسلم، محمد اکرم، محمد طارق اور محمد افضل ہیں، محمد اشرف کے محمد امجد، محمد سجاد اور محمد ارسلان ہیں، محمد اسلم کے محمد عاطف اور محمد وقاص ہیں۔ غلام محمد کا خاندان بھی اسی چک میں سکونت پذیر ہے اس کے پسران احسان محمد، محمد رفیق اور منظور احمد ہیں۔ احسان محمد کا محمد طارق اور محمد رفیق کا راشد علی ہے۔

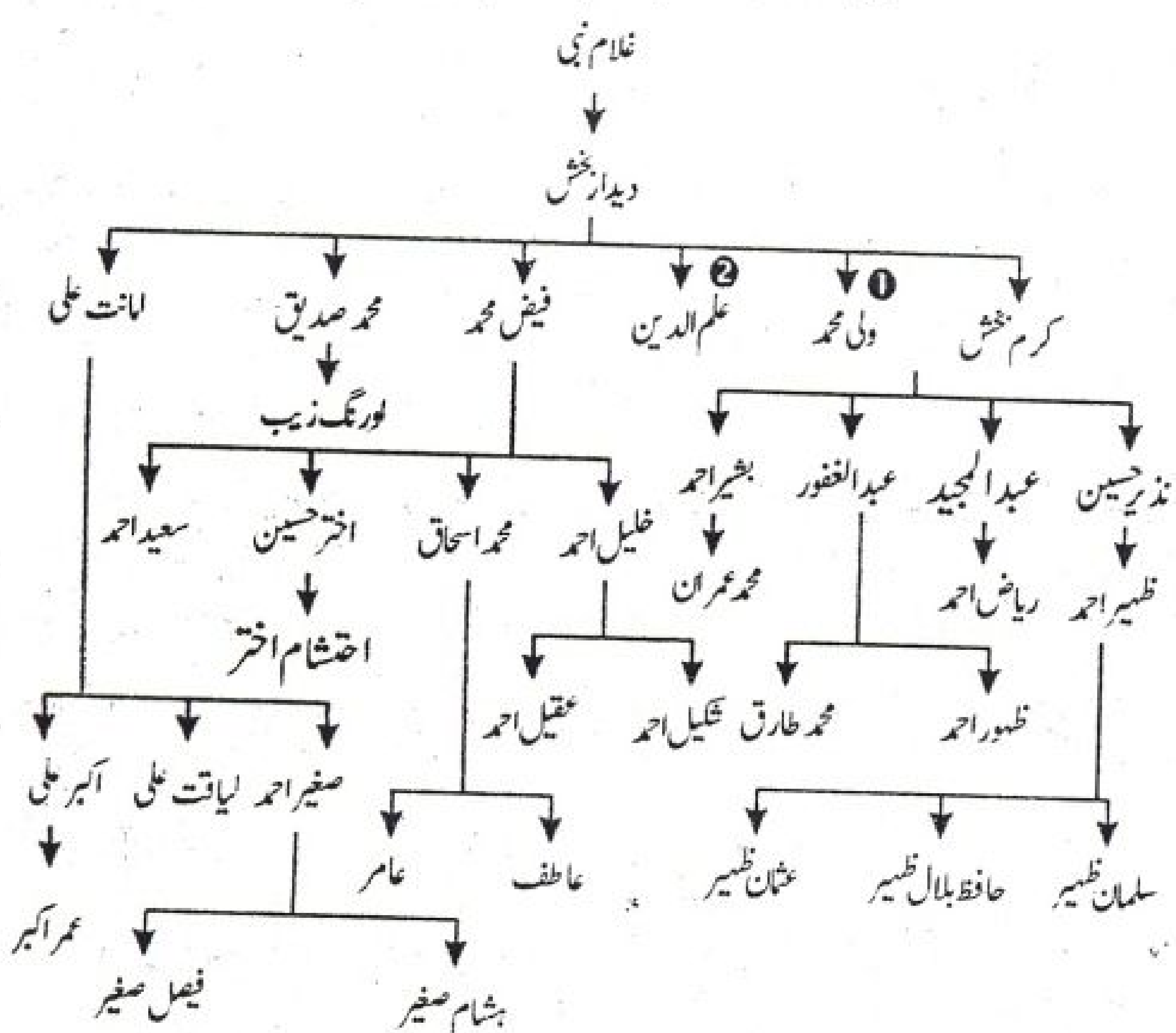
جناب نیامت علی ہجرت کے بعد اسی چک میں آباد ہوا۔ اس کے پسران محمد بشیر، فیض محمد اور مراتب علی ہیں۔ محمد بشیر کے محمد طفیل، محمد اعظم اور محمد ریاض ہیں، فیض محمد کے لڑکوں کے نام ضیاء اللہ، ثناء اللہ اور منشی ہیں۔ ضیاء اللہ کا مبارک علی اور مبارک کا شاہ میر ہے۔ مراتب علی کے بیٹے کا نام عبدالحمید ہے۔ جس کے لڑکوں کے نام ذوالفقار، لیاقت علی، محمد ناصر، محمد ارشاد، محمد یونس، محمد طاہر ہیں۔ ذوالفقار کے عبدالجمال، عبدالرحمان، عبدالستار اور عبدالقادر ہیں۔ لیاقت علی کے محمد یوسف محسن اور احسان فاروق ہیں محمد ناصر کا عبداللہ اور محمد ارشاد کے کلیم اللہ اور احتشام الحق ہیں محمد یونس کے عبدالوہاب اور محمد عمر ہیں جبکہ محمد طاہر کا حبیب اللہ ہے۔ جناب محمد شفیع کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے اس کے لڑکے کا نام عبدالطیف ہے جس کا ریاست علی ہے اس کے پانچ لڑکے

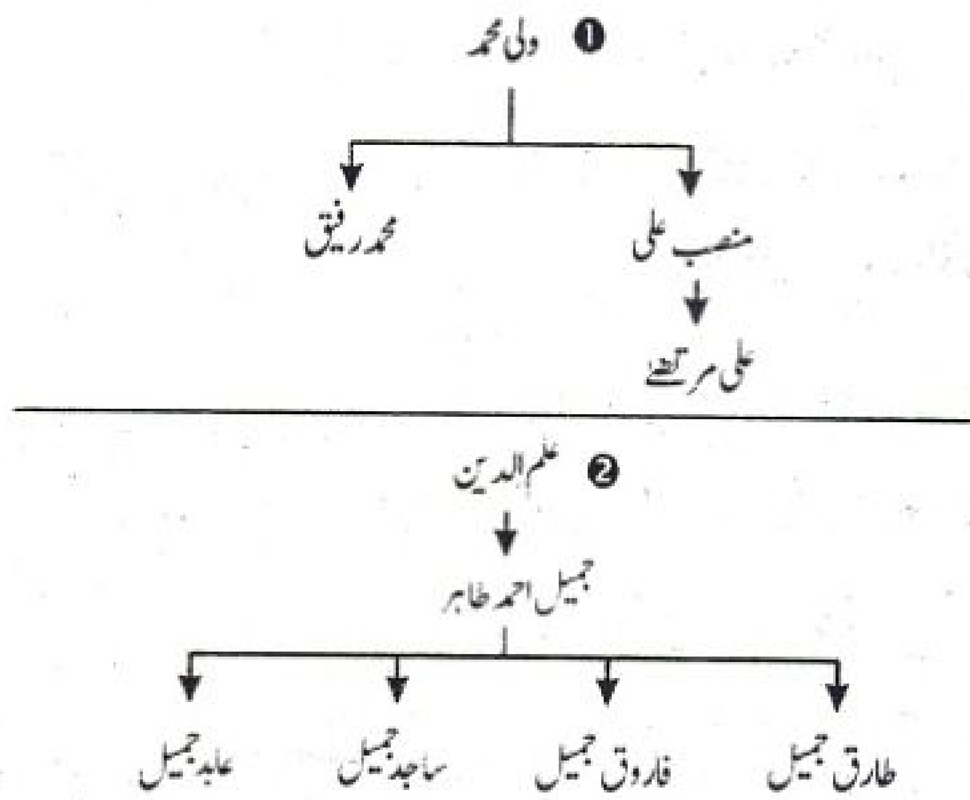
مسمیان محمد جاوید پرویز، عامر سلطان، محمد زبیر احمد، حمید احمد اور محمد ارسلان ہیں۔

جناب رحیم بخش کا وسیع خاندان ہے اور اسی چک میں آباد ہے۔ اس کے دو لڑکوں نور محمد اور غلام بھیک میں سے نور محمد کی کوئی اولاد نہ ہے غلام بھیک کے عبدالشکور، عبدالغفور، عبدالرزاق، حافظ محمد نذیر، محمد اقبال اور محمد ممتاز ہیں۔ عبدالشکور کے لڑکوں کے نام محمد فاروق، عبدالروف، محمد ساجد اور عبدالرحمان ہیں۔ عبدالغفور کے محمد قیصر، محمد آصف، محمد تنویر، محمد بابر اور محمد واصف ہیں۔ عبدالرزاق کے محمد اعظم، محمد معظم اور محمد خرم ہیں۔ حافظ محمد نذیر کے فرمان احمد، محمد عبداللہ، محمد عدنان اور محمد ارسلان ہیں، محمد اقبال کے نوید اقبال اور احسن اقبال اور محمد ممتاز کے محمد منزمل اور راحیل ممتاز ہیں۔

اس گاؤں کے دیدار بخش کا وسیع تعلیم یافتہ باثر خاندان ہے۔

اس خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔





جناب دیدار بخش دارا کے نام سے مشہور تھے۔ ان کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر13/1AL آر میں آباد ہوا۔ نذیر حسین فوت ہو چکا ہے اس کا پسر جدہ میں ملازم ہے اس کے تین پسران ہیں۔ بلال ظہیر حافظ ہے۔

عبدالمجید بھی فوت ہو گیا ہے۔ ریاض احمد واپڈا میں ملازم ہے اس کا ایک لڑکا ہے۔ عبدالغفور بھی فوت ہو چکا ہے اس کے دونوں پسران سرگودھا شہر میں کاروبار کرتے ہیں۔ بشیر احمد امریکہ میں ہے اس کا پسر لاہور میں رہتا ہے۔ ولی محمد کا منصب فوج سے ریٹائر ہو کر زمیندارہ کرتا ہے۔ علی مرتضیٰ رینالہ خورد میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد رفیق لاولد فوت ہو چکا ہے۔

جمیل احمد طاہر واپڈا میں ڈائریکٹر فنانس تھے۔ ریٹائر ہو چکے ہیں گلشن راوی 39 قیصر پارک میں مقیم ہیں۔ ساجد جمیل ایم بی اے ہے اور ایک فرم میں اہم عہدہ پر تعینات ہیں۔ طاہر کی ایک بیٹی صائمہ جمیل ڈاکٹر ہیں طارق جمیل واپڈا میں بجٹ افسر ہے وہ ایم بی اے اور ایم ایس سی ہے خلیل احمد فوج سے ریٹائر ہوئے ہیں شکیل احمد ایم ایس سی ہے اختر حسین ایم کام ڈپٹی چیف ایڈیٹر واپڈا فیصل آباد غلہ منڈی جھنگ میں مقیم ہیں خلیل احمد لاہور، محمد اسحاق چک نمبر 13 میں مقیم ہے۔

سعید احمد پاکستان سٹیل ملز میں ملازم ہے رہائش بھی کراچی میں ہے محمد صدیق پولیس سے ریٹائر ہو کر فوت ہو چکا ہے اس کا لڑکا شیخوپورہ میں رہائش پذیر ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ امانت علی بحرین کے مشہور و معروف تاجر ہیں۔ صغیر احمد اور اکبر علی بھی بحرین میں کاروبار کرتے ہیں۔ صغیر کے لڑکے

زیر تعلیم ہیں۔ اکبر کے لڑکے عمر وغیرہ زیر تعلیم ہیں۔ ڈاکٹر لیاقت علی آنکھوں کے ماہر ہیں۔ ایف۔ آر۔ سی ایس ہیں اور انگلینڈ میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ امانت علی کی دختر ڈاکٹر نسرین کراچی میں ڈینٹل سرجن ہیں۔ جناب اختر حسین 19 گریڈ کے افیسر ہیں متاب گڑھ کے محمد رمضان کے داماد ہیں محمد اسحاق کی دختر روبینہ اختر بی۔ ایس۔ سی ہے اور شاہین ایم اے ہے شکیل احمد ایم۔ ایس۔ سی ہے اور ٹیکسیشن افسر ہے اور عقیل احمد بی اے ہے اور پلاننگ افسر ہے ڈاکٹر مسعود اختر رسول پور والے امانت علی کے داماد ہیں۔ ظفر اقبال ولد محمد رفیق سکنہ حویلی محمد صدیق کے داماد ہیں۔ اس طرح جناب دارا کا یہ وسیع خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ کاروباری اور اعلی عہدوں کے حامل افراد پر مشتمل ہے جو مختلف شہروں اور علاقوں میں آباد ہیں۔ جناب شادی کے پسر نوازش علی کے نور محمد۔ احسان محمد۔ دین محمد اور محمد یوسف ہیں نور محمد کے چار لڑکے مسمیان اختر علی تنویر، ڈاکٹر ارشد علی، ڈاکٹر لیاقت علی اور خالد محمود ہیں۔ اختر علی تنویر ملتان چھاؤنی کی شیر شاہ روڈ پر اپنے اسکول موسومہ گرامر ہائی اسکول کے پرنسپل ہیں اس کے دو بیٹے حسن اختر اور عثمان اختر ہیں۔ ڈاکٹر ارشد علی ایر فورس سے بطور ونگ کمانڈر 1999 میں ریٹائر ہو کر ہمدرد کمپیوٹر یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے امریکہ سے پی ایچ ڈی 1992 میں اپٹو الیکٹرانکس کے شعبہ میں کی تھی اس کے بلال ارشد اور معاذ اللہ ارشد ہیں۔ وہ 1978 میں ایر فورس میں ملازم ہوئے۔ ڈاکٹر لیاقت علی نشتر میڈیکل کالج میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ قصبہ گجرات میں مقیم جناب خالد ارائیں کے داماد ہیں ملتان کینٹ میں اس کا کلینک ہے خالد محمود کاروبار کرتا ہے۔ ملتان میں رہائش پذیر ہے۔ ابتداً یہ خاندان نند پور میں آباد ہوا۔ نوازش علی 1963 میں ملتان آگیا تھا۔ اس کے دیگر برادران دین محمد، احسان محمد اور محمد یوسف نند پور میں آباد ہیں۔

ہجرت کے بعد جناب احسان محمد کا پسر محمد ارشاد چک نمبر 33 میٹھالک میں آباد ہوا اب 25 سال سے مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں مقیم ہے مٹھائی کا کاروبار کرتا ہے اس کے محمد خرم۔ محمد عدنان اور محمد عدیل ہیں۔

جناب نصیر الدین کے محمد اکرم۔ محمد عمران۔ محمد عرفان اور محمد رضوان ہیں۔ محمد عمران کے علی اور طلحہ ہیں۔ محمد عرفان کا محمد زبیر ہے محمد عرفان بجلی کا ٹھیکدار ہے۔ باقی خاندان کی مٹھائی کی دکان ہے۔ یہ خاندان مسلم ٹاؤن میں آباد ہے۔

16۔ حمید پور

یہ گاؤں انبالہ سے 15 میل، ملانہ سے 3 میل اور اللہ پور سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ تمام گاؤں ارائیوں کا تھا اس گاؤں کو حمید نے آباد کیا تھا اور اس کے نام پر یہ حمید پور ہوا۔

مولا بخش کے تین لڑکے اللہ بخش، عبداللہ اور اللہ دین تھے۔ عبداللہ لاولد فوت ہوا۔ اللہ بخش کا شمس الدین ہے جس کی صرف مادینہ اولاد ہے۔ اللہ دین کا ایک لڑکا عبدالغفور تھا جس کے تین پسران ظہیر دین۔ محمد یونس اور اختر علی ہیں۔ جناب ظہیر دین کے دو پسر مقصود احمد اور جاوید مسعود ہیں۔ مقصود احمد واپڈا میں سٹینو ہے۔ جناب محمد یونس کے تین پسران طاہر محمود، طارق محمود اور قیصر محمود ہیں۔ جناب اختر علی اور محمد یونس کے پسران غلہ منڈی شیخوپورہ میں رہتے ہیں اور طارق انٹر پرائز کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔ خوشحال اور مشہور خاندان ہے ظہیر دین کے پسران بھی غلہ منڈی شیخوپورہ میں رہتے ہیں۔ عبدالغنی کے دو پسران منصب علی اور سعید الدین ہیں۔ منصب علی کے پسران محمد جمیل اور محمد نذیر مرالی والا ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔ سعید الدین کے دو پسران میں سے محمد اسحاق موضع جتیا ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ میں اور عبدالرشید شریف سٹریٹ محلّہ مغل پورہ شیخوپورہ میں قیام پذیر ہیں۔ محمد اسحاق کے 7 لڑکے مسمیان محمد اشفاق ملازم واپڈا، محمد عباس، محمد الیاس، محمد سجاد، محمد اعجاز، محمد وقاص عظیم اور سکندر رضا ہیں۔ عبدالرشید واپڈا میں ملازم ہے اس کے چھ لڑکے مسمیان محمد سعید، محمد انیس، محمد نعیم، محمد امین، محمد نوید اور محمد زبیر ہیں۔

جناب محمد ابراہیم کے پسر محمد یامین چک 48 میں رہتا ہے۔ ملازمت کرتا ہے جناب محمد شفیع اپنے پسران ڈاکٹر اکبر علی، اصغر علی، اشرف علی، محمد افضل، محمد عمران کے ہمراہ پھالیہ میں آباد ہے۔

جناب اکبر علی کے پسران محمد صدیق اور عبدالعزیز منظور کالونی کراچی میں آباد ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ اول الذکر کا ایک پسر محمد جمیل ہے اور آخر الذکر کا پسر محمد رفیق ہے۔

محمد رفیق کے تین بیٹے محمد حفیظ، محمد سعید اور محمد عتیق ہیں اور آخری دو کاروبار کرتے ہیں جبکہ حفیظ اسٹیٹ بنک لاہور میں ملازم ہے۔

جناب قاسم علی اور اس کے برادران حاکم علی، ہاشم علی اور رولیا کورنگی 2/1/2 نمبر کراچی میں رہائش پذیر ہے۔ قاسم علی کے پسران دین محمد اور علم الدین ہیں جبکہ حاکم کا پسر رحمت اللہ ہے۔ ہاشم علی کے پسران نجیب الدین، جمشید، الیاس اور نصیر الدین ہیں۔

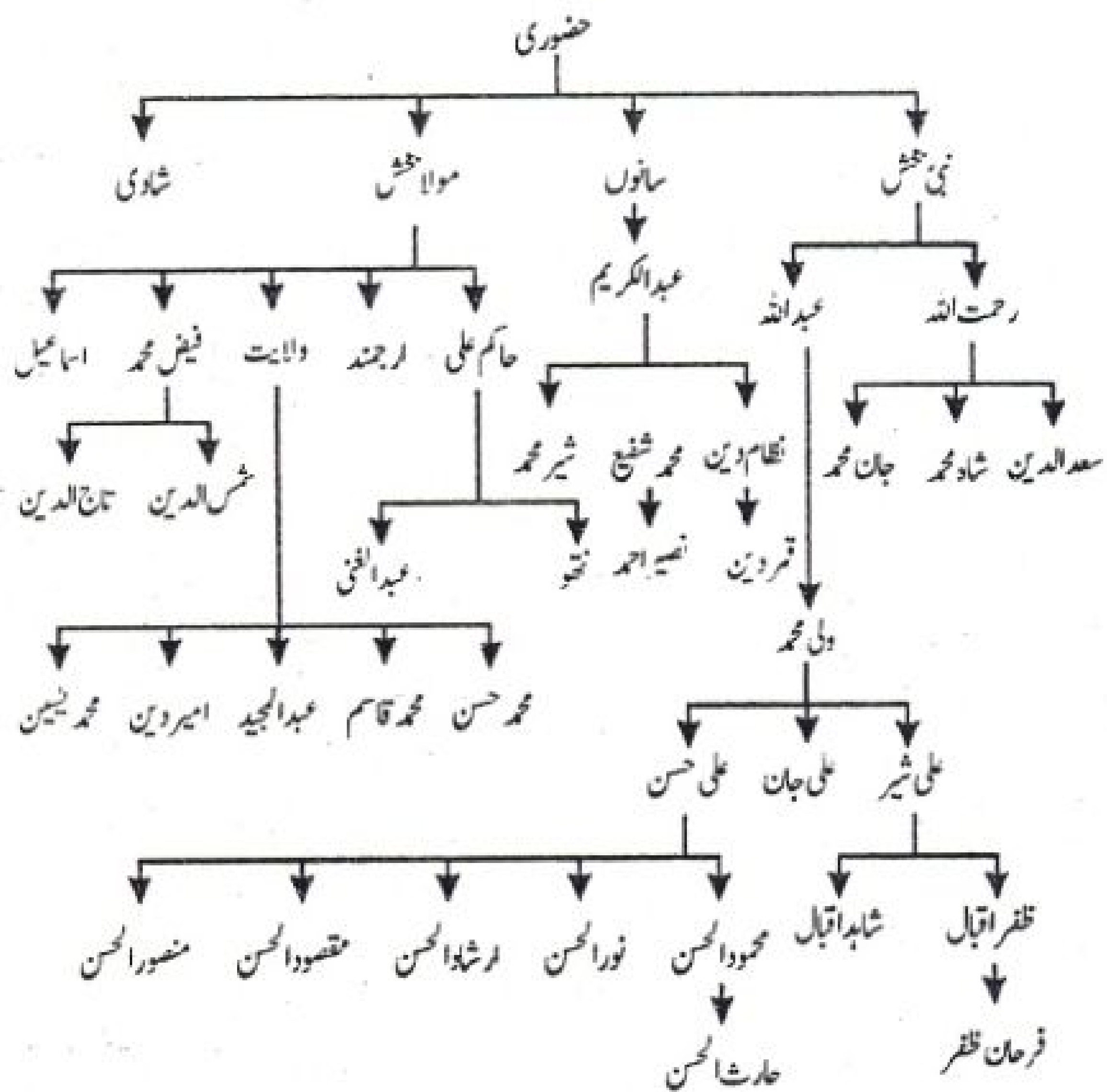
نصیر الدین کے پسران مسمیان غلام مصطفیٰ اور غلام مرتضیٰ ہیں۔ ان میں اول الذکر کے تین بیٹے عادل، عدنان اور عامر ہیں جبکہ آخر الذکر کے دو پسر مبشر اور مدثر ہیں۔

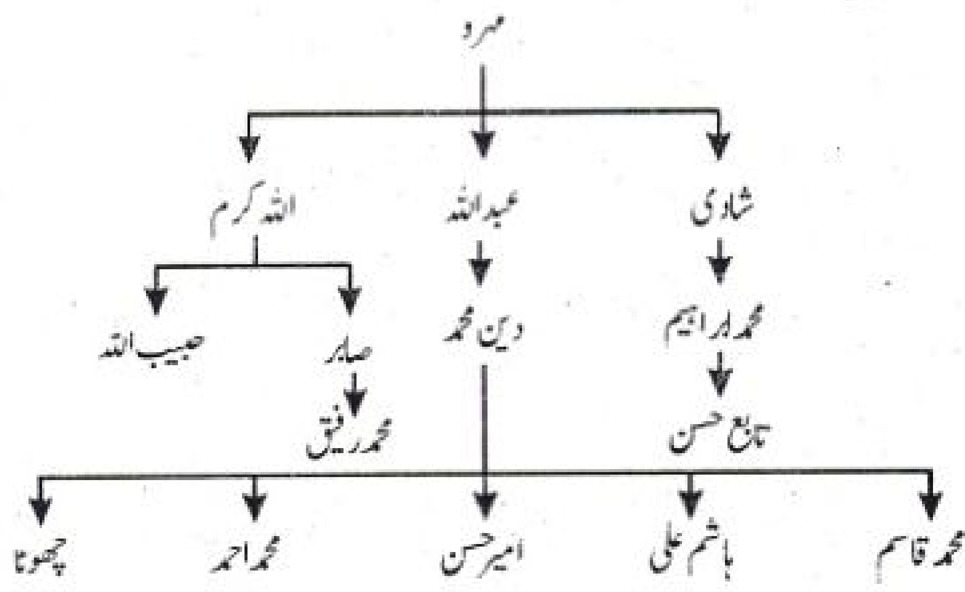
17۔ خان احمد پور

یہ گاؤں ملانہ اور ساڈھورہ کے درمیان مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ خان احمد نے آباد کیا تھا اس لئے اس کا نام خان احمد پور رہوا۔ یہ اس برادری کا مشہور گاؤں تھا جناب ولی محمد ریٹائرڈ ایس وی ٹیچر نے اس گاؤں کا مفصل شجرہ نسب مہیا کیا ہے۔ وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

حضوری، رحیمان، روشن اور مہرو میں سے روشن، رحماں کی غالباً نسل آگے نہ بڑھی۔

حضوری اور مہرو کا شجرہ حسب ذیل ہے۔





جناب ولی محمد ایس، وی ٹیچر تھے۔ ہجرت کے بعد میانوالی میں آباد ہوئے وہیں ملازمت کی اور وہیں سے ریٹائر ہوئے 1968 میں میاں چنوں آگئے اور بلاک نمبر 14 کے مکان نمبر 194 میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس کا پسر علی شیر محکمہ تعلیم سے بطور اے، ڈی، آئی ریٹائر ہوا۔ اس کا لڑکا ظفر اقبال گورنمنٹ کالج میاں چنوں میں پروفیسر تعنیات ہے۔ جناب علی شیر اور اس کا دوسرا پسر شاہد اقبال چوہدری رائس مل سمال انڈسٹریل اسٹیٹ میاں چنوں کے مالک ہیں۔ علی شیر پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کا جنرل سیکرٹری ہے۔

جناب علی حسن ڈی۔ ایف۔ او ہے۔ ڈاکٹر محمود الحسن ایم بی بی ایس گولڈ میڈلسٹ برطانیہ میں ہے۔ ماسٹر ولی محمد برادری کا درد دل رکھنے والے حساس انسان تھے۔ اس کی کاوش اور دعاؤں کی بدولت اس کا خاندان اعلی تعلیم یافتہ اور نہایت خوشحال اور بااثر ہے۔ نور الحسن زمینڈارہ کرتا ہے ارشاد الحسن اور منصور الحسن کاروبار کرتے ہیں۔ مقصود الحسن ایم ایس سی کیمسٹری لاہور میں ملازم ہے۔

جناب محمد اسماعیل ولد رحمت اللہ کے تین لڑکے ہجرت کے بعد ظفر کے کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوئے۔ بعد ازاں لاہور منتقل ہو گئے۔ نصیر الدین واپڈا سے ریٹائر ہو کر پراچہ کالونی شاہدرہ میں رہتا ہے۔ اس کے چار لڑکے مسمیاں محمد یعقوب، ذوالفقار علی، محمد جاوید اور محمد علی ہیں۔ محمد یعقوب واپڈا میں ملازم ہے ذوالفقار علی اور محمد جاوید کاروبار کرتے ہیں۔ مہر علی ضلع کچہری لاہور میں ملازم ہے مدینہ کالونی میں رہتا ہے اس کا محمد عرفان زیر تعلیم ہے۔ فرزند علی نیشنل بنک سے ریٹائر ہو کر مدینہ کالونی میں رہتا ہے اس کے تین لڑکے شمشاد ممتاز اور شہزاد عالم ہیں جو کاروبار کرتے ہیں۔

جناب رحمت اللہ کا خاندان ہجرت کے بعد گلیانہ تحصیل گوجر خان میں آباد ہوا اس کے 8 پسران مسمیان محمد اسلم۔ محمد اصغر۔ محمد اشرف۔ محمد ارشد۔ محمد اکرم۔ محمد خورشید۔ عبدالحفیظ اور عبدالحمید ہیں۔ محمد اسلم مدرس ہے اس کے تین لڑکے فیصل۔ آصف اور یاسر ہیں۔ محمد اصغر زمیندارہ کرتا ہے اس کا محمد ناصر ہے۔ محمد اشرف نیوی میں ملازم ہے اس کے محمد سلیمان اور محمد عثمان ہیں۔ محمد ارشد ایم اے اسٹنٹ کمشنر آزاد کشمیر ہے اس کا محمد جنید ہے محمد اکرم فوج سے ریٹائر ہو کر کاروبار کرتا ہے یونانی حکیم اور حافظ قرآن ہے اس کے محمد طیب محمد عزیز۔ محمد زبیر اور محمد عمیر ہیں محمد خورشید کاروبار کرتا ہے۔ اس کے بابر علی۔ حمزہ علی اور محمد علی ہیں۔ عبدالحفیظ کا احمد ہے۔

جناب دین محمد کا خاندان گنج آباد ملتان میں رہتا ہے اس کے چار پسران مسمیان علی حسن۔ یونس اور صغیر وغیرہ ہیں علی حسن کا ذکریا اور یونس کے ساجد، راشد، اور تنویر ہیں، صغیر کے سہیل، نوید، کامران اور ابرار ہیں۔

جناب محمد اسحاق کا پسر خلیل احمد ہے جس کے چھ لڑکے منیر، جہانگیر، امجد، غلام رسول اور ارشد وغیرہ ہیں، منیر قلعہ دیدار سنگھ کے اسکول میں کلرک ہے۔ اس کا طاہر ہے۔ جہانگیر گوجرانوالہ میں ملازم ہے اس کے تین لڑکے ہیں۔

جناب قاسم علی کے تین پسران نیک محمد، محمد سلیمان اور محمد ایوب کھتریاں جہانیاں تحصیل حافظ آباد میں رہائش پذیر ہے۔ نیک محمد کے پانچ لڑکے محمد سرور، غلام نبی، محمد عمران، قمر ابراہیم اور محمد وسیم ہیں، محمد سرور زمیندارہ کرتا ہے اس کے اسامہ اور عمر ہیں قمر ابراہیم اور محمد عمران حافظ قرآن ہیں۔

جناب علی شیر اور نجیب الدین کے خاندان دولتانہ ہیں آباد اور تجارت کرتے ہیں۔

اس گاؤں کے جناب محمد شفیع بلوچستان کے ضلع سبی کے ہسپتال میں ملازم تھے۔ اس کے دو لڑکے تھے۔ عبدالمجید شاہدرہ میں آباد تھا۔ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا لڑکا محمد رمضان فردکہ میں آباد ہے۔ محمد شفیع کا دوسرا لڑکا جیسک میں زمیندارہ کرتا ہے۔

جناب محمد قاسم نمبردار کا خاندان ہجرت کے بعد موضع جہانیاں ضلع حافظ آباد میں رہائش

پذیر ہوا۔ وہ مشہور تاجر تھا اس کے تین پسران مسمیان ہاشم علی، نور محمد اور بشیر احمد ہیں۔ ہاشم علی کاروبار کرتا ہے اس کے چار لڑکے عبدالحمید، محمد یونس، محمد منشا اور محمد بہرام ہیں۔ عبدالحمید اسلام آباد میں کاروبار کرتا ہے اور وہیں رہتا ہے۔ محمد یونس حافظ آباد میں دکاندار ہے۔ محمد منشا بی اے۔ نیشنل بنک میں آفسر ہے جبکہ بشیر احمد کاروبار کرتا ہے نور محمد زمیندارہ کرتا ہے اس کے تین لڑکے رستم علی، محمد ریاض اور محمد مشتاق ہیں۔ رستم علی بی اے پولیس مین سب انسپکٹر ہے اور اسلام آباد میں تعنیات ہے۔ محمد ریاض والد کے ہمراہ ہے محمد مشتاق بی اے اسلام آباد میں ٹھیکداری کرتا ہے۔

بشیر احمد نمبردار ہے اس کے سات پسران مسمیان شبیر حسین، نذیر احمد، محمد شریف، غلام مصطفیٰ، محمد اشرف، خالد محمود اور ذوالفقار علی ہیں شبیر حسین بی اے نیشنل بنک میں آفیسر ہے داتا دربار برانچ میں تعنیات ہے اس کی رہائش شام نگر میں کالج گراونڈ کے نزدیک مکان نمبر 29 ایف ڈی۔ ایس 4 میں ہے اس کا لڑکا تنویر حسین لیور برادرز میں سپروائزر ہے۔ نذیر احمد والد کے ہمراہ جیانیان میں زمیندارہ کرتا ہے اس کے تین لڑکے مدثر علی، عثمان علی اور بلال احمد ہیں، غلام مصطفیٰ واپڈا ہسپتال روالپنڈی میں سینئر اکاونٹس افسر ہے۔ اس کا ارسلان مصطفیٰ زیر تعلیم ہے۔ محمد شریف اسکول ٹیچر ہے۔ گلشن راوی میں رہتا ہے۔ اس کا عمر شریف ہے۔ خالد محمود حافظ قرآن ہے۔ ایم اے ایجوکیشن ہے چار سال آسٹریلیا میں رہنے کے بعد آجکل کینڈا میں ہے ذوالفقار علی ایم اے ایجوکیشن فردوس مارکیٹ یتیم خانہ چوک میں کاروبار کرتا ہے۔

جناب برخوردار کا خاندان ہجرت کے بعد دولتالہ میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران عبدالغفور، محمد حسین اور محمد خلیل تھے۔ صرف عبدالغفور کی نرینہ اولاد ہے جسکے چار لڑکے مسمیان محمد ظفر، محمد شبیر، محمد صدیق اور محمد ادریس ہیں، محمد شبیر کا فیصل شبیر، محمد صدیق کے عباس، اسحاق، خرم، عثمان اور وقاص ہیں، محمد ادریس کے محمد اشفاق، محمد اشتیاق اور محمد افتخار ہیں۔ یہ خاندان زمیندارہ اور کاروبار کرتا ہے۔ جناب مہدی حسن کا خاندان 131 جنوبی میں آباد ہے اسکے تین پسران مسمیان عبدالستار، عبدالجبار اور محمد افتخار ہیں یہ خاندان زمیندارہ کرتا ہے۔

18۔ دینار پور

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن کسیری کے نزدیک تھا اس کو دین محمد نے آباد کیا تھا اس کو دینا کہتے تھے اس کے نام کی نسبت سے اس کا نام دیناپور اور بعد میں دینار پور ہوا۔

اس گاؤں کے جناب اکبر علی مشہور شخص تھے۔ ان کے پسر ہاشم علی کا لڑکا حاجی علی نواز فوت ہو چکا ہے۔ ریلوے ڈرائیور تھا۔ علی نواز کے لڑکے محمد علی، شوکت علی، احمد علی، اختر علی، اصغر علی اور صفدر علی ہیں۔

جناب محمد علی فاروق آباد کے محلہ اسلام پورہ میں رہتا ہے۔ بلدیہ فاروق آباد کے ممبر اور زکوٰۃ و عشر کمیٹی فاروق آباد کے سات سال چیئر مین رہے ہیں۔ ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے فوت ہو چکے ہیں، خدا غریق رحمت کرے یہ خوشحال اور تعلیم یافتہ گھرانہ ہے۔ ان کی تینوں بیٹیاں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ان کا لڑکا شرافت علی ائیر فورس سے ریٹائر ہو کر کویت میں سروس کر رہا ہے۔ دوسرا لڑکا ناصر علی بھی کویت میں ہے۔ تیسرا عباس علی ملائشیا میں ہے۔ چوتھا لڑکا ناظم علی ہے اس نے فیصل آباد ایگریکلچر یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی فل کیا ہے اور لاہور میں ملازم ہے پانچواں لڑکا عرفان علی زیر تعلیم ہے۔

جناب شوکت علی شالیمار ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے اس کا پسر سجاد علی شناختی کارڈ کے محکمہ میں کراچی میں ملازم ہے۔ ارشاد علی امریکہ میں ہے اس سے چھوٹا خالد علی بھی امریکہ میں ہے۔ معظم علی لاہور میں ملازم ہے۔ عامر علی اور حزب اللہ لاہور میں کتابوں اور اسٹیشنری کا کاروبار کرتے ہیں۔

جناب احمد علی ولد علی نواز ذیل پاک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر کوٹری میں آباد ہیں۔ اور اس شہر کی جماعت اسلامی کے امیر ہیں۔ جناب اختر علی ائیر فورس سے ریٹائر ہو کر فاروق آباد میں میڈیکل سٹور کا مالک ہے۔ اس کے پسران اعجاز اختر اور امتیاز اختر والد کے ہمراہ کاروبار میں شریک ہیں ان کا بڑا بیٹا ریاض اختر جرمنی میں ہے۔ اصغر علی ولد علی نواز واہ کینٹ سے ریٹائر ہو کر وہیں آباد ہیں ان کے پسران کاشف علی، عاطف علی اور ثاقب علی ہیں۔ جناب صفدر علی ولد علی نواز سندھ یونیورسٹی سے ریٹائر ہو کر کوٹری میں کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں۔

جناب امیر محمد کا پسر محمد حنیف چک نمبر 1/1۔ آر۔اے میں آباد ہے۔ جس کے دو لڑکے محمد ظہیر احمد اور محمد صغیر احمد ہیں۔ محمد ظہیر احمد پوسٹ آفس اوکاڑہ میں ملازم ہیں اس کے لڑکے محمد منیر، محمد سلیم، محمد انیس اور محمد جنید ہیں۔ محمد صغیر احمد سٹیٹ بنک کراچی میں ملازم ہیں اس کے لڑکے محمد عاصم صغیر اور محمد وقاص ہیں۔

اسی گاؤں کے مشہور و معروف سانپ کے کاٹے کا تیر بہدف علاج کرنے والے کرم بخش تھے۔ اس کا خاندان موضع کوٹلہ سیداں تحصیل شاہپور میں آباد ہے۔

جناب کرم بخش کے چار پسران حمید، محمد شفیع، محمد رفیع اور محمد رفیق ہیں، حمید کا ظہیر اور محمد شفیع کے محمد سلیم اور محمد اسلم ہیں۔ محمد رفیع کے اختر اور اکبر علی ہیں۔ کاروبار اور زمیندارہ کرتے ہیں۔

جناب منصب علی، شرف علی اور محمد شریف تینوں بھائیوں کے خاندان مرالی والا میں آباد ہیں۔ منصب علی کے دو پسران ریاست علی اور باسط علی ہیں۔ ریاست علی زمیندارہ کرتا ہے اس کے اعظم علی اور سفیر علی ہیں۔ اعظم علی محکمہ ٹیلیفون گوجرانوالہ میں ملازم ہے۔ اس کے تین لڑکے شہزاد اور شہباز وغیرہ ہیں۔ باسط علی پی۔ٹی۔سی ریٹائر ہوا ہے اس کے 8 لڑکے ذوالفقار علی، انتظار علی، افتخار علی، ناصر علی، قیصر علی، عمران، رضوان اور عرفان ہیں۔ ذوالفقار محکمہ ٹیلیفون میں ملازم ہے۔ اس کے محسن اور ابرار ہیں۔ انتظار دوبئی میں ہے۔ اس کا عادل ہے۔ افتخار بھی دوبئی میں ہے۔ ناصر کاروبار کرتا ہے۔ قیصر دکاندار ہے۔ شرف علی کے صفدر علی اور اختر علی ہیں۔ دونوں کویت سے حال میں واپس آئے ہیں۔ صفدر کے راشد اور تنزیل ہیں۔ اختر علی کے نبیل اور ارسلان ہیں محمد شریف لا ولد فوت ہو چکا ہے۔

19۔ دھنوری

جناب فیض محمد جو ہجرت کے بعد موضع بھٹہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے اور کاشتکاری کو اپنا پیشہ بنایا اس سے قبل فوج میں بھی خدمات انجام دے چکے تھے۔ ان کے پسران علی نواز اور عبدالرشید ہیں۔

علی نواز کے پسران اختر علی، اکبر علی، صفدر علی اور محمد اشرف ہیں۔ موخرالذکر کراچی پولیس

میں ملازم ہیں۔

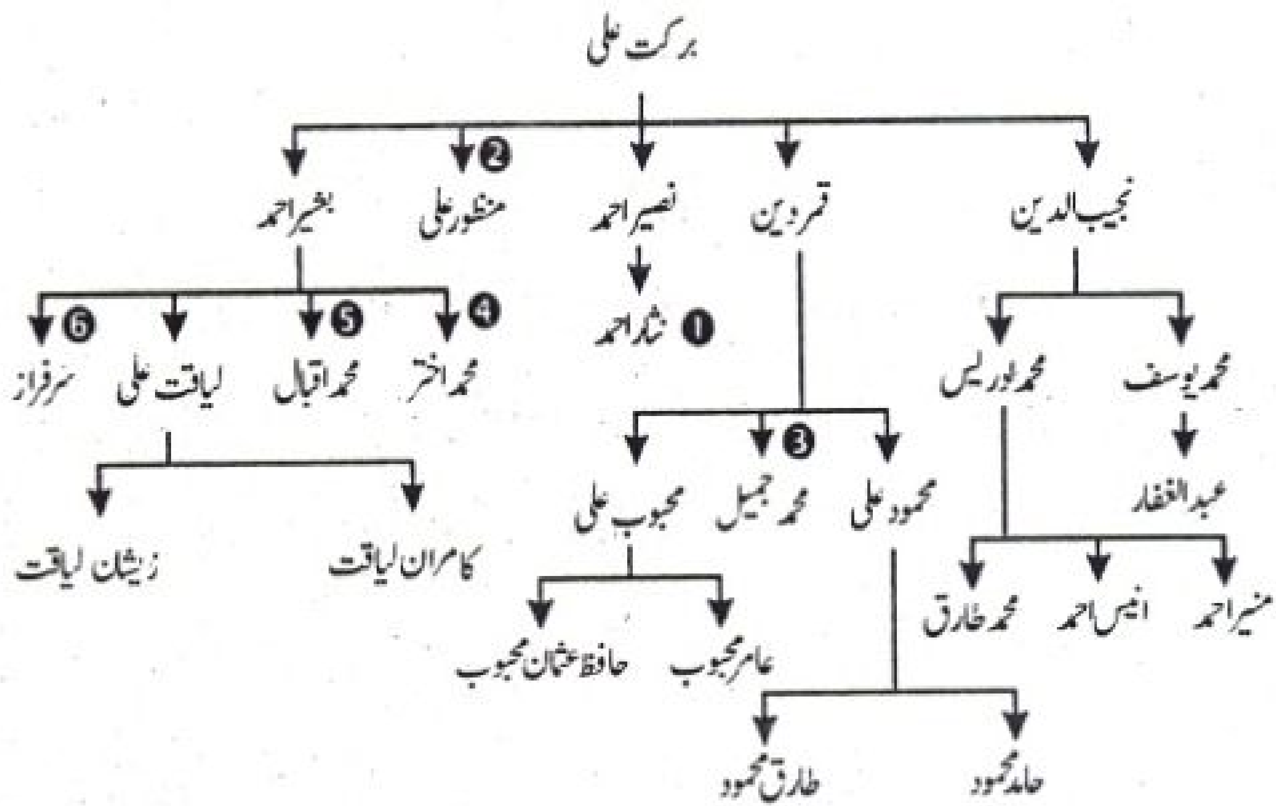
عبدالرشید کے وارث ،بشارت ،ریاست ہیں جو کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔

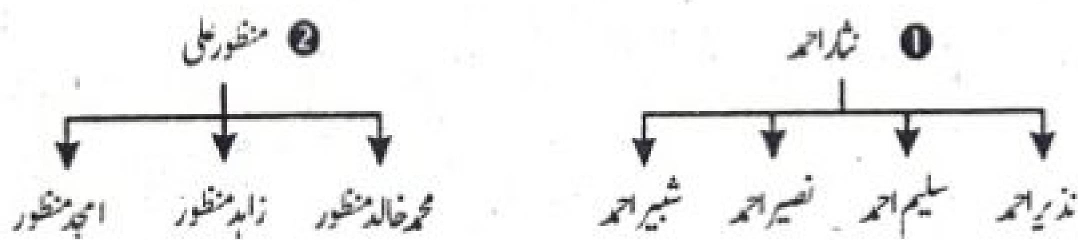
اسی گاؤں کے سلطان علی اور محمد علی دونوں بھائی کراچی میں مقیم ہیں اور پاکستان ریلوے میں ملازم ہیں۔ان کے چچابابو محمد شریف کوٹ رادھاکشن میں آباد ہیں جن کا بیٹا محمد منیر لاہور میں ملازم ہے۔

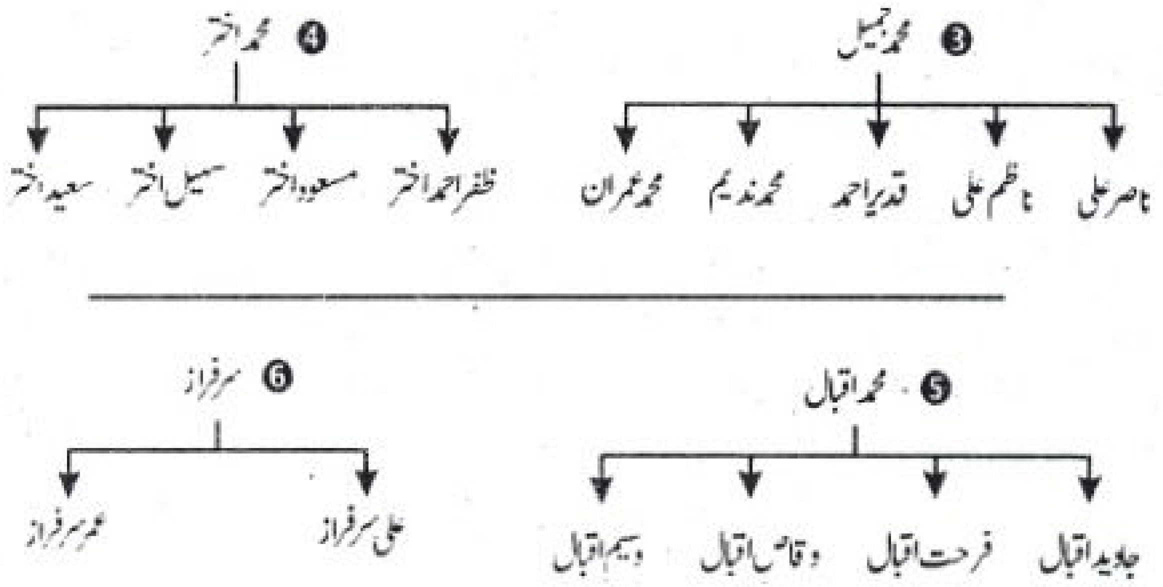
20۔ڈولیانہ

محکمہ مال میں اس گاؤں کا نام ڈولیانہ تھالیکن مشہور ڈلیانہ تھا۔ یہ برارہ ساڈھورہ روڈ پر برارہ سے پانچ میل دور تھا۔

اس گاؤں میں جناب رحیم بخش مشہور شخص تھا۔اس کا بڑا لڑکا غلام نبی لاولد فوت ہو گیا تھا۔ اس کے دیگر دو پسران برکت علی اور قطب الدین تھے برکت کا شجرہ نسب حسب ذیل ہیں۔







محمد یوسف کا عبد الغفار لاولد فوت ہو چکا ہے۔ محمد ادریس اور محمود علی اپنے پسران کے ہمراہ سانده خورد صداقت پارک میں رہتے ہیں۔ محمود علی ریٹائر قانون گو ہے۔ محبوب علی بھی اسی محلّہ کے رہائشی ہیں۔ نصیر احمد اور منظور علی کے خاندان چک نمبر 169/9L ضلع ساہیوال میں رہتے ہیں۔ لیاقت علی ولد بشیر احمد ضلع لاہور کے خزانہ کے سینئر اڈیٹر ہیں۔ بشیر احمد کا محمد اختر کسٹم میں اسٹنٹ کلکٹر ہے اور محمد اقبال لاہور کا مشہور وکیل ہے۔ یہ خاندان بھی صداقت پاک میں رہائش پذیر ہے۔ سرفراز احمد کاروبار کرتے ہیں۔ مسعود اختر ایم۔ ایس۔ سی ہے۔

قمر الدین کا محبوب علی محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ میں ریسرچ آفیسر ہے۔ اسکے دو لڑکے عامر اور عثمان ہیں۔ عثمان حافظ قرآن ہے۔

جناب محمد اسماعیل ولد فیض کا خاندان قیام پاکستان کے بعد چونڈہ میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران اشرف علی اور محمد اختر ہیں۔ اشرف علی بلدیہ چونڈہ میں بطور انسپکٹر چنگیات ملازم ہے اس کے تین لڑکے عمران، کامران اور رضوان زیر تعلیم ہیں۔ محمد اختر ایم۔ اے، بی۔ ایڈ اسلامیہ ہائی اسکول چونڈہ میں ٹیچر ہیں۔ اس کا لڑکا عمار زیر تعلیم ہے۔

جناب دین محمد ولد محمد اسماعیل کا خاندان بھی ہجرت کے بعد چونڈہ میں آباد ہوا۔ دین محمد کے دو پسران ریاست علی اور محمد ادریس ہیں ریاست علی سب انجینئر منگلا ڈیم اور محمد ادریس گورنمنٹ ہائی چونڈہ میں معلم ہیں۔

حاجی محمد منشی چونڈہ میں آباد ہیں اس کے دو پسران حاجی محمد شریف اور حاجی عبد الشکور ہیں۔ دونوں کاشتکاری میں مصروف ہیں۔

جناب محمد حسن کا خاندان ہجرت کے بعد موضع اٹاری اجیت سنگھ ضلع قصور میں آباد ہوا۔ اس کے لڑکے کا نام فرزند علی ہے اس کے پسران امجد علی اور ارشد علی ہیں۔ امجد علی کے شعیب، جنید اور خرم ہیں۔

جناب عبداللہ ولد نتھا کا پسر نصیر الدین فروکہ میں آباد ہے۔

جناب سراج الدین کا پسر قمر الدین چک نمبر 131 جنوبی میں آباد ہے اور زمیندارہ کرتا ہے اس کے چھ پسران مسمیان محمد ریاض، محمد ارشاد، محمد شمشاد، محمد دلشاد، محمد سجاد اور محمد شہباز ہیں۔ ریاض ایر فورس میں ملازم ہے اور سرگودھا میں رہتا ہے اس کا محمد شعیب ہے۔ ارشاد، شمشاد اور دلشاد کراچی میں ٹیکسٹائل میں ماسٹر ہیں۔ ارشاد کے مصدق اور صادق ہیں یہ خاندان نیو گلشن کراچی لیبر کالونی سائٹ ایریا کراچی میں رہتے ہیں۔ شمشاد کا ایک لڑکا اویس ہے۔

21۔ راجو کھیڑی

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن برارہ کے نزدیک ملانہ سے چار میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ جناب خدا بخش ولد دیدار بخش اس گاؤں کے ذیلدار تھے۔ اس کے بعد ان کا لڑکا حکیم محمد اسماعیل نمبردار و سفید پوش مقرر ہوا۔ اس کا پسر عبدالغنی چک نمبر 42 جنوبی کا نمبردار مقرر ہوا تھا۔ جس کی وفات کے بعد اس کا لڑکا محمد ایوب اب اس گاؤں کا نمبردار ہے۔ جو اس سے پیشتر پاک بحریہ میں سروس کر چکا ہے۔ محمد ایوب کے دو لڑکے ہیں حکیم جاوید ایوب اور خالد ایوب اسی گاؤں میں رہتے ہیں۔ جاوید ایوب کا ساجد جاوید ہے عبدالغنی کا بڑا لڑکا محبوب علی واہ آرڈیننس فیکٹری میں فورمین کے عہدے سے ریٹائرڈ ہو کر گلستان کالونی میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے چار لڑکے محمد یونس، محمد عباس، محمد اختر اور محمد عرفان ہیں سب تعلیم یافتہ ہیں۔ اور واہ فیکٹری میں مختلف عہدوں پر فائز ہیں۔ محمد یونس کا راشد اسماعیل ہے۔

عبدالغنی کے دیگر برادران عبدالحکیم، عبدالستار، عبدالجبار اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالحکیم وفات پا چکا ہے۔ اس کے چار پسران عبدالوحید اور محمد علی، عبداللطیف، محمد اشرف ہیں عبدالوحید اور محمد علی واہ فیکٹری میں ملازم ہیں۔ محمد اشرف اور عبداللطیف چک 142 میں ہی آباد ہیں عبدالوحید

کاشفیق اور اس کا حسیب ہے، عبدالطیف کے زاہد۔ حامد اور حمزہ ہیں۔ محمد علی کے جمشید اور امجد ہیں اور محمد اشرف کے عارف، آصف اور کاشف ہیں۔

عبدالستار سابقہ فوجی ہے اس کے پسران محمد اسلم۔ محمد اکرم اور محمد افضل ہیں جو سب واہ میں رہتے ہیں اور میڈیکل سٹور چلا رہے ہیں محمد اسلم کے ظفر، اظہر اور اطہر ہیں محمد اکرم کا اسماعیل اور محمد افضل کا ابراہیم ہے۔ حکیم عبدالجبار کے پانچ پسران ہیں سب سے بڑا عبدالخالق پیرس میں ہے اس کا ولید ہے محمد طاہر ہومیو فزیشن ہیں جبکہ باقی تین محمد شاہد، ناصر، زاہد ابھی زیر تعلیم ہیں۔

عبدالغفار کراچی پی آئی اے میں بحث آفیسر ہیں اس کے تین پسران عبدالوہاب، فہد اور اسد ہیں۔

جناب خدا بخش کے دوسرے پسر منشی عبدالکریم تھے اس کا پسر عبدالشکور ہے جو 142 جنوبی میں رہائش پذیر ہیں اس کے تین لڑکے صغیر احمد۔ منیر احمد اسی چک میں رہتے ہیں جبکہ ظہیر احمد واہ فیکٹری میں ملازم ہے۔ صغیر احمد کے عمران اور عرفان ہیں ظہیر احمد کا محمد سعید ہے۔ منیر احمد کے کامران اور حسنان ہیں۔

دیدار بخش کے خاندان کی ایک شاخ کا نصیر کا خاندان چاہ سانگڑھ والا ڈاکخانہ بوہڑ والا ملتان میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے تین پسران عبداللہ، عبدالعزیز اور عنائت اللہ ہیں عبداللہ لاولد فوت ہو گیا ہے۔ عبدالعزیز کے منظور علی اور شمس الدین ہیں۔ شمس الدین کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ منظور علی کے نیک محمد اور اس کے طاہر، توحید، سعید اور پرویز ہیں۔ طاہر کا طارق اور توحید کے عمران، عرفان اور عاقب ہیں عنایت اللہ کے عبدالحفیظ اور جلال الدین ہیں حفیظ کے محمد ادریس، محمد رشید اور محمد لطیف ہے جبکہ جلال کا اسلام ہے۔ نیک محمد کے پسران زمیندارہ اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد ادریس لاہور میں ملازم ہے۔ رشید اور لطیف کا زمیندارہ ہے۔

اسی شاخ کے عبدالرحمٰن کا خاندان چھنی کرم ضلع حافظ آباد میں رہتا ہے۔ عبدالرحمٰن کے دو پسران میں محمد تاج کی کوئی اولاد نہ ہے فوت ہو چکا ہے خورشید احمد ولد عبدالرحمٰن کا محمد ایوب ہے جس کے محمد وقاص۔ محمد اویس، محمد ذیشان اور اسامہ ہیں یہ کاشت کار خاندان ہے۔

جناب جندا کا خاندان ہجرت کے بعد علی پور چٹھہ میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران غلام نبی اور

اللہ کرم ہیں۔ غلام نبی کے نصیر الدین اور ابراہیم لاولد فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے تیسرے پسر محمد اسماعیل کے علم الدین اور جلال الدین ہیں۔ علم الدین ایم اے ،بطور لیکچرار ریٹائر ہوئے۔

جلال الدین بی اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر ہیں اس کے تین لڑکے سرفراز احمد نصرت نواز اور امتیاز احمد ہیں۔ پہلے دونوں مدرس ہیں۔

اللہ کرم کے تین پسران رحمت اللہ ، عبد المجید اور شیر محمد ہیں۔ رحمت اللہ کے بشیر احمد ، عبد اللطیف اور واجد علی ہیں۔ عبد اللطیف کے ظہیر احمد ، حفیظ احمد ، شاہد اور زاہد ہیں۔ واجد علی کا اشرف ہے۔ عبد المجید ولد اللہ کرم کے حاجی کریم الدین ، عزیز الدین ہیں کریم الدین بطور گرداور ریٹائر ہوا ہے اس کے پسران اکرام اللہ اور احسان اللہ زمیندارہ اور کاروبار کرتے ہیں وہ علی پور چٹھہ کے مشہور تاجر ہیں اکرام اللہ کے محمد دانش اور محمد حارث ہیں۔ عزیز الدین کے آٹھ پسران ہیں جن میں انعام اللہ واپڈا میں ملازم ہیں اور شہزاد عزیز علی پور میں کلاتھ مرچنٹ ہے۔

جناب نوازش علی کے چار پسران نعمت علی اور کرامت علی ہیں جو مستقل طور پر کراچی میں آباد ہیں۔ نعمت علی کے پسران سلیم اور ندیم ہیں جو کاروبار کرتے ہیں۔ کرامت علی کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔

جناب احسان محمد کا خاندان ہجرت کے بعد مسلم ٹاؤن میں آباد ہوا۔ اس کے پسر نجیب الدین کے تین لڑکے خلیل احمد ، نصیر الدین اور محمد صدیق ہیں۔ نصیر الدین کی نرینہ اولاد نہ ہے خلیل احمد کا محمد فاروق گل اور اس کے عمر فاروق اور عثمان فاروق ہیں۔ محمد فاروق گل مسلم ٹاؤن کے کونسلر منتخب ہو چکے ہیں۔ یہ خاندان کاروبار کرتا ہے۔ محمد صدیق کا خاندان گناعور میں آباد ہے اور زمیندارہ کرتا ہے اس کا محمد رمضان ہے جس کے چار لڑکے عمران وغیرہ ہیں۔

کرامت علی منڈی کالیکی ڈاکخانہ خاص جبکہ جلال الدین ولد نوازش ولد شادی سانده خورد لاہور میں رہتے ہیں۔ جلال الدین کے پسر عبد الجبار کا جمشید فاروق ، محمد فرحان ، محمد کاشف ، حافظ محمد عثمان اور محمد رشید ہیں۔ جمشید فاروق فوج میں کپتان ہیں۔

جناب اصغر علی کے دو پسران فرزند علی اور نیک محمد ہیں۔ فرزند علی کے لڑکے مقصود علی ، محمد

انور اور عبدالقیوم ہیں۔ مقصود علی کے عارف علی، ساجد علی، عامر علی اور محمد عمران ہیں۔ نیک محمد کے لڑکے محمد اکبر، محمد اختر، محمد سرور، محمد امجد، محمد اشرف، محمد اکرم اور محمد اسلم ہیں۔ محمد اکبر کے محمد طاہر اور محمد بابر ہیں جبکہ محمد سرور کے محمد تنویر، محمد ذیشان اور محمد ریحان ہیں۔ یہ خاندان واسو میں رہتا ہے۔

جناب اسد اللہ کا خاندان بھی واسو میں رہائش پذیر ہے اس کے دو پسران محمد حنیف اور قطب الدین ہیں۔ قطب الدین کے بیٹے محمد نصیر اور محمد بشیر ہیں۔ محمد حنیف کا سراج الدین اور اس کے محمد ادریس محمد ابراہیم اور محمد اسحاق ہیں محمد ادریس کا محمد احتشام ہے۔

جناب اکبر علی کا پسر جعفر علی محکمہ انکم ٹیکس میں سپر وائزر ہے۔ اللہ دیا کا پسر جعفر علی کاروبار کرتا ہے اور کفایت اللہ کا پسر جعفر علی ہے جس کے دو پسر شرافت علی اور محمد اسلم ہیں۔ شرافت علی کا وقاص اور اسلم کا احسان ہے یہ خاندان 250 نیو شاد باغ میں رہتا ہے۔

جناب رحمت اللہ کے دو پسران برکت علی اور شمس الدین ہیں۔ برکت علی کے محمد شبیر اور محمد مبشر ہیں۔ محمد بشیر کے عبدالخالق، محمد طاہر، محمد طارق اور محمد طیبب ہیں۔ جبکہ محمد مبشر کے محمد جاوید، محمد شاہد اور محمد زاہد ہیں۔ محمد شاہد کے دو لڑکے محمد عثمان اور ارمغان ہیں۔ شمس الدین کے چار لڑکے مسمیان محمد حفیظ، محمد ظہور، محمد اسحاق اور محمد یونس ہیں۔ حفیظ کے سہیل، بلال اور عادل ہیں۔ ظہور کا کاشف، اسحاق کا عتیق اور خلیق ہیں۔ جبکہ یونس کا عدیل ہے یہ خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔

جناب نیاز احمد ولد شیر محمد علی پور چٹھہ میں آباد ہیں تعلیم یافتہ خاندان ہے آپ کے پسر فیاض احمد ایکسین پی ڈبلیو ڈی اسلام آباد ہیں۔ دوسرے پسر محمد یعقوب ایم ٹی ایس کراچی میں تعینات ہیں۔ تیسرا فرزند بھی انجنیئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہا ہے چوتھا لڑکا منظور احمد کاروبار کرتا ہے۔

جناب سوندھا خان کے دو پسران نذیر حسین اور امیر حسین تھے۔ امیر حسین کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ نذیر حسین کے دو لڑکے اصغر علی اور اکبر علی ہیں۔ اصغر علی کے محمود احمد اور مقصود احمد ہیں۔ نذیر حسین ریلوے میں ملازم تھے اصغر علی پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ میں ملازم تھا ریٹائر ہو گیا ہے محمود احمد بھی اسی محکمہ سے ریٹائر ہوا ہے۔ مقصود احمد بی کام ہے اور ایک صنعتی ادارے میں ملازم ہے اصغر علی کا خاندان فاضلیہ کالونی نزد جامعہ اشرفیہ میں رہائش پذیر ہے۔

جناب اکبر علی ریلوے میں گارڈ تھا1992 سے ریٹائر ہو کر کھوکھر کی گوجرانوالہ میں مقیم ہے اس کے پانچ پسران مسمیان محمد سلیم اکبر، محمد نسیم اکبر، محمد فہیم اکبر، محمد وسیم اکبر اور محمد ندیم اکبر ہیں۔ محمد سلیم اکبر پی آئی اے کے انجنیئرنگ آفس میں ملازم ہے اس کے محمد فہد سلیم اور محمد عمر سلیم ہیں۔

محمد نسیم اکبر ایم ایس سی گلیسکو ویلکم میں سینئر میڈیکل سیلز افسر ہے اس کا عبداللہ نسیم ہے محمد فہیم اکبر ایم اس سی ایگر یکلچر ہے اور کراچی میں ایگریکلچر افسر گریڈ 17 ہے اس کا مصعب فہیم ہے، محمد وسیم اکبر بی اے اور ندیم اکبر النور میڈیکل سٹور سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ کے نام سے کاروبار کرتے ہیں

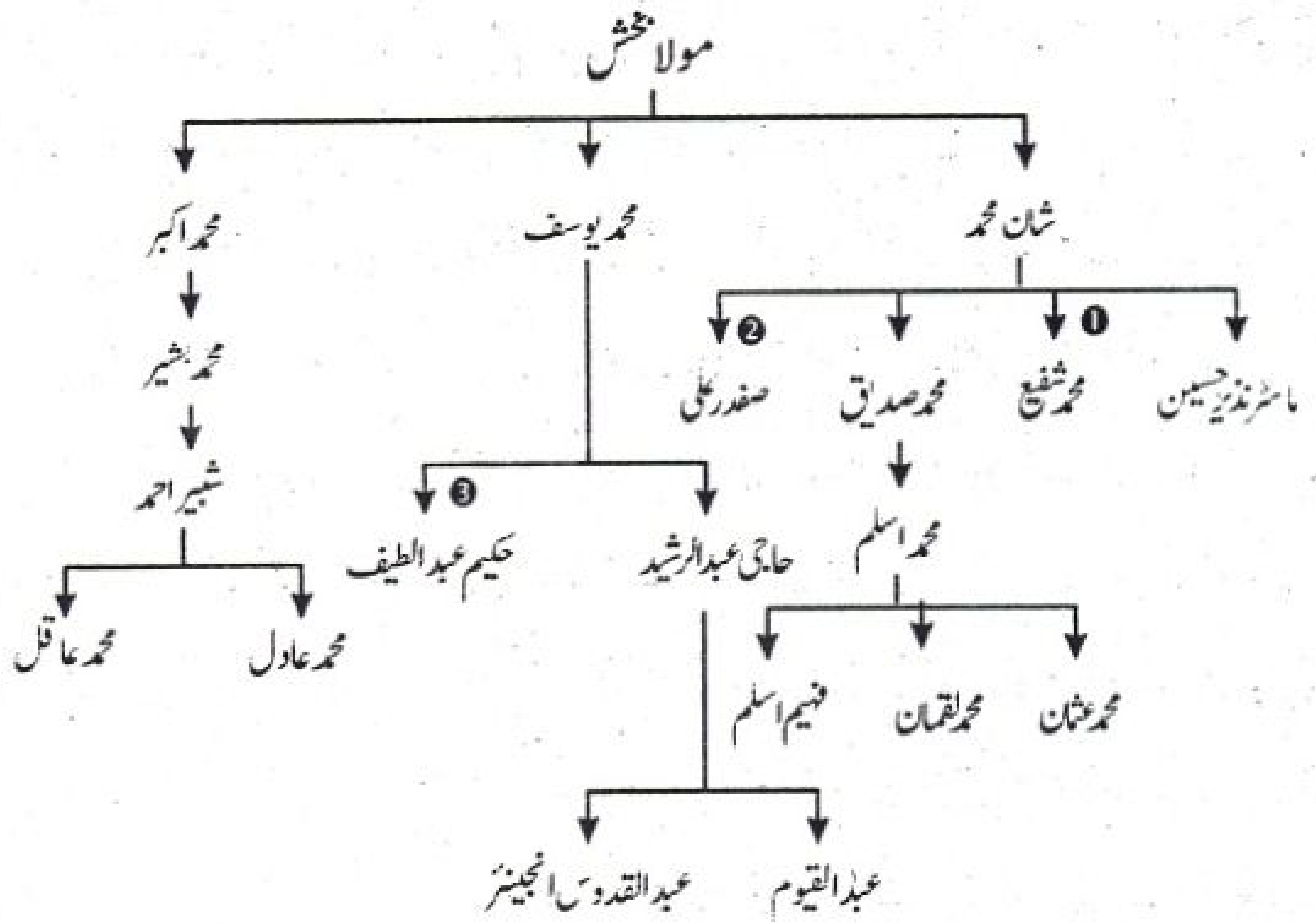
جناب علیا کا خاندان منڈی کالیکی میں آباد ہوا۔ اس کے پسر عبداللہ کے دو لڑکے مسمیان قطب الدین اور اصغر علی تھے۔ قطب الدین کے رحمت اللہ موج الدین، نذیر حسین اور ولی محمد ہیں۔ رحمت اللہ کے تین لڑکے یقین علی، شبیر حسین اور امیر اللہ ہیں۔ موج الدین لاولد فوت ہو گیا ہے نذیر حسین کے پانچ لڑکے عبدالشکور، منظور احمد، ظہور احمد، بشیر احمد اور صغیر احمد ہیں۔ ولی محمد کے محمد صادق، محمد شعیب اور محمد جنید ہیں۔ اصغر علی کے کرامت علی کا رحمت علی ہے جس کے عبدالستار۔ عبدالغفار اور عبدالجبار ہیں۔ بشیر احمد واپڈا میں ملازم ہے ظہور احمد، منظور احمد اور عبدالشکور قلعہ سوبا سنگھ میں آباد ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد شعیب سی۔ ایم اے میں ملازم ہے۔ رحمت علی کا خاندان زمیندارہ کرتا ہے اور منڈی کالیکی میں رہتا ہے۔

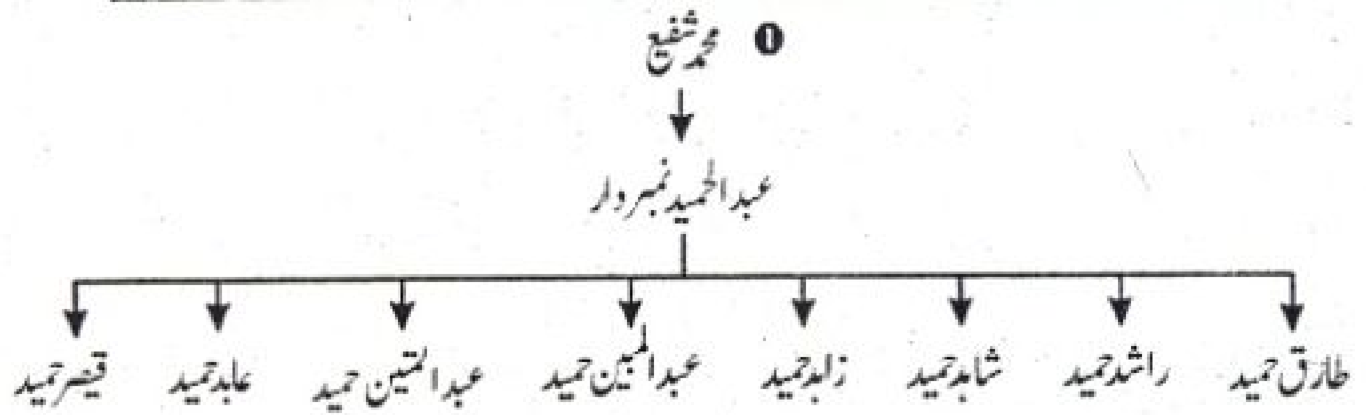
جناب عنایت اللہ اور کفایت اللہ دونوں بھائی رتہ گورایہ میں آباد ہوئے۔ عنایت اللہ کے طارق اور عاشق ہیں۔ کفایت اللہ فوت ہو چکا ہے اس کے ریاست علی اور جعفر علی ہیں۔ ریاست علی فوت ہو گیا ہے، جعفر علی لاہور میں دکان کرتا ہے اس کے تین لڑکے ہیں۔

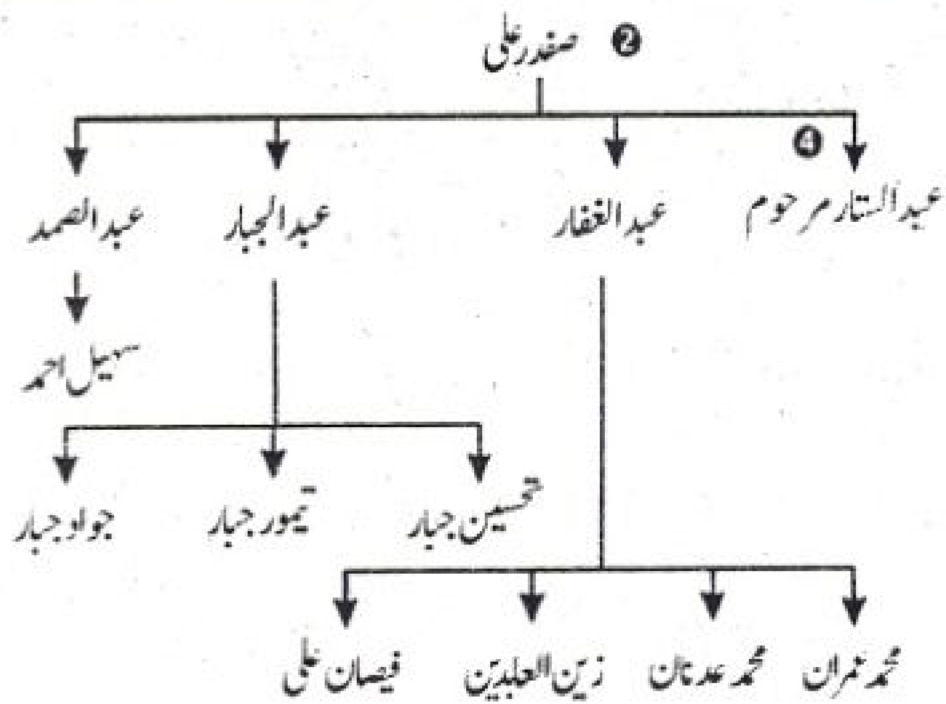
22۔ رام پور

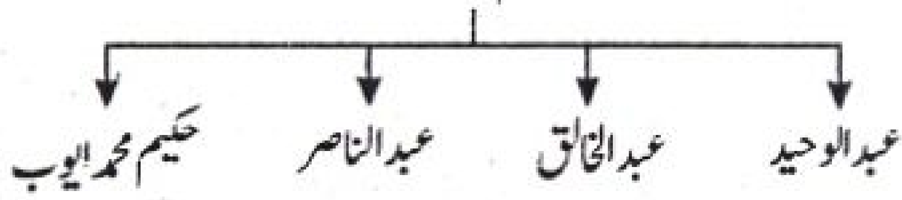
یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن برارہ سے دو میل جانب مشرق سیون ماجر اور ملک چوکی کے درمیان واقع تھا۔ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ اور ابتدا میں آباد ہونے والا گاؤں تھا۔ سکھوں کے ابتدائی دور میں آباد ہوا تھا۔ بعد ازاں اس کے کئی خاندان دیگر مواضعات میں آباد ہو گئے اور رامپوری کہلائے۔

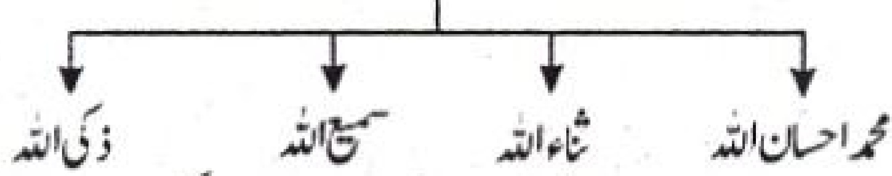
جناب مولا بخش کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔











حکیم عبداللطیف ولد محمد یوسف علی پور چٹھہ کے مشہور حکیم ہیں۔ آپ دینی اور سماجی حلقوں میں قابل احترام ہیں۔ ان کا ایک لڑکا محمد ناصر بنک آفیسر ہیں۔ عبدالوحید اور محمد ایوب حکمت اور ادویات کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ ان کا چوتھا لڑکا عبدالخالق کاروبار کرتا ہے۔ یہ بااثر اور خوشحال خاندان ہے۔

شان محمد کے پسران محمد اکبر، ماسٹر نذیر حسین اور دیگر بھائی اس وقت خیر وپور ملیاں میں آباد ہیں۔ محمد شفیع کا بیٹا عبدالحمید نمبردار ہے۔ اور علاقے کے بڑے زمیندار ہیں۔ یہاں بھی یہ گھرانہ بہت خوشحال اور امیر ہے۔ محمد یوسف کے پسر حاجی عبدالرشید کا بیٹا عبدالقدوس انجینئر ہیں۔

اس گاؤں کے ارجو (ارجمند) کے تین پسران فتح، نذیر حسین اور خلیل ہیں۔ نذیر حسین فوت ہو چکا ہے فتح محمد کے پسران محمد یسین، محمد یامین، عبدالستار، عبدالغفار اور عبدالجبار ہیں۔ یہ خاندان چک نمبر 48 میں آباد ہے۔

شیر محمد اور محمد شفیع کے خاندان دراز کی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہیں شیر محمد کے تین پسران عبدالغنی، محمد اشرف اور شرافت علی ہیں۔ عبدالغنی کے چار لڑکے قیصر، زاہد، یاسر اور شاہد ہیں۔ عبدالغنی گوجرانوالہ ہسپتال میں ملازم ہے محمد اشرف لاہور ہائی کورٹ میں ملازم ہے اس کے اعجاز، ایاز اور شعیب ہیں۔ شرافت علی زمیندارہ کرتا ہے اس کے عمران اور ذیشان ہیں۔

محمد شفیع کے پانچ پسران مسمیان عبدالحمید، عبدالمجید، محمد رشید، محمد عزیز اور محمد ہیں، عبدالحمید سادھوکی میں ڈاکٹر ہے اس کا ایک لڑکا ہے۔ عبدالمجید دراز کی میں پولس میں ملازم ہے اس

کے طاہر، زاہد وغیرہ چار لڑکے ہیں۔ رشید کے دو لڑکے ہیں۔ محمد پولیس میں سب انسپکٹر ہے اس کا ایک لڑکا ہے۔

23۔ رکڑی

یہ گاؤں قصبہ ملانہ سے جانب شرق تین میل دور تھا۔ خان احمد پور اور نگر پورہ اس کے نزدیک تھے۔

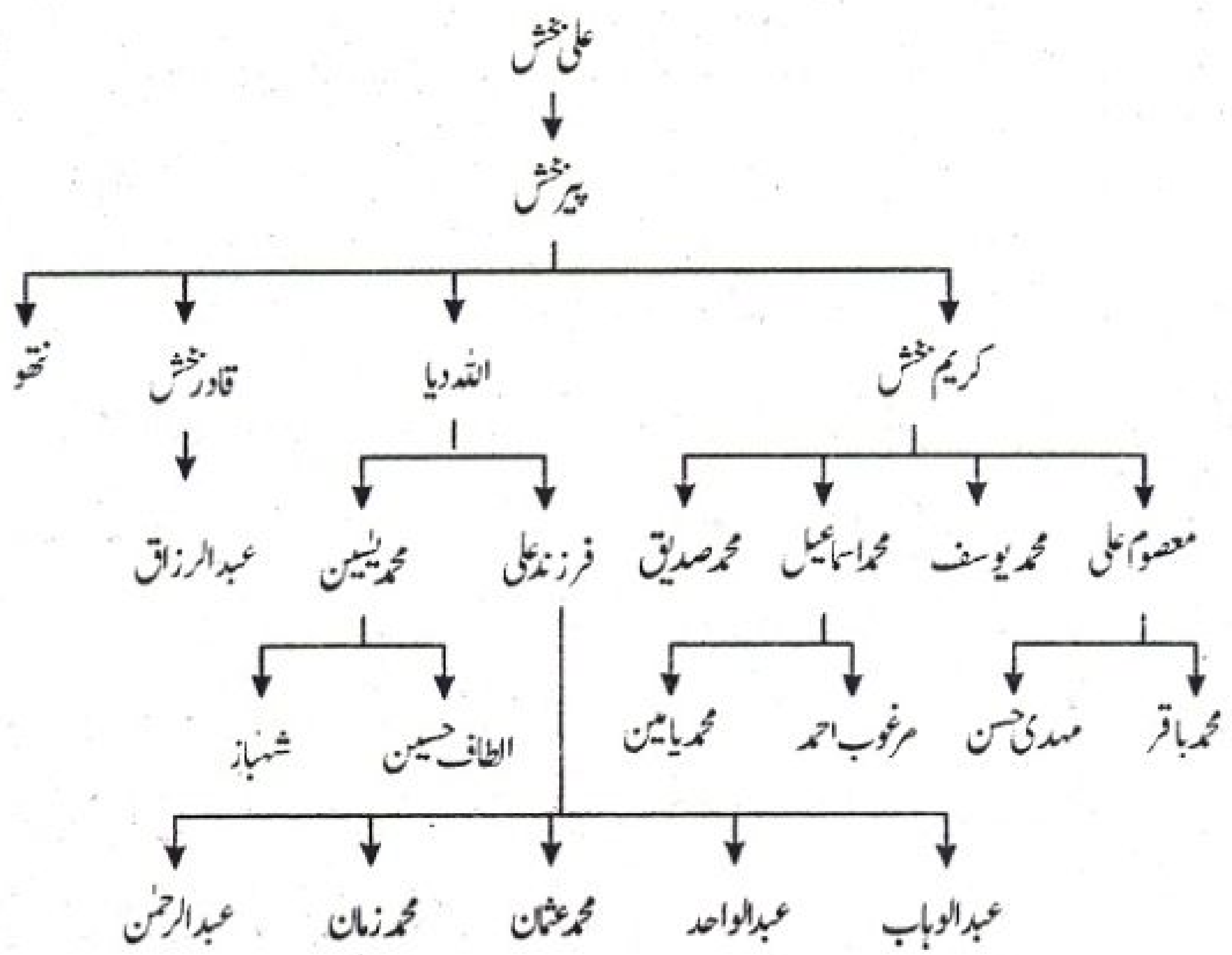
جناب نور محمد کے دو پسران صدر الدین اور محمد اسماعیل تھے۔ اسمٰعیل لاولد فوت ہوا۔ صدر الدین کے دو لڑکے عبدالرحمٰن اور محمد حسن ہیں۔ عبدالرحمٰن کے ریاست علی اور لیاقت علی ہیں۔ ریاست علی شاہدرہ میں رہتا ہے اور لیاقت علی چک نمبر 130 جنوبی میں آباد ہے۔ محمد حسن کے واجد علی اور محمد علی ہیں۔ محمد علی شاہدرہ میں رہتا ہے۔

واجد علی کا خاندان چک نمبر 130 میں سکونت پذیر ہے اس کے عبدالستار اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالستار پی اے ایف میں سارجنٹ تھا۔ اس کے سرمد ضیا، فہد ضیاء اور احمد ضیاء ہیں۔ عبدالغفار ریلوے میں ملازم ہے اس کے اویس، وقار اور عمیر ہیں۔

قیام پاکستان سے قبل جناب رحمت اللہ کوئٹہ میں ٹھیکہ داری کرتا تھا۔ کوئٹہ کے 1935 کے تباہ کن زلزلہ میں اس کی ایک ٹانگ ضائع ہو گئی تھی۔ اس کا خاندان ابتداً کوئٹہ میں آباد ہوا۔ اس کا پسر نور محمد بھی کوئٹہ میں ٹھیکہ داری کرتا رہا ہے وہ بعد ازاں اپنے چچا مقصود احمد کے پاس موضع بھیکی نوادے میں آکر آباد ہو گیا۔ اب اس کا جملہ خاندان اسی گاؤں میں آباد ہے۔

24۔ سجن ماجری

یہ مخلوط آبادی کا گاؤں برارہ سے ایک میل کے فاصلہ پر راجو کھڑی کے نزدیک تھا۔ یہ چھوٹا سا گاؤں تھا۔ نصف آبادی و ملکیت راجپوتوں کی تھی اور نصف ملکیت ارائیوں کی تھی ان کے یہاں صرف دس پندرہ گھر تھے۔ علی بخش کا بڑا خاندان تھا ان کا شجرہ اس طرح ہے۔



عبدالرزاق سادھو کی میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد حسین محکمہ زراعت سے ریٹائر ہوئے۔ فرزند علی مکان نمبر 1 بلاک نمبر 35 بلاک چوک سرگودھا میں رہتا ہے۔ مرغوب احمد، محمد یامین، محمد باقر، مہدی حسن، چک نمبر 130 جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد صدیق چک کا نمبردار ہے اس گاؤں کے فتح محمد کے پسران منشی، علی نواز، رشید، عزیز الدین، احمد علی اور دوست محمد کے پسران علی شیر و مہدی حسن موضع جونے والی تحصیل وزیر آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

دین محمد ولد جانی کے چار پسران محمد رفیق، شوکت علی وغیرہ چوراں والی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ میں اور واجد علی و محمد جمیل میانی میں ہیں۔

بشیر احمد ولد غلام نبی اہل کی بستی ملتان میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالرشید ولد شان محمد محکمہ تعلیم لاہور میں ملازم ہیں۔ سانون کے دو پسران شیر محمد اور فیض محمد ہیں۔ شیر محمد لاولد فوت ہو چکا ہے فیض محمد کا پسر مہربان علی ہے جس کے چار پسران رتی ٹھٹھ میں کاشت کرتے ہیں۔ مہدی حسن سعودیہ میں ہے اور مستقل رہائش نیو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ہے۔ اس گاؤں کے رزاق ولد علاؤ الدین لاہور میں اور غلام رسول ولد محمد شریف 90 شمالی میں آباد ہیں۔

جناب شادی ہجرت کے بعد علی پور چٹھہ میں آباد ہوا اس کے تین پسران مسمیان حاکم علی، ولی محمد اور اسمعیل تھے۔ حاکم علی کا عبدالمجید اور اس کے جہانگیر اور کوثر علی ہیں۔ جہانگیر فوت ہو چکا ہے۔ کوثر علی مانگٹ میں کاروبار کرتا ہے۔ ولی محمد کے دو لڑکے صغیر حسین اور بشیر حسین ہیں۔ محمد اسمعیل کے علی حسین، عبدالرشید سلیمی اور محمد حنیف ہیں۔ علی حسن کے محمد اقبال، محمد افضال، محمد اعجاز اور محمد عمران ہیں۔ پہلے دونوں واہ میں ہیں محمد اقبال کا منیب احمد سلیمی ہے عبدالرشید سلیمی فوج میں اسسٹنٹ اکاونٹس افیسر تھے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ اس کا بیٹا محمد خورشید سلیمی واہ میں اسسٹنٹ اکاونٹس افیسر ہے اس کے محمد ارسلان سلیمی اور محمد اسحاق سلیمی اور شاہ زیب سلیمی ہیں۔ محمد ریاض سلیمی ولد عبدالرشید سلیمی ایم ایس سی ریاضی ہے اور اب ائی۔ سی۔ ایم۔ اے کر رہا ہے محمد ایاز سلیمی جنوبی افریقہ میں ہے احمد فاروق سلیمی حافظ قرآن ہے۔ محمد حنیف کے محمد محمود اور محمد مقصود ہیں۔ شادی کا جملہ خاندان بالخصوص عبدالرشید سلیمی کا خاندان خوشحال اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔

25۔ سرداہیڑی

یہ گاؤں ملانہ کے مشرق کی جانب چند میل کے فاصلہ پر تھا۔ ہیڑی ایک قوم ہے۔ بندوبست اراضی کے وقت ہیڑی قوم کا سردار انگریز نائب ناظم اراضیات کا ذاتی ملازم تھا اس نے اس کے نام پر سردار ہیڑی کا نام رکھ دیا۔ ریونیو ریکارڈ میں سردار ہیڑی درج ہے جبکہ بولا سر دہیڑی جاتا تھا۔

اس گاؤں کے جناب کرم بخش کے پسر کا نام سراج دین تھا جس کے لڑکے برکت علی کے دو لڑکے ہیں۔ علی حسن مکان نمبر 43، گلی نمبر 14 بلاک ایکس نیو سیٹلائٹ ٹاؤن اور میر حسن راشد منزل رحمان پور سرگودھا میں رہتے ہیں۔ نجیب الدین ولد علی بخش کا پسر حاجی محمد یاسین چک 45 جنوبی سرگودھا میں ہے۔ جناب ولی محمد کے دو پسرن وزیر علی اور محمد اسماعیل تھے۔ وزیر علی کے محمد صدیق اور عبداللطیف جلابالا تحصیل ساہیوال سرگودھا آباد ہیں عبدالمجید منظور کالونی کراچی میں کریانہ کا کاروبار کرتا ہے۔ جبکہ محمد شریف اور عبدالغفور کراچی کینٹ اسٹیشن ماسٹر رہے ہیں۔

جناب علم الدین ولد شادی کے پسران شرافت علی اور محمد اقبال قاضی احمد تحصیل سکرند

ضلع نواب شاہ اور ارشد علی محراب ور ڈاکخانہ خاص ضلع نواب شاہ میں قیام پذیر ہیں۔

جناب اللہ دیا ولد بھورا کے پسران محمد خلیل و محمد حنیف سکرنڈ میں ہیں۔ صفدر ولد اللہ دیا کا ایک پسر عبدالغفور دریا خان میں دوسرا علی احمد لالیکا لا تحصیل گجر خان میں ہے۔ جناب فتح محمد دین ولد عزیز دین کا ایک بیٹا تاج محمد کوٹھی نمبر 8، گلی نمبر 17 بلاک نمبر 10 پیپلز کالونی گوجرانوالہ اور دوسرا انثار احمد 27۔ عمر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سکونت رکھتے ہیں۔

عزیز دین کے بھائی جناب صدرالدین کے پسر محمد شفیع کا بیٹا شیر جنگ کراچی میں اور ان کے دوسرے پسر نذیر حسین کا لڑکا عبدالغنی چک نمبر 35 شمالی اور محمد حسن چک نمبر 159 شمالی میں ہے جناب اللہ رکھا ولد محمد یعقوب ولد دین محمد ولد شادی اولڈ سول لائن سرگودھا میں ہے۔

جناب وزیر علی کا خاندان ہجرت کے بعد جلہ بالا میں آباد ہوا۔ اس کے پانچ پسران ہیں جن میں سے محمد صدیق کے لیاقت اور ریاض ہیں لیاقت کراچی میں رہتا ہے اس کے راشد اور شاہد ہیں۔ ریاض پولیس میں ملازم ہے اس کے سہیل اور عدیل ہیں۔ عبدالطیف ولد وزیر علی کے شہباز، ممتاز اور فیصل ہیں۔ شہباز نیوی میں ہے اس کا جنید ہے۔

عبدالمجید کا خاندان منظور کالونی کراچی میں رہتا ہے۔ اس کے حفیظ اور سعید وغیرہ ہیں۔ سعید نیوی میں ہے حفیظ کے دو اور سعید کا ایک لڑکا ہے۔

جناب محمد شریف کا خاندان بھی منظور کالونی میں رہتا ہے اس کا پسر شوکت ہے جس کے یوسف اور جنید ہیں۔ شوکت بھی نیوی میں ملازم ہے۔

26۔ سرس گڑھ

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن برارہ اور ملانہ کے درمیان ملانہ کے نزدیک واقع تھا۔

جناب میران کا پسر الٰہی بخش تھا اور اس کا لڑکا بو علی بخش تھا۔ جس کے دو پسران فتح محمد اور رحیم بخش ہوئے۔ فتح محمد کا محمد بشیر لاہور میں یکی دروازہ میں رہتا ہے۔ رحیم بخش کا پسر حاجی محمد یوسف فروکہ میں آباد ہے۔ اس کے دو لڑکے محمد سرور اور محمد خورشید ہیں۔ محمد سرور خان میرپور خاص میں

واپڈا میں ملازم ہے۔ اس کے لڑکے کا نام محمد حبیب خان ہے محمد خورشید کے پانچ لڑکے مسمیان عبدالحمید، محمد شاہد، محمد زاہد، خالد عمر اور عامر نوید ہیں۔ عبدالحمید ٹاؤن کمیٹی فروکہ میں ملازم ہے اس کا لڑکا محمد زبیر ہے۔

جناب شفیع محمد کے دو پسران مسمیان نظر محمد اور دین محمد ہیں۔ نظر محمد کا پسر نسیم محی الدین ہے اور دین محمد کے پانچ پسران عبدالرزاق، عاشق علی، بشارت علی، محمد الیاس اور محمد یونس ہیں۔ عبدالرزاق مکان نمبر 292 بخاری کالونی بنارس چوک، منگھو پیر روڈ کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

عبدالرزاق کے دو پسران محمد رضوان اور محمد صفوان ہیں۔ جبکہ عاشق علی کا پسر محمد آصف ہے۔ بشارت علی کے تین پسران ثاقب، عاقب، اور کاشف ہیں۔ محمد الیاس کے پسران حارث اور روہیل ہے جبکہ نسیم محی الدین کا پسر "علی" ہے۔

جناب محمد خلیل مرحوم کے چار پسران دین محمد، عمر دین، فیض محمد اور محمد الیاس ہجرت کے بعد چک نمبر 104 جنوبی میں آباد ہوئے اور کاشتکاری کو اپنا پیشہ بنایا۔

دین محمد کے پسران محمد نسیم، محمد نعیم اور محمد ندیم ہیں۔ اول الذکر دونوں کراچی میں کاروبار اور ملازمت کرتے ہیں اور موخر الذکر اسلام آباد ہیں۔ FECTO میں جونیر آفیسر ہے۔

عمر دین کے چار پسران محمد اسلم، محمد اکرم، محمد ارشد اور لیاز ہیں۔ فیض محمد کے پسر کا نام محسن رضا اور محمد الیاس کے بیٹے الماس، ثاقب اور مزمل ہیں۔

اسی گاؤں کے نمبر دار محمد شفیع اور دین محمد ہجرت کے بعد موضع چمبڑ ضلع حیدر آباد (سندھ) میں آباد ہوئے۔ محمد شفیع کے پسران محمد رفیق، عبدالغفور، محمد اقبال اور محمد شفیق ہیں۔ موخر الذکر تینوں پاکستان ریلوے کراچی میں ملازم ہیں اور اسی جگہ رہائش پذیر ہیں۔

دین محمد کا ایک ہی لڑکا ہے جو فیصل آباد میں گیس کے محکمہ میں ملازم ہے۔

جناب سوندھا کے دو پسران کرامت علی اور نور محمد تھے۔ نور محمد لاولد فوت ہو گیا کرامت علی کے سعد الدین اور نجیب الدین ہیں۔

سعد الدین کے محمد شفیق۔ ضیاء الدین۔ محمد ثاقب۔ محمد آصف اور محمد مبین ہیں اسلام الدین جی۔ ایچ۔ کیو میں گریڈ 18 کا افسر ہے۔ سٹلائٹ ٹاون راولپنڈی میں آباد ہے۔ محمد شفیق پاک فوج میں میجر ہے اور ضیاء الدین گیمن کمپنی میں ملازم ہے۔ نجیب الدین کا محمد اقبال اور اس کے محمد وقاص، محمد جواد، شہاب الدین اور محمد دین ہیں۔ نجیب الدین کا خاندان لاہور میں رہائش پذیر ہے اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب محمد اسماعیل کے چار پسران احسان محمد، ولی محمد، فیض محمد اور اللہ دین ہیں۔ احسان محمد کے تین لڑکے محمد رفیق، نذیر احمد اور بشیر احمد ہیں۔ محمد رفیق کے خورشید، انور اور نوید ہیں۔ نذیر احمد کا محمد شفیق ہے۔ بشیر احمد کے محمد اسلم اور محمد زبیر ہیں۔ یہ خاندان 9۔ٹیب روڈ لاہور میں آباد ہے۔ ولی محمد کے تین لڑکے محمد شریف، عبد اللطیف اور محمد رشید ہیں۔ محمد شریف کے محمد اقبال، محمد سرور، ذوالفقار علی اور محمد وارث ہیں۔ یہ خاندان پرانا بھٹہ بستی سلطان پورہ نیو سنٹرل جیل ملتان میں رہتا ہے۔ عبد اللطیف کا محمد سلیم ہے محمد رشید کے محمد فاروق، محمد شفیق، محمد شرافت اور محمد یوسف ہیں۔ یہ خاندان بھبکی ضلع نارووال میں مقیم ہے۔ فیض محمد کے لیاقت علی اور اختر علی ہیں۔ لیاقت علی کے محمد اسلم اور محمد جاوید ہیں۔ یہ خاندان جناح کالونی رحیم یار خان میں رہتا ہے۔ اللہ دین کے محمد شاہد اور جاوید ہیں جو بھبکی میں رہتے ہیں۔

جناب چاند خان کا خاندان چک نمبر 39 شمالی میں آباد ہے اسکے 5 پسران غلام محی الدین، نجیب الدین، محمد رفیق، محمد صدیق، اور علی حسن ہیں۔ محی الدین کے دو لڑکے واجد علی اور بشارت علی ہیں۔ نجیب الدین کے شمس الدین، محمد امین اور محمد رشید وغیرہ ہیں اور علی حسن کے خالد حسن اور مبشر حسن ہیں۔

جناب نذیر حسین ہجرت کے بعد کوٹ ادو میں آباد ہوا اس کے دو پسران علی حسن اور محمد حسن ہیں۔ علی حسن کے لڑکے محمد طاہر جاوید، محمد زاہد اور محمد شاہد ہیں۔ محمد طاہر جاوید کے محمد عدنان طاہر، اور محمد نعمان طاہر ہیں جبکہ محمد زاہد کا اسامہ زاہد ہے۔ محمد حسن کے محمد نسیم، محمد نعیم اور محمد ندیم ہیں۔ محمد نسیم کے حمزہ اور بلال ہیں۔ محمد نعیم اور محمد ندیم امریکہ میں ہیں۔

27۔ سملہیڑی

بعض احباب نے اس سملیڑی گاؤں کو تحصیل جگادھری میں تحریر کیا ہے لیکن اس تحصیل کی فہرست مواضعات میں اس نام کا کوئی گاؤں نہ ہے۔ تحصیل انبالہ کی فہرست میں یہ گاؤں نمبر شمار 142 پر درج ہے اس لئے اس کو تحصیل انبالہ میں تحریر کیا گیا۔ یہ گاؤں پھلیل ماجرا کے شمال میں اور مٹھاپور اور کھاروکھیڑا کے درمیان واقع تھا۔

اس گاؤں کے جناب محمد بشیر کا خاندان قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کے دو پسران مقصود احمد اور محمد یعقوب ہیں۔ مقصود احمد کے تین لڑکے مسمیان ذوالفقار علی، افتخار علی اور محمد عامر ہیں۔ محمد یعقوب کے بھی تین پسران مسمیان محمد اعظم، محمد ذیشان اور محمد عثمان ہیں۔ محمد اسماعیل کا خاندان وینیے تارڑ میں آباد ہے۔ اس کا پسر محمد جمیل ہے جس کا محمد اقبال ہے۔

28۔ سیون ماجرا

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن برارہ سے ایک میل اور قصبہ ملانہ سے چار میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑے ہندو گاؤں کے آخری سرے پر آباد تھا اس لئے سیون ماجرا اس کا نام ہوا۔ سیون کے معنی آخری حد یا سرا ہے۔ ماجرا اصل میں مزرعہ یعنی آبادی ہے۔ یہ بھی کہاوت ہے کہ اس کو حسین نامی شخص نے آباد کیا تھا جس کے نام کی نسبت سے حسین ماجرا اس کا نام ہوا جو بعد میں بگڑ کر سین ماجرا اور پھر سیون ماجرا ہوا۔ ابتداً اس میں دو گھر آباد ہوئے۔ پھر ایک خاندان بابین تحصیل تھانیسر سے دوسرا برارہ سے اور تیسرا اللہ پور سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوا اور یہ خاندان خوب پھلے پھولے۔ اس گاؤں کے دو نمبردار تھے۔ دونوں کے نام نور محمد تھے۔

جناب نتھو کا سب سے بڑا خاندان تھا۔ اس کا مکمل شجرہ چھپنا مشکل ہے اس لئے بادل نخواستہ اس کا تذکرہ رواں عبارت میں پیش ہے نتھو کے تین پسران اکبر علی۔ دھوم محمد اور محمد عبداللہ تھا۔ اکبر علی کے چار لڑکے احسان محمد، فیض محمد، غلام محمد اور یاد محمد تھے۔ فیض محمد اور غلام محمد لاولد فوت ہو گئے۔ احسان محمد کے حشمت علی، رحمت علی، یوسف علی اور دراب علی ہیں۔

حشمت علی کے چھ لڑکے ہیں۔ نمبر ا۔ عبدالمجید کے عبداللطیف اور عبدالشکور ہیں۔ حشمت علی ابتدا اپنے برادران کے ہمراہ چک نمبر ا ر ا۔ آر۔اے میں آباد ہوا تھا۔ تاہم بعد ازاں عبدالمجید مکان نمبر 12 بلاک 4 چراہ روڈ مسلم ٹاؤن میں آباد ہوا حزب الارائیاں راولپنڈی کا خزانچی، زکوٰۃ عشر کمیٹی کا چیرمین رہا ہے آج کل اپنی فیملی کے ہمراہ کینڈا میں ہے عبداللطیف ریڈیو پاکستان اسلام آباد میں ایڈمن افیسر ہے عبدالشکور امریکہ میں سروس کرتا ہے۔ عبداللطیف کے فرمان لطیف اور عرفان لطیف ہیں عبدالشکور کے محمد علی اور حسن شکور ہیں۔

حشمت علی کے دوسرے لڑکے عبدالحمید کے 5 پسران مسمیان عبدالسمیع، محمد شمیم اختر، عبدالجبار، راشید حمید اور آصف حمید ہیں عبدالحمید بھی مسلم ٹاون میں بلاک نمبر 4 کے مکان نمبر 36 میں رہائش پذیر ہے۔ ایم۔ای۔ایس سے ریٹائر ہوا ہے عبدالسمیع فوت ہو چکا ہے اس کے تین لڑکے مسمیان اسامہ عدیل، حافظ سلمان سمیع اور حارث حمید ہیں اسامہ عدیل ایر فورس میں ہے۔ محمد شمیم اختر نے 14 سال یو۔اے۔ای میں ملازمت کی اب پاکستان واپس آکر کاربار کرتا ہے۔اس کا وسیع پولٹری فارم ہے۔ مذہبی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اچھا مقرر ہے اور ڈاکٹر اسرار احمد کا گردیدہ ہے اس کے محمد ابوبکر، محمد عمر، محمد عثمان اور محمد علی ہیں۔ عبدالجبار ایم ایس سی کسٹم ڈیپارٹمنٹ میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اسلام آباد ہے اس کے حافظ شرجیل جبار، طلحہ جبار، اور ہابیل جبار ہیں۔ راشد حمید اور آصف حمید امریکہ میں ہیں۔ راشد حمید کاروبار اور آصف حمید ملازمت کرتا ہے۔ عبدالحمید مسلم ٹاؤن کی ہر دلعزیز شخصیت ہے۔

حشمت علی کے تیسرے پسر عبدالوحید اٹامک انرجی کمشن اسلام آباد میں ایڈمن افسر ہے۔

چوتھا محمد طاہر ہے جس کے محمد وقار اور محمد منیب ہیں۔ یہ خاندان ٹاؤن شپ لاہور میں مقیم ہے اور کاروبار کرتا ہے پانچواں مظاہر علی بھی اسی جگہ رہتا ہے اور ملازمت کرتا ہے اس کے دو لڑکے مظفر علی اور مبشر علی ہیں۔ چھٹا محمد زاہد ہے چک نمبر 1/1 آر۔اے میں رہتا ہے اور رینالہ خورد میں کپڑے کا کاروبار کرتا ہے اس کے محمد طلحہ اور محمد عمر ہیں رحمت علی ولد احسان محمد کے چار پسران محمد ظفر، نثار علی، اختر علی اور محمد نسیم ہیں یہ جملہ خاندان لاہور میں رہتا ہے۔ محمد ظفر کی رہائش وحدت

کالونی میں دکان فیروز پور روڈ نہر کے پل کے ساتھ ہے اس کا ارشد محمود پی۔ سی۔ ایس۔ ائی۔ آر میں اسسٹنٹ ہے دوسرا عشرت محمود کاروبار کرتا ہے۔ نثار علی وحدت کالونی شاہ کمال روڈ میں مقیم ہے۔ کاروبار کرتا ہے اس کے دونوں لڑکے ریاض علی اور عامر علی جدہ میں ملازمت کرتے ہیں اختر علی علامہ اقبال ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے اور کاروبار کرتا ہے سی۔ ایم۔ اے سے ریٹائر ہوا ہے اس کے دو لڑکے وسیم اختر اور عظیم اختر ہیں ایک سعودیہ میں اور دوسرا واپڈا میں ملازم ہے۔ محمد نسیم نیسپاک کالونی میں رہتا ہے اس کا محمد عمران نسیم ہے ان کا فیروز پور روڈ پر نہر کے پل کے پاس ہوٹل کا کاروبار ہے۔

احسان محمد کے تیسرے پسر یوسف علی کے بھی چار لڑکے محمد حنیف، محمد شریف، سعید احمد شفقت اور رشید احمد ہیں۔ محمد حنیف جی۔ ایچ۔ کیو سے ریٹائر ہو کر بلاک نمبر 4 کے مکان نمبر 14 میں رہائش پذیر ہے۔ اس کا لڑکا خالد محمود سی ایم اے راولپنڈی میں اسسٹنٹ ہے۔ محمد شریف سی ایم اے سے ریٹائر ہو کر واپڈا ٹاؤن لاہور کے مکان 168 بلاک ای میں مقیم ہے۔ اس کے عثمان یوسف اور حافظ عمیر یوسف ہیں عثمان یوسف امریکہ میں ملازمت کرتا ہے سعید احمد شفقت سٹیٹ بنک اسلام آباد میں ایڈمن افیسر ہے اور ایف 3/10 گلی نمبر 63 مکان 63 میں رہتا ہے اس کے عمر سعید، نعمیر سعید ہیں۔ یوسف علی کا رشید احمد پاک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں کیشیر ہے اور ماڈل ٹاؤن لاہور کے بلاک آر۔ مکان مبر 269 میں رہتا ہے اس کے دو لڑکے بلال رشید اور وقاص رشید ہیں۔

دراب علی ولد احسان محمد کے دو پسران سردار علی اور عبدالستار ہیں۔ سردار علی کے مظہر الحق، اظہر الحق اور اطہر الحق ہیں تینوں واپڈا میں ملازم ہیں اور ٹاؤن شپ میں رہتے ہیں۔ عبدالستار سی ایم اے لاہور میں اکاؤنٹینٹ ہے اور اقبال ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے اس کے مرشد ستار اور بلال ستار ہے۔

اکبر علی کے پسر یاد محمد کا محمد یعقوب ہے اس کے ریاست علی۔ وارث علی اور شرافت علی ہیں چک نمبر 1/1 آر میں زمیندارہ کرتے ہیں ریاست علی کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔ وارث علی کا محمد ندیم اور شرافت علی کا محمد کلیم ہے۔

دھوم محمد کا پسر نور محمد نمبر دار تھا اس کے مہربان علی۔ عبدالرحمان اور خلیل الرحمان ہے نور

محمد کے فوت ہونے پر ہندوستان میں مہربان علی نمبردار بنا۔

مہربان علی کا محمود الحسن اور اس کے محمد محسن، محمد عاصم، محمد سالم، محمد عامر اور محمد حاشر ہیں۔ یہ خاندان مسلم ٹاؤن کی چوہدری سٹریٹ کے مکان نمبر 13 بلاک 4 میں رہتا ہے۔ محمود الحسن کا مسلم ٹاؤن میں سپر سٹور ہے محمد سالم، محمد عامر اور محمد حاشر والد کے ساتھ شریک کاروبار ہیں محمد محسن سی ایم اے راولپنڈی میں ڈی۔ اے ہے جبکہ محمد عاصم سی ایم اے ہیں اسسٹنٹ ہے۔ عبدالرحمٰن کا سعید احمد ہے۔ اسی گلی و بلاک کے مکان نمبر 3 میں رہتا ہے۔ اس کا سپر سٹور ہے اس کے محمد راشد، محمد ارشد اور محمد ساجد ہیں محمد راشد اٹامک انرجی میں اسسٹنٹ ہے۔ محمد عبداللہ کے پسران خان محمد اور شیر محمد ہیں خان محمد کا نواب علی اور شیر محمد کا ناظم علی جس کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ نواب علی کے پسر اشرف علی کے منصر باللہ، عارف اللہ اور معظم باللہ لاہور میں وحدت کالونی میں آباد ہیں۔

اس طرح بگلوں کا یہ خاندان کینڈا، امریکہ، اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، اکاڑہ میں پھیلا ہوا زمیندارہ اور ہر قسم کے کاروبار اور ملازمتوں پر چھایا ہوا ہے۔

جناب پوستی کے دو پسران مسمیان خدا بخش اور مولا بخش تھے خدا بخش نمبردار تھا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا نور محمد نمبردار ہوا جس کے دو لڑکے مسمیان محمد یامین اور یوسف علی ہیں۔ محمد یامین کے عبدالحمید اور محمد یسین ہیں۔ یہ خاندان کافی عرصہ سے سعودیہ میں مقیم ہے۔ یوسف علی کے اشرف علی، واجد علی اور یونس علی ہیں۔ یہ خاندان چک نمبر 537 ای۔ بی میں آباد ہے۔

مولا بخش کے دو لڑکے اللہ بخش اور احمد علی ہیں۔ اللہ بخش کا پسر عبدالکریم تھا جس کے تین لڑکے مسمیان منصب علی۔ منظور علی اور عبداللطیف ہیں۔ منصب علی کے نذیر حسین اور بشیر احمد ہیں۔ منصب علی کا خاندان ابتداً چک نمبر 223 رمانا چک میں آباد ہوا لیکن بعد ازاں یہ خاندان چک نمبر ا ایم ایل میانوالی میں منتقل ہو گیا۔ نذیر حسین کے عبدالخالق، محمد اسلم، عبدالستار، محمد اکرم، خورشید احمد اور ناصر ہیں۔ عبدالخالق، عبدالستار، خورشید احمد اور ناصر کراچی میں کاروبار کرتے ہیں اور کورنگی میں رہتے ہیں۔ عبدالخالق کا غلام سرور نورانی بستی کراچی میں رہتا ہے ملازمت کرتا ہے۔ محمد اسلم کے سہیل۔ زبیر جنید، شعیب اور نذیر میانوالی میں مقیم ہیں۔ محمد اسلم رجسٹریشن آفس میانوالی میں

ملازم ہے۔ عبدالستار کے دانش اور اسامہ ہیں خورشید احمد کے ارشد اور فہد بھی کراچی میں کاروبار کرتے ہیں اور کورنگی میں رہتے ہیں، محمد اکرم کے فرحان اکرم اور نعمان اکرم راولپنڈی میں ملازم اور سکونت پذیر ہیں۔ بشیر احمد کے محمد اقبال۔ محمد جہانگیر۔ محمد عالم گیر اور محمد الیاس ہیں۔ منظور علی کا عاشق علی اور عبداللطیف کا عبدالرشید ہے۔

احمد علی کے محمد ابراہیم، احسان محمد، قاسم علی اور محمد شریف ہیں۔ ابراہیم کا محمد خلیل اور اس کے محمد سعید اور محمد ندیم ہیں احسان محمد کے چار لڑکے مسمیان علی نواز، شاہنواز، رحم نواز اور شوکت علی تھے۔ علی نوار کے اصغر علی، اختر علی اور صفدر علی ہیں۔ اصغر علی کے خالد محمود، مقصود علی۔ محبوب علی اور مہربان علی ہیں۔ خالد محمود اٹامک انرجی کمشن میں خوشاب تعینات ہے مقصود علی زمیندارہ کرتا ہے۔ اختر علی کے سات لڑکے مسمیان جاوید اختر، منیر اختر، منصور اختر، ناہید اختر، مجاہد اختر، سہیل اختر اور نوید اختر ہیں۔ جاوید اختر واپڈا میں ملازم ہے۔ منیر اختر بی ٹیک آنر ہے۔ ناہید اختر بی کام اور مجاہد اختر انجیئرنگ یونیورسٹی کا طالب علم ہے۔ صفدر علی کھوٹہ میں آباد ہے۔ وہ اٹامک انرجی میں خوشاب تعینات ہے اس کے آفتاب صفدر، کلیم صفدر، نسیم صفدر اور نعیم صفدر ہیں۔ نعیم صفدر ایم۔ بی۔ اے کر رہا ہے نسیم صفدر خوشاب میں تعینات ہے۔ شاہ نواز کا محمد سلیم ہے۔

رحم نواز کے تین لڑکے تصور علی، صفدر علی اور انور علی ہیں۔ شوکت علی کے احمد علی، محمد علی، یوسف علی، اشرف علی، آصف علی اور شجاعت علی ہیں یہ خاندان چک 78 میں مستقلاً آباد ہے۔

قاسم کے نصر اللہ اور عتیق اللہ ہیں نصر اللہ کے شیر محمد، یونس علی اور عبدالستار ہیں۔ شیر محمد کے چھ لڑکے محمد سجاد اختر، محمد اعجاز اختر، ریاض احمد، محمد وسیم اختر اور محمد سرفراز اختر ہیں۔ محمد سجاد اختر ٹھیکہ داری کرتا ہے اس کے محمد عاطف سجاد، محمد آصف سجاد، محمد قاسم سجاد اور محمد خاور سجاد ہیں۔ محمد اعجاز اختر زرعی ترقیاتی بنک میں ملازم ہے اس کا محمد حسن اعجاز ہے۔ ریاض احمد کاروبار کرتا ہے اس کا محمد اسامہ ریاض ہے۔ محمد وسیم اختر فرانس میں کاروبار کرتا ہے اس کا محمد واصف وسیم ہے۔ محمد سرفراز اختر ٹیکسٹائل انجنیئر ہے اور فیصل آباد میں ملازم ہے محمد سرفراز اختر جناب شمیم جہانگیر کا داماد ہے یہ خاندان چک 78 میں آباد ہے۔ شیر محمد انجمن ارائیاں کے جوائنٹ سیکرٹری زکوۃ و عشر کمیٹی کا چیرمین اور محافظ کمیٹی کا رکن رہا ہے۔

ہر دلعزیز اور مشہور شخصیت کا مالک ہے۔ یہ خوش حال اور متمول خاندان ہے۔ یونس کے چار لڑکے محمد ندیم، محمد عرفان، محمد رضوان اور محمد عثمان ہیں۔ یہ خاندان مکان نمبر 206 ڈی سٹلائٹ ٹاؤن میں رہتا ہے۔ محمد ندیم فرانس میں محمد عرفان یونس لاہور میں ملازمت کرتا ہے۔ عبدالستار کے عبدالسلام طاہر اور شاہد اسلام ہیں۔ عبدالسلام طاہر کا حسان طاہر ہے شاہد اسلام ایم ایس سی لیکچرار اسلام آباد ہے۔ عبدالستار کا خاندان مکان نمبر 179 بی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں مقیم ہے۔

عتیق اللہ کے محمد شفیق اور محمد رفیق ہیں۔ محمد شفیق کے ابوبکر اور عثمان ہیں۔ محمد رفیق کا محمد عمر ہے۔

جناب محمد شریف کے تین پسران محمد حنیف، محمد جمیل اور حشمت علی ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان چک 78 میں آباد ہوا۔ محمد حنیف کا عبدالرشید اور اس کے انتظار، افتخار، رضوان، عارف اور ثاقب ہیں، محمد جمیل کے 5 لڑکے مسمیان محمد اسلم، ذوالفقار علی، محمد علی، محمد اکرم اور وقار علی ہیں، محمد اسلم اور وقار علی فرانس میں ہیں۔ محمد اسلم کا عاقب ہے۔ ذوالفقار علی پی اے ایف میں چیف وارنٹ افیسر تھے۔ ریٹائر ہو کر ابو ظہبی ایئر لائن میں ملازمت کرتے ہیں اس کے تین لڑکے شاہد، خرم، اور زاہد ہیں۔ محمد علی انگلینڈ میں مقیم ہے اس کا بابر ہے اور محمد اکرم کا حمزہ ہے۔ حشمت علی کے تین لڑکے ارشد علی، عشرت علی، اور عابد شہزاد ہیں ارشد علی وزارت قانون میں سیکشن افیسر ہے اس کا لڑکا عثمان ارشد ہے۔ عشرت علی واپڈا سرگودھا میں ملازم ہے اس کے محمد سلیمان۔ محمد بلال اور اسامہ ہیں۔ عابد شہزاد زیر تعلیم ہے۔

جناب رحمت اللہ، نصیر الدین، محمد یوسف، حافظ اللہ اور برکت اللہ کا خاندان سرانوالی میں آباد ہوا۔ رحمت اللہ کا عبدالغفور مدرس ہے محمد یوسف کے محمد صدیق اور عبدالطیف ہیں۔ محمد صدیق کا محمد اقبال اور اس کے جاوید اقبال۔ نوید اقبال۔ فرید اقبال اور ناہید اقبال ہیں عبدالطیف کے محمد طفیل، محمد نیاز اور محمد نثار ہیں۔

حافظ اللہ کے اختر علی اور ظفر علی ہیں، برکت اللہ کا اللہ دیا ہے محمد حسین ولد رحمت اللہ کھارا میگھا تحصیل نارووال میں آباد ہے۔ عبدالطیف ولد محمد شفیع اور محمد شفیع ولد ارجمند، رستم علی ولد احمد علی

کوٹ منگل سنگھ میں آباد ہیں۔ فرزند علی و اصغر علی پسران نور موضع ترک پنڈ نزد کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوئے۔ دونوں بھائی فوج میں ملازم رہے ہیں۔ فرزند علی کے دو بیٹے محمد حنیف اور محمد رفیق ہیں اور حاجی اصغر علی کا بیٹا صابر علی ہے۔

جناب ارجمند کے دو پسران خیر الدین اور شمس الدین ہیں یہ خاندان ہجرت کے بعد قائم بھر ولنہ میں آباد ہوا۔ خیر الدین کے تین لڑکے مسمیان مشتاق احمد۔ اشفاق احمد اور ریاض احمد ہیں۔ مشتاق احمد فوج میں صوبیدار رہے اس کا معظم اقبال ہے۔ یہ خاندان کورنگی نمبر 4 کراچی میں رہتا ہے۔ اشفاق احمد کاروبار کرتا ہے اور سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے ڈی بلاک میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے جواد شہزاد اور مراد شہزاد ہیں۔ ریاض احمد کاروبار کرتا ہے اور قائم بھر ولنہ میں رہتا ہے۔ شمس الدین واپڈا میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے۔ اس کے الطاف حسین اور اعجاز احمد ہے۔ شمس الدین بھی قائم بھر ولنہ میں رہتا ہے۔ الطاف حسین یو۔ اے۔ ای میں ملازمت کرتا ہے جبکہ اعجاز احمد سرگودھا میں ملازمت کرتا ہے۔

جناب ارجمند کا خاندان ارائیاں والا سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوا اس کے پسر محمد شفیع کے دو لڑکے محمد رمضان اور اے ڈی رضا ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان ترکونڈ تحصیل کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا۔ محمد رمضان نیشنل بنک سے بطور اے۔ ڈی۔ پی ریٹائیر ہو کر 147 نیو چوبر جی پارک لاہور میں رہائش پذیر ہے انجمن کا فنانس سیکرٹری اور نیو چوبر جی پارک کی ویلفیر سوسائٹی کا صدر ہے اس کے تین پسران محمد طاہر۔ محمد زاہد اور محمد عابد علی ہیں پہلے دونوں آسٹریلیا میں زیر تعلیم ہیں پروفیسر اے ڈی رضا میتھس میں پی ایچ ڈی ہے۔ سنٹرل یونیورسٹی واشنگٹن میں پروفیسر ہے۔ فضائی سائنس میں بین الاقوامی شہرت کے حامل ہیں۔ کئی نئے اصول دریافت کر کے متعارف کرا چکے ہیں میکسیکو کے اسکول آف میتھس کے تاحیات چیرمین ہیں۔ ایشین مفادات کی تحفظ کی تنظیم کے سرگرم رکن ہیں اس کا ایک لڑکا محمد عمر ہے جو زیر تعلیم ہے۔

جناب رحیم بخش کے تین پسران قطب الدین، صدر دین اور اللہ دیا تھے اللہ دیا کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔ قطب الدین کے منصب علی۔ فرزند علی اور حاکم علی ہیں۔ منصب علی کا ناظم علی ہے جس کے چار لڑکے پرویز اختر، نسیم اختر، مصور علی اور تصور علی ہیں پرویز اختر کے شہزاد اور عبدالوہاب

ہیں۔ نسیم اختر کے بلال حیدر اور محمد بدر ہیں۔ فرزند علی کا عبدالطیف تھا جس کی کوئی اولاد نہ ہے حاکم علی کا تصور بھی لاولد ہے یہ خاندان موضع موڑہ بھٹان اور موڑہ مہتہ میں آباد ہے اور زمیندارہ کرتا ہے۔ صدر دین کا محمد نذیر ہے جس کے محمد سرور۔ محمد جعفر، محمد ذاکر وغیرہ ہیں یہ خاندان خانیوال میں آباد ہے کاروبار کرتا ہے۔

جناب جما کا پسر گلاب تھا۔ جس کے چار پسران نجیب الدین، حسین بخش، برکت علی اور قاسم علی ہیں۔ نجیب الدین کا منصب علی ہے جس کے وارث علی، شرافت علی اور یونس علی ہیں۔ وارث علی کے تین لڑکے مسمیان عرفان علی۔ عمران علی اور رضوان علی ہیں وارث علی اور یونس علی فرانس میں ملازمت کرتے ہیں شرافت علی پی اے ایف میں ملازم ہے۔ حسین بخش کے محمد شریف اور محمد حنیف ہیں۔ محمد حنیف نمبر دار ہے اور موہرہ میں رہتا ہے محمد شریف کے محمد ادریس، محمد انیس اور محمد اشفاق ہیں۔ محمد ادریس کے محمد الیاس، محمد ریاض، محمد فیاض اور محمد آفتاب ہیں۔ محمد انیس کے محمد عامر اور محمد یاسر ہیں۔ محمد اشفاق کے مُحمد منیب، محمد رافع اور محمد دانیال ہیں۔ یہ خاندان موڑہ بھٹان اور موڑہ مہتہ میں آباد ہے۔ کاروبار اور زمیندارہ کرتا ہے برکت علی کے تین لڑکے مسمیان عبداللطیف، محمد شفیع اور محمد رفیع ہیں عبدالطیف کے عبدالرشید اور محمد رفیق ہیں، محمد شفیع کے عبدالحمید، عبدالمجید اور عبدالوحید ہیں۔ محمد رفیع کا محمد عابد ہے۔ قاسم علی کا واجد علی ہے جس کا محمد اشرف اور محمد نعیم اختر ہے۔ یہ خاندان لاہور میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ محمد ادریس انگلینڈ میں بنک میں ملازم ہے۔ عبدالرشید ریلوے میں ملازم ہے اور لاہور میں رہتا ہے۔ محمد رفیق بیرون ملک ملازمت کرتا ہے لاہور میں اس کی رہائش ہے محمد اشفاق کی رہائش ا۔۱۰ اسلام آباد میں ہے۔ ملٹری اکاونٹس میں ملازم ہے۔ محمد شفیع اور اس کا خاندان خانیوال میں آباد ہے اور دکاندار ہے۔

کرامت علی اور اس کے پسران مسمیان محمد الیاس و محمد ریاض پھالیہ میں رہتے ہیں۔

حمید کے پسران نثار، شیر، شرافت اور ریاست کھارا میگھا میں آباد ہیں۔ نثار کے خالد، زاہد، شاہد اعظم بستی کراچی میں رہتے ہیں شیر کا پسر عمران راہوالی میں اور شرافت کا عاصم گوجرانوالہ شہر میں آباد ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب عبدالکریم کا خاندان ہجرت کے بعد چک 30 شمالی میں آباد ہوا اس کے تین پسران حیات محمد۔ سعد الدین اور محمد ابراہیم ہیں۔ حیات محمد کا ظفر علی محکمہ جنگلات میں ملازم ہے اس کا ایک لڑکا محمد شاہد ہے۔ سعد الدین کا سردار علی ایم اے ہے جو محکمہ تعلیم سرگودھا میں اے۔ ڈی۔ ای ہے اس کے محمد تصور ندیم، محمد ارشد جاوید اور محمد مبشر جاوید ہیں۔ محمد تصور ندیم بی اے بی ایڈ اور ارشد جاوید ایم ایس سی آنرز ہے۔ محمد ابراہیم کا عبدالحکیم جاوید ڈاکخانہ لاہور میں ملازم ہے اس کا ایک ہی لڑکا محمد اویس ہے۔

جناب جہانگیر، نصیر الدین اور حنیف کے خاندان چک نمبر 131 جنوبی میں آباد ہیں اور زمیندارہ کرتے ہیں۔ جہانگیر کے ذوالفقار۔ اشرف اور اکرام ہیں ذوالفقار کے اقبال۔ اعجاز وغیرہ 5 لڑکے ہیں۔ اشرف کے زبیر عزیز اور عثمان ہیں نصیر الدن کا عبدالطیف اسلام آباد میں ملازم ہے۔

29۔ صالح پور

یہ گاؤں تحصیل نرائن گڑھ کے موضع ملک جھبالیاں کے نزدیک تھا اور اس کو ملک کے خدا بخش کے پسر حاکم علی نے راضی خرید کر آباد کیا تھا۔ اس لئے بعض احباب نے اس کو تحصیل نرائن گڑھ میں تحریر کیا ہے تاہم نرائن گڑھ کی فہرست مواضعات میں اس نام کا کوئی گاؤں درج نہ ہے البتہ تحصیل انبالہ میں نمبر شمار 153 صالح پور درج ہے۔

جناب عبدالطیف کے دو پسران عبدالغفار اور عبدالجبار ہجرت کے بعد لورالائی میں آباد ہوئے دونوں کاروبار کرتے ہیں اور لورالائی کے بڑے تاجر ہیں۔ ریاست علی کا پسر محمد علی بھی اسی جگہ آباد ہے اور بڑا ٹھیکدار ہے۔

جناب قطب الدین کا خاندان چک نمبر 127 جنوبی میں آباد ہوا۔ اس کا پسر عبدالعزیز ہے جس کے عاشق اور عادل ہیں۔ عبدالعزیز زمیندارہ کرتا ہے۔

30۔ عبداللہ گڑھ

یہ گاؤں تحصیل انبالہ کے موضعات کی فہرست کے نمبر شمار 157 پر درج ہے یعنی اس کا حد بست نمبر 157 ہے۔ یہ گاؤں شاہ آباد مارکنڈا سے چار میل کے فاصلہ پر جانب مشرق تھا۔ کمباسی کے نزدیک تھا۔

اس گاؤں میں جناب مولا بخش اس برادری کے مشہور شخص تھے اس کے تین پسران محمد اسمٰعیل، قطب الدین اور نجیب الدین تھے۔ محمد اسمٰعیل کے عبدالغفور اور عبدالشکور ہیں۔

قطب الدین کا احمد علی تھا۔ اس کے دو لڑکے امجد علی اور ذوالفقار علی ہیں۔ امجد علی فوت ہو چکا ہے یہ خاندان سمن آباد ملتان میں آباد ہے۔ نجیب الدین کا لڑکا محمد ذکریا علی پور چٹھہ میں آباد ہے اس کے تین لڑکے محمد سعید، نسیم سجاد اور ندیم سجاد ہیں۔

31۔ علی پور

جناب نصیر الدین ولد گلاب کے پسران عبدالغفور، عبدالشکور، محمد خلیل اور محمد رفیق ہیں جو ماڈل کالونی، کراچی میں آباد ہیں اور یہیں کاروبار کرتے ہیں۔

عبدالغفور کے پسران محمد کبیر، خورشید اور حبیب ہیں۔ کبیر کے ارسلان اور سعد ہیں۔

عبدالشکور کا اسامہ ہے اور خلیل کے شکیل، عقیل اور عدیل ہیں۔

جناب نوازش علی "ریلوے والے" کے پسران محمد ابراہیم اور محمد شریف ہجرت کے بعد موضع بھٹہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے اور کاشتکاری کو اپنا پیشہ بنایا۔

اول الذکر کے پسران صوفی محمد اسحاق، صوفی محمد یعقوب، صوفی محمد یوسف ہیں جو منظور کالونی کراچی میں رہائش پذیر میں اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد اسحاق کے پسران محمد اشفاق، اشتیاق، اخلاق، آفاق اور ایاز ہیں جبکہ محمد یعقوب کے مقصود، محبوب، وقار اور افتخار ہیں محمد یوسف کے آصف اور کاشف ہیں۔

محمد شریف کے اصغر علی اور اکبر علی بھی منظور کالونی میں آباد ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

اسی گاؤں کا ایک خاندان رام رائیاں تحصیل ڈسکہ میں آباد ہے اس خاندان کے مشہور آدمی احسان محمد ہیں جس کے پسران یاسین اوریامین ہیں۔ احسان محمد کے دوسرے بھائی کا نام ولی محمد ہے اس کے پسران شبیر اور رمضان ہیں۔ یہ جملہ خاندان کاشتکاری کرتا ہے۔

32۔ کانسے پور

اس گاؤں میں منصب علی مشہور شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے دو بھائی منظور علی اور غلام نبی تھے۔ یہ خاندان قیام پاکستان کے وقت محراب پور ضلع نوشہرو فیروز میں آباد ہوا۔ منصب علی مرحوم یہاں کے ہائی اسکول میں تقریباً ۲۰ سال تک مدرس رہے اور اس کے علاوہ انہوں نے کئی ایک چھوٹے بڑے تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی اور ان کی سرپرستی بھی کی۔ ان کے پسران محمد اسحاق اور محمد جمیل ہیں۔ اول الذکر کاشتکار تھے اور ان کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ آخر الذکر ویٹرنری ڈاکٹر کی حیثیت سے سندھ کے مختلف شہروں میں کام کرتے رہے اور کراچی سے بحثیت اسسٹنٹ ڈائریکٹر اینمیل ہسبنڈری ریٹائر ہوئے۔

اس کے پسران کے نام جاوید، محمد علی، شاہد، زاہد، عامر اور عمران ہیں جو مختلف محکموں میں ملازم ہیں۔

منظور علی کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ غلام نبی کے تین پسران خلیل، بشیر اور رشید ہیں جو محراب پور میں کاشتکاری کرتے ہیں۔ خلیل لاولد رہے اور رشید کے دو لڑکے مبارک علی اور محبوب علی ہیں۔

جناب رستم علی اور نجیب الدین کے خاندان ہجرت کے بعد کوٹ ارائیاں میں آباد ہوئے۔ نجیب الدین کا واحد پسر لیاقت علی فوت ہو چکا ہے۔ رستم علی کا پسر محمد رشید ہے۔ جس کے دو لڑکے مسمیان جاوید اور نوید ہیں۔

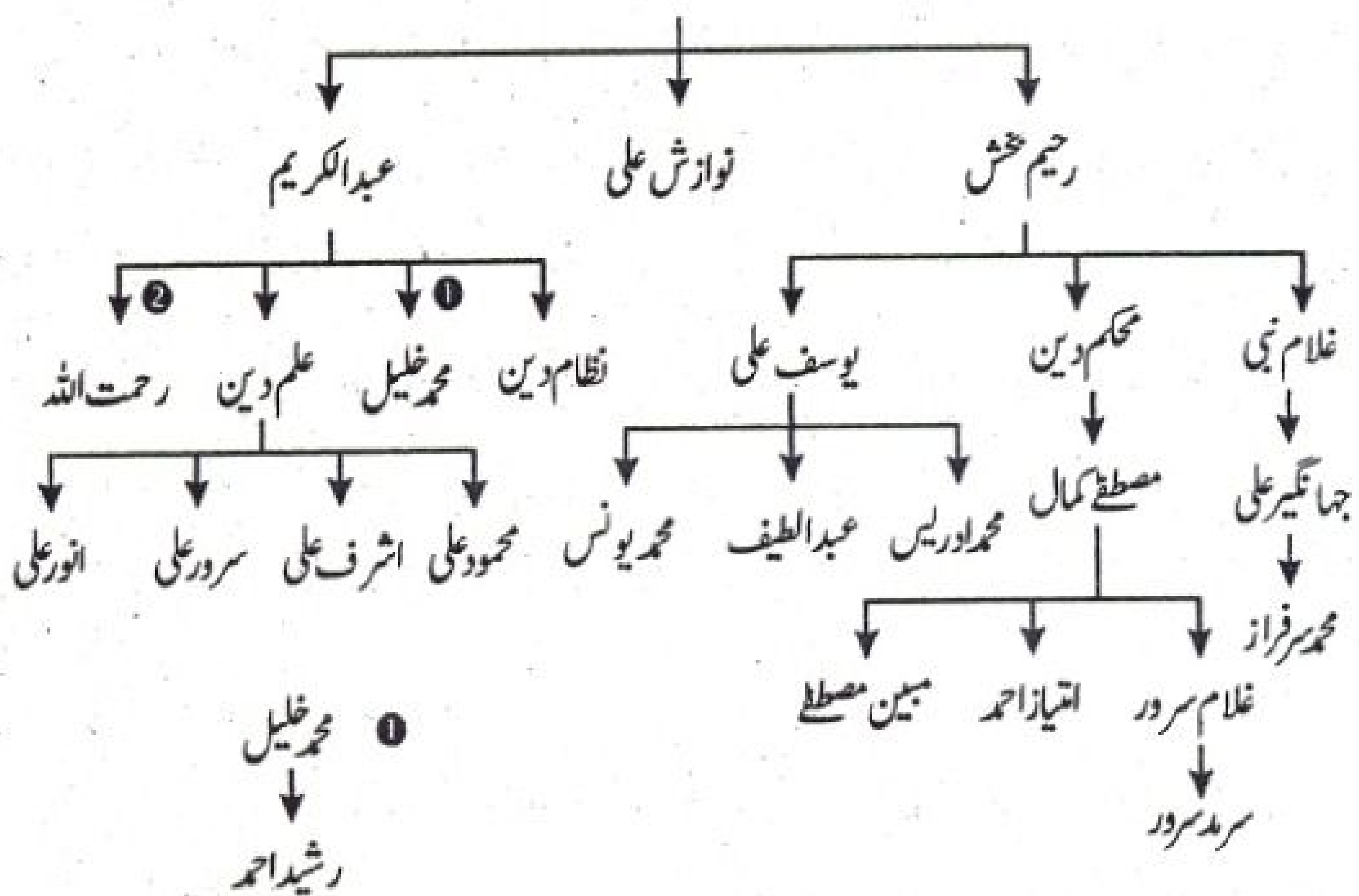
اسی گاؤں میں نانو کا مشہور خاندان تھا۔ نانو کے دو لڑکے امر علی اور صدر دین تھے۔ صدر دین لاولد فوت ہو گیا۔ جبکہ امر علی کے چار پسران مسمیان برکت علی، منشی، ابراہیم، اور محمد حسین ہوئے۔ منشی اور ابراہیم لاولد فوت ہوئے جبکہ برکت علی کے دو لڑکے بشارت علی اور مبارک علی ہیں۔ بشارت کے چار لڑکے یونس، ظفر علی اور فرزند وغیرہ ہیں۔ مبارک علی کے چار لڑکے کوثر، شمشاد، ناصر اور امتیاز ہیں۔ شمشاد اور ناصر دونوں انجینئر ہیں۔ محمد حسین کے دو پسران مسمیان شیر محمد اور محمد نذیر ہیں۔

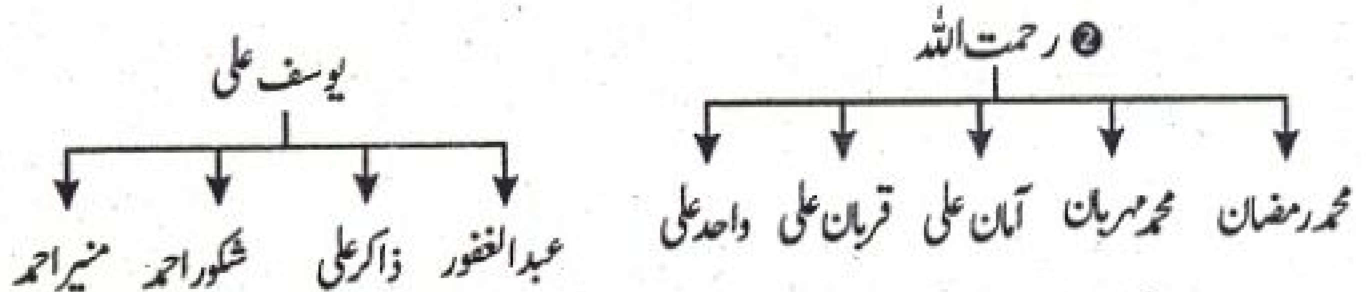
شیر محمد کے سجاد، اعجاز اور فیاض تین لڑکے ہیں جبکہ محمد نذیر کے دو لڑکے محمد اسلم اور محمد آصف نذیر ہیں۔ محمد اسلم نذیر انجینئر ہے۔ محمد نذیر مغلپورہ لاہور میں رہتا ہے نہایت ہی ملنسار، خوش اخلاق اور دل کش شخصیت کا مالک ہے۔

33۔ کمباسی

مخلوط آبادی کا یہ مشہور گاؤں شاہ آباد جگادھری روڈ پر واقع تھا۔ اس گاؤں میں برادری کے بعض خاندان نہایت خوشحال اور بااثر تھے۔

اس گاؤں میں جناب محمد بخش کا مشہور اور بڑا خاندان تھا اس خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔





جناب محکم الدین ہندوستان میں پٹواری تھے ہجرت کے بعد بورے والا میں آباد ہوئے اور بطور گرداور ریٹائر ہوئے۔ ملنسار اور خلیق انسان ہونے کی بناء پر برادری کی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ان کا واحد پسر مصطفےٰ کمال حقیقتاً باکمال شخص تھے۔ جوانی میں فوت ہو گئے۔ اس کے پسران بورے والا میں ذکریا فلور ملز اور

گھی ملز کے مالکان ہیں۔ جہانگیر کا پسر سرفراز اور یوسف علی کا پسر ذاکر علی و عبدالغفور چک نمبر 563ای بی میں آباد ہیں۔ شکور احمد اور منیر احمد کراچی میں ہیں۔ عبدالکریم کا جملہ خاندان چک نمبر 563ای بی میں رہتا ہے یہ جملہ خاندان خوشحال اور بااثر ہے۔ محمد ذکریا بحرین والے محکم الدین کے دلماد ہیں۔

اس گاؤں کے جناب شادی کا خاندان بھی مشہور تھا۔ اس کا پسر نور محمد ہجرت کے بعد موضع کیلان والہ میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران نذر محمد، محمد طفیل اور محمد ظفر ہیں۔ نذر محمد کا واحد پسر غلام مصطفیٰ سعودیہ میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد طفیل اپنے پسران محمد سلیم وغیرہ کے ہمراہ واہ کینٹ میں رہتا ہے۔ محمد ظفر کے 5 لڑکے مسمیان محمد جنید، محمد جاوید، محمد ہارون، محمد شکیل اور محمد ادریس ہیں۔ محمد ظفر اپنے خاندان کے ہمراہ واہ کینٹ میں رہائش پذیر ہے۔

جناب قادر بخش اور بلاقی دونوں بھائی تھے۔ قادر بخش کا پسر قطب الدین تھا جو اپنے گاؤں میں تقسیم ہند کے وقت شہید کر دیئے تھے۔ اس کے تین پسران امیر حسن، بشیر احمد اور عبداللطیف ہجرت کے بعد بستی "ھری چند" تحصیل میلسی میں آباد ہوئے۔

امیر حسن کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے جبکہ بشیر احمد کے پسران مسمیان نثار احمد، عبدالستار، خورشید احمد اور خالد محمود ہیں۔ اول الذکر وفات پا چکا ہے۔ مرحوم نہایت ملنسار اور خلیق انسان تھے اس کا کراچی میں "رانا نثار میڈیکل اسٹور" بہت مشہور ہے جسے آجکل اس کے پسران افتخار احمد، وقار احمد، چلا رہے ہیں۔

عبدالستار کے لڑکوں کے نام مختار احمد، امتیاز احمد، وقاص احمد اور ذیشان ہیں جبکہ خالد محمود کا صرف ایک ہی بیٹا زین محمد ہے۔

عبداللطیف کے پسران مسمیان ریاض، ارشاد، محمود اور شمشاد ہیں۔ ارشاد احمد ملتان پاسپورٹ آفس میں ملازم ہیں۔

بلاقی کے تین پسران نعمت علی، رحمت اللہ اور صدر الدین تھے۔ یہ تینوں وفات پا چکے ہیں۔ نعمت علی کے پسر کا نام شوکت علی ہے جبکہ رحمت اللہ کے دو پسران ریاست اور محبوب ہیں۔ دونوں بحرین میں ملازم ہیں۔ صدر الدین کے تین پسران قربان، محفوظ اور شفاقت ہیں اول الذکر کوئٹہ واپڈا میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔ یہ بڑا خوشحال خاندان ہے۔

اصغر علی مرحوم بھی اسی گاؤں کے رہنے والے تھے اس کے پسران آصف علی، شاہد، راشد بابر اور عدنان ہیں۔ یہ خاندان صادق آباد میں رہتا ہے۔ آصف علی کے پسران اظہر علی، اور فہد علی ہیں۔اور نورانی بستی کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

ولی محمد پٹواری ساہیوال سرگودھا میں آباد ہوا فوت ہو چکا ہے اس کے چار لڑکے عبدالرشید، محمد ادریس، شوکت علی اور محمد اسلم ہیں عبدالرشید فوج میں ہے۔ محمد ادریس اور شوکت علی ملازمت کرتے ہیں جبکہ محمد اسلم زمیندارہ کرتا ہے۔

ولی محمد کا بڑا بھائی وزیر علی تھا۔ فوت ہو گیا ہے اس کا خاندان بھی ساہیوال میں آباد ہے اس کے دونوں لڑکے محمد یونس اور سردار علی کاروبار کرتے ہیں۔

جناب نوازش علی موضع کمباسی کا معزز زمیندار تھا۔ اس کا لڑکا عنایت زمیندارہ کے ساتھ برارہ قصبہ میں کپڑے کا ہول سیل کا وسیع کاروبار کرتا تھا اسے سفید پوش کا خطاب بھی ملا تھا۔ جو انہوں نے تحریک آزادی کیوقت واپس کردیا تھا۔ عنایت اللہ کا بڑا لڑکا محمد شکیل محکمہ لوکل گورنمنٹ میں ملازم ہے۔ شکیل کا لڑکا ایم طاہر شکیل لاہور میں فروٹ کی آڑھت کا کاروبار کرتا ہے۔ عنایت اللہ کا دوسرا لڑکا نذر محمد بھی لاہور میں فروٹ کی آڑھت کا کاروبار کرتا ہے۔ اس کا بڑا لڑکا تنویر نذر چارٹرڈ اکاؤنٹنسی تقریباً مکمل کر چکا ہے۔ اور مدثر نذر بھی زیر تعلیم ہے۔ عنایت اللہ کا تیسرا لڑکا محمد منیر احمد عسکری بینک آف پاکستان کے ہیڈ آفس راولپنڈی میں شعبہ کمپیوٹر آل پاکستان عسکری بنک کا انچارج ہے۔ منیر احمد کا وسیم احمد منیر کمپیوٹر سائنس کا طالب علم ہے اور محمد منیر احمد کی بیگم ملانے والے شوکت علی دوست کی بیٹی اور میاں محمد علی دوست کی بھتیجی ہے یہ ایک خوشحال خاندان ہے اور مستقل رہائش چک 39 شمالی میں ہے۔

جناب غلام محمد کا پسر لر جو تھا۔ جس کے دو لڑکے رحم دین اور محمد بشیر ہیں۔ رحم دین کے محمد سلیم، محمد شفیق اور محمد جمیل ہیں محمد سلیم کے فہد سلیم اور فیصل سلیم ہیں رحم الدین کا خاندان سرکاری کھو خورد ضلع شیخوپورہ میں آباد ہے محمد سلیم واپڈا میں ملازم ہے۔ محمد شفیق زمیندارہ کرتا ہے۔ محمد جمیل ملک پیک میں ملازم ہے۔ محمد بشیر موضع مرالی والا میں آباد ہے۔ اس کے 8 لڑکے مسمیان محمد صغیر، محمد نصیر، محمد قدیر، محمد نذیر، محمد تنویر، محمد بشیر، محمد سرور، محمد نوید اور محمد جمیل ہیں۔ ان میں سے 5 ملازم ہیں باقی زمیندارہ کرتے ہیں۔

جناب ماموں عرف مامن کے 3 پسران مسمیان پیرا۔ گلاب اور غلام محمد عرف گامی تھے۔

پیرا کے محمد ابراہیم اور شان محمد تھے۔ محمد ابراہیم کے چار لڑکے محمد صدیق، عبدالرشید، نور محمد اور دین محمد ہیں۔ محمد صدیق کا محمد اسلم ہے۔ عبدالرشد کے عبدالشکور اور محمد عاشق ہیں نور محمد کا محمد اسحاق ہے۔ دین محمد کے شمیم، ناصر، ثناء اللہ اور محمد سلیم ہیں شان محمد کے چار لڑکے بشیر احمد، نصیر الدین، ولی محمد اور نوازش علی ہیں۔ پیرے کا یہ خاندان جلابالا میں آباد ہے اور کاشتکاری کرتا ہے۔

گلاب کے دو لڑکے غلام بھیک اور محمد شریف ہجرت کے بعد جلابالا میں آباد ہوئے غلام بھیک کا محمد حسین اور محمد شریف کے محمد بشیر، محمد صغیر اور محمد شبیر ہیں۔

گامی کے 5 لڑکے قطب الدین۔ رستم علی۔ اللہ دیا۔ یوسف علی اور برکت علی ہیں۔ قطب الدین کا رحمت اللہ اور اس کا محمد رمضان ہے۔ رستم علی کے علی نواز اور غلام نبی ہیں۔ علی نواز کا محمد ادریس اور غلام نبی کا محمد رفیق اور اس کا محمد یٰسین ہے۔ اللہ دیا کا عبداللطیف اور اس کے ریاست علی۔ رفاقت علی اور شرافت علی ہیں۔ برکت علی کے شیر محمد اور شمس الدین ہیں۔ شیر محمد کے محمد علی اور امجد علی ہیں۔ یوسف علی کے محمد عمر۔ عبدالمجید اور محمد حنیف ہیں۔ محمد عمر لاولد فوت ہو گیا ہے۔ عبدالمجید کا محمد فاروق بی۔ ایس۔ سی (آنرز) ہے اور زرعی ترقیاتی بنک مانگانوالہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہے۔ اس کی رہائش 42 ایکس نیو سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں ہے۔ اس کا عزیز فاروق ہے۔ محمد حنیف کے چھ لڑکے مسمیان محمد سعید، محمد حفیظ، گل شیر، سرفراز، محمد ندیم اور محمد فرخ ہیں۔ برکت علی کا جملہ خاندان ماسوائے محمد فاروق جلابالا کا رہائشی ہے اور کاشتکاری میں مصروف ہے۔

جناب صوفی عبدالرشید، مہدی حسن اور جمیل احمد کے خاندان جلابالا میں آباد ہیں۔ تینوں حقیقی بھائی ہیں صوفی رشید کے محمد اقبال محمد اخلاق اور محمد اشتیاق ہیں۔ مہدی حسن کے غلام مصطفیٰ اور غلام مرتضیٰ وغیرہ ہیں جمیل کے احمد علی وغیرہ 5 لڑکے ہیں۔ یہ خاندان زمیندارہ کرتا ہے۔ اسی گاؤں میں بشیر، صغیر، شبیر اور منیر کے خاندان بھی رہتے ہیں، بشیر سکول ٹیچر ہے۔

جناب محمد حسین کا خاندان بھی اسی گاؤں میں رہتا ہے۔ اس کے 5 پسران رزاق۔ سلیمان۔ باقر اور منور وغیرہ ہیں۔

جناب نصیر الدین کا خاندان رتہ گورایہ میں آباد ہے اس کے چار پسران مسمیان جلال الدین، محمد ادریس، محمد شریف اور محمد رفیق ہیں۔ جلال الدین کے شمشاد، وکیل اور فاروق ہیں۔ شمشاد کے

شہباز و وقاص اور وقار ہیں۔ فاروق کا عمر ہے ادریس کے انور اور سرور ہیں۔ محمد شریف کے عارف۔ طارق اور وارث ہیں محمد رفیق کے تین لڑکے سجاد وغیرہ ہیں۔

عبدالستار کا خاندان بھی اسی گاؤں میں رہتا ہے اس کا پسر نذیر ہے جس کے صغیر اور شبیر ہیں۔

34۔ کسیری کلاں

یہ گاؤں تحصیل انبالہ کی فہرست مواضعات میں 177 نمبر پر درج ہے۔ یہ گاؤں کمباسی اور عبداللہ گڑھ کے نزدیک تھا۔ کسیر لابولا جاتا تھا۔

جناب الٰہی بخش کے دو پسران اللہ دیا اور محمد اسمٰعیل تھے۔ اللہ دیا کے رکن الدین اور نجم الدین تھے۔ رکن الدین کے عبدالرشید اور عبدالوحید ہیں۔ عبدالرشید لاولد فوت ہو گیا ہے۔ عبدالوحید کے تین لڑکے خالد وحید، طارق وحید اور عارف وحید ہیں۔ رکن الدین ڈاکٹر تھے۔ ہجرت کے بعد ملتان میں آباد ہوئے فوت ہو چکے ہی اس کے پسر ڈاکٹر عبدالوحید نے کافی عرصہ سعودیہ میں خدمات سرانجام دیں۔ اب ملتان کے مشہور معالج ہیں۔ ان کا لڑکا خالد وحید بھی ڈاکٹر ہے نجم الدین کے پسر عبدالحمید کے طاہر حمید اور اعجاز حمید ہیں۔ طاہر کا قربان ہے محمد اسماعیل کے تین پسران محمد بشیر، محمد نذیر اور محمد رفیع ہیں۔ محمد رفیع لاولد ہے۔ محمد بشیر کے عبدالستار، عبدالشکور اور عبدالمجید ہیں۔ محمد نذیر کے محمد اقبال، محمد منظور۔ عبدالغفور، عبدالغنی اور عبدالقیوم ہیں۔

35۔ کھارو کھیڑا

اس گاؤں کو افتخار عرف کھاور نے آباد کیا تھا جس کے نام کی نسبت سے اس کا نام کھاور کھیڑا ہو گیا۔ کھیڑا یعنی گاؤں (دیکھو مٹھاپور) ارائیوں کا یہ بہت بڑا گاؤں انبالہ چھاؤنی سے چار میل دور انبالہ جگادھری روڈ پر واقع تھا ریلوے اسٹیشن کیسری یہاں سے ایک میل کے فاصلے پر تھا۔ 1947ء میں اس کے چار اشخاص جناب محمد اسماعیل، خلیل، علی نواز اور لیاقت علی ولد برکت علی پر ہندوؤں نے حملہ کر کے شہید کر دیئے۔ پہلے اس گاؤں کا ایک حصہ نزدیکی گاؤں ساہا میں چلا گیا اور بعد ازاں انبالہ کیمپ میں یہ گاؤں منتقل ہو گیا جہاں بیماری سے اس گاؤں کے کئی خاندان فوت ہو گئے۔ جن میں جناب جلال

دین ولد قطب الدین اور علی حسن ولد بندے علی اور خلیل شہید کا خاندان شامل ہے۔ ریل گاڑی پر حملہ کے دوران بھی کئی افراد شہید ہوئے۔ نام کے لئے دیکھئے میٹھا پور۔ اس گاؤں میں وزیر حسین نمبردار کا نمایاں اور مشہور خاندان تھا وزیر حسین کے دو پسران تصدق حسین اور افضل حسین تھے۔ تصدق حسین نمبر دار تھا اس کا پسر دلدار میانی تحصیل بھلوال میں آباد ہوا جس کا بیٹا جناب گلزار احمد اب وہاں رہائش پذیر ہے۔ افضل حسین کا پسر عبدالرزاق اور ڈاکٹر ذاکر حسین بھی میانی میں ہیں۔

جناب محمد اسماعیل کا معزز خاندان تھا۔ محمد اسماعیل اور شمس الدین دو بھائی تھے۔ محمد اسماعیل کا پسر فوج سے کیپٹن کے عہدہ سے ریٹائر ہوا۔ شمس الدین کے تین پسران نصیر الدین، عبدالشکور اور ناصر علی ہیں۔ یہ خاندان سجان پور ضلع ملتان میں آباد ہے۔ کیپٹن رشید کا فرزند محمد سعید اختر فوج سے بطور سکوارڈن لیڈر ریٹائر ہوا ہے۔ جناب محمد اسماعیل شہید کا پسر رحمت اللہ ہے اس کے پسران محمد صدیق وغیرہ قلعہ میہان سنگھ میں آباد ہیں۔ محمد اسماعیل کا دوسرا بیٹا امیر اللہ ہے۔

جناب غلام بھیک کے والد کا نام جانی تھا۔ غلام بھیک کے دو پسران محمد یاسین اور محمد اشرف ہیں۔ محمد یاسین اپنے تین پسران مسمیان محمد یامین، محمد مشتاق اور محمد یاسین کے ہمراہ کوٹ ارائیاں تحصیل شور کوٹ میں آباد ہے جبکہ محمد اشرف اپنے پسران مسمیان محمد انور، ارشاد علی اور علی محمد کے ہمراہ ونی کے تارڑ تحصیل و ضلع حافظ آباد میں رہائش رکھتے ہیں۔

اس گاؤں کے علم الدین کے چار پسران ہیں محمد اقبال کراچی میں ہے۔ اس کے دوسرے پسر محمد نثار ہیں جو اپنے لڑکوں مسمیان نسیم احمد، تنویر احمد اور ندیم احمد کے ہمراہ پھالیہ میں رہتا ہے تیسرا عبدالستار اور چوتھا حسن محمود کراچی میں ہے۔

جناب شادی کے پسران بابو خان اور محمد صدیق اور وزیر علی ولد ولی محمد بھی اسی گاؤں میں آباد ہیں۔ نصیر الدین ولد کرامت علی ڈوگرانوالی میں مقیم ہے۔

جناب برکت علی کے پسران نتھو خان، قمر الدین، محمد اشرف اور محمد رفیق اور محمد اسماعیل کے پسران جہانگیر و عالمگیر گھنیاں ضلع حافظ آباد میں رہتے ہیں۔

جناب گلاب کے پسران نتھو خان اور محمد خلیل چوران والی میں اور جناب جمعدار کے پسران تاج محمد اور علم الدین راجوڑہ تحصیل پھالیہ میں آباد ہیں جناب علی نوار کو 1947ء میں شہید کر دیا گیا تھا۔

جناب دین محمد کے پسران محمد رشید، محمد فقیر، منصب علی کا پسر یامین ولی محمد کا پسر نذیر حسین اور اللہ بخش کا پسر محمد یوسف وساوا میں آباد ہیں۔

جناب محمد حسین اور محمد رشید پسران عبدالطیب چک نمبر 78 میں محمد رشید ولد نتھو، امیر اللہ ولد حاکم علی محمد ادریس ولد محمد رفیق اور علی نواز چک نمبر 90 شمالی میں آباد ہیں۔ سراج دین کے پسران نواب علی، سردار علی اور لیاقت علی چک چھجو پٹھانکوٹ تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا میں رہتے ہیں۔

جناب قاسم علی کے پسران محمد حنیف اور محمد بشیر اور فتح محمد ولد وزیر علی وجھ تحصیل شاہ پور میں آباد ہیں۔ محمد صدیق ولد یوسف علی، محمد اشرف ولد لیلا محمد شفیع ولد دلا چک نمبر 1/1 آر میں رہتے ہیں۔ شادی کے پسران بابو خان اور محمد صدیق اور اللہ دیا ولد قطب دین بھی اسی چک میں ہیں۔

جناب قطب دین کا پسر جلال الدین شہید کر دیا گیا تھا اس کا دوسرا پسر محمد شفیع عربی بستی میں رہتا ہے محمد حنیف بھی اسی بستی میں ہے۔

جناب کپتان محمد رشید بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی کا پسر محمد سعید اور ان کا خاندان ملتان شہر میں آباد ہے۔ نجیب الدین ولد حاجی غلام محمد شجاع آباد میں اور اصغر علی چک نمبر 59 میں آباد ہیں۔

جناب امیر اللہ، محمد صدیق، عبدالطیف اور محمد یامین سیت پور تحصیل علی پور میں آباد ہیں۔

جناب مشتاق علی نمبردار کے پسران واجد علی، عاشق علی اور اشرف علی مرادیاں میں رہتے ہیں ہدایت اللہ کے پسران نصیر الدین اور اصغر علی بھی اسی گاؤں میں ہیں۔

جناب شوکت علی و خورشید علی پسران احسان محمد، محمد صدیق ولد محمد اسماعیل، محمد امین ولد سراج، عبدالعزیز، فرزند علی، اصغر علی اور احسن علی پھلوکی میں رہائش پزیر ہیں۔ اصغر علی شہید کے فرزند بھی اسی گاؤں میں ہیں۔

جناب عبدالطیف کے دو پسران محمد رشید اور محمد حسن چک نمبر ۸ ۷ شمالی سرگودھا میں آباد ہیں۔ محمد رشید کے چار لڑکے محمد ادریس، خالد رشید، محمد الیاس اور شاہد رشید ہیں۔ اول الذکر دونوں لندن میں اور موخر الذکر دونوں عرب امارات میں کام کرتے ہیں۔

محمد ادریس کا پسر عدیل، محمد الیاس کے وقاص، حسام، اسامہ، اور محمد حسن کے پسران ذوالفقار، وقار علی عثمانی اور ابو الحسن ہیں۔ وقار علی عثمانی حبیب بنک میں آفیسر اور ابو الحسن پی اے ایف میں ملازم ہیں۔

ذوالفقار کا پسر محمد فہد، وقار علی کے دو پسران محمد حسیب اور محمد ذوہیب ہیں۔

جناب رحیم بخش کے پسران محمد صدیق، محمد یاسین، محمد یوسف اور محمد یامین ہیں جو ہجرت کے بعد شاہ بھنڈر میں آباد ہوئے۔ جن میں سے صرف محمد یامین حیات ہیں اور دیگر تینوں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

محمد صدیق کے پسران محمد سلیمان انور و سلطان محمود انور اور محمد منیر انور ہیں اول الذکر قصور میں رہائش پذیر ہے اور فیکٹری میں ملازم ہے اس کے پسران شاہد، ساجد، شہزاد ہیں۔ جبکہ موخرالذکر کراچی میں یوبی ایل میں اے۔وی۔پی کی پوسٹ سے ریٹائر ہوئے ہیں اس کے پسر کا نام عبیدالرحمٰن ایم بی اے ہے محمد منیر شاہ بھنڈر میں کاروبار کرتا ہے۔

محمد یٰسین کے محمد اکرم، محمد اسلم اور محمد طارق ہیں محمد اکرم ایکسائز انسپکٹر ہے دیگر دونوں سرگودھا میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد یامین کے 7 لڑکے ہیں۔(۱) محمد شمیم اختر سول انجینئر ڈائریکٹر واسا ملتان ہیں اس کے دو لڑکے ہیں۔(۲) محمد سلیم اختر کمپیوٹر انجینئر ہے اس کا ایک لڑکا ہے۔(۳) محمد نسیم اختر مکینکل انجینئر ہے اور سہراب سائیکل فیکٹری لاہور میں ملازم ہے۔(۴) محمد تسلیم اختر سیلز مینجر سہراب فیکٹری لاہور (۵) محمد طارق اختر ٹویوٹا موٹرز امریکہ میں ملازم ہے۔(۶) خالد محمود ایم ایس سی، پی۔ایچ۔ڈی لیکچرار زرعی یونیورسٹی فیصل آباد اور (۷) ساجد یامین کمپیوٹر پروگرام۔ ہڑپہ ٹیکسٹائل ملز ساہیوال ہے۔ اس طرح رحیم بخش کا یہ جملہ خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوشحال ہے۔

جناب حیدر علی کے پسر منظور علی ریٹائرڈ تحصیلدار کا خاندان ابتدا کالیکی منڈی میں آباد ہوا منظور علی کے چار پسران سردار علی، عاشق علی، واجد علی اور وارث علی ہیں عاشق علی کی نرینہ اولاد نہ ہے وہ فوت ہو گیا ہے۔ سردار علی بھی فوت ہو گیا ہے اس کے 5 لڑکے مسمیان دربار علی، نثار علی، تصور علی، اقرار علی اور اکرام علی ہیں۔ دربار علی فوت ہو گیا ہے اس کے افتخار علی اور امتیاز علی ہیں دونوں لاہور میں ملازمت کرتے ہیں۔ نثار علی بھی فوت ہو گیا ہے اس کے ناصر علی اور تنویر علی ہیں ناصر علی لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ تنویر علی کی کالیکی میں رائس مل ہے۔ تصور علی کے ارشد علی، اشفاق علی اور راشد علی ہیں۔ تینوں ابوظبی میں ہیں۔ اقرار علی کا اعجاز علی ہے اور اکرام علی کا عمران علی ابوظبی میں ہے۔ واجد علی فوت ہو گیا ہے اس کے لڑکے اصغر علی اور محمد علی ہیں۔ دونوں حکیم ہیں اصغر علی کے ساجد علی اور قیصر علی ہیں محمد علی کا حیدر علی ہے۔ واجد علی کا خاندان کالیکی میں کاروبار کرتا

ہے وارث علی کے کے چار لڑکے ذوالفقار علی، فاروق علی، صابر علی اور عارف علی ہیں۔ ذوالفقار کے آصف علی۔ عابد علی۔ شاہد علی اور اسد علی ہیں۔ آصف علی کینڈا میں ہے۔ عابد علی واپڈا لاہور میں ملازم ہے شاہد علی اسلام آباد میں ملازم ہے۔ فاروق علی کے واصف علی، زاہد علی اور اویس علی ہیں جو کالیکی میں کاروبار کرتے ہیں۔ صابر علی کا مدثر علی ہے جو کالیکی میں دکان کرتا ہے عارف علی کا حسن علی ہے وہ کالیکی میں دکاندار ہے۔ ذوالفقار علی واپڈا میں ملازم ہے اس کی رہائش ٹاون شپ میں ہے۔ فاروق علی بھی واپڈا میں ملازم ہے اس طرح یہ کاروباری، ملازمت پیشہ اور زمیندار خوشحال خاندان ہے۔

جناب علی شیر کا پسر عثمان غنی نیویارک میں کاروبار کرتا تھا۔ اب قلعہ میاں سنگھ میں آباد ہیں ان کا دوسرا پسر محمد شفیق 374 رضا بلاک علامہ اقبال ٹاون میں مقیم ہے۔ تیسرا پسر مصطفیٰ نیویارک میں کاروبار کرتا ہے۔ علی شیر کا بھائی علی جان اپنے پسران کے ہمراہ فاضیلہ کالونی لاہور میں رہتا ہے۔

جناب برکت علی کا خاندان ہجرت کے بعد چکوال میں آباد ہوا۔ اس کے چار پسران مسمیان رفیع اللہ۔ اشرف علی۔ عبداللہ اور لیاقت علی ہیں رفیع اللہ شمشیر ٹاؤن سرگودھا میں آباد تھا۔ 1998 میں فوت ہو چکا ہے۔ کاروبار کرتا تھا۔ اس کے رفعت خالد اور ساجد ہیں۔ رفعت فوج میں کیپٹن ہے۔ خالد امریکہ میں ہے اور ساجد سرگودھا ٹیکسٹائل ملز میں ملازم ہے۔

جناب رحیم بخش کے پسران محمد صدیق، محمد یاسین اور محمد یوسف منڈی شاہ نگدڑ میں قیام پذیر ہیں۔ تصور خان ولد منشی میاں چنوں میں جلال الدین ولد عبدل چک نمبر 15/128 ایل میں آباد ہیں۔

36۔ ملانہ

ہمت مرداں مددِ خدا

ہمت ایک ایسا جوہر ہے جو انسان کو منزل کے حصول کیلئے رواں دواں رکھتا ہے جس کی وجہ سے صبر واستقامت سے جدوجہد کرنے والوں کو تائید غیبی حاصل ہو کر ان کی منزل سامنے آجاتی ہے اور بالآخر مادی رکاوٹیں پاش پاش ہو کر منزل مراد ان کی قدم بوسی کرتی ہے۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ ہمت مرداں مدد خدا یعنی اللہ تعالیٰ ہمت کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ماں شب وروز محنت مزدوری کرتی ہے اور ہر وقت اپنے بچے کی کامیابی کیلئے دست بدعا رہتی ہے۔ علاقہ میں دور دور تک تعلیمی ادارے مفقود ہیں بلکہ تمام انبالہ ڈویژن میں کوئی کالج نہ ہے۔

نزدیک ترین کالج لدھیانہ یا لاہور میں ہے۔ نہ بیٹا مشکلات سے گھبرا کر ہمت ہارتا ہے اور نہ ماں محنت سے گھبراتی ہے اور لڑکے کی ضروریات کی کفالت کیلئے مستعدی سے کمر بستہ رہتی ہے۔ بالآخر ماں کی دعائیں اور طالبعلم کی جدوجہد رنگ لاتی ہے اور یہ نوجوان تمام مادی دشواریوں کو عبور کر کے 1900 میں بی اے کی ڈگری حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایک صدی قبل یہ عظیم کارنامہ تھا۔ اس زمانہ میں بہت کم مسلمان اس منزل تک پہنچتے تھے۔ اس برادری میں تو اس کا تصور تک نہ تھا۔

ماں کی محنت اور ذہین بیٹے کا عزم صمیم رنگ لایا اور خاندان کی معاشی و معاشرتی ترقی کا سفر شروع ہوا۔ انگریز کے سروس کمشن کے ذریعے یہ گریجویٹ منتخب ہو کر گزٹڈ کلاس II آفیسر تعینات ہوا اور اپنی دیانت داری و فرض شناسی کی بدولت انسپکٹر آف سکولز کے عہدہ جلیلہ سے 1938 میں ریٹائر ہو کر 1946 میں فوت ہوا۔ ان کی خدمات کے صلہ میں ان کو خان بہادر کے خطاب سے نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو 8 فرزند عطا فرمائے۔ اب یہ ایک وسیع خاندان ہے۔ اس کے تمام پسران اور ان کی اولاد اعلیٰ تعلیم سے مزین ہے۔ وسیع جائیداد اور اعلی سرکاری عہدے ان کی دسترس میں ہیں۔

کاش ان کے کسی وارث کو یہ توفیق ہو کہ وہ باپ کی اس داستان جدوجہد کو کتابی شکل دیکر برادری کے نوجوانوں کے جذبہ محرکہ کو ولولہ و تڑپ مہیا کرے اور باپ کی بدولت وسیع جائیداد سے ذہین طلباء کی دستگیری کر کے مرحوم کی روح کی تسکین کا باعث بنے۔ یہ ان کے عظیم باپ کا ان پر قرض ہے۔

یہ داستان عزم واستقلال جناب اللہ الدین مرحوم کی ہے۔

ملانہ

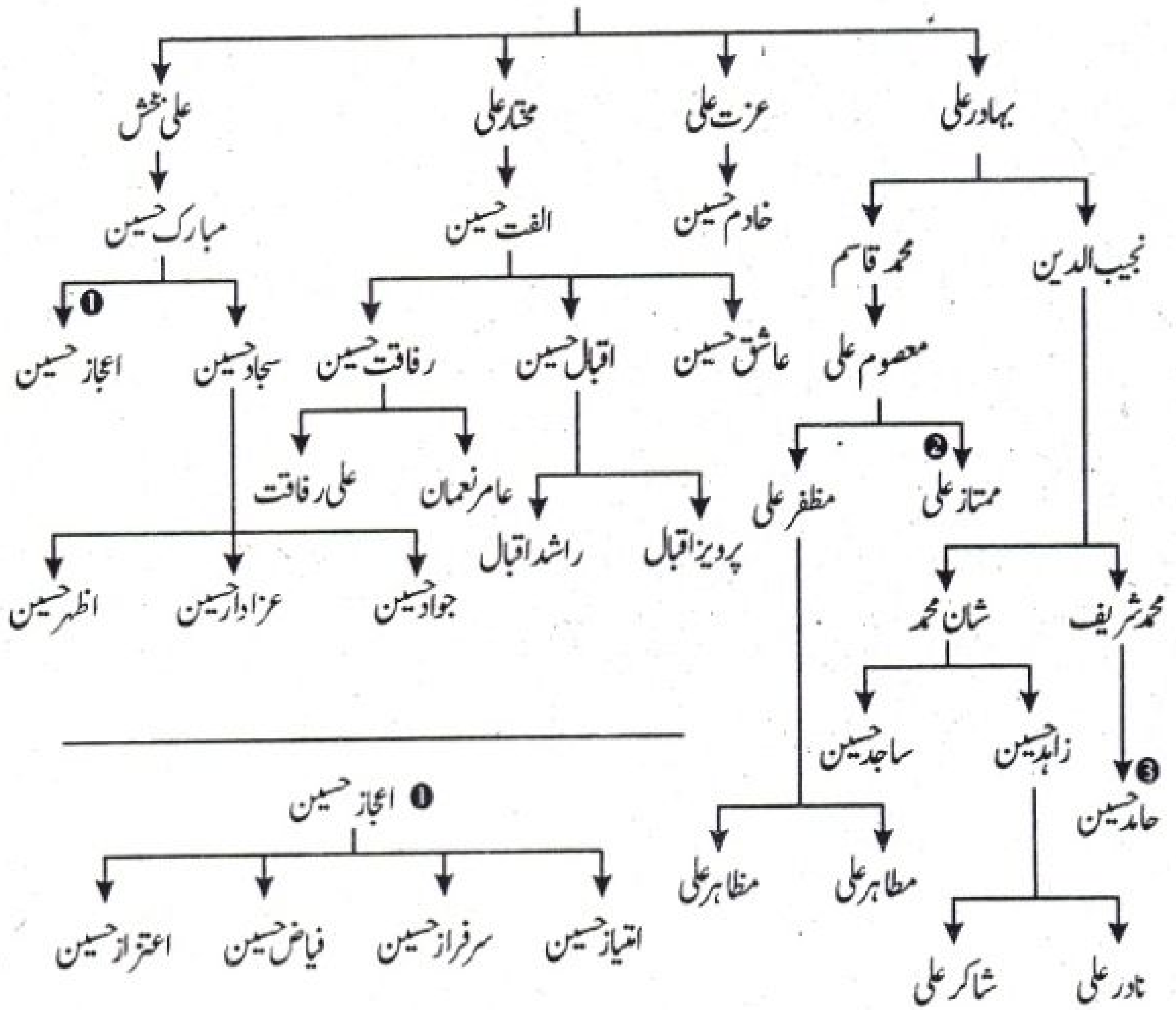
اس برادری کا یہ مشہور قصبہ انبالہ چھاؤنی سے دس میل کے فاصلہ پر دریائے مارکنڈا کے کنارے انبالہ جگادھری سڑک پر واقع تھا۔ اس میں بہت بڑا بازار، سول ہسپتال، تھانہ، ڈاکخانہ، لڑکے اور لڑکیوں کے مڈل اسکول تھے یہ قصبہ ریلوے اسٹیشن برارہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا۔

یہ گاؤں مغلون کا بسایا ہوا تھا اس لئے اس کا نام مغلانہ پڑ گیا جو بعد ازاں بگڑ کر ملانہ ہو گیا۔ اس گاؤں نے برادری کی کئی مشہور شخصیات پیدا کی ہیں۔ ناظم علی ولد صفدر علی، وقار انبالوی کے نام سے قومی وبین الاقوامی سطح پر شہرت یافتہ صحافی اس گاؤں کے سپوت تھے۔ اسی طرح میاں یوسف علی ضیاء چیف انجینئر واپڈا اور میاں اقبال حسین مرحوم کا تعلق بھی اسی قصبہ سے تھا۔ جناب اعجاز حسین اور جناب سجاد حسین نے انتہائی محنت سے ہمیں مفصل حالات مہیا کئے ہیں اس لئے ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

اس قصبہ کی تین پتیاں تھیں۔ پتی چنار تھل خالصتاً ارائیوں کی ملکیت تھی۔ دوسری پتی بھگیڑ و میں ارائیں۔ ہندو جاٹ اور بعض دیگر اقوام مالک تھیں جبکہ تیسری پتی ملانہ میں ہندو راجپوت مالک تھے۔ بنئے، برہمن، مسلمان، پارچہ باف، تیلی اور درزی آباد تھے۔ چمارون اور چوہڑوں کی الگ الگ بستیاں اسی پتی میں تھیں۔ ریونیو ریکارڈ میں اس کا نام مولانا لکھا ہے۔

اس قصبہ میں جناب کریم بخش کا نہایت بااثر خاندان تھا۔

ان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



3 حامد حسین

آصف حسین — عارف حسین

2 ممتاز علی

مبشر علی — غضنفر علی — ضیغم علی — مبارز علی — مجاہد علی

جناب بہادر علی بہت وضع دار اور مہمان نواز تھے۔ گاؤں کے بارعب اور باوقار نمبر دار تھے۔ ان کا خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوشحال ہونے کے علاوہ پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں نمایاں اور بااثر ہے۔ محمد شریف مرحوم کے پسر جناب حامد حسین حکومت بلوچستان کے سیکرٹری کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر کوئٹہ میں آباد ہیں۔ ان کا فرزند جناب عارف حسین سی۔ ایس۔ پی ہیں۔ مختلف اضلاع میں ڈپٹی کمشنر رہے ہیں اور آج کل وزیر اعلیٰ بلوچستان کے سیکرٹریٹ میں جوائنٹ سیکرٹری ہیں۔ آپ شریف الطبع نیک نام اور باپ کی طرح بردبار اور مہمان نواز ہیں ان کے چھوٹے بھائی گورنمنٹ کنٹریکٹر ہیں اور خاندانی روایات کے حامل نیک سیرت ہیں۔ یہ خاندان تراب کاٹیج کوئٹہ کینٹ میں رہتا ہے۔

جناب زاہد حسین ولد شان محمد علی پور چٹھہ میں آباد ہیں اور ایک تعلیمی ادارہ نہایت کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ آپ اعلیٰ اخلاق اور نیک سیرت کے مالک ہیں۔ آپ کے پسر ناصر علی کویت میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ چھوٹا لڑکا شاکر چارٹڈ اکاؤنٹنٹ ہے اور بیرون ملک خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ ساجد حسین ولد شان محمد لندن میں کاروبار کرتے ہیں۔

جناب ممتاز علی ریٹائرڈ نائب تحصیلدار جودھے والی کلاں میں آباد ہے۔ ان کا پسر مبارک علی اعلیٰ عہدہ کا سرکاری آفسر ہے جبکہ ضیغم علی ڈویژنل فاریسٹ آفیسر ڈیرہ جمالی بلوچستان ہے۔ غضنفر عباس ایم۔ایس۔سی محکمہ تعلیم میں لیکچرار ہے۔ مجاہد علی گورنمنٹ کنٹریکٹر ہے۔ مبشر علی زیر تعلیم ہے۔

جناب مظفر علی حکومت بلوچستان کے ریٹائرڈ ڈائریکٹر زراعت ہیں اور کوئٹہ میں آباد ہیں۔ ان کا پسر مظاہر علی زراعت آفسر ہے جبکہ مظاہر علی ڈینٹل سرجن ہے اور لندن میں مقیم ہے۔

جناب الفت حسین ولد ممتاز علی حکومت پنجاب کے محکمہ جیل خانہ جات میں چیف ہیڈ وارڈن تھے۔ ان کے والد جناب مختار علی بھی محکمہ جیل خانہ جات میں اعلیٰ عہدہ کے آفسر تھے۔ فرض شناس اور نہایت دبنگ آفسر تھے قومی غیرت کا یہ حال تھا کہ ایک انگریز آفیسر کے توہین امیز الفاظ پر اس کو گھونسا مار کر اس کا دانت توڑ دیا اور نوکری پر لات مار کر گاؤں میں آ گئے۔ وضع دار اور نیک سیرت انسان تھے۔ 100 سال سے زائد عمر پائی ان کی وفات پر جناب وقار انبالوی کی نظم روزنامہ احسان لاہور میں شائع ہوئی۔ الفت حسین کے پسر عاشق حسین بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ جناب اقبال حسین 1974ء میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر اکاؤنٹس اور انجمن فلاح ارائیاں کے صدر منتخب ہوئے تھے کہ اسی سال جوانی میں احباب کو داغ مفارقت دے گئے۔ نہایت ملنسار، دوست پرور، بردبار اور حلیم الطبع انسان تھے۔ انجمن کے روح رواں تھے اور برادری کو منظم کرنے میں ان کا مثالی کردار تھا۔ ان کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی ہے۔ اور ان کی وفات سے تنظیم کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ اس کتاب کی اشاعت میں بھی تاخیر ہوئی اور انجمن بھی فعال نہ رہی۔ ان کے فرزند پرویز اقبال امریکہ میں سروس کرتے ہیں۔ اور راشد اقبال کاروبار کرتے ہیں۔ مکان نمبر 11، گلی نمبر 2 آصف بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن میں مقیم ہیں۔

جناب رفاقت حسین ولد الفت حسین یونائیٹڈ بنک کی شادباغ برانچ میں منیجر ہیں اور 11 آصف

بلاک میں رہائش پذیر ہیں۔ خاندانی روایات اور شرافت کے امین ہیں ان کے دونوں پسران عامر نعمان اور علی رفاقت زیر تعلیم ہیں۔ نعمان ٹیکسلا انجینئرنگ یونیورسٹی میں اور علی گورنمنٹ کالج میں ہے۔

جناب علی بخش ولد کریم بخش محکمہ جیل میں اسٹنٹ جیلر تھے۔ تقویٰ ،دیانت اور شرافت کے امین تھے اپنے ہم عصروں میں اعلیٰ وارفع مقام کے حامل تھے۔ صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔ ان کے فرزند مبارک حسین نابغۂ روزگار تھے۔ انتہائی ذہین اور معاملہ فہم انسان تھے۔ مہمان نوازی اور وضع داری ورثہ میں ملی تھی۔ گاؤں کے نمبردار تھے۔ تاحیات ایسر رہے۔ چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بھی رہے۔ امداد باہمی کے روح رواں تھے۔ ملانہ سے دو عدد ماہنامہ رسالہ جات ''آواز'' اور ''کواپریٹو سوسائٹی'' شائع کرتے تھے یہ دونوں ماہانے علاقہ کی آواز تھے۔ آپ کواپریٹو بنک انبالہ کے عرصہ دراز تک ڈائریکٹر رہے۔ آپ اس قصبہ، علاقہ اور برادری کے بے تاج بادشاہ تھے۔ آپ نے تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کے لئے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ دیانت وامانت آپ کا طرہ امتیاز تھا۔

ہجرت کے بعد آپ جودھے وال کلاں میں آباد ہوئے۔ نمبردار مقرر ہوئے اور خاندانی روایات اور ذاتی اوصاف کو قائم رکھا95 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کے فرزند سجاد حسین اپنے والد محترم کی مجسمہ تصویر ہیں۔ جودھے وال کلاں کے نمبردار ہیں۔ ملٹری اکاؤنٹس کے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ان کے پسر جواد حسین بی اے بیرون ملک سروس کر رہے ہیں۔ عزادار حسین بی اے بھی بیرون ملک ہیں اور اظہر حسین کاروبار کرتے ہیں۔

جناب اعجاز حسین ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ محنت ،دیانت اور نظم وضبط ان کا خاص وصف۔ خاندانی روایات کا حامل ہے۔ خدمت خلق کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ برادری کا درد رکھتے ہیں اس کتاب کی تکمیل میں ان کا گرانقدر حصہ ہے۔ علاقہ کی تعمیر وترقی کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں۔ آپ کا فرزند امتیاز حسین ایم اے حبیب بنک شیخوپورہ میں سیکنڈ آفسر ہے۔ آپ کا دوسرا فرزند سرفراز حسین زرعی یونیورسٹی کا آخری سال کا طالب علم ہے جبکہ تیسرا بیٹا فیاض حسین ایم ایس سی اور اعتزاز حسین ایف ایس سی کے طالب علم ہیں۔

جناب ناظم علی ولد صفدر علی اسی گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مکمل کر کے جوانی میں ہی لاہور آ گئے۔ تعلیم مکمل کی اور صحافت کے معزز پیشہ سے منسلک ہو گئے۔ قیام پاکستان کے وقت اپنا

اخبار "سفینہ" لاہور شائع کرتے تھے۔بعد ازاں روزنامہ نوائے وقت سے وابستہ ہو گئے۔چند سال قبل عمر کی صدی پوری کرنے کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے یہی ناظم علی آسمان صحافت پر وقار انبالوی کے نام سے نصف صدی سے زائد تاباں رہے۔شیخوپورہ کے گاؤں بجوال میں آباد تھے۔ان کا پسر ناصر وقار ائیر فورس سے بطور ایئر وائس مارشل ریٹائر ہو کر کراچی میں سکونت پذیر ہے۔ان کے دیگر پسران عارف وقار،یاور،وقار اور عابد وقار ہیں۔

جناب صفدر علی کے دوسرے پسر علی حسن میانی ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے۔پھر بلاک نمبر 28 سرگودھا میں آگئے۔اب ان کا خاندان اقبال کالونی سرگودھا میں رہائش پذیر ہے۔سرگودھا کے معروف وکیل جناب محمد عرفان انور ان کے داماد ہیں۔ان کے چار لڑکے جاوید حسین،زاہد حسین، جمشید حسین اور شاہد حسین ہیں۔

جناب دارا موضع رادور سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوئے سکھوں کے دور میں مقدم مقرر ہوئے۔ان کا لڑکا سائر تھا جس کا ایک ہی پسر حسین بخش ہوا۔حسین بخش کا اللہ بخش اور ان کا لڑکا احمد حسن ہوا۔احمد حسن کے دو لڑکے امام الدین اور شفاعت احمد ہیں۔جناب امام دین مکان نمبر 32 لسوڑی شاہ روڈ فیصل آباد میں رہائش پذیر ہیں۔ان کے پسران ارشاد احمد،افتخار احمد،امتیاز احمد اور اعجاز احمد فیصل آباد میں کاروبار کرتے ہیں۔یہ مشہور اور خوشحال خاندلن ہے جناب شمیم جہانگیر اسسٹنٹ کمشنر امام دین کے داماد ہیں۔شفاعت احمد اور ان کے پسران لیاز احمد و اقبال احمد بھی فیصل آباد میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ارشاد احمد کے ذیشان اور بلال ہیں اور اعجاز احمد کے حسن اور حسیب ہیں۔

جناب امداد علی کے پسر بابو محمد شریف فوج سے ریٹائر ہو کر جنڈاں والا ڈاکخانہ خاص ضلع بھکر میں رہتے ہیں ان کے پسر نذیر احمد بھی اسی جگہ ہیں۔اقبال احمد گوجرانوالہ میں جنرل بس سٹینڈ کے بمقابل جاوید ٹائر سروس اور مقبول احمد سیالکوٹ میں حافظ ٹائر سروس کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔ ان کا چوتھا لڑکا شبیر احمد خالد لاہور میں آؤٹ مینجر ہے۔مقبول احمد کے محمود احمد، مسعود احمد اور ابوبکر ہیں۔اقبال احمد کے جاوید،شاہد،زاہد اور ساجد اقبال ہیں۔جاوید اقبال فوج میں کیپٹن ہے۔

جناب نبی بخش کے تین پسران حسین بخش،ہدایت حسین اور سعادت حسین تھے۔حسین

نخش مشہور پٹواری تھا۔ اس کے چار لڑکے مسمیان محمد علی دوست ، علی محمد دوست ، شوکت علی دوست اور زین العابدین دوست عرف دلبر تھے۔ محمد علی دوست نیک سیرت ، ملنساز اور انتہائی پرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ انجمن کے روح وررواں رہے ہیں۔ ملازمت سے ریٹائر ہو کر اسلام آباد میں مکان نمبر 9 گلی نمبر 23 سیکٹر ایف 8/2 میں مقیم ہیں تاہم اکثر اپنے پسران کے پاس کینڈا میں رہتے ہیں اس کے خورشید انور دوست ، صلاح الدین دوست اور محمد اقبال دوست ہیں۔ خورشید انور دوست ٹورنٹو کینڈا میں رہتا ہے اس کے دو لڑکے ریحان علی دوست اور عمران علی دوست ہیں ریحان ڈاکٹر ہے صلاح الدین دوست ایم ایس سی بھی ٹورنٹو میں ہے اس کا ایک ہی لڑکا ہے۔

محمد اقبال دوست الیکٹریکل انجینئر ہے اور ٹورنٹو میں مقیم ہے۔ علی محمد دوست کے اختر علی اور باقر علی ہیں۔ ڈاکٹر ریحان برائڈفورڈ کینیڈا میں رہتا ہے۔

شوکت علی دوست ملازمت سے ریٹائر ہو کر گلشن اقبال بلاک 6 مکان نمبر 15 بی کراچی میں رہائش پذیر ہے اس کے 7 لڑکے مسمیان کاشف علی دوست ، ڈاکٹر آصف علی دوست ، عاطف علی دوست ، راشد علی دوست ، نصرت علی دوست ، کیپٹن شفقت علی دوست اور مسرت علی دوست ہیں۔ کاشف علی سڈنی اسٹریلیا میں ہے۔ آصف علی ایم بی بی ایس کراچی میں والد کے ہمراہ ہے۔ عاطف علی ٹورانٹو میں ہے۔ راشد علی سڈنی میں ہے اس کا سلیمان علی دوست ہے۔ نصرت علی نیویارک میں ہے۔ شفقت علی اور مسرت علی انجینئر ہیں اور کینڈا میں ہیں مسرت علی کا محمد یونس دوست ہے۔

زین العابدین عرف دلبر کے تین لڑکے مسمیان ڈاکٹر عابد علی دوست ، زاہد علی دوست ، اور ساجد علی دوست ہیں۔ تینوں لنڈن میں مقیم ہیں اور عابد علی پی۔ ایچ۔ ڈی ہے۔ اس طرح دوستوں کا یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان اسلام آباد ، کراچی ، انگلینڈ ، کینڈا ، امریکہ اور اسٹریلیا میں پھیلا ہوا ہے۔

ہدایت حسین کے ایک ہی پسر شبیر حسین حوالدار کے دو لڑکے امیر حسن اور مہدی حسن ہیں۔ امیر حسن کے فاروق مصطفیٰ اور حیدر کرار ہیں۔ امیر حسین لاہور میں اور دوسرا جسیک میں رہتا ہے۔ مہدی حسن کے دو لڑکے محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں۔ محمد اسلم کے محمد افضل اور محمد عمران اسلم ہیں۔ محمد اکرم کے عدیل اکرم اور عمران اکرم ہیں۔ مہدی حسن کا یہ خاندان بھی جسیک میں آباد ہے زمیندارہ اور کاروبار کرتا ہے۔

سعادت حسین کے پسر ارجمند عرف ارجو کے دو لڑکے بشیر احمد اور رشید احمد ہیں جو چک نمبر 31 میں رہتے ہیں۔

اس طرح جناب نبی بخش کا یہ وسیع اور خوشحال خاندان پاکستان اور دنیا کے مختلف شہروں میں مصروف عمل ہے۔

جناب اکبر علی کے تین پسران محبوب علی، انور علی اور حاجی اصغر علی ہیں۔ محبوب علی ریلوے میں انسپکٹر پولیس تھے۔ آپ کے پسر ضرغام علی بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے اور بھٹان والی تحصیل وزیر آباد میں آباد ہیں۔ انور علی بھی اپنے پسران کے ہمراہ بھٹانوالی میں رہتے ہیں۔ زراعت اور کاروبار کرتے ہیں۔ وضع دار اور ملنسار انسان ہیں۔ اصغر علی کپڑے کے تاجر ہیں اور علی پور چٹھہ کے مشہور شخص ہیں ان کے دو پسر افسر علی اور مسعود علی ہیں دونوں گریجویٹ ہیں۔ یہ باوقار اور متمول خاندان ہے۔

جناب قمر الدین کے چار پسران میں سے محمد یوسف ساہیوال میں ہے۔ محمد اشرف فوت ہو چکا ہے۔ اس کے دو لڑکے سرگودھا میں رہتے ہیں۔ عبدالغفور ڈی بلاک سرگودھا اور عبدالصبور چک نمبر 121 جنوبی ضلع سرگودھا میں سکونت رکھتے ہیں۔

جناب محمد صدیق اور سراج دین حقیقی بھائی ہیں۔ محمد صدیق کا لڑکا محمد اقبال امریکہ اور محمد شریف لاہور میں ہے۔ دوکانداری کرتا ہے۔ حاجی سراج الدین کے دو لڑکے شہاب الدین اور حسام الدین ہیں۔ شہاب دین اور اس کے بیٹے محمد رشید، محمد خالد، محمد حامد چک نمبر 132 جنوبی سرگودھا میں رہتے ہیں۔ حسام دین پی۔ ایم ڈی سی میں ملازم ہیں۔ ان کے لڑکے محمد علی، شوکت علی، محمد فاروق اور محمد عثمان ہیں۔

جناب بھیکو کے دو پسران منصب علی اور صدر الدین ہیں۔ منصب علی کا شوکت علی ہے جن کا لڑکا محمد طارق دیو سماج روڈ سنت نگر میں رہتا ہے۔ صدر دین کے سات لڑکے تھے ایک لڑکا بشیر احمد لاولد فوت ہو چکا ہے ان کا بڑا لڑکا فیض محمد ہے جس کے لڑکے محمد اصغر اپنے بیٹوں مسمیان محمد فیاض اور محمد ارشد کے ہمراہ پیسہ اخبار سٹریٹ انارکلی میں رہتا ہے۔ ان کے دوسرے لڑکے محمد احسان ہیں جن کے پسران عبدالستار، عبدالغفار اور عبدالبلال ہیں۔ گلیکسو فیکٹری لاہور میں رہتے ہیں۔ ان کے

تیسرے لڑکے کا نام شیر محمد ہے جو اپنے پسران مسمیان محمد اقبال، محمد ندیم، محمد اختر اور محمد منیر کے ہمراہ پیسہ اخبار سٹریٹ میں رہتا ہے چوتھا نیامت علی ہے جو اپنے پسران منظور علی، ظہور علی کے ساتھ کنجاہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات میں آباد ہے۔ پانچواں رشید احمد ہے اس کے لڑکے نثار احمد، حافظ ارشاد احمد، جمشید احمد، خورشید احمد اور سعید احمد ہیں یہ خاندان دیو سماج روڈ سنت نگر میں سکونت پذیر ہے۔ ان کا لڑکا محمد رفیع اپنے پسران ریاض و فیاض کے ہمراہ فوٹریس سٹیڈیم لاہور کے نزدیک رہتا ہے۔

جناب محمد صدیق کے دو پسران ڈاکٹر منصب علی ایم بی بی ایس اور عبداللطیف ہیں ڈاکٹر منصب علی بطور ڈی۔ ایچ۔ او ریٹائر ہوئے ہیں۔ علاقہ کی مشہور اور ملنسار شخصیت ہیں اور ان کے نیسب علی اور حسیب علی ہیں۔ عبداللطیف کا پسر قیصر لطیف ہے یہ تعلیم یافتہ خاندان قلعہ سوبھا سنگھ میں مقیم ہے۔

جناب حاکم علی کا مشہور خاندان ہے ان کے دو پسران دوست محمد اور فرزند علی ہیں دوست محمد قیام پاکستان سے قبل کلکتہ میں کاروبار کرتے تھے پاکستان آکر وہ بلوچستان میں کاروبار کرنے لگ گئے اور شب و روز کی محنت و دیانتداری کی بدولت بلوچستان کے مشہور ٹھیکہ دار بن گئے۔ اس صوبہ کے اکثر تعمیراتی منصوبے ان کے مکمل کردہ ہیں۔ خلیق و شفیق انسان تھے۔ 75 سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے تین پسران مسمیان سفیر علی، ناصر علی اور خالد پرویز ہیں۔ سفیر علی بی اے کاروبار کرتے ہیں ناصر علی ایڈووکیٹ ہیں جبکہ خالد پرویز واپڈا میں ایس ڈی او ہیں۔

جناب فرزند علی نے بھی بلوچستان کے کاروباری حلقہ میں بڑا نام پایا۔ ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے۔ 70 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کا فرزند جمیل احمد ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی بلوچستان یونیورسٹی میں ڈین کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ اس کا دوسرا پسر محمد یونس کاروبار کرتا ہے۔ جناب حاکم علی کا یہ تعلیم یافتہ اور متمول خاندان موضع کالے والی میں آباد ہے۔

جناب محمد صدیق نمبردار ولد ولی محمد کا خوشحال خاندان موضع چھچھڑپالی میں آباد ہے۔ محمد صدیق اس علاقہ کے مشہور سماجی کارکن اور ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ تقریباً سو سال کی عمر میں چند سال قبل وفات پائی اس کے دو پسران امان اللہ اور ثناء اللہ ہیں۔ امان اللہ نمبردار ہیں۔ مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری اور دیگر کئی انتظامی و سماجی کمیٹیوں کے رکن ہیں۔ ان کے چار لڑکے مسمیان احسان اللہ ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی، سیف اللہ بی۔ ایس۔ سی، نعیم اللہ اور محمد رضوان ہیں۔ ثناء اللہ اس

موضع کی ویلفیئر سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ ان کے تینوں پسران مسمیان سمیع اللہ، شاہد ندیم اور مبین احمد زیر تعلیم ہیں۔ یہ علاقہ کا بااثر خاندان ہے۔

جناب نوازش علی کے تین پسران مبارک علی، فرزند علی اور عبدالغفور ہیں۔ مبارک علی کے محمد یامین اور محمد ادریس ہیں۔ فرزند علی کے خالد محمود، خالق محمود اور محمد پرویز ہیں جبکہ عبدالغفور کا محمد فاروق ہے یہ خاندان پھالیہ میں رہتا ہے۔

جناب منشی خان کے پسران محمد ابراہیم اور محمد رفیق ہیں۔ محمد ابراہیم کے محمد عارف، طارق محمود ہیں۔ محمد رفیق کے عبدالقیوم، محمد شفیق، محمد فاروق اور رؤف قیصر ہیں۔ عبدالقیوم کے لڑکے طلحہ قیوم اور حمزہ قیوم ہیں جبکہ محمد شفیق کا لڑکا وقاص شفیق ہے۔ یہ خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔

جناب حسن دین کے پسر نتھو خان کا خاندان قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کے پسران ماسٹر نجیب الدین، نذیر حسین اور محمد صدیق ہیں۔ ماسٹر نجیب الدین کا غلام سرور تھا۔ جس کا عبدالحمید ہے جس کے دو لڑکے منیر احمد اور محمد عامر ہیں۔ محمد صدیق کا عبدالغفار اور اس کا محمد طلع ہے۔

جناب حاجی برکت علی کا وسیع بااثر اور خوشحال خاندان بھی قادر آباد میں رہتا ہے۔ ان کے پسران عبدالرحمٰن، حاجی عبدالعزیز، حاجی عبدالغفور، اصغر علی، سردار علی اور ارشاد احمد ہیں۔ عبدالرحمٰن اپنے پسران محمد یامین، محمد یقین، محمد ریاض، محمد ظفر، محمد طارق اور محمد خالد کے ہمراہ کراچی میں آباد ہے۔ حاجی عبدالعزیز کے پسران ڈاکٹر خورشید علی، ڈاکٹر جمشید علی، حاجی یوسف علی اور محمد یامین ہیں۔ ڈاکٹر خورشید کا مدثر علی، ڈاکٹر جمشید علی کا شعیب علی، حاجی یوسف علی کے عبدالباسط، احتشام علی اور محمد یامین کے سیف اللہ، سمیع اللہ اور ثناء اللہ ہیں۔ حاجی عبدالغفور کے پسران عبدالمجید، حاجی عبدالحمید اور حاجی ابراہیم ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمجید کے لڑکے محمد حفیظ، محمد عمران، محمد عثمان اور محمد عمر ہیں۔ حاجی عبدالحمید کے محمد یونس، ظہیر عباس ہیں اور حاجی ابراہیم کا محمد اسمٰعیل ہے۔ اصغر علی کے پسران اکبر علی، ناصر محمود اور محمد عمر فاروق ہیں۔ اکبر علی کے فاروق اکبر، ظہیر اکبر، تیمور اکبر اور فرید اکبر ہیں۔ ناصر محمود کے وقاص محمود اور بابر محمود ہیں سردار علی کے پسران محمد اعظم اور سعید اقبال ہیں۔ ارشاد احمد کے پسران محمد اشرف، محمد اسلم، غضنفر شہباز اور مظہر علی ہیں۔ عبدالرشید کا ریحان رشید ہے۔ صوفی عبدالوحید کے پسران محمد بلال محمد ابوبکر، محمد قیوم، اور ثناء اللہ

ہیں۔ شبیر حسین کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔

جناب کرامت علی ولد رحیم بخش کا خاندان علی پور چٹھہ میں آباد ہے۔ کرامت علی کے دو پسران علی نواز اور غفور تھے۔ علی نواز کے دو لڑکے رزاق علی اور محمود علی ہیں۔ محمود ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ہیں رزاق فوت ہو گیا ہے۔ غفور علی کے دو پسران عابد حسین ملازم محکمہ تعلیم اور جاوید حسین سیکرٹری کریسنٹ بورڈ لاہور ہیں۔

حکیم محمد عمر ولد بہادر علی اس گاؤں کے مشہور حکیم تھے آپ ڈلیانہ سے آکر یہاں آباد ہوئے۔ پہلے مدرس بنے۔ پھر پٹواری اور گرداور ہوئے۔1933 میں ملازمت چھوڑ کر حکمت اختیار کی اور اس گاؤں اور اردگرد کے علاقہ میں بطور حکیم خوب شہرت پائی۔ ہجرت کے بعد بھیرہ ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے تین پسران ڈاکٹر محمد بلال، عبدالطیف اور محمد اصغر ہیں۔

عبدالطیف بڑے عہدے کے سرکاری ملازم ہیں اور آج کل جینوا میں تعینات ہیں۔ ان کے پسر ڈاکٹر وقار احمد لطیف ہے۔ ڈاکٹر بلال اور محمد اصغر کراچی میں آباد ہیں۔ محمد اصغر پاکستان اسٹیل ملز کے ڈپٹی جنرل منیجر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے اور اب ایک پرائیویٹ ادارے میں چیف اکاؤنٹنٹ ہیں۔ ان کے چار پسران شاہد احمد اصغر، خالد احمد اصغر، طارق احمد اصغر اور شاہد احمد اصغر ہیں۔

شاہد احمد اصغر ہاؤسنگ بلڈنگ کارپوریشن کراچی میں جنرل منیجر فنانس اور اے ٹی سی لولیبارٹریز میں اکاؤنٹنٹ ہیں۔ دیگر دونوں کاروبار کرتے ہیں۔ حکیم محمد شفیع مشہور حکیم تھے۔ ہجرت کے بعد لکڑ منڈی ملتان میں آباد ہوئے اور حکمت میں خوب شہرت پائی اس کے پسران جبار اور حیدر انگلینڈ میں ہیں۔

جناب محمد شفیع اس قصبہ کی مشہور شخصیت تھے۔ ان کے پانچ پسران مسمیان سردار علی۔ وارث علی، بشارت علی، ارشاد علی اور اختر علی ہیں ہجرت کے بعد سردار علی چک نمبر 90 شمالی میں آباد ہوئے۔ اب مکان نمبر 254 بلاک بی سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتے ہیں اور فیکٹری ایریا سرگودھا میں ان کی الہلال رائس اینڈ جنرل ملز ہے۔ انور علی، اشرف علی،، محمد آصف، محمد عارف اور محمد خالد ان کے پسران ہیں۔ وارث علی اور ارشاد علی چک نمبر 90 میں رہائش پذیر ہیں۔ طاہر علی اور ناصر علی وارث علی کے لڑکے ہیں اور سرگودھا میں کاروبار کرتے ہیں۔ جبکہ ارشاد علی کے اطہر علی، اظہر علی اور مظہر علی ہیں۔ اختر علی بی ایس سی ہے اور لیاقت مارکیٹ سرگودھا میں بجلی کے سامان کا کاروبار کرتا ہے

اس کے چار لڑکے محمد عمار، محمد وقاص، محمد حماد اور محمد زبیر ہیں۔

جناب بشارت علی اس برادری کے پہلے چارٹڈ اکاونٹینٹ ہیں۔ یہ مایہ ناز شخصیت 122 گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاون میں رہائش پذیر ہے ملک کے مختلف اداروں کو آباد و شاد کر کے آجکل پتو کی شوگر ملز میں جنرل منیجر فنانس ہے۔ آپ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار اور برادری کیلئے درد دل رکھنے والی شخصیت ہیں۔ جناب محمد شفیع کا جملہ خاندان بااثر اور خوشحال ہے۔

غازی خدابخش کا خاندان اپنی پارسائی کی وجہ سے مشہور تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ ہیل والا سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے جن کی شادی مریم نامی خاتون سے ہوئی وہ اپنے والد کی اکلوتی اولاد تھی اس لئے ان کے خاوند یہیں آباد ہو گئے۔ اس سے غازی خدابخش پیدا ہوا اس کے پسر کا نام عبدالغنی تھا۔ جس کا ایک ہی بیٹا محمد حنیف ہوا ہے۔ جناب نذیر حسین اسی محمد حنیف کے فرزند ہیں اس کے بیٹے کا نام منیر حسین ہے جس کے تین پسران خرم منیر۔ کاشف منیر اور عمیر منیر ہیں۔ منیر حسین محکمہ ہاوسنگ اینڈ فیزیکل پلاننگ سے ریٹائر ہوا ہے جس کا بیٹا خرم منیر 44 سپنسر سٹریٹ برنلے لانسز انگلینڈ میں مقیم ہے اور ٹائم کمپیوٹر کمپنی میں ملازم ہے ان کے دیگر دونوں لڑکے زیر تعلیم ہیں۔

اس خاندان کے مورث اعلیٰ غازی خدابخش حوالدار پنشنر تھے۔ اپنے زمانہ کے لحاظ سے متمول اور بااثر تھے۔ عبدالغنی کا پسر باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا۔ جوان ہو کر وہ بلوچستان چلا گیا اور مدرس بن گئے۔ دو سال اسکول کی نوکری کے بعد وہ پٹواری بن گے اور بالآخر گرداور قانونگو کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ نذیر حسین نے 1934 میں میٹرک کیا۔ 1940 میں پٹواری بنے اور چند سال کے بعد ہی گرداور ہو گئے۔ پھر نائب تحصیلدار ہوئے اور بطور تحصیلدار ریٹائر ہوئے۔ تمام نوکری بلوچستان میں کی وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد بھلوال مونا سکیم میں دو سال بطور تحصیلدار خدمات سرانجام دیں۔

بلوچستان اور سرحد میں شادی کے وقت دلہن کیلئے جو رقم اس کے والدین کو دی جاتی اس کو "ولوایا ولور" کہتے ہیں۔ نذیر حسین بیانی ہے کہ بلوچستان میں ایک روتی ہوئی عورت امداد کیلئے آئی اور شکایت کی کہ اس کے بیٹے اس کو بیچنا چاہتے ہیں بیٹوں کا موقف تھا کہ ان کے والد نے جو رقم خرچ کی ہے وہ اس عورت کو بیچ کر وصول کریں گے کیونکہ ان کا والد فوت ہو چکا ہے اور اب "ولوا" کی رقم وصول کرنا ان کا حق ہے۔ بیشک اس عورت نے ہمیں جنم دیا ہے۔ لیکن اس کے ولوا پر حق ہے جس سے

وہ دست بردار نہ ہو سکتے ہیں۔

دوسرا واقعہ لورالائی کا ہے۔ مردم شماری کیوقت ایک 12 سال کے لڑکے سے پوچھا کہ کیا وہ شادی شدہ ہے اس نے فخر سے اثبات میں جواب دیا۔ دلہن کی عمر پوچھنے پر اس نے بتایا کہ عمر کا تو پتہ نہیں البتہ اس کے دانت گر چکے ہیں۔ نمبر دار نے بتایا کہ اس عورت کی شادی اس لڑکے کے رشتہ دار سے ہوئی تھی وہ لاولد فوت ہو گیا اور اس کا نکاح اس کے بھائی سے کر دیا گیا وہ بھی فوت ہو گیا اور عورت کا نکاح اس لڑکے سے کر دیا گیا کیونکہ خاوند کے مرنے سے ولوا ختم نہیں ہوتا بلکہ عورت خاوند کے ورثا میں منتقل ہو جاتی ہے ولوا صرف عورت کے مرنے سے ہی ختم ہوتا ہے۔

بلوچستان اور سرحد میں اب بھی ولوا جاری وساری ہے اگرچہ قانوناً اس کو ختم کر دیا گیا ہے۔

غربت اور کسمپرسی کے باوجود مقصد سے لگن اور اس کے حصول کیلئے محنت انسان کو خان بہادر اور برادری کا پہلا گریجویٹ بنا دیتی ہے۔

جناب اللہ دین نے نہایت نامساعد حالات میں اپنی ذہانت اور قوت ارادی کے بل بوتے پر 1900 میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس زمانہ میں کسی کسی مسلمان کو یہ اعجاز حاصل ہوتا تھا۔ بذریعہ پبلک سروس کمشن اس برادری کے پہلے گزٹڈ افسر منتخب ہوئے اور 1938 میں بطور انسپکٹر آف سکولز ریٹائر ہوئے۔ ملازمت کا اکثر حصہ صوبہ سرحد میں گذرا وہ نہایت ہی مقبول اور دیانت دار افیسر تھے سرکار کی طرف سے خان بہادر کے خطاب سے نوازے گئے 1946 میں فوت ہوئے۔ اب ان کا خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ ان کے پسر محبوب علی علیگ 1932 میں وکیل بنے اور ان کا ایک بیٹا سردار علی ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہوا۔ اس نے کنگ ایڈورڈ کالج سے 1940 میں ایم بی بی ایس کیا۔

بو علی کے دو پسران تھے۔ ایک کا نام اللہ دین اور دوسرے کا نام نجیب علی تھا۔ اللہ دین کے آٹھ پسران ہیں۔ محبوب علی پاکستان کے بعد لاہور میں مقیم ہوئے اور اکاڑہ ٹیکسٹائل ملز میں لیبر افسر تعینات ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 20 جی عثمان آباد بند بوسن روڈ ملتان میں رہائش پذیر ہوئے۔ ان کا بڑا لڑکا محمود علی انگلینڈ میں ہے دوسرا لڑکا حامد علی کالونی ٹیکسٹائل ملز ملتان میں ملازم ہے جس کا بیٹا حماد علی بنک افیسر ہے۔ نثار علی ان کا تیسرا لڑکا ہے جو ملٹری اکاؤنٹس میں افیسر ہے محبوب علی کا جملہ خاندان 20 جی میں آباد ہے۔

اللہ دین کا دوسرا پسر سردار علی ایم ٹی ایس پاکستان کے بعد بلاک نمبر 25 سرگودھا میں آباد ہوئے وہ بطور سول سرجن ریٹائر ہو کر 1952 میں فوت ہوئے ان کے تین لڑکے ہیں۔ امتیاز علی ایم ایس سی جنرل منیجر کریسنٹ شوگر ملز فیصل آباد تعینات ہیں۔ اس کے دو پسر مسمیان عمر امتیاز اور عثمان امتیاز ہیں یہ خاندان 27 اے بھٹی ٹاؤن سرگودھا میں رہائش پذیر ہے دوسرا ڈاکٹر سعید احمد چیسٹ سپیشلسٹ بلاک نمبر 25 میں مقیم ہے ان کے لڑکے کا نام طلحہ ہے۔ سردار علی کے تیسرے لڑکے کا نام جمشید علی ہے وہ ایم ایس سی ہے اور جوہر آباد شوگر ملز میں ڈپٹی جنرل منیجر ہے اس کا ایک ہی لڑکا ہارون جمشید ہے یہ خاندان 69 اے بھٹی ٹاؤن میں آباد ہے۔

خان بہادر کے تیسرے لڑکے کا نام انور علی ہے جس کے چار پسران علاؤالدین، ظہر الدین، معین الدین اور غیاث الدین ہیں۔ علاؤالدین فوت ہو چکے ہیں ظہر الدین ملازمت کرتا ہے اور باقی دو کاروبار کرتے ہیں۔ یہ خاندان گھوڑے شاہ محلہ لاہور میں رہتے ہیں۔

ان کے چوتھے لڑکے اصغر علی بطور ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ریٹائر ہو کر 2 آنند پاک روڈ اپر مال لاہور میں مقیم ہیں ان کا پسر شمشاد علی یو بی ایل میں انجینئر ہے جبکہ سرفراز علی انگلینڈ میں کاروبار کرتا ہے۔

پانچواں پسر ایوب علی فوت ہو چکا ہے ڈائریکٹر ایرپورٹ تھے ان کی صرف ایک لڑکی ہے انہوں نے 1982 میں وفات پائی۔

چھٹا اشرف علی اکاؤنٹینٹ جنرل کے اوفس میں اڈیٹر جنرل تھے 1982 میں ریٹائر ہو گئے ہیں اور 2 ای ماڈل ٹاؤن میں رہتے ہیں ان کا ایک ہی لڑکا نوید آصف ہے جو جرمنی میں کاروبار کرتا ہے۔

ساتواں اختر علی واپڈا میں ایکسن تھے 1972 میں ریٹائر ہو گئے ہیں وہ اور ان کا لڑکا ڈاکٹر ندیم اختر کے زی سٹریٹ کلفٹن روڈ وحدت کالونی میں رہائش پذیر ہے، ڈاکٹر گورنمنٹ ملازم ہے۔

انکا اٹھواں پسر آصف علی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز 1981 ریٹائر ہوئے ہیں 2۔ ای ماڈل ٹاؤن میں رہتے ہیں۔ ان کا لڑکا ڈاکٹر طارق آصف مشہور ڈاکٹر ہیں اور والد کے ہمراہ رہتے ہیں ڈاکٹر طارق نے ڈرماٹولوجی میں انگلینڈ سے سپشلائزیشن کیا اور شالیمار ہسپتال میں سکن سپیشلسٹ ہیں۔

خان بہادر اللہ دین کے بھائی نجیب علی عین جوانی میں فوت ہو گئے تھے ان کا ایک ہی پسر یوسف علی ضیاء ہے جو واپڈا سے بطور چیف انجینئر ریٹا ہو کر مختلف اداروں میں خدمات سرانجام دیتے

رہے ہیں آجکل کینڈا میں کاروبار کرتے ہیں انکے دو پسر صلاح الدین اور ہمایوں ضیاء ہیں۔ صلاح الدین بی ایس سی انجینئر ہیں۔ واپڈا میں ایکسین تھے ملازمت چھوڑ کر کراچی میں کاروبار کرتے ہیں ہمایوں ضیاء پاکستان لائف اسٹیٹ میں چیف مینجر تھے۔ نوکری چھوڑ کر کاروبار کرتے ہیں۔ صلاح الدین کے کاشف ضیاء اور مطیع ضیاء ہیں۔ ہمایوں ضیاء کے عاطف ضیاء اور محمد ضیاء ہیں۔ عاطف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ ہیں اور کینڈا میں ملازم ہیں۔

جناب لیاقت حسین کے دو پسران تھے تاج حسین اور اصغر علی۔ اصغر علی بچپن میں فوت ہو گیا تھا۔ تاج حسین کے چار لڑکے ذوالفقار حسین، اقرار حسین، جبار حسین اور ابرار حسین ہیں۔ ذوالفقار لاہور میں ملازمت کرتا ہے۔ اس کے تین لڑکے افتخار حسین، اسرار حسین اور زوار حسین ہیں۔ اقرار حسین کے زاہد حسین، شاہد حسین اور کاشف حسین ہین۔ جبار حسین کا عامر حسین ہے۔ جبکہ ابرار حسین کے آصف حسین اور اسامہ ہیں۔ اقرار حسین اور جبار حسین ایم اے ہیں اور سعودیہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ ابرار حسین ایم اے پرنسپل آر سی کالج بہاولپور ہیں۔ جناب سراج دین کے تین پسران محمد اکرم، عبدالوحید اور عبدالرحمٰن ہیں۔ محمد اکرم گلستان ٹیکسٹائل ملز میں پروڈکشن مینجر ہے۔ اس کے لڑکے اکرام اللہ، کریم اللہ، حافظ انعام اللہ، عباد اللہ، سعد اللہ، زبیر اللہ، اور عزیر اللہ ہیں۔ اکرام اللہ خانقاہ شریف ضلع بہاولپور میں کپڑے کی دکان کرتا ہے۔ کریم اللہ کاروبار کرتا ہے۔ عبدالوحید حیدر آباد سندھ میں ٹیکسٹائل انجینئر ہے۔ عبدالرحمٰن مظفر گڑھ میں ملازمت کرتا ہے۔

جناب سوندھا کے چار پسران مہر علی، صدر دین، امر علی اور امداد علی تھے۔ سب ہندوستان میں ہی فوت ہو گئے تھے مہر علی کے چار لڑکے ہیں، فیض محمد، اللہ رکھا، حبیب اللہ عرف بہا اور بگلہ ہیں، فیض محمد پیسہ اخبار سٹریٹ لاہور میں آباد ہیں۔ صدر الدین کے دو پسران عنایت علی اور محمد یوسف کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوئے۔ عنایت علی کے دلبر اور محمد سردار ہیں۔

جناب ارجمند کے دو پسران قمر الدین اور سراج الدین ہیں قمر الدین کے محمد یوسف، اشرف علی، عبدالغفور اور عبدالصبور ہیں۔ محمد یوسف فوج میں حوالدار تھا فوت ہو چکا ہے اس کے چار لڑکے ہیں۔ عبدالقیوم کاروبار کرتا ہے۔ سمیع اللہ لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ سعید اللہ نیوی میں ملازم ہے۔ ظفر اللہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔

اشرف علی ریلوے اسٹیشن مٹھ لک کے قریب پٹھانوں والے چک میں رہتا تھا فوت ہو چکا ہے اس کا لڑکا گل والا چوک سرگودھا میں رہتا ہے اور ملازمت کرتا ہے۔ عبد الغفور فوج میں لیفٹینٹ تھا ریٹائر ہو کر سرگودھا میں اپنا کاروبار کرتا تھا اس کا پسر محمد اقبال کاروبار کرتا ہے۔ دوسرا لڑکا محمد سلیم ابو ظہبی میں ہے جبکہ حافظ محمد نعیم سعودیہ میں ہے۔ کلیم اللہ لاہور میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ ان کا پانچواں لڑکا عبد الجبار ہے جو سرگودھا میں رہتا ہے۔ عبد الصبور چک پٹھانوں والا میں رہتا ہے اور اپنی اراضی کاشت کرتا ہے۔

جناب حبیب اللہ کا پسر نجیب الدین ہے جس کے تین لڑکے شوکت علی، محمد یامین اور محمد یاسین ہیں۔ شوکت علی کا محمد ریاض اور اس کا مبشر ریاض ہے۔ محمد یامین کا محمد مرسلین اور محمد یاسین کا محمد رضا ہے۔ یہ خاندان فرو کہ میں آباد میں ہے۔

امر علی کے چار لڑکے ولی محمد، نوازش علی، فیض محمد اور حاکم علی تھے۔ ولی محمد کی نرینہ اولاد نہ ہے نوازش علی کے سراج الدین اور عبد الغفور ہیں۔ سراج الدین فوت ہو چکا ہے اس کے عاشق علی اور نعمت علی ہیں گلشن راوی میں رہتے ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔

عبد الغفور کا ایک ہی لڑکا نثار احمد ہے۔ جو سول ایویشن اتھارٹی میں سپلائی اسٹنٹ ہے۔ اس کے احمد رضا اور قاسم رضا ہیں۔ یہ خاندان کالیکی منڈی میں آباد ہے احمد رضا اور قاسم رضا زیر تعلیم ہیں۔

امداد علی کے 5 پسران مسمیان عبد اللہ۔ عبد العزیز۔ حاکم علی۔ منشی اور محمد شریف ہیں۔ حاکم علی اور منشی کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ عبد اللہ کے شوکت علی اور شرافت علی ہیں جو چک وزیر سنگھ تحصیل پنڈی بھٹیاں میں آباد ہوئے۔ بعد ازاں شوکت علی لیہہ میں چلا گیا اور شرافت علی اڈہ شاہ نگری والا پھاٹک اصفہان کالونی لطیف آباد میں رہائش پذیر ہوا۔ عبد العزیز کا محمد آصف ہے اور اس کا خاندان چنگڑ محلہ پیسہ اخبار سٹریٹ میں رہتا ہے محمد شریف کے نذیر احمد اور محمد اقبال ہیں۔ نذیر احمد لیہہ میں رہتا ہے اور محمد اقبال گوجرانوالہ میں مقیم ہے لاری اڈا پر ٹائروں کا کاروبار کرتا ہے۔

جناب محمد اسمٰعیل کے تین پسران محمد صدیق، محمد یوسف اور محمد خورشید تھے محمد صدیق پٹواری تھا۔ اس کا واحد پسر محمد یامین بھی پٹواری تھا اس کے چھ لڑکے محمد نسیم اختر، محمد ریاض، محمد اعجاز، محمد امتیاز، محمد فیاض اور محمد طاہر ہیں۔ محمد نسیم اختر اسلامیہ کالج گوجرانوالہ میں پروفیسر ہے اس کے

شہباز نسیم اور شہزاد نسیم ہیں۔ شہباز یامین رائس مل میں حصہ دار ہے۔ شہزاد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں زیر تعلیم ہے۔ یہ خاندان تلونڈی موسیٰ خان میں آباد ہے محمد ریاض محکمہ اوقاف میں ملازم ہے اس کے دو لڑکے مسمیان حسنین ریاض اور عثمان ریاض ہیں۔ محمد اعجاز اور محمد طاہر سعودیہ میں ملازم ہیں، اس کا علی ہے۔ محمد اعجاز کے بلال اور جمال ہیں محمد امتیاز کاروبار کرتا ہے اور یامین رائس ملز میں حصہ دار ہے اس کے تین لڑکے ابوبکر ابوذر اور حمزہ ہیں۔ محمد فیاض ڈرافٹسمین ہے۔ اس کا محمد عمر ہے محمد یوسف کا محمد جمیل کرنال میں شہید کر دیا گیا تھا۔ وہ وہاں تعلیم کیلئے رہائش پذیر تھا۔ اس برادری کا وہ پہلا شہید تھا۔ محمد یوسف کے دیگر دو لڑکے اقبال احمد اور سلیم احمد ہیں۔ اقبال احمد ٹھیکیداری کرتا ہے۔ اس کے جبار احمد۔ غفار احمد۔ فرخ اقبال اور فراز اقبال ہیں۔ جبار احمد گوجرانوالہ میں بنک افیسر ہے اور غفار احمد سیشن کورٹ گوجرانوالہ میں سٹینو ہے جبار کے مبشر اقبال، مدثر اقبال اور مظفر اقبال زیر تعلیم ہیں۔ غفار احمد کے تیمور، توصیف اور تحسین ہیں۔ یہ خاندان بھی تلونڈی موسیٰ خان میں آباد ہے۔ فرخ اقبال دوبئی میں بنک افیسر ہے۔ سلیم احمد گورنمنٹ ہائی اسکول چوبرجی گارڈنز میں سینیر ہیڈ ماسٹر ہے اور 672ای گلشن راوی میں مقیم ہے اس کے شہزاد سلیم اور فیصل سلیم ہیں۔ شہزاد سلیم نے کمپیوٹر سائنس میں ایم ایس سی اسلام آباد انٹرنیشنل یونیورسٹی سے کیا اور تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور آجکل لاہور کی ایک کمپنی میں بطور پروگرامر ملازم ہے۔ محمد خورشید کے محمد ارشد اور محمد عارف ہیں یہ خاندان موضع نوشگے ضلع گوجرانوالہ میں آباد۔ یہ خاندان پٹواریوں کے خاندان سے مشہور تھا۔ محمد اسمٰعیل نیک سیرت اور متدین انسان تھے۔ اس زمانے کے حاجی تھے جب حج بہت ہی مشکل ہوتا تھا۔ یہ تعلیم یافتہ اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب برکت علی کے تین پسران عبداللہ، عبدالمجید اور محمد صدیق تھے۔

عبداللہ کے دو پسران شوکت علی اور محمد علی ہیں شوکت علی 104 جنوبی سرگودھا میں آباد ہے۔ اس کے ناصر علی اور حامد علی ہیں۔ ناصر علی کے چار لڑکے نوید۔ وحید۔ تنویر اور توحید ہیں حامد علی کا ایک لڑکا عابد ہے۔ محمد علی پٹواری کے تین لڑکے منظور علی عابد۔ عبدالغفار اور عبدالغفور ہیں۔ منظور علی عابد کے تین لڑکے ہیں۔ عبدالمجید دو لڑکے ہیں عبدالحمید سعودیہ میں اور عبدالحفیظ کراچی میں رہتے ہیں۔ عبدالحمید کے تین لڑکے محمد عارف، محمد طارق اور آصف محمود میں جو لاہور ماڈل ٹاؤن

میں رہتے ہیں محمد عارف کا ایک لڑکا ہے۔

محمد صدیق کے چار پسران محمد اختر، محمد خورشید، جمشید علی اور ارشاد احمد فاروقی ہیں۔ محمد اختر ائیر فورس سے ریٹائر ہو کر ڈی بلاک سرگودھا میں رہتے ہیں ان کے تین لڑکے خالد محمود، شاہد محمود اور زاہد محمود ہیں۔ خالد محمود کے چار لڑکے محمد زبیر، محمد عمیر، محمد عزیز اور زکریا ہیں یہ ڈی بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن میں رہتے ہیں۔

شاہد محمود کے دو لڑکے ہیں اور زاہد محمود کا ایک لڑکا ہے یہ سعودیہ میں رہتے ہیں۔ محمد خورشید کے محمد ارشد، محمد انور، محمد جاوید، خورشید، محمد طاہر اور محمد راشد ہیں محمد ارشد کے دو عمران اور آصف ہیں۔ محمد انور کے دو لڑکے عثمان اور عمر ہیں۔ محمد جاوید کا لڑکا عبد اللہ۔ طاہر کا لڑکا اُسمہ ہیں یہ سب پی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتے ہیں۔

جمشید علی کے دو لڑکے عبد الرحمٰن اور ضیاء الرحمان ہیں عبد الرحمان کے اواب اور عبد اللہ ہیں یہ کرشن نگر لاہور میں رہتے ہیں۔

ارشاد احمد فاروقی کے چار لڑکے ہیں بڑا عارف محمود جو راولپنڈی میں کاروبار کرتے ہیں ان کے دو ابوبکر عارف اور حمزہ عارف ہیں۔ دوسرا اعجاز احمد ہے جو پاکستان اٹامک انرجی میں الیکٹرانکس انجینئر ہیں۔ تیسرا امتیاز احمد سعید ہے جو لاہور میں کپڑے کا کاروبار کرتا ہے اور عاطف محمود شہزاد سب سے چھوٹا ہے۔

37۔ ملک دھن کوٹیان

اس گاؤں کا اصل نام ملک تھا۔ ملک نام کے اور بھی گاؤں تھے اس لئے علیحدہ شناخت کی غرض سے اس کو ملک دھن کوٹیاں کہتے تھے کیونکہ یہاں دھان بہت ہوتے تھے۔ اس کو ملک چوکی بھی کہتے تھے۔ یہ گاؤں مصطفیٰ آباد اور برار ریلوے اسٹیشن کے درمیان واقع تھا۔

جناب رحمت اللہ پٹواری اور محمد اسماعیل حقیقی عباسی تھے۔ رحمت اللہ ایماندار اور باعزت سرکاری ملازم تھا۔ اس کے دو پسران نور احمد اور شان محمد تھے۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ نور احمد کا عبد العزیز اسٹیٹ لائف میں ایریا منیجر ہے اور مکان نمبر 44 گلی نمبر 21 مجاہد آباد مغلپورہ میں آباد ہے

اس کے دو لڑکے یاسر عزیز اور اویس عزیز زیر تعلیم ہیں۔ شان محمد موضع سہنو تحصیل گوجر خان میں آباد ہے اس کے چار لڑکے عنایت اللہ۔ ثناء اللہ۔ عطااللہ اور سمیع اللہ ہیں جو میڈیسن کا کاروبار کرتے ہیں۔

اس گاؤں کے دیگر معززین جناب فرزند علی ولد سراج دین مغلپورہ لاہور، جناب صدر الدین، علم الدین، رکن دین، محمد شریف موضع ستو سکھانہ ڈاکخانہ خاص ضلع نارووال میں ہیں۔ جناب نجیب الدین موضع جھگڑانوالہ کھوہ ضلع ملتان، محمد بشیر علی پور ضلع گوجرانوالہ اور ولی محمد حافظ آباد شہر میں رہائش رکھتے ہیں۔ جبکہ واجد علی بجلی گھر پاکستان منٹ میں ہیں فرزند علی کے پسران محمد اقبال اور محمد یوسف ہیں۔

جناب نبی بخش کا بااثر خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔ اس کا پسر حاجی مہربان میونسپل کمیٹی کا کونسلر (ممبر) رہا ہے۔ اس کے چار لڑکے محمد رفیق، محمد لطیف، محمد مجید اور عبدالحمید ہیں۔ محمد رفیق کے محمد طارق اور محمد شاہد ہیں۔

جناب نتھو کا خاندان چک نمبر 130 جنوبی میں آباد ہے۔ اس کے دو لڑکے علم الدین اور شیر محمد ہیں۔ علم الدین فوت ہو چکا ہے اس کا پسر محمد رفیع بھی فوت ہو گیا ہے۔ اس کے پسران خالد محمود وغیرہ ہیں۔ شیر محمد کے پسران محمد رشید، محمد اسلم اور محمد اقبال ہیں۔

جناب نوازش علی کے دو پسران نذیر احمد اور محمد یاسین ہیں۔ نذیر احمد کے شبیر، جعفر، ناصر اور نصیر ہیں۔ شبیر کے عمران، ذاکر اور شاہد ہیں۔ جعفر کے نوید۔ سعید، رشید اور عتیق ہیں ناصر کا زبیر ہے یہ خاندان منگیرہ میں رہتا ہے۔ محمد یاسین کے محمد یامین، محمد یوسف اور محمد کاشف ہیں۔ محمد یامین کے احمد، نعیم، ندیم اور وسیم ہیں۔

محمد یوسف کے عاطف اور تیمور ہیں یہ خاندان کوٹ دیسراج میں آباد ہے۔

شادی کا پسر کرامت علی مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں آباد ہے۔ ریٹائر زندگی گزار رہا ہے اس کے 4 لڑکے رحمت علی۔ نثار علی، سلیم اختر اور نسیم اختر ہیں۔

رحمت علی نیشنل ہائی وے اتھارٹی میں 18 گریڈ سے ریٹائر ہو کر راولپنڈی میں پراپرٹی ڈیلر کا کاروبار کر رہے ہیں اس کے 3 لڑکے لیاقت علی، عظمت علی اور قیصر علی ہیں۔ تینوں کاروبار سے وابستہ ہیں۔

نثار علی سی ڈی اے میں ملازم ہے اس کے 3 پسر زوہیب نثار، شہزاد علی اور شیر علی کاروبار کرتے ہیں۔ سلیم اختر کا اپنا کاروبار ہے اس کا مدثر سلیم ہے نسیم اختر کاروبار کرتا ہیں۔دوحہ قطر میں اونچے درجے کا تاجر ہے۔اس کے لڑکے یاسر علی اور احسن سلیم ہیں۔

جناب مہتاب کا پسر محمد ابراہیم علی پور چٹھہ میں آباد ہے۔اس کے دو پسران محمد بشیر اور نصیر الدین ہیں۔ محمد بشیر کا محمد رشید وفاقی سیکریٹریٹ میں ملازم ہے۔ نصیر الدین کے محمد شبیر اور حافظ محمد نذیر ہیں محمد شبیر بی۔ ایس۔ سی الیکٹرک انجینئر ہے اور سعودیہ میں ملازم ہے اس کا لڑکا حمزہ ہے۔ نصیر الدین اور حافظ محمد نذیر علی پور کے معروف تاجر ہیں۔

جناب عبدالکریم کے پسر محمد صدیق کا خاندان 663 بی سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں آباد ہے محمد صدیق کے پسر محمد جمیل ارشد کے محمد شفیق ارشد، محمد نوید ارشد محمد رضوان ارشد، محمد ندیم ارشد، محمد نعمان ارشد اور محمد جمیل ارشد ہیں۔ محمد شفیق ارشد کا محمد عدیل ارشد ہے۔ محمد جمیل ارشد انڈسٹریل ڈوپلنٹ گوجرانوالہ میں ملازم ہے۔ محمد شفیق ایسوسی ایٹ مکنیکل انجینئر ہے۔

38۔ منکا منکی

محکمہ مال کے ریکارڈ میں اس گاؤں کا نام مانکا منکی تحریر ہے لیکن یہ منکا اور منکی بولے جاتے تھے یہ دو ملحقہ آبادیاں تھیں اور مصطفیٰ آباد و فرید پور کے قریب یہ گاؤں واقع تھے اس علاقہ میں اس برادری کے سات آٹھ گاؤں نزدیک نزدیک تھے۔ اس گاؤں کے اکثر خاندان واسو ضلع منڈی بہاوالدین اور چونڈہ میں آباد ہیں اور دونوں جگہ منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔ دونوں گاؤں کے خاندان یکجا تحریر کئے گئے ہیں۔

اس گاؤں میں جناب مولا بخش کا خاندان مشہور تھا۔ اس کا لڑکا ہاشم علی تھا جس کے منظور علی کے دو لڑکے شوکت علی اور قدرت علی ہیں۔ شوکت علی کے محمد اسلم کے محمد فاروق، عبدالروف، ظہیر احمد اور مقصود احمد ہیں۔ قدرت علی کے محمد شفقت، برکت علی، محمد اقبال اور محمد اسحاق ہیں۔ محمد شفقت کے محمد بلال اور محمد کامران اور محمد عظیم ہیں یہ خاندان واسو میں آباد ہے۔

جناب امر علی کا خاندان بھی واسو میں رہتا ہے۔ ان کے تین پسران میں سے خادم حسین لاولد فوت ہو چکا ہے۔ محمد شفیع اور واجد علی صاحب اولاد ہیں۔ محمد شفیع کے تین لڑکے محمد شاہین، محمد

طاہر اور محمد طارق ہیں۔ محمد شاہین کے محمد شہزاد، محمد سہیل، فیصل اعجاز، ہارون الرشید اور محمد بلال ہیں جبکہ محمد طاہر کے محمد وقاص، محمد ذیشان، محمد عمیر اور محمد عدیل ہیں۔ واجد علی کا بیٹا مختار احمد ہے۔

جناب قادر نواز کا خاندان بھی اسی گاؤں میں سکونت پذیر ہے۔ اس کے دو لڑکے محمد صدیق اور محمد شریف لاولد گئے۔ تیسرے محمد رشید کے پسران گل شیر، محمد یونس، محمد یوسف، عبدالغفار اور عبدالستار ہیں۔ گل شیر کے گل زمان، محمد لقمان، محمد عمران اور محمد عثمان ہیں۔ محمد یونس کے محمد بشیر، محمد ادریس اور محمد زکریا ہیں۔ محمد یوسف کے محمد عرفان اور محمد عدنان ہیں۔ جبکہ عبدالغفار کے اکاش رضا اور دانش رضا ہیں۔

جناب دین محمد کا متدین خاندان بھی واسو میں مقیم ہے اس کے پسر صوفی عاشق علی کے تین لڑکے حکیم حافظ محمد عبداللہ، محمد سلیم اور سیف اللہ ہیں۔ حکیم محمد عبداللہ کے سمیع اللہ اور محمد دانش ہیں۔ جناب عبداللطیف اور محمد بشیر حقیقی بھائی ہیں۔ عبداللطیف کے پسران عبدالحمید اور عبدالمجید ہیں۔ عبدالمجید کے محمد زاہد، محمد خالد، محمد شاہد اور محمد راشد ہیں۔

اس گاؤں کے جناب نصیر الدین ولد قادر نواز کا خاندان واسو میں رہائش رکھتا ہے۔ اس کے دو پسران عبدالرزاق اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالرزاق کے بیٹے محمد ارشد، محمد خالد، محمد حامد اور محمد شاہد ہیں جبکہ عبدالغفار کے عبدالجبار، انتظار احمد، ذوالفقار احمد، ثناء اللہ اور ذکاء اللہ ہیں۔ محمد ارشد ایم۔اے ہے اور اس کا لڑکا محمد رمیض ہے۔

جناب شاہنواز کا خاندان چونڈہ میں آباد ہے۔ آپ ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں۔ کئی دفعہ بلدیہ کے کونسلر منتخب ہوئے ہیں۔ دیانتدار کاروباری کی حیثیت سے مشہور و معروف ہیں۔ آپ کے پانچ پسران ہیں۔ محمد اکرم ایم اے اور محمد انور بی اے جرمنی میں ہیں۔ تیسرا پسر محمد افتخار امریکہ میں ہے۔ دو پسران چونڈہ میں کاروبار اور زراعت سے وابستہ ہیں۔ یہ بااثر اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب محمد اسماعیل کے پسران رحمت علی اور طالب علی تھے۔ یہ خاندان سرگودھا، چینوٹ اور کراچی میں آباد ہے۔

رحمت علی کے محمد شیبا نمبردار اور محمد نصیر الدین ٹھیکیدار تھے۔ محمد شیبا کے تین لڑکے محمد صدیق، عبدالغفور اور عبدالشکور ہیں۔ اور الذکر کے لیاقت علی، عظمت علی اور رسمت علی ہیں۔ ان

میں سے عظمت علی۔ اے۔ سی۔ ایم۔ اے ایبٹ لیبارٹریز کراچی میں بحثیت ٹیجمنٹ اکاؤنٹ ملازم ہیں۔ ان کے لڑکے محمد عرفان اور محمد عدنان ہیں۔

عبدالغفور کے محمد ادریس، محمد اشرف اور محمد حبیب ہیں محمد ادریس کراچی میں کاروبار کرتا ہے اورباقی دونوں چنیوٹ میں رہائش پذیر ہیں اور وہیں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد ادریس کا محمد شاہد ناظم آباد کراچی رہتا ہے اور ملازمت میں ہے محمد اشرف کے عدنان، عابد، ساجد، ابو زیفہ اور طلحہ ہیں عبدالشکور اپنے لڑکوں کے ہمراہ کراچی میں آباد ہے ان کا بڑا لڑکا محمد نعیم کاروبار کرتا ہے اور چھوٹا لڑکا محمد نسیم پی ائی اے میں ملازم ہے۔

محمد نصیر الدین ٹھیکیدار کے تین لڑکے فیاض علی، محمد یاسین اور محمد یامین ہیں۔ فیاض علی کے ریاض، اعجاز، منور، اخلاق، خالق اور ظفر ہیں۔ ریاض حبیب بنک پلازہ کراچی میں آفیسر ہیں اور دیگر بھی مختلف محکموں میں ملازم ہیں۔

محمد یاسین کے پسران الطاف احمد، محمد انور، محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں۔ اول الذکر کراچی اسٹیل ملز میں محمد اسلم ایف آئی اے راولپنڈی میں ملازم ہیں۔ دوسرے دونوں کاروبار کرتے ہیں محمد یامین کے محمد عالم، محمد الیاس اور محمد سلطان ہیں۔ اول الذکر پاکستان ریلوے سبی میں ملازم ہے الیاس محکمہ پولیس سرگودھامیں ملازم ہیں اور آخر الذکر کاروبار کرتا ہے۔

طالب علی ولد محمد اسماعیل کے دو پسران نیاز علی اور صغیر الدین ہیں۔ یہ خاندان چک نمبر 96 شمالی سرگودھامیں آباد ہے۔ نیاز علی مرحوم کے ذوالفقار علی، محمود علی، اختر علی اور مقصود علی ہیں ذوالفقار علی اورنگی ٹاؤن کراچی میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے 7 لڑکے مسمیان جاوید علی، تنویر علی، واجد علی، احمد علی، شجاعت علی، وقاص علی اور حامد علی ہیں۔ محمود علی ولد نیاز علی کے عامر علی اور طاہر علی ہیں۔

اختر علی پولیس میں انسپکٹر ہے اس کے دو پسران ہیں۔ شمشاد علی بی اے۔ بی ایڈ ٹیچر ہے اور سجاد علی موہنی روڈ سرگودھامیں سپیئر پارٹس کا کاروبار کرتا ہے۔ مقصود علی فوج میں صوبیدار ہے اور اس کے دو لڑکے مسمیان امتیاز علی اور افتخار علی زیر تعلیم ہیں۔

صغیر الدین ولد طالب علی کے تین پسران ہیں۔ محمد نسیم اکاؤنٹنٹ ہے۔ محمد سلیم کاروبار کرتا ہے۔ صغیر الدین کاروبار کرتا ہے۔

جناب کریم بخش کے پسران عبدالعزیز، محمد رفیق اور عبدالرشید ہجرت کے بعد کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوئے۔ عبدالعزیز کے پسران عبدالوحید، سعید احمد، عبدالحمید اور ذوالفقار ہیں جبکہ محمد رفیق کے محمد شبیر اور محمد فاروق ہیں اور دونوں پاکستان ریلوے لاہور میں ملازم ہیں۔ عبدالرشید کے مسمیان محمد اسلم، محمد اکرم، اور راجا ہیں۔ آخر الذکر کوریا میں ملازم ہے۔

جناب عبداللہ کے پانچ پسران محمد شفیع، محمد بشیر، عبدالغفور، محمد رفیق اور محمد صدیق موضع بھٹہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہیں۔

محمد شفیع کے لڑکے اقبال، شفیق اور شبیر سدھووال ضلع سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد بشیر کے دو لڑکے سلیمان اور غفار ہیں آخر الذکر فیصل آباد میں ملازم ہے۔

عبدالغفور کا خاندان موضع نندی پور میں رہتا ہے وہیں ملازمت اور کاروبار کرتا ہے۔

محمد رفیق کا پسر شاہد ہے جو رینالہ خورد ضلع اوکاڑا میں رہتا ہے جبکہ محمد صدیق کے پسران شفیق الرحمٰن، عتیق الرحمٰن، عزیز الرحمٰن، اور عطاء الرحمٰن لیاقت آباد، کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ ملازمت اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب فیض محمد عرف فوجا کا پسر کالا تھا۔ جس کا امیر الدین تھا۔ اس کے 3 لڑکے کرم بخش، دین محمد اور محمد یاسین ہیں۔ کرم بخش کے نذیر محمد اور منیر حسین ہیں۔ نذیر اٹک میں رہائش پذیر ہے فوج کے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے اس کے 3 پسران محمد جاوید اقبال، محمود اقبال اور شاہد اقبال ہیں۔ محمد جاوید اقبال باعہدہ کرنل ریٹائر ہو کر اٹک میں کاروبار کرتے ہیں اس کا پسر عمران جاوید ایم ایس سی ہے محمود اقبال گوجرانوالہ میں کاروبار کرتا ہے اس کا رضا محمود ہے۔ شاہد اقبال بحرین میں کاروبار کرتا ہے۔ اس کے شرجیل اور شہریار ہیں۔ دین محمد کے بشیر حسین اور محمد حسن ہیں بشیر حسین کے دو لڑکے رفعت بشیر اور مسعود جاوید ہیں۔ مسعود جاوید بی ایس سی ملازمت کرتا ہے۔ رفعت بشیر بی ایس سی انجینئر ہے کینیڈا میں ملازمت کرتا ہے۔ منیر حسین پسر کرم بخش پی ایچ ڈی فارمیسی اسٹریلیا میں ہے۔ محمد یسین ولد کرم بخش کے دو پسر ظہر الدین اور محمد اسلم ہیں۔ ظہیر الدین کے خالد اور طارق ہیں۔

جناب غلام نبی، نصیر الدین اور بشیر احمد جوکھیان میں آباد ہوئے۔ یہ گاؤں علی پور چٹھہ کے

نزدیک ہے۔ غلام نبی فوت ہو چکا ہے اس کا پسر رشید احمد ہے جو لاہور ہائی کورٹ میں سٹینو تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے اور نشاط کالونی میں رہتا ہے۔ اس کا شفقت رشید ہے جو کاروبار کرتا ہے۔ شفقت کا ارباب علی ہے نصیر الدین کا خاندان پیپلز کالونی شاہدرہ میں رہتا ہے وہ خود فوت ہو چکا ہے اس کے تین پسران حنیف، حمید اور نذیر ہیں۔ حنیف ہائی کورٹ میں ملازم ہے۔ حمید عرصہ سے کویت میں ہے اس کا حفیظ ہے جس کی شاہدرہ میں خراد کی ورکشاپ ہے نذیر بھی ہائی کورٹ میں ملازم ہے۔ بشیر احمد جو کھیان میں زمیندارہ کرتا ہے۔ اس کے ۴ لڑکے شبیر، خلیل اور پرویز وغیرہ ہیں۔ محمد امین ریلوے ملازم تھا ریٹائر ہو کر وسیع کاروبار کا مالک ہے اس کے تین لڑکے باپ کے کاروبار میں شریک ہیں نہایت ہی متمول اور خوشحال ہیں۔ محمد امین نیک ملنسار، خلیق، دوست پرور اور دبنگ آدمی ہے یہ خاندان کینال دیو میں رہائش پذیر ہے۔

39۔ میٹھا پور

ارائیوں کا یہ چھوٹا سا گاؤں بیس بائیس خاندانوں پر مشتمل موضع کھارو کھیڑا سے چار فرلانگ کے فاصلہ پر انبالہ چھاؤنی سے جانب مشرق 4 میل دور اور ریلوے اسٹیشن کیسری کے نزدیک واقع تھا۔ یہ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ میٹھو اور خاور (افتخار) دو بھائی سمیلبڑی سے آکر یہاں آباد ہوئے۔ تاہم افتخار عرف خاور نے اس کے نزدیک ہی نیا گاؤں آباد کیا جس کا نام خاور کھیڑا رکھا گیا۔ جو بعد میں کھارو کھیڑا ہو گیا۔ کھیڑا بمعنی گاؤں، میٹھو کے نام سے اس گاؤں کا نام میٹھا پور ہوا۔ پور کے معنی بھی گاؤں کے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی دیگر دو بھائی عبدل عرف دلیل اور فاضل عرف چھلیل نے سمیلبڑی سے نکل کر نزدیک ہی ایک تیسرا گاؤں بسایا جس کا نام چھلیل ماجرا ہوا۔ ماجرا کے معنی بھی گاؤں کے ہیں۔ مکمل شجرہ چھلیل ماجرا میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس گاؤں میں جناب محمد انور کا بڑا خاندان تھا اس کے دو بیٹے عبداللہ اور نوازش علی تھے۔ عبداللہ کے پسران عبدالرحمان اور عبدالرزاق ہیں۔ عبدالرحمان فوج سے ریٹائر ہو کر چک 54۔ ایم بی ضلع خوشاب میں آباد ہیں فوت ہو چکا ہے۔ اس کے تین لڑکے علی حسن، اختر علی اور محمد خلیل ہیں۔ علی حسن کے انور، توصیف انور، ناظم اور ناصر ہیں۔ اختر علی فوت ہو چکا ہے اس کا پسر اصغر علی ہے۔

محمد خلیل کے محمد عمران، محمد مجاہد، محمد آصف اور محمد کاشف ہیں۔

عبدالرزاق کوٹ ارائیاں میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے چار لڑکے عبدالخالق، عبدالحق، طارق حسین اور زاہد حسین ہیں۔ عبدالخالق کے خالد محمود، ساجد علی اور ماجد علی ہیں۔ عبدالحق کے قربان علی، عثمان علی، عرفان علی، قربان علی، فرمان علی اور حنان علی ہیں۔ زاہد حسین کا ثاقب علی اور طارق حسین کا قدیر ہے۔ یہ خاندان پھلیل ماجرا سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوا تھا۔

نوازش علی کے چار پسران محمد صدیق، محمد حنیف، بلند خان اور دین محمد ہیں۔ محمد صدیق کے محمد گلفام اور محمد سہراب ہیں۔ محمد گلفام کے جعفر حیات، محمد داؤد، انور علی اور شیر علی جبکہ محمد سہراب کے محمد ذکریا، محمد یحیٰ اور محمد مزمل ہیں۔ محمد حنیف کے عبدالخالق اور اس کے محمد عمیر اور محمد عبید ہیں۔ محمد حنیف کے دوسرے تین عبدالوہاب، عبدالستار اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالستار ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر ہے۔ عبدالوہاب کے محمد آصف اور محمد ہاشم ہیں۔ عبدالغفار کے محمد واصف اور محمد کاشف ہیں۔ بلند خان کے اعجاز، ارشاد اور شمشاد ہیں۔ اعجاز کے محمد سعید، محمد شکیل، محمد سہیل اور محمد وسیم ہیں۔ ارشاد کا محمد عرفان، شمشاد کا محمد سجاد، جبکہ دین محمد کا محمد سلیمان اور محمد سلیمان کے محمد قیصر، محمد فیصل اور محمد جاوید ہیں۔ یہ خاندان بھی کوٹ ارائیاں میں آباد ہے۔

جناب محمد حسین ولد خدا بخش کے پسران علم الدین، عبداللطیف اور محمد علی موضع سکندری میں رہتے ہیں۔

جناب محمد شفیع کا خاندان چونڈہ میں آباد ہے۔ اعلیٰ کردار کا یہ خاندان کاروبار کرتا ہے۔ خوشحال اور بااثر خاندان ہے۔ ان کے پانچ پسران مسمیان محمد عاشق، محمد عارف، محمد اقبال، محمد بشارت اور محمد اسلم ہیں۔ محمد عاشق کا پسر شیراز باپ کے ساتھ کاروبار کرتا ہے۔ محمد عارف، محمد اقبال اور محمد بشارت جرمنی میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد اسلم چونڈہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ صحافت میں بھی مشہور ہیں۔ ان کے مضامین اکثر اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ اس کے تین لڑکے مسمیان محمد خالد، محمد کاشف اور محمد طارق ہیں جو انگلینڈ میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ محمد اسلم قابل فخر شخصیت میاں اقبال حسین کے داماد ہیں۔ نہایت ہی خوشحال اور ملنسار انسان ہیں۔

جناب شیر محمد کا خاندان بھی چونڈہ میں آباد ہے ان کے دو پسران عبدالغنی اور محمد یاسین ہیں۔ عبدالغنی اس علاقہ کا ممتاز زمیندار ہے۔ محمد یاسین ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ دیانت دار اور فرض شناس آفیسر ہے۔ عبدالغنی کے پانچ اور محمد یاسین کے چار لڑکے ہیں۔ ابراہیم کے دو پسران اصغر علی اور غلام رسول چونڈہ میں زمیندارہ اور کاروبار کرتے ہیں مشہور ہوٹل کے مالک ہیں۔

جناب حسین بخش کا خاندان تقسیم کے بعد موضع چونڈہ میں آباد ہوا۔ ان کے چار پسران صوفی محمد یوسف، محمد یامین، علی نواز اور شوکت علی ہیں۔ محمد یامین چونڈہ میں کاشتکاری کرتا ہے دیگر تین کا انتقال ہو چکا ہے۔ صوفی محمد یوسف کا نذیر احمد ہے محمد یامین کے لیاقت علی، شرافت علی، رفاقت علی اور مبارک علی ہیں۔ علی نواز کے الیاس اور اکرم ہیں۔ شوکت علی کے وارث علی، ناصر علی، انور علی اور زاہد اقبال ہیں۔

لیاقت علی، مبارک علی اور رفاقت علی ہالینڈ میں شوکت کا زاہد اقبال اٹلی میں، محمد الیاس اور محمد اکرم سعودیہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ شرافت علی واپڈا اسلام آباد اور وارث علی واپڈا لاہور میں ملازم ہیں۔

جناب محمد حسین ولد ہاشم علی نمبردار کا خاندان بھی چونڈہ میں آباد ہے محمد حسین کاشتکار ہے اس کے پسران عبدالستار، عبدالغفار، مشتاق احمد، افتخار احمد اور اشفاق احمد کاروبار کرتے ہیں۔

جناب محمد صدیق عرف "صاحب" ولد قادر بخش ہجرت کے بعد چونڈہ میں آباد ہوا۔ محمد صدیق کے پسران سعید احمد، سجاد حسین، اعجاز حسین، امجد حسین، خالد محمود اور محمد اسلم ہیں۔ اعجاز اور سجاد اٹلی میں ملازمت کرتے ہیں، اور امجد محکمہ مواصلات لاہور میں ٹیلیفون آپریٹر ہے۔

جناب عبدالغنی کے چار پسران عمر دین، محمد اشفاق، محمد رفیق اور محمد دین چونڈہ میں آباد ہیں۔ عمر دین کے چھ لڑکے مشتاق، رزاق، اسحاق، الیاس، عباس ہیں جو کہ مرالی والا میں کاروبار کرتے ہیں محمد اشفاق اور اس کا لڑکا محمد سجاد، چونڈہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ رفیق کے دو بیٹے لاہور میں ملازم ہیں جن کے نام شفیق اور ندیم ہیں۔

محمد شریف ولد اللہ دیا بھی ہجرت کے بعد چونڈہ میں آباد ہوا۔ اس کے پانچ پسران محمد افضل، محمد اجمل، محمد اعظم، حافظ محمد ناظم اور خادم حسین ہیں۔

محمد افضل اسلام آباد میں میڈیکل سٹور چلا رہے ہیں اور محمد اجمل لاہور ٹکسٹائل مل میں کام

کرتا ہے۔ حافظ محمد ناظم درس وتدریس میں مصروف ہے۔

جناب رحمت اللہ کے پسران ابراہیم، ولی محمد اور دین محمد ہجرت کے بعد پنڈ دادن خاں میں آباد ہوئے۔ پھر وہاں سے منتقل ہو کر ملیاں کلاں میں آباد ہوئے۔ محمد ابراہیم اور ولی محمد کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ دین محمد کے پسر کا نام محمد رفیع ہے جو شیخوپورہ کورٹ میں منشی ہے۔

جناب دلمیر کا خاندان چونڈا میں آباد ہے۔ اس کے 5 پسران محمد سلیمان، محمد رمضان محمد یعقوب، محمد محبوب اور محمد سلطان ہیں۔ سلیمان فوت ہو چکا ہے اس کا مصطفیٰ ہے محمد رمضان واپڈا میں ملازم ہے اس کے 5 لڑکے ہیں جن میں سے عثمان کاروبار کرتا ہے فرحان رضوان۔ نعمان اور قربان زیر تعلیم ہیں یعقوب کا وصال اور سلطان کا قربان ہے۔ محبوب اور سلطان ملازمت کرتے ہیں۔

40۔ مہتاب گڑھ

اس برادری کا یہ مشہور گاؤں تھا۔ انبالہ چھاؤنی سے جنوب مشرق کی جانب 6 میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ ریلوے اسٹیشن کیسری کے نزدیک تھا۔ یہ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ سکھوں کے دور میں آباد ہوا۔

مرزا پور کا تیغ علی تیغا کے نام سے معروف تھا۔ اس کے پسر اللہ رکھا کا مجاہد تھا جس کا لڑکا ابراہیم اللہ پور میں آباد ہوا۔ ابراہیم کے پسر اسکندر کا گوہر تھا۔ اس کے دو پسران رحمت اللہ اور فاضل تھے۔ رحمت اللہ مغل دربار میں اہم عہدہ پر فائز تھا۔ اس کے خاندان کا ایک حصہ مانی پور میں اور دوسرا جاگدھولی میں آباد ہوا۔ فاضل کا خاندان مہتاب گڑھ میں آباد ہوا۔

اس گاؤں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس برادری کے مسلم علی گڑھ یونیورسٹی کے پہلے گریجویٹ نذیر حسین بی اے بی ٹی اسی گاؤں کے رہنے والے تھے عزیز ہندی جس نے بحرین کو اس برادری کا تجارتی مرکز بنایا اسی گاؤں کے تھے۔ قطب الدین اور نجیب الدین کی حکمت کا شہرہ دور دور تک تھا۔

جناب فاضل کا خاندان خوب پھلا پھولا۔ اس کے چار پسران دوندی، اسلام الدین عرف سلامی۔ غلام محمد عرف غلامی اور بلاقی تھے۔ چاروں کے الگ الگ شجرے حسب ذیل ہیں۔

دوندی

- بہادر علی
  - قادر بخش
    - حبیب اللہ
    - اسماعیل
      - سراج الدین
        - محمد خلیل
        - محمد رشید
      - ہاشم علی
        - بنی جان
    - دولا
  - علی بخش
    - رحیم بخش
      - عبدالکریم
        - اصغر علی
          - ❷ منظور اصغر
          - حمید اصغر
            - جاوید
            - محمود
            - حبیب
          - اختر اصغر
            - سہیل اختر
            - شعیب اختر
          - اسلم اصغر
            - ندیم اسلم
          - سلیم اصغر
            - شہزاد سلیم
            - سمیر سلیم
            - مسعید سلیم
        - عنایت اللہ
          - سمیع اللہ
        - محمد صدیق
          - ❸ محمد رفیق
          - محمد شفیق
            - امتیاز احمد
            - اشفاق احمد
            - وسیم احمد
            - نعیم احمد
          - عبدالحلیم
            - عادل
            - زبیر
          - عبدالعلیم
            - احمد
            - اعظم
        - ❶ واجد علی
    - الٰہی بخش
    - قطب الدین
    - ارجمند
- نتھا

---

❶ واجد علی　　❷ منظور اصغر　　❸ محمد رفیق

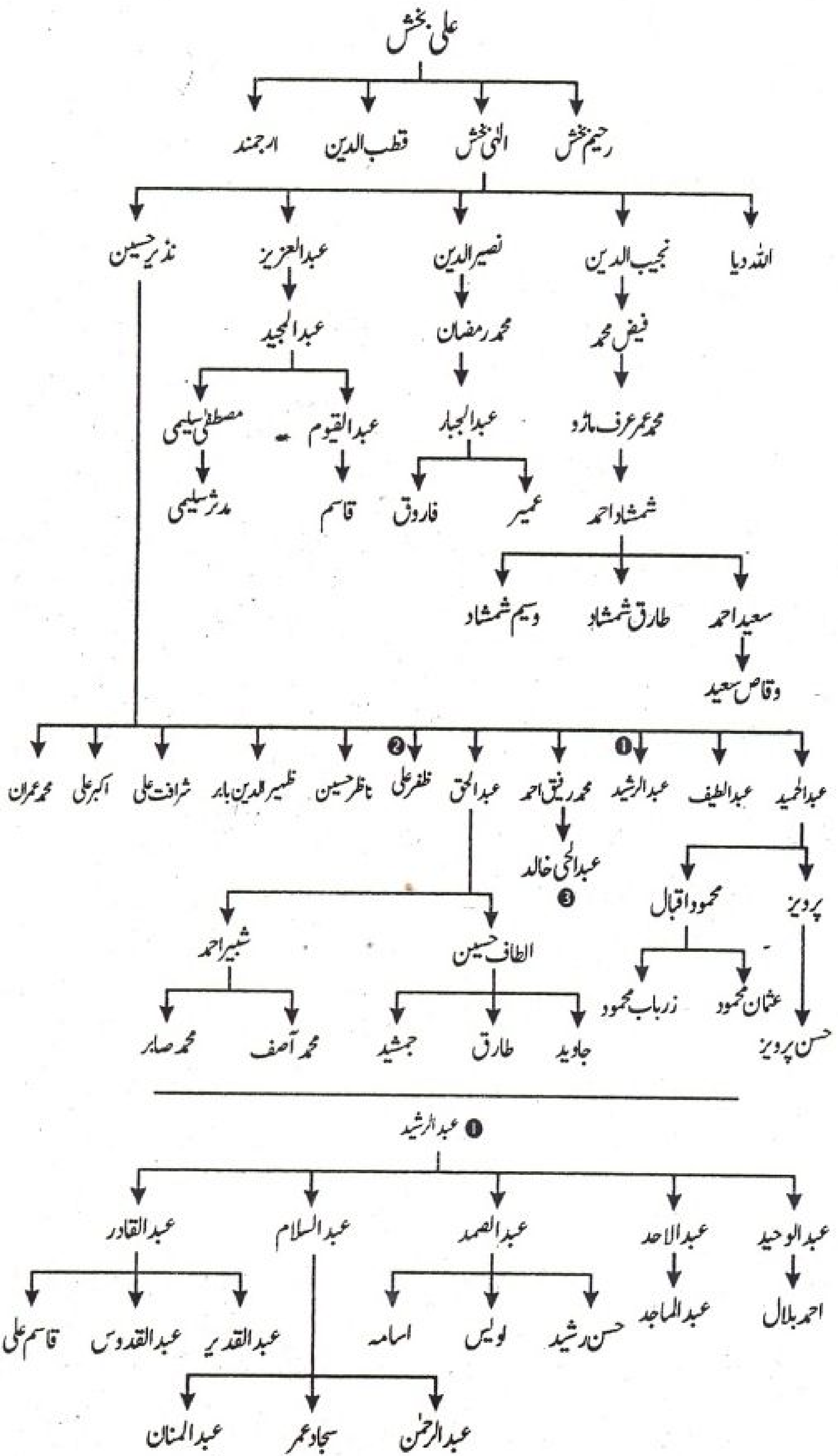


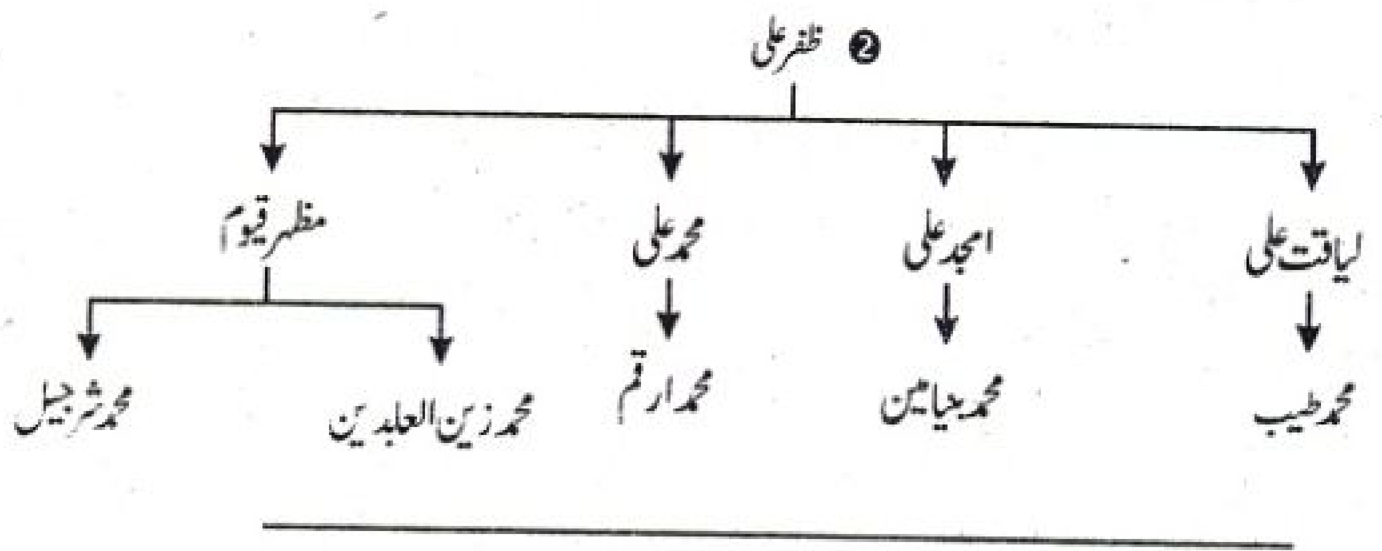
ابتداً یہ خاندان گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ یہ انتہائی متمول اور خوشحال خاندان ہے۔ اس خاندان کے افراد زمیندار، تاجر اور صنعت کار ہیں۔ بحرین ان کا تجارتی مرکز ہے۔

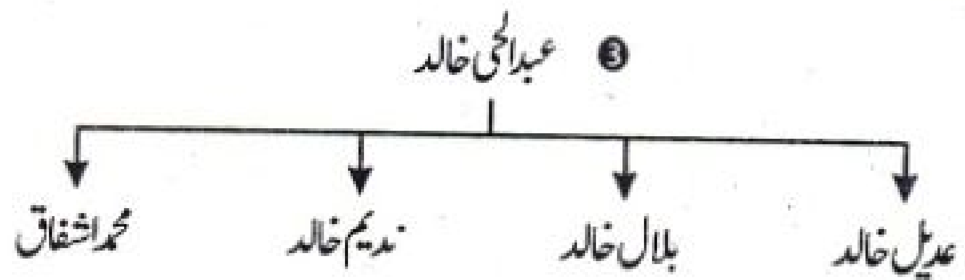
جناب اصغر علی فوت ہو چکے ہیں۔ انجمن کے سرپرست تھے۔ 90۔ سی ماڈل ٹاؤن میں رہتے تھے۔ بدر نظیر اور ڈاکٹر نعیم ان کے داماد ہیں۔ ان کا پسر منظور اصغر بھی فوت ہو چکا ہے۔ اس کے دونوں بیٹے انگلینڈ میں کاروبار کرتے ہیں۔ حمید اصغر کے تینوں پسران کراچی میں کاروبار کرتے ہیں اور وہیں رہائش پذیر ہیں۔ اختر اصغر اور اس کے پسران بحرین میں ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ اسلم اصغر بھی بحرین میں کاروبار کرتا ہے ان کا ایک ہی لڑکا ہے جو واشنگٹن امریکہ میں کاروبار کرتا ہے۔ سلیم اصغر بحرین میں کاروبار کرتا ہے اس کا پسر شہزاد سلیم ایم بی اے ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہتا ہے اس کا لڑکا سلمان شہزاد ہے۔ سمیر سلیم ایم بی اے ٹیکسٹائل انجینئر ہے۔ 90۔ سی ماڈل ٹاؤن میں مقیم ہے۔ سعد سلیم بحرین میں ہے۔

جناب عنایت اللہ فوت ہو چکا ہے اس کا پسر بحرین میں کاروبار کرتا ہے جناب محمد صدیق انجمن کے سرپرست ہیں۔ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہیں۔ گلف انڈسٹریز گوجرانوالہ کے مالک ہیں۔ ملنسار، نیک سیرت اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کا پسر محمد رفیق بحرین میں ہے۔ اس کے چار پسران محمد جمال، محمد سلیمان، محمد منیر اور محمد نعمان ہیں۔ پہلے دو گوجرانوالہ میں اور دیگر دو بحرین میں کاروبار کرتے ہی۔ محمد شفیق اسلام آباد میں مقیم ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ اس کے پسران گوجرانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالحلیم اور عبدالعلیم گوجرانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ جناب واجد علی مرحوم کا بڑا لڑکا بحرین میں اور چھوٹا گوجرانوالہ میں کاروبار کرتا ہے۔

اسی خاندان کے علی بخش ولد بہادر کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے







نجیب الدین مشہور حکیم تھے۔اس کا پسر 1941 میں فوت ہو گیا تھا اور اس کا پوتا محمد عمر انبالہ کیمپ میں اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوا حکیم نجیب الدین اور شمشاد احمد ہجرت کے بعد علی پور چٹھہ میں آباد ہوئے۔ سعید احمد دوحہ قطر میں کاروبار کرتا ہے۔ طارق شمشاد بی کام ایم بی اے ہے۔ نصیر الدین کا خاندان بیرون غلہ منڈی جھنگ صدر آباد ہے اور کاروبار کرتا ہے۔

عبدالعزیز بحرین میں عزیز ہندی کے نام سے مشہور ہوئے وہ 1919 میں بحرین گئے خاندان کے متعدد افراد کو بحرین بلایا۔ ان کی رہائش و کاروبار میں معاونت کی اور ان کی وجہ سے کئی اشخاص مشہور تاجر و مالدار بنے اس کا خاندان بیرون غلہ منڈی جھنگ آباد ہو لوہ اور عبدالمجید فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالقیوم لندن میں کاروبار کرتا ہے مصطفیٰ سلیمی ملتان میں کاروبار کرتا ہے اور وہیں مقیم ہے عبدالعزیز نیک سیرت متدین اور برادری کا درد رکھتے تھے۔ بڑے زمیندار اور خوشحال تھے۔ عبدالمجید کا مصطفیٰ سلیمی متمول کاروباری شخص ہے اس کی دو دختران ڈاکٹر ہیں۔ مصطفیٰ سلیمی محمد شریف کے داماد ہیں۔

نذیر حسین بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہو کر 1957 میں فوت ہوئے۔ ہر دلعزیز مدرس تھے۔ اس برادری کے پہلے ہیڈ ماسٹر تھے۔ انجمن اراعیاں انبالہ و کرنال کے روح رواں تھے ان کا خاندان علی پور چھٹہ میں آباد ہے۔ عبدالحمید فوت ہو چکا ہے۔ اس کا پسر محمد اقبال دوحہ قطر و ابو ظہبی میں 42 سال پوسٹ ماسٹر رہا ہے۔ اب وہ اور ان کے پسران علی پور میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبداللطیف کی اولاد نرینہ نہ ہے، عبدالرشید قطر میں پوسٹ ماسٹر تھے فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالوحید کیمیکل انجینئر ہے اور سعودیہ میں

ملازمت کرتا ہے۔ عبدالاحد ایم اے کاروبار کرتا ہے۔ عبدالصمد ایم ایس سی ہالینڈ میں ملازمت کرتا ہے اس کا خاندان پی اے ایف روڈ سرگودھا میں مقیم ہے۔ عبدالسلام علی پور میں کاروبار کرتا ہے عبدالقادر بھی اسی جگہ کاروبار کرتا ہے۔ الحاج محمد رفیق نے بحرین ودوہا میں 41 سال خدمات سرانجام دیں۔ اب کاروبار کرتے ہیں دوہا میں ان کی دکان پوسٹ ماسٹر کی دکان کے نام سے مشہور ہے ان کا پسر عبدالحی خالد کاروبار کرتا ہے وہ خود علی پور میں مقیم ہیں۔ عبدالحی خالد کا خاندان 148 اے ڈیفنس لاہور میں سکونت پذیر ہے۔ محمد رفیق نیک سیرت اور متدین انسان ہیں 16 مرتبہ حج کیا برادری کا درد رکھنے والی شخصیت ہے۔ امام الدین کے پسر ارشاد اور علیم اللہ کے پسران کے داماد ہیں۔ عبدالحق ریلوے سے ریٹائر ہو کر لاہور میں رہتے ہیں۔ الطاف حسین فوت ہو چکا ہے۔ شبیر احمد ابو ظہبی میں محکمہ مواصلات میں ملازم ہے۔ عبدالحق انتہائی غریب پرور اور خدا ترس انسان ہے۔ ظفر علی علی پور میں کاروبار کرتا ہے۔ لیاقت علی محکمہ قومی ادارہ صحت اسلام آباد میں ملازم ہے۔ امجد علی ایم اے بی ایڈ ٹیچر ہے۔ محمد علی بھی ایم اے بی ایڈ سکول ٹیچر ہے۔ مظہر قیوم اور اس کے پسران علی پور میں کاروبار کرتے ہیں ناظر حسین لاولد ہے۔ ظہیر الدین بابر واہ فیکٹری میں ملازم تھا فوت ہو چکا ہے اس کے پسران اکبر علی اور محمد عمران واہ فیکٹری میں ملازم ہیں شرافت علی لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔

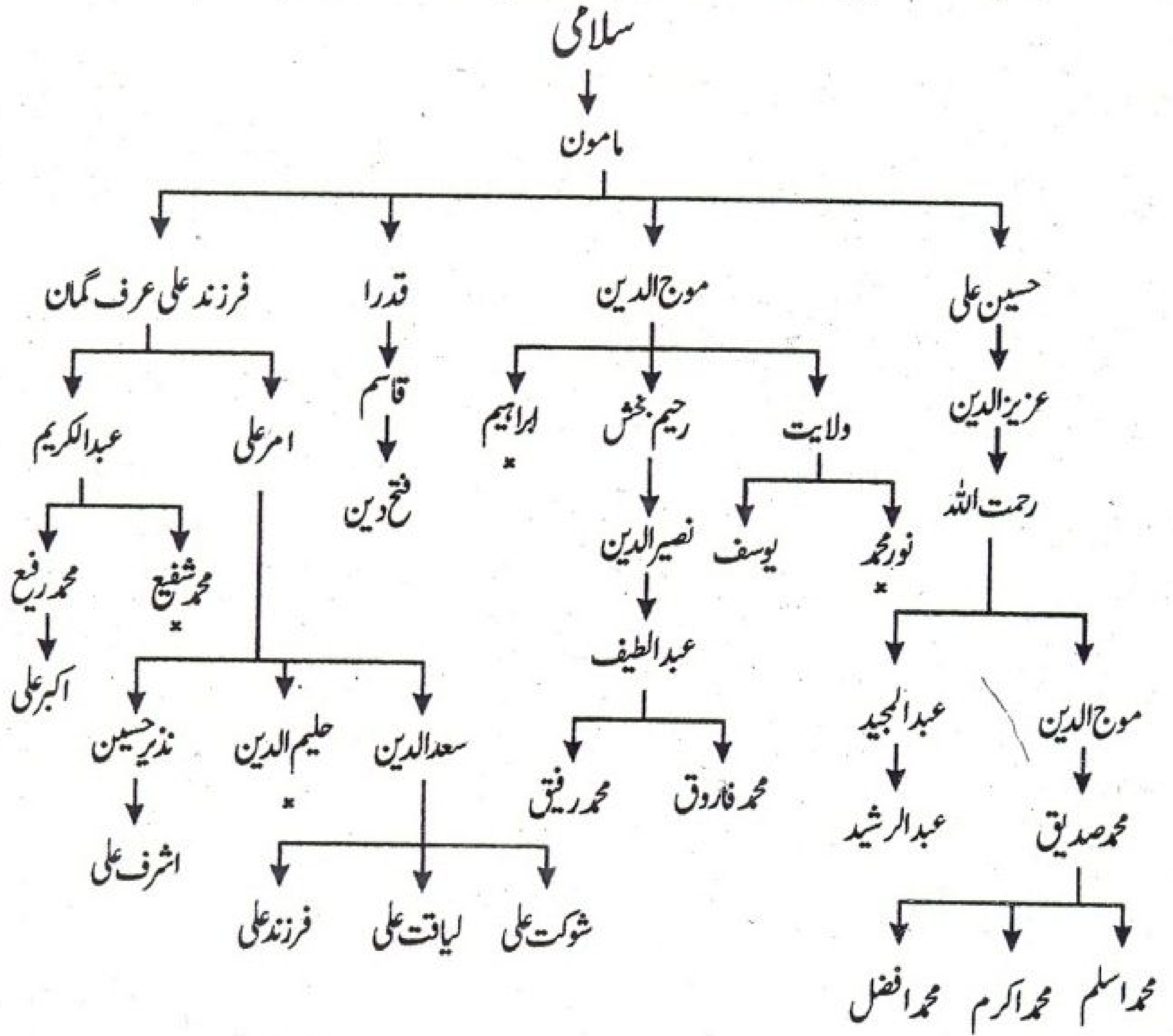
اس طرح یہ وسیع خاندان بیرون ملک واندرون ملک پھیلا ہوا خوشحال خاندان ہے۔

جناب قطب الدین کے دو پسران برکت علی اور علم الدین تھے۔ برکت علی کے عبدالغفور اور محمد شفیع ہیں۔ عبدالغفور اور اس کا لڑکا سلیمان فوت ہو چکے ہیں۔ محمد شفیع کا لڑکا چک نمبر 78 میں رہتا ہے۔ علم الدین کے محمد حنیف اور محمد شریف ہیں۔ محمد حنیف فوت ہو چکا ہے اس کے پسران نذیر وغیرہ وریال کلاں میں رہتے ہیں۔ محمد شریف کے تین لڑکے ہیں۔ احمد کمال صابر سرکاری ملازم ہے۔ محمد ایوب محکمہ تعلیم میں انڈر سیکرٹری ہے جبکہ طاہر محمود ڈاکٹر ہے۔ یہ خاندان دیوسماج روڈ سنت نگر میں آباد ہے۔

محمد شفیع کے پسران مسمیان محبوب علی، اختر علی، اصغر علی، محمد اقبال، محمد حیات اور محمد ریاض ہیں۔ محمد اقبال بحرین میں ہے۔ محمد حیات اور محمد ریاض کاروبار کرتے ہیں جبکہ دیگر ملازمت کرتے ہیں۔

علی بخش کے چوتھے پسر جناب ارجمند کا پسر محمد یوسف تھا اس کے دو لڑکے محمد یاسین اور مہربان علی چک 78 میں رہتے ہیں۔

جناب اسلام الدین عرف سلامی ولد محمد فاضل کا شجرہ حسب ذیل ہے۔



جناب سلامی میاں جی کے نام سے معروف تھے۔ رحمت اللہ کا خاندان ملتان میں ہے۔ عبدالرشد کے وحید، آصف اور کاشف ہیں۔ موج الدین موجی کے نام سے مشہور تھا۔ نور محمد۔ یوسف اور ابراہیم کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ رحیم بخش کا خاندان 127 جنوبی میں آباد ہے۔ کاشت کاری میں مصروف ہے۔ امر علی کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے اور کاشتکاری کرتا ہے۔ عبداللطیف ولد نصیر الدین کے محمد رفیق اور محمد فاروق ہیں۔ محمد رفیق ولد عبداللطیف سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں مقیم ہے اور سعودیہ میں ملازم ہے اس کے عبدالخالق۔ محمد ساجد۔ محمد ماجد اور محمد ارشد ہیں۔ محمد فاروق 127 میں رہتا ہے اس کا ثمر فاروق ہے۔

جناب غلام محمد عرف غلامی ولد محمد فاضل کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

غلامی

- دھومی ×
- مراد
  - مولا بخش
    - نجیب الدین
      - جلال الدین
    - وزیر علی ×
  - محمدا
    - حاکم علی
      - ہدایت علی
- خیراتی
  - پھولا
    - قمر الدین
      - اللہ دیا
      - علی نواز
        - اشرف علی
      - موج الدین
  - نورا ×
- میرا
  - گلاب ×
  - حسنا
    - سعد اللہ
      - اختر علی
    - ابراہیم
      - نظام الدین
        - جعفر
        - اکبر
        - اصغر
  - قدرا عرف علی
    - برکت علی
    - احمد علی
      - یٰسین
        - امجد علی



نجیب الدین چونڈہ میں آباد ہے مشہور حکیم ہے سیاسی رہنما ہے۔ ہدایت علی 1911 میں امریکہ چلا گیا تھا۔ واپس نہ آیا ہے۔ خیراتی اور میرا کے خاندان عربی بستی میں آباد ہیں۔ برکت علی کے شاہنواز اور کریم الدین ہیں۔ شاہنواز کا نور علی ہے۔

جناب بلاقی عرف بدھو ولد محمد فاضل کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے

بلاقی

- محمد علی
  - شادی
    - محمد اسماعیل
      - شمس الدین
        - غلام بھیک
      - فیض محمد
    - ارجمند
      - کریم بخش
        - محمد رفیق
        - عبد اللطیف
  - رحیم بخش
    - دین محمد
      - غلام رسول
        - محمد حسین عرف نتھو
- کریم بخش ×
- دارا ×

عبداللطیف دوندانکالی تحصیل حافظ آباد میں رہتا ہے جناب دین محمد 1947 میں شہید کر دیئے گئے تھے۔اس کا خاندان حافظ آباد میں سکونت پذیر ہے۔

جناب علیا کے نجیب الدین۔وزیر علی اور نعمت علی تھے۔ نجیب الدین کے کرم بخش اور کریم بخش ہجرت کے بعد 127 جنوبی میں آباد ہوئے۔وزیر علی بھی اس چک میں آباد ہوا۔اس کے تین لڑکے واجد۔ریاست علی اور نوازش علی ہیں زمیندارہ کرتے ہیں۔ نعمت علی کا خاندان بھی اس چک میں آباد ہے اس کے تین لڑکے بشیر احمد۔رشید احمد اور قدرت علی ہیں۔

جناب قادر بخش کا خاندان فروکہ میں آباد ہے۔اس کے پسر کریم الدین کے نصیر الدین اور امیر الدین ہیں۔ نصیر الدین کے لڑکے زاہد حسین، تاثیر حسین، شاہد حسین، خالد نصیر اور راشد حسین ہیں۔زاہد حسین کے لڑکے عادل فاروق، عمر فاروق اور مدثر احمد ہیں۔ تاثیر حسین کے مرید تاثیر اور عثمان تاثیر ہیں۔ شاہد حسین کے بلال شاہد، جنید شاہد، حسین شاہد اور اویس شاہد ہیں جبکہ خالد نصیر کا حماد خالد ہے۔

امیر الدین کے پسران طاہر امیر، طارق امیر اور منظر امیر ہیں یہ فروکہ کا مشہور اور بااثر خاندان ہے۔ طاہر امیر فوج میں میجر ہے۔امیر الدین محکمہ بلدیات میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوا نہایت ملنسار، ہر دلعزیز اور شفیق انسان ہے اس کے پسران اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

اس گاؤں کے جناب مولا بخش کا پسر جیونا مشہور شخص تھا۔اس کا لڑکا محمد شریف اپنے پسران محمد شیر و محمد صغیر کے ہمراہ مسلم آباد شالیمار میں رہتا ہے جناب سراج الدین کا پسر خلیل احمد تیزاب احاطہ لاہور میں مقیم ہے۔

جناب قمر الدین کے تین پسران اللہ دیا۔ علی نواز اور محمد صدیق ہیں۔ یہ خاندان فروکہ میں آباد ہے۔ اللہ دیا کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ علی نواز کے اشرف علی۔ امیر حسین اور منیر احمد ہیں اشرف علی کے دو لڑکے مسمیان نعمان اشرف اور شان اشرف ہیں۔ اشرف علی اے۔جی آفس سے ریٹائر ہو کر سٹیٹ لائف انشورنس سے منسلک ہیں۔ امیر حسین کے دو لڑکے ضمیر احمد اور شاہد عمران ہیں۔

منیر احمد کا ادریس منیر ہے۔ منیر احمد مقامی ٹاؤن کمیٹی میں ملازم ہے محمد صدیق کا محمد ادریس ہے جس کے رئیس احمد اور انیس احمد ہیں محمد ادریس پاک فوج میں ملازم ہے۔

جناب علم الدین کا خاندان چک نمبر 127 میں آباد ہوا۔ اس کے پسران طاہر۔ شاہد، محمد علی۔ محمود علی اور عمران علی ہیں۔

عبدالکریم کے محمد شفیع اور محمد رفیع ہیں۔ یہ خاندان لالہ موسیٰ میں آباد ہے۔

جناب دھمن کا محمد اسمٰعیل تھا۔ جس کا پسر محمد حنیف بدو کی چیمہ میں آباد ہے اس کے دو لڑکے ہیں۔

جناب جلال الدین ولد نجیب الدین بڑے زمیندار تھے ان کا خاندان چونڈہ میں آباد ہے۔ اس کے تین پسران ہیں۔ بڑا نعیم اٹلی میں ملازمت کرتا ہے اور دوسرا حمید اللہ انڈونیشیا میں کاروبار کرتا ہے اور تیسر ابیٹا حفیظ اللہ سعودیہ میں ملازم ہے۔ یہ متمول اور خوشحال خاندان ہے۔

41۔ناہرہ

یہ گاؤں شاہ آباد جگادھری روڈ پر فرید پور کے نزدیک واقع تھا کاغذات میں ناہرہ درج ہے تاہم یہ نارابولا جاتا تھا۔ یہ اس برادری کا مشہور گاؤں تھا۔ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

جناب عبدالکریم کے 5 پسران مسمیان محمد عمر۔ محمد اسماعیل، محمد شفیع، شیر محمد اور محمد حسین تھے۔ محمد عمر کا محمد عمیر ہے جو مزنگ اڈا پر کاروبار کرتا ہے۔ محمد شفیع کے چار لڑکے فرزند علی۔ مزمل علی۔ نور احمد اور منظور احمد ہیں۔ فرزند علی ملازمت سے ریٹائر ہو کر ٹاؤن شپ کے بلاک نمبر ۴ مکان نمبر 128/129 میں رہتا تھا فوت ہو چکا ہے۔ اس کا بڑا لڑکا اختر علی پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر ہے اور جوہر ٹاؤن کے مکان نمبر 202 بلاک ایف میں مقیم ہے دوسرا ناصر علی میو ہسپتال میں اور تیسرا راشد علی محکمہ زراعت میں ملازم ہے۔ چوتھا زاہد علی ہے۔ نور محمد کے 5 لڑکے ہیں۔ منظور علی اپنے خاندان کے ہمراہ نیویارک میں رہتا ہے۔ یو۔ این۔ او میں ملازم ہے۔ شیر محمد اور محمد حسین فوت ہو چکے ہیں ان کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔

جناب برکت علی کے دو پسران محمد حنیف اور محمد شریف ہیں۔ محمد حنیف کے تین لڑکے مسمیان محمد اقبال۔ اختر علی اور عاشق علی ہیں۔ محمد اقبال کے محمد سلیم۔ محمد صدیق اور ندیم اقبال ہیں۔ اختر علی کے محمد طاہر۔ محمد شاہد اور محمد زاہد ہیں۔ عاشق علی کے طارق جاوید اور عارف جاوید ہیں عاشق علی صوبائی اسمبلی میں ملازم رہا ہے۔ استعفیٰ دیکر اب کاروبار کرتا ہے۔ اس کا پسر عارف ٹی کام ہے۔

محمد شریف کے چار لڑکے مسمیان محمد یعقوب، محمد محمود۔ محمد انور اور محمد نعیم ہیں۔ محمد حنیف اور محمد شریف کے خاندان واسو ضلع منڈی بہاء الدین میں آباد ہیں۔ بااثر اور خوشحال خاندان ہیں۔

جناب دین محمد کے تین پسران نجیب الدین۔ محمد یوسف اور واحد علی ہیں۔ نجیب الدین کا عبدالحمید تھا جس کا شاہد حمید ہے۔ عبدالحمید پنجاب اسمبلی کا ہر دلعزیز افسر تھا۔ نیک سیرت اور ملنسار انسان تھا۔ عین جوانی میں اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ ان کا بیٹا شاہد حمید ہے جو پنجاب یونیورسٹی میں انتظامی افسر ہے۔ یہ خاندان نواں کوٹ سمن آباد میں رہائش پذیر ہے۔ محمد یوسف کا محمد خلیل ہے جس کے محمد ارشاد۔ محمد شمشاد۔ عبدالرزاق۔ محمد اشفاق۔ مشتاق احمد۔ محمد اسحاق۔ محمد ذیشان اور محمد رمضان ہیں۔ محمد شمشاد کا بیٹا محمد احسن ہے۔ یہ خاندان واسو میں آباد ہے۔

جناب نصرت علی کے دو پسران محمد اسماعیل اور قطب الدین ہیں محمد اسماعیل لاولد فوت ہو چکا ہے قطب الدین کے چار پسران مسمیان عبدالقادر، حکیم الدین، عبدالحمید وغیرہ ہیں۔ عبدالقادر کا لڑکا اپنے لڑکوں مسمیان سہیل، تابش طارق اور طاہر کے ہمراہ لاہور میں رہتا ہے۔ دوسرا اعقفر علی ہے جس کے پسران شہزاد، کاشف اور عاطف ہیں۔ عبدالقادر کا تیسرا محمد علی لاہور میں رہتا ہے۔ جس کے پسران عبدالحلیم، محمد عباس، محمد الیاس، محمد ریاض، محمد اعجاز اور محمد افتخار ہیں۔ عبدالحلیم کے ندیم اور نعیم ہیں جبکہ محمد عباس کا محمد وسیم ہے۔ قطب الدین کا تیسرا لڑکا عبدالحمید فوت ہو چکا ہے۔ جس کا ناصر حمید اسلام آباد میں ہے۔ قطب الدین کے چوتھے لڑکے اپنے لڑکوں مسمیان محمد محمود، محمد اظہر اور محمد قیصر کے ہمراہ واسو میں رہتا ہے۔ جناب محمد احسان ولد فیض محمد اپنے پسران مسمیان محمد اکرم، محمد بشیر، محمد اسلم اور محمد انور کے ہمراہ واسو میں رہتا ہے۔

جگادھری

جگادھری شہر دریائے جمنا کے کنارے ضلع انبالہ کا آخری شہر تھا۔ دریائے جمنا کے دوسری طرف یو۔پی کا ضلع سہارنپور تھا۔ اس کے نزدیک عبداللہ پور تھا۔ جہاں دریائے جمنا کے اوپر ریلوے کا پل تھا۔ یہ دست کارون کا شہر تھا۔

اس تحصیل میں 240 مواضعات تھے 38 گاؤں میں یہ برادری آباد تھی۔ بعض گاؤں خالصتاً ارائیوں کے تھے۔ 1947 میں عید کے دن ہندوں نے عبداللہ پور پر حملہ کر کے کئی مسلمان شہید کر دیئے اور اس کے بعد انہوں نے منظم جتھوں کی صورت میں مسلمانوں کے دیہات پر حملے شروع کر دیئے۔ یہ ہندو اکثریت کی تحصیل تھی۔ حملہ آوروں کو مقامی ریاستوں کی پولیس اور فوج کی حمایت حاصل تھی۔ ان حملوں میں بعض گاؤں میں زبردست نقصان ہوا۔ سینکڑوں مسلمان شہید ہوئے۔ اس برادری کی عفت مآب خواتین نے گاؤں کے کنوؤں میں کود کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور اپنی عفت کو جان پر ترجیح دی۔

ہندوں کا متبرک شہر بلاس پور اس تحصیل میں تھا اور متبرک دریا سرسوتی کا بیشتر حصہ اسی تحصیل سے گزرتا تھا۔ اس دریا کا منبع دریائے جمنا سے شمال کی جانب تھوڑے فاصلہ پر واقع تھا۔

اس تحصیل میں ذرائع آمدورفت مفقود تھے۔

ا۔ ادھم گڑھ

ادھم گڑھ نام کے دو مواضعات تھے دونوں میں اس برادری کے خاندان تھے۔ ایک ادھم گڑھ تحصیل جگادھری میں تھا دوسرا ریاست کلسیہ کی تحصیل چھچھر ولی میں واقع تھا۔ اس ادھم گڑھ کا حدبست نمبر 4 تھا۔ چھچھر والی والے ادھم گڑھ کو علیحدہ تحریر کیا گیا ہے۔ اس کو بھی پڑھ لیا جائے دونوں میں سے ایک میں متعدد مرد وزن شہید ہوئے۔

جناب عبدالغنی کا کا خاندان ہجرت کے بعد چھنی کرمدی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ اس کے چار پسران مسمیان محمد شبیر، محمد صغیر، محمد سلیم اور محمد منیر ہیں۔ محمد صغیر کے دو لڑکے محمد صدیق اور محمد جاوید ہیں۔

جناب مولا بخش کا پسر علم الدین تھا جس کے قطب الدین اور فرزند علی ہیں۔ قطب الدین کے غلام محمد، عبدالرحمان، عبدالعزیز، خلیل الرحمٰن اور محمد عبداللہ ہیں۔ غلام محمد کے دو لڑکے عتیق الرحمان اور شفیق الرحمان ہیں عبدالرحمان کے ضیاء الرحمٰن اور وقاص الرحمان ہیں عبدالعزیز کا انیس اور محمد عبداللہ کا محمد عمر ہے فرزند علی کے عبدالقیوم۔ محمد عمران۔ محمد فرمان اور محمد اکرام ہیں عبدالقیوم کا اسد قیوم اور اس کا دانش قیوم ہے یہ خاندان منڈی شاہ بکھڑ میں آباد ہے۔ قطب الدین حکمت کرتا ہے وہ اس علاقہ کا مشہور حکیم ہے۔ خلیق الطبع نہایت ملنسار اور ہردلعزیز شخصیت کا مالک ہے۔

2۔ باجولی

اس گاؤں کا نام کاغذات میں باجولی تھا لیکن بولا جولی جاتا تھا۔ یہ چھوٹا سا گاؤں تھا اور اس برادری کے صرف چند خاندان اس میں آباد تھے۔ جناب شرف الدین ولد بہادر ہجرت کے بعد موضع لیھے ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوا۔ اس کے چار پسران محمد صدیق، اصغر علی، محمد رشید اور محمد خلیل ہیں جو کہ کاشتکاری کرتے ہیں۔

محمد صدیق کے چار لڑکے نثار احمد (ملازم شارجہ) عبدالستار (کونسلر) عبدالغفار اور منور ہیں اصغر علی کے دو پسران مبارک علی اور بشارت علی ہیں۔ بشارت علی جاپان میں ملازم ہے محمد رشید کے پانچ پسران محمد رفیق، محمد سعید، محمد طارق، محمد زاہد اور محمد آصف ہیں۔ محمد خلیل کے دو لڑکے محمد شفیق اور محمد شکیل ہیں۔ یہ خاندان موضع لیھے میں خاص طور سے قابل احترام ہے۔

جناب اللہ بخش کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران قطب الدین اور ارجو ہیں۔ قطب الدین کا سراج دین گوجرانوالہ میں آباد ہے جس کے دو لڑکے مسمیان مبارک علی اور محمد نثار ہیں۔ قطب دین کا دوسرا عبداللطیف کوٹ ادو میں سکونت پذیر ہے جس کے عبدالحمید اور عبدالوحید ہیں ارجو کے چار پسران نجیب الدین، منظور علی، نذیر احمد اور نصیر الدین ہیں۔ نجیب الدین چک نمبر 30 شمالی رہتا ہے اس کے محمد اسلم اور محمد یوسف ہیں۔ منظور علی بھی اسی چک میں رہتا ہے۔ اس کا لڑکا محمد رفیق حبیب بنک سرگودھا میں افیسر تھا ریٹائر ہو کر کوٹ ادو میں رہتا ہے۔ اس کے چار لڑکے مسمیان محمد شفیق شاہد۔ محمد توفیق شاہد۔ محمد نفیس شاہد اور محمد ولید شاہد ہیں۔ محمد شفیق شاہد کا علی حمزہ ہے۔ محمد سلیم ولد منظور علی اسی چک میں رہتا ہے واپڈا میں ملازم ہے اس کے محمد عمران، محمد عرفان اور محمد رضوان ہیں محمد سرور ولد منظور علی محکمہ صحت میں ملازم ہے اسی چک میں اس کی رہائش ہے اس کے چار لڑکے مسمیان محمد قیصر شہزاد، محمد یار شہزاد، محمد عامر شہزاد اور محمد بابر شہزاد ہیں نذیر احمد کے تین پسران محمد اشرف، محمد اکرم اور اکبر علی ہیں۔ محمد اکرم فیصل آباد اور دیگران اسی چک میں مقیم ہیں۔ نصیر الدین کے دو لڑکوں میں سے لیاقت فوت ہو چکا ہے محمد اختر علی کی رہائش فیصل آباد میں ہے۔

جناب انور علی ولد مولانا بخش کا پسر برکت علی تھا۔ جس کے چار پسران محمد ابراہیم، قدرت علی، نذیر حسین ور قطب الدین ہیں۔ محمد ابراہیم ہندوستان میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ اس کا لڑکا محمد بشیر دودھا ضلع سرگودھا میں ہے اس کا دوسرا لڑکا نتھو لاولد فوت ہو چکا ہے۔ قدرت علی کا لڑکا مظفر علی باٹا میں ملازم ہے۔ اور باٹا پور لاہور میں رہتا ہے۔ نذیر حسین کے دو لڑکے عبدالستار اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالستار پی ٹی وی میں انجینئر ہے اور ساہیوال میں رہائش ہے۔ عبدالغفار ڈاکٹر ہے اور دوبئی میں ملازم ہے۔ قطب الدین کے دو لڑکے ہیں۔ عبدالرشید باٹا میں ملازم ہے اور عبداللطیف دودھا میں رہتا ہے۔

پٹواریوں کا خاندان بھی اس گاؤں میں متمول اور اہم گھرانہ تھا۔ جناب خیراتی کا پسر اللہ بخش تھا اور ان کا لڑکا عبداللہ برادری کے ہردلعزیز اور مشہور فرد تھے۔ گاؤں کی پنچائت کے معزز ممبر تھے۔ رفاعی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے وہ 1940ء میں فوت ہوئے اس کا پسر ماسٹر نور احمد باپ کے نقش قدم پر چل کر مشہور ہوا۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان دودہ تحصیل بھلوال میں آباد ہوا۔ جناب ماسٹر نور احمد نے مڈل کرنے کے بعد جے وی کیا اور مڈل سکول دودہ میں ملازمت کر کے 1971ء میں

دوسرے صاحبزادے محمد صغیر ہیں۔ آپ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، سرگودھا میں سپرنٹنڈنٹ ہیں اور عزیز کالونی، سرگودھا میں مستقل رہائش پذیر ہیں۔

جناب اللہ دیا کا خلیل احمد ہے جسکے 6 پسران ڈاکٹر عبدالحمید، شیر محمد، عبدالستار، عبدالرزاق، محمد اقبال، عبدالوحید ہیں ڈاکٹر عبدالحمید کے محمد عمران اور محمد عدنان ہیں جو فروکہ میں آباد ہیں۔ شیر محمد سٹیٹ بنک لاہور میں ملازم ہے۔ عبدالستار، عبدالرزاق، محمد اقبال کالووالی میں اور عبدالوحید 96 کینال پاک سرگودھا میں رہتا ہے۔

جناب اللہ دیا کے تین پسران تھے۔ بڑے کا نام محمد صدیق، دوسرا لیاقت علی اور تیسرا محمد منظور تھا۔ لیاقت علی ریلوے میں کام کرتا تھا اس کے تین لڑکے ہیں۔ بڑے کا نام شوکت علی ہے جو پاکستان ائر فورس میں ونگ کمانڈر تھا اور آجکل بزنس کر رہا ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں۔ بڑے کا نام حسن علی، دوسرے کا نام حامد علی اور تیسرے کا نام اسد علی ہے اور تینوں طالب علم ہیں۔ لیاقت علی کے دوسرے لڑکے کا نام شجاعت علی ہے، کاروبار کرتا ہے اور اس کے دو لڑکے ہیں۔ بڑے کا نام وقار علی ہے اور دوسرا عمیر علی ہے یہ خاندان شیخوپورہ میں مستقل رہائش پذیر ہیں محمد منظور کے تین پسران ہیں۔ بڑا مجاہد علی، دوسرا شرافت علی اور تیسرا ارشد علی ہے یہ خاندان ۲۳۳ چک میں مستقل رہائش پزیر ہیں۔ شوکت علی اور شجاعت علی کے خاندان علی منزل، علی سٹریٹ محلہ فاروق نگر شیخوپورہ میں رہائش رکھتے ہیں۔

پاریون کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 42 جنوبی میں آباد ہوا۔ خاندان کا سربراہ مولا بخش سہارنپور کے گاؤں اسلام نگر سے نقل مکانی کر کے 1875 میں اس گاؤں آباد ہوا اس لئے پاریے کے نام سے مشہور ہوا۔ مولا بخش ولد محمد اسماعیل کے دو پسران نجیب الدین اور رحیم نواز تھے۔ نجیب الدین کے عبدالغنی، عبدالمجید اور حافظ محمد صدیق ہیں۔ عبدالغنی کے تین لڑکے محمد اقبال محمد ارشاد اور محمد ذوالفقار ہیں۔ عبدالمجید اور حافظ محمد صدیق گلبرک لاہور میں مقیم ہیں۔ ملازمت کرتے ہیں۔ محمد اقبال دس سال جرمنی میں رہا ہے اب مدرس ہے محمد ارشاد ایم اے۔ بی ایڈ سکول ٹیچر ہے اور ذوالفقار کا کلینک ہے۔ محمد اقبال کا اسد اقبال محمد ارشاد کا جنید ارشاد اور محمد ذوالفقار کا محمد تیمور ہے یہ خاندان چک نمبر 42 جنوبی میں آباد ہے۔

جناب ریاست علی کا خاندان دراز کی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے اس کے چار پسران جاوید، سہیل، صدام وغیرہ ہیں۔ نذیر حسین کا خاندان راہوالی میں رہتا ہے۔ اس کے دو پسران فاروق حسین اور صلاح الدین ہیں۔

4۔ بھیل چھپر

یہ گاؤں قصبہ بلاس پور کے نزدیک تھا۔ دریائے سرستی اس کے نزدیک سے گزرتا تھا۔ ندی نالوں کی بہتات تھی چاروں طرف ڈھاک کے جنگل تھے۔ بھیل قوم کے نام پر بھیل چھپر نام پڑا۔ زیادہ تر مالکی راجپوتوں کی تھی۔

اس گاؤں میں جناب قاسم علی ولد نھا کا خاندان بہت مشہور تھا۔ قاسم علی ماؤن ٹین پولیس کوئٹہ میں ملازم تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد گاؤں میں کاشت کاری کرتے تھے۔ گاؤں کی پنچایت کے سرپنچ تھے۔ 1946 میں 110 سال کی عمر میں ماہ رمضان میں فوت ہوئے۔ مرنے سے ایک دن قبل قبر کی نشاندہی کی اور اگلے دن روزہ کی حالت میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے صاحبزادے نوازش علی ہجرت کر کے چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے اور 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے چار لڑکے تھے۔ بڑا اصغر علی اس کا لڑکا اور بیوی ایک ہی دن 1947 میں میو ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ دوسرا منظور علی تھا جس نے ملازمت چھوڑ کر کوئٹہ میں ٹھیکہ داری کی اور وہیں فوت ہوئے۔

ان کا بڑا فرزند کمال الدین ایم اے ایم ایڈ ہے اور ملازمت کے سلسلہ میں کراچی میں مقیم ہے۔ مستقل رہائش چونڈہ میں ہے اس کے پسران محمد راشد کمال، محمد شاہد کمال اور کاشف کمال ہیں۔ کمال الدین یقیناً صاحب کمال ہیں۔ برادری کا درد رکھتے ہیں۔ اس ایڈیشن کی تیاری میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ انہوں نے 1968 سے اپنے کمالات کا آغاز کیا۔ تعمیر ملت سیکنڈری اسکول ناظم آباد کے ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے بعد ازاں سرکاری ملازمت اختیار کی اور آجکل گورنمنٹ انٹر کالج کورنگی میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر مصروف تدریس ہیں۔ ماہر تعلیم ہے۔ محکمہ کی اصلاح کیلئے ان کے مضامین اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ ان کے تنقیدی مضامین محکمہ تعلیم میں کئی دفعہ ہلچل مچا دیتے ہیں۔ میٹرک، انٹر اور ڈگری کلاسز کی نصابی کتب کے مصنف ہیں اپنے رفقاء کار میں احترام کے حامل ہیں طلباء میں ان کی ہر دلعزیزی مثال ہے ان کا بیٹا محمد راشد کمال پاکستان اسٹیل ملز میں سپروائزر ہے۔ محمد شاہد کمال ایک فرم کا مینجر ہے عبدالواحد کمال 1995 میں اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ محمد کاشف کمال بی کام کے طالب علم ہیں۔

جناب نوازش علی کے تیسرے لڑکے منصب علی اور چوتھے نظام دین تھے۔ دونوں نے فوج

میں خدمات سرانجام دیں۔ نظام دین چونڈہ کے نمبردار تھے۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے پسران سردار علی، ناصر علی اور شفقت علی ہیں سردار علی کے عرفان، عدنان اور عمران ہیں ناصر علی کے فرحان اور اسامہ ہیں۔ چونڈہ میں یہ خاندان عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ معزز اور باثر خاندان ہے۔

جناب اکبر علی ولد سوندھا کے دو پسران علم الدین اور صدر الدین تھے۔ فوت ہو چکے ہیں۔ علم الدین کے 5 لڑکے مسمیان محمد بشیر، محمد حنیف، محمد شبیر، محمد اشرف اور محمد یوسف ہیں۔ محمد بشیر کا محمد آصف ٹھیکداری کرتا ہے۔ محمد حنیف کے احسن حنیف۔ عاطف حنیف۔ عامر حنیف۔ ناصر حنیف اور راشد حنیف ہیں۔ یہ خاندان کاروبار کرتا ہے۔ محمد شبیر کے محمد منصب۔ محمد اویس، محمد حماد، محمد علی، محمد عامر، قاسم اور حامد ہیں۔ محمد یوسف کے محمد عمیر، محمد زبیر اور محمد ہارون ہیں۔ اور اشرف کا محمد نعمان ہے۔ شبیر اور یوسف کی کتابوں کی دکان ہے۔ صدر الدین کا محبوب علی ملٹری اکاونٹس میں ملازم ہے اس کے صوفیان۔ ذیشان اور اسامہ ہے۔ یہ جملہ خاندان مسلم ٹاؤن میں آباد ہے۔ فرزند علی مرحوم کا خاندان ہجرت کے بعد موضع چھمانی ضلع ملتان میں آباد ہوا اور بعد میں مظفر آباد (ملتان) میں منتقل ہو گیا۔

فرزند علی کے تین پسران محمد اشرف، شرافت علی اور انتظار علی ہیں جو مظفر آباد ہیں کاروبار کرتے ہیں۔ اشرف کا محمد طارق اور شرافت کا محمد ریاض بھی کاروبار کرتے ہیں۔

جناب حسین بخش کے پسران سراج الدین، نجیب الدین اور رحمت اللہ تھے۔ یہ خاندان بڑا خوشحال، متمول اور باثر تھا تینوں کا انتقال ہو چکا ہے۔

سراج الدین تقسیم ھند سے قبل ہی کراچی میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ یہاں ان کا وسیع کاروبار تھا ان کے چار پسران محمد بشیر سراج، محمد ابراہم سراج، محمد جمال سراج اور محمد یوسف سراج ہیں محمد بشیر سراج 1994ء میں انتقال کر گئے۔ ان کے چار پسران محمد ایوب، محمد یعقوب، عبدالشکور اور محمد زاہد کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔ ایوب کے قیصر، کامران، دانش ہیں۔ یعقوب کے عرفان، ریحان، عدنان اور شمروز ہیں شکور کا ذیشان اور زاہد کا عمران ہے محمد ابراہیم اپنے دو پسران ڈاکٹر محمد یونس اور محمد سلیم کے ہمراہ امریکہ میں آباد ہیں۔ محمد جمال سراج ماڈل ٹاؤن ایکٹینشن لاہور میں مقیم ہیں اور ان کے تین لڑکے محمد خالد، محمد مشکور، اور محمود ہیں جو برطانیہ اور اسکاٹ لینڈ میں ملازم ہیں۔

محمد یوسف سراج اپنے تین پسران کے ساتھ گلاسگو (اسکاٹ لینڈ) میں رہائش پذیر ہیں اور

کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے لڑکوں کے نام شہاب سراج، کاشف سراج اور عاطف سراج ہیں نجیب الدین کے دو پسران رستم علی اور ماسٹر شرف الدین تھے۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد نواب شاہ محلہ ایشر پور میں آباد ہوا۔ شرف الدین کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس کے دو لڑکے محمد شبیر اور عبدالجبار ہیں۔ اول الذکر زمیندار ہیں اور موخر الذکر حبیب شوگر مل نواب شاہ میں ریذیڈنٹ ڈائریکٹر ہیں جن کے تین پسران نجمی، رضوان اور فرحان ہیں۔ رستم علی میانوالی میں مدرس تھا اور 362 ایف گلی وکیلاں والی، میانوالی میں رہائش پذیر ہیں۔ اس کا امجد علی ہے رحمت اللہ کا خاندان اورنگی ٹاؤن کراچی میں آباد ہے۔ اس کے لڑکے کا نام فیض محمد ہے جس کا انتقال ہو چکا ہے اس کے لڑکے کا نام محمد علی ہے جو کراچی میں ملازمت کرتا ہے اس کے پسران نیاز علی، ریاض علی، محمد سہیل اور محمد نعمان ہیں۔

جناب نور محمد ولد کوڑے خان ہجرت کر کے موضع سنانواں ضلع مظفر گڑھ میں آباد ہوا۔ نور محمد وفات پا چکا ہے ان کے دو لڑکے محمد بشیر اور غلام محمد سنانواں میں کاروبار کرتے ہیں۔

نور محمد کے دوسرے بھائیوں کے نام حاکم علی، نوازش علی اور نصیر الدین تھے۔ تینوں کا انتقال ہو چکا ہے۔ حاکم علی کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ نصیر الدین کے چار لڑکے مہدی حسن، نذیر حسن، محمد لطیف اور رشید سنانواں میں کاروبار کرتے ہیں۔

محمد حسن کا پسر محمد یوسف ہجرت کے بعد موضع چونڈہ میں آباد ہوا۔ ان کے تین لڑکے جاوید اقبال، ذوالفقار علی اور حافظ مبشر ہیں تینوں ملازمت کرتے ہیں۔

جناب ہاشم علی مرحوم ہجرت کے بعد L-128/15 میاں چنوں میں آباد ہوئے۔ ان کے پانچ لڑکے ماسٹر شریف مرحوم، عبدالرشید مرحوم، قاری عبدالمجید مرحوم اور عبدالحمید اور محمد ادریس تھے۔

ماسٹر محمد شریف کے پسران محمد سلیمان، مقصود احمد، محبوب احمد اور سعید احمد ہیں۔ عبدالرشید کے محمد یونس، معین الدین، عبدالقیوم اور محمد ایوب ہیں۔ قاری عبدالمجید کے حامد علی، محمود احمد، شوکت علی اور حافظ زاہد محمود ہیں۔

محمد ادریس پٹواری کے محمد شفیق اصغر اور شفقت نعیم اختر بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ ہیں۔ اول الذکر اسٹیل ملز کراچی میں ملازم ہیں اور موخر الذکر لاہور میں ٹیچر ہیں۔

محمد صدیق ولد قاسم علی کا خاندان چونڈہ میں آباد ہے اس کے تین پسران محمد اختر، محمد شبیر،

اور محمد یونس ہیں۔ اختر پنجاب یونیورسٹی میں ملازم ہے اور اس کا لڑکا محمد نعیم ایم۔ کام لاہور کی ایک فرم میں بطور اکاؤنٹس اسسٹنٹ ملازم ہے۔ شبیر اور یونس کے پسران زیر تعلیم ہیں۔

ولی محمد عرف "ولیا" ولد احسان محمد عرف "سانو" بھی ہجرت کے بعد چونڈہ میں آباد ہوا۔ ان کے چار لڑکے امجد علی، حامد علی، زاہد علی اور راشد علی ہیں۔ امجد علی ہائی اسکول چونڈہ میں ملازم ہے اور دوسرے کاروبار کرتے ہیں۔

اسی گاؤں کے دین محمد بڑے زمیندار تھے اس کے والد قاسم علی مشہور آدمی تھے۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد موضع مرالی والا میں آباد ہوا لیکن ان کے انتقال کے بعد دین محمد کا لڑکا رحمت علی ملازمت کے سلسلے میں کراچی میں آباد ہو گیا اور آج کل قائدہ آباد، لانڈھی میں رہائش پذیر ہے اس کے ناصر اور قیصر ہیں۔

اس گاؤں میں برکت علی بھی مشہور شخصیت تھی۔ ان کا خاندان ہجرت کے بعد نواب شاہ میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران بشارت علی اور علی حسن تھے جو وفات پا چکے ہیں۔ بشارت علی کا ایک ہی لڑکا ارشد علی ہے جو نواب شاہ کے کونسلر اور وائس چیرمین بھی رہ چکے ہیں۔ ان کے پسران ڈاکٹر محمد اکرم اور محمد جاوید ایڈووکیٹ ہیں...... علی حسن کے خالد، اقبال، ظفریاب اور زاہد ہیں جو نواب شاہ میں کاروبار کرتے ہیں۔

کھاڈو خاندان کے سربراہ دین محمد کے پسران عبداللطیف، عبدالعزیز اور بھورا ہجرت کے بعد محراب پور میں آباد ہوئے اور پھر وہاں سے منتقل ہو کر نواب شاہ میں آ گئے۔ ان سب کے پسران یہیں کاروبار کرتے ہیں۔

اس گاؤں کے دارا کے پسران محمد شفیع، شیر محمد اور رحمت اللہ ہجرت کے بعد موضع دھیہ چالیس دلو ضلع نواب شاہ میں آباد ہوئے اور کاشتکاری کرنے لگے۔ ان تینوں بھائیوں کا انتقال ہو چکا ہے۔ محمد شفیع اور رحمت اللہ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ شیر محمد کے دو لڑکے محمد جمیل اور ذاکر علی ہیں۔ اول الذکر وفات پا چکے ہیں اور اس کا محمد ناصر کراچی میں کاروبار کرتا ہے جس کا مقرب جمیل زیر تعلیم ہے۔ ذاکر علی موضع دودھا میں کاشتکاری کرتا ہے۔ اس کے پسران محمد ایوب، محبوب علی، محمود علی، مقصود علی اور محمد ندیم ہیں۔ اول الذکر فوج میں سولجر اور موخر الذکر تینوں کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔

اسی گاؤں کے امر علی کا ایک ہی لڑکا عبد المجید تھا جو ہجرت کے بعد موضع دھیہ چالیس داد ضلع نواب شاہ میں آباد ہوا اور وہیں وفات پائی۔ ان کے پسران ایاز محمد اور محمد الیاس ہیں۔ اول الذکر کا انتقال ہو چکا ہے اور موخر الذکر موضع دودھا منتقل ہو گیا ہے جہاں وہ کاروبار کرتا ہے۔

اس گاؤں کے مہدی حسن کا خاندان ہجرت کے بعد ٹنڈوالہ یار سندھ میں آباد ہوا۔ مہدی حسن کے بیٹے کا نام محمد اقبال ہے جو ماڈل کالونی کراچی میں رہائش پذیر ہے۔ اور کاروبار کرتا ہے۔

علم الدین بھی اسی گاؤں کے رہنے والے تھے ان کا لڑکا شوکت علی کراچی میں دکان چلا رہا ہے۔

جناب حاکم علی کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 128/15-L میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران سراج دین، علی دین اور یوسف تھے۔ صرف علی دین کی نرینہ اولاد ہے جس کے نصیر احمد، جہانگیر احمد اور منیر احمد ہیں، منیر احمد کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ نصیر احمد کے دو لڑکے نصرت علی اور عشرت علی ہیں۔ نصرت علی کے عمر اور علی ہیں جبکہ عشرت کا ابو بکر ہے۔ جہانگیر احمد کے چار لڑکے ظہیر احمد، نذیر احمد، شفیق احمد اور شکیل احمد ہیں۔ شکیل احمد کی کوئی اولاد نہ ہے فوت ہو چکا ہے۔ شفیق احمد کی بھی صرف ایک لڑکی ہے۔ ظہیر احمد کی بھی صرف لڑکیاں ہیں۔ نذیر احمد کے نجم الثاقب اور مبشر نذیر ہیں۔

جناب فتح محمد کا وسیع خاندان ہے مختلف شہروں میں آباد ہے اس کے دو پسران نانو اور ارجو تھے۔ نانو کا ایک ہی لڑکا دین محمد تھا جس کے فیض محمد، لیاقت علی، یوسف علی، عبد العزیز، عبد الطیف اور واحد علی ہیں فیض محمد کا خاندان محراب پور میں آباد ہے۔ اس کے دو لڑکے بشیر علی اور شبیر علی ہیں۔ لیاقت کے دو لڑکے محمد اشرف اور محمد اکرم ہیں محمد اشرف کے محمد افضل، محمد سہیل، حافظ محمد عمران، محمد ذیشان اور محمد ارسلان ہیں محمد اکرم کے محمد نوید، محمد عرفان، محمد فرحان اور حافظ محمد نعمان ہیں۔ محمد اشرف اور اس کا پسر محمد افضل واپڈا میں لاہور تعینات ہیں۔ محمد اکرم پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں لاہور ملازم ہے باقی خاندان نواب شاہ میں ہے۔ یوسف علی کے تین لڑکے مسمیان محمد علی، شوکت علی اور عبد الرحمن ہیں۔ محمد علی کا خاندان بہاولپور میں ہے اس کے زاہد اور شاہد ہیں عبد العزیز کا خاندان موضع دینا ناتھ تحصیل قصور میں آباد ہے اس کے 7 لڑکے مسمیان محمد سلیمان، محمد سلطان، محمد اسلم، محمد ریاض، محمد امتیاز، محمد امداد اور محمد شاہد ہیں۔ عبد الطیف کا سلیم شہزاد ہے جبکہ واحد علی کے ارشاد احمد، شمشاد احمد اور امتیاز احمد ہیں۔ عبد الطیف اور واجد علی کے خاندان نواب شاہ میں آباد ہیں۔ ارجو کے عبد الغنی اور قمر علی ہیں۔ عبد الغنی کا محمد خلیل تھو سکھانہ ضلع گوجرانوالہ میں اور دوسرا لڑکا

عظمت علی نواب شاہ میں ہے۔

محمد بشیر ولد فیض کے طالب حسین اور عبدالخالق ہیں جو محراب پور ضلع نوشہرو فیروز میں کاروبار کرتے ہیں۔

فیض محمد کے محمد شبیر کے شرافت علی ناز، سعید احمد، حفیظ، وحید، حمید، مجید اور صداقت ہیں۔ شرافت علی ناز محراب پور کی ممتاز شخصیت ہے اور آج کل کئی ایک فلاحی تنظیموں کے نمایاں کارکن اور صدر ہیں۔ ایک بار کونسلر بھی رہ چکے ہیں۔ شاعری کا شوق بھی رکھتے ہیں۔

اس طرح یہ خاندان محراب پور کا بااثر خاندان ہے۔

بالے کا خاندان ہجرت کے بعد وزیر کے میں آباد ہوا۔ اقبال عرف بالا کا پسر قاسم علی تھا اس کے 5 لڑکے مسمیان محمد بشیر، عبدالرشید، محمد رفیق عرف بندو۔ محمد شفیع اور محمد حنیف ہیں۔ بشیر لاولد فوت ہوا عبدالرشید کے ارشد۔ امجد اور عظمت ہیں۔ عبدالرشید لاہور میں کاروبار کرتا ہے خاندان کی مستقل رہائش جاکے چیمہ میں ہے جہاں ارشد کاروبار کرتا ہے۔ امجد لاہور میں صراف ہے اور عظمت ساہیوال کی فروٹ مارکیٹ میں کام کرتا ہے۔ محمد رفیق عرف بندو حال ہی فوت ہوا۔ اس کے چھ لڑکے مسمیان محمد اسلم، محمد انور، محمد شفیق، محمد منیر، محمد تنویر اور محمد قدیر ہیں۔ اسلم سعودیہ میں ہے اس کے وسیم اور ندیم ہیں۔ انور جاکے میں دکاندار ہے اس کے تحسین اور تہذیب ہیں محمد شفیع زمیندارہ کرتا ہے اس کے محمد افضل۔ محمد اصغر، محمد اختر۔ محمد اکرم، محمد سرور اور محمد اشرف ہیں۔ افضل کا حسیب، اختر کا عثمان اور اصغر کے تیمور اور طلحہ ہیں۔ محمد حنیف بھی فوت ہو گیا ہے اس کے محمد اعظم محمد معظم اور حافظ محمد ناصر ہیں یہ خاندان جاکے چیمہ میں رہتے ہیں علاقے کے بااثر اور صاحب حیثیت خاندان ہیں۔

جناب عامر علی کا خاندان وزیر کے میں آباد ہے اس کے دو پسران نواب علی اور الطاف علی ہیں۔ نواب علی کے بشیر اور شبیر ہیں۔ بشیر کے 5 لڑکے مسمیان منیر، عمران، عرفان عثمان اور عدنان ہیں۔ الطاف کے اکرم، طارق اور ارشد ہیں اکرم کے تین لڑکے ارسلان وعیرہ ہیں، طارق کا تیمور ہے۔ یہ خاندان اسلام آباد میں رہتا ہے۔ ارشد کے 3 لڑکے علی رضا اور طیب وغیرہ ہیں۔

جناب غلام رسول کا خاندان بھی ہجرت کے بعد وزیر کے میں آباد ہوا اس کے دو پسران لطیف اور ذکریا ہیں۔ لطیف کے طارق۔ بھولا اور حنیف ہیں۔ حنیف مرحوم کے پرویز، الیاس اور جاوید

ہیں یہ خاندان کوئٹہ میں رہتا ہے۔

جناب قطب الدین پٹواری اور عبدل دونوں بھائی مگھوال گجرات میں آباد ہیں قطب الدین کا لطیف اور اس کے ریاض والیاس ہیں۔ عبدل کا محمد نذیر ساہیوال میں رہتا ہے۔

جناب برکت علی۔ محمد حسن۔ دین محمد اور رحمت اللہ چاروں بھائیوں کے خاندان جاگے چیمہ میں آباد ہیں۔

جناب حسنے کا خاندان پہلے رمانہ چک میں آباد ہوا۔ بعد ازاں یہ خاندان دھنت پورہ ضلع شیخوپورہ میں منتقل ہوگیا۔ یسٰین، اسماعیل اور شمس الدین اس خاندان کے افراد ہیں۔ یسٰین کا حنیف اور شمس کے اسحاق اور بشیر ہیں۔

4-A پرتھی پور

یہ تحصیل جگادہدری کا ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔

اس گاؤں کے جناب ماسٹر محمد شریف مرحوم کا مشہور خاندان تھا۔ اس کے چار پسران مسمیان محمد خورشید علی، عبدالستار، محمد رفیق اور اختر علی ہیں۔ خورشید علی لاہور کینٹ بورڈ میں ہیڈ ماسٹر ہے اس کے تین لڑکے ہیں بڑے کا نام نوید ہے عبدالستار کا فورٹریس سٹیڈیم میں میڈیکل سٹور ہے محمد رفیق سول سیکرٹریٹ میں ڈسپنسر ہے اور اختر علی بھی ملازم ہے یہ خاندان ہجرت کے بعد چک 127 جنوبی میں آباد ہوا۔ اسی گاؤں کے جناب محمد حنیف اپنے تین پسران کے ہمراہ اسی چک میں آباد ہے اس کے بڑے لڑکے کا نام مظاہر علی ہے جناب صدر دین کے پسران عبدالغفور اور جمیل احمد بھی اسی چک میں ہیں۔ عبدالغفور کے تین لڑکے ہیں بڑا خلیل احمد ہے۔ عبدالغفور دفتر کمشنر صاحب سرگودہا میں ملازم ہے۔ محمد ادریس کا لڑکا شفیق ہے وہ بھی اسی چک میں ہیں۔ محمد صدیق کے تین پسران ناظم علی عبدالوحید اور سادو ہیں۔ ناظم علی کے چار لڑکے ہیں بڑا اعظم ہے اور وہ بھی اسی چک میں آباد ہے۔

افسوس ہے کہ اس گاؤں کے مکمل کوائف حاصل نہ ہو سکے۔

5۔ پنجوری

یہ چھوٹا سا گاؤں موضع شاہری کے نزدیک تھا۔ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ اس برادری کے چند گھر اس میں آباد تھے۔ جناب حسین بخش ولد کرم بخش کا خاندان مشہور تھا۔ ان کے پسر نصیر الدین کے

پانچ لڑکے محمد اقبال، محمد جمال، محمد مزمل، محمد صدیق اور محمد طاہر اتحاد کالونی ملتان روڈ پر رہتے ہیں۔ محمد اقبال ملازمت کرتا ہے۔

جناب قاسم علی کے تین پسران علی نواز، فرزند علی اور بشیر احمد آزادی کے وقت موضع تلکے عالی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ علی نواز لاولد رہا اور فرزند علی کے پسران کے نام معلوم نہ کر سکا، بشیر احمد کے چار پسران حافظ محمد افضل، ظفر اقبال، محمد جمال اور محمد زبیر، ہیں۔ حافظ محمد افضل بی۔ای ہے اور اسلام آباد میں آر۔ڈی۔ایف۔سی میں 19 گریڈ آفسر ہیں اور محمد زبیر بی۔ایس۔سی۔ایم۔بی۔اے ہیں اور اسلام آباد ار۔ڈی۔ایف۔سی میں 17 گریڈ کے آفسیر ہیں۔ محمد جمال اور ظفر اقبال کاروبار کرتے ہیں۔

بشیر احمد کا خاندان مستقل طور پر کراچی کورنگی میں رہائش پذیر ہے۔

غلام نبی کے پسر منصب علی کے دو لڑکے حکیم الدین اور محمد حنیف ہیں حکیم الدین کے محمد سلطان محمود اور اخلاق احمد جبکہ محمد حنیف کے محمد اصف اور سیف اللہ ہیں۔ محمد حنیف محکمہ تعلیم میں ہیڈ کلرک یہ خاندان چک نمبر 130 جنوبی میں آباد ہے۔

6۔ پنسیل

تحصیل جگادھری کی فہرست مواضعات کے نمبر شمار 31 پر اس گاؤں کا نام پنسیل درج ہے۔ تاہم یہ گاؤں پسالہ یا پسیالا کے نام سے مشہور تھا۔ مخلوط آبادی کا چھوٹا سا گاؤں تھا اور اس برادری کے صرف چند خاندان اس میں آباد تھے۔

اس گاؤں کے غلام جہاں کے دو پسران لیاقت علی اور حاجی نعمت علی ہجرت کے بعد "برہمن والا نزد مخدوم رشید تحصیل ملتان میں آباد ہوئے۔ اول الذکر کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی البتہ آخر الذکر کے پسران محمد یونس، محمد اشرف اور سلطان محمود ہیں۔ اول الذکر دونوں کاشتکاری کرتے ہیں اور آخر الذکر سعودی عرب میں ملازم ہے۔

محمد یونس کے پسران جاوید اور جنید اختر ہیں جبکہ محمد اشرف کے ارشد، ساجد اور عابد ہیں سلطان محمود کے تنویر اور فیصل ہیں۔

حاجی نعمت علی کھاد کا کاروبار کرتے ہیں۔ یہ نہایت ہی خلیق، پارسا اور ہمدرد انسان ہیں اور

اپنے علاقہ میں بہت با اثر ہے ،واجد علی صابری فتح پور والے اس کے داماد ہیں۔

جناب ریاست علی کے پسران کے نام محمد صدیق۔ عبد العزیز اور محمد یاسین ہیں محمد صدیق مرحوم کے دو لڑکے محمد اقبال اور غلام عباس ہیں۔ محمد اقبال شپ یارڈ کراچی میں ملازم ہے۔ اس کے دو لڑکے جنید اقبال اور زبیر اقبال ہیں۔ غلام عباس کاروبار چکوال میں کرتا ہے اور بھون میں رہتا ہے اس کا توقیر عباس ہے۔ عبد العزیز مرحوم کے دو لڑکے صفدر علی اور ظفر علی ہیں۔ صفدر علی اتفاق فاونڈری میں ملازم ہے اس کے دو بیٹے ندیم اور عظیم ہیں۔ یہ خاندان رسول پارک لاہور میں رہتا ہے۔ ظفر علی کا عدیم ظفر ہے اور اس کی رہائش کوٹ رادھا کشن میں ہے محمد یاسین موضع مرید ضلع چکوال میں آباد ہے۔

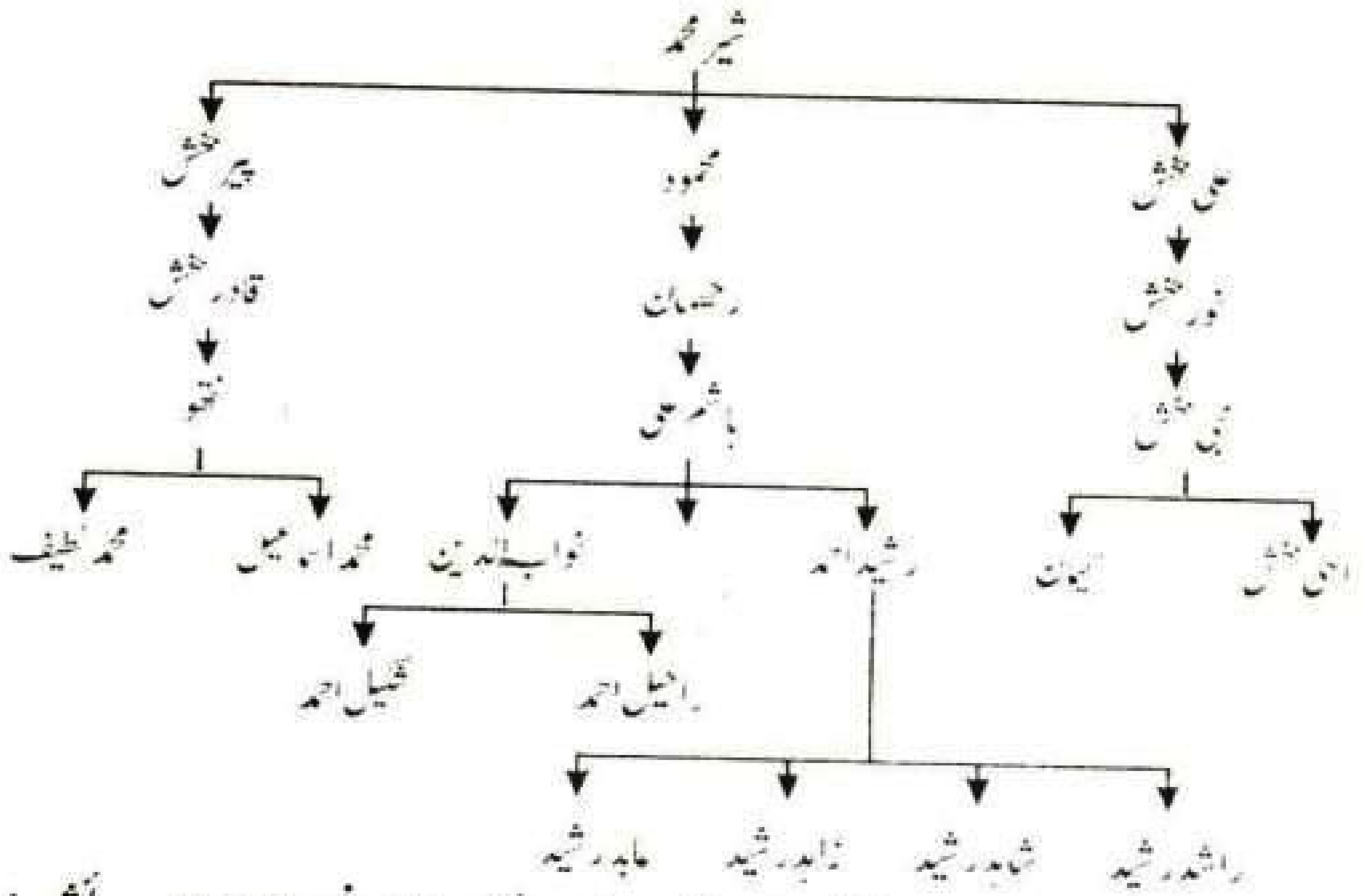
7۔ پھیرو والا

حاجی اللہ بخش اور اس کا خاندان ملتان سے نکل کر مختلف شہروں اور علاقوں میں گھومتے گھماتے رہے اور پھیرو کے نام سے معروف ہو گئے۔ وہ بالآخر سکھوں کے دور حکومت میں اس گاؤں میں آباد ہو گئے اور ان کی نسبت سے گاؤں کا نام پھیرو والا ہوا۔

اس گاؤں کی زیادہ تر اراضی سکھوں کی ملکیت بنجر اور غیر آباد تھی جس کو اس برادری کے افراد نے آباد کیا بعد ازاں وہ اس کے مالک قرار پائے۔

یہ گاؤں بلاس پور کے نزدیک تھا جو ہندوؤں کا ایک مشہور و متبرک شہر تھا۔ اس گاؤں کے ارد گرد زیادہ تر ہندو جاٹوں، راجپوتوں اور دیگر غیر مسلم اقوام کے گاؤں تھے۔ قیام پاکستان کے بعد اس گاؤں پر چاروں طرف سے ہندو اور سکھوں نے حملہ کیا جس میں درجنوں مرد و زن اور بچے شہید ہوئے۔ بعض خاندانوں کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ کئی عفت مآب خواتین نے کنوؤں میں کود کر موت کو گلے لگا لیا مگر اپنی عزت و آبرو کو پامال نہ ہونے دیا۔ شہید ہونے والوں میں جناب حاکم علی، نوازش علی، کرم الٰہی، صدر دین، سردار علی، امانت علی، عزیز الدین، محمد یامین، نذیر احمد، بلا اور اس کا پسر محمد شریف، محمد حسین، محمد حنیف، محمد صدیق، ارجمند، علم الدین، عبد العزیز، نور محمد، غلام نبی، رشید احمد ولد نور محمد، نصیر الدین اور اس کے بھائی شامل ہیں۔ احتراماً شہید خواتین کے نام تحریر نہ کیے گئے ہیں۔

اس گاؤں میں جناب شیرو کا خاندان بہت مشہور تھا اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



جناب نواب الدین علامہ اقبال ٹاؤن کے مہران بلاک مکان نمبر 374 میں رہائش پذیر ہے اس کے دونوں پسران اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ راحیل احمد ایم ایس سی ایم بی اے ہے۔ شکیل احمد نے امریکہ کی روزویلٹ یونیورسٹی سے سی۔ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی ہے وہ ہوسٹن امریکہ میں ملازمت کرتا ہے، راحیل احمد لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ نواب الدین انجمن کے بانی عہدیدار ہیں برادری کی تنظیم میں اس کا گرانقدر حصہ ہے۔ وضع دار اور نیک سیرت انسان ہیں۔ آجکل جماعت اسلامی لاہور کے اہم عہدیدار ہیں اور انجمن کو فعال بنانے میں پھر سرگرم عمل ہیں۔

جناب رشید احمد صداقت پارک سانده خورد میں رہتا ہے۔ وہ اور اس کے پسران کاروبار کرتے ہیں۔ رشید احمد کا "انجم جنرل اسٹور پرانی انارکلی" عرصہ دراز تک انجمن کا رابطہ آفس رہا ہے۔ رشید احمد بھی انجمن کے فعال رکن ہیں۔ اس کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ نواب الدین اور رشید کا خاندان لاہور کا بااثر اور خوشحال خاندان ہے۔ رشید احمد فوت ہو چکا ہے۔

اسی خاندان کے جناب حاکم علی۔ صدر الدین، ہاشم علی، محمد علی، برکت علی، عبدالغفور، محمد حنیف، محمد یونس، امیر خان اور محمد ادریس موضع نندپور میں رہتے ہیں۔

نمبرداروں کا خاندان بھی مشہور اور خوشحال خاندان تھا۔ جناب نوازش علی نمبردار تھے۔ اس کا پسر عمر دین نندپور کا نمبردار ہے۔ اس کا دوسرا پسر نور محمد ہے۔ چک نمبر 59 میں رہتا ہے۔ جبکہ محمد دین لاولد فوت ہو گیا ہے۔ اس خاندان کے دیگر معززین مسمیان محمد یاسین ولد کلو چک نمبر 61 اور

محمد رفیع نمبر دار ولد منصب علی چک نمبر 59 میں رہائش پذیر ہیں۔ جناب محمد شریف ولد کلو بجرین والے ملتان شہر میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد یوسف اور شیر محمد بھی ملتان میں رہتے ہیں۔

عبدالستار ولد قمر دین دودھا قطب دین سکندری، حاجی محمد شریف چک نمبر 15/128 ایل، علم دین مسلم ٹاؤن راولپنڈی، نور محمد سناوان تحصیل کوٹ ادو، حاجی بشارت علی گوٹھ سکھانوالی ڈاکخانہ و ضلع نواب شاہ میں آباد ہیں۔

جناب حسن دین گنا عور ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ، ولی محمد چونڈہ، محمد حنیف ولد نذیر دین رندھاوی ضلع سیالکوٹ اور نواب علی والطاف حسین موضع وزیری ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔

اس گاؤں میں نتھے کے نام کا ایک خاندان تھا۔ جس کے چار پسران مسمیان میر حسن، صدر دین، عاشق علی اور علی دین ہیں۔ جناب میر حسن کے دو لڑکے ہیں۔ محمد نصیر اور اس کے دو لڑکے واحد اور نذیر بابو ساہو میں رہتے ہیں۔ دونوں ملازمت کرتے ہیں۔ میر حسن کا دوسرا لڑکا نواب دین ہرن کوٹ ڈاکخانہ جناوالی ضلع حافظ آباد میں ہے۔ جناب صدر دین کا رحمت علی اور اس کے دو تڑکے سامر علی و ساجد علی صداقت پارک ساندہ میں رہتے ہیں۔ جناب عاشق علی کے دو پسران تاج دین اور عبدالسمیع چک نمبر 128/15-L ضلع خانیوال میں سکونت رکھتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ علی دین کے پسران عبدالحمید، جہانگیر اور منیر بھی چک نمبر 128.15-L میں رہائش پذیر اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد جمیل ولد کرم الٰہی قادر آباد میں آباد ہوا۔ اس کے پسران صدر دین، نذیر احمد اور مدثر بدوکی چیمہ میں رہتے ہیں۔

اس گاؤں کے معززین مختلف اضلاع میں آباد ہیں۔ جن میں سے بعض کے پتے اس طرح ہیں۔ چوہدری برکت علی ولد محمد حسن موضع نندپور میں اور صدرالدین ولد حاکم علی اس گاؤں کا سب سے زیادہ پڑھا لکھا مشہور و متمول شخص جو 1947 میں شہید ہوئے۔ اس گاؤں کے جناب رشید احمد ولد قاسم علی، نذیر حسین ولد ہاشم علی چک نمبر ج ر 59، محمد رفیق ولد نظیر حسین چک نمبر 38 جنوبی اور ماسٹر محمد منیر ولد احسان محمد چک نمبر 127 جنوبی ضلع سرگودھا میں آباد ہیں۔ جبکہ جناب محمد جمیل ولد کرم الٰہی موضع بلو کی اٹھوال ضلع چکوال میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب عبدالرزاق ولد محمد یوسف موضع ساہو کی داندیاں ضلع گوجرانوالہ، محمد حسن ولد نبی بخش محلہ رتیاں والا گوجرانوالہ اور مٹھو ولد غلام قادر موضع کاموکی ضلع سیالکوٹ میں مقیم ہیں۔

جناب علاؤالدین ولد دلا کوٹ ادو، یوسف علی ولد لاہوری تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ اور کفایت اللہ ولد امر علی کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور میں مقیم ہیں۔

رامپوریوں کا خاندان :

ریلوے اسٹیشن برارہ اور مصطفیٰ آباد کے درمیان رام پور ایک مشہور گاؤں تھا۔ تین حقیقی بھائی ادھوئی یادھوداسے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوئے بعد ازاں ایک بھائی سائرتن گڑھ ضلع کرنال میں آباد ہو گیا اس گاؤں کا یہ مشہور خاندان قیام پاکستان تک رامپوری خاندان کہلاتا تھا۔ دوسرا اچھیروالا میں آباد ہوا اور وہاں بھی یہ رامپوری خاندان مشہور تھا۔ جناب امیر علی کے چار لڑکے فیض محمد، عنایت اللہ کفایت اللہ ہیں۔ اس خاندان کے کریم الدین، دین محمد، امیر خان اور شیر وغیرہ گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔

جناب اللہ بخش ولد امیر بخش کا مشہور خاندان واسو میں آباد ہے۔ اللہ بخش کے دو پسران نوازش علی اور نجیب الدین تھے۔ جناب نوازش علی کو 1947ء میں شہید کر دیا گیا۔ اس کے دو فرزند سعید الدین اور دین محمد ہیں۔ منیر احمد چوہدری منڈی پوائنٹ کے چیف ایڈیٹر ہیں وہ سعید الدین کے بیٹے ہیں اور منڈی بہاؤالدین کی بااثر شخصیت ہیں۔ دین محمد کے دو لڑکے محمد رفیق اور محمد بشیر ہیں۔

جناب قطب الدین کے پسران عبدالغفور، محمد یوسف اور مبارک علی ہیں جو ہجرت کے بعد ملیاں کلاں میں آباد ہوئے۔ اور بعد میں سرگودھا، لاہور اور کراچی میں منتشر ہو گئے۔ عبدالغفور کے پسران عبدالشکور، ناظم علی، ناصر علی، اور عبدالغفار ہیں۔ محمد یوسف لیاقت آباد کراچی میں رہائش پذیر تھے وفات پا چکے ہیں۔ ان کے محمد یونس، محمود اور فیصل ہیں۔ مبارک علی کا محمد علی ہے جو لاہور میں رہتا ہے۔

جناب شمس الدین ٹھیکہ داری کرتا تھا اس کے چار پسران عبدالستار، محمد صدیق۔ ثناءاللہ اور عبدالغفور ہیں۔ عبدالستار ٹیکسلا میں رہتا ہے اس کے شاہد ستار۔ شہزاد ستار اور شیراز ستار ہیں۔ شاہد ستار آرمی میں کیپٹن ہے محمد صدیق فوت ہو چکا ہے اس کے چار لڑکے مسمیان ہارون رشید۔ محمد اقبال، محمد ریاض اور محمد فیاض ہیں۔ ہارون رشید لاہور میں مقیم ہے اس کے شاہد رشید، مامون رشید، طاہر رشید اور عامر رشید ہیں۔ شاہد رشید چین میں ہے۔ محمد اقبال چک نمبر 78 میں آباد ہے اس کے کاشف اقبال۔ آصف اقبال اور عاطف اقبال ہیں۔ محمد ریاض رینالہ خورد میں رہائش پذیر ہے اس کے محمد ایاز۔ محمد نیاز، سجاد ریاض اور نسیم ریاض ہیں۔ محمد فیاض لاہور میں رہتا ہے اس کے ارسلان فیاض اور احتشام فیاض ہیں ثناء اللہ کے چار لڑکے ہیں۔ طارق منیر اور خالد منیر امریکہ میں ہیں ماجد منیر رینالہ میں اور ساجد سعودیہ میں ہے عبدالغفور کے چار لڑکے مسمیان محمد یعقوب، محبوب عالم، محمد ایوب اور عبدالقیوم ہیں۔ یہ خاندان رینالہ خورد میں آباد ہے۔ محبوب عالم امریکہ میں ہے اس کے عاطف

محبوب اور فاروق محبوب ہیں۔ محمد ایوب بھی امریکہ میں ہے اس کے عبداللہ ایوب اور عمر ایوب ہیں۔ عبدالقیوم کے محمد امین اور محمد مبین ہیں عبدالقیوم باپ کے ساتھ جنرل سٹور کا مالک ہے یہ نہایت بااثر، خوشحال اور متمول گھرانہ ہے۔

8۔ ٹونڈے کی ٹپریاں

ٹپری سرکنڈے سے بنائی گئی جھونپڑی کو کہتے ہیں۔ سلام نگر سے نقل مکانی کر کے کچھ افراد یہاں جھونپڑیاں ڈال کر آباد ہو گئے۔ ان کا کوئی بزرگ ٹنڈا ہو گا اس لئے گاؤں کا نام ٹونڈے کی ٹپریاں پڑ گیا یہ گاؤں ساڈھورہ سے تین میل دور ہمالیہ کے دامن میں واقع تھا۔ اس گاؤں میں صرف ارائیں آباد تھے اور ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ بہادر علی نمبردار نہایت بااثر شخصیت تھے۔ ان کے دو پسر شرف الدین اور امیر حسین تھے۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان موضع مرادیاں تحصیل و ضلع حافظ آباد میں آباد ہوا اور امیر حسین نمبردار مقرر ہوئے۔ امیر حسین حج کی سعادت کے لیے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں فوت ہو کر وہیں دفن ہوئے۔ ان کے بعد ان کا بڑا لڑکا جناب نواب علی نمبردار ہوا۔ اس کے پسران مبارک علی اور امجد علی ہیں۔ بہادر علی بھی سو سال سے زائد کی عمر میں 1958ء میں فوت ہوئے۔ جناب شرف الدین کے پسران شیر احمد اور ابراہیم فیض گڑھ نزد شالیمار بلاک ٹاؤن شپ لاہور میں آباد ہیں۔ جانگیر علی پٹواری موضع بدورتہ گوجرانوالہ میں ہیں۔ محمد صدیق، محمود، حامد محمد ولد محمد حنیف، نصیر الدین ولد نور محمد موضع ملہہ کے میں آباد ہیں۔

جناب انور علی کا خاندان "کندا کا خاندان" کہلاتا تھا جو ہجرت کے بعد کالے کی منڈی میں آباد ہوا۔ انور علی کے تین پسران اختر علی، رستم علی اور علی نواز ہیں۔ اختر علی اور ان کا پسر منظور علی وفات پا چکے ہیں۔ منظور علی کے سات پسران ہیں جن میں سے بڑے کا نام ظفر علی ہے۔

رستم علی کا پسر محمد یعقوب ہے جو سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے۔ علی نواز کے تین پسران مسمیان مختار احمد، مشتاق احمد، اور محمد ارشد ہیں۔ مختار احمد پی۔اے۔ایف میں ملازم ہے۔ مشتاق احمد پاکستان اسٹیل ملز کراچی میں ملازم ہے اور گلشن حدید کراچی میں رہائش پذیر ہے۔

محمد ارشد پاکستان ائیر فورس کراچی میں ملازم ہے۔

جناب رحیم بخش کا مشہور خاندان تھا۔ اس کے تین پسران قطب الدین، امیر علی اور نوازش

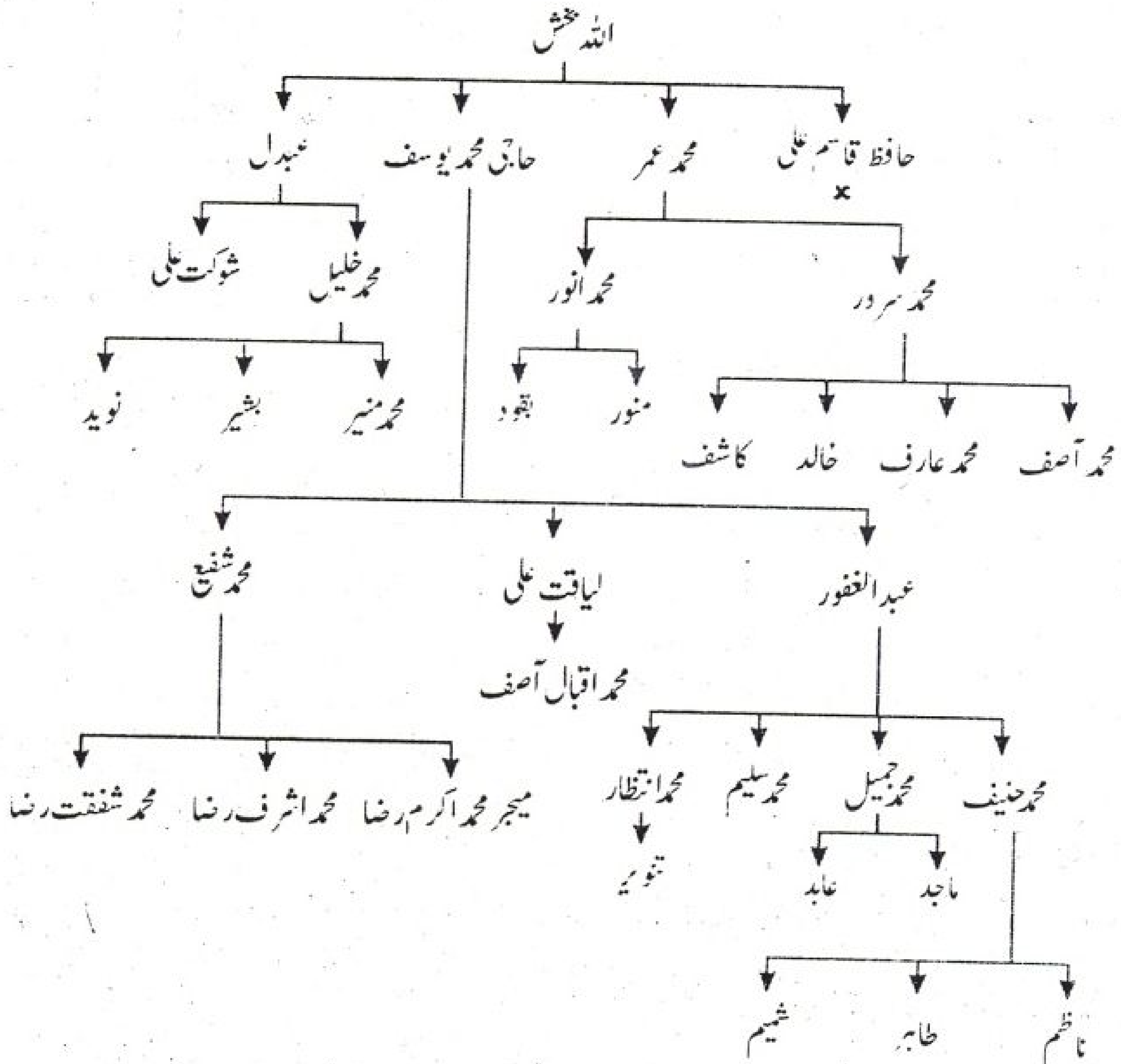
ہیں۔ قطب الدین کے فتح محمد، محمد ادریس اور شوکت علی ہیں۔ فتح محمد واپڈا کالونی شالیمار میں اور محمد ادریس و شوکت علی خضر آباد لاہور میں رہائش پذیر ہیں امیر علی کے عبدالعزیز، نجیب الدین اور حکم الدین ہیں۔ عبدالعزیز کے پسران نعیم وغیرہ مرادیان میں اور نجیب الدین کے شمیم اختر۔ شیر احمد اور جاوید اقبال اور پرویز اقبال ہیں۔ شمیم اختر امریکہ میں ہے۔ شیر احمد حافظ آباد میں رہتا ہے اس کے دو لڑکے ہیں جاوید اقبال قطر میں ہے اس کی مستقل رہائش کچی آبادی فاضلیہ کالونی لاہور میں۔ پرویز اقبال رفحان ملز میں ملازم ہے حکیم الدین کے پسران محمد نعیم اور محمد اکرم واپڈا میں ملازم ہیں اور مکان نمبر 10 واپڈا کالونی نیو کلی کوئٹہ میں رہتے ہیں نوازش علی کا محمد بخش مرادیان میں آباد ہے۔

جناب قمر الدین، عبدالغنی، محمد یامین اور فیض محمد کے خاندان موضع کردیان تحصیل حافظ آباد میں رہتے ہیں۔

9۔ جاگدولی

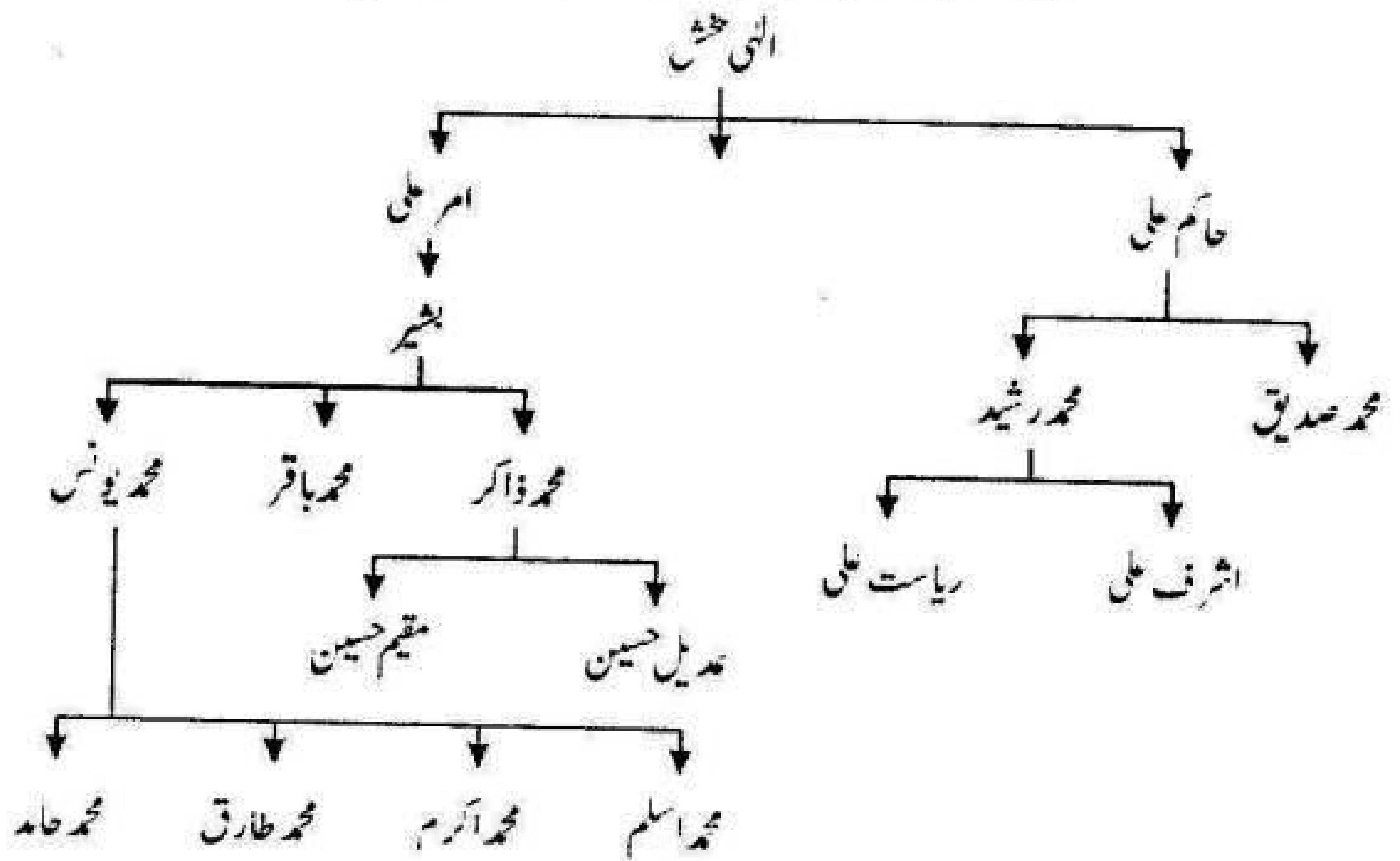
یہ بڑا گاؤں موضع شاہری اور ملک کے درمیان واقع تھا۔ اس گاؤں میں پٹی ارائیاں خالصتاً اس برادری کی تھی۔ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ اس گاؤں کے بعض افراد نے ایک سکھ کو قتل کیا اور پہاڑوں میں روپوش ہو گئے بعد ازاں انہوں نے پہاڑ کے دامن میں ٹبی ارائیاں کے نام سے گاؤں بسایا۔

جناب اللہ بخش کا دادا ملک دھن کوئیان سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوا۔ اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



یہ خاندان فروکہ میں آباد ہے۔ مشہور اور بااثر خاندان ہے جناب لیاقت علی فروکہ ٹاؤن کمیٹی کے چیر مین رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے صدر ہیں۔ انجمن کے عہدیدار اور ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ جناب محمد اکرم فوج میں میجر ہے۔ لیاقت علی کے پسر آصف اقبال کے ذیشان احمد۔ ارسلان احمد صوفیان احمد اور فیضان احمد ہیں۔ شوکت علی کے ظفر اقبال۔ محسن اقبال۔ عادل شنزاد اور محمد شعیب ہیں۔ محمد خلیل کا خاندان لاہور میں آباد ہے۔

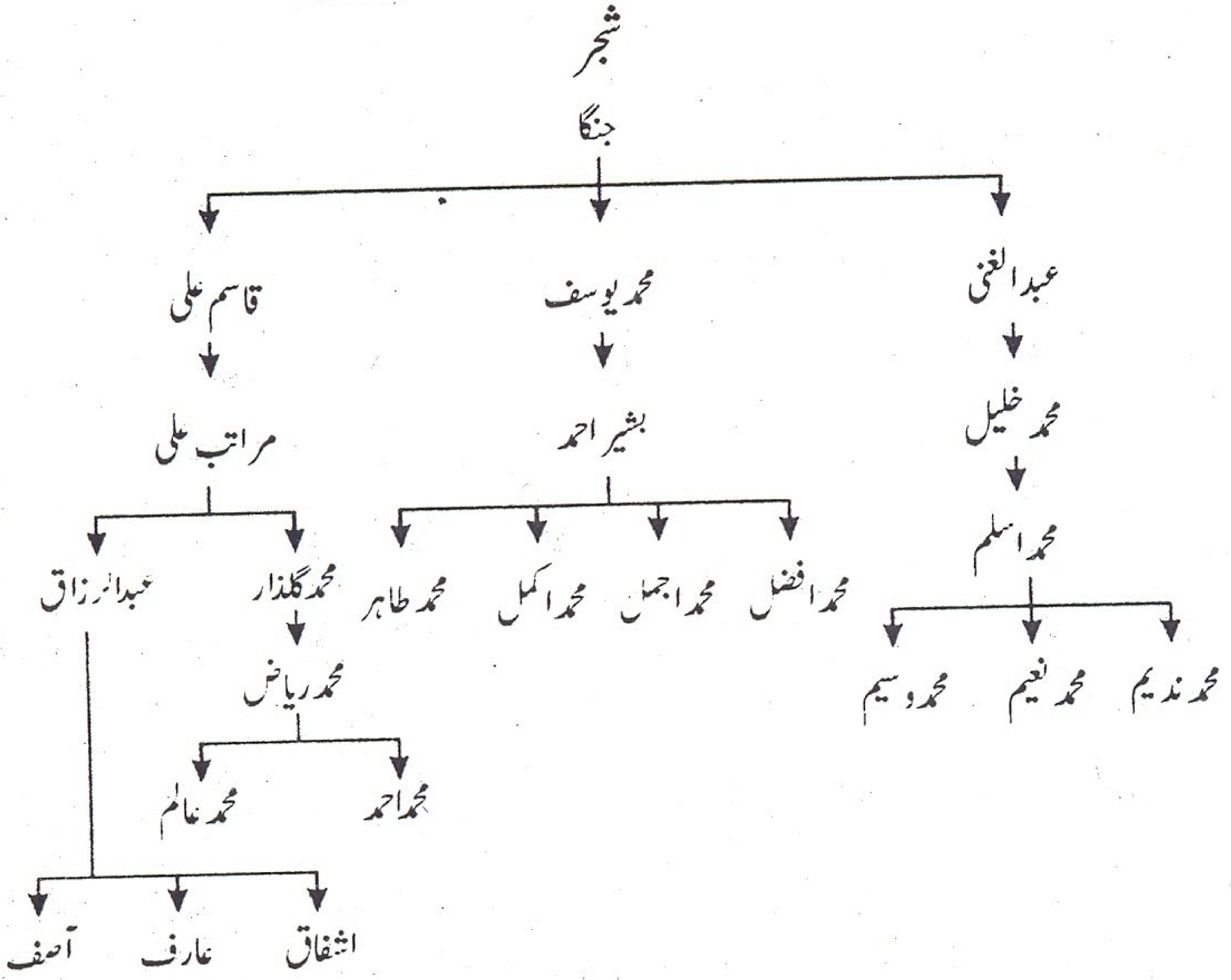
اس خاندان کے جناب الٰہی بخش کا شجرہ اس طرح ہے۔

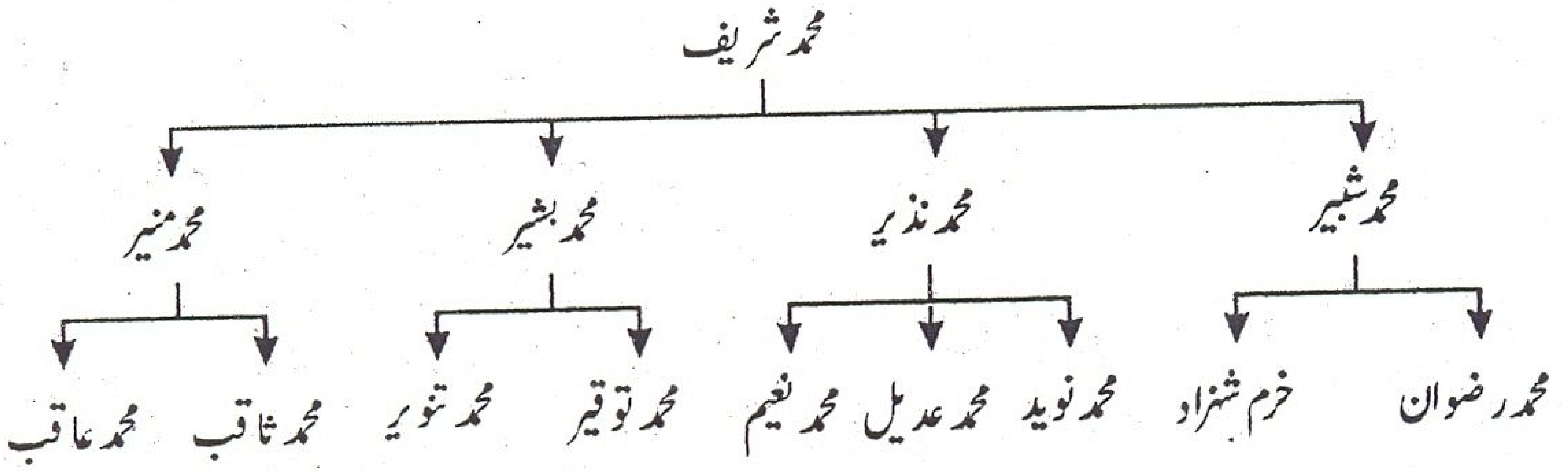


جناب محمد رشید اور اس کے پسران فروکہ میں ہیں۔ محمد ذاکر اور اس کے پسران جیسک میں اور محمد یونس اور اس کے پسران فروکہ میں رہتے ہیں۔

جنگا اور محمد شریف کے شجرے حسب ذیل ہیں

شجرہ





یہ دونوں خاندان فروکہ میں آباد ہیں۔ جناب محمد بشیر ایم اے ایڈ فروکہ میں سیکنڈ ہیڈ ماسٹر ہے۔

قطب الدین کا خاندان ہجرت کے بعد وزیر پور کندھالہ تحصیل و ضلع نارووال میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران حسن الدین اور رکن الدین ہیں۔ حسن الدین لاولد فوت ہو گیا۔

جناب ولی بخش کا خاندان ہجرت کے بعد فروکہ میں آباد ہوا۔ اس کا پسر جہانگیر علی ہے۔ جس کے علی نواز اور محمد یامین ہیں۔ علی نواز کے محمد یاسین، محمد سلیم، محمد یعقوب اور حامد محمود ہیں۔ محمد یاسین کے عتیق الرحمان۔ مطیع الرحمان۔ تنزیل الرحمٰن اور نوید ہیں۔

جناب عبدالکریم کا پسر ولی محمد ہے جس کے سمیع اللہ، محمد اختر اور محمد انور ہیں۔ سمیع اللہ کے تین لڑکے مسمیان ثناء اللہ، امان اللہ اور احسان اللہ ہیں۔ ثناء اللہ کے ذیشان احمد، عرفان احمد، کامران احمد اور مہران احمد ہیں۔ امان اللہ کے احتشام اور عمیر ہیں۔ محمد اختر کے علی اکبر اور محمد افضل ہیں۔ محمد انور کے ساجد انور اور عابد انور ہیں۔ حاجی ولی محمد اور اس کے پسران سمیع اللہ اور انور فرو کہ میں جبکہ محمد اختر لاہور میں رہتا ہے۔

جناب امر علی کا خاندان ہجرت کے بعد فرو کہ میں آباد ہوا۔ اس کے واحد پسر بشیر کے تین بیٹے محمد ذاکر، محمد باقر اور محمد یونس ہیں۔ محمد ذاکر کے عدیل حسین اور مقیم حسین ہیں۔ جبکہ محمد یونس کے محمد اسلم، محمد اکرم، محمد طارق اور محمد حامد ہیں۔

جناب عظیم الدین کا خاندان موضع نوشگے تحصیل گوجرانوالہ میں آباد ہے اسکے بھائی علی نواز کے عبدالرحمٰن کی کوئی اولاد نہ ہے۔ عظیم الدین کا محمد یامین اور اس کا محمد مہدی حسن ہے جس کے مدثر۔ رشید اور منظور ہیں۔

جناب فیض محمد کا خاندان موضع مرزا باجوہ تحصیل پسرور میں آباد ہے اس کے تین پسران محمد سلیم۔ محمد یامین اور محمد یاسین ہیں جو زمیندارہ کرتے ہیں اور تجارت میں بھی ان کا نمایاں مقام ہے۔ محمد یاسین بی اے پچھلے سال اغوا کر لیا گیا تھا۔ ابھی تک لاپتہ ہے۔

جناب قادر بخش کا خاندان بھر بار تحصیل شاہ پور میں آباد ہے اس کے دو پسران فتح محمد اور علم الدین تھے۔ علم الدین لاولد فوت ہوا۔ فتح محمد کے تین لڑکے غلام یٰسین۔ محمد یامین اور محمد اویس ہیں محمد اویس لاولد فوت ہوا محمد یامین کی تاحال کوئی اولاد نہ ہے غلام یٰسین کے طارق محمود، الطاف حسین اور غلام شبیر ہیں۔ طارق محمود کے وقار محمود اور اسد محمود ہیں۔ الطاف حسین کا عدیل محمود ہے۔ یہ ملازمت اور تجارت پیشہ خاندان ہے۔

10۔ چولی

اس گاؤں کے جناب ولی محمد ولد محمد بخش کا بڑا خاندان ہے۔ اس کے چار پسران تھے۔ اختر علی اپنے لڑکوں فرزند علی اور محمد شاہد کے ہمراہ واسو میں رہتا ہے۔ دوسرا لڑکا اشرف علی اور اس کے پسران مبارک علی، محمد اشفاق، محمد ارشد اور محمد اکرم بھی واسو میں آباد ہیں۔ تیسرا نواب علی منگلا ڈیم میں رہتا ہے۔ اس کے لڑکے محمد امجد اور محمد عبداللہ ہیں۔ اس کا چوتھا اصغر علی لاہور میں ہے اس کے

لڑکے محمد طارق، محمد زاہد اور ناہید خان ہیں۔

جناب شان محمد ولد سعد الدین کا پسر محمد ذیشان ہے۔ یہ خاندان واسو میں مقیم ہے۔

اس گاؤں کے جناب حاجی محمد عبداللہ سہانپور چلے گئے تھے وہ گولڈ میڈلسٹ حکیم تھے اور سہارنپور کی معروف شخصیت تھے۔ 1963ء میں فوت ہو چکے ہیں۔ محلّہ اتشبازاں سہارنپور میں رہتے تھے۔ اُن کا پسر حافظ عبدالعلی تھا۔ اس کا لڑکا عبدالغنی بی اے۔ ایل۔ ایل بی۔ ایڈوکیٹ سہارنپور میں ہے عبدالعلی 1944ء میں فوت ہوا۔ ان کی دوسری بیوی نے مولانا عبدالغفار خان سے شادی کر لی جو 1948 میں عبدالعلی کے لڑکے اشرف علی اور ان کی والدہ کو لے کر بنوں آگیا۔ اشرف علی کو تعلیم دلائی اور اپنے بیٹے کی طرح اس کی پرورش کی اس نے مختلف محکموں میں ملازمت کے دوران ایم اے کیا۔ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے پسران کے نام معلوم نہ ہو سکے ہیں۔ تاہم یہ خاندان بنوں میں آباد ہے۔

جناب محمد شریف کا خاندان جلا بالا ڈاکخانہ رادھن تحصیل ساہیوال میں ہے جناب نجیب الدین اور قطب الدین کا خاندان کبیر والا میں آباد ہے۔ قطب الدین کے پسران فرزند وغیرہ شوکت میڈیکل ہال کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔

جناب اللہ بخش کا ارجمند تھا۔ اس کے دو پسران فتح محمد اور امیر علی ہیں ہجرت کے بعد یہ خاندان سناوان ضلع مظفر گڑھ میں آباد ہوا۔ فتح محمد کے مقبول احمد، واجد علی، محمد ادریس اور عبداللطیف ہیں۔ مقبول احمد، محمد ارشد، محمد راشد اور منصور احمد مظفر گڑھ میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد ادریس کے محمد شفیق اور محمد انیس ہیں۔

عبداللطیف کا سہیل ہے۔ سناوان میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب نور محمد کے دو پسران محمد عمر اور قمر الدین تھے محمد عمر کے دو لڑکے دوست محمد اور عبداللطیف ہیں۔ دوست محمد بلوچستان میں مدرس تھا۔ فوت ہو گیا ہے اس کا پسر عبدالحق ہے عبداللطیف گاؤں کی مسجد کے امام تھے اور کاروبار بھی کرتے تھے۔

پاکستان کے قیام کے بعد وہ بلوچستان میں جا کر اسکول ماسٹر ہو گئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد چک نمبر 48 میں آباد ہوا اور وہیں فوت ہوئے اس کے پانچ لڑکے ہیں محمد رفیق، بلوچستان میں ملازمت کے بعد چک نمبر 48 میں آباد ہوا اور وہیں وفات پائی خلیل احمد اور بشیر احمد اسی چک میں آباد ہیں اور کاروبار کرتے ہیں جمیل احمد ڈسپنسر ہے۔ پہلے بلوچستان میں تھا اب اسی چک میں ہے۔ مشتاق احمد اسی

چک میں مدرس ہے۔

جناب قمر الدین کے تین پسران تھے۔ محمد شریف لاولد فوت ہو گیا ہے۔ دوسرے پسر عبد العزیز کا لڑکا محبوب علی ہے۔ عبدالعزیز فوج سے ریٹائر ہو کر تلکے عالی میں آباد ہو کر فوت ہوا۔ ان کا دوسرا لڑکا لاہور میں مدرس ہے۔ عبدالرشید کاروبار کرتا تھا۔ اس کے دو لڑکے تاج محمد اور محمد اقبال ہیں۔ تاج محمد لاہور میں ملازم ہے جبکہ محمد اقبال سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے۔

جناب ارجمند کا خاندان دینار چک تحصیل ساہیوال میں آباد ہے۔ اس کے چار پسران مسمیان لیاقت، صدیق، حبیب اور امیر ہیں۔ لیاقت کے فرزند علی، اللہ بندہ اور ذاکر علی ہیں۔ یہ خاندان محلہ شاہان خوشاب میں آباد ہے۔ فرزند علی، کے ناصر اور سجاد وغیرہ تین لڑکے ہیں اللہ بندہ کے 8 لڑکے جعفر علی، عاشق علی، حافظ راضی، آصف علی، کالا، ذاکر علی۔ محمد شکیل اور عامر حسین ہیں۔ ذاکر علی کے حنیف، شفیق اور عمران ہیں۔ صدیق لاولد فوت ہو چکا ہے۔ حبیب کا یونس ہے جو دینار میں زمیندارہ کرتا ہے۔ اس کے خالد، سعید اور شاکر ہیں۔ امیر کے عالمگیر، منیر اور شبیر ہیں۔

جناب جان محمد کا خاندان چک نمبر 131 جنوبی میں آباد ہے اس کے پسر شوکت علی کے اختر علی، اشرف علی اور نصرت علی ہیں۔ اختر علی کراچی میں ٹیکسٹائل ماسٹر ہے۔ اس کے جاوید اختر اور نوید اختر ہیں۔ اشرف علی زمیندارہ کرتا ہے اس کے حافظ افضل، ارشد، امجد، عباس اور اویس ہیں نصرت فوج میں ملازم ہے۔ اس کا سہیل ہے۔

جناب شیر محمد کے پسر خان محمد کے 5 لڑکے مسمیان وارث علی، محمد یعقوب، محمد محمود، محمد ایوب اور محمد ارشد ہیں۔ وارث علی کا خاندان میاں چنوں میں رہتا ہے اس کے عبدالقیوم اور ثاقب ہیں۔ محمد یعقوب کا خاندان اٹاری کوٹ ادو میں رہتا ہے اس کا محمد اعظم ہے۔ محمد محمود کے محمد نومان اور محمد عرفان ہیں محمد ارشد کا محمد علی ہے۔

اسی گاؤں کے جناب محمد بخش کے تین پسران اللہ دین سعد الدین اور اللہ بخش تھے۔ اللہ دین کا واحد پسر شیر محمد میو ہسپتال سے ریٹائر ہو کر ٹاؤن شپ میں آباد ہوا۔ فوت ہو چکا ہے۔ نہایت ہی ملنسار، خوش اخلاق اور ہر دلعزیز تھا اس کے تین لڑکے محمد ارشد، ڈاکٹر محمد اظہر اور محمد عارف ہیں۔ محمد ارشد الیکٹریکل انجینئر واپڈا کی ملازمت چھوڑ کر پندرہ سال سے دوحہ (قطر) میں جنرل الیکٹریسٹی اینڈ واٹر کارپوریشن میں سسٹم کنٹرول انجینئر ہے اس کے تین لڑکے عبداللہ قطب، آواب قطب اور ابراہیم

قطب ہیں۔ڈاکٹر محمد اظہر گورنمنٹ ہسپتال یکی گیٹ میں میڈیکل آفیسر ہے،اس کے احنف قطب اور علی قطب ہیں۔ محمد عارف محکمہ اطلاعات میں پبلک ریلیشن آفیسر ہے شیر محمد کی بڑی بیٹی گورنمنٹ کالج باغبانپورہ میں اسسٹنٹ پروفیسر ہے جبکہ چھوٹی ڈویژنل پبلک سکول میں استاد ہے یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ خوشحال گھرانہ ہے۔ سعد الدین کا علی حسن اور اللہ بخش کا میر حسن ہے۔ان کا جد امجد علی گوہر تھا جس کی نسبت سے اس خاندان کو گوہرے کی اولاد کہا جاتا تھا۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان سادھانوالی میں آباد ہوا۔

11۔ چھپری

شاہ آباد جگادھری روڈ پر مصطفیٰ آباد سے دو میل کے فاصلہ پر موضع چھپر تھا۔ جہاں پولیس کا تھانہ تھا۔اس کے نزدیک ہی چھوٹا سا گاؤں چھپری تھا۔ یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

اس گاؤں میں عرض محمد کے چار پسران محمد بشیر، حاجی عبدالعزیز، شیر محمد اور فرزند علی تھے جو ہجرت کے بعد نواب شاہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ محمد بشیر کے پسران عبدالرشید اور رستم علی تھے جو وفات پا چکے ہیں۔ عبدالرشید کا محمد یوسف ہے جو نواب شاہ میں کاروبار کرتا ہے اس کا محمد نبیل زیر تعلیم ہے۔ رستم علی کے پسران محمد اسحاق، محمد اخلاق، محمد اکرم اور محمد اشرف کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

حاجی عبدالعزیز کا پسر احسان محمد نواب شاہ میں دکان چلا رہا ہے اور ان کے پسران محمد سلیم اور محمد تسلیم کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔ سلیم کے فراز اور شاہ رخ ہیں۔ شیر محمد اور فرزند علی کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔

اصغر علی کے پسران منصب علی اور ولایت ہیں۔ یہ خاندان بھی تقسیم ہند کے بعد دادو (سندھ) میں آباد ہوا مگر 1988ء میں لسانی جھگڑوں کی وجہ سے لاہور منتقل ہو گیا تھا۔

منصب علی کے پسر کا نام محمد ادریس ہے جو کاروبار کرتا ہے اور اس کے لڑکے محمد صابر اور محمد شاکر زیر تعلیم ہیں۔

حاجی ولایت علی کے پسران عبدالحمید اور محمد یونس ہیں جن کا کاروباری مرکز ۲۱۔ ملتان روڈ لاہور ہے۔ عبادلحمید کاروبار کے نگران ہیں اور محمد یونس فوجی فرٹیلائزر، ہری پور میں کیمیکل انجنیئر ہیں۔

12۔ چھلور

یہ گاؤں کاڑ والی کے نزدیک واقع تھا۔ چھوٹا سا گاؤں تھا اکثریت کمبو برادری کی تھی۔ ارائیں برادری کے چند خاندان تھے۔

عبداللطیف کے پسران مشتاق، سلیمان، عبدالرحمٰن اور اسلام سرگودھا شہر میں آباد ہیں۔ مشتاق کے پسران طارق، خالد، صابر، شاکر، اور ثاقب نورانی بستی کراچی میں رہائش پذیر ہیں دیگر کے پسران کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔

جناب صدرالدین کے تین پسران منشی، عبدالغفور اور محمد صدیق تھے۔ منشی نمبر دار تھا۔ اس کے چار لڑکے محمد ادریس، محمد الیاس، محمد ریاض اور ریاست علی ہیں، محمد ادریس نمبر دار ہے۔ اس کا عدنان ادریس ہے۔ محمد الیاس کے محمد آصف، محمد کاشف اور اورنگزیب ہیں۔ ریاست علی کا احتشام ہے۔ یہ خاندان وزیر کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔ عبدالغفور کے دو لڑکے محمد سعید اور عبد الوحید ہیں۔ اس خاندان کی مستقل رہائش وزیر کے میں ہے تاہم محمد سعید کی علی پور چٹھہ میں مشہور دکان ہے عبدالوحید کا اسی جگہ میڈیکل سٹور ہے۔ محمد سعید کے فیصل سعید اور رضا سعید ہیں۔ عبدالوحید کے ناصر اور یاسر ہیں محمد صدیق لاولد فوت ہوا۔

جناب محمد شفیع کا خاندان بھی وزیر کے میں رہتا ہے اس کے تین پسران مسمیان محمد تنویر، محمد ندیم اور محمد نوید ہیں۔

جناب عبدالعزیز نمبر دار کا خاندان چک نمبر 127 جنوبی میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد منظور وغیرہ ہیں۔

13۔ حسن پورہ

تحصیل جگادھری کے اس گاؤں کا نام محکمہ مال کے ریکارڈ میں حسن پور درج ہے تاہم یہ حسن پورہ بولا جاتا تھا۔ چھوٹا سا مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ تحصیل انبالہ میں بھی حسن پورہ نام کا ایک گاؤں تھا۔ تحصیل جگادھری کے اس گاؤں کا حدبست نمبر 80 تھا۔ تحصیل انبالہ کے حسن پورہ کا مطالعہ بھی کر لیا جائے۔

اس گاؤں کے محمد ابراہیم کا خاندان ہجرت کے بعد سرگودھا شہر میں آباد ہوا۔ اس کے پسران علی حسن، محمد شریف، احسان محمد اور علی محمد ہیں۔ موخرالزکر دونوں چک نمبر ۳۳ شمالی میں

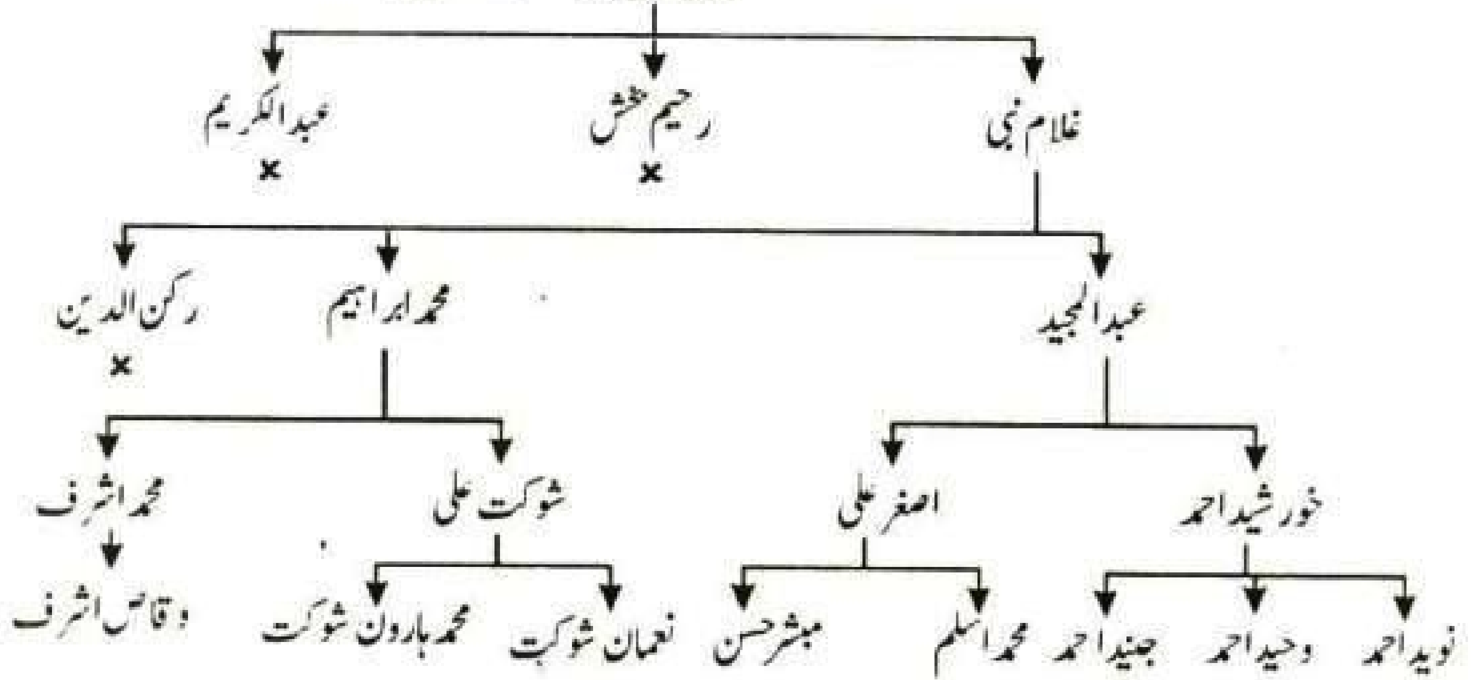
کاشتکاری کرتے ہیں۔

علی حسن کے پسران محمد رشید، محمد حنیف، محمد اختر اور شوکت علی ہیں۔ محمد شریف کے محمد شفیق اور محمد صدیق ہیں۔ محمد شفیق پاکستان اسٹیل ملز کراچی میں ملازم ہے۔ احسان محمد کے پسران عبداللطیف، ارشاد اور رفیق ہیں جبکہ علی محمد کے علی نواز، محمد حفیظ اور محمد سعید ہیں جو مختلف محکموں میں ملازم ہیں۔

14۔ خن پورہ

یہ بلاولی کے نزدیک چھچھر والی سے دو میل شمال میں واقع تھا۔ یہ تین محلوں پر مشتمل تھا جو اس کے ابتدائی آباد کاروں کے نام سے موسوم تھے یہ بھائی خانیوال کے قریب ایک گاؤں سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوئے۔ ان کی اولاد خوب پھلی پھولی اور وہ بڑا گاؤں بن گیا۔

حکیم قطب الدین مشہور حکیم تھے۔ ان کے دو پسران حکیم کمال الدین اور جلال الدین قصبہ گجرات ضلع مظفر گڑھ میں آباد ہوئے۔ جناب فرید بخش تقویٰ اور پرہیزگاری کیلئے مشہور تھے۔ دو حج کئے۔ ان کی زوجہ دوران حج فوت ہوئی۔ ان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



خورشید احمد زمینداری کے علاوہ کاروبار بھی کرتا ہے۔ اور مغلپورہ میں مکان نمبر 16 گلی نمبر 17 ایشور نگر لاہور میں رہائش پذیر ہے اس کا بڑا لڑکا نوید احمد ٹرانسپورٹر ہے۔ دوسرا وحید احمد بینک میں ملازم ہے جبکہ چھوٹا جنید احمد پرائیویٹ ملازمت کر رہا ہے۔ اصغر علی، صداقت پارک سانده خورد میں رہائش پذیر ہے۔ اور وہیں پریکٹس کرتا ہے۔ اور ایک سکول حسن کیمرج کے نام سے چلا رہا ہے۔

اس کا بڑا لڑکا محمد اسلم محکمہ صحت سے منسلک ہے۔ اور چھوٹا مبشر حسن طالب علم ہے۔ شوکت علی جو کہ سول ایوی ایشن اتھارٹی میں ڈوشیرل اکاؤنٹینٹ ہے۔ ڈیفینس لاہور کینٹ میں رہائش پذیر ہے۔ اس کا بڑا لڑکا ہارون شوکت ایم۔ بی۔ اے کر کے گورنمنٹ ملازمت میں اعلیٰ عہدے پر فائیز ہے۔ دوسرا نعمان شوکت بیرون ملک الیکٹرک اینڈ الیکٹرانک انجنیئرنگ کے آخری سال کا طالب علم ہے۔ محمد اشرف سول ایوی ایشن میں ملازم ہے اور مسلم آباد لاہور میں رہتا ہے۔ اس کا وقاص اشرف طالب علم ہے۔

جناب فرزند علی اور عبدالرزاق کے خاندان دولتالہ میں آباد اور کاروبار کرتے ہیں۔

اس گاؤں کے جناب ابراہیم کے پسران محمد رفیع، محمد عاشق اور محمد سعید ہجرت کے بعد شادی پلی ضلع میرپور خاص میں آباد ہوئے۔

محمد رفیع کے پسران عبدالحکیم، محمد سلیم، عبدالرحیم، عبدالکریم، وقاص اور وسیم ہیں محمد عاشق کے لڑکے محمد شکیل، وکیل، یونس، عامر اور نعیم ہیں جبکہ محمد سعید کے شاہد، ساجد، اور عابد ہیں۔ یہ خاندان کاشتکاری اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب نور مقدم کے چار پسران تھے۔ صرف دو مسمیان محمد بخش اور عبدالکریم کی نسل آگے چلی۔ میران بخش کی صرف دختران تھیں محمد بخش کے قمرالدین اور قطب الدین تھے۔ قمرالدین کے محمد یامین اور عبدالرحمٰن ہین یہ خاندان ابتدأ ساہیوال ضلع میں آباد ہوا۔ بعد ازان قمرالدین کا خاندان کوٹ سلطان ضلع مظفرگڑھ منتقل ہو گیا محمد یامین کا میڈیکل سٹور ہے اس کے محمد یونس، محمد یوسف، محمد نعیم، محمد آصف، محمد عمران، محمد ندیم اور محمد عامر ہیں۔ قطب الدین کا خاندان کوٹ ادو کے چاہ جمون والا پر آباد ہے اس کے محمد خلیل اور محمد رفیق ہیں۔ عبدالکریم کے دو پسران محمد شفیع اور ولی محمد تھے۔ ولی محمد لاولد لازن فوت ہوا۔ محمد شفیع کے تاج الدین تاج اور محمد یسین ہیں۔ تاج الدین تاج سنیر ہیڈ ماسٹر گریڈ 19 کے محکمہ تعلیم کے ملازم ہیں اس کا لڑکا محمد عاطف تاج سول انجنرنگ کا طالب علم ہے۔ محمد یسین محکمہ ٹیلیفون میں سپروائزر ہے اس کے دو لڑکے مسمیان محمد ذوالقرنین اور محمد اویس ہیں محمد شفیع کا یہ خاندان فاروق آباد میں رہائش پذیر ہے یہ خوشحال خاندان ہے۔

جناب سعدالدین کے پسر فیض محمد سچا سودا میں آباد ہے اس کے 5 لڑکے مسمیان عبدالستار، نثار احمد، عبدالغفار، عبدالجبار اور فیاض محمد ہیں، عبدالستار والد کے ہمراہ زمیندارہ کرتا ہے۔ نثار احمد ریلوے میں ملازم ہے اس کا لڑکا شرافت علی ہے۔ عبدالجبار پولیس میں ملازم ہے اس کے محمد ذوالفقار

محمد افتخار اور محمد رضوان ہیں۔ فیاض احمد کاروبار کرتا ہے اس کے محمد شہزاد، محمد بلال اور محمد شہباز ہیں۔ عبدالغفار ملازمت کرتا ہے۔ اس کے محمد راشد، محمد ساجد اور محمد عثمان ہیں۔

جناب امیر الدین کے پسر بشیر احمد جاکے چیمہ میں آباد ہے اس کے چار پسران محمد الیاس، اختر علی۔ حسین احمد اور محمد اکرم ہیں۔ جبکہ اللہ دیا ولد نور محمد کے تین بیٹے منیر، تنویر اور عبدالخالق چک L-9-169 میں آباد ہیں۔

جناب محمد حسین عرف بلاقی کے دو پسران محمد صدیق اور عزیز الدین 1947 میں دوران ہجرت راستہ میں فوت ہو گئے تھے۔ عزیز الدین کے دلدار اور سلیمان موضع گجرات میں آباد ہیں سلیمان کے جاوید اور پرویز ہیں۔ محمد صدیق کے عبدالغنی نمبردار اور محمد رفیق چک نمبر 19/169 ایل میں آباد ہیں۔ عبدالغنی کا محمد علی ناصر سعودیہ میں ملازم ہے اور میاں محمد دین کالونی باغبانپورہ میں اسکی رہائش ہے۔ آجکل حفیظ سینٹر گلبرگ میں گلیکسی کے نام سے کمپیوٹر کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتا ہے۔ نہایت خلیق ملنسار اور ہر دلعزیز ہے۔ اس کے تین بیٹے حماد، سعد اور حامد ہیں۔ محمد رفیق کے محمد ارشاد عبدالرزاق اور الیاس ہیں۔ محمد ارشاد کراچی میں مٹھائی کا کاروبار کرتا ہے۔ اس کے دو لڑکے ہیں۔ عبدالرزاق کے طالب، طیب، احمد اور محسن ہیں وہ حکیم ہے اور باغبانپورہ میں رہتا ہے۔ بلاقی کا تیسرا بیٹا قمر الدین لاولد فوت ہوا۔

اسی گاؤں کے جناب منصب علی ہجرت کے بعد اپنے بھائی ایوب اور والدین کے ہمراہ کوارٹرز تلمبہ روڈ۔ میاں چنوں میں آباد ہوا والدین فوت ہو چکے ہیں۔ ایوب بھی اللہ کو پیارا ہوا اس کا ایک ہی لڑکا ہے کاروبار کرتا ہے۔ منصب نہایت ہی ملنسار اور ہر دلعزیز ہے اس کے پانچ بیٹے ہیں بڑا محمود ملازمت کرتا ہے دو بیٹے قرآن حافظ ہیں دو زیر تعلیم ہیں یہ کاروباری اور مذہبی گھرانہ ہے۔

15۔ خن پوری

پور کے معنی گاؤں کے ہیں پورہ بڑے گاؤں کو اور پوری چھوٹے گاؤں کو کہتے ہیں۔ یہ چھوٹا سا گاؤں خن پورہ کے نزدیک تھا۔ ریکارڈ مال میں خن پوری ہے عرف عام کھنپری تھا۔ خن پورہ 83 نمبر پر خن پوری کا حدبست نمبر 84 تھا اس گاؤں کے جناب عبدل کے تین پسران محمد خلیل، محمد جمیل اور عبدالرزاق ہیں جو چونڈہ میں آباد ہیں۔ محمد خلیل اور عبدالرزاق لاہور میں ملازم ہیں اور محمد جمیل چونڈہ

میں کاروبار کرتا ہے۔

جناب عظیم الدین ہجرت کے بعد چونڈہ میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران منصب علی۔ نعمت علی اور محمد لطیف ہیں۔ منصب علی کے پسر لیاقت علی کے نزاکت علی اور حافظ علی ہیں۔ نعمت علی کے پسر شوکت علی کے عمران، ارسلان اور عدنان ہیں محمد لطیف کے دو پسران محمد رفیق اور محمد سرور ہیں۔ محمد رفیق کے فیصل، عتیق اور کاکا ہیں محمد سرور کا رضوان ہے شوکت علی کاروبار کرتا ہے دیگر زمیندارہ کرتے ہیں۔

اس گاؤں کے قطب دین کا خاندان بھون ضلع چکوال میں آباد ہے۔ جناب قطب دین کے 5 پسران محمد یوسف، محمد بشیر، محمد خلیل، محمد احسان اور محمد شریف محمد احسان لاولد فوت ہو چکا ہے محمد تاج، محمد یوسف کے دو لڑکے محمد رفیع اور محمد تاج ہیں دونوں کراچی میں ہیں محمد تاج نیوی میں چیف افیسر ہیں۔ محمد رفیع کے وقار اور وقاص ہیں محمد تاج کے امتیاز، بلال، آصف اور عبدالرحمٰن ہیں۔ محمد بشیر فوت ہو چکا ہے ان کا لڑکا مہدی حسن زمیندارہ کرتا ہے جبکہ ان کا دوسرا لڑکا امیر حسن فوج سے ریٹائر ہو کر لاہور ملازمت کرتا ہے۔ محمد خلیل اپنے پسران مسمیان محمد علی شوکت علی اور مبشر علی کے ہمراہ موضع اوٹھیان میں آباد ہے۔ محمد شریف کے دو لڑکے ہیں۔ آصف محمود بھون میں جنرل سٹور کے مالک ہیں۔ جبکہ عرفان جاوید نے ایف اے کیا ہے یہ بھون کا خوشحال خاندان ہے۔

16۔ دھنورا

اس گاؤں کے جناب امیر علی کا خاندان فردکہ میں آباد ہے اس کے پسر کا نام محمد صدیق تھا۔ اس کے لڑکے کا نام محمد ریاض ہے۔ جس کے لڑکے سجاد حسین وجواد ہیں۔ اس نام کا ایک گاؤں ریاست کلیسہ میں بھی تھا۔ اس کو بھی پڑھ لیا جائے۔

7۔ ڈومیلی

یہ ڈومیلی کے نام سے مشہور تھا اس گاؤں کا جناب قطب دین کا مشہور خاندان تھا۔ اس کا پسر محمد یونس نمبردار ہے اور دریاخان کے صدر بازار کا مشہور دوکاندار ہے۔ اس کے چھ پسران نصیر دین، نذیر احمد، محمد اقبال، جاوید اقبال اور ارشد محمود ہیں۔ نصیر دین کا ایک لڑکا ندیم احمد ائیر فورس میں ملازم ہے دوسرا لڑکا وسیم احمد کراچی میں ملازمت کرتا ہے تیسرا لڑکا نسیم احمد دریاخان میں ہے۔ نصیر دین کا

ایک لڑکا محمد رمضان ہے۔ نذیر احمد کے لڑکے عمران، رضوان، عدنان، رحان، فرمان اور کامران ہیں۔ محمد اقبال فوج میں میجر ہے اور اپنے لڑکوں محمد علی، محمد عمر اور حمزہ اقبال کے ہمراہ ملتان میں رہتا ہے۔ جاوید اقبال کا ایک لڑکا محمد بلال جاوید ہے۔

جناب کمال الدین کا خاندان منگوال غربی ضلع گجرات میں آباد ہے۔ اس کے پسر منظور علی ایم۔ ایس۔ سی شماریات اپنی ریاضت اور خداداد قابلیت کی بدولت گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے پروفیسر ہیں۔ برادری کے اس چمکتے اور دمکتے ستارے کے فرزند محمود الحسن ایم۔ ایس۔ سی مکنیگل انجینئر ہے۔ اس کا اپنا وسیع کاروبار ہے۔ دوسرے فرزند بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں ایم۔ ایس۔ سی کے طالب علم ہیں اپنی دنیا خود پیدا کرنے والا یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان ہے تمام اشخاص ملنسار اور دلکش شخصیت کے مالک ہیں۔

جناب الٰہی بخش کے دو پسران عزت علی اور قطب الدین تھے عزت کا محمد اسماعیل اور قطب الدین کے منصب علی اور فیض محمد ہیں منصب علی کی کوئی اولاد نہ ہے۔ فیض محمد کے تین لڑکے جلال الدین۔ تاثیر احمد اور محمد سلیمان ہیں۔ جلال الدین کا محمد ریاض ہے جس کے دو لڑکے محمد نوفل ریاض اور محمد فہد ریاض ہیں تاثیر احمد کے 5 پسران مسمیان محمد شاہد۔ نوید احمد۔ ظہیر احمد۔ صغیر احمد اور نصیر احمد ہیں۔ محمد سلیمان کے دو لڑکے راحت العین وغیرہ ہیں۔ یہ خاندان نمبر 30 شمالی میں آباد ہے۔

18۔ ڈھرکی

محکمہ مال کے ریکارڈ میں ڈھرکی درج ہے لیکن اس گاؤں کو ڈھرولہ بولتے تھے۔ یہ تحصیل جگادھری کا چھوٹا سا گاؤں تھا۔

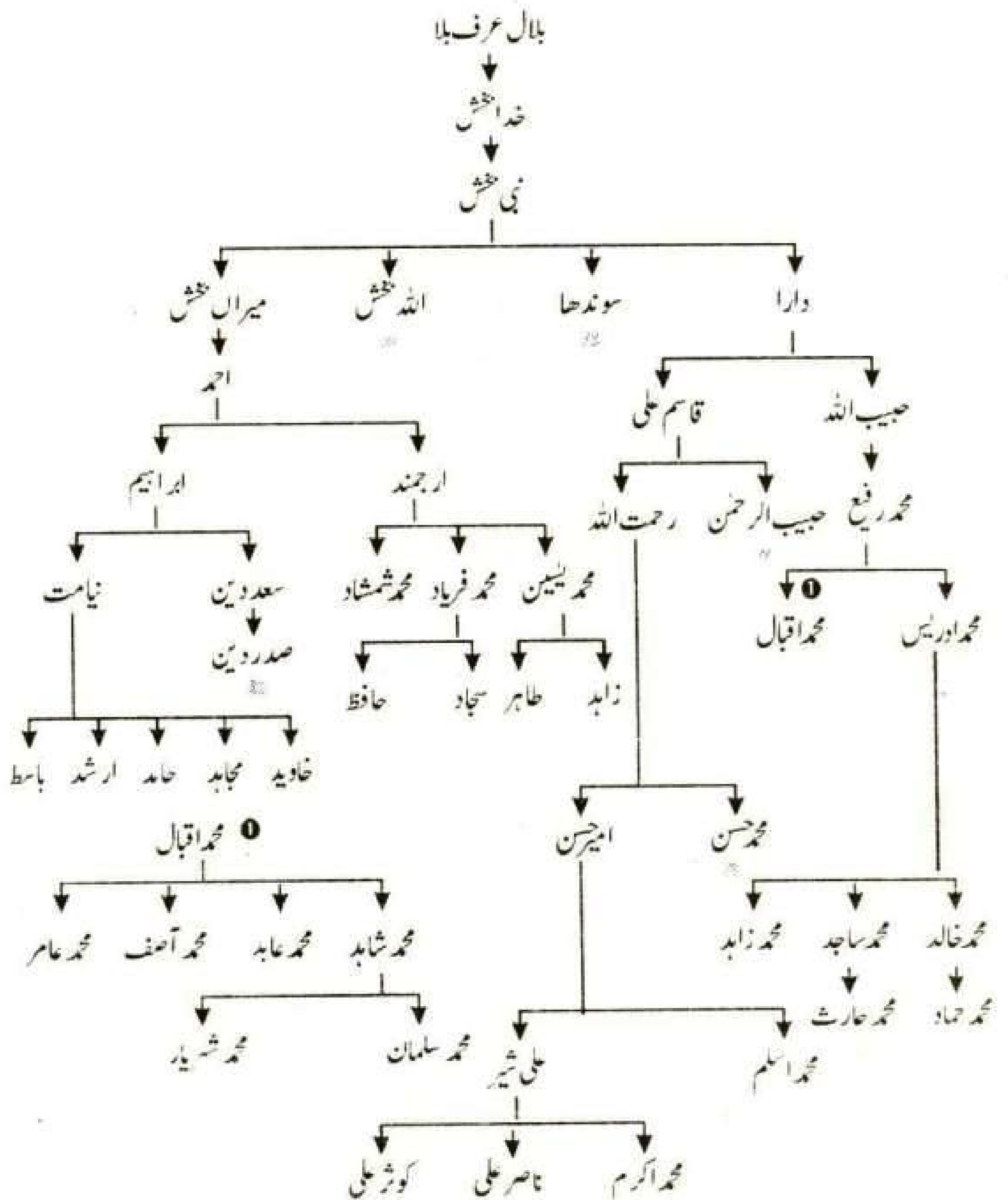
جناب ولی محمد کا پسر علی شیر ہجرت کے بعد موضع واسو میں آباد ہوا۔ جن کے آٹھ پسران نذر محمد، مسعود احمد، نثار، محمد شفیق، محمد سعید، عبدالستار، محمد اختر، افتخار احمد ہیں۔ ان میں سے مسعود احمد کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔

جناب احسان محمد عرف شانو کا خاندان موضع دینار میں آباد ہے۔ اس کا پسر ولی محمد ہے جس کا علی شیر ہے اس کے 8 لڑکے مسمیان نذر، مقصود، نثار، شفیق، سعید، عبدالستار، اختر اور افتخار ہیں، نذر کے نادر اظہر اور بابر ہیں۔

19۔ سارن

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن برارہ اور چاندنا کے درمیان واقع تھا۔ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ اکثریت ہندو اور سکھوں کی تھی۔ تین نمبردار ہندو اور سکھ تھے۔ ایک نمبردار ارائین تھا۔

ارائیوں کا ایک ہی خاندان خدا بخش ولد بلا کا تھا۔ اسی خاندان کے پاس نمبرداری تھی۔ اس خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



سارن میں اس خاندان کی بڑی زمینداری تھی۔ ہجرت کے بعد حاجی محمد رفیع افضل آباد کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا۔ وہ 1996 میں 91 سال کی عمر میں فوت ہوا۔ محمد ادریس سٹیٹ بنک میں آفسر تھے۔ فوت ہو چکے ہیں۔ اس کے لڑکے محمد خالد اور محمد ساجد سٹیٹ بنک میں افیسر ہیں۔ محمد زاہد ایڈووکیٹ ہے۔ یہ خاندان 695ای۔ گلشن راوی میں رہتا ہے محمد اقبال معروف سائنس دان پی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آر میں 20 گریڈ کے افیسر ہیں۔ 86/ بی/ لالہ زار۔ جوڈیشل کالونی میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد شاہد اقبال گلیکسو میں کوالٹی کنٹرولر ہے۔ محمد عابد اقبال سعودیہ میں کیمیکل انجینئر ہے۔ محمد آصف اقبال آئی سی۔ آئی میں مکینکل انجینئر ہے محمد عامر اقبال ایم بی اے کا طالب علم ہے محمد اقبال انجمن سے اپنی طالب علمی کے زمانہ سے منسلک رہے ہیں۔ برادری کا درد دل رکھتے ہیں۔ اعلیٰ صلاحیتوں سے مزین ہیں اب انجمن کے سینیر نائب صدر ہیں۔ جناب محمد رفیع کا خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہے۔

اس خاندان کے قاسم علی کے پسر رحمت اللہ ہجرت کے بعد چک نمبر 159 شمالی میں آباد ہوا لیکن بعد ازاں یہ خاندان چک نمبر 66 ایم ایل ضلع بھکر میں منتقل ہو گیا۔ امیر حسن کا علی شیر محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہوا اور محمد اسلم راہی نے بطور اسٹیشن ماسٹر استعفیٰ ؟ دیا دونوں بھائی مشینی (یعنی مشینوں سے) کاشت کرتے ہیں۔ محمد اکرم پولیس میں۔ ناصر علی محکمہ صحت میں اور کوثر علی محکمہ تعلیم میں ملازم ہیں محمد اسلم کا ایک ہی لڑکا ہے۔

اس طرح جناب بلال عرف بلا کا یہ خاندان کافی با اثر اور خوشحال ہے جناب محمد جمیل، محمد طارق اور محمد شکور کے خاندان دولتالہ میں آباد ہیں اور تجارت کرتے ہیں۔ محمد شکور فرانس میں کاروبار کرتا ہے۔

20۔ سٹاہری

شاہ آباد سے جگادھری تک کچی سڑک تھی جس پر 18 میل کے فاصلہ پر چھپر گاؤں تھا جہاں پولس اسٹیشن تھا جو مصطفیٰ آباد سے دو میل کے فاصلہ پر تھا۔ چھپر سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر ۔۔۔ اور اس سے مشرق میں دو میل کے فاصلہ پر یہ گاؤں تھا صرف دو ہندو خاندان مالک اراضی تھے باقی گاؤں ارائیوں کا تھا۔ اس کے ایک طرف لگہ خالصہ اور دوسری طرف پنجوری اور جاگدولی تھے۔ ملک ۔۔ مندھار بھی چند میل کے فاصلہ پر تھے یہ اس برادری کا مشہور گاؤں تھا۔

جناب یوسف علی اور دین محمد کے مشہور خاندان تھے۔ الٰہی بخش کے تین پسران غلام نبی یوسف علی اور سوندھا تھے۔ یوسف علی کے عبدالغفور اور عبدالمجید تھے۔ سوندھا کا منصب علی تھا۔ تینوں فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالمجید ریلوے میں ایس۔ ٹی۔ ای تھے۔ اور راولپنڈی میں تعینات تھے اس لئے راولپنڈی میں آباد ہوئے چند سال قبل فوت ہوئے ہیں۔ اس کے چار لڑکے مسمیان محمد اسلم ایم اے بی۔ ایڈ محمد سلیم بی اے۔ ایل ایل بی۔ محمد نسیم اور محمد اکرم ہیں۔ محمد اسلم کینیڈا میں ہے اس کے عدنان اسلم اور کامران اسلم ہیں۔ عدنان اسلم کا عثمان اسلم ہے۔ محمد اسلم پھلیل ماجرا کے اسکندر علی کا داماد ہے۔ محمد سلیم خاندانی منصوبہ بندی میں بڑا افسر تھا۔ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا واحد پسر عمران سلیم ہے۔ یہ خاندان لاہور میں آباد ہے محمد نسیم انگلینڈ میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد اکرم ڈنمارک۔ کے کوپن ہیگن میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد نسیم اور محمد اکرم انبالہ شہر کے محمد شریف کے داماد ہیں۔

جناب عبدالغفور اور منصب علی ہجرت کر کے کوٹ ارائیاں میں آباد ہوئے۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالغفور کے دو پسران عبدالستار اور علی شیر ہیں۔ عبدالستار کے تین لڑکے ہیں۔ عبدالغفار محکمہ صحت میں ڈسپنسر ہے اور سٹیلائٹ ٹاون جھنگ میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد عثمان اور محمد عادل ہیں۔ ارشد علی اور شمساد علی کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔ شمشاد علی کے تین لڑکے زبیر، شعیب اور سفیان ہیں علی شیر کے دو لڑکے ریاض احمد اور شہزاد احمد ہیں۔ ریاض احمد کا نعمان ہے۔ جناب منصب علی کے تین لڑکے محمد اشفاق، محمد رفیع اور محمد شفیع ہیں۔ کراچی میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد اشفاق کا بڑا لڑکا محمد اسحاق ہے جس کے لڑکے عدنان، سفیان اور کامران ہیں۔ محمد اشفاق کے دوسرے لڑکے محمد صداقت علی کا عابد علی ہے جبکہ ان کے تیسرے لڑکے ظفر علی کے محمد دانش اور محمد عامر ہیں۔ ان کا چوتھا پسر عمران علی ہے۔ محمد رفیع کے محمد اخلاق، محمد امتیاز، محمد اشتیاق، محمد ایاز، محمد فیاض، محمد شہباز اور ممتاز احمد ہیں۔ محمد شفیع کا پسر محمد مصطفیٰ ہے جس کے دو لڑکے محمد اعظم اور محمد عامر ہیں۔ محمد شفیع کا دوسرا لڑکا شبیر حسن ہے جس کے لڑکے عتیق اور توصیف ہیں۔ ان کے دیگر پسران مرتضیٰ، محمد ہارون رضوان اور مبین ہیں۔

جناب غلام نبی ولد الٰہی بخش کے پسران حاکم علی، ولی محمد، دین محمد پٹواری، موج دین اور محمد اسماعیل تھے۔ دین محمد مشہور پٹواری تھے لاولد فوت ہو چکے ہیں ان کی بیوی 1947ء میں شہید ہو گئی تھی ولی محمد بھی لاولد فوت ہو چکے ہیں جناب حاکم علی کے دو پسران شہزادہ اور سردار علی ہیں۔

شہزادہ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا پسر محمد الیاس ہے۔ جس کے ناصر، وسیم، ندیم اور جعفر ہیں۔ سردار علی کا پسر عبدالقیوم ہے جس کے دو لڑکے مدثر اور مزمل ہیں۔ یہ خاندان کوٹ ارائیاں میں آباد ہے۔
جناب موج دین کا پسر پروست علی ہے ریلوے سے بطور پی۔ ڈبلیو۔ آئی ریٹائر ہو کر جھنگ صدر بیرون غلہ منڈی میں آباد ہے۔ اس کا پسر مظاہر علی بنک مینجر ریٹائر ہوا ہے۔ اس کا دوسرا لڑکا محمد علی ہے۔

جناب محمد اسماعیل کے دو لڑکے قمر الدین اور محمد حنیف ہیں۔ بستی دھروپہ میں آباد ہیں۔ قمر الدین کا پسر خالد سٹیٹ بنک میں ایڈ من آفیسر ہے۔

اس گاؤں میں خدا بخش کا بڑا خاندان تھا۔ اس کے چار پسران تھے۔ کرما اور فتح محمد لاولد فوت ہوئے۔ باقی دو لڑکے دارا اور شادی ہیں۔ شادی کا برکت علی اور دارا کا غلام محمد ہوئے۔

جناب برکت علی کے تین پسران محمد حنیف، فرزند علی اور منظور علی ہیں۔ یہ خاندان کوٹ ارائیاں میں آباد ہے محمد حنیف کے دو لڑکے ڈاکٹر محمد جمیل اور محمد یونس ہیں۔ محمد جمیل کے چار لڑکے نذیر احمد، محمد سلیم، محمد نعیم اور محمد ندیم ہیں۔ محمد یونس کے محمد اختر، محمد ریاض، محمد شعیب اور محمد زاہد ہیں۔ فرزند علی کا لیاقت علی اور اس کا شفقت علی ہے۔ لیاقت علی خاندانی منصوبہ بندی میں ملازم ہے۔ منظور علی کے واجد علی اور امجد علی ہیں۔ امجد علی کے خالد اور طارق ہیں۔ یہ بااثر اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب غلام محمد کے تین پسران صغیر احمد، عزیز الدین اور ولایت علی تھے۔ صغیر احمد کے دو لڑکے بشارت علی اور شوکت علی ہیں۔ یہ خاندان ابتدا چک نمبر 223 رمانہ میں آباد ہوا۔ بشارت علی فوت ہو چکا ہے۔ علاقہ کا مشہور حکیم اور ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ ان کے تین پسران محمد اشرف، محمد اختر اور محمد ارشاد ہیں۔ شوکت علی کا پسر محمد یونس ہے۔

عزیز الدین کے تین پسران مسمیان نیک محمد، محمد رفیق اور الطاف حسین ہیں۔ نیک محمد ریلوے سے بطور گروپ انسپکٹر ایس۔ ٹی۔ ای ریٹائر ہو کر اکرم کالونی۔ بنک سٹریٹ، گل روڈ گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ اس کے طارق محمود اور نوید اختر ہیں۔ طارق محمود ویٹرنری ڈاکٹر ہے اس کا معاذ طارق ہے۔ نوید اختر پنجاب رینجرز میں انسپکٹر ہے۔ اس کا فہد نوید ہے۔ نیک محمد کی دختر ناہید عابد ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے جو چڈیالہ کے ڈاکٹر میجر عابد سے شادی شدہ ہے۔ محمد رفیق فوت ہو گیا ہے اس کے ارشد محمود اور مبشر ہیں۔ ارشد محمود کاروبار کرتا ہے اور مبشر سٹیٹ لائف میں ملازم ہے۔ یہ خاندان امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ میں مقیم ہے۔ الطاف حسین ریلوے میں ملازم ہے اس کے عبیدالرحمان۔

محمد زبیر اور محمد فیصل ہیں۔ یہ خاندان اکرم کالونی میں سکونت پذیر ہے۔ ولائت علی ٹھٹھہ جویان ضلع حافظ آباد میں رہائش پذیر ہے اس کے محمد ادریس۔ محمد سلیمان، محمد سلیم اور منیر احمد ہیں۔ اس طرح غلام محمد کا یہ وسیع خاندان متمول ہے۔

جناب شیر علی کا متمول خاندان تھا۔ اس خاندان کی دو مواضعات میں زمینداری تھی۔ شیر علی کا رحیم بخش اور اس کے دو پسران یوسف علی اور رحمت اللہ تھے۔ یوسف علی کے واجد علی اور یونس علی ہیں۔ واجد علی کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ یونس علی کے مظاہر علی اور طاہر علی ہیں مظاہر علی کے خرم مظاہر اور دانش مظاہر ہیں۔ طاہر علی کا عادل طاہر ہے۔ یوسف علی کا خاندان مسلم ٹاؤن میں آباد ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ رحمت اللہ کا پسر شوکت علی تھا۔ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا طاہر شوکت ہے۔ جس کے طارق جاوید۔ طارق محمود اور اظہر محمود ہیں شوکت علی کا خاندان کوٹ ادو ہیں ہے۔ وہ ہر دلعزیز شخص تھے۔ جمعیت العلما اسلام کے ضلعی امیر اور مدین عالم دین تھے۔ نہایت ہی ملنسار اور برادری کا درد رکھنے والے انسان تھے۔

جناب محمد اسماعیل کا خاندان لاہور میں آباد ہے اس کا پسر شبیر حسین لنڈا بازار کے مشہور تاجر تھے۔ فوت ہو چکے ہیں۔ اس کے چھ لڑکے ہیں بڑا لڑکا فاروق ہے یہ خاندان شاد باغ میں رہتا ہے۔

جناب نعمت علی کے پسران جہانگیر اور نذیر بھی لاہور میں آباد ہیں۔

جناب دین محمد کا خاندان چک نمبر 131 میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران تھے۔ سب سے بڑا اصغر علی پٹواری تھا۔ اس کا امجد علی ہے اس کے ارشد اور آصف ہیں دوسرا بشیر احمد ہے اس کے نرینہ اولاد نہ ہے صرف دو دختران ہیں تیسرا محمد خلیل ہے۔ اس کا محمود ہے اور چیرمین کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ لوکل کونسل کا چیرمین رہا ہے اس کے حامد۔ عابد۔ ماجد اور ساجد ہیں جو کراچی میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ ان کا وسیع کاروبار ہے۔ محمود ہر دلعزیز شخصیت کا مالک ہے اور یہ خوشحال خاندان ہے۔ ان کی ٹیکسٹائل فیکٹری ہے۔ حامد کا ارسلان، ماجد کا مکرم، عابد کا تیمور اور احتشام ہیں۔ جناب قدرت علی کا خاندان بھی اسی چک میں رہتا ہے اس کا ایک لڑکا ہندوستان میں فوت ہو گیا تھا۔ دوسرا بلال اسی چک میں ہے۔

جناب نوازش علی اور وزیر علی کے خاندان مرادیوں ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ نوازش علی کے چھ پسران عبدالعزیز۔ سلیمان اور یامین وغیرہ ہیں وزیر علی کے حکم الدین۔ نور الدین اور رکن

الدین ہیں۔

جناب صدیق کا خاندان چک نمبر 15/128 ایل میں آباد ہے۔ صدیق کا پسر محمد یٰسین ہے۔

جناب لال عرف لاڈون کے پسران مسمیان عالم الدین۔ محمد شفیع اور محمد یٰسین حنیف چک 127 جنوبی میں رہتے ہیں۔

جناب سعد الدین کا خاندان کالیکی منڈی میں رہائش رکھتا ہے اس کے تین پسران خلیل۔ صدیق اور لطیف ہیں۔ صدیق اور خلیل کی کوئی اولاد نہ ہے۔ لطیف کے محمد اسلم، محمد علی اور محمد اقبال وغیرہ ہیں۔ محمد اسلم سعودیہ میں ہے اس کا شاہد ہے۔

ایک دیگر سعد الدین کے دو پسران شریف اور رشید کے خاندان چک نمبر 131 جنوبی میں آباد ہیں۔ شریف کے عبد الستار، نثار اور عبد الغفار ہیں۔ رشید کے ذوالفقار اور افتخار ہیں نذیر حسین کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے اس کے پسر محمد شریف کے طاہر۔ شاہد۔ کاشف، عاطف، آصف اور طاہر ہیں۔

جناب شمس الدین کا خاندان 127 جنوبی میں آباد ہے اس کا پسر مظاہر علی بنک میں ملازم ہے۔ اس کے زاہد۔ واحد، طاہر، یوسف، شاہد اور جاوید ہیں۔

21۔ سلطان پور

یہ گاؤں مصطفیٰ آباد کے نزدیک تھا۔ اس کے ساتھ ہی فتح پور اور بھگوان پور تھے۔ 1947ء میں ہندو سکھوں نے حملہ کر کے اس گاؤں کے دس افراد کو شہید کر دیا تھا۔

جناب فیض محمد کے چار پسران ریاست علی، محمد ریاض، محمد اسلم اور شرافت علی ہیں۔ ریاست علی کے تین لڑکے محمد اعجاز، محمد امتیاز اور محمد سرفراز ہیں۔ محمد ریاض کے محمد عمران، محمد رضوان ہیں۔ محمد اسلم کے محمد شعیب، محمد عمر اور محمد ادریس ہیں جبکہ شرافت علی کا ذبیر ہے یہ خاندان فیصل آباد میں رہتا ہے۔

جناب ولی محمد کے چار پسران محمد ذاکر، عاشق علی، اصغر علی اور عبد القیوم ہیں۔ ذاکر علی کے محمد اسلم، اعجاز احمد، اختر علی، ناظم عباس، تفصیل احمد اور آصف علی ہیں۔ محمد اسلم نیوی میں لیفٹنٹ کمانڈر ہے۔ عاشق علی بی۔ ایڈ ہے اور ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ یہ خاندان چک نمبر 243 میں آباد ہے۔ تاہم عاشق علی، اصغر علی اور عبد لقیوم چک نمبر 462 میں ہیں۔

اس گاؤں میں نور بخش کا مشہور خاندان تھا۔ اس کے تین پسران سوندھا۔ حاکم علی اور ولی محمد تھے۔ جناب سوندھا گاؤں کا نمبردار تھا۔ اس کا لڑکا محمد بشیر تھا۔ جس کے دو پسران عاشق علی اور شبیر احمد ہیں۔ محمد یامین، ریاست علی اور عبدالرزاق حاکم علی کے پسران ہیں جبکہ ولی محمد کا بیٹا محمد ادریس ایڈووکیٹ ہے۔ یہ سانده خورد میں رہتا ہے۔ عاشق علی وغیرہ چک نمبر 223 ر مانہ میں آباد ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان ہے۔ جناب عبدالعزیز کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے۔ عبدالرزاق، عبدالغفار اور عبدالستار اس کے پسران ہیں۔ عبدالستار کے صابر وغیرہ چار لڑکے ہیں جبکہ عبدالغفار کے محمد عثمان اور محمد شاہ ہیں۔

محمد ابراہیم کا خاندان عربی بستی ڈاکخانہ مخدوم رشید میں آباد ہے۔ دین محمد، ارجمند، محمد عمر اور حکم الدین ٹھٹھہ جوئیاں تحصیل و ضلع حافظ آباد میں رہتے ہیں۔

جناب اصغر علی کا خاندان شاہ بکڈر میں رہائش پذیر ہے اس کے تین پسران بشارت علی۔ محمد یسین اور محمد سلیمان ہیں۔ بشارت کے عابد علی۔ غضنفر۔ عرفان اور عمران ہیں۔ بشارت علی اسلام نگر فیصل آباد میں رہتا ہے۔ عابد علی ایم بی بی ایس راہوالی میں مقیم ہے اس کے تین لڑکے ہیں۔ غضنفر، عرفان، عمران زیر تعلیم ہیں۔ یسین کے دو لڑکے ہیں سلیمان شاہ بکڈر میں مدرس ہے اس کے بھی دو لڑکے ہیں۔

محمد یوسف اس گاؤں کے مشہور آدمی تھے جو ہجرت کے بعد موضع گلاب گڑھ میں آباد ہوئے۔ ان کے دو پسران عبدالغفار اور عبدالجبار ہیں جو ماڈل کالونی کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ اس خاندان کے دیگر افراد گلاب گڑھ میں زمینداره میں مصروف عمل ہیں۔

جناب عزت کے ولی محمد کا خاندان قصبہ گجرات میں آباد ہے۔ اس کے 5 پسران محمد حسن۔ محمد عمر، محمد شفیع، نور احمد اور نذیر احمد میں سے نور احمد اور نذیر احمد حیات ہیں دیگر فوت ہو چکے ہیں۔ محمد حسن کے محمد علی اور محمد سحر ش کوٹ ادو میں رہتے ہیں زمینداره کرتے ہیں۔ محمد عمر کے دو پسران محمد حنیف اور محمد سلطان ہیں۔ محمد حنیف ایم بی بی ایس ہارٹ سپشلسٹ رورل ہیلتھ سنٹر گجرات میں تعنیات ہے۔ اس کے محمد نعیم، محمد فہیم، محمد وسیم اور محمد کلیم ہیں۔ محمد نعیم بہاولپور یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔ محمد فہیم کاروبار کرتا ہے۔ وسیم اور کلیم زیر تعلیم ہیں۔ محمد سلطان کا میڈیکل سٹور ہے۔ اس کے محمد دانش، محمد رضا، محمد حسن اور محمد زین ہیں۔ محمد شفیع لاولد فوت ہو گیا ہے نور احمد کا پسر ڈاکٹر شفیق احمد پی۔ ایچ۔ ڈی ہے اور بہاولپور یونیورسٹی میں پروفیسر ہے۔ اس کے وردان احمد۔ سلیمان احمد۔

سفیان احمد، حسان احمد اور عثمان احمد ہیں۔ نذیر احمد کے دو پسران مسمیان بشیر احمد اور محمد طاہر ہیں۔ شبیر احمد کراچی سٹیل ملز میں ملازم ہے اس کے نجیب اور طلحہ ہیں۔ محمد طاہر سٹیٹ بنک میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو کر گجرات میں رہتا ہے اور زمیندارہ کرتا ہے اس کے تیمور اور حسام ہیں۔

اس طرح ولی محمد کا یہ اعلی تعلیم یافتہ خاندان خوشحال اور بااثر ہے ڈاکٹر شفیق احمد اور بشیر احمد خان احمد پور کے علی شیر کے داماد ہیں۔

جناب عمر کا پسر فرزند علی ٹنڈو اللہ یار میں آباد ہے زمیندارہ کرتا ہے اس کا محمد شفیق ہے۔

ہجرت کے بعد جناب لیاقت علی کا خاندان چک نمبر 45 جنوبی میں آباد ہوا۔ اس کے چھ پسران ناظم علی۔ عبدالرزاق، محمد اسحاق، سجاد علی، دلشاد علی اور ارشاد علی ہیں۔ ناظم کے وشیر، شوکت اور امیر عبداللہ ہیں۔ وشیر کا مزمل ہے۔ رزاق فوت ہو چکا ہے اس کے ناصر، خضر اور ندیم بھٹائی کالونی کراچی میں دہتے ہیں۔ ناصر سوئی گیس کے محکمہ میں ملازم ہے اس کا شہزاد احمد ہے اسحاق اور سجاد فوت ہو چکے ہیں۔ سجاد کے اسکندر۔ اکبر وغیرہ ہیں جو چک میں رہتے ہیں۔ اکبر کا منیب ہے۔ دلشاد زمیندارہ کرتا ہے اس کے عالم فیاض اعجاز اور ذکی ہیں۔ ارشاد چک میں دکانداری کرتا ہے اس کے طارق شاہد۔ آصف۔ عامر۔ وقاص۔ حسیب۔ خالد اور رضا ہیں۔

22۔ شاہ پور

یہ گاؤں قصبہ بلاس پور کے نواح میں واقع تھا۔ یہ مغلوں کے آخری دور میں آباد ہوا۔ ابتداً راجپوت، پٹھان اور کھتری یہاں آباد ہوئے۔ راجپوت، پٹھان اور کھتری بالآخر ترک سکونت کر گئے اور صرف ارائیں اس گاؤں میں رہ گئے۔

جناب ماڑے کا خاندان اس گاؤں میں مشہور تھا اس کے دو بیٹے نعمت اللہ اور عبداللہ تھے۔ نعمت اللہ کا سراج الدین اور سراج الدن کا پسر عبدالستار محکمہ تعلیم میں مدرس ہے اور موضع رندھاوا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے ان کا پسر محمد شفیق ہے۔ جناب عبداللہ کے دو پسران رحمت اللہ اور نذیر حسین ہیں۔ جن کا خاندان راہوالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔

جناب واجد علی ایڈووکیٹ کا خاندان بھی اسی گاؤں میں نہایت معزز اور مشہور تھا۔ واجد علی کے والد کا نام محمد شریف ہے۔ واجد علی گوجرانوالہ میں وکالت کرتے ہیں۔

اس گاؤں کے جناب ارجمند کا خاندان تلونڈی راہوال میں آباد ہے۔ ارجمند کے چار پسران مسمیان عطاء اللہ، ثناء اللہ، امان اللہ اور کفایت اللہ ہیں۔ تعلیم یافتہ خاندان ہے۔ عطاء اللہ پٹواری، ثناء اللہ اسکول ٹیچر اور امان اللہ بنک میں ملازم ہے اور کفایت اللہ گریجویٹ ہے۔

جناب منظور حسین ولد قطب الدین پٹواری ہے اور تلونڈی میں آباد ہے۔ علی حسین ولد عزیز الدین بھی اسی گاؤں میں آباد ہے۔ جناب علاؤالدین ولد علم الدین بھی پٹواری ہے اور ماسی والا میں آباد ہے۔ فیض محمد مرالیوالہ ضلع گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ جناب عزیز احمد اور محمد یامین پسران ارجمند اور جناب ابراہیم ولد اللہ بخش گوجرانوالہ شہر میں رہتے ہیں۔ جناب رحمت اللہ موضع لیپا تحصیل پسرور میں مقیم ہے۔

اس گاؤں کے جناب عبدالطیف ولد ولی محمد تسکین ہوٹل گوجرانوالہ کے مالک مشہور شخصت ہیں۔ جناب علی حسین ولد نوازش علی موضع رندھاوا میں آباد ہیں۔ جناب ارجمند کا خاندان مچھونکا تحصیل پنڈی بھٹیاں میں آباد ہے۔ محمد اقبال ولد ارجمند کے پسران نوید اقبال، معین اقبال اور حسن اقبال ہیں۔ عبدالخالق ولد ارجمند کے اظہر حسین وغیرہ ہیں۔ محمد اقبال پنڈی بھٹیاں میں کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں۔

جناب خدابخش کے پسران شان محمد اور فتح محمد ہجرت کے بعد سرگودھا میں آباد ہوئے۔ شان محمد کا مظاہر علی اور اس کے لڑکے مظاہر علی اور علی شان ہیں ان کی برطانیہ میں رہائش ہے فتح محمد کے تین لڑکے محمد سلطان۔ محمد رحمان اور محمد خان ہیں۔ محمد سلطان کے اکرام۔ اسلام۔ افضلال اور ایجاد ہیں محمد خان کے محمد عرفان، محمد عثمان، محمد عمران اور محمد عدنان ہیں۔ محمد رحمان کے محمد شاہد اور محمد عاطف ہیں۔ یہ خاندان اب غازی روڈ لاہور میں رہتا ہے۔

جناب سراج الدین مرحوم کا ایک پسر علم الدین تھا جو ہجرت کے بعد موضع سلکھنا میں آباد ہوا۔ ان کے پسران عبدالحمید، عبدالستار اور محمد ظفر ہیں۔

عبدالحمید کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے جبکہ عبدالستار کے لڑکے ذوالفقار ملازم پی اے ایف کراچی، عبدالجبار اور محمد اقبال ہیں۔ عبدالجبار کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔

محمد ظفر کے دو پسران محمد ظہیر اور محمد اظہر بی اے ہیں جو کراچی میں اپنے والد کے ہمراہ کاروبار کرتے ہیں اور مسلم لیگ کوارٹرز ناظم آباد نمبر ا، کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

اس گاؤں کے علم الدین کا ایک ہی لڑکا عبدالستار ہے جو گوجرانوالہ شہر میں آباد ہے۔

عبد الستار کے پسران ذوالفقار علی، عبدالجبار، عبدالغفار، محمد اقبال اور عرفان ہیں۔ ذوالفقار کا پسر محمد سہیل کراچی میں کاروبار کرتا ہے جبکہ جبار کا عمر جبار بفر زون کراچی میں رہائش پذیر ہے غفار کے پسران وقار اور وقاص گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔

جناب نور بخش کا پسر علی شیر ہجرت کے بعد موضع وزیر پور نارووال ضلع میں آباد ہوا۔ علی شیر کا واحد علی ہے جس کے تین پسران طارق، عارف، اور آصف ہیں۔

جناب عزیز الدین کے تین لڑکے سعید الدین، جمیل احمد اور علی حسن تھے۔ سعید الدین وفات پا چکا ہے اور ان کے پسران عبدالقیوم، عبدالواحد اور ریاض الدین کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالقیوم لیکچرار ہے۔ علی حسن کے پسران راہوالی میں آباد ہیں۔ جمیل احمد کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے یہ بھی راہوالی میں آباد ہیں۔

حاجی مولا بخش کا خاندان راہ والی میں آباد ہے ان کا ایک ہی پسر محمد صدیق ہے اور محمد صدیق کے پسر کا نام علی نواز ہے جس کے چھ لڑکے مسمیان شفیق احمد، رفیق احمد، رشید احمد، عبدالمجید، بابر اقبال اور سرفراز احمد ہیں۔ ان میں سے شفیق احمد پاکستان اسٹیل ملز میں ملازم ہے اور گلشن حدید کراچی میں رہائش پذیر ہے۔ رفیق احمد شوگر مل مورو سندھ میں ملازم ہے اور ناصر کالونی کراچی میں مقیم ہے۔ رشید احمد اور سرفراز کی راہ والی میں عسکری اسٹیٹ ایجنسی ہے جبکہ عبدالمجید اور بابر اقبال صلالہ سلطنت آف عمان میں ملازم ہیں۔

حاجی محمد قاسم کا خاندان ہجرت کے بعد راہوالی میں آباد ہوا۔ اس کے پسر رحمت اللہ کا عبدالمجید تھا اس کے تین لڑکے مسمیان مشتاق احمد، محمد سلیمان اور محمد سلطان ہیں مشتاق احمد زمینداری کرتا ہے اس کے لڑکے احمد کے تاسر محمد اور عاصم ہیں۔ محمد سلیمان اسکول ٹیچر ہے اس کے دو پسران محمد خورشید احمد اور محمد راحیل ہیں۔ محمد خورشید بی فارمیسی ایم بی اے اپنے لڑکے اسامہ خورشید اور بیگم روبینہ خورشید بی فارمیسی ایم فل کے ساتھ اسٹریلیا میں مقیم ہے۔ محمد سلطان ایم اے ایم ایڈ فیڈرل گورنمنٹ اسکول گوجرانوالہ کینٹ میں ٹیچر ہے۔ اس کے تین لڑکے محمد عرفان۔ محمد عمران اور محمد عامر ہیں اس خاندان کا سربراہ بڑا زمیندار اور گاؤں میں با اثر تھا۔ محمد سلطان کا محمد عرفان سی۔ اے ہے جبکہ محمد عمران بی ایگریکلچرل آفسر ہے۔

جناب اسحاق قادری کا خاندان مچھونکا تحصیل پنڈی بھٹیاں میں آباد ہوا اس کا پسر جاوید اسحاق

ہے جو گورنمنٹ کالج سرگودھا میں اسٹنٹ پروفیسر ہے۔ اس کی زوجہ خالدہ یسین گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول سوندھا ضلع شیخورہ میں ہیڈ مسٹریس ہے۔

جناب عبداللہ کا خاندان راہوالی میں رہائش پذیر ہے اس کے دو پسران نذیر حسین اور رحمت اللہ ہیں۔ نذیر حسین کے ریاست علی، جبار علی، محمد سلیم، ذاکر علی، واجد علی اور تصور علی ہیں۔ سلیم اور ذاکر فوت ہوئے۔ واجد علی پور چٹھہ کے ہائی اسکول سے بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوا۔ اس کا پسر امجد علی ایم اے ہے۔ واجد علی اب راہوالی میں ایک پرائیویٹ اسکول کا مالک ہے تصور علی کے آصف۔ ثاقب اور سہیل ہیں۔ اس کی دختر شاہین ایم بی بی ایس ڈاکٹر گنگارام ہسپتال لاہور میں ملازم ہے اس کی دوسری دختر نوشین ایم بی بی ایس کے آخری سال میں ہے۔ ذاکر علی کے عارف علی۔ محسن علی اور ثقلین ہیں۔ محسن کا احسن ہے۔ رحمت اللہ کے 3 پسران مسمیان ظفر علی، نثار علی اور تصور علی ہیں۔ ظفر علی کے چار لڑکے ہیں۔ جن میں سے قیصر اور یاسر جرمنی میں ہیں اور ناصر ترکی میں ہے۔ قیصر کے پسران بھی جرمنی میں ہیں۔ نثار کے 3 لڑکے افتخار۔ خالد اور تنویر ہیں۔ افتخار ملازمت کرتا ہے خالد دوکاندار ہے۔

جناب محمد یسین کا خاندان بھی راہوالی میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد لطیف اور محمد الیاس ہیں۔ لطیف کے یوسف، آصف، فیصل، عاطف، عابد اور طاہر ہیں۔ الیاس کے ناصر، نعمان اور بابر وغیرہ ہیں۔ الیاس سعودیہ میں ہے۔

امان اللہ، کفایت اللہ، ثنا اللہ اور عطاء اللہ حقیقی بھائی ہیں یہ خاندان کاروبار کرتا ہے۔ ثناء اللہ کے پسران ٹرانسپورٹر ہیں۔ یہ خاندان بھی راہوالی میں رہتا ہے۔

عبداللطیف کا خاندان جلابالا میں آباد ہے اس کا پسر انور محکمہ ٹیلیفون میں ملازم ہے۔

جناب غلام محمد کا خاندان ہجرت کے بعد راہوالی میں آباد ہوا اس کے تین پسران سراج الدین، محمد ابراہیم اور محمد صدیق ہیں۔ سراج کا محمد بشیر ہے اس کے تین لڑکے محمد قدیر، محمد انور اور محمد آصف ہیں محمد قدیر ایڈووکیٹ ہے۔ محمد انور کاروبار کرتا ہے۔ محمد آصف لاٹری سکیم کے تحت امریکہ میں ہے۔ محمد قدیر کا حماص ہے۔

23۔ فتح پور

یہ گاؤں مصطفیٰ آباد سے دو میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس جگہ اس برادری کے سات گاؤں ایک دوسرے سے ملحقہ تھا۔

1947 میں ہندوں اور سکھوں کے حملہ میں اس گاؤں کے پندرہ اشخاص شہید ہوئے۔ شہید ہونے والوں میں جناب قطب الدین۔ جناب اللہ دیا۔ جناب برکت علی، جناب گل امیر اور جناب علم الدین جناب عنائت علی شامل ہیں۔

اس گاؤں کے تین نمبر دار مسمیان رحمت اللہ۔ ارجمند اور کلو تھے۔ جناب عید محمد کے تین پسران مسمیان ارجمند، حاکم علی اور رحیم نواز تھے۔ ارجمند کے دو لڑکے احسان محمد اور محمد شفیع ہیں۔ احسان محمد کے محمد ادریس۔ اور مہربان علی ہیں محمد ادریس ہرن کرن ڈاکخانہ جٹانوالی اور نذیر حسین اور مہربان کھرک ڈاکخانہ کا مونکی تتلے عالی میں آباد ہیں محمد شفیع کا مشتاق احمد ہے۔ حاکم علی کا محمد رفیق اور اس کا محمد شریف ہے۔ مشتاق احمد اور محمد شریف کا خاندان چک نمبر 46 جنوبی میں رہائش پذیر ہے۔ رحیم نواز کے پسر نواب علی کا ارشد علی ایڈووکیٹ ہے یہ خاندان چک 46 جنوبی (نیو سٹلائٹ ٹاون) میں مقیم ہے۔ عیدو کا جملہ خاندان خوشحال ہے۔

جناب محمد اسماعیل ولد نانون کے پسر دین محمد کا فرزند علی ہے جس کے دو لڑکے امجد علی اور ندیم اسی چک میں رہتے ہیں۔

جناب محمد اسماعیل ولد قادر بخش کے تین پسران مسمیان نذیر حسین، محمد جہانگیر اور غلام حسین ہیں۔ نذیر حسین کا بشیر احمد ہے جو بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سکینڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کا سیکریٹری ہے اور ریناله خورد میں آباد ہے۔ محمد جہانگیر کے جاوید اقبال، شاہد اقبال، فرحت اقبال، مبشر اقبال۔ معظم اقبال، راشد اقبال اور طاہر اقبال ہیں۔ یہ خاندان مدینہ کالونی میں سکونت پذیر ہے۔ جاوید اقبال محکمہ صحت ہیں اور فرحت اقبال سی۔ ایم۔ اے میں ملازم ہے۔

جناب محمد عبد اللہ کے پسران محمد حسن اور گوہر علی کے خاندان چک نمبر 243 صاہو آنہ میں آباد ہیں۔ گوہر علی کے محمد الیاس اور ارشاد حسین ہیں۔ محمد الیاس سعودیہ میں ہے جبکہ ارشاد حسین کوئٹہ میں ہیڈ کنسٹیبل ہے۔

جناب نذیر حسین کا خاندان اسی چک میں آباد ہے۔ اس کا ذاکر علی ہے۔ جس کے مشتاق احمد، اشفاق اور الطاف حسین ہیں۔ مشتاق احمد اسکول ٹیچر ہے۔

اس گاؤں میں گل امیر کے دو پسران جناب رحمت علی اور جناب علم الدین تھے گل امیر اور ان کے لڑکے علم الدین اور ان کے چچا جناب عنایت علی کو ہجرت کے روز گھر سے روانگی کے وقت سکھوں نے حملہ کر کے شہید کر دیا تھا۔ انکا بڑا بیٹا رحمت علی بھی زخمی حالت میں پاکستان آیا اور چک نمبر ۲۸ جنوبی سرگودھا میں آباد ہوا۔

علم الدین شہید لاولد تھا اور رحمت علی کے دو پسران شوکت علی صابری اور واجد علی صابری ہیں اول لذکر ریٹائرڈ ماسٹر چیف پیٹی آفیسر ہے اور آج کل امریکہ میں ملازم ہے اس کے چار لڑکے آصف علی (I.Com) غلام مصطفیٰ بی کام غلام مرتضیٰ اور عبدالخالق سرور کالونی، ماڑی پور روڈ، کراچی میں رہتے ہیں جن میں سے دو کاروبار کرتے ہیں اور دو زیر تعلیم ہیں۔ آصف علی کا عبدالباسط ہے۔ واجد علی صابری ایم، ایڈ ہیں اور مسرور کالونی میں مسرور چلڈرن اکیڈمی کے نام ایک ہائی اسکول چلا رہے ہیں اس کے پسران کاظم علی۔ معظم علی اور محسن علی ہیں۔

واجد علی اور شوکت علی قابل فخر انسان ہیں۔ دونوں بھائی نہایت ہی ملنسار،، حلیم الطبع اور پرہیز گار ہیں۔ دونوں نہایت ہی خوشحال ہیں۔

اس گاؤں میں رحمت اللہ نمبر دار کا خاندان سات پشتوں سے نمبر دار تھا۔ حبیب اللہ کے دو لڑکے تھے۔ عبداللہ شہید ہو گیا تھا۔ رحمت اللہ کا لڑکا منظور حسین سائین ہے جس کے دو پسران خالد حسین اور طارق حسین ہیں۔ منظور حسین سائین ریلوئے ہیڈ کوارٹر میں ملازم ہے خالد حسین بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ اور طارق حسین زمیندارہ کرتا ہے اور شیخوپورہ میں محلہ محمد پورہ جنڈیالہ روڈ مکان نمبر 183 گلی غلام حیدر شاہ میں مقیم ہے۔

اللہ دیا کا خاندان موضع کھرک ڈاکخانہ کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔ اس کے لڑکا نام محمد حنیف ہے جس کے دو پسران عدیل حنیف اور وکیل حنیف ہیں۔

ارجمند نمبر دار کا بڑا خاندان ہے۔ ارجمند اس گاؤں کا صاحب حیثیت نمبر دار تھا۔ یہ خاندان اب سرگودھا میں آباد ہے۔ اس کا شجرہ نسب ذیل ہے۔

- مولا بخش
  - ارجمند
    - قطب الدین
      - علم الدین
        - سجاد علی
          - خرم سجاد
        - عبدالستار
        - نثار احمد
          - اکاش نثار
        - عبدالجبار
        - محمد طارق
        - محمد عارف
      - غلام محی الدین
        - فرخ عمران
        - محمد عادل
      - اکبر علی
        - وقاص اکبر
        - بلال اکبر
    - قمر الدین
      - علی حسن
        - وسیم الحسن
        - نوید الحسن
      - محمد انور
        - ندیم انور
        - عاصف انور
        - کاشف انور

قطب الدین اور قمر الدین کا خاندان نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا میں آباد ہے۔

علم الدین چک 46 شمالی میں دوکانداری کرتا ہے اسکے محمد طارق اور محمد عارف ہیں۔ سجاد علی بھی کاروبار کرتا ہے۔ عبدالستار فرانس میں نثار احمد پاکستان آرمی میں ہے عبدالجبار۔ محمد طارق اور محمد عارف باپ کے ساتھ کاروبار میں شامل ہیں۔

غلام محی الدین ایم کام۔ نیشنل بینک میں بطور زونل چیف کام کر رہے ہیں ان کی رہائش 3-A صادق آباد کالونی کالج روڈ سرگودھا ہے۔ فرخ عمران ڈینٹل سرجن ہیں۔ جس کا اپنا کلینک ہے۔ محمد عادل زیر تعلیم ہے۔

اکبر علی پاسکو میں جنرل منیجر ہیں ان کی تعلیم ایم کام ہے۔ ان کی رہائش چوہدری ہاؤس گرین ٹاؤن نزد رحمانیہ دواخانہ سرگودھا ہے۔ علی حسن چک 46 شمالی سرگودھا میں رہائش پذیر ہے ایم۔ ای

ایس سے ریٹائر ہوا ہے اور اب پرائیویٹ ملازمت کر رہا ہے۔

انور علی گرین ٹاؤن سرگودھا میں رہائش رکھتا ہے اور ایم۔ ای۔ ایس میں ملازم ہیں ندیم انور سعودی عرب میں ہے۔

جناب دین محمد ولد رحمت اللہ کا پسر محمد صدیق ہجرت کے بعد چک 46 شمالی میں آباد ہوا اس کے چار لڑکے مسمیان محمد شفیق۔ محمد رفیق، محمد عتیق اور محمد عمیق ہیں، محمد شفیق دکانداری کرتا ہے اور محمد صدیق اور محمد رفیق کاشت کاری کرتے ہیں۔ ان کی اراضی فروکہ میں ہے۔

جناب گلاب کے دو پسران منصب علی اور اللہ دیا تھے۔ اللہ دیا کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ منصب علی کا بشیر احمد تھا فوت ہو چکا ہے بشیر احمد کے تین لڑکے تصور علی، عاشق علی اور ذاکر علی وریال کلاں میں آباد ہوئے تصور علی اور اس کا لڑکا ناصر علی کاشت کاری کرتے ہیں اس کے لڑکے ساجد علی اور منور حسین فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔ عاشق فوت ہو چکا ہے۔ ذاکر علی اور اس کے پسران فاروق اور محمود ملازمت کرتے ہیں۔ اس کے دیگر پسران افضل اور رضوان زیر تعلیم ہیں فاروق کا یاسر ہے۔

جناب کریم بخش کا پسر علی بخش تھا۔ جس کا اللہ دیا تھا۔ اس کے تین پسران وزیر علی۔ صدر دین اور محمد شریف تھے۔ صدر دین کی نرینہ اولاد نہ ہے باقی دونوں بھی فوت ہو گئے ہیں وزیر علی کے عبداللطیف، واجد علی اور محمد یامین ہیں۔ عبداللطیف کی اولاد نہ ہے واجد علی کے فاخر علی، رضوان علی، عمران علی، عثمان علی اور زمان علی ہیں۔ یہ خاندان ملاء کے تحصیل کامونکی میں آباد ہے محمد یامین کے دو لڑکے ہیں۔ جن میں سے محمد نعیم دکانداری کرتا ہے۔ محمد شریف کا محمد جمیل ہے جس کے تین پسران مسمیان جمیل حسن۔ محمد رشید اور سعید حسن ہیں۔ جمیل حسن ملازمت کرتا ہے گلشن راوی میں مقیم ہے اس کا مدثر جمیل ہے محمد رشید ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس گوجرانوالہ میں آڈیٹر ہے اس کے ہارون رشید اور عادل رشید ہیں یہ خاندان گوجرانوالہ میں آباد ہے۔ سعید حسن گوجرانوالہ کمشنر آفس میں سپرنٹنڈنٹ ہے نوناری کالونی لاہور میں مستقل رہائش ہے۔ سردست گوجرنوالہ میں ان کی رہائش ہے۔

جناب اللہ بخش کے پسر سعد الدین ہجرت کے بعد چک نمبر 46 شمالی میں آباد ہوئے اس کے چار کے مسمیان محمد رشید۔ محمد حنیف۔ کفایت اللہ اور عنایت اللہ ہیں۔ محمد رشید کے محمد سرور اور محمد انور ہیں۔ محمد رشید محکمہ نہر سے ریٹائر ہوا ہے۔ اس کے دونوں لڑکے واپڈا میں ملازم ہیں۔ محمد سرور کے محمد عرفان محمد عثمان۔ محمد عمران اور محمد رضوان ہیں۔ محمد انور ملازمت کرتا ہے۔

محمد حنیف واپڈا سے ریٹائر ہوا ہے اس کے عبدالخالق۔ عبدالحمید۔ محمد سلیم اور محمد بشیر ہیں۔ عبدالخالق واپڈا میں ملازم ہے اس کے محمد عامر اور محمد آصف ہیں عبدالحمید کا کلینک ہے اس کا محمد نذیر احمد ہے محمد سلیم ایم۔ای ایس میں ملازم ہے۔ اس کے محمد وسیم اور محمد سلیم ہیں۔ محمد شبیر مکینک ہے اس کا شمس سہیل ہے۔ عبدالحمید۔ محمد سلیم اور محمد بشیر کی ٹریکٹروں کی ورکشاپ ہے۔

کفایت اللہ کے ڈاکٹر طارق محمود۔ طاہر محمود اور کاشف محمود ہیں۔ طارق محمود گورنمنٹ ملازم ہے اور دیہی مرکز صحت نعمان میں میڈیکل آفسر ہے طاہر محمود واپڈا میں ملازم ہے۔

عنایت اللہ کے محمد اسد اللہ۔ سمیع اللہ اور امان اللہ ہیں۔ محمد اسد اللہ کاروبار کرتا ہے اس کا حیدر علی ہے۔

جناب فتح محمد کا پسر نتھو تھا جس کے تین پسران اللہ بخش، رحمٰن اور محمد تھے۔ اللہ بخش کے تین لڑکے مسمیان عبداللہ۔ رحمت اللہ اور محمد شفیع تھے۔ عبداللہ کی نرینہ اولاد نہ ہے صرف ایک لڑکی ہے۔ محمد شفیع کی بھی صرف دو لڑکیاں ہیں۔ رحمت اللہ مشہور پٹواری تھا اس کے تین لڑکے عبدالخالق۔ عبدالمالک اور محمد خالد ہیں۔ عبدالخالق فوج میں ملازم تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کے نعیم جاوید۔ محمد عظیم شہزاد اور ثاقب کلیم شہزاد ہیں نعیم جاوید ہومیو ڈاکٹر اور مشہور صحافی ہے اس کا لائف میڈیکل سٹور بھی ہے چوک نور شاہ کوٹ ادو میں آباد ہے۔ اس کے زین نعیم جاوید اور حمزہ نعیم ہیں۔ محمد عظیم شہزاد بی اے کاروبار کرتا ہے۔ ثاقب کلیم شہزاد اٹامک انرجی ڈی۔ جی خان میں ملازم ہے۔ عبدالمالک کے 6 لڑکے مسمیان محمد سلیم۔ ندیم اختر۔ وسیم اختر۔ فہم اختر محمد طاہر اور محمد ناصر ہیں۔ محمد خالد کے محمد شاہد۔ محمد ارشد۔ محمد امجد اور محمد عدنان ہیں یہ خاندان وارڈ نمبر 13 کوٹ ادو میں آباد ہے۔ محمد شاہد اٹامک انرجی پلانٹ چشمہ میں ملازم ہے۔

محمد عرف محمدو کے تین لڑکے نجیب الدین عرف جیبو۔ عبدالرحیم اور قطب الدین ہیں۔ نجیب الدین کے نصیر الدین اور علی نواز ہیں علی نواز کا محمد ابراہیم ہے یہ خاندان چک نمبر 223 رمانہ میں رہائش پذیر ہے۔ عبدالرحیم کا محمد یوسف اور اس کے علی حسن اور نذیر حسین ہیں۔ عبدالرحیم کا خاندان چک نمبر 39 شمالی میں رہتا ہے۔

جناب عبدالرحیم کا خاندان موضع بل تحصیل وزیر آباد میں رہتا ہے اس کا پسر بشارت ہے جس کے 5 لڑکے یونس، یوسف، الیاس، ریاست اور عباس ہیں۔ یونس گاؤں میں زمیندارہ کرتا ہے اس کے

شہباز۔ دلشاد اور عثمان ہیں۔ یوسف مرحوم کے رمضان اور عرفان ہیں عرفان حافظ قرآن ہے۔ الیاس کی نرینہ اولاد نہ ہے ریاست کے فہد اور اسد ہیں۔ الیاس واپڈا میں ملازم ہے اور لاہور میں رہتا ہے۔

محمد عمر، محمد رمضان اور محمد شبیر کا خاندان کھتریاں جہانیاں میں رہتا ہے اور زمیندارہ کرتا ہے تاہم محمد عمر کا پسر محمد رفیق گوجرانوالہ میں ملازمت کرتا ہے۔ محمد رمضان کے چھ اور محمد شبیر کے بھی چھ لڑکے ہیں۔

ہجرت کے بعد جناب فتح محمد کا خاندان چک نمبر 243 صابووالہ میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران نجیب الدین اور دین محمد تھے۔ نجیب الدین کے 5 لڑکے مسمیان جعفر علی، عاشق علی، تصور علی، ریاست علی اور اشرف علی ہیں۔ جعفر علی کا امجد علی ایم ایس سی ہے۔ عاشق علی لاہور میں اکاؤنٹنٹ ہے اس کے ممتاز حسین، اقرار حسین، طاہر علی اور زاہد علی ہیں۔ یہ خاندان لاہور میں رہتا ہے۔ تصور علی کے خالد اور سرفراز ہیں۔

ریاست علی کے محمد سلیم اور محمد ندیم ہیں۔ اشرف علی ایس ایس ٹی ہے اس کے وسیم اشرف اور نعیم اشرف ہیں۔ دین محمد کے دو پسران محمد صدیق اور عبداللطیف ہیں۔ محمد صدیق کے محمد اقبال، اخلاق حسین، محمد علی اور ریاض احمد ہیں۔ اخلاق حسین جرمنی میں ہے۔ محمد علی ایم بی اے اسٹریلیا میں ہے۔ عبداللطیف کے جاوید احمد اور غلام مصطفیٰ ہیں۔

جناب شوکت علی کا خاندان رتہ گورایہ میں آباد ہے اس کے دو پسران شرافت علی اور اکبر علی ہیں۔ شرافت علی کے اشفاق وغیرہ چار لڑکے ہیں۔

24۔ فرید پور

یہ گاؤں ریلوے اسٹیشن براراہ اور چاندنا کے درمیان مصطفیٰ آباد سے دو میل دور ریلوے لائن کے نزدیک واقع تھا اس کے ارد گرد اس برادری کے سات گاؤں تھے۔ فرید الدین نے آباد کیا تھا۔ اس لئے فرید پور نام ہوا۔

امیر دین کا بڑا خاندان تھا اس کے تین پسران نتھا، پیر بخش اور نور بخش تھے۔ پیر بخش کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ جناب نتھا کے تین لڑکے قطب الدین۔ جان محمد اور کرم بخش ہیں۔ کرم بخش لاولد فوت ہوا۔ قطب الدین کے اللہ دیا اور عبداللطیف ہیں۔ اللہ دیا کے علی نواز، قدرت علی اور محمد سلیمان ہیں۔

علی نواز کا بشیر احمد ہے۔ قدرت علی واپڈا میں ہیڈ کلرک تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے۔ زکوٰۃ عشر کمیٹی کا چیرمین ہے۔ اس کے 5 لڑکے مسمیان شفیق احمد۔ محمد محمود۔ محمد اشفاق، امتیاز احمد اور اشتیاق احمد ہیں۔ شفیق واپڈا میں ملازم ہے محمد محمود پاور تھرمل کوٹ ادو میں اسسٹنٹ انجینئر ہے۔ محمد اشفاق مظفر گڑھ تھرمل میں اسسٹنٹ انجینئر ہے۔ امتیاز احمد پی ایس سی کوٹ ادو میں لیبارٹری اسسٹنٹ ہے اور اشتیاق احمد پی ایس سی ذکریا یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے۔

محمد سلیمان محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر ملازم ہے۔ عبد الطیف کے پسر فرزند علی کے محمد سلیمان۔ محمد سلیم۔ شمیم احمد اور محمد اقبال ہیں۔ محمد سلیمان محکمہ ٹیلیفون اور محمد نسیم محکمہ انکم ٹیکس میں ملازم ہیں۔ جان محمد کا پسر کریم بخش نمبر دار تھا۔ جس کے تین لڑکے مسمیان محمد شریف امیر حسین اور نذیر حسین ہیں۔ امیر حسین کے شمیم احمد اور ندیم احمد ہیں دونوں واپڈا میں ملازم ہیں۔ نذیر حسین نمبر دار ہے اس کا محمد یسین ہے جو واپڈا میں ملازم ہے۔ محمد یسین کے چار لڑکے محمد اسلم، محمد سلیم، محمد ارشد اور محمد اشرف ہیں۔ محمد اسلم اور محمد سلیم بھی واپڈا میں ملازم ہیں۔ اس خاندان کی مستقل رہائش بستی عادل ڈاکخانہ مخدوم رشید ضلع ملتان میں ہے۔ یہ بااثر اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب نور بخش کے تین پسران برکت علی، صدر دین اور اکبر علی تھے۔ برکت علی کے شمس الدین۔ قمر الدین۔ اور محمد حنیف تھے۔

جناب شمس الدین گورنمنٹ ہائی اسکول شاہ آباد میں ہر دلعزیز استاد تھے۔ برادری کا درد رکھتے تھے انہوں نے برادری کو تعلیم کی طرف راغب کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ 1947 میں پاکستان آکر گورنمنٹ ہائی اسکول میانوالی میں تعینات ہوئے اور وہیں سکونت اختیار کی انکے دو فرزند بدر الدین اور ظفر الدین ہیں بدر الدین کراچی میں آباد ہے اس کے لڑکے کا نام فخر الدین ہے ظفر الدین قتل ہو چکا ہے۔ اس کا لڑکا نظر الدین ہے محمد حنیف کے دو پسران محمد علی اور احمد علی ہیں۔ میاں والی میں رہتے ہیں۔ محمد علی کے محمد نواز، احمد نواز، حق نواز، امیر نواز اور عدیل نواز ہیں۔ احمد علی کے محمد انوار، نوید عمار محمد ابرار، محمد اظہار اور احمد فراز ہیں۔

قمر الدین کا ایک ہی پسر جلال الدین تھا فوت ہو چکا ہے۔ جلال الدین ماسٹر شمس الدین کا داماد تھا۔ اس کے دو لڑکے صلاح الدین اور ضیاء الدین ہیں۔

صدر دین کے 5 پانچ پسران محمد صدیق، محمد رفیق، عبد اللطیف، محمد خلیل اور محمد شبیر ہیں۔

محمد صدیق لاولد فوت ہو چکا ہے۔ محمد رفیق کے محمد مشتاق، محمد شمشاد اور محمد اسحاق ہیں۔ محمد مشتاق ڈائریکٹر تعلیم کے دفتر میں سٹینو ہے محمد شمشاد پولیس میں اور محمد اسحاق فوج میں ملازم ہے۔ عبداللطیف کے 3 لڑکے محمد اشتیاق۔ محمد افضل اور محمد اشفاق ہیں۔ محمد خلیل کا پسر محمد سلیم صحافی ہے اور روزنامہ جنگ لاہور سے منسلک ہے اس کے دو لڑکے محمد نسیم اور محمد کلیم ہیں۔ محمد شبیر کے حمید احمد اور تنویر احمد ہیں۔ اکبر علی کا پسر عبدالعزیز ہے۔ جس کے دو فرزند اختر علی نسیم اور مختار علی شاکر ہیں۔ اختر علی نسیم کے کوثر علی۔ نصرت علی، اعجاز علی، عمران علی، عرفان علی، غفران علی اور ذیشان اختر ہیں۔ مختار علی شاکر کے ہارون علی، راشد مختار ثاقب مختار اور ساجد مختار ہیں۔ صدر الدین اور اکبر علی کا جملہ خاندان چک نمبر 48 شمالی میں آباد ہے۔ باثر خاندان ہے۔

جناب عبداللہ ولد مولا بخش کے پسران عبداللطیف، علی گوہر اور محمد یاسین ہیں۔ عبداللطیف کا محبوب الٰہی اور علی گوہر کا محمد ایوب ہے۔ مولا بخش کا دوسرا پسر صدر دین تھا فوت ہو چکا ہے اس کا واحد پسر خلیل ہے جس کے محمد رشید اور کوثر علی ہیں۔ یہ خاندان فروکہ میں آباد ہے۔ جناب غلام بھیک ولد عظیم الدین کے پسران محمد یاسین اور محمد یامین واسو میں آباد ہیں۔ محمد ادریس کے عبدالمجید، محمد طاہر ۔ محمد انور اور محمد شاہد ہیں۔ عبدالمجید کے لڑکے محمد رضوان، محمد عثمان، محمد سلمان اور محمد ذیشان ہیں۔ محمد یامین کے محمد رفیق، محمد شفیق، محمد شکیل اور محمد راحیل ہیں۔ یہ تمام خاندان تعلیم یافتہ اور باثر ہے۔

جناب محمد مہدی کا خاندان بھی واسو رہتا ہے۔ اس کا عالمگیر لاولد فوت ہوا۔ دوسرے لڑکے صدر الدین کے پسر صابر علی کے مبارک علی، محمد انور، محمد سرور اور محمد مختار ہیں۔ مبارک علی کے لڑکے محمد نوید، محمد تنویر، محمد وقار اور محمد جبار ہیں۔ محمد انور کے وقار اور عدنان ہیں جبکہ محمد سرور کا عثمان غنی اور محمد مختار کا محمد ذیشان ہے۔

جناب محمد شریف اپنے پسران مسمیان محمد اشرف، محمد اسلم اور محمد شفیق کے ہمراہ پھالیہ میں رہتا ہے۔

جناب منظور حسین کے دو پسران سردار اور کالو ہیں سردار کے تین لڑکے ہیں جو سعید آباد کراچی میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب محمد یامین، محمد یاسین پسران محمد شریف کوئٹہ میں آباد ہیں۔ محمد یامین واپڈا میں ایس ڈی سی ہے۔ محمد یاسین واپڈا کوئٹہ میں ملازم ہے۔ اس کا پسر محمد سلیم واپڈا تربت میں ملازم ہے۔

اس گاؤں کے جناب نتھو اور محمد شفیع کا خاندان دراز کی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔

جناب فیض محمد پلو تھیا کا پسر عبدالطیف قلعہ مہاسنگھ ضلع گوجرانوالہ کی ممبر یونین کا کونسلر رہا ہے۔ حاجی ولی محمد کا خاندان چک نمبر 11 میں آباد ہے۔ محمد بشیر کا خاندان ستو سکھانہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ میں اور عبدالغنی واحسان محمد موضع جلاکلاں سرگودھا میں آباد ہیں۔

جناب سراج دین کا خاندان عربی بستی میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے دو پسران علی گوہر اور منظور حسین ہیں۔ علی گوہر کے پسر کرنل ڈاکٹر شمس القمر، محمد نواب، عبدالسمیع اور معراج ہیں۔ یہ خوشحال خاندان ہے نتھو کے پسران اشرف علی، گلزار علی تھے۔ کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان میں آباد ہوئے۔ اشرف کے لڑکے ارشد اور راشد ہیں۔ گلزار علی لاولد فوت ہو چکا ہے۔

جناب نوازش علی کا پسر سعید الدین واپڈا میں ایکسین ہے۔ لاہور میں رستم پارک میں آباد ہے۔ اس کے پسران احتشام الدین، نجم الدین اور سیف الدین وغیرہ ہیں۔

جناب محمد بشیر پٹواری کا خاندان چک نمبر 128/15 این میں آباد ہے۔ اس کے محمد ابراہیم اور محمد اسمٰعیل ہیں۔

جناب برکت علی کے پسران مسمیان محمد یوسف اور عبدالغفور ہجرت کے بعد موضع نندپور میں آباد ہوئے۔ محمد یوسف کا پسر عبداللطیف تھا جو وفات پا چکا ہے اس کے شوکت علی اور لیاقت علی ہیں۔ اول الذکر نندپور میں کاروبار کرتا ہے جبکہ لیاقت علی شپنگ کارپوریشن کراچی میں ملازم ہے۔

عبدالغفور مرحوم کے لڑکے احمد علی اور محمد بشیر ہیں۔ محمد بشیر کا چند روز قبل انتقال ہو چکا ہے احمد علی کاروبار کرتا ہے۔

محمد دین کا خاندان قادر آباد، میں آباد ہے ان کے پسران سرور انجم، عبدالرحمان، اصغر علی، اختر علی، راشد علی ہیں۔

سرور انجم پی۔ آئی۔ اے میں سٹینوگرافر، اختر علی سمال انڈسٹریز لاہور میں ملازم، راشد علی آرمی میں سولجر ہے۔ دوسرے دونوں کاروبار کرتے ہیں۔

جناب قاسم علی اور قادر بخش بھائی تھے۔ ہاشم علی کے چار پسران سراج الدین، علی نواز، شمس الدین، محمد حسین ہیں۔ سراج الدین کے محمد نیاز اور محمد الیاس ہیں محمد نیاز کے تین لڑکے مشتاق احمد، غلام مصطفیٰ اور غلام مرتضیٰ ہیں یہ خاندان دادو میں رہتا ہے اور کاوربار کرتا ہے مشتاق کے

عبدالرحمن اور عبدالقیوم ہیں۔ محمد الیاس کی رہائش فاروکہ میں ہے۔ علی نواز کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ شمس الدین کے نذیر احمد، عبدالرزاق، ممتاز علی، محمد حنیف اور ڈاکٹر عدالستار ہیں۔ یہ خاندان دادو میں آباد ہے۔ عبدالرزاق کی سہراب گوٹھ گنا منڈی میں کمشن شاپ ہے ڈاکٹر عبدالستار اعظم پلازہ سہراب گوٹھ میں ہے اس کا محمد ذوہیب ہے۔ محمد حنیف کا مبشر علی ہے، نذیر احمد کے 8 لڑکے مسمیان محمد ریاض، محمد فیاض، محمد اعجاز، سرفراز احمد، محمد ندیم، محمد فہم، عبدالرحیم اور عبدالکریم ہیں۔

محمد فیاض پان کا کاروبار کرتا ہے۔ عبدالرزاق کے محمد عارف، نسیم احمد، وسیم احمد، محمد عالم اور ملیم احمد ہیں محمد عارف کی کریانہ کی دکان ہے ممتاز علی کے محمد رمضان اور دانش ممتاز ہیں۔ ممتاز علی کاروبار کرتا ہے اور ممتاز کیفے سینما روڈ کا مالک ہے۔ محمد حسین کا ایک لڑکا محمد اسلم ہے جو غلہ منڈی سرگودھا میں کاروبار کرتا ہے اس کی رہائش گلشن جمال میں ہے محمد اسلم کا لڑکا محمد ارشد وہاب کمشن شاپ کے نام سے غلہ منڈی سرگودھا میں کاروبار کرتا ہے رہائش گلشن جمال ہے اس کا ایک لڑکا عبدالوہاب ہے۔ محمد حسین دادو میں چینی کا کاروبار کرتا ہے۔ وہ بڑا تاجر ہے۔

قادر بخش کے قاسم علی نرینہ اولاد نہ ہے امیر بخش سرگودھا میں رہتا ہے محمد الیاس ولد سراج الدین ٹی اے ٹی آیڈ ہے اس کے محمد اخلاق اور محمد اشتیاق ہیں یہ خاندان فروکہ میں آباد ہے۔

کھیڑا

جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

نصب العین کا تعین، اس کے حصول کیلئے لگن اور مسلسل جدوجہد سے ہر انسان اپنے مقدر کی کامیابی پر قادر ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ مقصد یا منزل کی واضح نشاندہی اور اس کی یافت پر یقین محکم ہو کیونکہ کامیابی کے لئے ذوق و شوق انسان کے اندر ایسا جذبۂ محرکہ پیدا کرتا ہے جو اسکو ہمہ وقت تگ و دو پر ابھارتا ہے اور یہی ذوق یقین بالآخر تمام موانع و سوانح کو پاش پاش کرنے کا باعث بنتا ہے ۔ قرآن مجید فرقان حمید کی سورہ النجم میں ہے "لیس الانسان الاماشاء" یعنی انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ جدوجہد کرتا ہے۔

تحصیل جگادھری ایک پسماندہ علاقہ پر مشتمل تھی۔ ذرائع آمدورفت مسدود اور تعلیمی ادارے مفقود تھے۔ اس تحصیل میں دو جڑوان گاؤں کھیڑا کلان اور کھیڑا خورد ایسی جگہ واقع تھے جہاں کوئی اسکول نہ تھا۔ نزدیک ترین ریلوے اسٹیشن چار میل کے فاصلہ پر تھا پختہ سڑک کا نام و نشان تک نہ تھا۔ یہ تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا کہ اس جگہ پیدا ہونے والا کوئی نونہال ایک دن میجر جنرل کے عہدۂ جلیلہ کو مزین کرے گا۔ پاکستان بننے کے بعد گوجرانوالہ کے دور افتادہ گاؤں میں آباد ہونے والے اس نوجوان نے کنگ ایڈورڈ کالج سے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد پاک فوج میں کمشن سے زندگی کے سفر کا آغاز کیا۔ اس نے :۔

☆ لندن سے ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

☆ امریکہ سے گیسٹرو انٹرولجی میں ڈپلومہ حاصل کیا۔

☆ چین سے ٹرانس پلانٹ سرجری کا ڈپلومہ لیا۔

☆ جاپان سے ہیپاٹوجی میں سند لی، اور

پاک فوج کے چیف کنسلٹنٹ۔ فوجی میڈیکل کالج میں پروفیسر اور ہیڈ آف سرجری ڈپارٹمنٹ اور سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں بطور کنسلٹنٹ سرجن خدمات سرانجام کے بعد میجر جنرل کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر اب مال روڈ راولپنڈی پر واقع اپنے شاندار ہسپتال موسومہ "ہارٹس انٹر نیشنل

ہاسپٹیل "میں دلداری کررہے ہیں۔

ان کی کامیابیاں ان کے ذوق یقین اور جہاد زندگی میں مسلسل جدو جہد سے عبادت ہیں تاہم ان کی انکساری کا یہ عالم ہے کہ اپنی کامیابی کو والد کی دعاؤں اور محنت سے منسوب کرتے ہیں۔

ہندوستان میں اس برادری کا ایک اعزازی کپتان اور ایک براہ راست کمیشن یافتہ کپتان تھا اس لئے جناب سی۔ ایم رفیع برادری کے نوجوانوں کیلئے مشعل راہ اور ہم سب کیلئے باعث صد افتخار ہیں۔

25۔ کھیڑ اکلاں وکھیڑ اخورد

تھانہ چھپر سے دو میل کے فاصلہ پر چھپر اور ساہری کے درمیان یہ جڑواں گاؤں تھے ان دونوں کے درمیان صرف ایک کچا راستہ یا سڑک تھی۔ یہ دونوں گاؤں اس برادری کی ملکیت تھے۔ صرف چند گھر ہندوؤں کے تھے۔ اگرچہ دونوں گاؤں الگ الگ تھے تاہم دونوں کو یکجا تحریر کیا گیا ہے۔

جناب نجیب الدین اور حاکم علی کا مشہور خاندان تھا۔ حاکم علی کا پسر تصور حسین سوڈی وال لاہور میں آباد ہے انجمن کا سرگرم رکن ہے نجیب الدین کے پسران منظور علی اور قاسم علی تھے۔ منظور علی کا لڑکا لیاقت علی کوٹ ارائیاں میں رہتا ہے اس کے محمد شفیق اور محمد ندیم ہیں محمد شفیق شیر شاہ کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد ندیم طالب علم ہے قاسم علی کا پسر دین محمد کوٹ رادھا کشن میں رہائش پذیر ہے۔ محمد شفیق کے دو لڑکے ارسلان اور آسامہ ہیں۔

جناب رحمت اللہ کا مشہور خاندان تھا۔ اس کے دو پسران فیض محمد اور ولی محمد تھے۔ فیض محمد کے تین لڑکے مسمیان محمد شفیع، محمد شریف اور محمد رفیق ہیں یہ خاندان ہجرت کے بعد ڈوگرانوالہ میں آباد ہوا محمد شفیع نمبر دار تھا۔ اس کے تین فرزند محمد رفیع، محمد نقی فیض اور محمد تقی ہیں۔ محمد رفیع میجر جنرل کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر راولپنڈی میں مقیم ہے انہوں نے ایم بی بی ایس لاہور کنگ ایڈورڈ کالج سے کیا اور لنڈن سے ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کیا۔ امریکہ سے گیسٹر وانٹرولوجی میں ڈپلوما حاصل کیا۔ چین سے ٹرانس پلانٹ سرجری کا ڈپلوما حاصل کیا۔ جاپان سے ہیپاٹولوجی کی سند لی۔ پاک فوج میں بطور چیف کنسلٹنٹ خدمات سرانجام دیں آرمی میڈیکل کالج میں پروفیسر اور ہیڈ آف سرجری ڈیپارٹمنٹ رہے۔ گیسٹر وانٹرولوجی کے شعبہ کے مشیر ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد راولپنڈی میں اعلیٰ معیار کا ذاتی ہسپتال موسومہ ہارٹس انٹرنیسل ہسپتال مال روڈ پر بنایا۔ اس کے دو پسران محمد سمیع اور ڈاکٹر محمد عثمان ہیں۔ محمد سمیع کاروبار کرتا ہے اور ڈوگرانوالہ میں رہتا ہے ڈاکٹر محمد عثمان راولپنڈی میں مقیم ہے۔ جنرل رفیع کی ترقی و خوشحالی اس کی ذاتی محنت اور والدین کی دعاؤں کی مرہون منت ہے۔ وہ اس برادری کی نہایت ہی واجب الاحترام شخصیت ہے اور ہم سب کو ان پر فخر ہے۔ محمد نقی فیض نے انگلینڈ سے سی۔ اے کیا تھا اور گوجرانوالہ میں پریکٹس کرتے تھے۔ 1987 میں فوت ہو چکے ہیں اس کے رضوان اللہ اور احسان اللہ گوجرانوالہ کینٹ میں رہتے ہیں رضوان اللہ ایم بی اے کاروبار کرتا ہے۔ محمد تقی نے

یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ گوجرانوالہ کے مشہور وکیل ہیں۔ اس کے 5 لڑکے ہیں جن میں سے ایاز محمد سی اے ہیں اعظم امریکہ میں ہے معظم، عاصم اور قاسم اعلیٰ تعلیمی ڈگریوں کے حصول کیلئے کوشاں ہیں۔

محمد شریف مرحوم کا محمد شفیق فوت ہو چکا ہے۔ محمد رفیق کے دلاور حسین اور عبدالجبار ہیں جو ڈوگرانوالہ میں آباد ہیں۔

ولی محمد کا خاندان لاہور میں آباد ہے اس کے دو لڑکے قدیر احمد اور شیر احمد ہیں۔ دونوں ریلوے میں ملازم تھے۔ قدیر احمد فوت ہو چکا ہے۔

اس گاؤں کے جناب بشیر احمد نمبردار ولد سعید الدین خوش اخلاق اور ملنسار و ہردلعزیز شخصیت تھے۔ ہجرت کے بعد رندھاوا میں آباد ہو کر نمبردار ہوئے۔ ان کے بعد ان کا پسر سمیع اللہ نمبردار رہا۔ ان کا دوسرا پسر عبدالستار بی اے اسکول ٹیچر ہے جبکہ تیسرا پسر نثار پٹواری ہے۔

جناب محمد رفیع ولد محمد عبداللہ بھی ہجرت کے بعد رندھاوا میں آباد ہوئے۔ حال ہی میں بطور ہیڈماسٹر ریٹائر ہوئے ہیں۔ آپ علاقہ کی مشہور شخصیت ہیں۔ ان کا پسر منیر احمد کاروبار کرتا ہے۔ دوسرا پسر ظہیر احمد اسکول ٹیچر ہے جبکہ ان کا تیسرا پسر توقیر احمد بی ایس سی میونسپل کمیٹی سیالکوٹ میں ملازم ہے۔

مراد علی کا خاندان اس گاؤں میں ممتاز حیثیت کا مالک تھا۔ مراد علی کے چار پسران عبداللہ، نوازش علی، علی بخش اور رحمت اللہ تھے۔ ان سب کا ہندوستان میں انتقال ہو گیا تھا علی بخش کا خاندان نیو کراچی مکان 16/15 5-E میں رہائش پذیر ہے۔ ان کے لڑکے کا نام عنایت اللہ تھا جو وفات پا چکا ہے ان کا لڑکا محمد بشیر کراچی میں کاروبار کرتا ہے اس کے چار پسران محمد سرور، محمد اختر، نصیر احمد اور قدیر ہیں۔ سرور کے محمد احمد اور عبداللہ ہیں جبکہ اختر کا فرقان احمد ہے۔ نصیر کے کاشف، عمر اور زید ہیں جبکہ قدیر کے عبدالرحمٰن اور عبیدالرحمٰن ہیں۔ چاروں بھائیوں کے پسران زیر تعلیم ہیں۔

جناب بلاتی کے پسران نصیر الدین، واجب علی، اور فتح محمد ہجرت کے بعد موضع سدووالی نارووال میں آباد ہوئے اور کاشتکاری کو اپنا پیشہ بنایا۔ نصیر الدین شہید ہو گیا تھا۔ جناب نصیر الدین کا پسر محمد رفیق ہے جبکہ واجب علی کے محمد اقبال، محمد عالم اور عبدالعزیز ہیں۔ محمد اقبال کے پسران محمد یونس محمد یوسف اور جاوید گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہیں اور وہیں کاروبار کرتے ہیں جبکہ محمد عالم کے لڑکے

ساجد علی، عابد علی اعظم بستی کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد اقبال انکم ٹیکس افسیر ہے۔ فتح محمد کے عبدالستار۔ عبدالحمید اور بلند خان ہیں۔ عبدالستار کراچی میں دکان کرتا ہے۔ عبدالحمید اور بلند خان گاؤں میں زمیندارہ کرتے ہیں۔

جناب نذیر احمد کا خاندان مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں آباد ہے۔ اس کے چھ پسران مسمیان۔ ظہیر احمد۔ اختر احمد، عابد، زاہد، شاہد اور واحد ہیں۔ ظہیر کے دو لڑکے اظہر اور مدثر ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں اور عابد اور زاہد بھی کاروبار کرتے ہیں۔ شاہد اور واحد ملازمت کرتے ہیں۔

جناب علم الدین کے پسر عبدالعزیز کے محمد اسلم عزیز، محمد اکرم عزیز اور محمد انور عزیز ہیں یہ خاندان چک نمبر 104 میں آباد ہے محمد اسلم عزیز محکمہ تعلیم سرگودھا میں ملازم ہے۔ محمد اکرم ملائشیا میں ہے۔ محمد انور عزیز ایک کمپنی میں ملازم ہے۔ جناب میراں بخش کے پسر شادی کے نجیب الدین اور شبیر احمد ہیں۔ نجیب الدین کے عبدالرشید اور عبداللطیف ہیں۔ عبدالرشید کے تین لڑکے عبدالحفیظ۔ محمد سعید اور عبدالوحید ہیں۔ عبدالحفیظ کے محمد ارشد حفیظ، محمد عثمان حفیظ اور محمد ذیشان حفیظ ہیں۔ یہ خاندان مکان نمبر 28 گلی نمبر 5 بی، شاہین پارک نزد جامع مسجد منا پہلوان مسکین پورہ مغلپورہ میں آباد ہے عبدالرشید سی۔ ایم۔ اے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ عبدالحفیظ اسی محکمہ میں ملازم ہے اور کھاریاں چھاؤنی میں تعینات ہے۔ عبداللطیف محمکہ تعلیم میں ملازم ہے اور محلہ نیسنل ٹاون کچھ فتح منڈ گوجرانوالہ میں آباد ہے۔ اسکے دو لڑکے محمد شاہد اور احسان الحق ہیں شبیر احمد کا خاندان راہوالی میں آباد ہے۔ اس کے عبدالغنی محمد ارشاد اور نصیر احمد ہیں۔

اسی گاؤں کے جناب ہاشم علی کے لڑکے محمد شفیع مرحوم کا واحد پسر محمد یامین محکمہ صحت میں بطور ڈویژنل ڈرگ انسپکٹر گریڈ 19 فیصل آباد میں تعینات ہے اس کے محمد نعیم سرفراز، محمد نوید سرفراز اور محمد عرفان یہ خاندان مدینہ کالونی گلشن راوی میں آباد ہے۔ جناب قاسم علی کے پسر عبدالغنی کا محمد بشیر موضع کالووالی میں رہتا ہے اس کے چار لڑکے ہیں۔

محنت کی عظمت

پاکستان میں ابھی تک رزق حلال کی اہمیت اور محنت کی عظمت کو قبولیت عامہ کا درجہ حاصل نہ ہوا ہے حالانکہ ملکی زرعی و صنعتی ترقی، کسان دوست کار اور مزدور کی شب و روز کی جدوجہد سے وابستہ ہے اور معاشرتی و معاشی بہبود اسی طبقہ کی مشقت کی مرہون منت ہے۔

مراعات یافتہ طبقہ کیلئے اعلیٰ تعلیم کیلئے ہر قسم کی آرائش و آسائش سے آراستہ و پیراستہ تعلیمی درس گاہیں موجود ہیں۔ ان اداروں میں افسر شاہی اور بہرہ مند افراد کے طلبا ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ غریب کسان اور مزدور کے قرابت داروں کی ان اداروں تک رسائی ناممکن ہے۔ یہاں انتہائی تجربہ کار اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ تعینات ہیں۔ یہاں حکمرانوں اور دولت مندوں کے وارث تیار کئے جاتے ہیں اور انہی اداروں کے فارغ التحصیل طلباء ہی عدلیہ و انتظامیہ کے مختلف عہدوں کیلئے مقابلہ کے امتحان میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں کیونکہ یہ ادارے قائم ہی حکمران پیدا کرنے کیلئے ہیں۔ پسے ہوئے طبقہ کے نوجوانوں کیلئے مسابقت کی دوڑ میں سبقت اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اس لئے کسان و مزدور طبقہ کے ایسے باکمال نوجوان تحسین کے حقدار ہیں جو وسائل کی محرومی اور ہر قسم کی مشکلات کے باوجود اپنی محنت اور خداداد صلاحیت کی بدولت مقابلہ کے امتحان میں کامیابی حاصل کر کے اعلیٰ عہدوں کے مستحق قرار پاتے ہیں تاہم مراعات یافتہ اشرافیہ ان کو قبول کرنے میں ہمیشہ متامل رہتا ہے اور یہ نوجوان افسران بھی اپنے ماضی پر فخر کرنے کی بجائے احساس کمتری کا شکار نظر آتے ہیں حالانکہ ان کے باپ کی محنت سے کمایا ہوا رزق حلال ان کی کامیابی کا ضامن بنتا ہے اس پر فخر سے ان کا سربلند ہونا چاہیے۔

گورابنی کا محمد صدیق ایک غریب کسان اور محنت کش مزدور تھا وہ اپنے خاندان کیلئے رزق حلال محنت مزدوری سے حاصل کرتا رہا اور اس کا پسر محمد یعقوب اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے روز شب و مصروف رہا۔ نہ باپ محنت سے تھکا اور نہ ہی لڑکے نے محنت سے جی چرایا۔ شاہ نگدڑ میں دور دور تک کالج نام کا کوئی ادارہ نہ ہے۔ طالب علم نے ہر قسم کی محرومیوں کا صبر اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ وہ تمام مشکلات پر قابو پا کر اپنی دنیا آپ پیدا کرنے میں کامیاب ہوا اور اعلیٰ تعلیم سے مزین ہو کر پاکستان کی اعلیٰ سروسز (سی۔ ایس۔ ایس) کے مقابلہ کے امتحان میں کامیاب ہوا۔ اسکو یہ کامیابی باپ کی محنت اور

دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کی رحمت سے عطا ہوئی۔

جناب محمد یعقوب اب اے۔جی۔پی۔آر میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدہ پر فائز ہے۔ نہایت اعلیٰ عہدے اب اس کی قدم بوسی کیلئے منتظر رہیں۔ مستقبل اس کا ہے۔اس کا خاندان اب افسر شاہی کا خاندان ہے لیکن یہ سب کچھ ماضی سے وابستہ ہے اسکی سربلندی اور سرفرازی اس کی اور اس کے باپ کی محنت کا ثمرہ ہے۔برادری کے محروم طبقہ کے نوجوانوں کا اس پر یہ حق ہے کہ وہ ان کے جائز حقوق کے حصول اور ان کے ساتھ انصاف کی دادرسی کیلئے معاون ہو۔

جناب محمد یعقوب کا سفر جدوجہد برادری کے ذہین اور محنتی نوجوانوں کیلئے اس پیغام کا حامل ہے کہ محنت کبھی رائیگان نہیں جاتی اور اس کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔کامیابی ہمیشہ ان کا استقبال کرتی ہے جو اس کے حصول کیلئے کمربستہ رہتے ہیں۔

برادری کو فخر ہے کہ ایک کسان کا فرزند محنت کی بدولت کامیاب وکامران ہے۔

26۔ گورابنی

یہ چھوٹا سا گاؤں تھا اور اس میں اس برادری کے چند خاندان تھے۔ اسی نام کا ایک گاؤں تحصیل نرائن گڑھ میں بھی ہے۔

جناب محمد اسماعیل کا نمایاں خاندان تھا۔ اس کے تین پسران مسمیان محمد شریف، قطب الدین اور محمد لطیف ہیں۔ قطب الدین کے تین لڑکے صغیر محمد، شبیر احمد اور محمد منیر ہیں۔

محمد منیر حافظ قرآن ہے۔ ریڈیو پاکستان میں ملازم ہے اس کے محمد توصیف۔ محمد توقیر اور محمد توحید احمد ہیں۔ یہ خاندان مدینہ کالونی گلشن راوی میں رہتا ہے محمد شبیر احمد کے خالد محمود، عابد محمود، حامد محمود۔ حافظ شاہد محمود اور زاہد ہیں حافظ شاہد کی علی پور چٹھہ میں کپڑے کی تھوک کی دکان ہے باقی کراچی رہتے ہیں اور ٹھیکہ داری کرتے ہیں محمد شریف لاولد فوت ہوا۔ محمد حنیف کا عبدالحمید ہے جس کے شہزادو غیرہ 3 لڑکے راہوالی میں رہتے ہیں۔

جناب امیر حسین کے تین پسران مسمیان عبدالرحمان، عبدالخالق اور عبدالمالک اسلام آباد ایف 8 میں رہتے ہیں۔ ان کا وسیع کاروبار ہے۔

جناب محمد صدیق ہجرت کے بعد شاہ سکندر میں آباد ہوئے۔ اس کے تین پسران محمد یعقوب، محمد ایوب اور ذوالفقار ہیں۔ محمد یعقوب سی۔ ایس۔ پی ہیں اور آجکل اے۔ جی۔ پی۔ آر۔ میں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں ان کے اسامہ یعقوب، فہد یعقوب اور زبیر یعقوب ہیں۔ محمد ایوب نیول ہیڈ کوارٹر میں ملازم ہیں۔ ذوالفقار اے۔ جی۔ پی۔ آر میں سینیر ایڈیٹر ہیں۔

جناب عبدالشکور کا خاندان گوجرانوالہ شہر میں رہتا ہے۔ عبدالشکور امام مسجد ہے اس کے چھ پسران خلیل الرحمٰن، ذوالفقار، حبیب الرحمٰن، عتیق الرحمان، شفیق الرحمان اور عزیز الرحمان ہیں۔ خلیل الرحمان کا علی حنیف موٹر مکینک ہے۔ ذوالفقار کاروبار کرتا ہے۔

تحصیل نرائن گڑھ کے گورابنی کو بھی پڑھ لیا جائے۔

27۔ مرادپور

اس برادری کا یہ مشہور گاؤں تھا۔ تھانہ چھپر سے ایک میل کے فاصلہ پر نگلہ جاگیر کے نزدیک واقع تھا۔ اس میں اکثر خاندان انبالہ شہر سے آکر آباد ہوئے بلکہ بعض خاندانوں کا کچھ حصہ یہاں آگیا تھا اور بقیہ انبالہ میں رہ گیا تھا ہمارا مقصد خاندانوں کے ربط کو قائم رکھنا ہے اس لئے ایسے خاندانوں

کا تذکرہ ایک جگہ کیا گیا ہے۔

جناب مراد بخش کا مشہور خاندان تھا۔ مراد بخش کے نام پر ہی اس گاؤں کا نام مراد پور ہوا۔ مراد بخش کا پسر فرید تھا جس کے تین لڑکے شادی۔ غلام محمد اور دسوندھی تھے، شادی لاولد فوت ہوا۔ غلام محمد کے چار پسران مسمیان اللہ بخش، علی بخش، عزت بخش اور امیر دین تھے۔ امیر دین کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اللہ بخش کے چار لڑکے فیض دین۔ واجد علی، یوسف علی اور مبارک علی ہیں۔ فیض دین کے ظہور دین، غلام محی الدین، محمد رمضان، عمر دین، محمد حسن، محمد حسین اور علاؤالدین ہیں۔ ظہور دین لاولد فوت ہوا۔ غلام محی الدین کا پسر انگلینڈ میں کاروبار کرتا ہے جو میجر جنرل ڈاکٹر محمد رفیع کا داماد ہے۔ ڈاکٹر محمد رفیع کا سابقہ گاؤں کھیڑ اتھا۔

محمد رمضان کے چار لڑکے محمد زاہد وغیرہ ہیں۔ محمد زاہد پی آئی اے میں ملازم ہے کراچی میں رہتا ہے۔ واجد علی گل والا میں رہائش پذیر ہے اس کے احمد علی اور محمد علی خالد ہیں محمد علی کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔

یوسف علی کے محمد نسیم ضیاء، محمد سلیم اور محمد نعیم ہیں۔ یہ خاندان بلاک نمبر 31 سرگودھا میں رہتا ہے۔ محمد نعیم مشہور صحافی ہے اور روزنامہ "پاکستان" میں سب ایڈیٹر ہے مبارک علی ایڈوکیٹ ہے بلاک نمبر 25 سرگودھا میں مقیم ہے۔ اس کے احمد رضا مختار محمد رضا اور فاروق رضا ہیں۔ احمد رضا مختار محکمہ معدنیات میں بجٹ افیسر ہے۔ محمد رضا ٹیکنیکل سنٹر سرگودھا میں سنیر انسٹرکٹر ہے۔ فاروق رضا کویت میں ملازم ہے احمد رضا مختار کا محمد عثمان ہے۔

مبارک علی انجمن کے بانی رکن ہیں متدین اور نیک سیرت انسان ہیں۔ برادری کا درد رکھتے ہیں۔

عظیم بخش کے 5 پسران مسمیان عبدالغفور، فتح محمد، عبدالرحمان، عبدالرزاق اور چراغ دین ہیں۔ عبدالغفور کا عبدالشکور ہے۔

جناب فتح محمد بشیر احمد اور پرویز احمد نوکنڈی بلوچستان میں رہتے ہیں۔ عبدالرحمان کے منور احمد، رفیق احمد، محمد شریف اور محمد سعید ہیں۔ منور احمد سی ایم اے لاہور میں اکاؤنٹس افیسر ہیں رفیق احمد فوج سے ریٹائر ہو کر ہری پور سرگودھا میں مقیم ہے۔ محمد شریف اور محمد سعید چک 39 میں ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالرزاق صاحب کی دندیان ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے ان کا لڑکا جمیل احمد فروز پور روڈ پر کاروبار کرتا ہے۔ فرنیچر کی دکان ہے۔

عزت بخش کا پسر اللہ دیا تھا۔ جس کے دو لڑکے نذر محمد اور برکت علی ہیں۔ نذر محمد کے محمود اختر، مسعود اختر، وحید اختر، سلیم اختر اور نسیم اختر ہیں جن میں سلیم اختر کے سوا سب امریکہ میں ہیں سلیم اختر فردز پور روڈ پر فرنیچر کا کاروبار کرتا ہے نذر محمد فوت ہو چکا ہے۔

برکت علی بطور ڈائریکٹر واپڈا سے ریٹائر ہوئے ہیں 139 اورنگ زیب بلاک نیو گارڈن لاہور میں رہائش پذیر ہیں ان کا لڑکا محمد عارف امریکہ میں اور محمد عامر انگلینڈ میں کاروبار کرتا ہے عزت بخش کا خوشحال اور مشہور خاندان ہے۔

جناب فرید ولد مراد بخش کی تینوں شاخوں کے خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ خوشحال اور بااثر ہیں۔ مختلف شہروں میں مختلف شعبوں میں مصروف عمل ہیں۔ دسوندھی کے دو پسران علی شیر اور صدر الدین تھے۔ صدر دین کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے ان کی اکلوتی بیٹی عنایت اللہ کمباسی والے کی بیوی ہے۔ علی شیر کا پسر شوکت علی ہے جس کے شبیر احمد، علی گوہر، بشیر احمد اور محمد ادریس ہیں۔ پہلا فوج میں دوسرا نیشنل سیونگ سنٹر میں ملازم ہیں۔ بشیر احمد اور محمد ادریس چک نمبر 39 شمالی میں آباد ہیں۔

اس گاؤں کے جناب رحم نواز چک 46 شمالی میں آباد ہوئے۔ اس کا ایک ہی پسر محمد رشید ہے جو کاروبار کرتا ہے اس کے عبدالستار، ذوالفقار، محمد ناصر، محمد آصف اور عبدالساجد ہیں یہ پانچوں مختلف کاروبار میں مشغول ہیں۔

جناب سراج الدین کے تین پسران محمد یسین۔ واجد علی اور محمد خلیل ہیں۔ محمد یسین دینہ میں تیل کے مشہور تاجر ہیں۔ اس کا واحد پسر عبدالمجید باپ کے ہمراہ کاروبار میں شریک ہے۔ واجد علی کے 4 لڑکے عبدالعزیز، سعید، وحید اور ظہیر ہیں۔ عبدالعزیز ٹھیکہ دار ہے۔ سعید مردان میں کاروبار کرتا ہے۔ وحید تیل کا تاجر ہے۔ ظہیر کی سینٹری کی دکان ہے۔

محمد اسماعیل پاپولر کالونی گوجرانوالہ میں آباد ہے سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے

28۔ مصطفیٰ آباد

یہ قصبہ انبالہ سہارنپور ریلوے لائن پر انبالہ چھاؤنی سے تیسرے اسٹیشن چاندنا سے ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس میں برادری کے اکثر خاندان انبالہ شہر سے آکر آباد ہوئے تھے۔ جن کے کچھ رشتہ دار 1947ء تک انبالہ شہر میں آباد تھے۔ یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

مولانا عبدالطیف سیفی یہاں کی نہایت محترم اور روحانی شخصیت تھے۔ آپ حد درجہ متقی اور پرہیزگار تھے آپ کے ہزاروں مرید تھے۔ ہجرت کے بعد اکال گڑھ (علی پور چٹھہ) ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ اس کے دادا کا نام کریم بخش تھا۔ جن کے پسر فیض محمد کے تین لڑکے عبدالحمید، عبدالطیف اور محمد یوسف تھے۔ جناب عبدالحمید پٹواری فوت ہو چکا ہے۔ مولانا عبدالطیف کے تین پسران محمد حنیف، محمد اقبال اور محمد افضال ہیں۔ محمد حنیف سیفی رتن چند روڈ لاہور میں مقیم ہے۔ اس کے پانچ لڑکے مسمیان محمد نسیم اختر، محمد نعیم اختر پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔ محمد ندیم اختر پروفیسر اسلامیہ کالج سول لائن لاہور۔ محمد وسیم اختر سی اے اور محمد فہیم اختر ایم اے ہیں۔ محمد وسیم اختر محمد عرفان انور ایڈووکیٹ سرگودھا کے داماد ہیں اور کراچی میں گندھارا انڈسٹریز میں ملازم ہیں۔

جناب محمد اقبال بطور ریلوے گارڈ ریٹائر ہوئے۔ علی پور چٹھہ میں رہائش پذیر ہے ان کے تین لڑکے مسمیان محمد شمیم اختر، ڈاکٹر محمد عظیم اختر اور محمد سلیم اختر ہیں۔ محمد شمیم اختر فوت ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر محمد عظیم اختر انگلینڈ میں ہے اور محمد سلیم اختر بنک آفیسر ہے۔ جناب محمد افضال کے دو لڑکے مسمیان محمد کلیم اختر اور حافظ عبدالرؤف علی پور چٹھہ میں ہیں۔ جناب حکیم محمد یوسف کا ایک لڑکا محمد شریف ہے۔ ڈاکٹر محمد عظیم اختر میاں اقبال حسین مرحوم و مغفور کے داماد ہیں اور آج کل انگلینڈ میں مزید تعلیم کے لیے مقیم ہیں۔

جناب عبدالحمید پٹواری کے دو پسران ڈاکٹر رفیق احمد اور ڈاکٹر شفیق ہیں۔ یہ خاندان لیہ میں آباد ہوا۔ ڈاکٹر محمد رفیق کے چار لڑکے تھے۔ ان کا بڑا لڑکا مختار احمد شاکر ایم اے کراچی میں ہے اور ان کے دو لڑکے اعجاز احمد اور امتیاز احمد ہیں۔ ان کا دوسرا لڑکا ممتاز احمد فوت ہو چکا ہے۔ اس کے سات پسران مسمیان فیاض احمد، شہباز احمد، ریاض احمد، ایاز احمد، شہزاد احمد، سیراز احمد اور سجاد احمد ہیں۔ جناب فیاض احمد ڈسپنسر، شہباز احمد چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ ہیں۔ ریاض احمد عمان میں ہے۔ جناب فیروز شاد افروز لیہ کے مشہور و معروف ڈاکٹر ہے ان کے پانچ لڑکے مسمیان محمد کامران، محمد رضوان، محمد نعمان، محمد سلمان اور محمد سلیمان ہیں۔ آپ ڈاکٹر محمد رفیق کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ ان کے چوتھے فرزند جناب پروفیسر وہاب اختر ایم ایس سی تھے۔ انتہائی ملنسار اور ہر دلعزیز استاد تھے۔ تلہ گنگ، میانوالی اور دیگر مختلف مقامات پر خدمات سرانجام دیں۔ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے صاحبزادے

کیپٹن ڈاکٹر ذوالقرنین، محمد حسنین، محمد ثقلین، زین العابدین اور ذوالنورین شاہ رکن عالم کالونی ملتان شہر میں سکونت پذیر ہیں۔

انبالہ شہر کے حاجی اللہ دیا کے خاندان کے ایک بزرگ یہاں آباد ہوئے تھے اس کے تین پسران جناب عظمت علی، امر علی اور حاکم علی ہیں۔ جناب امر علی پٹواری لاولد فوت ہو چکا ہے۔ عظمت علی کے پانچ پسران تھے۔ جناب معین الدین ایڈووکیٹ فوت ہو چکے ہیں۔ اس کے دو لڑکے ہیں۔ بڑا لڑکا محمد طیب کاروبار کرتا ہے۔ عظمت علی کا بڑا لڑکا علاؤالدین انسپکٹر ٹیکس ہے۔ جس کے چار لڑکے مسمیان محمد طاہر، محمد خالد، محمد طارق اور محمد شاہد ہیں۔ محمد طاہر انگلینڈ میں ہے اور خالد و طارق کا نوان شہر ملتان میں میڈیکل سٹور ہے عظمت علی کا تیسرا محی الدین نواں شہر کا مشہور و معروف ڈاکٹر ہے۔ اس کا چوتھا لڑکا نظام دین بہاولپور میں محکمہ انکم ٹیکس میں ملازم ہے اور پانچواں ضیاء الدین انگلینڈ میں ہے۔ یہ خاندان ملتان میں آباد ہے۔

جناب حاکم علی ملتان میں فوت ہوا ان کے دو پسران ہیں۔ رکن الدین بھٹہ سنٹرل جیل میں ملازم ہے۔

مولوی نصیر الدین بھی اس قصبہ کی مشہور شخصیت تھے ان کے دو پسر مسمیان احمد کبیر اور شبیر احمد ہیں۔ جناب احمد کبیر سوئی گیس سے ریٹائر ہوئے۔ داروغہ والا لاہور میں آباد ہیں۔ ان کے احمد شفیق اور احمد سہیل ہیں۔ احمد شفیق سوئی گیس میں انجینئر ہے اور محمد اشرف ایڈووکیٹ لاہور کے داماد ہیں۔ احمد سہیل کاروبار کرتا ہے۔

جناب شمس الدین کے پسران مسمیان نظام دین، سعید احمد اور وحید دین کاروبار کرتے ہیں اور ابوبکر سٹریٹ سانده خورد میں رہتے ہیں۔ نظام دین کے محمد عثمان، محمد رضوان اور محمد عمران ہیں۔ سعید احمد کے لڑکے محمد عمر، محمد یاسین اور محمد عمیر ہیں۔

جناب نور محمد ولد برکت علی کے پسر محمد شریف کے چار پسران عبدالغفار، محمد صغیر، عبدالشکور اور محمد ادریس ہیں۔ عبدالغفار کے محمد منیر اور عبدالرحمٰن ہیں۔ محمد منیر کے لڑکے دانیال اور بلال احمد ہیں محمد صغیر کے دو لڑکے عمر فاروق اور سعد صغیر ہیں۔ عبدالشکور کے پسران ارسلان، عبدالروف، ساجد عمران، آصف رضا، محمد کاشف اور محمد عاطف ہیں جبکہ محمد ادریس کے یاسر محمود اور عامر محمود ہیں۔ یہ خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔

جناب حبیب الدین کے دو پسران صوفی نذیر احمد اور ماسٹر شمس الدین تھے دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ نذیر احمد کے تین لڑکے غلام قادر، غلام حیدر اور غلام صفدر نسبت روڈ پر رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب محمد اسماعیل کے دو لڑکے امیر حسن اور عبدالغفور ہیں۔ امیر حسن داتا نگر لاہور میں رہتے ہیں۔ ٹرکوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ نہایت متمول خاندان ہے۔ عبدالغفور کے پسران سول لائن سرگودھا میں رہتے ہیں۔ امیر حسن کے دو لڑکے ہیں بڑے کا نام عالم ہے دونوں باپ کے ہمراہ کاروبار کرتے ہیں۔

جناب نجیب الدین کا خاندان کوئٹہ میں آباد ہے۔ ان کے پسر اعبدالرحیم بطور الیکٹرک انسپکٹر ریٹائر ہوئے ہیں۔ ان کا ڈاکٹر خالد محمود محکمہ لائیو سٹاک بلوچستان میں ملازم ہے۔ نجیب الدین کا دوسرا لڑکا سعید الدین ہے۔ یہ خاندان نجم الدین روڈ کوئٹہ میں رہائش پذیر ہے۔

جناب دین محمد کے دو پسران شبیر حسین اور محمد حسین ہیں۔ اول الذکر ناظم آباد کراچی میں اور موخر الذکر کینڈا میں مقیم ہے۔

شبیر حسین کے دو پسران مسعود جاوید اور رفعت خورشید ہیں۔ مسعود جاوید کراچی میں اور رفعت خورشید کینڈا میں ملازم ہیں۔

مسعود کے دو پسران عمر مسعود اور اطہر مسعود ہیں جبکہ رفعت خورشید کے پسران سلمان رفعت اور عدنان رفعت ہیں۔

محمد حسین کے لڑکے شہزاد حسین، ندیم حسین اور سلمان حسین ہیں جو اپنے والد کے ہمراہ کینڈا میں رہتے ہیں۔

یہ جملہ خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 327 ای۔ بی میں آباد ہوا تھا۔ اب کراچی اور کینڈا میں ہے۔

29۔ مغل پورہ

اس گاؤں کے جناب منصب علی اپنے پسران مسمیان محمد سلیم خالد محمود۔ طارق محمود اور عابد محمود کے ہمراہ پھالیہ میں رہائش پذیر ہے۔

30۔ مندھار

یہ گاؤں تحصیل جگادھری کا بڑا گاؤں تھا اس کے 6 نمبردار تھے۔بلاس پور کے نزدیک واقع تھا۔ پاکستان بننے کے بعد اس گاؤں کے مختلف خاندان پاکستان کے تین صوبوں میں آباد ہوئے۔بلوچستان میں ان کی خاصی تعداد ہے۔اور اس صوبہ میں آباد خاندان متمول اور بااثر ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

اس گاؤں کے حاجی محمد اکبر کا خاندان واسو میں آباد ہے۔ ان کے دو پسران حاکم علی اور علاؤالدین ہیں جناب حاکم علی کا پسر محمد شریف سرگودہا میں رہائش رکھتا ہے۔علاؤالدین کے عبدالکریم، عبدالطیف ،اختر علی المعروف شوکت علی ہیں۔ عبدالکریم کا پسر محمد اشرف ہے۔ محمد اسلم، محمد اکرم، محمد انور عبدالطیف کے لڑکے ہیں۔ محمد اکرم کا لڑکا نذیر احمد ہے۔ اختر علی کا محمد اصغر ہے۔ جبکہ شوکت علی کے طارق محمود اور خالد محمود ہیں۔ جناب عبدالغفور کا خاندان بھی واسو میں آباد ہے۔ان کے بیٹے عبدالشکور کے پسران محمد سہیل، محمد ساجد اور محمد عابد ہیں۔

جناب قادر بخش ولد نتھا اس گاؤں کا مشہور خاندان تھا۔ نتھا کے والد کا نام گلاب تھا۔ جس کے دوسرے لڑکے کا نام مولا بخش تھا۔ مولا بخش کا ولی محمد اور نتھے کا قادر بخش رنگ پور میں آباد ہوئے۔ولی محمد لاولد فوت ہو چکا ہے۔ قادر بخش کے تین پسران محمد رفیق، علی محمد اور نور احمد تھے۔ محمد رفیق کا خورشید احمد اور اس کے لڑکے ہمایوں خورشید اور طلعت خورشید سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ میں آباد ہیں۔

علی احمد فوت ہو چکا ہے اس کے تین پسران محمد اقبال ایڈووکیٹ، شبیر احمد ایڈووکیٹ اور نذیر احمد ہیں۔ محمد اقبال لاہور میں وکالت کرتا ہے۔ اور داروغہ والا کے قریب بمقام اڈا جھیل میں رہتا ہے۔اس کے پسران تنویر اقبال اور محمد عمر فاروق ہیں۔ تنویر اقبال کا ارمان احمد ہے۔ شبیر احمد بھی لاہور کا مشہور وکیل ہے۔ وہ باغبانپورہ کی محمدی کالونی میں رہتا ہے۔اس کے پسران طارق شبیر، فیصل شبیر ،خالد شبیر، عامر شبیر اور شاہد شبیر ہیں۔ نذیر احمد کا احمد راہی کاشف ہے۔ نور احمد فوت ہو چکا ہے۔ اس کے پسران جاوید اقبال، پرویز اقبال اور طاہر اقبال ہیں۔ جاوید اقبال کے پسران فہد اقبال اور فراز اقبال ہیں۔ یہ چک نمبر 133 سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔

اس گاؤں کے جناب برکت علی کا خاندان مشہور اور نمایاں تھا۔اس کے تین پسران فرزند علی، علم دین اور ولی محمد ہیں۔ فرزند علی چک نمبر 102 / EB ڈاکخانہ خاص ضلع وہاڑی میں رہتا ہے اس

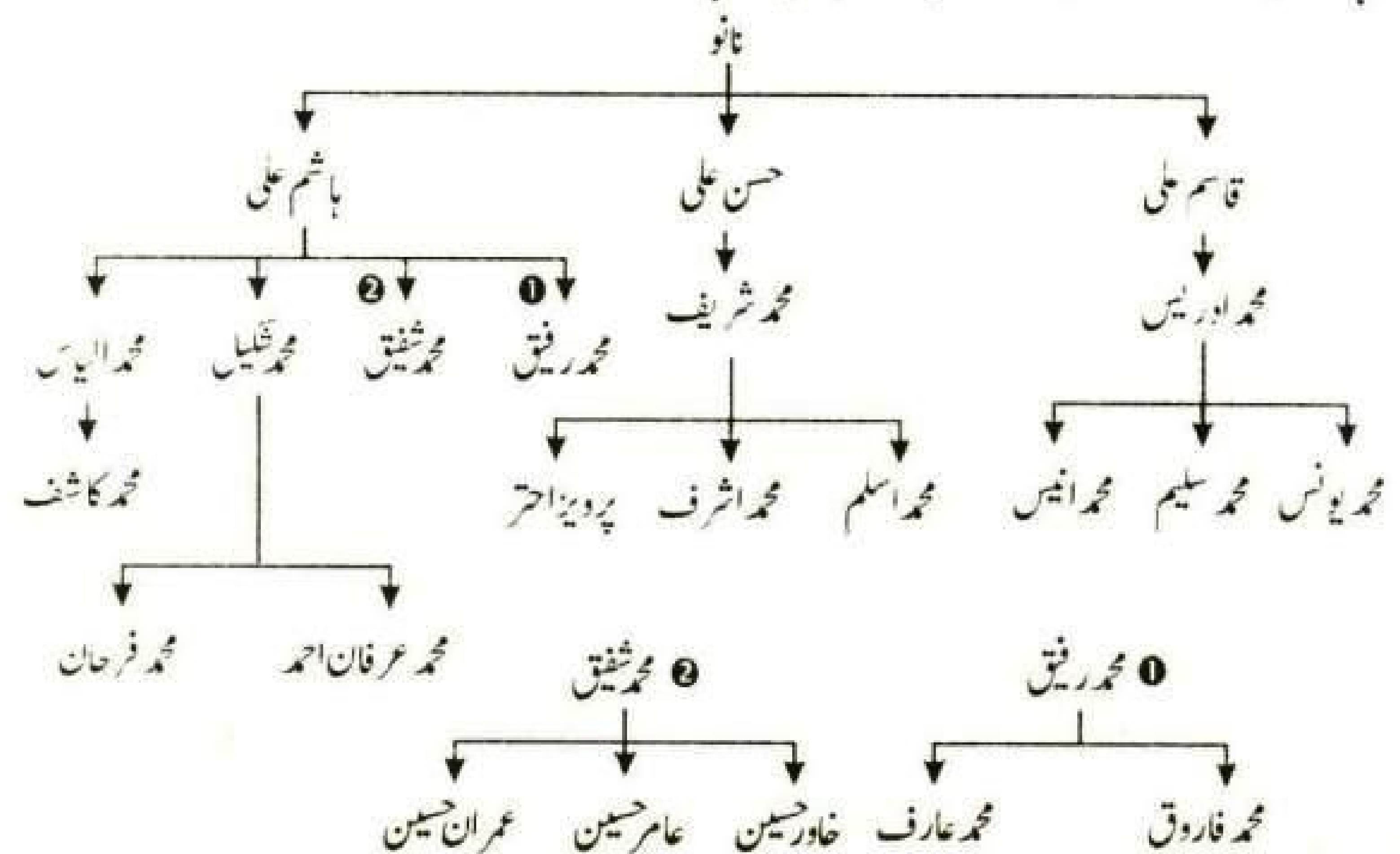
کا پسر اشرف علی بھی اس کے ساتھ ہے۔ جبکہ اس کا دوسرا پسر لیاقت علی ٹاؤن شپ میں رہتا ہے اشرف کے عبدالمتین اور علی اسجد ہیں جبکہ لیاقت علی کا حارث علی ہے جناب علم دین کا فرزند محمد خلیل واپڈا میں انتہائی ذمہ دار عہدہ پر فائز ہے اور اپنے پسران محمد شکیل، محمد عقیل کے ہمراہ اعوان ٹاؤن کے جناح بلاک کے مکان نمبر 75 میں رہتا ہے۔ انتہائی ملنسار اور درد دل رکھنے والا انسان ہے۔

جناب ولی محمد قادر آباد میں رہتے ہیں اس کے پسران محمد اسلم ٹیچر ہے جبکہ محمد اکرم ڈویژنل انجینئر ٹیلیفون راولپنڈی میں ہے۔ ڈاکٹر محمد عالم کراچی اور محمد اعظم قادر آباد میں کاروبار کرتا ہے اور محمد حنیف پاک بحریہ میں لیفٹیننٹ ہے محمد فاروق قادر لباد میں ہے۔

ماسٹر محمد اسلم کے پسران شہزاد اسلم، فرہاد اسلم، اور جنید اسلم ہیں۔ محمد اکرم ہیں جبکہ محمد اعظم کے ثنا، اللہ اور ذیشان اعظم ہیں۔ محمد عالم کا محمد عزیز، محمد حنیف کا محمد عبداللہ اور محمد فاروق کا محمد احسن ہے۔

محمد ابراہیم نمبردار کا پسر عبدالغفور 327 ای۔ بی میں آباد ہے اس کے 6 پسران ہیں۔ عبدالستار زمیندارہ کرتا ہے۔ اس کے عمران، عرفان ہیں، عبدالغفار فوٹو گرافر ہے اٹک میں رہتا ہے اس کے اکرم اور فہد ہیں۔ محمد نثار کا عزیز ہے یہ بھی کاشت کاروی کرتا ہے پانچواں محمد سردار ہے کراچی پولیس میں ملازم ہے اس کا عثمان ہے محمد سرور لاہور میں ملازمت کرتا ہے۔ اس کے طلحہ اور عبداللہ ہیں۔

اس گاؤں کے جناب نانو کا خاندان بدو کی چیمہ میں آباد ہے تعلیم یافتہ باثر اور خوشحال خاندان ہے۔ اس خاندان کا مکمل شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



جناب قاسم علی کے محمد ادریس گرداور کے پسر محمد یونس محکمہ تعلیم سرگودھا میں ڈپٹی۔ڈی۔ای۔او ہے۔ محمد سلیم ٹیکسٹائل ملزم شیخوپورہ کا جنرل منیجر ہے اور محمد انیس سیالکوٹ میں بنک منیجر ہے۔

جناب حسن علی کا محمد شریف ریلوے گڈز کلرک کے محمد اسلم ناظر ریلوے اسٹیشن ماسٹر ہے ان کا دوسرا بیٹا محمد اشرف جاوید پی اے ایف میں ہیڈ کلرک ہے جبکہ پرویز اختر پی اے ایف سے بطور وارنٹ آفیسر ریٹائر ہوا ہے۔

جناب ہاشم علی کے محمد رفیق کے دو پسران ہیں۔ محمد فاروق اسلام آباد میں ملازم ہیں۔ ان کا دوسرا پسر محمد عارف بی اے۔ الیکٹرک ڈپلومہ ہولڈر بطور ٹیچر ملازم ہے۔ جناب ہاشم علی کے دوسرے پسر محمد شفیق مرحوم ڈی۔ ایف۔ او تھے۔ اس کا خاندان سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں آباد ہے۔ اس کے تین پسران ہیں خاور حسین پی اے ایف میں سکواڈرن لیڈر ہیں ڈاکٹر عامر حسین ایم بی بی ایس کوئٹہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ عمران حسین انگلینڈ میں زیر تعلیم ہے۔ ہاشم علی کے فرزند محمد شکیل حکومت بلوچستان میں ڈپٹی سیکرٹری ہیں اور آج کل محکمہ اوقاف میں تعینات ہیں۔ بعض احباب کی وساطت سے انہوں نے بلوچستان میں اس برادری کے افسران کی فہرست مہیا کی ہے۔ وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں محمد عرفان ویٹرنری اسٹنٹ اور محمد فرحان ایگریکلچر انجینئر ہے جناب ہاشم علی کے چوتھے پسر ڈاکٹر محمد الیاس ڈپٹی ڈائریکٹر ویٹرنری راولپنڈی ہے۔ ان کا لڑکا محمد کاشف زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں زیر تعلیم ہے۔ محمد شفیق کی دو دختران محترمہ ثمینہ اور محترمہ منزہ دایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔

اس گاؤں میں حاجی ارجمند علی کا معروف خاندان تھا۔ ہجرت کے بعد ان کا پسر حافظ لیاقت علی جاکے چیمہ میں آباد ہوئے۔ اور ٹاؤن کمیٹی کے سالہا سال تک چیئرمین رہے۔ آپ نڈر اور بے باک لیڈر ہیں۔ غریب پرور اور مخلص انسان ہیں۔ علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ ان کا ایک لڑکا خالد محمود جرمنی میں کاروبار کرتا ہے دوسرا طارق محمود بھی جرمنی میں کاروبار کرتا ہے یہ خوشحال خاندان ہے۔

اسی خاندان کے جناب منصب علی، محمد بشیر، قمر الدین، سراج دین اور محمد صدیق بھی جاکے چیمہ میں رہتے ہیں۔ عبدالرشید منگووال ضلع گجرات میں خادم حسین اور عبدالعزیز چونڈہ میں آباد ہیں۔ علی محمد قادر آباد میں، فرزند علی اور محمد یونس فاروق آباد میں رہتے ہیں۔

جناب محمد صدیق کے پسر نصیر اللہ کے 5 لڑکے مسمیان محمد سعید محمد سلیم۔ محمد شاہد۔ محمد زاہد اور محمد نوید ہیں۔ محمد سعید کے محمد سعید اور محمد منیب ہیں۔ محمد سلیم کا حماد اور محمد شاہد کے عبد الصمد

اور عبدالحسیب ہیں۔ یہ خاندان مسلم ٹاؤن میں آباد ہے محمد سعید اور محمد سلیم ملازمت کرتے ہیں باقی خاندان کاروبار کرتا ہے۔

جناب نصیر الدین ولد محمد یاسین ہجرت کے بعد موضع چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ ان کے تین پسران خالد محمود، ارشد محمود، طارق محمود ہیں۔ خالد محمود کاروبار کرتے ہیں۔ ارشد محمود بیرون ملک اور طارق محمود لاہور میں ملازمت کرتے ہیں۔

جناب سعید الدین کے بیٹے کا نام شرافت علی ہے جو ہجرت کے بعد موضع ساہی وال سرگودھا میں آباد ہوا۔ ان کے پسران ریاض، سرفراز، جاوید اور ندیم ہیں جو کورنگی، کراچی میں کاروبار کرتے ہیں......ریاض کے طلحہ اور ذیشان ہیں۔

جناب نور محمد کے دو پسران محمد حسن اور محمد حسین تھے۔ محمد حسن کا عبداللطیف چونڈہ میں آباد ہے اس کی نرینہ اولاد نہ ہے محمد حسین کا علم الدین انبالہ کیمپ میں فوت ہو گیا تھا۔ اس کے تین لڑکے علی نواز، شاہ نواز، اور لیاقت علی ہیں علی نواز چک 30 شمالی میں رہتا ہے اس کا بیٹا محمود علی ہے جس کا ارسلان محمود ہے۔ محمود علی ٹھیکہ داری کرتا ہے۔ شاہنواز اور لیاقت ساندہ کلاں میں رہتے ہیں۔ شاہ نواز کا ایک لڑکا سجاد علی ہے۔

اسی گاؤں کے جناب حکم دین ولد رحمت اللہ کے چار پسران نثار احمد، نعیم رضا، سلیم رضا اور شمیم رضا ہیں نثار احمد "خبریں" اخبار میں کام کرتا ہے اس کے پانچ لڑکے ناصر محمود، ظفر، حافظ راشد، تصور اور فیصل ہیں نعیم رضا ہیوی کمپلیکس میں کام کرتا ہے اس کے قیصر نعیم اور یاسر نعیم ہیں سلیم رضا کا ارسلان سلیم ہے یہ خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 533/EB میں آباد ہے اور سلیم رضا زمینداره کرتا ہے۔

31۔ ملک سکھی

یہ گاؤں تحصیل جگادھری کے مواضعات کی فہرست میں نمبر شمار 209 پر درج ہے ایک اور ملک مزرعہ نمبر 207 پر ہے۔ مزرعہ کو ماجرا بولتے تھے۔ ماجرا بڑے گاؤں کو اور ماجری چھوٹے گاؤں کو کہتے تھے اس علاقہ میں اس نام کے کئی گاؤں تھے۔ مندھار بڑا گاؤں تھا اس لئے ملک ماجرا کو ملک مندھار بھی کہتے تھے کیونکہ یہ مندھار کے نزدیک واقع تھا۔ بعض احباب نے ملک سکھی اور ملک ماجرا کو ایک ہی گاؤں تحریر کیا ہے لیکن یہ علیحدہ علیحدہ مواضعات تھے۔ اسی لئے ان کو الگ الگ تحریر کیا گیا ہے

تاہم بعض خاندان ادھر ادھر ہونے کا امکان ہے جس کیلئے پیشگی معذرت۔

اس گاؤں میں منشی ارجمند نمبر دار کا خاندان نہایت مشہور تھا۔ وہ کوئٹہ میں ملازم رہے ان کے دو لڑکے صوفی عبدالطیف اور محمد شریف تھے۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالطیف کوئٹہ میں ملازم تھے اور ریٹائر ہو کر وہیں محلہ عثمان آباد میں رہائش پذیر رہے۔ وہ صوفی کے نام سے مشہور تھے ان کے 5 پسران ہیں اور صوفی ہر ایک کے نام کا حصہ ہے۔ ڈاکٹر فہم دانش ایم ڈی کے دو پسران بلال دانش اور شاہ میر دانش ہیں۔ صوفی عبدالطیف کے دوسرے پسر محمد نعیم امریکہ میں کاروبار کرتے ہیں ان کے دو پسر منصور لطیف اور کامران لطیف ہیں یہ دونوں خاندان ڈوہم نارتھ کرولانا میں رہائش پذیر ہیں۔ تیسرے عبدالخالق کے بھی دو لڑکے ہیں۔ ڈاکٹر شعیب لطیف ایم۔ ڈی اور سہیل لطیف زیر تعلیم ہیں یہ خاندان چیپل نارتھ کیرولانا میں رہتا ہے۔ ان کا چوتھا پسر عبدالواحد ہے جس کا ایک ہی لڑکا سعد لطیف ہے۔ عبدالواحد ایمسٹرڈم ہالینڈ میں ملازمت کرتا ہے۔ ان کا پانچواں پسر انجینئر عبدالصمد ہے جو سوئی نادرن گیس لاہور میں منیجر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں ان کا ایک ہی لڑکا ڈاکٹر منذر صمد صوفی ایم۔ ڈی ہے جو امریکہ کی میسی گن ریاست کے ماؤنٹ پلیزنٹ میں ملازمت کرتا ہے وہ کراچی کے مشہور و معروف ڈاکٹر مسعود جاوید کی بیٹی سے شادی شدہ ہے۔ صوفی عبدالطیف کی بیٹی بلاولی کے مختار احمد ولد نذیر حسین کی بیوی ہے یہ خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور انتہائی خوشحال ہے۔

محمد شریف کے 5 پسران جمیل احمد، منیر احمد، عبدالغنی، نثار احمد اور شوکت علی ہیں، جمیل احمد اپنے لڑکوں محمد ارشد، محبوب علی، محمد رمضان اور ذوالفقار علی کے ہمراہ چک نمبر 14 جی ڈی ضلع اکاڑہ میں آباد ہے۔ عبدالغنی بھی چک 12 جی۔ ڈی میں رہتا ہے اس کے عبدالرؤف اور محمد فاروق ہیں۔ منیر احمد کے ظفر اقبال، خالد اقبال، طارق منیر، شاہد منیر راشد منیر اور اسلم منیر ہیں۔ یہ خاندان ناظم آباد نمبر 4 مکان نمبر 14 ۴ اے کراچی میں رہتا ہے۔ منیر احمد وسیع کاروبار کے مالک ہیں انتہائی نیک سیرت۔ متدین اور برادری کا درد رکھنے والے درویش ہیں ظفر اقبال کے سوا تمام لڑکے باپ کے ہمراہ کاروبار میں شریک ہیں ظفر اقبال لاہور میں رہتا ہے۔ نثار احمد اپنے لڑکوں مسمیان عدیل۔ عقیل اور طلحہ کے ہمراہ 15/105 اے۔ ریلوے کالونی ایف ایریا۔ کراچی میں مقیم ہے۔ نثار احمد اور اس کے پسران بھی کاروبار کرتے ہیں شوکت علی کے عدنان، ریحان اور نعمان ہیں یہ خاندان بھی کاروبار میں مصروف ہے اور ندیم پلازہ فلیٹ نمبر 7 بلاک 6 الف سی۔ ایس فیڈرل ایریا کراچی میں سکونت پذیر

ہے۔اس طرح جناب ارجمند کا خاندان امریکہ۔ ہالینڈ۔ کراچی اوکاڑا اور لاہور میں پھیلا ہوا ہے ملازمت۔ڈاکٹری اور کاروبار پر چھایا ہوا ہے۔

جناب مولوی عبدالمجید سیشن کورٹ سے بطور ریڈر ریٹائر ہو کر سٹلائٹ ٹاون کوئٹہ میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد اقبال اور محمد انور ہیں۔ محمد اقبال نیشنل بنک سے ریٹائر ہوئے ہیں۔

عبدالمجید کے دیگر برادران محمد یوسف۔ رحمت اللہ، عبدالعزیز، قطب الدین اور عبدالحمید ہیں رحمت اللہ کے محمد جمیل اور محمد سلیم ہیں۔

32۔ملک ماجرا

ملک نام کے کئی گاؤں تھے نزدیگی گاؤں سے ہر ایک ممیز کیا جاتا تھا یہ گاؤں موضع مندھار کے نزدیک تھا اس لئے اس کو ملک مندھار کہتے تھے اس کے نزدیک ہی دوسرا گاؤں موسومہ ملک سوکھی تھا جس کو علیحدہ تحریر کیا گیا ہے اس کا مطالعہ بھی کر لیا جائے۔

جناب محمد ابراہیم کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 243 صابولنہ میں آباد ہے۔اس کے دو پسران کفایت اللہ اور جعفر علی ہیں۔ کفایت اللہ کے محمد اسلم، محمد اکرم اور محمد انور ہیں۔ محمد اسلم فیصل آباد میں کاروبار کرتا ہے محمد انور کا علی نواز ہے جس کا بشیر احمد ہے اس کے دو لڑکے مسمیان غلام یسین اور محمد یامین ہیں۔ غلام یسین کاروبار کرتا ہے اس کے جمشید احمد اور افتخار احمد ہیں۔ محمد یامین مدرس ہے اس کا محمد عثمان ہے۔ جعفر علی کا پسر ناصر علی ہے۔

جناب عبدالغنی کے پسران محمد جمیل اور محمد سلیم ریلوے کالونی کوئٹہ میں آباد ہیں۔ محمد سلیم نیشنل بنک میں ملازم ہیں۔

جناب غلام محمد عرف گاماں ولد محمود کے چار پسران محمد اسماعیل، اللہ دیا، علم الدین اور قاسم علی تھے۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان کوٹ ارائیاں میں آباد ہوا۔ علم الدین کا پسر شوکت علی ہے جس کے لڑکے مسمیان لیاقت علی، اختر علی، اصغر علی، منیر احمد اور قاسم علی ہیں۔ لیاقت علی کے وقاص علی اور سفیان علی ہیں۔ اختر علی کے محمد شاہد، محمد آصف، محمد کاشف اور محمد جنید ہیں۔ اصغر علی کے اظہر علی اور ظہیر علی ہیں۔ جناب قاسم علی کے پسران مسمیان معصوم علی، نثار علی، محمد اقبال، محمد فاروق، محمد مقصود، محمود علی ہیں۔ معصوم علی کے محمد اشفاق اور محمد شفیق ہیں۔ نثار علی کے وقار نثار اور

قاصر توحید ہیں۔ محمد اقبال کے محمد شمعون اور دانش علی ہیں۔ محمد فاروق کے لڑکے خالد رضوان، عدنان اور وحید ہیں۔ محمد مقصود علی کے عالم علی اور فلاح علی ہیں۔

جناب اللہ دیا کے دو پسران ریاست علی اور محمد ادریس ہیں۔ اخرالذکر لاولد فوت ہو چکا ہے۔ ریاست علی کے بشیر احمد اور صداقت حسین ہیں۔ بشیر احمد کے لڑکے علی حیدر اور اسد حیدر ہیں۔ بشیر احمد ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس جھنگ میں ملازم ہے۔

جناب محمد اسماعیل کا بیٹا محمد ابراہیم کالو کے میں آباد ہے۔ اس کے دو لڑکے محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں۔ محمد اسلم کے عمران، عرفان، کامران اور فرقان وغیرہ ہیں جبکہ محمد اکرم کے دو لڑکے ہیں۔

جناب رحمت اللہ اور عبداللہ کے خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہیں۔ رحمت اللہ کے شیر محمد اور غلام محمد ہیں۔ شیر محمد نمبر دار ہے اس کا محمد اسلم ہے جس کے عالم شیر، محمد جمشید، محمد سہیل، محمد کاشف اور محمد عاصم ہیں، غلام محمد کے مبارک علی، عبدالجبار اور محمد قمر ہیں مبارک علی کا محمد اویس ہے جناب محمد عبداللہ کے چار پسران اختر علی، عبدالرزاق، عبدالستار اور ریاست علی ہیں۔ اختر علی کا محمد اقبال ہے عبدالرزاق کے عبدالجبار، محمد افتخار، محمد شکیل اور محمد مصطفیٰ ہیں۔ عبالستار کے محمد مشتاق، محمد اشفاق، محمد اخلاق، محمد عرفان اور محمد رضوان ہیں۔ ریاست علی کے محمد شاہد۔ محمد زاہد اور عبدالواحد ہیں۔

جناب محمد الیاس کا خاندان راہوالی میں آباد ہے۔ اس کے تین پسران محمد علی، شوکت علی اور اشرف علی ہیں۔ محمد علی کا امجد علی ہے یہ کاروباری خاندان ہے۔

نوازش ہجرت کے بعد کوٹ ارائیاں میں آباد ہوا۔ اس کا پسر عبداللطیف سندھ سے اغوا کر لیا گیا تھا اس وقت اس کی عمر 17 سال تھی۔ وہ 30 سال مچھ بلوچستان میں پٹھانوں کے زیر قبضہ محنت مزدوری کرتا رہا اور بالاخر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کی رشتہ دار خواتین نے اس کے زخم کی نشانی سے پہچان کر اس کی بہن کے پاس چک نمبر 104 جنوبی میں پہنچا دیا۔

جناب مولا بخش کے دو پسران قاسم اور نذیر تھے۔ قاسم کے محمد منشی اور جان محمد پہلے ملتان کی مانی بستی مں آبادہ ہوئے واہاں سے لیہ چلے گئے اور اب چک نمبر 104 تحصیل کروڑ ضلع لیہ میں رہائش اختیار کی۔ جان محمد کے 8 لڑکے مسمیان محمد اسلم، عبدالغفار، عاشق علی، اشرف علی، شرافت علی، محمد اکرم، محمد افضل اور عبدالجبار ہیں۔ جان محمد واپڈا میں ملازم تھا۔ فوت ہو گیا ہے۔ محمد اسلم جہلم

میں رہتا ہے اس کے محمد عامر، محمد اشرف اور محمد اکرم ہیں۔ عبدالغفار چک میں رہتا ہے اس کے عمران اور عرفان ہیں۔ عاشق علی واپڈا لاہور میں ملازم ہے اشرف چک 109 کروڑ پکا میں زمیندارہ کرتا ہے اس کا صداقت ہے جو فوج میں ملازم ہے اس کا اکرم ہے۔ محمد منشی چک میں زمیندارہ کرتا ہے اس کے ریاست، شوکت اور بشارت ہیں۔ ریاست کراچی میں ملازمت کرتا ہے اور رشید آباد کراچی میں رہتا ہے۔ اس کے توقیر اور تنویر ہیں۔ شوکت علی کروڑ میں محکمہ حیوانات میں ملازم ہے اور بشارت ڈی۔ جی۔ خان میں اے۔ ایس آئی ہے۔

جناب نذیر ولد مولا بخش کی دردناک داستان ہے اس کو اس کی بیوی دو دختران اور چھ پسران کو 1947 میں سکھوں نے بے دردی سے شہید کر دیا تھا۔ اس کا $2\frac{1}{2}$ سالہ پسر جہانگیر شدید زخمی ہوا۔ حملہ آور اسی کو مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے۔ اس کا چچا منشی یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ اس نے چھپ کر ننھے جہانگیر کو اپنی آغوش میں لے لیا اور اس کو اپنے ہمراہ پاکستان لانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کی پردش کی۔ اس کا خاندان بھی چک نمبر 104 تحصیل کروڑ ضلع لیہ میں آباد ہیں جہانگیر فوت ہو چکا ہے اس کے 5 پسران مسمیان صغیر، نادر، نصیر، ناصر اور قیصر ہیں نادر کراچی میں ملازمت وکاروبار کرتا ہے اس کے یاسر وفیصل ہیں۔

33۔ نامدار پور

یہ گاؤں مصطفیٰ آباد سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس کو نمدار پور کہتے تھے۔

جناب خدا بخش کا مشہور خاندان تھا۔ اس کے دو پسران نتھو اور ارجمند عرف ارجو تھے۔ نتھو نمبر دار تھا۔ اس کے تین لڑکے محمد حنیف، علی شیر، اور نیک محمد ہیں، محمد حنیف کے محمد منیر اور شہادت علی ہیں۔ علی شیر سرگودھا میں وکالت کرتا ہے باقی خاندان شاہ بنکڈر میں آباد ہے علی شیر کے وقاص احمد۔ نسیم اختر۔ ارمغان اور عارفین ہیں۔ محمد یامین ماجری والے کے پسر محمد طاہر علی شیر کے داماد ہیں اس کی لڑکی ثمرین سٹیٹ بنک میں آفیسر ہے نیک محمد کے محمد طیب اور محمد طاہر ہیں۔ ارجمند کے تین پسران 1947 میں ہجرت کے دوران فوت ہو گئے تھے۔ اب اس کا واحد پسر محمد یٰسین ہے۔

جناب رحمت اللہ کے پسر عبدالغفور کے تین لڑکے مسمیان عبدالرحمٰن، محمد رمضان اور محمد اشرف ہیں۔ عبدالرحمٰن کے اسامہ، خالد، عتیق الرحمان اور ضیاء الرحمٰن ہیں، محمد رمضان کے محمد فاروق اور محمد عدنان ہیں۔ یہ خاندان موضع جیسک میں آباد ہے۔

جناب شادی احمد کے دو پسران اللہ دیا اور محمد صدیق ہیں۔ اللہ دیا کا محمد نذیر اور اس کے محمد شاہد، محمد زاہد اور محمد راشد ہیں محمد صدیق کا محمد اسلم اور اس کا محمد اویس ہے۔ محمد نذیر کا خاندان مکان نمبر 112 ایم سی گرین ٹاؤن اور محمد اسلم فروکہ میں آباد ہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ اس گاؤں کے دیگر احباب کے کوائف نہایت ذمہ دار شخص کے وعدہ اور یاد دہانی کے باوجود مہیانہ ہو سکے ہیں۔

34۔ نگلہ جاگیر

یہ گاؤں ارائیوں کے مشہور گاؤں جاگدولی اور مندھار کے درمیان واقع تھا۔ یہ سکھوں نے اپنی جاگیر میں آباد کیا تھا اس لئے اس کا نام نگلہ جاگیر رکھا گیا۔ اس علاقہ میں نگلہ نام کے دو گاؤں تھے۔ تیسرا گاؤں نگلی تھا۔ اس گاؤں کے نزدیک پابنی کلاں اور پابنی خورد تھے۔ اس لئے اس نگلہ کو پابنی کا نگلہ بولا جاتا تھا اور یہ اس نام سے مشہور تھا۔

اس گاؤں کے سوندھے کا خاندان جیسک تحصیل ساہیوال میں آباد ہوا۔ اس کا لڑکا محمد یوسف لاولد ہے اس کے دوسرے لڑکے بشیر احمد کا محمد صدیق ہے جس کے لڑکے محمد اشرف اور طاہر محبوب ہیں۔ محمد اشرف کے جہانزیب اور محمد عثمان ہیں۔

جناب نوازش علی ولد نتھو ولد اکبر علی ولد سائیر فروکہ کے وارڈ نمبر 7 میں آباد ہے جن کے لڑکے محمد بشیر کے پسران سردار علی اور انور علی ہیں۔ سردار علی کے محمد عمران اور محمد عدنان ہیں۔

اس گاؤں میں جناب محمد عرف محمد کا بڑا وسیع خاندان تھا۔ محمد اس گاؤں کا ابتدائی آباد کار تھا اس کے خاندان کا مفصل شجرہ حسب ذیل ہے۔

محمد عرف محدا

کیمان — گلاب

گلاب: نانوں، سوندھا، امر علی
نانوں ← محمد اسماعیل ← دین محمد
سوندھا ← نجیب الدین ← شیر محمد
امر علی ← علی نواز ← عبداللطیف
عبداللطیف: نثار علی، ممتاز علی، ظفر علی، ذوالفقار علی

کیمان ← شادی
شادی: قطب دین، کلو، قمر دین
کلو: محمد ادریس، محمد یونس ❶
محمد ادریس: صابر علی، ساجد علی، کاشف علی، ثاقب علی
قمر دین: محمد رشید، محمد ذکریا ❷، چراغ دین ❸
محمد رشید: شمیم احمد، نور عالم

❶ محمد یونس
محمد ظاہر، محبوب احمد، محمد شکیل محمد، محمد مقصود

❷ محمد ذکریا
غلام مرتضیٰ، محمد طارق، محمد خالد، محمد اعظم

❸ چراغ دین
محمد سلیم، محمد وسیم، محمد کلیم، محمد ندیم، محمد عظیم

جناب محمد رشید چک نمبر 537ای۔بی میں آباد تھا۔ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا پسر شمیم احمد زرعی ترقیاتی بنک میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو کر ماچھی وال میں کاروبار کرتا ہے اس کے چار لڑکے مسمیان راشد شمیم، آصف شمیم، عبدالرحمان اور قمر شمیم ہیں، نور عالم آئل اینڈ گیس ڈولپمنٹ کارپوریشن میں چیف انجینئر ہیں۔ اس کے دو لڑکے شعیب نور اور سمیع نور ہیں۔ محمد ذکریا بحرین کا مشہور تاجر ہے۔ اس کی مستقل رہائش بورے والا میں ہے۔ اس کا پسر محمد طارق فوت ہو چکا ہے۔ اس کے تین بیٹے عیسیٰ طارق، حمد طارق اور بسام طارق ہیں۔ محمد خالد کا ایک لڑکا محمد زید اور دوسرا محمد صمد ہے۔ حیدر علی

ایڈووکیٹ محمد ذکریا کا داماد ہے۔ چراغ دین چک نمبر 537ای۔بی میں رہائش پذیر ہے اس کا لڑکا محمد سلیم بحرین میں کاروبار کرتا ہے۔ کلو کا خاندان بھی اسی چک میں رہتا ہے۔

جناب اللہ بخش کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے۔ اللہ بخش کے دو پسران تھے۔ محمد ابراہیم لاولد فوت ہوا۔ محمد اسماعیل کا محمد لطیف ہے جس کے لڑکے محمد اکرم، محمد عظیم، محمد سلیم، محمد تنویر اور محمد ندیم ہیں۔

اس گاؤں کے محمد شفیع کا خاندان اور اس کے دوسرے بھائی عزیز اللہ اور محمد رفیق چک نمبر 19/A/M.L میونوالی میں آباد ہیں۔

محمد شفیع کا پسر محمد حنیف ہے جس کے پسران محمد اسلم اور محمد خالد ہیں جو پٹھان والی ضلع سیالکوٹ میں آباد ہیں۔ محمد اسلم کے پسران محمد شاہد، اور جاوید ہیں جو کورنگی کراچی میں رہتے ہیں۔

عزیز اللہ کا پسر تصور علی ہے اور تصور علی کے پسران شرافت علی، سرور علی اور محمد سلیم کراچی میں آباد ہیں۔ سرور سعودیہ میں ملازم ہے۔

محمد رفیق کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔

جناب امام علی کے چار پسران مسمیان فیض محمد۔ عبدالحکیم۔ نیاز محمد اور واجد علی ہیں۔ فیض محمد پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر سے بطور ہیڈ کلرک ریٹائر ہو کر فوت ہوئے اس کے تین لڑکے نور محمد، عبدالطیف اور محمد اقبال ہیں۔ نور محمد گلشن اقبال کراچی میں رہتا ہے اس کے جاوید، نصرت پرویز، خالد زبیر محمد عارف اور زاہد منصور ہیں، جاوید ایم ایس سی امپورٹ وایکسپورٹ کا کاروبار کرتا ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں نصرت پرویز سعودیہ میں انجینئر ہے۔ خالد بھی سعودیہ میں ہے۔ عارف کمپوٹر لیکچرار ہے اور گلشن اقبال میں رہتا ہے زاہد اینٹی نار کوٹکس پولیس میں سب انسپکٹر ہے یہ تمام بھائی بی ایس سی ہیں۔

عبداللطیف پاک فوج میں کرنل تھے۔ ریٹائر ہو کر چک لالہ راولپنڈی میں سکونت پذیر ہے اس کے دو پسران شاہد لطیف اور خالد لطیف ہیں۔ شاہد پاک فوج میں ہے اور خالد انجینئر ہے۔

اقبال مرحوم کا خاندان لاہور میں رہتا ہے۔ اس کے تین پسران فیاض اقبال، ریاض اقبال اور امتیاز اقبال ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں فیاض کا اسامہ ہے۔

عبدالحکیم فوت ہو چکا ہے۔ اس کا پسر انعام اللہ چارسدہ شوگر ملز میں ملازم تھا۔ فوت ہو گیا ہے۔ اس کے دو لڑکے ہیں۔ یہ خاندان گوجرانوالہ شہر میں رہتا ہے۔

نیاز محمد کا خاندان چک نمبر 42 میں آباد ہے۔ نیاز محمد فوت ہو گیا ہے اس کے 3 پسران محمد سعید وغیرہ ہیں۔ اس طرح امام علی کا خاندان مختلف شہروں میں آباد ہے اور مختلف شعبوں سے منسلک خوشحال خاندان ہے۔

جناب رحم دین کا خاندان راہوالی میں آباد ہے اس کے چار پسران محمد اکرم، محمد اسلم، محمد اختر اور محمد اکبر ہیں۔ اکرم کے ظہیر، طاہر، عدنان اور نعمان ہیں۔ اسلم کے مدثر، مبشر اور اویس ہیں اکبر کے عرفان اور عثمان ہیں۔

اس گاؤں میں اللہ دیا کا مشہور خاندان تھا۔ ان کا پسر محمد ابراہیم برادری کا مشہور شخص تھا۔ ہجرت کے بعد وہ چک نمبر 127 جنوبی میں آباد ہوا اور نمبر دار مقرر رہا۔ اس کے دو پسران محمد یعقوب اور عبدالستار ہیں۔ محمد یعقوب اکاؤنٹنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر فوت ہو چکا ہے۔ اس کے تین پسران عبدالقیوم، عبدالوحید اور عبد الخالق ہیں۔ عبدالقیوم اور عبدالوحید کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالخالق محکمہ انہار میں ایس ڈی او ہیں۔ عبدالقیوم کے محمد ندیم، محمد نعیم، محمد وسیم، محمد حسیب اور اسامہ قیوم ہیں۔ محمد نوید، محمد طارق اور محمد حسین، عبدالوحید کے لڑکے ہیں۔ عبدالخالق کے حسن اور علی ہیں۔ یہ خاندان محلّہ چندان والا جھنگ میں آباد ہے۔ عبدالستار چک نمبر 127 جنوبی کا نمبر دار ہے اس کے پسران عمران، عرفان، ذیشان اور نعمان ہیں۔ محمد ابراہیم کا جملہ خاندان خوشحال اور بااثر ہے۔ اسی خاندان کے جناب حکیم الدین کوئٹہ میں آباد ہیں۔ اور محکمہ تعلیم بلوچستان سے بطور سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوئے۔ ان کے پسر جناب محمود رضا پرنسپل بولان میڈیکل کالج رہے۔ ناک، کان اور گلہ کے ماہر ڈاکٹر ہیں۔ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں رہائش پذیر ہیں۔ جناب حکیم الدین کے دوسرے پسر الحاج محمد رضا چیف انجینئر انہار بلوچستان ہیں۔ ان کا تیسرا لڑکا جناب عباس رضا کینٹ روڈ کوئٹہ میں رہتا ہے۔ چوتھا لڑکا امریکہ میں ہے۔ یہ انتہائی خوشحال خاندان اب بلوچستان میں ہی ضم ہو جائے گا اور سالہا سال کے بعد شاید خاندان کے افراد کو یاد بھی نہ رہے کہ ان کے آباؤاجداد نگلہ جاگیر انبالہ کے ارائیں خاندان کے سپوت تھے۔

جناب نبی بخش کے دو پسران برکت علی اور اللہ بخش تھے۔ اللہ بخش کی کی نرینہ اولاد نہ ہے برکت علی کے محمد رفیق اور محمد یوسف ہیں۔ محمد رفیق کا عبدالرحمان بودھوپور (بلال پور) میں آباد ہے اس کے دو پسران عبدالستار اور ذوالفقار علی ہیں۔ عبدالستار سیکنڈری بورڈ گوجرانوالہ اور ذوالفقار علی

محکمہ زراعت میں ملازم ہیں۔ محمد یوسف کے تین پسران علی حسن۔ شبیر احمد اور محمد یامین علی پور چٹھہ میں آباد ہیں۔ علی حسن کے قیصر محمد مدرس اور ناصر محمود ہیں قیصر کا حمزہ ہے شبیر احمد کے فیصل محمود اعجاز، مبشر محمود نوید اور مدثر محمود رضا ہیں۔ محمد یامین کے عاطف محمود ایاز اور محمد آصف ہیں محمد یامین کا خاندان علی پور چٹھہ میں رہتا ہے۔ محمد یامین دکانداری کرتا ہے۔

جناب سعد الدین کا پسر لیاقت علی ہے جس کے محمد الیاس۔ محمد شریف، محمد حنیف، محمد اکرم اور محمد اسلم ہیں۔ محمد الیاس کے عمران۔ عدنان۔ عرفان اور فرحان ہیں۔ محمد شریف کے عامر اور عاطف ہیں۔ محمد حنیف کے یاسر۔ ناصر اور ثاقب ہیں۔ محمد اکرم کے حماد اکرم اور اسد اللہ ہے۔ یہ خاندان چک نمبر 127 جنوبی تحصیل سلانوالی میں آباد ہے۔

جناب اسماعیل کے دونوں پسران مسمیاں محمد یامین اور منشی خلیل احمد ہجرت کے بعد بدھو پور میں آباد ہوئے۔ محمد یامین کے دولڑکے شرافت علی اور جاوید اقبال ہیں۔ شرافت علی نیشنل بنک لاہور میں مینیجر ہے اس کے شفقت علی، کاشف علی، عاطف علی اور آصف علی ہیں۔ یہ خاندان اب گرین کالونی غازی آباد فیروزپور روڈ پر رہتا ہے۔ جاوید اقبال کا سمریز ہے۔

35۔ نگلہ خالصہ

اس علاقہ میں نگلہ نام کے کئی گاؤں تھے لہذا ان کو دیگر مختلف الفاظ سے ممیز کیا گیا تھا۔ اس گاؤں کو نگلہ خالصہ کے علاوہ "عورتوں کا نگلہ" بھی کہا جاتا تھا۔ مصدقہ روایت یہ تھی کہ ایک ناکام بارات کو اس گاؤں کی عورتوں نے بہ صرف گاؤں میں استقبال کیا بلکہ مردوں کی مخالفت کیباوجود ان کی کھانے پینے سے بھی تواضع کی جس کی بناء پر یہ گاؤں "بیرون (عورتوں) کا نگلہ مشہور ہو گیا۔ ریونیو ریکارڈ میں اس کا نام نگلہ خالصہ درج تھا۔ یہ موضع سثاری کے نزدیک واقع مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

اس گاؤں میں سعد الدین کا مشہور خاندان تھا اس کے تین پسران ولایت علی، سلطان علی اور ولی محمد تھے۔ ولی محمد کی کوئی نرینہ اولاد نہیں۔

جناب ولایت علی کے دولڑکے محمد شبیر اور حسنین الحسین عرف اللہ دیا ہیں۔ محمد شبیر کے محمد انور اپنے لڑکوں وسیم چشتی کے ہمراہ فردکہ میں آباد ہیں۔ اللہ دیا کے علی حسن اور محمد حسن ہیں۔ علی حسن کے لڑکے کاشف عمران اور آصف عمران ہیں جبکہ محمد حسن کے لڑکے شہزاد حسن، نوید حسین

اور وقار حسن ہیں۔ سلطان علی کے لڑکے عبدالمجید اور جلال الدین ہیں۔ یہ خاندان فردکہ میں آباد خوشحال خاندان ہے۔

اسی گاؤں کے حاجی بشیر احمد ولد حاجی اللہ دیا دودھہ میں آباد ہیں ان کے پسران مشتاق احمد، اقبال احمد اور ریاض احمد گلشن کالونی لاہور میں ہیں۔ جبکہ دو لڑکے گلزار اور مختار احمد سبزہ زار لاہور میں رہتے ہیں اور ذوالفقار احمد دودھہ میں رہتا ہے۔ مشتاق احمد کے تین لڑکے عبدالباسط، عبدالسمیع اور عمر مشتاق ہیں مختار احمد کے چار لڑکے کاشف مختار، احسن مختار، محسن مختار اور عاصم مختار ہیں۔ اقبال احمد کے خرم اقبال، زاہد اقبال، عثمان اقبال اور بلال اقبال ہیں۔ ریاض احمد کے عبدالوہاب، حمزہ ریاض اور طلحہ ریاض ہیں۔ گلزار احمد کا ایک ہی عمیر احمد ہے۔ ذوالفقار احمد کے تین لڑکے سیف الرحمان، ضیاء الرحمان اور وقاص الرحمان ہیں یہ ملازمت پیشہ خوشحال خاندان ہے۔

جناب نوازش علی کا خاندان واسو میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران محمد صدیق اور محمد منظور ہیں۔ محمد منظور کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد صدیق کے دو لڑکے محمد فرحان اور محمد رمضان ہیں۔ محمد رمضان کا کوئی لڑکا نہ ہے۔ محمد فرحان کے محمد ادریس، محمد کاشف اور محمد عثمان ہیں۔

جناب ارجمند اور امر علی کا خاندان کوٹ ادو میں آباد ہے۔ ارجمند کا پسر لیاقت علی ہے۔ جس کے چار لڑکے مسمیان غلام شبیر، محمد طاہر، اصغر علی اور اختر علی ہیں۔ امر علی کے دو پسران، عالم دین اور محمد حسن ہیں۔ عالم دین کے دو لڑکے بشیر احمد اور صغیر احمد ہیں۔ بشیر احمد کے سجاد احمد، امتیاز احمد، نذیر احمد، توقیر احمد اور شہاب احمد ہیں جبکہ صغیر کے تنویر احمد، قیصر احمد، عبدالوہاب اور عبداللہ ارباب ہیں جو کہ کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ ملازمت اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب قطب دین کا خاندان کوٹ ارائیاں میں آباد ہے۔ ان کا پسر رحم دین ہے جس کے تین لڑکے مسمیان ناصر علی، منظور جاوید اور رحمت علی ہیں۔ ناصر علی فیصل آباد میں ہے۔ منظور احمد کے شکیب، انجم اور ارسلان ہیں۔ رحمت علی کراچی میں ہے اس کے لڑکے مسمیان آفتاب، جنید اور جلال ہیں۔

جناب سلطان احمد اور اس کے پسران جلال الدین، عبدالمجید اور قمیص الدین ہجرت کے بعد ڈیرا جاڑا میں آباد ہوئے جلال الدین کے پسران ریاض احمد، فیاض احمد، اخلاق احمد اور اشتیاق ہیں جو کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان میں فیاض احمد کاروبار کرتا ہے دیگر تینوں ملازم ہیں۔

عبدالمجید کے ستار جبار، غفار ہیں جو ریلوے کالونی کینٹ اسٹیشن کراچی میں سکونت پذیر

ہیں۔اور کاروبار کرتے ہیں۔ قیص الدین کے اکرم، اسلم اور اشرف، محمود آباد، کراچی میں رہتے ہیں۔ اور مختلف محکموں میں ملازم ہیں۔

ریاض کے پسران راشد، راحت، راحیل، رمیز ہیں فیاض کا عثمان اور اخلاق کے صہیب اور فہم ہیں۔اشتیاق کا ارحم ہے۔

جناب علم الدین کا خاندان دھنت پورہ تحصیل شیخوپورہ میں آباد ہے اس کے پسر عظیم الدین کا محمد فاروق ہے جس کے محمد حذیفہ فاروق اور محمد اسامہ فاروق ہیں۔ محمد فاروق پولیس میں ملازم ہے۔

جناب عبدالکریم کا خاندان ڈیرا جاڑا میں آباد ہے۔اس کے پسر محمد صدیق کے نصراللہ خان، عتیق اللہ، امیر اللہ اور حفیظ اللہ ہیں۔ نصراللہ خان ڈی ایف۔ سی خوشاب ہے۔اس کے تنویر عالم، منیر احمد اور نوید احمد ہیں۔ عتیق اللہ سابقہ کونسلر سرگودھا میں کاروبار کرتے ہیں اس کے دو لڑکے عقیل اور عدیم ہیں۔ حفیظ اللہ اور امیر اللہ زمیندارہ کرتے ہیں۔امیر اللہ کے محمد ریاض، محمد اعجاز، محمد سجاد اور محمد وقاص ہیں۔ حفیظ اللہ کے محمد شکیل، محمد سہیل اور محمد عظیم ہیں۔

جناب برکت علی اس گاؤں کے نمبر دار تھے۔اس کا خاندان ڈیرا جاڑا میں آباد ہے اس کے پسر محمد لطیف کے ناظم علی ناظر، عظمت اللہ، ریاست علی اور علاؤالدین ہیں۔ ناظم علی لاہور میں کاروبار کرتا ہے اس کے تین لڑکے محمد وسیم، محمد زین اور محمد فرج ہیں۔ عظمت اللہ زمیندارہ کرتا ہے اس کے دو لڑکے محمد منیم اختر اور محمد نعیم اختر ہیں ریاست علی کی سکونت سرگودہا میں ہے پراپرٹی ڈیلر ہے۔علاالدین امریکہ میں ہے۔ہڈیوں کا ماہر حکیم ہے۔

ہجرت کے بعد جناب دین محمد کا خاندان بدھوپور ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا اس کے چار پسران عبدالشکور۔ عبدالغفور۔ رکن الدین اور حکم الدین ہیں یہ چاروں بعد میں فیصل آباد میں منتقل ہو گئے۔ عبدالشکور فوت ہو گیا ہے اس کا افتخار ہے۔ عبدالغفور بھی فوت ہو گیا ہے۔اس کے محمد عارف، محمد آصف، محمد راشد اور محمد عامر ہیں۔ رکن الدین فوت ہو گیا ہے اس کی کوئی اولاد نہ ہے حکم الدین دکانداری کرتا ہے اس کے نعیم اور وسیم ہیں۔ محمد عارف مکان نمبر 1324 گلی نمبر 57 قذافی کالونی ڈی 3 سیکٹر سعید آباد کراچی نمبر 51 میں رہتا ہے اور ملازمت کرتا ہے۔

36۔ نوان شہر

جناب احسان محمد کا خاندان مرالی والا میں آباد ہوا تاہم بعد ازاں یہ خاندان چک نمبر 131 جنوبی میں منتقل ہوگیا۔ اس کے دو پسران محمد خلیل اور محمد رفیق ہیں محمد رفیق کے عبداللہ اور خالد ہیں۔ عبداللہ نیو گلشن کالونی کراچی میں آباد ہے۔ ٹیکسٹائل ماسٹر ہے اس کے فہد اور اسامہ ہیں خالد کا ایک لڑکا عمر خالد ہے۔

جناب حبیب اللہ کا خاندان بھی مرالی والا میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران عبداللطیف اور عبدالمجید ہیں عبداللطیف کے چار لڑکے مسمیان محمد سرور، محمد انور، محمد ارشد اور محمد عرفان ہیں۔ عبدالمجید کے چھ لڑکے مسمیان محمد جمیل، محمد شفیق، محمد رفیق، محمد صدیق، محمد جاوید اور محمد جمشید ہیں، محمد جمیل کے محمد عثمان اور محمد اویس ہیں محمد شفیق کا محمد ذیشان ہے۔

نارائن گڑھ

محکمہ مال کے ریکارڈ میں اس کا نام نارائن گڑھ ہے لیکن بولا نرائن گڑھ جاتا تھا۔ یہ شہر کوہ ہمالہ کے دامن میں واقع تھا۔بارش کثرت سے ہوتی تھی۔ ندی نالوں کی بہتات تھی۔ تمام تحصیل سرسبز و شاداب تھی۔ریاست ناہن (سرمور) اور ریاست کلسیہ اس سے ملحقہ تھیں۔دونوں ہندو سکھ ریاستیں تھیں۔

اس تحصیل میں 214 گاؤں تھے 32 مواضعات میں ارائیں آباد تھے۔ بعض گاؤں خالصتا ارائیوں کی ملکیتی تھے۔ مشہور گاؤں حویلی ورسول پور اسی تحصیل میں تھے۔

1947ء ستمبر و اکتوبر میں ہندو سکھوں کے منظم جتھوں نے اس تحصیل کے مسلمانوں کے مواضعات پر حملے شروع کر دیئے تھے۔ان حملوں میں ارائیوں کے کئی گاؤں کو زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا سینکڑوں مرد، عورتیں اور بچے شہید ہوئے۔

ساڈھورہ اس تحصیل کا مشہور قصبہ تھا۔ جہاں مسلمانوں کا ایک پرائیوٹ ہائی اسکول تھا۔اس قصبہ میں مسلمان بالادست قوت تھے۔اس برادری کے صرف دو تین خاندان یہاں آباد تھے۔

ہندو اکثریت کی تحصیل تھی۔ ذرائع آمدورفت مفقود تھے۔کاروبار پر ہندو سکھ قابض تھے۔ تحصیل میں راجپوت۔ جاٹ اور گوجر اکثریت میں تھے۔ تحصیل کا اکثر حصہ پہاڑ کے دامن میں واقع تھا زمین زرخیز اور سرسبز و شاداب تھی۔

معذرت

اس تحصیل میں حویلی اور رسول پور اس برادری کے مشہور گاؤں تھے۔ان مواضعات نے کئی نامور شخصیات کو جنم دیا جن کی داستان حیات سے ان صفحات کو مزین کیا جاسکتا تھا لیکن کوشش کے باوجود کسی سے بھی رابطہ نہ ہو سکا۔

اس لئے مکمل کوائف کی عدم دستیابی کی وجہ سے برادری کے نوجوان کے دلوں کو گرمانے اور روح کو تڑپانے والے اس جذبہ محرکہ سے ناآشنا رہیں گے جو ان اشخاص کی شہرت اور کامیابی کا باعث بنا۔

میں اس کیلئے تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں

(1) ارائیاں والا

اسی نام کا ایک گاؤں ریاست کلسیہ کی تحصیل چھچھرولی میں بھی واقع تھا۔ تحصیل نرائن گڑھ کی فہرست مواضعات میں یہ گاؤں نمبر شمار (1) پر درج ہے جبکہ چھچھرولی کی فہرست میں اسی نام کا گاؤں نمبر شمار (6) درج ہے۔ اس لئے دونوں کو علیحدہ تحریر کیا گیا ہے یہ مشہور گاؤں تھا۔ یہ گاؤں برارہ ساڈھورہ روڈ پر ساڈھورہ کے نزدیک تھا۔

اس گاؤں کے جناب نجیب الدین ولد اللہ بخش کا خاندان چک نمبر 37 میں آباد ہے۔ اس کے تین پسران محمد منظور، حکم دین اور علی حسن کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔ لیاقت علی ولد نجیب الدین کا پسر عبدالحمید ہے۔ اس کے پانچویں پسر شوکت علی کے محمد اکرم، محمد سرور اور محمد اشراف ہیں۔ محمد اکرم علی کا مظہر حسین ہے۔ جبکہ محمد سرور کے محمد مدثر اور محمد مبشر ہیں۔

جناب رحمت علی ولد حاکم علی کے پسران قاسم علی اور شناخت علی مانگٹ میں آباد ہیں۔ دین محمد اور اس کا لڑکا ذوالفقار علی ڈیرہ ڈوگل میں رہتا ہے۔

جناب محمد یوسف کا خاندان چک نمبر 37 میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد امجد اور محمد محمود ہیں۔ محمد امجد کے محمد ندیم اور محمد سلیم ہیں۔ محمد امجد اٹلی میں ہے۔ محمد محمود کے محمد طارق اور محمد عدیل ہیں۔

جناب محمد عبداللہ کے دو پسران محمد شریف اور عبدالحکیم ہیں محمد شریف کا محمد مصطفیٰ ہے جو اپنے لڑکوں مسمیان رومان حیدر، ذیشان حیدر، کامران حیدر، فرقان حیدر اور عبدالواہاب کے ہمراہ قادر آباد میں مقیم ہے جبکہ عبدالحکیم کراچی رہتا ہے۔

جناب اللہ دیا ولد حسین بخش کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے اس کے چار پسران محبوب علی۔ حکومت علی۔ محمد سرور اور محمد انور ہیں۔ محبوب کے محمد آصف۔ محمد عقیل۔ محمد عرفان اور محمد ریحان ہیں۔ محمد فاروق، محمد عمران، محمد وسیم، محمد عرفان، محمد ریحان، محمد ندیم اور محمد مبین حکومت علی کے ہیں۔ محمد سرور کے لڑکے محمد کاشف، محمد زبیر، محمد عاطف، محمد عمیر اور محمد برہان ہیں۔ محمد انور کے محمد وقار۔ محمد جنید۔ محمد وہاب اور محمد احتشام ہیں۔

(2) اسلام نگر

یہ گاؤں ساڈھورہ سے تین میل جانب شمال کوہ ہمالیہ کے دامن میں واقع تھا۔ گلاب پور اور سلیم پور کے درمیان واقع تھا۔ بارش کی بہتات کی وجہ سے سرسبز علاقہ تھا۔

جناب دین محمد، عبدالعزیز، محمد اسمٰعیل اور شادی حقیقی بھائی تھے چاروں خاندان ہجرت کے بعد رام پور رائیاں تحصیل ڈسکہ میں آباد ہوئے۔ دین محمد کے دو پسران محمد لطیف اور محمد یعقوب ہیں۔ لطیف کے چار لڑکے محمد ظفر۔ یار محمد و محمد اقبال اور ذوالقرنین ہیں۔ یار محمد واپڈا میں ملازم ہے۔ محمد اقبال کاروبار کرتا ہے۔ محمد یعقوب زمیندارہ کرتا ہے۔

جناب عبدالعزیز کے دو پسران لیاقت علی اور فرزند علی ہیں۔ لیاقت علی فوت ہو گیا ہے، فرزند علی زمیندارہ کرتا ہے۔

محمد رشید، نتھو خان اور برکت علی حقیقی بھائی تھے۔ تینوں فوت ہو چکے ہیں۔ یہ خاندان سائیاں والا تحصیل گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ محمد رشید کے چار پسران قمر الدین۔ سکندر حیات۔ منظور علی اور شمس الدین ہیں۔ قمر الدین بس کے حادثہ میں فوت ہو گیا ہے سکندر حیات ایم اے 16 سال بحرین میں پاکستان ہائر سیکنڈری اسکول کا پرنسپل رہا۔ اب سمن آباد لاہور میں رہائش پذیر ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ اس کے چار لڑکے مسمیان خالد محمود، ناصر محمود، عامر محمود اور عمران ہیں۔ خالد محمود سعودیہ میں ملازم ہے دیگر تینوں کاروبار کرتے ہیں۔ منظور علی زمیندارہ کرتا ہے اس کے امجد، ارشد، افضل اور اجمل ہیں۔ ارشد سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے۔ اجمل حافظ قرآن ہے۔ شمس الدین ایل۔ ڈی۔ اے میں سپروائزر ہے اس کے طاہر اور زاہد ہیں۔ یہ خاندان گلشن راوی میں رہتا ہے۔

جناب نتھو کے چار پسران محمد ظفر علی، محمد اصغر علی، محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں۔ ظفر علی کا خاندان گارڈن ٹاون لاہور میں رہتا ہے۔ اس نے بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کر کے نیشنل بنک پاکستان میں بطور افسر ملازمت کا آغاز کیا۔ بعد ازاں بنک الجزیزہ سعودی عرب سے منسلک ہو گیا اور اب بنک المشرق میں ہے اس کے چار لڑکے نوید الظفر، وحید الظفر، سہیل ظفر اور فیصل ظفر ہیں۔

نوید ایم بی اے یونین بنک میں اسٹنٹ منیجر ہے۔ وحید پاک فوج میں میجر ہے۔ سہیل اور فیصل زیر تعلیم ہیں۔ اصغر علی بھی بنک الجزیرہ طائف میں ملازم تھا۔ آج کل ملازمت چھوڑ کر کاروبار

کرتا ہے اور ٹاؤن شپ میں رہائش پذیر ہے۔ محمد اسلم پی۔ٹی۔ایل سے ملازمت سے فارغ ہو کر سائیانوالہ میں کاروبار کرتا ہے۔ اس کے محمد ندیم، محمد وسیم، محمد علیم اور محمد کلیم ہیں۔ محمد اکرم اسی گاؤں میں زمیندارہ اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب برکت علی کے چار پسران مسمیان فیض الرحمان، عبدالرحمان، عبدالستار اور عبدالسلام ہیں۔ فیض الرحمان الحمد کالونی اقبال ٹاون میں سکونت رکھتا ہے۔ دوائیوں کا کاروبار کرتا ہے۔ اس کا ایک لڑکا کاشف ایم۔کام۔ایم بی۔اے ہے۔ عبدالرحمان کی مستقل رہائش سائیانوالہ میں ہے وہ گوجرانوالہ میں واپڈا میں ملازم ہے۔ اس کے چار لڑکے صفدر، مدثر، اسد اور اسامہ ہیں۔ صفدر حافظ قرآن ہے۔ عبدالستار نیشنل بنک میں افسر ہے اور فیصل ٹاؤن میں رہتا ہے۔ عبدالسلام جدہ میں ملازمت کرتا ہے اس کا فہد جدہ میں زیر تعلیم ہے۔ اس طرح یہ تینوں خاندان تعلیم یافتہ اور خوشحال ہیں۔

جناب محمد حسین کا خاندان بھی اسی گاؤں میں آباد ہے اس کے چار پسران مسمیان ذاکر، شرافت، لیاقت، اور ایوب ہیں۔ ایوب فوت ہو چکا ہے۔ ذاکر اور لیاقت گاؤں میں زمیندارہ کرتے ہیں شرافت محکمہ صحت گوجرانوالہ میں ملازم ہے۔

جناب لام دین کا خاندان بھی اس گاؤں میں رہتا ہے اس کے پسر محمد صدیق کے دو لڑکے تھے۔ ایک لڑکا پولیس میں ملازم تھا۔ فوت ہو گیا ہے دوسرا محمد انور لاہور میں بطور الیکٹریشن ملازم ہے۔

جناب نوازش علی کا خاندان بھی اسی گاؤں میں ہے اس کے دو پسران محمد بشیر اور علی بشیر ہیں۔ محمد بشیر زمیندارہ کرتا ہے اس کے تین لڑکے نور حسین۔ نذیر حسین اور محمد حسین ہیں۔ نذیر حسین محکمہ تعلیم میں ملازم ہے۔ علی شیر ریلوے میں ملازم ہے اور لاہور میں رہتا ہے۔

جناب گلاب کے چار پسران مسمیان محمد ابراہیم، عبدالغنی، نصیر الدین اور سراج الدین تھے۔ چاروں فوت ہو چکے ہیں۔ محمد ابراہیم کا جمیل احمد سٹیٹ بنک میں آفسر تھا۔ لیکن وہ نوکری چھوڑ کر سعودیہ چلا گیا۔ واپس آکر علامہ اقبال ٹاؤن میں رہتا ہے اور کاربار کرتا ہے اس کے اسد اور احمد ہیں۔ دونوں اعلی تعلیم یافتہ ہیں۔ اسد کینڈا میں ملازمت کرتا ہے اور احمد ایک کمپیوٹر کالج کا پرنسپل ہے۔ محمد خلیل اپنے خاندان کے ہمراہ سوڈیوال لاہور میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب لام الدین کا خاندان ہجرت کے بعد موضع لبے تحصیل ڈسکہ میں آباد ہوا اس کے تین پسران میر حسن، بشیر حسن اور محمد صدیق تھے۔ بشیر اور صدیق فوت ہو چکے ہیں۔ میر حسن کا ظفر

کاروبار کرتا ہے اس کے جاوید اور ندیم ہیں جو سعودیہ میں ملازمت کرتے ہیں اس کا تیسرا لڑکا نوید زیر تعلیم ہے۔ بشیر حسن کا ایک ہی لڑکا ہے جو زمینداره کرتا ہے۔ محمد صدیق کے تین لڑکے ہیں۔ جن میں سے محمد لطیف اور محمد حنیف ٹاؤن شپ میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں تیسرا مقصود احمد ہے جو سعودیہ میں ملازم ہے۔ محمد لطیف کے چار لڑکے مسمیان تنویر احمد، وحید احمد، محمد عامر اور محمد مدثر ہیں۔ تنویر احمد ایڈوکیٹ ہے اور وحید احمد صراف ہے دیگر دونوں زیر تعلیم ہیں۔ مقصود احمد کے ایمن اور اسامہ سعودیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ یہ متمول خاندان ہے۔ محمد طیف نہایت ہی ملنسار، ہر دلعزیز اور دل کش شخصیت کا مالک ہے نہایت متواضع ہمدرد اور غریب پرور ہے۔

جناب قطب الدین کا خاندان ورسالکے ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے اس کے دو پسران مسمیان محمد حسین، محمد رفیع ہیں جو کاروبار کرتے ہیں۔ محمد حسین کا لڑکا محمد الطاف جوہر ٹاون میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ دوسرا شہباز حسین سعودیہ میں ہے اس کا اسامہ اور الطاف کے عثمان، فہد اور محمد ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔

جناب رکن الدین اور غفور کے خاندان بھی اسی گاؤں میں آباد ہیں رکن الدین کے تین پسران ہیں۔ سب سے بڑا لندن میں ملازمت کرتا ہے اس سے چھوٹا گوجرانوالہ میں ہوٹل کا مالک ہے اور سب سے چھوٹا ایل۔ ایل۔ بی کا طالب علم ہے۔ غفور فوج سے ریٹائر ہو کر زمینداره کرتا ہے۔

جناب شیر محمد کا خاندان گھوڑیالہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے اس کا پسر جہانگیر کاروبار کرتا ہے۔

جناب نجیب الدین کا پسر ولایت علی بھی اسی گاؤں میں آباد ہے اور زمینداره کرتا ہے۔

جناب شیر محمد کے پسران محمد شفیع، محمد رفیع، علی شیر اور منظور علی، اسی گاؤں میں آباد ہیں اور زمینداره کرتے ہیں۔

جناب برکت علی کا خاندان بھی اسی گاؤں میں آباد ہے اس کے تین پسران رستم علی محمد یاسین اور محمد یامین ہیں۔ رستم فوت ہو چکا ہے دیگر زمینداره کرتے ہیں۔

جناب ولی محمد کا خاندان اڑتالی ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران محمد یوسف اور محمد رفیع ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب محمد الیاس ولد عبد الغنی لاہور میں کاروبار کرتا ہے اس کے دو پسران محمد فیاض اور محمد شنزاد ہیں جو سعودیہ میں ملازمت کرتے ہیں۔

جناب کریم الدین کا خاندان حاجی وال خان گڑھ روڈ ضلع مظفر گڑھ میں رہتا ہے اس کے تین پسران نصیر الدین۔ شمس الدین اور محمد بشیر ہیں۔ تینوں زمیندارہ اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد صدیق ولد نجیب الدین بھی اسی گاؤں میں ہے۔

جناب سراج الدین کے دو پسران امرتسر ریلوے اسٹیشن پر شہید کر دیئے گئے۔ وہ نارووال میں آباد ہو کر فوت ہو چکا ہے۔

جناب لودھی کے دو پسران ہاشم اور قاسم شادی وال ضلع گجرات میں آباد ہوئے۔ ہاشم کے دو پسران محمد حنیف اور دلمیر تھے۔ محمد حنیف فوت ہو چکا ہے دلمیر زمیندارہ کرتا ہے۔

جناب ولی محمد اور اس کا بھائی محمد علی ہجرت کے بعد ابتداً اسد ھووال ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ ولی محمد کے چار پسران سردار خان۔ فرزند علی۔ محمد شریف اور محمد لطیف ہیں۔ فرزند علی اور لطیف فوت ہو گئے ہیں۔ سردار خان ایم اے بی ایڈ ہے اور اسلامیہ ہائی اسکول بادامی باغ میں ہیڈ ماسٹر ہے اس کے تین لڑکے مسمیان حافظ محمد فارق۔ خزیمہ کاشف اور اسامہ ہیں۔ یہ خاندان لاجپت روڈ شاہدرہ میں رہتا ہے۔

جناب محمد علی کے پسر محمد رفیق ڈبل ایم اے گورنمنٹ کالج جہلم میں پرنسپل ہے۔ اس کے تین لڑکے مسمیان ساجد رفیق، عامر رفیق اور عمران رفیق ہیں۔ ساجد رفیق سعودیہ میں ہے۔ عامر رفیق ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے اور عمران رفیق پی اے ایف میں ایرونائیکل انجینئر ہے۔

یہ خاندان 1947 سے قبل اسلام نگر سے ست گولی منتقل ہو گئے تھے۔ اور 1947 میں وہیں سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔

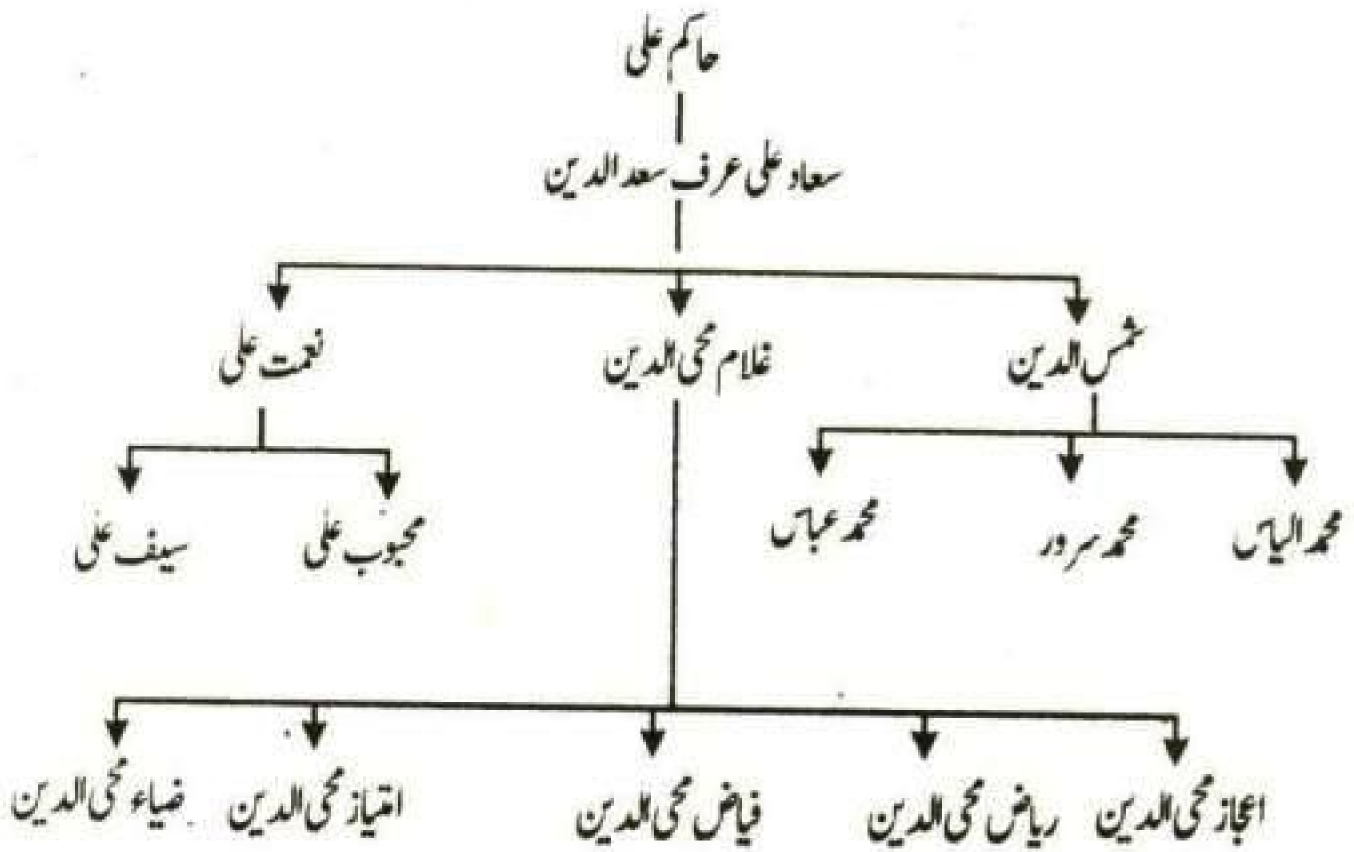
جناب میاں ہندو جی اسلام نگر سے ساڈھورہ منتقل ہو گئے تھے۔ اس کے تین پسران اصغر، اختر اور شوکت تھے۔ پہلے دونوں فوت ہو چکے ہیں شوکت علی کاروبار کرتا ہے یہ خاندان کوٹ ادو میں آباد ہے۔

(3) املی

یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔ اس میں ہندو اور مسلمان آباد تھے۔ مسلمان صرف ارائیں تھے۔ یہ گاؤں ساڈھورہ کے نزدیک تھا۔

اس گاؤں میں محمد کا خاندان مشہور اور بااثر تھا۔ شیر محمد کے تین پسران محمد، قادر اور قائما تھے

قادر لاولد فوت ہو گیا قائما کا دارا اور اس کا پسر عزیز الدین لاولد گیا۔ جناب محمد کے تین پسران مسمیان محمد حسین، امیر علی اور حاکم علی تھے۔ محمد حسین اور امیر علی لاولد فوت ہونے کی وجہ سے تمام جائیداد کا مالک حاکم علی ہو گیا اور وہ گاؤں کا خوشحال اور مشہور شخص ہو گیا وہ انتہائی ملنسار اور محنتی انسان تھا اس کا شجرہ نسب ذیل ہے۔



یہ خاندان بدو کی چیمہ میں آباد ہے۔ متدین اور خوشحال وبااثر خاندان ہے تقریباً تمام نے حج کی سعادت حاصل کی ہے۔ حاجی غلام محی الدین کونسلر رہے ہیں اور حاجی شمس الدین نمبردار ہے محمد الیاس بحرین میں ملازمت کرتا ہے محمد سرور اسلام آباد میں زرعی ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہے۔ حاجی محبوب علی مدینہ منورہ میں ملازم ہے۔ حاجی ریاض بھی سعودیہ میں ملازم ہے جبکہ امتیاز نشاط ٹیکسٹائل ملز شیخوپورہ میں اکاونٹس افسر ہے۔ یہ تمام خاندان تعلیم یافتہ ہے۔

اس گاؤں کے دیگر نمایاں خاندان چوہدری عید و پٹھان والی ضلع سیالکوٹ عبدل قلعہ عظر سنگھ جیموں نور پیر اشادی اور قلب الدین نور پور سران گجرات میں رہائش پذیر ہیں۔

چوہدری شیر محمد شاہ بھنڈر میں ولی محمد اور محمد صدیق درویش کی ضلع گوجرانوالہ میں رہتے ہیں۔

بہادر علی کے دو پسران سراج دین اور قطب دین تھے جناب سراج دین کا لڑکا نصیر دین چک ۸۹ شمالی سرگودھا میں آباد ہے۔ جناب قطب دین کے دو لڑکے بشیر احمد اور نور محمد ہیں۔ بشیر احمد اپنے

لڑکوں محمد حامد رضا، محمد ندیم رضا، محمد نعیم رضا اور تنویر رضا کے ہمراہ اولڈ سول لائن سرگودھا میں رہتا ہے۔ نور محمد اپنے لڑکوں محمد خالد رضا، محمد محمود رضا، عبدالقیوم، محمد فاروق اور محمد نسیم کے ساتھ فردکہ ضلع سرگودھا میں رہتا ہے۔

جناب قطب الدین کا خاندان شاہ بکڈر میں آباد ہے اس کا پسر علی شیر ہے جس کے محمد خالد محمود، محمد اسلم ناصر، محمد سلیم شاہد اور محمد نسیم اختر ہیں۔ محمد سلیم شاہد کا عزیز ہے۔ علی شیر ٹرانسپورٹر ہے۔ خالد محمود ایس ایس ٹی ہے محمد اسلم ناصر سعودیہ میں کاروبار کرتا ہے محمد سلیم شاہد اور محمد نسیم اختر پولیس میں ملازم ہیں۔

(4) موضع بکالہ

یہ گاؤں موضع حویلی سے ملحقہ تھا۔ یہ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا اس کا نام دراصل بقاء اللہ تھا جو بعد ازاں بکالہ ہو گیا۔ اس میں دو نمبردار اس برادری سے تھے جبکہ ایک نمبردار راجپوت تھا۔

اس گاؤں میں جناب ماڑے کا گھر مشہور تھا اس کے پسر کا نام اللہ بخش اور اس کے پسر کا نام کریم الدین ہے جس کے لڑکے کا نام واجد علی ہے یہ خاندان موضع بھیکی کے نواد ضلع نارووال میں آباد ہے۔ اس گاؤں کے دیگر معززین جناب فیض محمد ولد عبدالکریم وحدت کالونی گلی نمبر 2، مکان نمبر 560/D گوجرانوالہ شہر، جناب ہاشم علی ولد اللہ بخش موضع ٹھاکر دوارہ داخلی مرادیاں ضلع حافظ آباد اور جناب عبدالغفور ولد مرالدین موضع گھوڑیوالہ تحصیل ڈسکہ میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب امام بخش کے دو پسران عزیز دین اور سراج دین تھے۔ عزیز دین کے پسران دین محمد، منظور علی اور محمد صدیق لاولد فوت ہو چکے ہیں۔ سراج دین کا محمد حنیف اپنے لڑکوں مسمیان محمد شہید اور زاہد اقبال کے ہمراہ چک 48 سرگودھا میں جبکہ ان کا دوسرا لڑکا محمد جمیل موضع نودیل تحصیل گوجر خان میں رہتا ہے۔ اس کے پسران جاوید اختر اور محمد نعیم وغیرہ ہیں۔

جناب محمد شہزاد نمبردار ولد علی بخش کے تین پسران محمد بشیر، نذیر احمد اور محمد شبیر ہیں۔ محمد بشیر فوت ہو چکا ہے اس کا لڑکا حافظ محمد سعید لیکچرر اور زاہد محمود ڈسپنسر ہے نذیر احمد ریلوے سے ریٹائر ہوئے ہیں ان کے لڑکے شفیق احمد ملازم واپڈا، عتیق احمد اور لئیق احمد ہیں۔ محمد شبیر کا لڑکا محمد خالد ہے یہ خاندان چک نمبر 48 میں رہتا ہے۔

جناب عبدالرحیم ولد شادی کے دو لڑکے اصغر علی اور احسان الحق ہیں۔ اصغر علی ریلوے سے ریٹائر ہوا ہے جبکہ احسان الحق فیڈرل پبلک سکول سرگودھا میں اکاؤنٹنٹ ہے۔

جناب رحمت اللہ کے دو پسران محمد صدیق اور علم دین تھے۔ محمد صدیق فوت ہو چکا ہے اس کا لڑکا حاجی نور محمد ہیڈ ماسٹر ورنمنٹ ہائی سکول سلانوالی ہے۔ دوسرا لڑکا محمد سرور سکول ٹیچر ہے۔ ان کا تیسرا لڑکا شوکت علی لیکچرر ہے اور لیاقت علی نعیم ایم بی بی ایس ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈاکٹر ہے۔ یہ خاندان بھی چک 48 کا رہائشی ہے۔ ڈاکٹر لیاقت علی ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں۔

اسی خاندان کے رحیم بخش کے دو پسران منظور علی اور مخدوم علی ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان دودھا میں آباد ہوا۔ منظور علی کے دو لڑکے امجد علی اور محبوب علی ہیں۔ امجد علی کے چار لڑکے ہیں۔

محبوب علی کے 5 لڑکے صفدر علی، جعفر علی، محمد یوسف، عاشق علی اور محمد یسین کوٹ گودا تحصیل حافظ آباد میں رہتے ہیں۔ صفدر علی زمیندارہ کرتا ہے۔ محمد شبیر لاہور میں کام کرتا ہے۔ جعفر علی کے 5 لڑکے ہیں۔ محمد یسین کے 3 لڑکے ہیں۔ عاشق علی کے دو لڑکے ہیں۔ یہ خوشحال زمیندار کاشت کار خاندان ہے۔

جناب کریم بخش کا پسر شادی تھا جس کا محمد رشید ہے اور اس کے 4 پسران محمد سلیمان۔ عبدالرحمن۔ محمد مہربان اور عبدالوارث ہیں۔ محمد سلیمان پروفیسر ہے اس کے ڈاکٹر محمد ریاض، محمد اقبال، محمد اسحاق اور محمد اخلاق ہیں یہ خاندان لاہور میں رہائش پذیر ہے۔ عبدالرحمن کے محمد خالد اور زاہد ہیں جبکہ عبدالوارث کے شہزاد اور شاہد ہیں یہ خاندان L-9/169 میں آباد ہیں۔ پروفیسر سلیمان نہایت خلیق اور دل کش شخصیت ہیں۔

جناب حکیم نجیب الدین کے تین پسران تھے۔ نصیر علی سب سے بڑا فوت ہو چکا ہے اس کے لڑکے نذر محمد، صدر دین اور محمد حسین ہیں جو ظفر کے حویلیاں کوٹ رادھا کشن میں آباد ہیں۔ منظور علی لاولد فوت ہو چکا ہے تیسرا اواجد علی ہے جس کے دو لڑکے امجد علی اور انور علی فرخ ہیں۔ امجد علی کے علی ریحان ایم ایس سی اور علی فرمان الیکٹرک انجینئر ہیں۔ انور علی فرخ کے علی حسن اور علی حسین ہیں علی حسن سول انجینرنگ میں ڈپلوما ہولڈر ہیں جبکہ علی حسین سی آے ہے۔ یہ خاندان فاروق آباد میں رہائش پذیر ہے۔ امجد علی گورنمنٹ لاثانی ہائی اسکول میں اور انور علی فرخ گورنمنٹ پروجیکٹ ہائی میں گریڈ 19 کے سینیر ہیڈ ماسٹر ہیں ہر دو ہر دلعزیز شخصیت کے حامل ہیں نیک نامی وجہ شہرت ہے۔

عبدالمجید کے پسران شیر محمد، شمس الدین، محمد یاسین اور محمد یامین بھکی کے نوادے ضلع نارووال میں رہتے ہیں۔

جناب برکت علی کا خاندان چک نمبر 90 شمالی میں آباد ہے۔ اس کے پسر شمس الدین کا محمد اسلم ہے جس کے تین لڑکے مسمیان محمد جاوید، محمد عثمان اور محمد عدنان ہیں۔ محمد اسلم یونین کونسل کا ممبر ہے محمد جاوید ایم اے انگریزی کا طالب علم ہے۔

(5) بیر کھیڑی

بعض احباب نے تحریر کیا ہے کہ یہ گاؤں تحصیل جگادھری میں واقع تھا تاہم تحصیل جگادھری کے مواضعات میں اس نام کا کوئی گاؤں نہ ہے۔ تحصیل نرائن گڑھ کے مواضعات کی فہرست میں نمبر شمار 38 پر اس نام کا گاؤں درج ہے اس لئے اس کو اس تحصیل میں تحریر کیا گیا ہے۔

اس گاؤں کی معزز شخصیت محمد شریف ولد اللہ دتہ ولد حسینا شاہ نگدڑ ضلع سرگودھا میں آباد ہیں ان کے دو پسران عبدالغفور شاہد اور عبدالرشید ہیں یہ انتہائی خوشحال تعلیم یافتہ خاندان ہے۔ عبد الغفور بی ایس سی انجینئرنگ ہے۔

اس گاؤں کے جناب حکم دین اور دین محمد لیاقت کالونی سرگودھا میں آباد ہیں۔

جناب قادر بخش کا خاندان قادر آباد میں ہے۔ محمد اسماعیل ولد قادر بخش کا پسر شبیر حسین ہے جس کے تین پسران مسمیان محسن علی، عاصم علی اور محمد شکیل ہیں۔

جناب محمد اسماعیل کا خاندان بھی قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کے تین پسران ہیں۔ محمد شریف لاہور میں ہے محمد نذیر کے پانچ لڑکے مسمیان قیصر محمود، شاہد محمود، عامر محمود، ارشد محمود اور راشد محمود ہیں۔ محمد ادریس کے دو بیٹے وحید ادریس اور نوید ادریس ہیں۔

جناب نبی بخش کا خاندان بھی قادر آباد میں ہے اس کا پسر فیض احمد ہے جس کے غلام مصطفیٰ غلام مرتضیٰ، محمد حنیف، شفیق الرحمان اور محمد شکیل ہیں۔ اس گاؤں کے جناب برکت علی کے دو پسران محمد یاسین اور محمد اسماعیل ہیں۔ محمد یاسین اپنے پسران سلیم اختر، محمد اسلم، شاہد ندیم اور وسیم علی کے ہمراہ قادر آباد میں قیام پذیر ہے۔ جبکہ محمد اسماعیل لاہور میں ہے۔

اس گاؤں میں جناب امیر علی کا مشہور خاندان تھا اس کے پسر محمد ابراہیم کے تین لڑکے

مسمیان اللہ دیا، محمد حنیف اور عبدالطیف ہیں اللہ دیا کے محمد سلیم ، محمد سعید اور محمد نسیم ہیں۔ یہ خاندان 143 شالیمار لنک مغلپورہ میں رہتا ہے۔ محمد حنیف کے لڑکے عبدالغنی، محمد منیر، محمد بشیر اور محمد اشفاق مکان 3070 شاہ عالمی میں رہائش پذیر ہیں۔ عبدالطیف اپنے پسران مسمیان محمد ناظم، محمد کاشف اور محمد اعظم کے ہمراہ مکان نمبر 1، گلی نمبر 19 محمد پورہ باغبانپورہ میں آباد ہے۔ عبدالغنی ایم ایس سی ریاضی ہے اور اس مضمون کا پروفیسر ہے۔ نہایت ہردلعزیز استاد اور ملنسار ہے۔

جناب حسین بخش کا خاندان شاہ نگدڑ میں آباد ہے اس کے 5 پسران مسمیان نجیب الدین۔ غلام رسول، ولی محمد، ارجمند اور وزیر علی تھے، نجیب الدین کے سراج الدین کے 3 لڑکے مسمیان محمد حنیف۔ عنایت اللہ اور بشیر احمد ہیں محمد حنیف کا بجڈپو ہے اور اس کے زاہد علی، عابد علی، شاہد علی اور خالد ہیں۔ زاہد علی نیوی میں اور عابد علی سعودیہ میں ہے۔ شاہد اور خالد کاروبار کرتے ہیں۔ عنایت اللہ کریانہ فروش ہے اس کے محمد عمران اور محمد فرحان ہیں۔ عمران کاروبار کرتا ہے۔ بشیر احمد کے آصف بشیر اور عتیق الرحمان ہیں۔ غلام رسول اور ولی محمد کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ ارجمند کے شوکت علی، بشیر احمد۔ شناخت علی اور محمد ادریس ہیں۔ شوکت علی کی کریانہ کی دکان ہے۔ شبیر احمد زمیندارہ کرتا ہے اس کے اشرف علی۔ اصغر علی۔ ناظم علی اور مقبول احمد ہیں۔ اشرف۔ اصغر اور ناظم سعودیہ میں ہیں جبکہ مقبول فوج یں ملازم ہے۔ شناخت علی کپڑے کا کاروبار کرتا ہے اس کے ناصر علی۔ شرافت علی اور آصف علی ہیں۔ محمد ادریس کلاتھ مرچنٹ ہے اس کے شفیق احمد اور شکیل احمد ہیں شفیق احمد کاروبار کرتا ہے شکیل احمد طالبعلم ہے وزیر علی کے توحید احمد۔ شفیق احمد اور فاروق احمد ہیں توحید اور فاروق فوٹو گرافر ہیں اور شفیق ٹیلر ماسٹر ہے۔

اس گاؤں میں شیر دین اور حکیم الدین کا بڑا خاندان تھا۔ دونوں بھائی تھے۔ شیر دین کے پسر دین محمد کے عاشق حسین، عابد حسین، ناصر حسین ناظر علی، ناظم علی اور شاہد ندیم ہیں۔ عاشق حسین کے 3 لڑکے مسمیان عمران، کامران اور اکرام ہیں، عابد حسین کے محمد منیر عابد، زین العابدین اور محمد احسن عابد ہیں۔ ناصر حسین کا محمد سرور ناصر اور ناظر علی کا محمد اویس ہے ناظم علی کے لڑکے کا نام محمد حمزہ ہے۔ یہ خاندان لیاقت کالونی۔ پی اے ایف روڈ سرگودھا میں رہائش پذیر ہے۔ عابد حسین محکمہ ٹیلیفون میں ایس ڈی او ہے۔ ناصر حسین اور ناظر علی ملازمت کرتے ہیں ناظم علی اور شاہد ندیم کاروبار کرتے ہیں حکیم الدین کے دو پسران مسمیان محمد یامین اور محمد اعجاز ہیں محمد یامین کے محمد صدیق، محمد

رفیق اور محمد اعجاز کے عامر اعجاز اور کامران اعجاز ہیں محمد یامین ائر فورس میں اور محمد اعجاز ایجوکیشن بورڈ میں ملازم ہیں لیاقت کالونی میں آباد ہیں۔

جناب حاکم علی کے پسران عبدالغفار اور صابر علی تھے دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ وہ بڑے زمیندار تھے اور ان کو سلوکی ضلع گوجرانوالہ اراضی ملی تاہم دونوں یوگنڈا میں رہے۔ عبدالغفار کے پسر ناصر علی اور ان کا خاندان اب انگلینڈ میں مقیم ہے۔ صابر علی یوگنڈہ میں کپڑے کے تاجر تھے۔ وہاں سے دوسٹر انگلینڈ میں آباد ہو گئے۔ بہت مالدار اور کثیر لاولاد کے والد تھے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی امریکن بیوی سے ان کے چار لڑکے اور برادری کی بیوی سے ۱۰ لڑکے ہیں۔ جملہ خاندان دوسٹر میں ہے۔ ملازمت اور کاروبار کرتے ہیں۔

(6) بیل والا

سکھوں نے اس گاؤں کو اپنے بیلے میں آباد کیا۔ چونکہ یہ گاؤں جنگل (بیلہ) کو صاف کر کے آباد کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کو بیلے والا اور بعد ازاں بیل والا کہا جانے لگا اس کو موضع گدولی بھی کہتے تھے۔ ریکارڈ مال میں گدولی ہے۔ عرف عام میں اس کو بیلنی (بالٹی) بھی کہتے تھے۔

جناب ولی محمد اور نوازش علی اس گاؤں کے اہم افراد تھے دونوں نیک، صاحب کردار، باعزت، خوشحال تھے ولی محمد کے پسران مبارک علی، اصغر علی، شیر احمد اور منظور علی ہیں۔ مبارک علی کے پسران محمد ایوب اور محمد یعقوب ہیں محمد ایوب ریلوے میں ملازم ہیں۔ یہ خاندان لاہور میں آباد ہے علی شیر دوزیر پسران نوازش علی مٹھالک سرگودھا میں ہیں۔

جناب محمد حنیف، محمد رفیق اور علی نواز پسران قمر الدین ارائیاں والے اور عبدالعزیز اندھیان والے جہلم میں آباد ہیں۔ سراج الدین ولد امر علی چک نمبر 27 جنوبی سرگودھا میں ہیں۔

جناب قاسم علی کے پسران سعد الدین جھلاد دوانان، دلے کا پوتا علی جان گناعور، محمود ولد اللہ دیابد ھوپور، محمد یونس ولد ولی محمد گوجرانوالہ اور احسان محمد ولد عبداللہ موضع میلون ضلع گوجرانوالہ میں رہائش پذیر ہیں۔ عبدالعزیز ولد نانو اور اس کے پسران ذاکر علی، محمد رفیق، علی پور چٹھا ضلع گوجرانوالہ اور تیسرا پسر میرپور خاص سندھ میں مقیم ہیں۔

محمد صدیق ولد قادر بخش اور علی شیر ولد عبدالعزیز ولد حسن محمد منڈی بہاؤالدین اور حسن

محمد کا دوسرا لڑکا وزیر خان پور کٹورہ میں قیام پذیر ہیں۔

جناب محمد صدیق منڈی شاہ جیونہ میں کلاتھ مرچنٹ ہے جناب امیر اللہ کا پسر اللہ دیا ہے۔ جس کے ناصر علی۔ محمد ناظم۔ یاسر ندیم۔ محمد شاکر اور عامر رضا ہیں ناصر علی کا محمد داود ہے۔ یہ خاندان فرو کہ میں آباد ہے۔

جناب امر علی کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے اس کے دو پسران سراج دین اور سعد الدین ہیں۔ سراج دین کے محمد علی، محمد ادریس، احمد علی اور اعجاز علی ہیں۔ محمد علی کے محمد فاروق اور محمد سجاد ہیں۔ محمد ادریس کے 5 پسران مسمیان تنویر عمران، زاہد عمران، ساجد عمران، شاہد عمران اور جاوید عمران ہیں، احمد علی کے پسران کے نام وقار احمد اور وقاص احمد ہیں۔ اعجاز علی کے محمد خرم اعجاز اور محمد نعیم اعجاز ہیں۔ محمد علی، محمد ادریس اور اعجاز علی اجکل چک نمبر 21 شمالی میں رہائش پذیر ہیں احمد علی یوٹی ایل سرگودھا میں ملازم ہے نیو سٹلائٹ ٹاون سرگودھا میں رہتا ہے۔ سعد الدین کے پسر مشتاق احمد کے 8 پسران مسمیان محمد ایوب، محمد رمضان، محمد اعظم، محمد ناظم، محمد یعقوب، محمد عمران، محمد عرفان اور محمد اسلم ہیں۔ محمد ایوب ٹی اے محکمہ تعلیم میں ملازم ہے۔

جناب نانو کے لڑکے محمد حسن کے 2 پسر عبدالعزیز و سراج دین ہیں سراج دین کا پسر عبد القادر لاولد فوت ہوا عبدالعزیز کے 4 لڑکے ذاکر علی۔ محمد رفیق۔ محمد حنیف اور ریاست علی ہیں۔

ذاکر علی اپنے پسران شوکت علی۔ محمد آصف، محمد اعظم کے ہمراہ محلہ حیدر آباد علی پور چٹھہ میں مقیم ہے۔ شوکت علی فلور مل چلا رہا ہے محمد آصف بلڈنگ میٹریل کی دوکان کرتا ہے محمد اعظم زمیندارہ کرتا ہے۔

محمد رفیق علی پور کا مشہور آڑھتی ہے۔ انتہائی ایماندار اور ملنسار انسان ہے۔ علی پور میں رہائش ہے۔ اس کے 4 پسران ہیں، محمد شفیق واپڈا میں ملازم ہے۔

محمد حنیف میرپور خاص میں ٹریفک پولیس میں ملازم تھا فوت ہو چکا ہے اس کے دو لڑکے طارق حسین سکول ٹیچر اور طالب حسین میرپور میں ملازم ہیں اور رہائش میرپور خاص میں ہے۔

ریاست علی ٹھیرو ضلع سانگھڑ میں مقیم ہیں میڈیکل سٹور کے مالک ہیں۔ ان کے 3 لڑکے ہیں ندیم اختر مسقط میں ملازم ہے۔ نعیم بجلی کا کام ٹھیکہ پر کرتا ہے۔ فہیم اختر طالبعلم ہے۔

جناب ہنو کے پوتے حاجی فرزند علی ہجرت کے بعد کبیر والا ضلع خانیوال میں آباد ہوئے اور

زراعت سے وابستہ رہے 1997ء میں فوت ہو گئے آپ کے پانچ پسران ہیں شوکت علی کبیر والا میں ایک میڈیکل سٹور چلاتے تھے 1999 میں فوت ہو گئے ہیں اس کے تین لڑکے ہیں، سخاوت علی والد والا میڈیکل سٹور چلاتا ہے مجاہد علی ایم اے ہے ارشد علی بی اے ہے دونوں بسلسلہ روزگار اٹلی میں ہیں۔

فرزند علی کے دوسرے پسر احمد علی کبیر والا کی معروف سیاسی اور سماجی شخصیت ہیں زمیندار ہیں بلدیہ کبیر والا کے دو مرتبہ ممبر رہ چکے ہیں ان کے دو لڑکے ہیں امجد علی نے امریکہ سے ایم بی اے کیا ہے اور بسلسلہ روزگار وہیں مقیم ہے دوسرا انور علی والد کیساتھ شریک کاروبار ہے۔ جناب بدرالدین کے پسر بدر کبیر جناب احمد علی کے داماد ہیں اس کے تیسرے لڑکے شرافت علی بھی کبیر والا میں میڈیکل سٹور چلاتے تھے 86 میں فوت ہو گئے ان کے دو لڑکے مبشر علی اور مدثر علی ہیں مبشر علی بسلسلہ روزگار اٹلی میں ہے۔ اور مدثر علی کبیر والا میں ہی زیر تعلیم ہے۔

چوتھے لڑکے محبوب علی حکمت اور یونانی دواخانہ چلاتے تھے 1996ء میں فوت ہو گئے ہیں ان کے دو لڑکے ہیں محمود علی اور عمیر علی۔ محمود علی مستند حکیم ہے اور والد والا دواخانہ چلاتا ہے اور عمیر علی زیر تعلیم ہے فرزند علی کا سب سے چھوٹا لڑکا اصغر علی بھی کبیر والا میں میڈیکل سٹور کا مالک تھا۔ وہ فوت ہو گیا ہے۔ اس کا ایک ہی لڑکا نوید علی زیر تعلیم ہے۔

جناب عبدالمجید کا خاندان مرید کے میں آباد ہے اس کے دو پسران شوکت علی اور محمد مبشر ہیں۔ شوکت علی کے 5 لڑکے مسمیان محمد شریف، محمد رفیق، محمد لطیف، محمد عتیق اور محمد فاروق ہیں۔ محمد شریف کا محمد زبیر اور محمد رفیق کے محمد وسیم۔ عبدالرحیم اور عبدالکریم ہیں۔ محمد لطیف کا ثاقب اور محمد عتیق کا عاقب ہے۔ محمد مبشر کے 3 لڑکے مسمیان محمد علی، احمد علی اور محمد طارق ہیں۔ محمد علی کے رضوان علی اور نعمان علی ہیں اور احمد علی کا حبیب احمد ہے۔

جناب مہدی کا خاندان چک نمبر 131 جنوبی میں رہتا ہے۔ بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوا ہے اس کے تین پسران محمد نسیم۔ محمد سلیم اور محمد نعیم ہیں۔ محمد نسیم ایم بی بی ایس ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں تعینات ہے محمد سلیم محکمہ تعلیم میں ملازم ہے اور محمد نعیم ایم اے کا طالب علم ہے۔

(7) پہاڑی پور

موصولہ مراسلہ میں اس کو تحصیل انبالہ میں تحریر کیا گیا ہے لیکن اس تحصیل کے مواضعات

کی فہرست میں اس نام کا کوئی گاؤں نہ ہے۔ تحصیل نرائن گڑھ کے گاؤں کی فہرست کے نمبر شمار 51 پر پہاڑی پور درج ہے۔ اس لئے اس کو تحصیل نرائن گڑھ میں تحریر کیا گیا ہے۔ یہ گاؤں رسول پور کے نزدیک تھا۔

اس گاؤں میں حکم الدین نمبر دار کا مشہور خاندان تھا۔ اس کے چار پسران اللہ کرم، محمود، محمد انور اور محمد سرور ہیں۔ اللہ کرم کے دو لڑکے مظہر حسین اور عزیز حسین ہیں، محمود کا مدثر اور محمد انور کا راشد محمود ہے۔ یہ خاندان پھالیہ میں آباد ہے۔

اس گاؤں کے محمد یاسین کا خاندان ہجرت کے بعد نارنگ والی قلعہ سوبھا سنگھ میں آباد ہوا۔ ان کے چار پسران فرزند علی، محمد اصغر، محمد ارشد اور محمد اکرم ہیں جو کاشتکاری اور کاروبار کرتے ہیں۔

فرزند علی کے محمد عباس، سجاد اور ساجد ہیں جبکہ محمد اصغر کے محمد ارشد، کاشف، عاطف، اور آفتاب ہیں جو اپنے والد کے ہمراہ منظور کالونی، کراچی میں رہتے ہیں۔ محمد اکرم کے پسران عدیل اور سہیل ہیں جو نارنگ والی میں مقیم ہیں محمد اصغر آج کل لاہور میں ہے۔

جناب حاکم علی کے چار پسران محمد یامین، محمد یاسین، محمد شبیر اور مولا بخش ہجرت کے بعد موضع نارنگ والی میں آباد ہیں۔ محمد یامین کے دلاور اور صابر ہیں دلاور کے سہیل اور توصیف ہیں جبکہ صابر کا ارسلان ہے۔ محمد شبیر کے پسران کبیر، حبیب اور تسلیم ہیں جبکہ مولا بخش کے عذیر اور شعیب ہیں یہ جملہ خاندان نارنگ والی میں کاشتکاری اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب حسینا کا خاندان چک نمبر 15/114 ایل میں آباد ہے اس کے دو پسران مسمیان اصغر علی اور جہانگیر علی ہیں دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ اصغر علی کے چار لڑکے محمد اقبال، محمد اکبر علی، ارشد علی اور محمد حنیف ہیں محمد اقبال کا زاہد اقبال، مجاہد اقبال اور واحد اقبال ہیں۔ اکبر علی کا تنزیل علی اور ارشد علی کا ارسلان ہے۔ جہانگیر علی کا خالد ہے۔

(8) حویلی

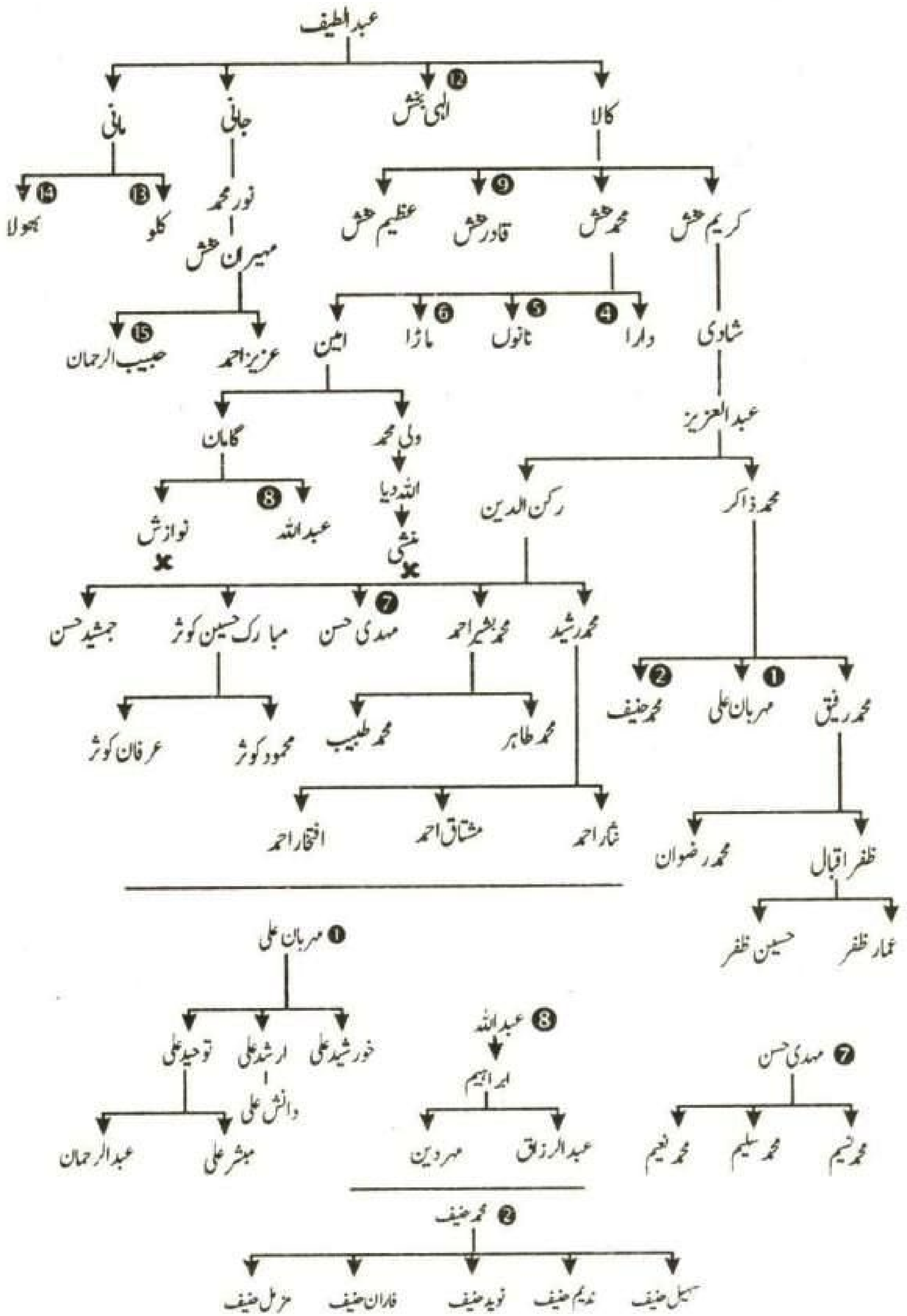
یہ ارائیں برادری کا بڑا اہم اور مشہور گاؤں تھا یہ ساڈھورہ سے تین میل۔ نرائن گڑھ سے پانچ میل اور انبالہ سے 26 میل کے فاصلہ پر برلب سڑک از ساڈھورا تا نرائن گڑھ آباد تھا۔

سکھوں کے ابتدائی دور میں مختلف علاقوں سے برادری کے لوگ یہاں آباد ہوئے۔ امر تسر

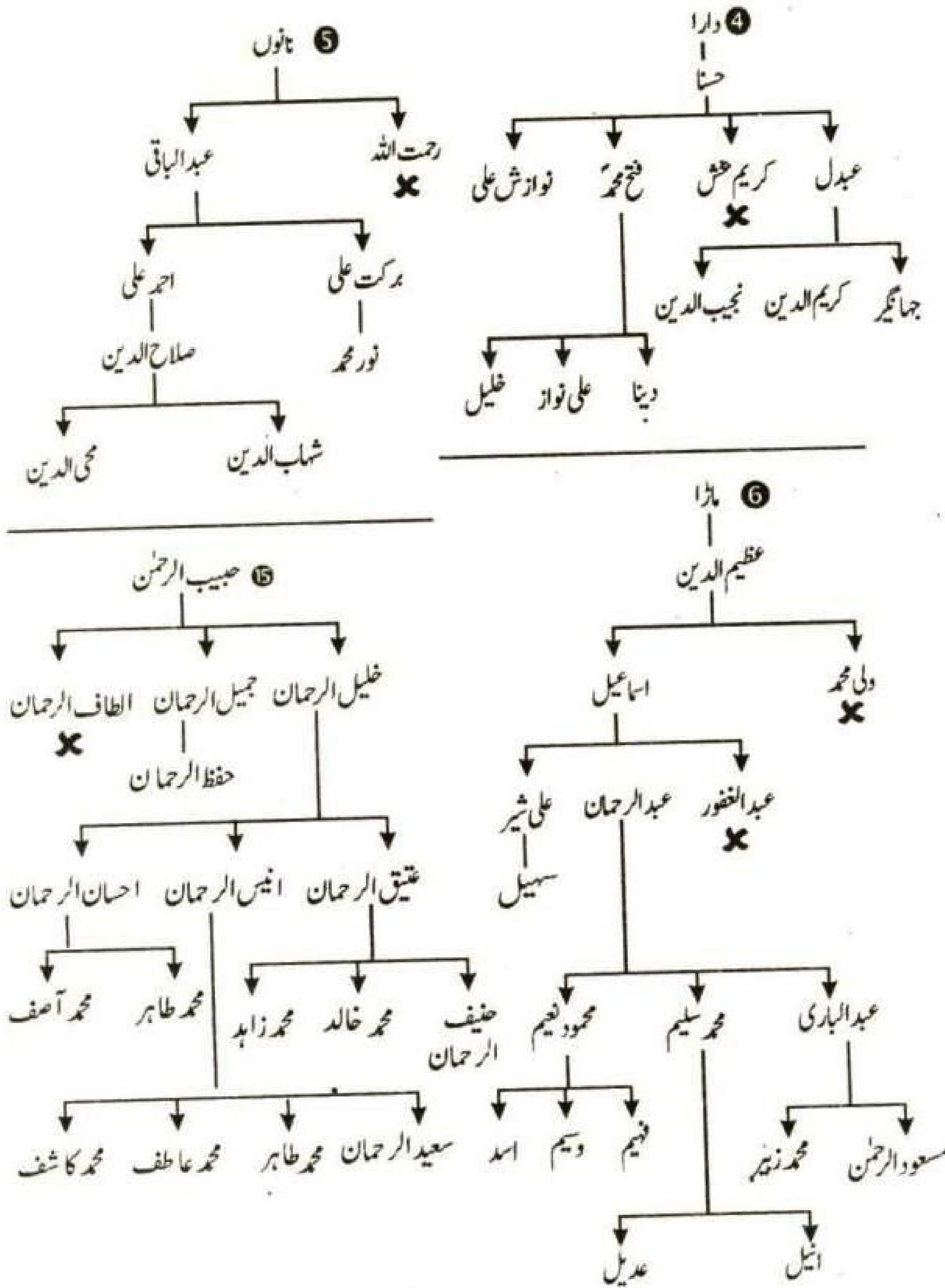
کے سکھوں نے اس کو آباد کیا اور خود اس کے مالک بن گئے انگریزوں کے ابتدائی دور میں عارضی اور بعد ازاں مستقل بندوبست میں ارائیں مالک بنا دیئے گے۔

اس جگہ پہلے سے ایک برہمن سادھو کی غیر آباد حویلی (پختہ مکان) تھی جس کی وجہ سے اس کا نام حویلی پڑ گیا۔ یہاں پہلے پرائمری سکول بعد ازاں مڈل سکول تھا جس کی وجہ سے اس کے اکثر باشندے خواندہ تھے۔ زمین انتہائی زرخیز تھی اس لئے لوگ خوشحال تھے۔

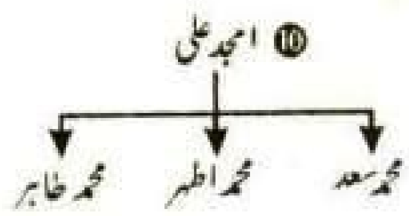
اس میں کئی نامور خاندان تھے۔ جناب محمد ذاکر کا خاندان اس برادری کا مشہور خاندان تھا ان کے مورث اعلی عبداللطیف موضع بازید پور تحصیل انبالہ سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے ان کا بیٹا کالا سکھوں کا مقدم رہا ہے اس کے پانچ پسران مسمیان کریم بخش، محمد بخش عرف محمدی، عظیم بخش، امین اور قادر بخش تھے۔ کالا کے بعد کریم بخش مقدم ہوا۔ تاہم انگریزی دور میں مقدم کا عہدہ ختم کر کے نمبردار کا منصب قائم ہوا اور کریم بخش کا پسر شادی نمبردار رہا۔ جو بعد میں ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ہوا۔ آپ بہت ہی بااثر شخصیت کے مالک تھے۔ وہ 1893ء میں فوت ہوا اس کا واحد پسر عبدالعزیز تھا جس نے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد پٹواری کا امتحان پاس کر کے کچھ عرصہ ملازمت کی لیکن چند سالوں کے بعد ہی ملازمت چھوڑ دی۔ وہ 1902ء میں فوت ہوا۔ اس کے دو لڑکے جناب محمد ذاکر اور رکن الدین تھے۔ محمد ذاکر نے اینگلو ورنیکلر (Anglo-Vernacular) مڈل تک تعلیم حاصل کی اور رکن الدین نے پرائمری تک۔ اس زمانے میں دو قسم کے مڈل سکول تھے۔ بعض سکول میں صرف اردو اور بعض میں اردو انگریزی پڑھائی جاتی تھی۔ انگریزی پڑھانے والے سکولوں کو اینگلو ورنیکلر (اردو انگریزی) سکول کہا جاتا تھا۔ رکن الدین نے تجارت سنبھال لی اور پاکستان آکر بھی اسی پیشہ سے وابستہ ہو گئے ان کا خاندان خوب مالدار رہا ہے۔ محمد ذاکر نمبردار سفید پوش، ڈائریکٹر سنٹرل کوآپریٹو بنک انبالہ۔ ڈائریکٹر مارگیج بنک اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ انبالہ رہا ہے۔ ہجرت کر کے چک نمبر 48 شمالی سرگودھا میں آباد ہوئے اور نمبردار ہوئے طویل عمر پائی اور چند سال قبل فوت ہوئے۔۔ یہ بڑا خاندان ہے اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

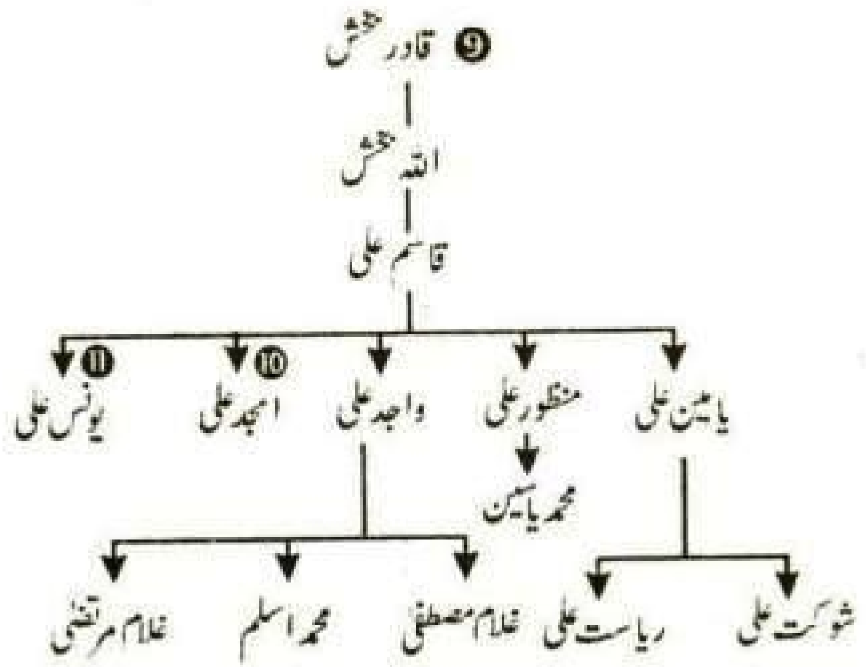


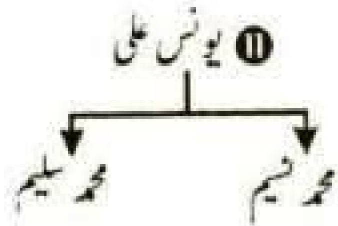
عبداللطیف
کالا
الٰہی بخش 12
جانی
مانی
کریم بخش
محمد بخش
قادر بخش 9
عظیم بخش
نور محمد
مہیرن بخش
کلو 13
بھولا 14
شادی
دارا 4
نانوں 5
ماڑا 6
امین
عزیز احمد
حبیب الرحمان 15
عبدالعزیز
ولی محمد
گامان
محمد ذاکر
رکن الدین
اللہ دیا
منشی
عبداللہ 8
نوازش
محمد رشید
محمد بشیر احمد
مہدی حسن 7
مبارک حسین کوثر
جمشید حسن
محمد رفیق
مہربان علی 1
محمد حنیف 2
محمد طاہر
محمد طیب
محمود کوثر
عرفان کوثر
نثار احمد
مشتاق احمد
افتخار احمد
ظفر اقبال
محمد رضوان
عمار ظفر
حسین ظفر
1 مہربان علی
خورشید علی
ارشد علی
توحید علی
دانش علی
مبشر علی
عبدالرحمان
8 عبداللہ
ابراہیم
عبدالرزاق
مہردین
7 مہدی حسن
محمد نسیم
محمد سلیم
محمد نعیم
2 محمد حنیف
سہیل حنیف
ندیم حنیف
نوید حنیف
فاران حنیف
مزمل حنیف

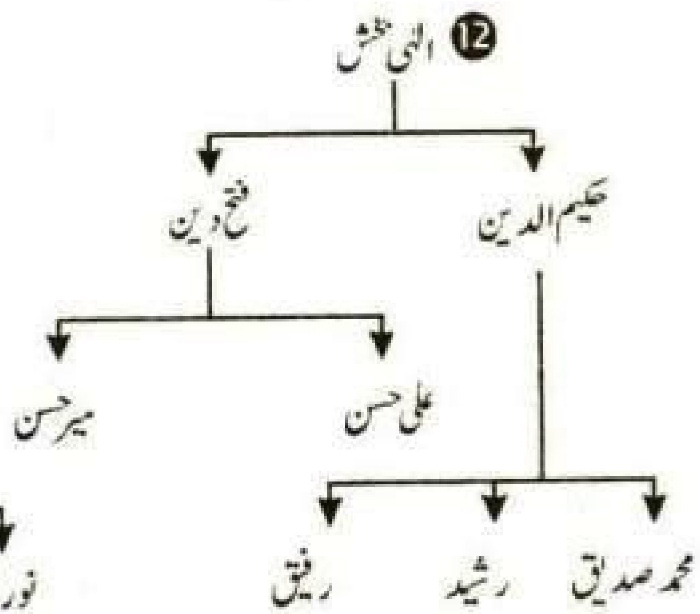


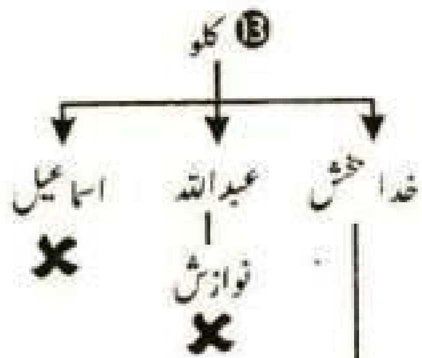
4 دارا
حسنا
عبدل
کریم بخش
فتح محمدؐ
نواز ش علی
جہانگیر
کریم الدین
نجیب الدین
دینا
علی نواز
خلیل
5 نانوں
رحمت اللہ
عبدالباقی
برکت علی
احمد علی
نور محمد
صلاح الدین
شہاب الدین
محی الدین
6 ماڑا
عظیم الدین
ولی محمد
اسماعیل
عبدالغفور
عبدالرحمان
علی شیر
سہیل
عبدالباری
محمد سلیم
محمود نعیم
مسعود الرحمٰن
محمد زبیر
فہیم
وسیم
اسد
انیل
عدیل
15 حبیب الرحمٰن
خلیل الرحمان
جمیل الرحمان
الطاف الرحمان
حفظ الرحمان
عتیق الرحمان
انیس الرحمان
احسان الرحمان
حنیف الرحمان
محمد خالد
محمد زاہد
محمد طاہر
محمد آصف
سعید الرحمان
محمد طاہر
محمد عاطف
محمد کاشف

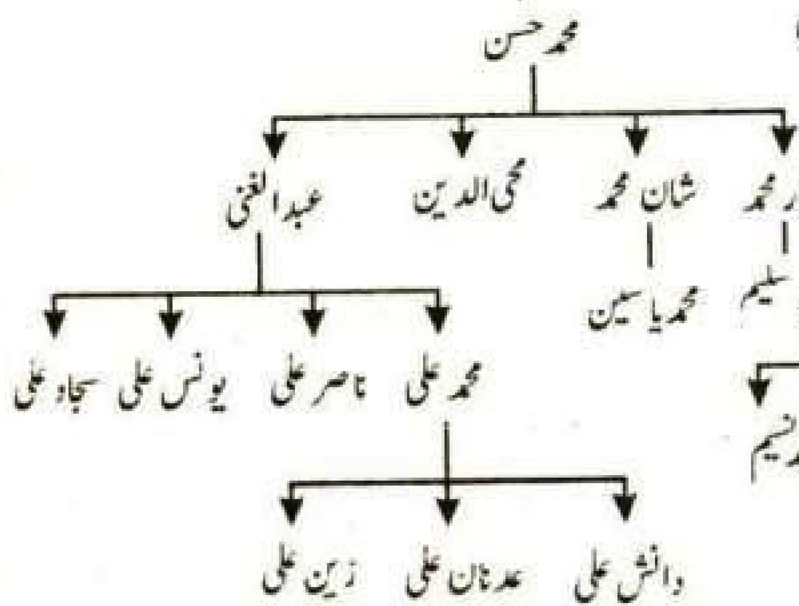


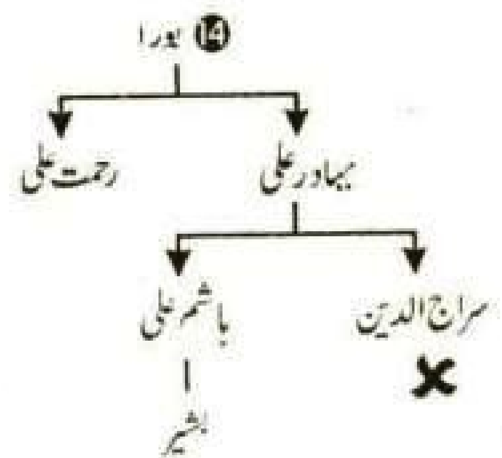












کلو ولد مانی کا خاندان چک نمبر 4 کے ایم تحصیل رینالہ خورد میں آباد ہے کاروبار اور زمیندارہ کرتے ہیں۔ محمد سلیم بنک میں ملازم ہے۔ محمد علی پولیس میں بطور ہیڈ کانسٹیبل ملازم ہے۔ نور محمد نہایت ہی ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کا مالک ہے۔

اسماعیل ولد عظیم الدین ولد ماڑا کا پسر عبدالرحمان ریلوے میں ملازم تھا ریٹائر ہو چکا ہے اس کے تینوں بیٹے اعلیٰ التعلیم یافتہ اور مختلف محکموں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ اس کا چھوٹا بھائی علی شیر محکمہ تعلیم میں اسٹنٹ ڈائریکٹر ہے جس کا واحد پسر سہیل ہے۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان قلعہ میہاسنگھ اب باغبانپورہ میں آباد ہے۔

محمد رفیق بطور اسٹیشن ماسٹر ریٹائر ہو کر اولڈ سول لائن سرگودھا میں رہتا ہے۔ چک نمبر 48 شمالی کا نمبردار ہے۔ اس کا پسر ظفر اقبال پی۔ ایچ ڈی ہے اور کراچی یونیورسٹی میں بوٹنی کا پروفیسر ہے۔ مہربان علی مرحوم بی کام۔ ایل ایل بی ڈپٹی کنٹرولر اکسچینج سٹیٹ بنک تھے۔ ان کا خاندان کراچی میں آباد ہے۔ ان کے پسران خورشید علی سی۔ اے اور ارشد علی کینیڈا میں کاروبار اور ملازمت کرتے ہیں۔ ان کا تیسرا پسر توحید علی یو۔ بی۔ ایل کراچی میں آفیسر ہے محمد حنیف نے انجینئرنگ میں پی۔ ایچ ڈی کی کچھ عرصہ واپڈا میں بطور پروجیکٹ ڈائریکٹر ملازمت کی بعدازاں انجینئرنگ کالج ریاض سعودی عرب میں بطور پروفیسر ملازم ہو گئے۔ ریٹائر ہو کر کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے پسران ماسوائے ندیم ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ رکن الدین دودھ میں آباد ہوئے۔ ۱۹۹۱ء میں فوت ہوئے۔ ان کے پسر رشید احمد کا خاندان دودھ میں رہتا ہے فوت ہو چکا ہے اس کے لڑکے محمد نثار اور محمد مشتاق کاروبار کرتے ہیں جبکہ محمد افتخار احمد پاک فوج میں ملازم ہے۔ محمد مبشر احمد سرگودھا شہر میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ اس کے دونوں بیٹے طالب علم ہیں۔ مہدی حسن کا پسر محمد نسیم ڈاکٹر ہے اور شاہین آباد میں تعنیات ہے۔ محمد سلیم ایم اے سلانوالی میں اے۔ ای۔ او ہے۔ مبارک حسین کوثر ولد رکن الدین سی۔ اے لندن میں پریکٹس کرتا ہے رکن الدین کا پانچواں لڑکا جمشید حسین فیڈرل کالج اسلام آباد میں جغرافیہ کا پروفیسر ہے۔ محمود کوثر ڈاکٹر ہے اور عرفان کوثر انجیرنگ کالج میں طالب علم ہے۔ یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان ہے۔

حبیب الرحمٰن کا خاندان چک نمبر 48 شمالی میں آباد ہے۔ اس کے تین پسران میں سے الطاف الرحمٰن کی کوئی اولاد نہ ہے۔ باقی دو کی اولاد شجرہ میں درج ہے یہ خوشحال اور بااثر خاندان ہے۔ محمد یامین علی ولد قاسم علی نمبردار تھا۔ اس کا خاندان بھی اسی چک میں رہتا ہے۔ محمد یونس کا لڑکا محمد نسیم ایئرفورس سے ریٹائر ہو کر کاروبار کرتا ہے۔ واجد علی کے لڑکے غلام مصطفیٰ اور غلام مرتضیٰ ایئر فورس میں ملازم ہیں جبکہ محمد سلیم کاروبار کرتا ہے۔ منظور علی کا لڑکا محمد یاسین چنیوٹ میں واپڈا میں ملازم

ہے۔ منظور علی خود باٹا میں ملازم ہے۔ محمد یامین کے دو لڑکے ریاست علی اور شوکت علی ہیں۔ ریاست علی کا ایک لڑکا عبدالرؤف ایم ایس سی اسلام آباد میں لیکچرار ہے اور ایف دس میں رہتا ہے۔ دوسرا عامر شہزاد ہے۔ شوکت علی کا لڑکا عامر شہزاد کاروبار کرتا ہے۔ امجد علی کا لڑکا محمد سعید واپڈا میں اور محمد اظہر ایئر فورس میں ملازم ہے۔ جبکہ محمد طاہر کاروبار کرتا ہے۔

جناب اللہ بخش کا پسر فتح محمد ہجرت کے بعد چک نمبر 48 میں آباد ہوا اس کے دو پسران لیاقت علی اور احسان محمد ہیں۔ لیاقت علی کے تین لڑکے مسمیان اختر علی۔ نیاز علی اور انتظار علی ہیں۔ اختر علی کے رضوان اختر۔ شہزاد اختر۔ شہاب اختر اور عظیم اختر ہیں۔ نیاز علی کا کوئی لڑکا نہ ہے انتظار علی کے احتشام، اریب اور انیس ہیں۔ احسان محمد کے تین لڑکے مسمیان عبدالستار، وقار احمد اور ابرار احمد ہیں۔ لیاقت علی اور احسان محمد بہت بڑی رہائشی کالونی موسومہ لیاقت کالونی واقع پی اے ایف روڈ کے مالک ہیں۔ لیاقت علی کئی دفعہ زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے چیرمین منتخب ہوئے کئی انجمنوں کے سرپرست ہیں۔ انکا پسر اختر علی ایم اے سیاسیات سرگودھا کینٹ کا وائس چیئرمین اور کونسلر رہ چکا ہے۔ نیاز علی گریجویٹ ہے اور کاروبار کرتا ہے انتظار علی گریجویٹ ہیں اور سرگودھا کینٹ میں ملازم ہے اور احتشام کارپوریشن کا مالک ہے رضوان اختر گریجویٹ پاکیزہ ادارہ کا مالک ہے۔ شہزاد اختر ایم اے اکنامکس سی اے کر رہا ہے۔ شہاب اختر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں آخری سال کا طالب علم ہے۔ عظیم اختر حافظ قرآن اور طالب علم ہے۔ یہ انتہائی خوشحال۔ تعلیم یافتہ اور بااثر خاندان ہے۔

جناب نوازش علی کے 5 پسران مسمیان لیاقت علی۔ نذیر حسین۔ علم الدین۔ محمد یامین اور محمود علی ہیں۔ لیاقت علی کا محمد نسیم ہے ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں آباد ہے اور سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے۔ علم الدین مرحوم کا خاندان کوٹ رادھا کشن میں رہتا ہے۔ اس کے تین لڑکے مسمیان محمد شفیق محمد عتیق اور محمد لئیق ہیں۔ محمد شفیق ریلوے میں ملازم ہے دیگر دونوں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد یامین کے 5 پسران ہیں۔ محمد ریاض ایم اے۔ ایل ایل بی روزنامہ بزنس ریکارڈر لاہور کا سٹاف رپورٹر ہے۔ محمد اعجاز شاہد فوج میں کرنل ہے اور ناہید علی کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔ حامد علی ایم اے "روزنامہ دی نیوز" لاہور میں سٹاف رپورٹر ہے۔ محمد ظہیر آرمی ایویشن ملتان چھاؤنی پائلٹ بعہدہ کیپٹن تعینات ہے۔ محمود علی ولد نوازش کا بیٹا زاہد ہے جو سوہا بازار لاہور میں جیولر ہے۔ یہ متمول اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان کوٹ رادھا کشن میں سکونت پذیر ہے۔

جناب اللہ بخش کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران قطب الدین اور ارجو ہیں۔ قطب الدین کا سراج دین گوجرانوالہ میں آباد ہے جس کے دو لڑکے مسمیان مبارک علی اور محمد نثار ہیں۔ قطب دین کا دوسرا عبدالطیف کوٹ ادو میں سکونت پذیر ہے جس کے عبدالحمید اور عبدالوحید ہیں ارجو کے چار پسران نجیب الدین، منظور علی، نذیر احمد اور نصیر الدین ہیں۔ نجیب الدین چک نمبر 30 شمالی رہتا ہے اس کے محمد اسلم اور محمد یوسف ہیں۔ منظور علی بھی اسی چک میں رہتا ہے۔ اس کا لڑکا محمد رفیق حبیب بنک سرگودھا میں افیسر تھا ریٹائر ہو کر کوٹ ادو میں رہتا ہے۔ اس کے چار لڑکے مسمیان محمد شفیق شاہد۔ محمد توفیق شاہد۔ محمد نفیس شاہد اور محمد ولید شاہد ہیں۔ محمد شفیق شاہد کا علی حمزہ ہے۔ محمد سلیم ولد منظور علی اسی چک میں رہتا ہے واپڈا میں ملازم ہے اس کے محمد عمران، محمد عرفان اور محمد رضوان ہیں محمد سرور ولد منظور علی محکمہ صحت میں ملازم ہے اسی چک میں اس کی رہائش ہے اس کے چار لڑکے مسمیان محمد قیصر شہزاد، محمد یار شہزاد، محمد عامر شہزاد اور محمد بابر شہزاد ہیں نذیر احمد کے تین پسران محمد اشرف، محمد اکرم اور اکبر علی ہیں۔ محمد اکرم فیصل آباد اور دیگران اسی چک میں مقیم ہیں۔ نصیر الدین کے دو لڑکوں میں سے لیاقت فوت ہو چکا ہے محمد اختر علی کی رہائش فیصل آباد میں ہے۔

جناب انور علی ولد مولانا بخش کا پسر برکت علی تھا۔ جس کے چار پسران محمد ابراہیم، قدرت علی، نذیر حسین ور قطب الدین ہیں۔ محمد ابراہیم ہندوستان میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ اس کا لڑکا محمد بشیر دودھا ضلع سرگودھا میں ہے اس کا دوسرا لڑکا نھتولا ولد فوت ہو چکا ہے۔ قدرت علی کا لڑکا مظفر علی باٹا میں ملازم ہے۔ اور باٹا پور لاہور میں رہتا ہے۔ نذیر حسین کے دو لڑکے عبدالستار اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالستار پی ٹی وی میں انجینئر ہے اور ساہیوال میں رہائش ہے۔ عبدالغفار ڈاکٹر ہے اور دوبئی میں ملازم ہے۔ قطب الدین کے دو لڑکے ہیں۔ عبدالرشید باٹا میں ملازم ہے اور عبدالطیف دودھا میں رہتا ہے۔

پٹواریوں کا خاندان بھی اس گاؤں میں متمول اور اہم گھرانہ تھا۔ جناب خیراتی کا پسر اللہ بخش تھا اور ان کا لڑکا عبداللہ برادری کے ہردلعزیز اور مشہور فرد تھے۔ گاؤں کی پنچائت کے معزز ممبر تھے۔ رفاعی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے وہ 1940ء میں فوت ہوئے اس کا پسر ماسٹر نور احمد باپ کے نقش قدم پر چل کر مشہور ہوا۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان دودہ تحصیل بھلوال میں آباد ہوا۔ جناب ماسٹر نور احمد نے مڈل کرنے کے بعد جے وی کیا اور مڈل سکول دودہ میں ملازمت کر کے 1971ء میں

ریٹائر ہوا اس کے دو پسران جناب رحمت علی اور کفالت علی ہیں۔ کفالت علی کے چار لڑکے مسمیان محمد علی، احمد علی، حامد علی اور شاہد علی ہیں۔

جناب مصاحب الدین کا خاندان ہجرت کے بعد افضل آباد ڈاکخانہ کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران ارجو دین اور قمر دین ہیں۔ ارجو کے محمد تاج اور محمد ارشاد ہیں۔ محمد تاج کے نعیم، سلیم، عامر، اعظم، حماد، رضا اور نوشاد ہیں جبکہ محمد ارشاد کے فیصل ارشاد اور عاصم ارشاد ہیں۔ محمد ارشاد واپڈا رمین ڈرافٹس مین ہے اور 16 اے علی پارک میں پیکو روڈ کوٹ لکھپت میں رہتا ہے قمر دین کا محمد الیاس ہے اور اس کے محمد علی،، محمد عارف، محمد مسلم اور محمد زاہد ہیں محمد عارف کے ابرار، انوار اور طلحہ ہیں جبکہ محمد مسلم کے زبیر، عامر اور بہروز ہیں یہ خاندان افضل آباد میں رہائش پذیر ہے۔

جناب محمد یوسف کے دو پسران رکن الدین اور منصب علی ہیں۔ رکن الدین بطور ڈی۔ ایس۔ پی ریٹائر ہوا۔ رکن الدین کالونی ساہیوال میں رہتا تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کے دو لڑکے نسیم الدین اور شمیم الدین ہیں منصب علی کے واحد علی۔ احمد علی۔ شاہد علی اور عاشق علی ہیں۔ واحد علی ڈی ایس پی ہے اس کا حافظ محمد نذیر دروغہ والا میں کاروبار کرتا ہے۔ دوسرا محمد عثمان ہے۔ احمد علی فلائنگ افیسر ہے اس کے علی اور مصطفیٰ ہیں۔ شاہد علی کا عمر فاروق ہے۔ علی شیر ایڈووکیٹ سرگودھا رکن الدین کا داماد ہے شاہد علی اور عاشق علی گڈیالہ ضلع سیالکوٹ میں زمیندارہ کرتے ہیں۔

جناب ارض الدین کا خاندان آزادی کے بعد چک موسیٰ ضلع سرگودھا میں آباد ہوا ارض الدین کے پسران محمد شفیع، علم الدین اور افلاطون ہیں۔

علم الدین کے محمد ایوب، محمد یوسف، محمد یونس، مختار اور ذوالفقار ہیں۔ محمد ایوب کا احسن ہے جبکہ یوسف کا محمد دانش ہے اور اختر کالونی کراچی میں رہتا ہے۔ محمد یونس کا پسر وقاص اور مختار کا لڑکا دانیال بھی اختر کالونی میں ہی رہائش پذیر ہے جبکہ ذوالفقار کا پسر جنید چک موسیٰ میں مقیم ہے۔ افلاطون کا بیٹا محمد ارشد بھی اسی چک میں رہتا ہے۔

جناب نور محمد مرحوم کا خاندان ہجرت کے بعد "دراز کے" آباد ہوئے۔ نور محمد کے پسران ولی محمد، علی احمد، محمد ابراہیم اور محمد جمیل ہیں۔

ولی محمد کے پسران محمد سلیمان، عبدالرحمٰن اور جاوید ہیں محمد سلیمان قطر میں ملازم ہے علی احمد کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔

ابراہیم کے پسران محمد ندیم اور محمد نعیم ہیں۔

جناب عبدالغنی ولد اللہ بخش کا خاندان 346 ڈی سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں آباد ہے ان کے واحد پسر کا نام خورشید احمد ہے جو محکمہ زراعت سے بطور ایگریکلچر افسر ریٹائر ہوئے ہیں ان کے چار پسران مسمیان ذوالفقار احمد۔ افتخار احمد۔ ابرار احمد اور حافظ عبدالصور ہیں۔ ذوالفقار احمد۔ باجوہ کالونی سرگودھا میں رہائش رکھتے ہیں مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے چیرمین ہیں۔ افتخار احمد ائیر فورس سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ لیاقت کالونی میں آباد ہیں ان کا لڑکا عبدالواسع ہے۔ ابرار احمد دودھا میں مقیم ہے اسکے لڑکے کا نام عبدالوہاب ہے حافظ عبدالصبور ڈاکٹر ہے 346 ڈی۔ میں رہتا ہے اس کا عبداالرافع ہے۔

جناب فیض محمد ولد اللہ بخش کا خاندان بھی دودھا میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران شمس الدین اور اور نجیب الدین تھے۔ وفات پا چکے ہیں۔ شمس الدین کا محمد صدیق ہے جس کے محمد خرم اور محمد عمر ہیں۔ نجیب الدین کی نرینہ اولاد نہ ہے۔

جناب عبداللہ خیر اور اس کے پسران مشتاق احمد۔ اشفاق احمد ٹی ایس سی گجرات تحصیل کوٹ ادو میں رہتے اور کاروبار کرتے ہیں۔ یہ عبدالطیف کا خاندان ہے۔

جناب عبدالکریم کا خاندان ہجرت کے بعد دودھا میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران علم الدین، قمر الدین اور قاسم علی ہیں۔ علم الدین لاولد فوت ہوا۔ قمر الدین کے علی حسن۔ نذیر حسن صغیر حسین ہیں قاسم علی کا میر حسن ہے۔ علی حسن نے فوج کی ملازمت چھوڑ کر کراچی شپ یارڈ میں نوکری کی اور شیر شاہ کالونی کراچی میں رہتا ہے۔ اس کے سیف الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن اور عبدالرحمٰن، ہیں تینوں کی کپڑا بنانے والی فیکٹری ہے تینوں خود بھی فن کے ماہر ہیں۔ سب پاور لوم کا کاروبار کرتے ہیں، نذیر حسن جوہر ٹاون میں رہتا ہے اس کے محمد شاہد حسن۔ محمد زاہد حسن اور محمد خالد حسن ہیں۔ محمد شاہد کاروبار کرتا ہے جبکہ زاہد حسن سول انجینئر ہے صغیر حسن کے محمد عمران اور محمد رضوان ہیں۔ یہ خاندان صدر کینٹ میں رہتا ہے۔ میر حسن کا شیر حسن ہے جسکے محمد راشد، محمد مدثر اور محمد مبشر ہیں۔ یہ خاندان دودھا میں ہے۔

جناب نور محمد کے 5 پسران مسمیان نبی بخش۔ الٰہی بخش، قادر بخش، دیدار بخش اور مولا بخش تھے۔ نبی بخش کے دو لڑکے مسمیان صدر الدین اور قمر الدین ہیں۔ یہ خاندان نوتکی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے صدر الدین کے علی حسن، نذیر حسن اور بشیر حسن ہیں۔ الٰہی بخش کا خاندان

دودھا میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد شفیع اور عبدالعزیز ہیں۔ محمد شفیع کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ عبدالعزیز کے دو لڑکے مسمیان رکن الدین اور محمد حسن ہیں۔ عبدالعزیز کے دو لڑکے مسمیان رکن الدین اور محمد حسن ہیں۔ محمد حسن لاولد ہے۔ رکن الدین کے دو لڑکے ہیں۔ قادر بخش لاولد فوت ہو گیا ہے۔ دیدار بخش کے دو پسران عبدالغنی اور عبدالکریم ہیں۔ عبدالغنی کے دو پسران عبداللطیف اور ولی محمد ہیں۔ عبداللطیف کے 5 لڑکے مسمیان عبدالغفور، عبدالشکور، عبدالرشید، سعید احمد اور خورشید احمد ہیں۔ عبداللطیف زمیندارہ کرتا ہے۔ عبدالرشید مدرس ہے۔ سعید احمد الیکٹریشن ہے اور کراچی ملازمت کرتا ہے۔ ولی محمد کے چار لڑکے عبدالستار، عبدالحمید، عبدالخالق اور عبدالمالک ہیں یہ خاندان بستی ماڑی (چاہ بیری والا) موضع درویش محمد ڈاکخانہ جھانگی والی تحصیل و ضلع بہاولپور میں آباد ہے، عبدالغنی خود بھی فوج میں ملازم رہا ہے اور اس کا پسر ولی محمد بھی فوج میں ملازم رہا ہے ولی محمد بی ڈی ممبر منتخب ہوا اور زکوٰۃ و عشر کمیٹی کا خزانچی رہا ہے۔ عبدالستار محکمہ بلدیات میں چیف آفسر ہے اس کے طاہر حسین۔ زاہد حسین اور مظاہر حسین ہیں۔ عبدالحمید محکمہ تعلیم میں ہیڈ کلرک ہے اس کے شکیل احمد اور جاوید اقبال ہیں۔ شکیل احمد بی اے کا طالب علم ہے۔ عبدالخالق سول کورٹ بہاولپور میں ایک وکیل کا کلرک ہے اس کے محمد عمران، محمد ذیشان اور محمد عثمان ہیں۔ عبدالمالک اسکول ٹیچر ہے اس کے سہیل اور جنید ہیں۔

بستی ماڑی اگرچہ بہاولپور سے 9 کلو میٹر دور ہے تاہم اب یہ شہری آبادی سے متصل ہے اور بغداد الجدید اسلامیہ یونیورسٹی اسکے بمقابل اور گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ اسکیم اس کے نزدیک ہے۔

عبدالکریم کے دو پسران محمد صدیق وغیرہ ہیں۔ یہ خاندان خیر پور ملیاں ضلع شیخوپورہ میں آباد ہے محمد صدیق کا محمد علی ہے۔ مولا بخش کے دو پسران نجیب الدین اور نور محمد ہیں نور محمد کا خاندان بھون ضلع جہلم میں آباد ہے اس کے تین پسران مسمیان محمد یونس، محمد بشیر اور محمد جمیل ہیں۔ محمد یونس کے عبدالستار، عبدالغفار اور مختار احمد ہیں عبدالستار اور اس کا پسر عمران احمد کاروبار کرتے ہیں۔

عبدالغفار فوج سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اس کے دو لڑکے وقار اور وقاص ہیں۔ مختار احمد ائیر فورس سے ریٹائر ہوا اس کے تین لڑکے محسن۔ عدیل اور ثاقب ہیں۔ محمد بشیر کے 5 پسران مسمیان محمد اکرم، محمد اسلم، محمد اصغر، ارشد علی اور خالد محمود ہیں۔ محمد اکرم فوج سے ریٹائر ہوئے ہیں اس کا لڑکا اسامہ ہے۔ محمد اسلم پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں ملازم ہے اس کا عدنان اسلم ہے۔ محمد اصغر

ملازم ہے اس کے دو لڑکے عامر شہزاد اور عمیر شہزاد ہیں۔ ارشد علی او۔ جی۔ ڈی۔ سی میں ملازم ہے۔ اس کا سہیل ارشد ہے، خالد محمود ملازمت کرتا ہے۔ محمد جمیل ولد نور محمد کا ساجد علی کاروبار کرتا ہے۔

جناب شمس الدین کا خاندان چک نمبر 15/114 ایل میں آباد ہے اس کے پسر عبدالغفور کے تین لڑکے عبداللطیف۔ مبارک علی اور محمد سلیم۔ فوجی ہیں۔ عبداللطیف کے محمد ادریس، محمد رفیق، محمد بشیر۔ محمد شکیل۔ محمد عمران اور محمد اکرام ہیں۔ محمد ادریس کا محمد کاشف ہے۔ مبارک علی کے محمد ندیم اور محمد وسیم ہیں۔ محمد سلیم فوجی کے محمد قدیر، محمد تنویر، محمد نوید اور محمد عتیق ہیں۔

(9) خان پور لبانہ

یہ گاؤں نرائن گڑھ سے دو تین میل کے فاصلہ پر جانب جنوب پنج لاسہ کے قریب تھا۔

مولا بخش اور ولی محمد کا خاندان مشہور تھا۔ دونوں حقیقی بھائی تھے اور خوش حال تھے۔ مولا بخش کا پسر امیر حسن تھا۔ امیر حسن کا پسر شرافت علی ہے جس کے زاہد، شاہد اور ساجد ہیں۔ امیر حسن 1962 میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان موضع وزیر کے ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ اس خاندان کے جناب مہدی حسن ولد ولی محمد چک نمبر 131 جنوبی ضلع سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں اس کے تین پسران عبدالستار، عبدالجبار اور افتخار وزیر کے میں رہتے ہیں۔ شرافت علی کے دو ماموں جناب نواب علی اور الطاف حسین سابقہ سکونتی بھیل چھیر بھی موضع وزیر کے میں آباد ہیں۔

جناب جمال دین نمبردار کا خاندان بھی مشہور تھا۔ یہ متمول خاندان تھا اور اب موضع جیتا ضلع شیخوپورہ میں رہائش پذیر ہے۔ اس گاؤں کے دیگر معززین جناب محمد بشیر ولد ولی محمد بھیرہ عنایت علی ولد ہدایت علی محلہ چوہدری والا ساہیوال علی شیر ولد فیض محمد نوری دروازہ سرگودھا شہر، محمد شفیع ولد امیر علی کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور اور عبدالعزیز ولد نوازش علی چک بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں رہتے ہیں۔ جمال دین نمبردار فوت ہو چکا ہے۔ اس کا پسر علی حسن ہے جس کا لڑکا خالد محمود ہے جس کے دو پسران شعیب خالد اور عبداللہ ہیں۔ علی حسن جناح پارک شیخورہ میں رہائش پذیر ہے۔

جناب بہادر علی ولد عزیز کوٹ رادھا کشن میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب محمد اسحاق عرف نتھو کے تین لڑکے صوفی عبدالرشید، عبدالشکور مرحوم اور محمد ادریس

ہجرت کے بعد شجاع آباد میں آباد ہوئے۔ عبدالرشید اپنے پسر محمد اسلم کے ہمراہ کاروبار کرتا ہے عبدالشکور کی اولاد نرینہ نہ ہے جبکہ محمد ادریس اور اس کا لڑکا محمد اکرم پیر کالونی کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔

جناب عمر بخش کے تین پسران مسمیان میر حسن، دین محمد اور قطب الدین ہیں۔ یہ خاندان چک نمبر 104 جنوبی میں آباد ہے۔ میر حسن لاولد فوت ہو چکا ہے۔ دین محمد کے دو لڑکے اختر اور ارشد ہیں۔ اختر راولپنڈی میں رہتا ہے اس کا پرائیویٹ سکول ہے۔ قطب الدین فوت ہو چکا ہے۔ اس کے تین لڑکے شفیق، کبیر اور شبیر ہیں۔ شفیق فوت ہو گیا ہے اس کے نو لڑکے خالد، طارق، عارف اور تنویر وغیرہ ہیں۔

(10) ڈھر املی

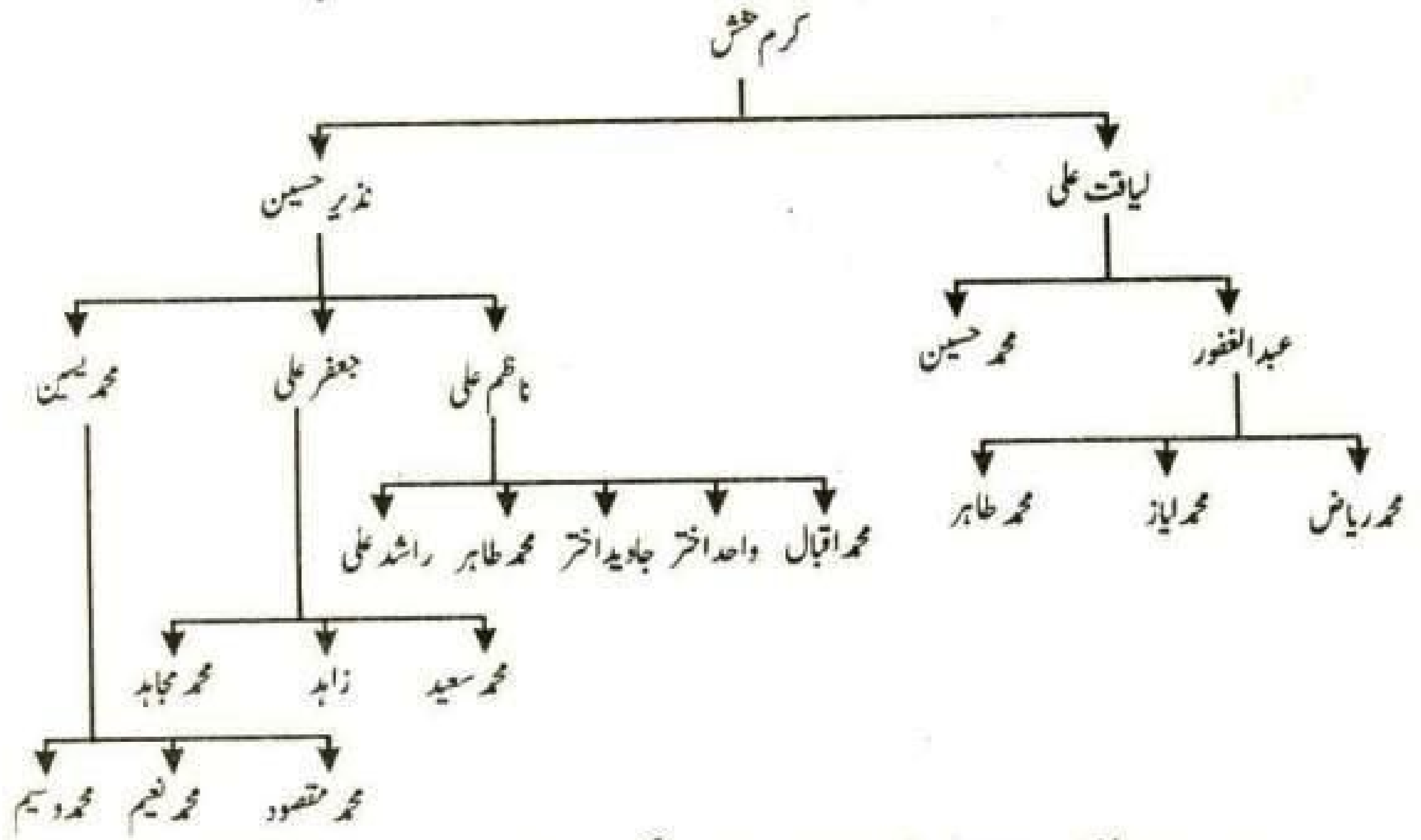
اس گاؤں میں خیراتی کا بڑا خاندان تھا۔ اس کے تین پسران کرم بخش۔ محمد بخش اور کریم بخش تھے۔ کریم بخش کے پسر حسن عرف حسنا کے چار پسران تھے۔ صرف نانوں کی اولاد ہے جس کے پسر نور محمد نہایت متدین اور خدا ترس انسان تھے۔ جس کا بیٹا محمد ادریس بی اے کراچی شپ یارڈ میں ڈپٹی منیجر ہے اس کے محمد آصف اور محمد کاشف ہیں۔ محمد بخش کے حسن۔ اسمٰعیل اور عزیز ہیں۔ حسن کا اللہ بخش۔ اسمٰعیل کا احسان محمد اور اس کا محمد ارشاد ہے یہ خاندان متے کی ترپال ضلع نارووال میں آباد ہے عزیز کے لڑکے ذاکر اور نوازش ہیں۔ نوازش کا محمد رفیع ہے یہ خاندان بھی اسی گاؤں میں رہتا ہے۔ کریم بخش کے نوازش اور قطب الدین ہیں۔ نوازش کا قطب الدین ہے۔

جناب دین محمد کے پسران علی شیر اور محمد بشیر ہیں یہ خاندان بھون میں آباد ہے۔ بشیر کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے علی شیر کے محمد شفیق اور محمد نوید ہیں۔

(11) رسول پور

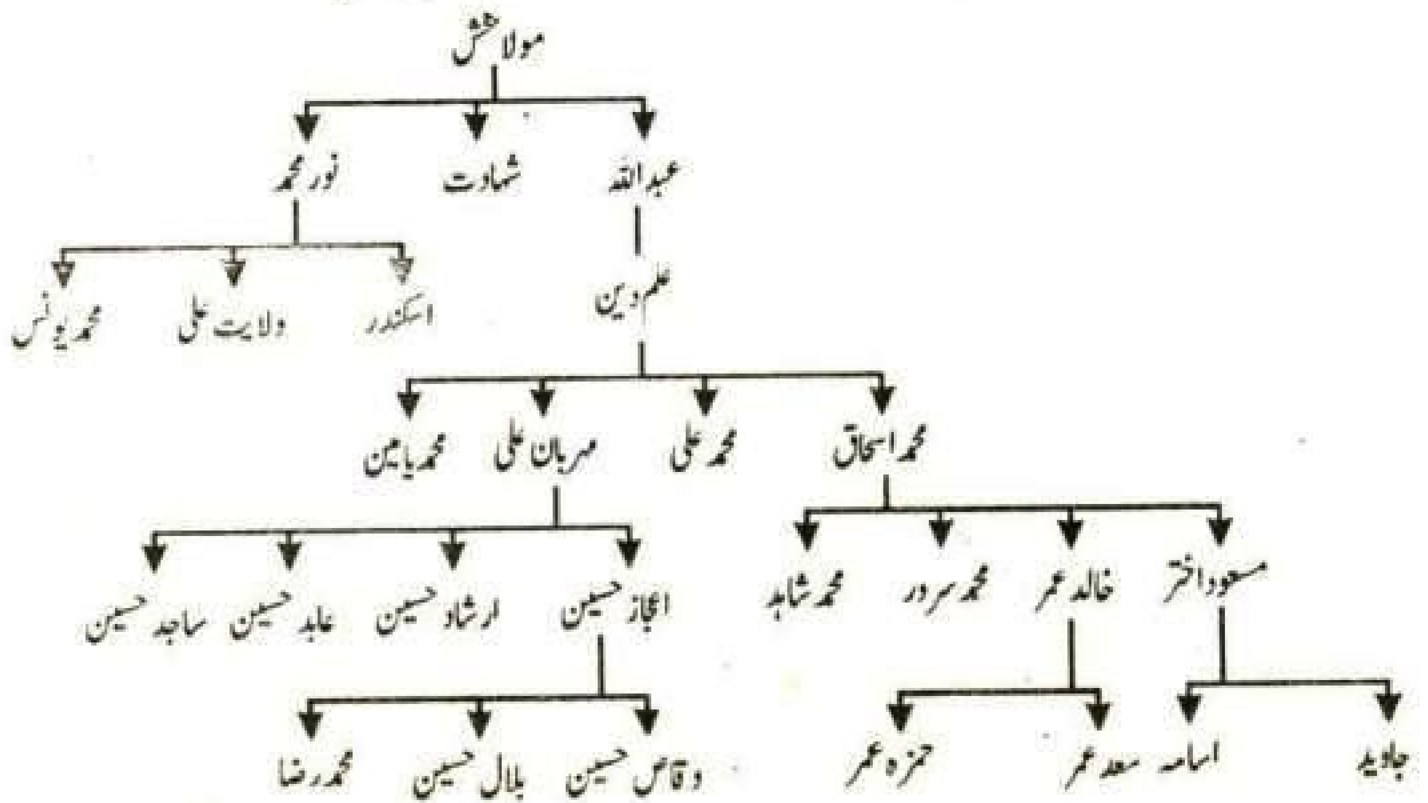
یہ گاؤں ساڈھورہ سے چار میل کے فاصلہ پر نارائن گڑھ والی سڑک پر تھا۔ حویلی، بکالہ اس کے نزدیک تھے۔

اس گاؤں کے کرم بخش کے خاندان کا شجرہ اس طرح ہے۔



جناب عبدالغفور 723۔ نی سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتا ہے ان کا لڑکا محمد ریاض امریکہ میں ہے۔ محمد ایاز اور محمد طاہر واپڈا میں ملازم ہے۔ جناب ناظم علی اور اس کے پسران چک نمبر 48 شمالی میں رہتے ہیں۔ واحد اختر سبزی منڈی لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد اقبال، جاوید اختر اور طاہر ملازمت کرتے ہیں۔ جناب جعفر علی کا لڑکا محمد سعید فوج میں ملازم ہے۔ جناب محمد یاسین کا لڑکا محکمہ تعلیم میں کلرک ہے۔

جناب عبداللہ ولد مولا بخش کا شجرہ حسب ذیل ہے۔



نور محمد کا خاندان چک نمبر 141 ضلع سرگودھا میں آباد ہے۔ مہربان علی اور اس کا خاندان قائم بھروانہ ضلع جھنگ میں رہتا ہے۔ محمد علی بھی قائم بھروانہ میں ہے اس کے چار پسران محمد جاوید اور محمد طاہر وغیرہ ہیں اس کے دو پسر فرانس میں ہیں۔ محمد مشاہد انجینئر ہے اور سعودی عرب میں ہے۔ محمد سرور اپنے دو پسران مسمیان سلیمان سرور اور احسن سرور کے ہمراہ بیرون غلہ منڈی جھنگ میں رہتا ہے محمد شاہد کے بصام اور عبداللہ ہیں۔ محمد علی فوت ہو چکا ہے۔ اس کا لڑکا جاوید پی۔ اے۔ ایف میں ملازم ہے۔ دوسرا لڑکا طارق مدرس ہے۔ تیسرا زاہد ہے۔ خالد عمر انجینئر ہے اس کے سعد عمر اور حمزہ عمر ہیں۔ مسعود اختر ڈاکٹر ہے اور علامہ اقبال ٹاؤن میں رہتا ہے۔

جناب یوسف علی کے دو لڑکے علی نواز اور عظیم الدین ہجرت کے بعد ساہیوال ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے۔ علی نواز وفات پا چکا ہے اور عظیم الدین کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔ اول الذکر کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی البتہ موخر الذکر کے پسران طاہر ،یعقوب، ظفر اقبال، محمد حنیف، وقار اور محمد شان ہیں جو کورنگی، کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔

جناب محمد یونس بھی ساہیوال ضلع سرگودھا میں آباد ہوا۔ اپنی اراضی واقع دینار کاشت کراتا ہے۔ اس کا پسر ناظم علی ساہیوال میں کپڑے کا کاروبار کرتا تھا۔ حال ہی میں فوت ہوا ہے محمد یونس کا دوسرا لڑکا معصوم علی بھی کپڑے کا کاروبار کرتا ہے۔ تیسرا لڑکا وارث علی اور چوتھا محمد اشرف ساہیوال میں برتنوں کی دکان کرتے ہیں۔

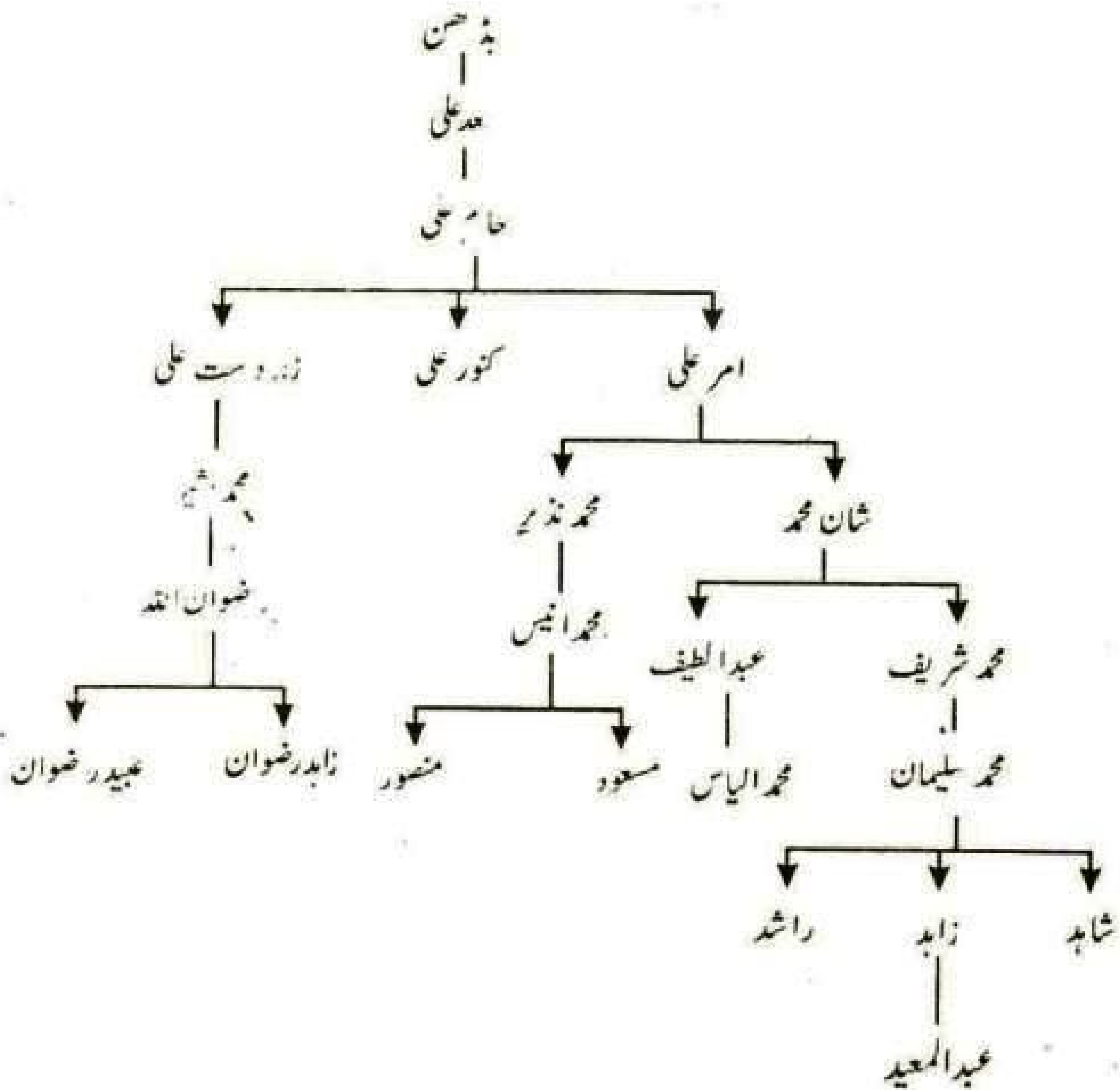
جناب فرزند علی کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے اس کے چار پسران محمد اسلم محمد اکرم محمد انور اور محمد سرور ہیں محمد سرور کی کوئی اولاد نہ ہے۔ محمد اسلم کے محمد اسلام اور محمد آصف ہیں۔ محمد اکرم کے محمد افضل، محمد شفقت اور محمد وقاص ہیں جبکہ محمد انور کا عبدالرحمان ہے۔

جناب امر علی کے دو پسران ولی محمد اور قمر الدین ہیں۔ ولی محمد کے محمد عاشق۔ محمد شیفق اور مجاہد علی ہیں۔ محمد شیفق کا فیروز علی اور مجاہد کا شاہ میر ہے۔ یہ خاندان موضع نڈہ ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے اور زمیندارہ کرتا ہے۔

قمر الدین کے دو پسران شرافت علی اور قدرت علی ہیں۔ شرافت علی کے ریاست علی رفاقت علی اور عامر علی ہیں۔ ریاست علی اور عامر علی کاروبار کرتے ہیں رفاقت علی فوج میں میجر ہے۔ اس کے قیصر اور ہارون ہیں۔ ریاست علی کے محمد عمیر اور محمد متقین ہیں قدرت علی کے عظمت علی۔

اسد علی۔ جمشید علی اور عمیر ہیں۔ قمر الدین کا خاندان مسلم ٹاؤن میں آباد ہے جناب شان محمد اور اس کے بھائی ذاکر علی کے خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 127 جنوبی میں آباد ہوئے۔ شان محمد کے دو پسران واجد علی اور ناظم علی ہیں۔ واجد علی کے محمد اقبال۔ عبدالستار، خالد سعید اور حامد اکرام ہیں محمد اقبال کا محمد بلال ہے۔ ناظم علی کے ذوالفقار علی۔ محمد ثاقب۔ محمد شاہد اور محمد زاہد ہیں ذاکر علی کے چار پسران فرزند علی۔ محمد یامین، وارث علی اور محمود احمد ہیں۔ محمد یامین کا ذیشان ہے۔ وارث علی کے محمد ظہیر، محمد توقیر اور محمد محمود کا محمد طارق ہے۔

جناب بڈھن کے خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



زبردست علی قانونگو تھے۔ محمد بشیر نے لدھیانہ سے بی اے (آنرز) کیا اور ملٹری اکاؤنٹس میں ملازمت کا آغاز کیا۔ ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر فوت ہوئے۔ رضوان اللہ ایگریکلچر بنک اسلام آباد ہیڈ آفس میں جوائنٹ ڈائریکٹر ہے۔ اس خاندان کی رہائش اسلام آباد میں ہے۔

محمد انیس سیکرٹریٹ میں سپرنٹنڈنٹ ہے اس کا لڑکا میڈیکل ریپ ہے۔ دوسرا لڑکا منصور کینیڈا میں ملازمت کرتا ہے عبداللطیف کا خاندان استقلال کالونی سرگودھا میں آباد ہے۔

جناب قاسم علی، کلو اور حیدر علی حقیقی بھائی تھے۔ قاسم علی کا پسر پروفیسر محمد عتیق احمد تھادہ گورنمنٹ کالج کیمبل پور سے ریٹائر ہو کر گل والا سرگودھا میں آباد ہوا۔ اس کے 3 لڑکے مسمیان محمد شفیق، محمد مسعود احمد اور محمد جاوید احمد ہیں۔ محمد شفیق ایڈووکیٹ ہے اور سرگودھا میں رہتا ہے اس کے نوید، ندیم اور سہیل ہیں۔ محمد مسعود اختر اسٹریلیا میں مقیم ہے۔ ایم بی بی اس ڈاکٹر ہے اس کا شاہد مسعود ہے۔ محمد جاوید احمد کے عمر جاوید اور محمد محسن احمد ہیں۔ محمد جاوید ایم ایس سی کیمسٹری ہے اور انبالہ مسلم کالج میں پروفیسر ہے۔

جناب کلو کے تین پسران دلمیر احمد۔ شیر محمد وغیرہ تھے۔ صرف دلمیر کی نرینہ اولاد ہے۔ اس کے چار لڑکے مسمیان محمد یسین۔ محمد یامین۔ محمد بشیر اور علی شیر ہیں محمد یسین اور بشیر احمد چک نمبر 131 جنوبی میں آباد ہیں۔ محمد یامین کا خاندان سیالکوٹ میں رہتا ہے اور علی شیر کا خاندان چک نمبر 127 جنوبی میں مقیم ہے۔

جناب حیدر علی کے دو پسران زبر علی اور علی نواز تھے۔ زبر علی کے دو لڑکے محمد رفیق اور عبدالغنی ہیں۔ محمد رفیق کے محمد سلیم، محمد کلیم، محمد نعیم اور محمد شمیم ہیں۔ محمد سلیم کے حمزہ اور عمر ہیں محمد کلیم کے ذیشان اور محمد عثمان ہیں محمد شمیم کا علی ہے۔ عبدالغنی کونسلر رہا ہے سرگودھا ڈی بلاک، سٹلائٹ ٹاؤن میں رہتا ہے اس کا اعجاز حسین ہے جس کے فرحان اور عدنان ہیں۔ عبدالغنی بطور وارنٹ افیسر ریٹائر ہوا اب کاروبار کرتا ہے جناب علی نواز کے دو پسران علی حسن اور محمد ادریس تھے۔ محمد ادریس کی کوئی اولاد نہ ہے۔ علی حسن مرحوم نمبردار تھا۔ اس کا خاندان گل والا میں آباد ہے۔ اس کے محمد الیاس اور محمد اقبال ہیں۔ محمد الیاس ایم کام ہے کراچی میں 297/4 ایف مارئن کوارٹرز سول ایوی ایس میں ملازم ہے اس کا عدنان الیاس۔ عاطف الیاس اور سہیل الیاس ہیں۔ محمد اقبال کے ارسلان اقبال اور فیضان اقبال گل والا میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب امر علی ولد حیدر علی کے تین پسران محمد یوسف، نجیب الدین اور عبداللہ ہیں محمد یوسف گوجرانوالہ میں آباد ہے اس کے لڑکے محمد حسین کے محمد افضل، محمد اعظم اور محمد ہارون ہیں۔ محمد افضل ایڈووکیٹ ہے اس کا احمد نواز ہے اور محمد ہارون کا ولید ہارون ہے نجیب الدین کے محمد رفیع اور

محمد شفیع ہیں۔ محمد رفیع کا خاندان چک نمبر 59 شمالی میں رہتا ہے اس کے 7 لڑکے مسمیان خورشید احمد۔ محمد انیس، محمد سعید، محمد ترمیم، محمد نعیم، محمد نسیم اور محمد جمیل ہیں خورشید احمد راہوالی میں آباد ہے اس کے ریاض محمود، طاہر محمود، مدثر خورشید اور مزمل خورشید ہیں۔ محمد شفیع سرگودھا میں ہے اس کا طارق شفیع ہے۔ عبداللہ کی نرینہ اولاد نہ ہے۔

جناب دین محمد کا خاندان چک دینار میں آباد ہے اس کے دو پسران ابراہیم اور لطیف ہیں۔ ابراہیم کے 6 لڑکے محمود۔ محمد حسین۔ مقصود، محبوب، یعقوب اور ایوب ہیں۔ محمود کا قیصر اور محمد حسین کے ریاض۔ امتیاز اور سجاد وغیرہ چار لڑکے ہیں۔ مقصود کے بھی خرم شہزاد وغیرہ چار لڑکے ہیں۔ محبوب کے تین یعقوب کا ایک اور ایوب کے دو لڑکے ہیں۔ یہ خاندان اب چک نمبر 71 عسائیوں والا ضلع سرگودھا میں آباد ہے۔ لطیف کے اشرف اور شرافت ہیں۔ اشرف قومی بچت میں ملازم ہے۔ اس کے ندیم، سلیم، قیوم اور وسیم ہیں۔ شرافت پولیس میں ملازم ہے اور کراچی میں رہتا ہے اس کا احسان اللہ ہے۔

جناب فیض محمد کا خاندان بھی اسی گاؤں میں آباد ہوا۔ اس کے پسر شوکت کے محمد اقبال اور خالد محمود ہیں۔ اقبال کراچی میں رہتا ہے ٹیکسٹائل ماسٹر ہے اس کا محمد سفیان ہے۔ خالد محمود لاہور میں رہتا ہے۔ اس کے سفیان، معاویہ اور اسامہ ہیں۔

جناب نذیر کا خاندان بھی اسی گاؤں میں آباد ہوا اس کے دو پسران مسمیان شمس الدین اور فرزند علی ہیں۔ شمس الدین کے طارق محمود، محمد وارث اور خالد محمود ہیں۔ طارق محمود محکمہ پبلک ہیلتھ میں ملازم ہے۔ اس کے وقاص اور وقار ہیں۔

وارث کے دو لڑکے اویس وغیرہ ہیں فرزند علی زمیندارہ کرتا ہے اس کا شرافت علی ہے۔

جناب نجیب الدین کا خاندان بھی ابتدا اسی گاؤں میں آباد ہوا۔ اس کا پسر عبدالرزاق بعد ازاں کراچی منتقل ہو گیا وہ ناصر کالونی میں رہتا ہے۔ اور کاروبار کرتا ہے۔ اس کے 5 لڑکے مسمیان سلیم۔ نعیم۔ ندیم۔ وحید اختر اور نسیم ہیں۔

جناب حاکم علی کا خاندان چک 45 جنوبی میں آباد ہے۔ اس کا دلمیر فوت ہو چکا ہے اس کے دو لڑکے محمد طفیل اور محمد اسماعیل ہیں۔ طفیل فوت ہو گیا ہے اس کے احمد علی۔ سلطان علی۔ محمد علی شوکت علی اور عاشق علی ہیں۔ سلطان احمد اور محمد علی کراچی میں ملازمت کرتے ہیں۔ سلطان کے

بلال، اقبال اور ارسلان ہیں۔ احمد علی کے اعظم، آصف اور خرم شہزاد ہیں۔ محمد اسماعیل کی نرینہ اولاد نہ ہے وہ چک میں زمیندارہ کرتا ہے۔

جناب محمد حسن کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے اس کے تین پسران ہارون، سعید اور سعود ہیں۔ ہارون ایر فورس میں ملازم تھا ریٹائر ہو چکا ہے اس کے تین لڑکے ہیں۔ سعید آزاد کشمیر میں محکمہ ٹیلفون میں ملازم ہے۔ اس کے دو لڑکے ہیں۔ سعود ائر فورس میں ملازم ہے۔

جناب عبدالعزیز کا پسر ٹریفک حادثہ میں فوت ہو چکا ہے۔ وہ پٹواری تھا۔ اس کے یامین۔ یسین اور سعید ہیں۔ یامین کے تین لڑکے ہیں اور سعید کا زبیر ہے۔

جناب حاکم علی کے پانچ پسران تھے۔ زبیر علی، نذیر علی اور عظیم الدین لاولد فوت ہو گئے تھے۔ امر علی کے چار لڑکے عنایت اللہ، عبدالغنی، عبدالغفور اور محمد ادریس ہیں۔ پہلے تینوں کی اولاد نہ ہے۔ محمد ادریس کا سعید احمد ہے اور اس کا قمر سعید ہے یہ خاندان امیر کالونی گلی نمبر ۶ اوکاڑہ شہر میں آباد ہے سعید احمد شارجہ میں بجلی کا کاروبار کرتا ہے۔ حاکم علی کا پانچواں پسر چک نمبر 45 جنوبی میں رہتا ہے اس کے محمد طفیل اور محمد اسمٰعیل ہیں۔

(12) رام پور ارائیاں

یہ گاؤں قصبہ ساڈھورہ کے نزدیک تھا۔ تمام ملکیت اور آبادی ارائیوں کی تھی۔ اصل نام رام پور تھا اس ضلع میں رام پور نام کے کئی گاؤں تھے۔ علیحدہ شناخت کی غرض سے ارائیاں اس کے ساتھ لگا دیا گیا۔

اس گاؤں میں منشی محمد اسماعیل مشہور شخصیت تھے۔ رفاعی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ برادری کی فلاح و بہبود کے لئے ہر وقت سرگرم عمل رہے تھے۔ امداد باہمی کے محکمہ کے لیکویڈیٹر تھے ان کا پسر نذیر حسین انجمن کی مجلس عاملہ کا رکن سرگودھا کے محلّہ ہری پور میں آباد ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں بڑا مہدی حسن ملٹری اکاؤنٹس سے ریٹائر ہو کر کوئٹہ میں مقیم ہے۔ دوسرا محمد اکرم واپڈا میں ملازم ہے اور مظفر گڑھ میں رہتا ہے۔

جناب محمد اسماعیل کے بھائی حاجی علم الدین تھے۔ جن کے دو پسران محمد حنیف اور محمد الیاس ہیں۔ محمد حنیف ریلوے سے بطور گروپ انسپکٹر ریٹائر ہو کر محلّہ کوٹ فرید سرگودھا میں آباد

ہے۔ اس کے چار پسران ہیں محمد سعید سلیمی پنجاب یونیورسٹی کی طلباء یونین کے صدر رہے ہیں۔ نہایت دلکش شخصیت کے مالک اور ایجوکیشن کالج کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ محمد امین انجینئر ہیں اور مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں رہتے ہیں ان کے دو لڑکے محمد عثمان وغیرہ ہیں محمد حنیف کا تیسرا لڑکا احسن جمیل امریکہ میں ہے جس کا ایک لڑکا خدیفہ ہے۔ چوتھا لڑکا احسن حبیب ایم اے انگریزی محمد سعید کے ہمراہ رہتا ہے اور اس کے ساتھ کاروبار میں شریک ہے یہ خوشحال اور ملنسار خاندان ہے۔ اس گاؤں کے جناب علم الدین کا خاندان بھی مشہور و معروف تھا۔ جواب موضع پنڈوری ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔

جناب نجیب الدین نمبردار اور منشی پسران رستم علی موضع جیسک ضلع سرگودھا میں آباد ہیں نمبردار کے دو پسران ظہور حسن اور منظور حسین ہیں۔ ظہور حسین کے تنویر حسین، تصور حسین اور محمد وقاص ہیں منظور حسین کے محمد نعیم اور محمد عمران ہیں۔ منشی کے پسران محمد نذیر اور محمد صغیر موضع چورانوالی میں رہتے ہیں۔

(13) سہالیہ : سہلا

یہ گاؤں سہلا بولا جاتا تھا۔ ساڈھورہ سے 2/1/2 میل جانب جنوب مغرب دریائے مارکنڈا کے کنارے واقع تھا۔ اس میں اس برادری کے چند خاندان آباد تھے۔

جناب بھورا کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 134 ای۔ بی میں آباد ہوا۔ اس کا پسر سعد الدین تھا جس کے تین لڑکے مسمیان عبدالرشید، محمد شفیع اور بشیر احمد ہیں۔ عبدالرشید کے محمد اقبال۔ محمد مشتاق۔ مختار احمد۔ گلزار احمد اور ظفر اقبال ہیں۔ محمد اقبال کے محمد جاوید، محمد خالد اور محمد طارق ہیں محمد اقبال کا خاندان لاہور میں رہتا ہے محمد مشتاق کے محمد طاہر، محمد افتخار۔ محمد ناصر اور محمد نقاش ہیں۔ محمد مختار کے حامد مقصود اور کاشف ہیں گلزار کا حمزہ اور ظفر اقبال کے عامر ظفر، احسن ظفر اور علی ظفر ہیں۔ مختار گلزار اور ظفر کے خاندان لاہور میں آباد ہیں۔ محمد شفیع کے دو لڑکے مسمیان کمال الدین اور وحید حسین ہیں کمال الدین کے سعید، نوید اور مبین ہیں جبکہ وحید حسین کا ابوبکر ہے۔ بشیر احمد کے ناظم علی، شرافت علی اور لیاقت علی ہیں۔ شرافت علی کے شہزاد علی اور عدیل علی ہیں ناظم علی کے اظہار اعجاز اور اشتیاق ہیں یہ خاندان بورے والا میں رہتا ہے جبکہ ناظم علی فوت ہو چکا ہے اور اس کا خاندان اکاڑہ میں رہتا ہے جناب حسنا کے دو پسران امر علی اور ضلعدار ہیں۔ امر علی کا پسر عبدالرحمن عرف عبدوا کی چک میں آباد ہوا۔ اس کا غلام رسول ہے

جناب ضلعدار کے پسر عبدالشکور کا عبدالرزاق بھی اسی چک میں آباد ہے۔ عبدالرزاق کے شکیل احمد اور عدیل احمد ہیں۔

جناب حکم الدین کے دو پسران مسمیان نعیم الدین ایم ایس سی اور فہیم الدین ایم اس سی ہیں۔ نعیم الدین داود ہر کولیس میں انجینئر تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے فہیم الدین برطانیہ میں مقیم ہے۔ نعیم الدین نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں رہتا ہے۔ بنک سیرت اور متدین انسان ہے۔ عبداللہ اکرم ولد حاجی کمال الدین اللہ پور والے حکم الدین کے داماد ہیں۔

محمد یوسف کا خاندان 127 جنوبی میں آباد ہے۔ اس کا پسر محمد حنیف زمیندارہ کرتا ہے اس کے محمد افضل، محمد اسلم، محمد سرور، محمد رضوان اور محمد عمران ہیں۔ محمد افضل قتل ہو چکا ہے اس کا محمد ناصر ہے۔

محمد صدیق کا خاندان وساوا ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے اس کے دو پسران رحم دین اور محمد اکرم ہیں۔ رحم دین کا اصغر اور محمد اکرم کے عامر اور کاشف ہیں۔

جناب نجیب الدین کے دو لڑکے نذیر حسین اور صدر دین ہیں۔ صدر دین لاولد فوت ہو چکا ہے جبکہ نذیر حسین کے محمد الیاس ایم اے ٹیچر ہے، محمد عباس الیکٹریکل انجینئر ہے خادم حسین اور حامد حسین زمیندارہ کرتے ہیں۔ محمد الیاس کے محمد مزمل اور محمد مدثر ہیں جبکہ خادم حسین کے حافظ عزیز الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن، انیس الرحمٰن اور سیف الرحمٰن ہیں۔ حامد حسین کا دانش علی ہے۔

حاجی قاسم علی کے واحد پسر فیض محمد کے تین لڑکے محمد سلیم ابو ظہبی، محمد وسیم سب انجینئر پبلک ہیلتھ اور محمد یامین ایم اے سکول ٹیچر ہیں۔

جناب نوازش علی کے دو لڑکے ولی محمد اور محمد شریف تھے۔ ولی محمد کے لیاقت علی اور علی نواز ہیں جبکہ محمد شریف فوت ہو چکا ہے اس کے رفیق، صدیق، حافظ اشرف اور طارق ہیں۔

نذیر حسین، قاسم علی اور نوازش علی کے خاندان موضع رندھاوا میں آباد ہیں۔

(14) سلیم پور

ملاحظہ ہو سلیم پور ریاست کلسیہ میں۔

(15) سنگ رانی

یہ گاؤں تحصیل نرائن گڑھ کے مواضعات کی فہرست میں نمبر شمار 108 پر درج ہے۔ یہ مخلوط آبادی کا چھوٹا سا گاؤں نرائن گڑھ ناہن روڈ پر واقع تھا۔ اس میں اس برادری کے دس پندرہ خاندان آباد تھے۔

جناب محمد رفیق۔ محمد شفیع اور محمد صدیق حقیقی برادران تھے۔ محمد شفیع اور محمد صدیق فوت ہو چکے ہیں۔ دونوں کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد رفیق کا خاندان ہجرت کے بعد لاڑکانہ میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران عبدالشکور، محمد حسن اور عبدالغفور ہیں محمد حسن لاڑکانہ میں ایڈوکیٹ ہے اور عبدالغفور ملتان میں سول ایوی ایشن میں ملازم ہے۔

جناب شادی کا خاندان چک 48 میں آباد ہے اس کے دو پسران کرامت علی اور اور سلامت تھے۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں سلامت علی کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ کرامت علی کے چار پسران تاج دین۔ نثار احمد۔ عبدالستار اور عبدالغفار ہیں۔ تاج دین چوہدری ٹریکٹرز کالج روڈ سرگودھا کے نام سے کاروبار کرتا ہے۔

عبدالستار چوہدری سینٹری سٹور نزد نیو جنرل بس سٹینڈ اور عبدالغفار پرائم سیٹری پلازہ فاطمہ جناح روڈ کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔ نثار احمد پی اے ایف (سول) میں ملازمت کرتے ہیں تاج دین کے 5 لڑکے مسمیان افتخار حسین، ارشاد حسین، عمران تاج اور کامران تاج ہیں نثار احمد کے محمد طاہر علی اور محمد ساجد علی ہیں۔ عبدالستار کے محمد عرفان، محمد عدنان، محمد نعمان اور محمد ذیشان ہیں عبدالغفار کے محمد اویس اور محمد ناصر ہیں۔

جناب اللہ بخش اس گاؤں کے نمبردار تھے اس کے دو پسران رحمت علی اور محمد علی تھے۔ رحمت علی باپ کے بعد نمبردار رہا، ہجرت کے بعد اس کا خاندان گلوٹیاں کلاں تحصیل ڈسکہ میں آباد ہوا وہ وہاں بھی نمبردار بنا اور ٹاؤن کمیٹی کا چیرمین منتخب ہوا۔ رحمت علی کا عبدالغفور اس کے غلام سرور، تصویر حسین، ظہیر انجم، ندیم انجم اور نوید انجم ہیں، غلام سرور کا شاہد سرور ہے اب یہ خاندان اتفاق کالونی عالم چوک حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ میں آباد ہے۔ محمد حسن کا عبدالرحمٰن ہے۔ یہ خاندان بوکان والا مین آباد ہے۔

جناب کرامت علی کا خاندان چک نمبر 327 ای بی میں آباد ہے اسکے پسر محسن علی کے چھ

لڑکے مسمیان قدرت اللہ۔ ریاست علی ،بشارت علی۔ ذوالفقار علی، محمد گلزار اور محمد بشیر ہیں۔ قدرت اللہ کے عارف ، ناصر اور آصف ہیں۔ عارف کا شہباز اور ناصر کا بیدل ہے بشارت علی کا عثمان اور ذوالفقار کے وقار اور وقاص ہیں۔

جناب اللہ دیا کا خاندان وزیر پور کندھالہ میں آباد ہے اللہ دیا نمبر دار ہے اور اپنے پسران کے ہمراہ زمینداری کرتا ہے۔

(16) سکندر شاہ پور

اس گاؤں کو شاہ پور کہتے تھے لیکن اس کا اصل نام سکندر شاہ پور ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اس کو سکندر شاہ نے آباد کیا تھا۔ یہ تحصیل نارائن گڑھ کے مواضعات کی فہرست میں 104 پر درج ہے اس میں اس برادری کے چند گھر آباد تھے۔ نارائن گڑھ کے مشرق میں ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔

جناب عبدالکریم کا خاندان ابتداً جنڈیالہ شیر خان میں آباد ہوا1982ء یہ خاندان سادھوکی میں منتقل ہو گیا۔ عبدالکریم کے تین پسران مسمیان عظیم الدین، نوازش علی اور الٰہی بخش ہیں۔ پہلے دونوں کی نرینہ اولاد نہ ہے الٰہی بخش کے شوکت علی، عبدالغفور، محمد رفیق اور محمد جمیل ہیں جو کاروبار کرتے ہیں شوکت علی کے احمد علی، محمد علی اور محمد افضل ہیں احمد علی مدرس ہے اور باغبان پورہ میں رہتا ہے۔

(17) شیر پور

سلیم پور سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں کو آباد کیا گیا تھا۔ یہ گاؤں ساڈھورا سے 4 میل اور برارہ سے 6 میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس میں تمام آبادی مسلمانوں کی تھی۔ سلکھنی موضع اس کے ساتھ تھا۔ اس لئے اس کو شیر پور سلکھنی کہتے تھے ابتداً سلکھنی میں تمام آبادی ہندوؤں کی تھی تاہم بعد میں اراضی خرید کر ارائیں اس میں بھی آباد ہو گئے تھے۔

اس گاؤں میں حیات محمد کا بڑا خاندان تھا۔ اس کے پسر قاسم علی کے عزت بخش کے دو لڑکے برکت علی اور حاکم تھے۔ برکت علی کے چار پسران مسمیان شمس الدین، عبدالغفور، رشید محمد اور علم الدین تھے۔ شمس الدین لاولد فوت ہو گیا ہے۔ عبدالغفور کا خاندان محلہ شیر ربانی کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا۔ اس کا لڑکا عبدالستار ہے جس کے محمد شاہد۔ ندیم طاہر اور سجاد اختر ہیں۔ عبدالستار اب ٹاون شپ کے بلاک نمبر 1 سیکٹر سی ون لاہور میں رہتا ہے۔ شاہد اور ندیم جدہ میں الیکٹرانکس کا کاروبار

کرتے ہیں سجاد کمپوٹر انجینئر ہے اور واشنگٹن امریکہ میں ملازمت اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ندیم کا ایک لڑکا احمد ندیم ہے۔ عبدالستار کمباسی والے نذر محمد کا داماد ہے۔ جناب رشید احمد کا نثار احمد فوت ہو چکا ہے اس کے دلاور حسین۔ ارشد علی اور امجد علی ہیں جو ریلوے کالونی سنگھ پورہ مغلپورہ میں رہتے ہیں اور سوہا بازار میں صرافہ کا کاروبار کرتے ہیں ان کی اس بازار میں صرافہ کی مشہور دکان ہے۔

جناب علم الدین کے چھ پسران مسمیان ذوالفقار احمد۔ انتظار علی انجم۔ تصور حسین۔ مبارک علی شاہین۔ فرمان علی اور عرفان علی ہیں۔ ذوالفقار ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ہے اور مکان نمبر 98 بلاک نمبر 2 سیکٹر سی ون ٹاون شپ میں رہائش پذیر ہے اس کے 5 لڑکے مسمیان افتخار احمد، وقار احمد، ابرار احمد۔ عامر وسیم اور جمشید احمد ہیں۔ ابرار احمد اور وقار احمد لندن میں سی اے کر رہے ہیں عامر وسیم بی ایس سی ہے اور رحمانڈ انٹر نیشنل یونیورسٹی لندن میں کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم کے مراحل طے کر رہا ہے۔ انتظار علی انجم ریاض سعودیہ میں کاروبار کرتا ہے اس کا فرمان علی ہے جو ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے جس نے پی اے ایف کالونی لاہور کینٹ میں اپنا بنگلہ تعمیر کرایا ہے۔ تصور حسین۔ مبارک علی شاہین۔ فرمان علی اور عرفان علی ریاض سعودیہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ تصور حسین کے محمد کاشف اور محمد نعمان ہیں اس خاندان کی رہائش بی بلاک گلشن راوی میں ہے مبارک علی شاہین کے عاصم علی شاہین اور خرم شہزاد ہیں یہ خاندان گلشن راوی کے اسی بلاک میں رہتا ہے۔ فرمان علی کے اسامہ اور وجاہت ہیں۔ یہ خاندان علامہ اقبال ٹاون میں رہتا ہے۔ عرفان علی کے حارث اور ولید ہیں۔

جناب حاکم علی کے ڈاکٹر عزیز احمد اور محمد شریف تھے۔ محمد شریف لاولد فوت ہو گیا ہے۔ عزیز احمد کے دو پسران شوکت علی اور واجد علی ہیں۔ شوکت علی کے ناصر علی، جمشید کوثر۔ آصف علی۔ عارف علی۔ صداقت علی اور طاہر علی ہیں۔ ان میں سے ناصر اور کوثر نیو کوئٹہ بلوچستان میں کاروبار کرتے ہیں دیگران افضل آباد کوٹ رادھا کشن میں رہتے ہیں۔ واجد علی کوئٹہ میں فوت ہو چکا ہے اس کے امجد علی، خلیل احمد اور عبدالکریم ہیں واجد علی کا خاندان قیام پاکستان سے قبل کوئٹہ میں آباد ہو گیا تھا۔ وہ کوئٹہ کا مشہور ٹیلر ماسٹر تھا۔ امجد علی اسٹنٹ کمشنر تھا عین جوانی میں فوت ہو گیا عبدالکریم لیاقت مارکیٹ کوئٹہ میں الیکٹرک سٹور کا مالک ہے خلیل احمد ریلوے میں ملازم ہے۔ یہ خاندان نجم الدین روڈ پر آباد ہے۔ امجد علی کے دو لڑکے ساجد علی وغیرہ ہیں۔ جمشید کوثر کے حبیب، زوہیب اور حسنین ہیں۔ خلیل احمد کے عقیل احمد اور شہباز احمد ہیں عبدالکریم کے تین لڑکے عابد علی اور زین علی وغیرہ ہیں۔

محمد حیات کے خاندان کے جناب قادر بخش ہجرت کے بعد کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا اس کے دو پسر لیاقت علی اور ولی محمد ہیں۔ لیاقت علی صوبائی اسمبلی میں ملازم تھا، فوت ہو گیا ہے اس کے تین لڑکے جاوید علی، پرویز علی اور ظہور احمد ہیں۔ یہ خاندان کوٹ لکھپت علی پارک نزد حبیب ہومز آباد ہے۔ جاوید علی بینک میں ملازم ہے ظہور احمد پنجاب اسمبلی میں ملازم ہے۔ اس کے انس اور عفیفہ ہیں۔ پرویز احمد کے کے عمیر۔ صہیب اور عمر ہیں۔ ولی محمد کا محمد یوسف ہے۔

اسی خاندان کے جناب رحمت اللہ کا خاندان بھی کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا اس کے پسر اللہ دیا کے تین لڑکے عبدالرشید، بشیر احمد اور شبیر حسین ہیں۔ عبدالرشید کے مقصود احمد اور ظہور احمد ہیں۔ مقصود احمد کے چار لڑکے شعیب احمد ذوہب احمد، طلحہ اور فہد ہیں ظہور احمد کا حمزہ ہے۔ یہ خاندان کوٹ رادھا کشن میں آباد ہے بشیر احمد کے جمیل احمد۔ خلیل احمد اور ظہور احمد ہیں۔ جمیل کے بلال احمد اور محمد بابر ہیں۔ خلیل احمد کا عبداللہ خلیل ہے۔ یہ خاندان کوٹ لکھپت میں آباد ہے جمیل اور ظہور واپڈا میں ملازم ہیں شبیر حسین کے دو لڑکے محمد سلیم اور محمد اختر ہیں محمد سلیم کا اسامہ اور محمد اختر کے محمد ارسلان اور محمد عثمان ہیں۔ یہ خاندان کوٹ رادھا کشن میں آباد ہے۔ کاروبار کرتا ہے۔

جناب رحیم بخش اور کریم بخش دونوں بھائیوں کے خاندان ہجرت کے بعد کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوئے۔ رحیم بخش کے دو پسران تابع حسن اور محمد حسن ہیں۔ محمد حسن کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ تابع حسن کا شوکت علی ہے اور اس کے اختر علی۔ محمد جمیل اور شرافت علی ہیں کریم بخش کا نذیر حسین ہے جس کا محمد حنیف ہے۔ یہ خاندان افضل آباد میں رہتا ہے۔

ہجرت کے بعد جناب مولا بخش کا خاندان بھی اسی شہر میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران بشیر احمد اور قاسم علی ہیں۔ بشیر احمد کا عبدالغنی اور اس کے افتخار احمد، اظہار احمد اور ضیاء الرحمٰن ہیں بشیر احمد کاروبار کرتا ہے اور سیٹھ کے نام سے مشہور ہے۔ قاسم علی کے دو پسران اختر علی اور انتظار علی ہیں۔ سیٹھ اختر علی کے 5 لڑکے عبدالروف، امتیاز احمد، خالد محمود، طارق محمود اور شاہد محمود ہیں۔ یہ خاندان کاروبار کرتا اور اسی جگہ آباد ہے۔ انتظار علی کا ذوالفقار علی ہے اور اس کا خاندان رندھاوا ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے۔

جناب اللہ بخش کے پسر عزت بخش کے تین لڑکے مسمیان محمد اسمٰعیل، نیامت علی اور مہربان علی تھے۔ محمد اسمٰعیل کے محمد مشتاق اور محمد اسحاق ہیں۔ یہ خاندان مکہ کالونی گلبرک نمبر 3 گلی نمبر 8 میں آباد ہے۔ مشتاق کے عمران، ضیاء الرحمٰن۔ خرم اور جنید ہیں ضیا کا احسن ہے اسحاق کے شاہد

اور زاہد ہیں نیامت علی کے یعقوب اور ایوب ہیں۔ یعقوب کے چار لڑکے یوسف۔ امجد، ساجد اور عابد ہیں۔ امجد کا نبیل ہے ایوب کا محمد فاروق ہے یہ خاندان مکہ کالونی کی گلی نمبر ۶ میں رہتا ہے۔ مہربان علی کے دو لڑکے صوفی محمد ادریس اور محمد یونس ہیں۔ ادریس کے نور محمد۔ محمد ماجد اور محمد باسط ہیں۔ محمد یونس کے چار لڑکے محمد طیب۔ محمد طاہر، حافظ محمد طارق اسلام اور محمد طلعت اسلام ہیں یہ خاندان بھی اس کالونی کی گلی نمبر ۱۱ ڈی مکان نمبر 224 میں مقیم ہے

جناب حاکم علی کے پسر سعد الدین کا انور علی ہے جس کے تین لڑکے ابراہیم۔ تنویر اور نوید ہیں یہ خاندان رندھاوا میں آباد ہے۔

جناب بڑے میاں جی کا خاندان بھی رندھاوا میں آباد ہے اس کے تین پسران قدرت اللہ، محمد حنیف اور محمد رفیق ہیں محمد حنیف بھائی پھیرو میں کاروبار کرتا ہے اس کا ٹرکوں کا اڈا ہے۔

جناب حوالدار قطب الدین کا خاندان بھی اسی گاؤں میں آباد ہے اس کا پسر محمد حسین ہے جس کے دو لڑکے ظہور حسین اور مقبول حسین ہیں۔

جناب جمعدار قطب الدین کا خاندان بھی اسی گاؤں میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد یاسین اور حوالدار محمد سلیمان ہیں۔

جناب میاں جی علم الدین کا خاندان بھی ایسی گاؤں میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران شبیر حسین اور راحت حسین ہیں۔

جناب نتھو کا خاندان کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا۔ اس کے پسر محمد اشرف کا محمد ارشد بی اے ہے۔ جو کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔ یہ خاندان اب 512/513 رفیع بنگلوز ملیر نمبر 15 کراچی میں رہتا ہے۔

جناب فتح محمد کا خاندان بھی کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا تھا۔ اس کے دو پسران محمد شریف اور محمد رفیق ہیں۔ محمد شریف کے دو لڑکے محمد انور اور عبدالوحید ہیں۔ محمد انور ملازمت کرتا ہے اور عبدالوحید ابو ظہبی میں ملازمت کرتا ہے وہ رفیع بنگلور 457 آر میں سکونت پذیر ہے محمد انور کے محمد رمضان۔ محمد اعظم اور محمد اعظیم ہیں۔ عبدالوحید کے سعد وقاص اور راحیل اسلام ہیں۔

محمد رفیق کا لیاقت علی واپڈا لاہور میں ملازم ہے اور نارووال شہر میں اس کی مستقل رہائش ہے۔

اسی گاؤں کے جناب محمد رمضان کا پسر محمد ذاکر کا خاندان فاضلیہ کالونی لاہور میں رہتا ہے۔

اس کے تین لڑکے محمد ریاض اور سرفراز وغیرہ ہیں۔ محمد ریاض محکمہ تعلیم میں ملازم ہے۔ اس خاندان کے جملہ افراد محمد حسین ولد حوالدار قطب الدین۔ اعلم الدین اور ارجو وغیرہ رندھاوا میں آباد ہیں۔

جناب فیض محمد کا خاندان کوٹ رادھا کشن میں آباد ہے۔ اس کا پسر ذاکر حسین بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوا ہے۔ جس کا ذوالفقار علی ہے جو ملازمت کرتا ہے اس کا محمد عثمان ہے۔

(18) صادق پور

یہ گاؤں شہزادپور سے دو میل اور نرائن گڑھ سے پانچ میل کے فاصلہ پر جانب جنوب بر لب سڑک واقع تھا۔ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ صادق علی پہلا آباد کار تھا اور اسی کے نام پر صادق پور رہا۔

احسان محمد اس گاؤں کا مشہور آدمی کافی عرصہ پنچائت ممبر رہا۔ 1947ء میں ان کو گاؤں میں شہید کر دیا گیا اس وقت ان کی عمر 40 سال تھی ان کے پسران امین الدین، قمر الدین اور محمد یاسین موضع وزیرپور، ضلع نارووال میں آباد ہوئے، امین الدین بی اے۔ ایل ایل بی، سی ایم آئی بی پی سٹیٹ بنک میں بڑے عہدہ پر فائز ہیں اور بینکرز سٹریٹ پیپر غازی روڈ اچھرہ میں رہائش پذیر ہیں۔ ظہیر احمد اور ظفر احمد اس کے پسران ہیں۔ ان کے بھائی قمر الدین اور محمد یاسین ملازمت کرتے ہیں۔

جناب فیض احمد ہجرت کے بعد مرالی والا ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے ان کے پسران مشتاق علی شاہد، عبدالستار، شمشاد احمد اور طارق محمود ہیں۔

اس گاؤں کے دیگر معززین ماسٹر نعمت علی، محمد رفیق، محمد شفیع، نجیب الدین، عبدالغنی، عظیم الدین اور عبدالعزیز مرالی والا میں آباد ہیں۔

ولایت علی اور بندو موضع کلاس گورایہ ضلع نارووال میں لیاقت علی لاہور میں قطب الدین موضع رام رائیوں خورد اور حاجی رشید احمد موضع گلوٹیاں ضلع سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب شادی کا پسر دین محمد ہجرت کے بعد موضع کلاس گرالہ ضلع نارووال میں آباد ہوا۔ ان کے تین پسران محمد اقبال، محمد صغیر اور محمد شبیر ہیں۔

محمد اقبال کے پسران مقصود علی، محمد یونس، مجاہد، شاہد، طارق، عمران، کامران اور محمد یوسف ہیں جبکہ محمد صغیر کے اکرم، قیوم، انیس، نوید ہیں اور محمد شبیر کے سہیل اور ابرار ہیں جو کہ گلبرگ کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔

مقصود علی کے پسران عاطف، زوہیب، حسیب ہیں۔ یوسف اور یونس بالترتیب گوجرانوالہ اور نارووال میں ملازم ہیں۔

جناب اکبر کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے۔ اس کے پسر جانی کا منشی تھا جس کا مخدوم علی ہے اس کے محمد اقبال اور محمد علی ہیں۔ محمد اقبال کے لڑکے عبداللہ اقبال۔ محمد بلال اور ابوذر غفاری ہیں۔

جناب نتھو ولد ماڑا کا خاندان ہجرت کے بعد موضع وزیر پور کندھالہ ضلع نارووال میں آباد ہوا۔ اس کے پسر محمد یوسف کے مہربان علی اور محمد اکرم ہیں۔ مہربان علی واہ فیکٹری میں ملازم تھا۔ اس کے تین لڑکے خالد محمود۔ راشد محمود اور زاہد محمود ہیں۔ خالد محمود کا حمزہ خالد ہے۔

(19) فادل پور (فاضل پور)

اس گاؤں کا اصل نام فاضل پور تھا لیکن فادل پور بولا جاتا تھا۔

جناب الٰہی بخش ولد نبی بخش نمبردار تھے۔ عبدالرحیم بھی مشہور آدمی تھے دونوں قیام پاکستان سے قبل انتقال فرما گئے۔ عبدالرحیم کے پسر علی محمد ہیں جس کے دو لڑکے محمد صدیق، محمد الیاس ہیں۔ یہ خاندان موضع گلوٹیاں ضلع سیالکوٹ میں اور جناب الٰہی بخش کا خاندان موضع مرالی والا میں آباد ہے۔ اس گاؤں کے جناب فیض محمد ولد عبداللہ موضع متے ترپال ضلع نارووال اور محمد صدیق ولد نور محمد حافظ آباد میں سکونت پذیر ہیں۔

جناب نور محمد کا ایک ہی پسر محمد شفیع ہے جو ہجرت کے بعد موضع مرادیاں میں آباد ہوا۔ ان کے تین پسران ذاکر، جمیل اور اشرف ہیں ذاکر کے پرویز، اعجاز اور امتیاز ہیں جبکہ جمیل کے عبدالغفور، عبدالشکور اور ارشد ہیں اشرف کے دو پسران احمد علی اور عمران ہیں۔

حکیم صدیقی ہجرت کے بعد حافظ آباد میں آباد ہوا۔ ان کے دو پسران محمد سعید اور ظہور احمد ہیں۔ اول الذکر کا ہمایوں ہے اور آخر الذکر کے صابر اور بابر ہیں۔ یہ جملہ خاندان حافظ آباد میں مقیم ہے۔

(20) فیروزپور ارائیاں

فیروزپور نام کے دو گاؤں تھے ایک کا نام فیروزپور کاٹھا تھا اور دوسرے کا نام فیروزپور ارائیاں تھا جو نرائن گڑھ کی فہرست مواضعات میں 135 نمبر پر درج ہے یہ چھوٹا سا گاؤں تھا اور خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ یہ گاؤں ساڈھورہ کے نزدیک حویلی اور بکالہ کے درمیان تھا۔

اس گاؤں میں جناب عظیم الدین کا بڑا خاندان تھا۔ اس کے پسران مسمیان رحمت اللہ۔ شمس الدین۔ بشیر احمد اور علی حسن ہیں۔ رحمت کا محمد رفیق اور اس کے محمد شفیق۔ محمد عتیق، محمد توفیق اور محمد لئیق ہیں۔

شمس الدین کے عبدالوحید، عبدالرشید اور توحید احمد ہیں۔ عبدالوحید کا محمد شعیب اور محمد شہیار ہیں۔ عبدالرشید کے محمد مبشر اور مدثر ہیں۔ یہ خاندان لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ بشیر احمد کا عبدالقیوم اور اس کے محمد پرویز اور محمد ثوبان ہیں علی حسن کے محمد سلیمان، محمد فرقان، محمد رضوان اور محمد عمران ہیں۔ محمد سلیمان کے محمد خرم، محمد فرخ، محمد عمیر، محمد شاہ میر، محمد نذیر اور محمد عزیز ہیں۔ محمد فرقان کے محمد فرحان، محمد ذیشان، محمد ارسلان اور محمد عبید ہیں۔ محمد رضوان کے عمر رضوان اور سعد رضوان ہیں۔ شمس الدین اور علی حسن کے خاندان غازی روڈ فردوس پارک لاہور میں رہتے ہیں۔

جناب نذیر احمد کا پسر ٹنڈو اللہ یار میں آباد ہے۔ اس کے پسران محمد انور اور محمد زبیر ہیں یہ خاندان زمیندارہ کرتا ہے اور علاقہ کا معروف خاندان ہے۔ محمد شریف کے پسران ناصر علی عبدالوحید اور قدرت اللہ بھی اسی جگہ آباد ہیں۔ ناصر علی کا ذیشان علی اور قدرت اللہ کا نصیر احمد ہے۔

جناب امر علی کے دو پسران فیض محمد اور محمد یسین ہیں۔ فیض محمد کے شاکر علی۔ ظفر علی اور واجد علی ہیں۔ ہجرت کے بعد فیض محمد بستی لنگران تحصیل شجاع آباد میں رہائش پذیر ہوا۔ اب اس کے پسران لاہور میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد یسین کا لاہور میں فہد میڈیکل سٹور ہے خود فوت ہو چکا ہے اس کے 5 پسران ہیں محمد حنیف اب فہد میڈیکل سٹور کو چلا رہا ہے۔ دوسرا محمد سعید ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے چائلڈ سپیشلسٹ ہے۔ سعودیہ میں 12 سال ملازمت کے بعد واپس آیا ہے اور اب لاہور میں اپنا کلینک بنا رہا ہے۔ تیسرا محمد حبیب پی۔ سی۔ ایس۔ ائی۔ آر میں گریڈ 17 کا افسر ہے۔ چوتھا محمد حمید بھی ایم بی بی اس ڈاکٹر ہے۔ 5 سال جناح ہسپتال لاہور میں خدمات سرانجام دینے کے بعد اب سعودیہ میں آرمی ہسپتال میں ملازم ہے۔ محمد حفیظ کا پانچواں نمبر ہے انجینئر ہے اور پاک فوج میں میجر ہے۔ جناب یسین کا یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوشحال خاندان پیر کالونی والٹن روڈ لاہور میں سکونت پذیر ہے۔ محمد حنیف کا سعد حنیف ہے ڈاکٹر محمد سعید کے اسامہ سعید اور زائد سعید ہیں۔ محمد حبیب کے چار لڑکے مسمیان کاشف حبیب، عاطف حبیب، اسد حبیب اور عمر حبیب ہیں۔ محمد حمید کا بلال حمید اور محمد حفیظ کا محمد ہاشم حفیظ اور محمد بدر حفیظ ہیں۔

جناب مولا بخش کے تین پسران مسمیان قاسم علی، امیر علی اور برکت علی ہیں امیر علی کے 8 لڑکے محمد یوسف، محمد یامین، محمد اسحاق، محمد اشتیاق، عبداللہ، قدرت اللہ، شوکت علی اور محمد علی ہیں۔ عبداللہ کے ڈاکٹر محمد اشرف، محمد اصغر، محمد اختر، محمد اجمل اور محمد اسلم ہیں۔ محمد اشرف اتفاق ہسپتال لاہور میں بچوں کا ماہر اور مشہور و معروف ڈاکٹر ہے۔ جناب وحید الدین دالمی والے کا داماد ہے اس کا نعمان اشرف ہے جو ایم بی بی ایس کا طالب علم ہے۔ محمد اشرف کی دونوں دختران بھی میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہیں۔ محمد اصغر کے عدیل، نبیل اور قاسم ہیں۔

افسوس ہے کہ یہ شجرہ مکمل نہ ہے۔

(21) قصبہ

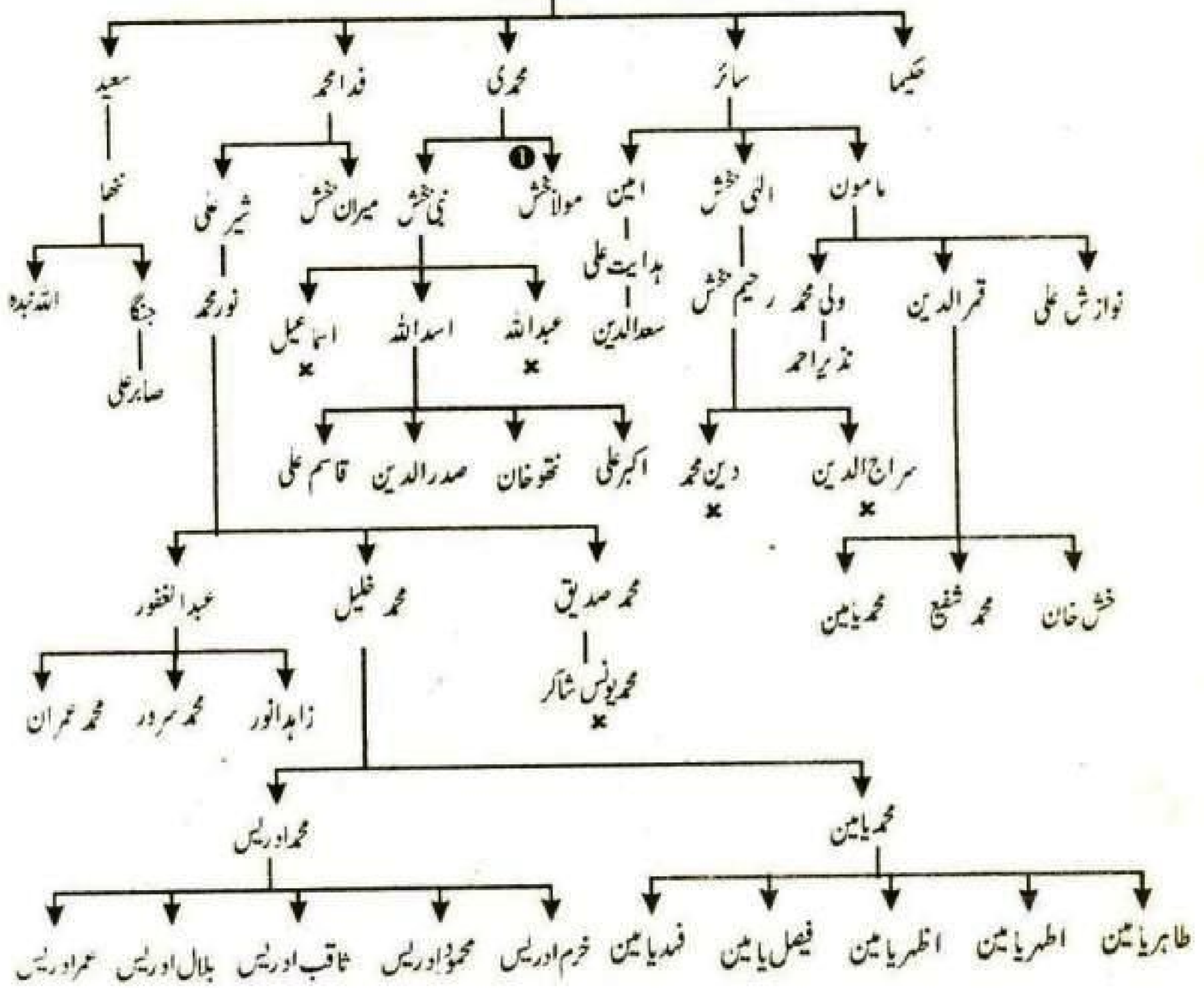
ساڈھورا کی دو پتیاں تھی۔ ایک ساڈھورہ اور دوسری ساڈھورہ ندی پار۔ دوسری پتی میں قصبہ نامی چھوٹا سا گاؤں تھا جو بکالہ اور حویلی کے نزدیک واقع تھا۔ اس میں اس برادری کا ایک ہی خاندان تھا سرسہ وال ارائیوں کے دو خاندان تھے۔ اس برادری کے رحیم بخش کے 3 پسران عزیز الدین نمبردار۔ دین محمد اور نور الدین تھے۔ عزیز الدین کا خاندان موضع کھارامیگا ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے۔ دین محمد کے دولڑکے محمد یاسین اور محمد یامین ہیں۔ محمد یاسین اپنے پسران مسمیان محمد ناصر۔ محمد ناظر اور محمد یامین محمد طاہر کے ہمراہ نیو کراچی میں آباد ہیں۔ یہ خاندان کاروبار کرتا ہے۔ محمد یامین مرالی والا میں رہتا ہے۔

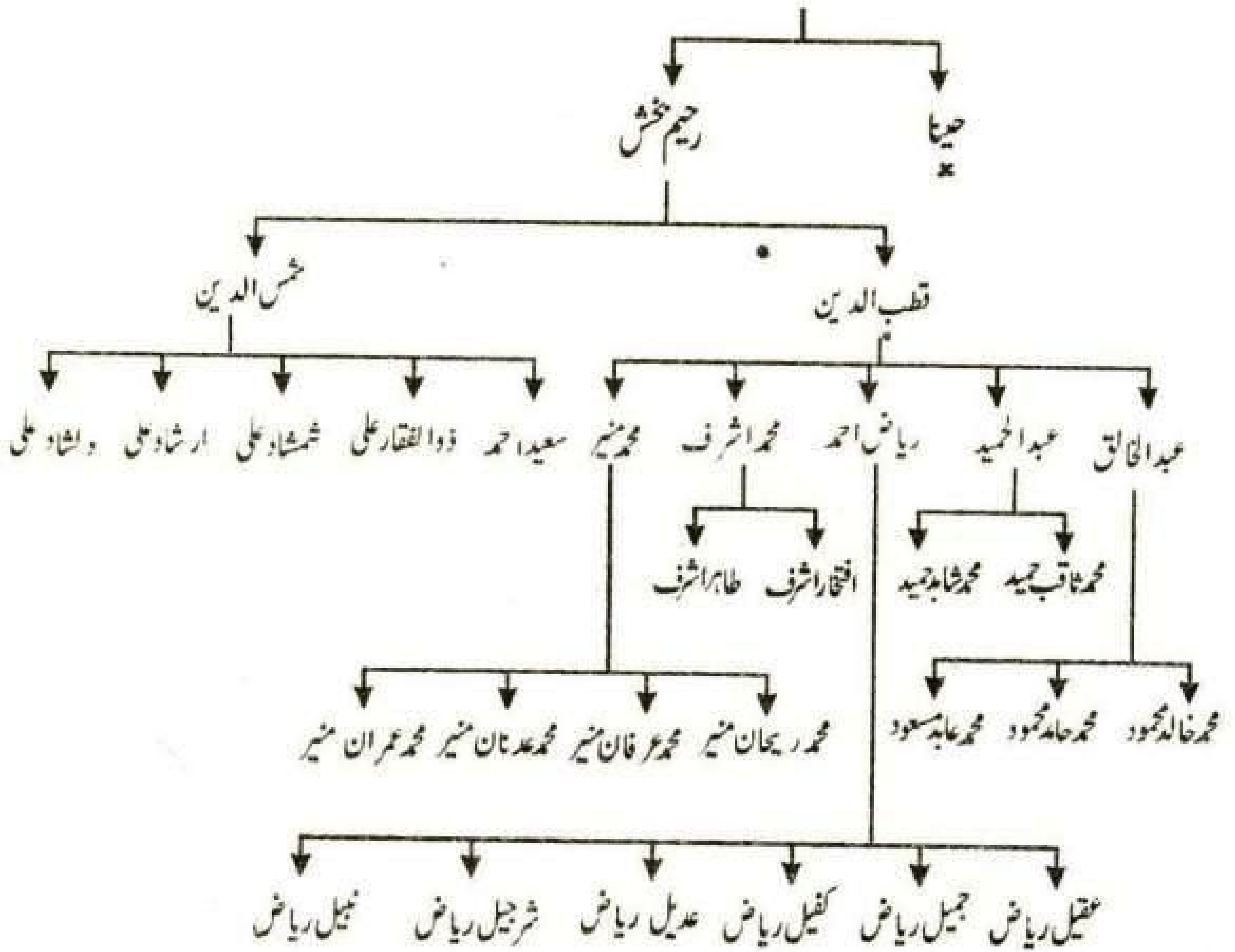
(22) کورالی

اس گاؤں کا اصل نام آبو پور کورالی تھا لیکن بولا کرالی جاتا تھا یہ نرائن گڑھ کے نزدیک تھا۔ کہتے ہیں کہ کرالی اصل میں کلالی تھا۔ کیونکہ اس کے ابتدائی آباد کار کلال تھے۔ کلال شراب نکالنے اور بیچنے والی قوم کو کہتے ہیں۔ ان کو بعد ازاں گاؤں سے نکال دیا گیا تاہم نام کلالی ہی رہا جو بگڑ کر کرالی ہو گیا۔ مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

جناب روشن علی چڈیالہ سے نقل مکانی کر کے یہاں آباد ہوئے تھے اسی خاندان کا سوبند ھا راجو کھڑی میں آباد ہوا۔ اس نے اس زمانہ میں سات حج کیئے تھے۔ روشن علی کا خاندان روشن کے کہلاتا تھا۔

روشن علی کے خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔





جناب منشی قطب الدین انجمن امداد باہمی کے سیکرٹری تھے۔ ہجرت کے بعد وزیر پور کندھالہ میں آباد ہوئے۔ 1968 میں وفات پائی صوبیدار میجر عبدالخالق نے تمغہ خدمت پاکستان حاصل کیا ہے فوج سے ریٹائر ہو کر اکاڑا شہر کی پیپلز کالونی کے مکان مبر 127/1 متصل مسلم مسجد میں مقیم ہیں۔ محمد خالد محمود واپڈا میں ایس۔ ڈی۔ او ہے۔ محمد حامد محمود صمد پورہ روڈ اکاڑا پر کوئٹہ شاپنگ سنٹر کا مالک ہے اس کے وقاص اور حمزہ ہیں۔ محمد عابد مسعود کینڈا میں ملازم ہے اس کے حسیب اور مغیب ہیں عبدالحمید بطور سپر نٹنڈنٹ پوسٹ آفس ریٹائر ہو کر وفات پاچکا ہے۔ محمد ثاقب حمید ویٹرنری ڈاکٹر ہے وہ مکان نمبر اے۔119۔ آر۔ باغ۔ ملیر کراچی میں سکونت پذیر ہے۔ جبکہ محمد شاہد حمید کی رہائش جنیوا میں ہے۔ اس کا حمزہ ہے اور ثاقب حمید کا لڑکا ضمید ثاقب ہے ریاض احمد بطور اے۔ ای ٹیلیفون ریٹائر ہوا۔ اس کے 7 پسران ہیں پہلا عقیل احمد بی ایس سی محکمہ زراعت لورالائی میں ملازم ہے دوسرا ڈاکٹر محمد جمیل محکمہ حیوانات لورالائی میں ملازم ہے۔ تیسرا محمد کفیل بی ایس سی محکمہ زراعت کوئٹہ میں ملازم ہے۔ عدیل ریاض، شرجیل ریاض۔ نبیل ریاض اور سہیل ریاض زیر

تعلیم ہیں یہ خاندان مکان نمبر 49بی۔ براؤں لین لورالائی میں رہتا ہے۔

محمد اشرف سکول ٹیچر تھا ریٹائر ہو چکا ہے۔

افتخار اشرف بی اے۔ بی ایڈ اور طاہر اشرف بی اے ہے۔ یہ خاندان وزیر پور کندھالہ میں آباد ہے اور زمیندارہ کرتا ہے۔

محمد منیر بلوچستان کے محکمہ صحت میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے محمد ریحان منیر انجنیر ہے جبکہ محمد عرفان منیر ڈاکٹر ہے۔ یہ خاندان محبت سرائے روڈ سبی میں مقیم ہے۔ اس طرح منشی قطب الدین کا خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ مختلف محکموں میں ملازم اور خوشحال ہے۔

جناب شمس الدین وفات پا چکے ہیں اس کے پسران موضع وزیر پور کندھالہ میں رہتے ہیں زمیندارہ کرتے ہیں۔ سعید احمد فوج میں حوالدار تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے۔

جناب قمر الدین کا خاندان چک نمبر 219 ڈبلیو۔ بی دنیا پور میں آباد ہے۔ سعد الدین کا پسر محمد شریف سیالکوٹ میں مقیم ہے قمر الدین کے نذیر الدین، محمد منشی، محمد شفیع اور محمد یاسین ہیں۔ نذیر الدین کے صغیر احمد منیر احمد اور خورشید احمد ہیں۔ صغیر احمد واہ فیکٹری میں سب انجینئر ہے منیر احمد محکمہ صحت میں ملازم ہے خورشید فوت ہو چکا ہے۔ محمد منشی کے محمد بشیر، محمد رفیق، فقیر محمد، محمد شبیر اور محمد قدیر ہیں محمد بشیر ملتان میں اور فقیر محمد گلشن حدید کراچی میں ہے باقی خاندان دنیا پور میں ہے۔ محمد شفیع کا خاندان بھی اسی چک میں ہے۔ محمد شفیع نمبردار ہے۔ اس کے محمد صدیق، محمد ارشد بی ایس سی، واجد علی اور محمد سعید ہیں واجد علی ٹی۔ این۔ ٹی ملازم ہے۔ محمد یاسین کا ناصر علی ہے۔

جناب اسعد اللہ کے پسر اکبر علی کے عبدالرحمان۔ علی نواز اور محمد اسلم ہیں۔ صدالدین فوت ہو چکا ہے اس کے عبدالرزاق۔ کبیر احمد اور شبیر احمد ہیں۔ قاسم علی کے سلیمان۔ عظیم الدین۔ شرافت علی۔ رفاقت علی اور محمد اسحاق ہیں۔ یہ خاندان بھی وزیر پور میں سکونت پذیر ہے۔

جناب فدا محمد کو فدا بولتے تھے محمد صدیق نمبردار ہے۔ اس کا محمد یونس شاکر ریلوے میں ملازم ہے لاہور کے ریلوے اسٹیشن کے ڈپٹی اسٹیشن منیجر ہے۔ اس کے محمد شاہد یونس۔ محمد زاہد یونس۔ محمد عابد یونس۔ محمد جواد یونس اور محمد نوید یونس ہیں۔ محمد عابد سعودیہ میں ملازم ہے محمد یونس شاکر نیک سیرت انسان ہے۔ سوڈھی وال کالونی ملتان روڈ میں مقیم ہے۔ نور محمد کا خاندان ہجرت کے بعد وزیر پور میں آباد ہوا تاہم محمد خلیل کے پسر محمد یامین بعد میں فیصل آباد آگئے۔ وہ اور اس کے پسران کاروبار کرتے ہیں اس کی رہائش 321بی گلی نمبر 7۔ ناظم آباد فیصل آباد میں ہے۔ اس کا لڑکا

طاہر یامین بھگوان پور کے محمد طفیل کا داماد ہے۔ محمد ادریس اور اس کا خاندان سعودیہ میں رہتا ہے۔ عبدالغفور کے زاہد انور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نارووال کے ریڈر اور محمد عمران عدالت دیوانی نارووال میں سٹینو ہیں محمد سرور مسقط میں ہے۔

جناب سعید کا نام بگڑ کر سعیدو ہو گیا تھا۔ اس کے پسر جنگا کا صابر علی موضع سنانوان تحصیل کوٹ ادو میں رہتا ہے۔

اس گاؤں میں جناب ولایت علی ولد محمد اعظم کا خاندان بھی مشہور و معروف تھا۔ ولایت علی نیک اور پاکباز شخصیت تھے۔ 1947ء میں انبالہ کیمپ میں فوت ہوئے اس کا ایک ہی لڑکا احسان محمد تھا جو 1947ء میں گوجرانوالہ آکر فوت ہو گیا اس کے تین پسران واجد علی، محمد اشرف اور عاشق علی ہیں یہ خاندان چک نمبر 127 جنوبی تحصیل سرگودھا میں آباد ہے۔ محمد اشرف واپڈا میں ملازم ہے اور آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں رہتا ہے۔ جناب دین محمد ولد حاکم علی بھی اس گاؤں کے مشہور اور خوشحال فرد تھے اس کے دو لڑکے نتھو خان اور بشیر احمد ہیں جو چک نمبر 129 جنوبی میں آباد ہیں۔ محمد ادریس اور ذاکر علی، جناب دین محمد کے پوتے ہیں۔

"روشے کے" کے نام سے روشن علی کا بڑا خاندان تھا۔ جناب عامر علی کے دو پسران روشن علی اور غلام حسین تھے۔ روشن علی کے چھ لڑکے مسمیان محبت علی۔ ولایت علی۔ رستم علی۔ احسان محمد۔ قاسم علی اور قادر بخش تھے۔ محبت علی اور قاسم علی کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ ولایت علی کے قطب الدین اور ابراہیم تھے۔ قطب الدین کے دو لڑکے دلدار علی اور محمد شفیع ہیں۔ دلدار علی کے محمد اکرم، عبدالرزاق اور محمد اسلم ہیں، محمد اکرم اور عبدالرزاق ملازمت کرتے ہیں۔ محمد اسلم پرائیویٹ ملازمت کرتا ہے۔ دلدار کا خاندان پکا ڈیرا سرگودھا میں آباد ہے۔

جناب محمد ابراہیم کے تین لڑکے مسمیان اصغر علی۔ شیر محمد اور عبدالستار ہیں۔ شیر محمد اور عبدالستار ملازمت کرتے ہیں۔ شیر محمد سرگودھا میں عبدالستار کراچی میں اور اصغر علی میانوالی میں رہتے ہیں اصغر علی بنک میں ملازم ہے۔

جناب رستم علی کا کنور دین تھا۔ اس کا مقبول احمد تھا جس کے تین لڑکے مسمیان حافظ ندیم اختر۔ نعیم اختر اور مبین اختر ہیں۔ یہ خاندان کاروبار کرتا ہے اور پکا ڈیرا میں رہائش پذیر ہے۔

جناب احسان محمد کا کلو خان تھا۔ جس کے نثار احمد شاہین۔ رزاق علی شاد۔ محمد یونس جاوید۔ ڈاکٹر محمد وارث شاہین۔ بشارت علی اور شیر محمد شاہین ہیں نثار احمد شاہین سرگودھا کے سٹلائٹ ٹاؤن

میں رہتا ہے۔ مشہور وکیل ہے اس کو سرگودھا بار میں اہم مقام حاصل ہے۔ اس کے عبد الحمد، زاہد اختر محمد شاہد اختر۔ سہیل اختر، محمد فیصل، محمد عمیر اور محمد زبیر ہیں۔ عبدالحمد شاہین سعودیہ میں اور محمد شاہد اختر امریکہ میں مقیم ہیں۔ زاہد اختر ملازمت کرتا ہے۔ سہیل اختر اور محمد فیصل اپنا کاروبار اسلام آباد میں کرتے ہیں۔ محمد عمیر اور محمد زبیر زیر تعلیم ہیں۔ رزاق علی شاد اکاؤنٹنٹ ہے اور محمد یونس جاوید ڈسپنسر ہے اور چنیوٹ میں اس کی رہائش ہے۔ اس کے محمد آصف جاوید اور رضوان احمد ہیں۔ محمد آصف جاوید ایم ایس سی امریکہ میں ہے۔ محمد وارث شاہین پی۔ ایچ۔ ڈی ہے اور کیلی فورنیا یونیورسٹی میں پروفیسر ہے۔ اس کے ذیشان اور محمد عثمان ہیں۔ بشارت علی وزارت خزانہ اسلام آباد میں ملازم ہے شیر محمد شاہین ایم ایس سی پرائیویٹ کمپنی میں ملازمت کرتا ہے۔

جناب نواب علی ولد قادر بخش ہجرت کے بعد چک نمبر 195 تحصیل چنیوٹ میں آباد ہوا۔ قادر بخش پٹواری تھا۔ نواب علی نمبردار تھا۔ چک نمبر 195 ور چک نمبر 78 میں اراضی الاٹ ہوئی کلو خان بھی ابتداً چک نمبر 195 میں آباد ہوا دونوں چچازاد کے علاوہ رضائی بھائی بھی تھے۔ دونوں خواندہ اور صاحب حیثیت شخص تھے۔ علاقہ میں سماجی و سیاسی اثر ورسوخ کے مالک تھے دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ نواب علی نمبردار کے شبیر احمد۔ ظہیر احمد۔ صغیر احمد اور مبشر احمد ہیں۔ شبیر احمد چنیوٹ کے بااثر اور مشہور وکیل ہے۔ سٹلائٹ ٹاؤن میں رہتا ہے اس کے یاسر شبیر اور وقاص شبیر ہیں۔ ظہیر احمد پروفیسر ہے اور بحریہ کالج اسلام آباد میں تعینات ہے۔ صغیر احمد زمیندارہ کرتا ہے۔

جناب غلام حسین ولد روشن علی کے دو پسران عبداللطیف اور محمد منشی ہیں۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد چونڈہ میں آباد ہوا۔ عبداللطیف کے تین لڑکے مسمیان نذر حیات، ذوالفقار علی اور افتخار علی ہیں نذر حیات اور افتخار علی زمیندارہ کرتے ہیں۔ ان کا شمار بڑے زمینداروں میں ہوتا ہے۔ ذوالفقار علی سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے۔

اس طرح "روشے کے" یہ خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ مختلف مقامات پر بااثر اور سیاسی و سماجی حیثیت کے حامل ہیں۔

جناب سوندھا کے پسران مسمیان دین محمد، محمد رفیق، اور محمد حنیف ہجرت کے بعد موضع نیو کوائرز تلمبہ میاں چنوں میں آباد ہوئے۔

دین محمد کے پسران عبدالغفور، عبدالشکور، محمد اقبال، محمد ریاض اور گلزار ہیں جبکہ محمد رفیق کے پسران محمد رشید، عبدالمجید اور عبدالحمید ہیں۔ محمد حنیف کے پسران محمد اسلم، محمد اکرم اور محمد ارشد

ہیں جو تلمبہ روڈ میاں چنوں میں رہائش پذیر ہیں۔

عبدالغفور کے محمد طاہر، محمد شاہد، محمد زاہد ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔ عبدالشکور کے معروف، فرحان، عدنان اور وقار ہیں۔ محمد ریاض کے شہزاد، علی رضا، اور احمد رضا ہیں۔

اس گاؤں کے چند خاندان موضع ڈھولا تحصیل نارووال اور موضع جنگیکے تحصیل پسرور میں بھی آباد ہیں دین محمد کا خاندان اسی گاؤں ڈھولا میں آباد ہے اس کے محمد جمیل کے اویس۔ جمیل اور شکیل ہیں۔ حکیم شمس الدین ولد احسان محمد کا خاندان ہجرت کے بعد شاہ بھنڈر میں آباد ہوا شمس الدین کا پسر ڈاکٹر عبدالجبار ایم بی بی ایس اب سرگودھا میں آباد ہے اور پرائیویٹ پریکٹس کرتا ہے۔

جناب محمد اقبال اور شوکت علی کے خاندان دولتالہ میں آباد ہیں۔ شوکت علی ہیڈ ماسٹر ہے اور محمد اقبال تجارت کرتا ہے۔ اسی خاندان کے محمد ظفر جرمنی میں ہے اور صدیق و بشیر کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں۔

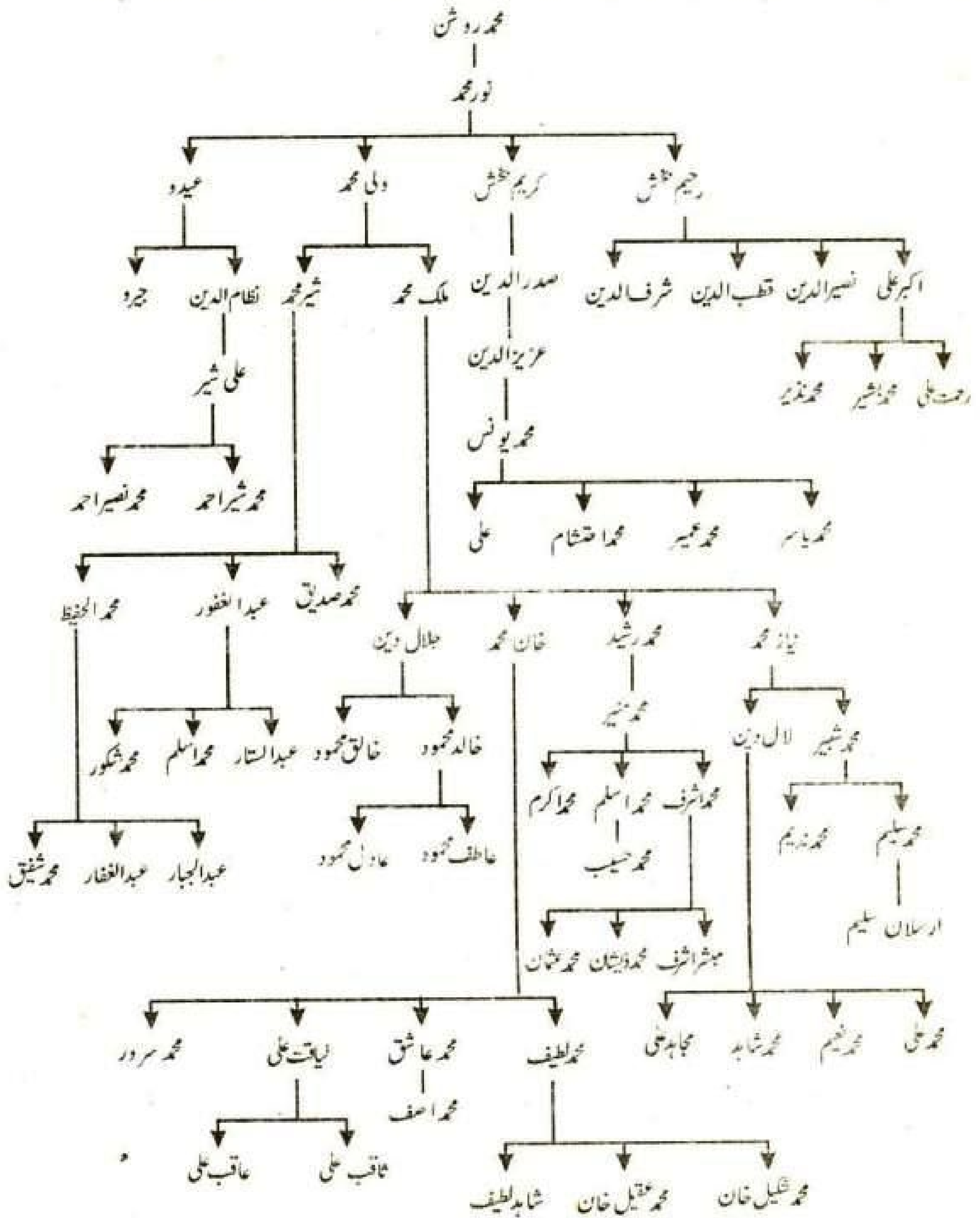
جناب نتھو خان اور بشیر احمد دونوں بھائیوں کے خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 126 شمالی میں آباد ہوئے۔ نتھو خان کے پسران مسمیان محمد ادریس، محمد ذاکر، محمد باقر اور محمد انور ہیں۔ محمد ادریس لیڈر کی ایک مشہور کمپنی میں ہے۔ یہ خاندان کراچی میں آباد ہے اس کے محمد یونس اور محمد وسیم ہیں۔ یونس سپار کو کراچی میں ملازم ہے۔ محمد ذاکر پی اے۔ ایف سرگودھا میں ملازم ہے۔ اس کے محمد امتیاز اور محمد شہباز ہیں۔ امتیاز بھی پی اے ایف میں ملازم ہے محمد باقر ریلوے میں لاہور ملازم ہے اس کے اعجاز اور نوید ہیں۔ اعجاز کراچی میں ٹیکسٹائل انجینئر ہے محمد انور بھی کراچی میں ٹیکسٹائل کے شعبہ سے وابستہ ہے اس کے مبشر مشرف اور مدثر ہیں۔

بشیر احمد کا خاندان چک نمبر 127 میں آباد ہے۔ اس کے پسر مقبول احمد مرحوم کے شہزاد احمد اور قیصر احمد ہیں۔

جناب منصب علی اور اس کے بھائی۔ نانو کے خاندان بھی اسی چک میں آباد ہیں۔ منصب علی کے پسر رشید امجد مرحوم کے محمد اقبال۔ محمد وقار اور محمد ریاض ہیں۔ اقبال اسی چک میں مدرس ہے۔ اس کے آصف اور وقار ہیں۔ وقار لاہور میں ملازم ہے اور وہیں رہتا ہے اس کا ایک لڑکا ہے۔ محمد ریاض فوج سے ریٹائر ہو کر اسی چک میں رہتا ہے اس کا مدثر ہے نانو کے دو پسران خلیل اور نثار ہیں خلیل کے چار لڑکے ذوالفقار، ارشد، طارق اور عامر ہیں۔ ذوالفقار منڈی بہاء الدین میں رہتا ہے اور دکان کرتا ہے اس کا ارشد ہے۔ نثار زمینداره کرتا ہے اس کے اسلم، سلیم اور خالد ہیں۔ اسلم فوج سے ریٹائر ہو کر فوت ہو چکا ہے اس کا ایک ہی لڑکا خالد سوئی گیس کے محکمہ میں ملازم ہے۔

(23) کوٹلہ

یہ گاؤں ساڈھورہ اور حویلی کے درمیان کچھ فاصلہ پر شمال میں واقع تھا۔ جناب نور محمد ولد روشن کا بڑا خاندان تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلی رانی پور سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوئے تھے اس لئے یہ خاندان رانی پوریے کے نام سے ہی مشہور تھا۔ اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



اکبر علی کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے۔ نصیر الدین کا خاندان وزیر کی میں رہتا ہے۔ صدر دین کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے تاہم محمد یونس لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ اور وحدت کالونی میں رہائش پذیر ہے۔ ولی محمد کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے۔ ملک محمد مشہور حکیم تھے۔ محمد سلیم ولد محمد شبیر سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے۔ محمد اشرف ولد محمد منیر سابقہ کونسلر ہے عبدالغفور ڈاکخانہ میں ملازم تھا۔ اس کا لڑکا عبدالستار ریڈیو پاکستان لاہور میں بطور ڈپٹی کنٹرولر تھا اس کا خاندان تکیہ لہری شاہ، غازی روڈ اچھرہ لاہور میں مقیم ہے اس کے پسران کاشف ستار، عاطف ستار اور آصف ستار ہیں۔ دوسرا محمد اسلم آر او واپڈا لاہور ہے اور تیسرا عبدالشکور پی آئی اے میں ملازم ہیں۔ ٹاؤن شپ لاہور میں رہتا ہے اس کے شہزاد اور شعیب ہیں۔ عبد الحفیظ کا خاندان چک نمبر 42 جنوبی میں آباد ہے۔ عبدالجبار حیوانات کے ڈاکٹر ہیں۔ عبدالغفار اور محمد شفیق لاہور میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالغفار کے دو لڑکے طاہر اور عدنان ہیں۔ محمد شفیق گلی نمبر 15 نیو شالیمار کالونی۔ نواں کوٹ ملتان روڈ لاہور میں رہتا ہے ڈاکٹر عبدالجبار کے 5 لڑکے مسمیان جاوید جبار، عامر اقبال، آصف اقبال، اظہر اقبال، ذیشان حیدر ہیں۔ علی شیر کا خاندان 42 جنوبی میں رہائش پذیر ہے۔ محمد بشیر احمد اور محمد نصیر احمد بھاگٹانوالہ میں کاروبار کرتے ہیں محمد لطیف ولد خان بطور صوبیدار ریٹائر ہوئے زکوٰۃ و عشر کمیٹی کا چیرمین ہے محمد عاشق بھی فوج میں ملازم تھا۔ لیاقت علی محکمہ صحت میں ملازم ہے۔ محمد سرور لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ جلال الدین پسر خالد محمود محکمہ صحت میں ملازم ہے جبکہ خالق محمود ہومیوڈاکٹر ہے۔

شان محمد ولد علی محمد شاہ بھڈر میں آباد ہے۔ اس کے چار پسران مسمیان نجیب الدین، رسول بخش، ولی محمد اور نذیر علی ہیں۔ ولی محمد فوت ہو چکا ہے۔

جناب عبدالرزاق، علی حسن، احمد علی، دین محمد، صغیر احمد اور عبدالطیف حقیقی بھائی ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان وزیر کے میں آباد ہوا۔ عبدالرزاق اور علی حسن کی کوئی اولاد نہ ہے۔ احمد علی کے اشرف علی اور آصف علی ہیں۔ دین محمد کے طاہر اور منور ہیں دین محمد کا خاندان راولپنڈی میں رہتا ہے۔ صغیر کا عتیق ہے عبدالطیف کے وحید۔ سرفراز، خالق وغیرہ ہیں یہ خاندان وزیر کے میں رہتا ہے۔

(24) گورا بنی

جناب قمر الدین کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے۔اس کے تین پسران محمد رفیق۔ شان محمد اور علی حسن ہیں۔ محمد رفیق کے محمد شفیق اور محمد سلیم ہیں۔ شان محمد کے امیر حسن، محمد اقبال اور محمد عامر ہیں۔ علی حسن کا محمد وقاص ہے۔

محمد یامین بھی اسی چک میں آباد ہے۔ اس کا پسر محمد اسلم ہے۔ اسی نام کا ایک گاؤں تحصیل جگادھری میں بھی ہے اس کو بھی ملاحظہ کر لیا جائے۔

(25) گنیش پور

گنیش ہاتھی کو کہتے ہیں۔ ابتدا یہ ہندو آبادی کا گاؤں تھا لیکن آہستہ آہستہ اس برادری کے خاندان اس گاؤں میں آباد ہو کر اکثریت میں آگئے اور ہندو کے چند گھر رہ گئے۔ 1947ء میں ہندو کے حملہ میں فتح محمد ولد غلام محمد کے دو جوان بیٹے شہید ہو گئے۔ جناب فتح محمد اس گاؤں کے مشہور اور نیک انسان تھے۔ بیٹوں کے غم نے انہیں اس قدر نڈھال کیا کہ پاکستان میں آپ زندگی سے بیزار ہو کر زندگی کا خاتمہ کر کے شہید بیٹوں سے جا ملے۔ یہ گاؤں مخلوط آبادی کا گاؤں تھا نرائن گڑھ کے جنوب مغرب میں اس تحصیل کا آخری گاؤں تھا مہتاب گڑھ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔

اس گاؤں میں جناب حاکم کا خاندان مشہور تھا۔ ان کا پسر فیض محمد حافظ قران اور نیک سیرت انسان قیام پاکستان کے بعد سیر انوالی میں آباد ہوئے۔ ان کا لڑکا محمد یونس ایس وی ٹیچر ہے ان کا لڑکا محمد قیوم ہے۔ حافظ صاحب کے دوسرے لڑکے محمد عثمان بی اے، بی ایڈ ہیں ان کے لڑکے کا نام نوید عثمان ہے یہ خوشحال اور تعلیم یافتہ خاندان ہے۔

اس گاؤں کے فیض محمد کے پسران محمد رشید اور محمد شریف لاہور میں آباد ہیں۔ محمد رشید کے پسران محمد نذیر، محمد شبیر، محمد جمیل اور محمد اکرم ہیں محمد نذیر کا لڑکا محمد طاہر ہے۔ محمد شریف کے پسران محمد سعید وغیرہ ہیں۔

جناب محمد رفیق کا تعلیم یافتہ اور ملازمت پیشہ خاندان غازی وال میں آباد ہے۔ ان کے پانچ پسران مسمیان محمد یعقوب، محمد محبوب، محمد یاسین، محمد شفیق اور محمد شمیم ہیں۔ محمد یعقوب واہ میں اسٹنٹ انجینئر ہیں ان کے لڑکے مسمیان محمد طاہر، محمد طیب اور محمد عامر ہیں محمد محبوب واہ میں سٹور

کیپر ہیں۔ محمد یاسین ڈیرہ غازی خان میں آباد ہے۔ محمد شفیق کا واہ کینٹ میں جزل سٹور ہے۔ جبکہ محمد شمیم پاک فوج میں کرنل ہیں۔

جناب شادی خان کا خاندان نجم الدین روڈ کوئٹہ میں آباد ہے۔ ان کے دو پسران مسمیان محمد حسین اور محمد جمیل ہیں۔

جناب رحمت اللہ اپنے خاندان کے ہمراہ چونڈہ میں آباد ہے گاؤں کے نمبر دار ہیں۔ نہایت ہی سمجھدار اور معاملہ فہم شخصیت کے مالک ہیں۔ علاقہ میں عزت واحترام سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ کے پسران جرمنی میں کاروبار کرتے ہیں۔

اس گاؤں میں جناب مراتب علی کا مشہور خاندان تھا۔ ان کے پسر قمر الدین کے دو لڑکے محمد اسحاق اور کبیر الدین ہیں۔ جناب محمد اسحاق کالج آف اینیمل ہس بنڈری (Husbandry) سے ریٹائر ہو کر لاہور میں قیام پزیر تھے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے دو بیٹے محمد نعیم نجمی اور محمد سلیم ہیں۔ محمد نعیم نجمی محکمہ لائیو سٹاک کے سیکرٹری کے پی اے ہیں۔ ان کے دو پسران حیدر نعیم اور محمد ولید نعیم ہیں یہ خاندان چوبرجی گارڈن ملتان روڈ کے 10ای میں مقیم ہے۔ محمد سلیم کاروبار کرتا ہے۔ اس کا ایک ہی لڑکا عمار سلیم ہے۔ کبیر الدین کاروبار کرتا ہے۔ اس کے تین پسران خالد کبیر، زاہد کبیر، اور شاہد کبیر ہیں، یہ خاندان چک نمبر 102ای۔ بی تحصیل بورے والا میں آباد ہے۔

محمد خالد کبیر ولد کبیر الدین کے دو بیٹے عثمان خالد اور اسامہ خالد ہیں مراتب علی کے دوسرے لڑکے حکومت علی کے دو پسران مسمیان شوکت علی اور محمد اسلم ہیں۔ شوکت علی کے تین لڑکے مشتاق، شاہد اور زاہد ہیں جبکہ محمد اسلم کے الطاف اور ممتاز ہیں۔ یہ خاندان غازی وال میں آباد ہے تیسرے لڑکے محمود علی ولد مراتب علی کا واحد پسر محمد یسین کے پانچ لڑکے عبدالخالق ،عبدالسلام، عبدالرحمان، محمد رمضان اور محمد اشرف ہیں عبدالخالق کا محسن علی ہے یہ خاندان چک 102 / ای بی میں رہتا ہے۔

اسی گاؤں کے جناب اللہ بخش کے دو لڑکے محمد صدیق اور عبدالغنی ہجرت کے بعد محراب پور (ریلوے جنکشن) سندھ میں آباد ہوئے۔ محمد صدیق لاولد فوت ہو چکا ہے۔ عبدالغنی مرحوم کے چار لڑکے مسمیان واجد علی، نور محمد، نور احمد اور عاشق علی اپنے پسران کے ہمراہ چک نمبر 83 تحصیل کنڈیارا میں اپنی آبائی اراضی کاشت کرتے ہیں۔

فتح محمد کا خاندان پہلے موضع سودا ضلع شیخو پورہ میں آباد ہوا اور بعد ازیں چک نمبر W.B219 دینا پور میں منتقل ہو گیا۔ فتح محمد کے پسر محمد حنیف کے، شناخت علی، مبارک علی، ریاست علی، شرافت علی اور لیاقت ہیں۔ ان میں سے محمد حنیف چک نمبر 219 میں اور دیگر برادران چک نمبر ایم۔ ایل/66 ضلع بھکر میں آباد ہیں۔ مبارک علی گلشن حدید کراچی میں رہائش پذیر ہے اور اسٹیل ملز میں ملازم ہے۔ اس کے نعیم اور عدیل ہیں۔ شرافت کے حامد سعید اور زاہد پرویز، مجاہد علی اور شاہد علی ہیں۔ ریاست کے کامران، عمران اور عرفان ہیں۔ شرافت علی کے عمر اور زبیر ہیں اور لیاقت کا طلحہ ہے۔

محمد اکبر نمبر دار کا خاندان ہجرت کے بعد سر گودھا میں آباد ہوا۔ اس کا پسر عزیز اللہ عرف نتھو بھی نمبر دار تھا اس کے لڑکے نذیر حسین اور شبیر حسین ہیں نذیر حسین نمبر دار ہے اور کاشت کاری کرتا ہے اس کے لڑکے محمد سلیم کے ذیشان، نعمان اور ارسلان ہیں۔ شبیر حسین کے محمد اشرف، محمد اسلم، محمد اکرم، محمد اصغر اور محمد نعیم ہیں، محمد اشرف کا ذوہیب، محمد اسلم کا ریحان اور محمد اکرم کا علی اکرم ہے۔

حاجی محمد یامین ولد محمد ابراہیم ولد علی بخش اپنے ایک لڑکے محمد اقبال جو کہ نیشنل بنک آف پاکستان لورالائی میں ہیڈ کیشیئر ہے کے ہمراہ رہائش پذیر ہے۔ محمد اقبال مذکور کے دو لڑکے فرخ اقبال اور فہد اقبال لورالائی میں زیر تعلیم ہیں۔ محمد یامین کا دوسرا لڑکا نصیر احمد موضع ملکانوالی تحصیل ڈسکہ میں سکول ٹیچر ہے جہانگیر ولد قمر الدین موضع چندووال عزبی نزد ناروال آباد ہے۔

جناب نجیب الدین کا خاندان ہجرت کے بعد چندووال عزبی میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران مسمیان نذیر احمد اور لیاقت علی ہیں نذیر احمد لاولد فوت ہوا۔ لیاقت علی کا خاندان اب غازی وال میں آباد ہے۔ نجیب الدین کے بھائی نصیر الدین کا عبدالستار بھی چندوال عزبی میں رہتا ہے۔

جناب محمد ابراہیم کا پسر محمد ایوب ایئر فورس میں ملازم تھا۔ 1947ء میں اس کو شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کا پسر سلیم ایوب کوٹ ادو کے وارڈ نمبر 13 مکان نمبر 73 میں رہائش پذیر ہے۔ مدرس تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے۔

(26)ماجری سید پور

بڑے گاؤں کو ماجرا اور چھوٹے گاؤں کو ماجری کہتے تھے۔اصل لفظ مزرعہ ہے اس علاقہ میں ماجری نام کے کئی گاؤں تھے ان کی علیحدہ علیحدہ پہچان کے لئے نزدیکی گاؤں سے ہر ایک کو منسوب کر دیا جاتا تھا۔یہ ماجری بڑے گاؤں سید پور کے نزدیک تھی اس لئے اس کو ماجری سید پور کہا جاتا تھا۔

یہ گاؤں دریائے مارکنڈا کے کنارے ساڈھورہ کے نزدیک واقع تھا۔سکھوں کے زمانہ میں آباد ہوا تھا۔1947ء میں اس گاؤں کے کئی اشخاص شہید کر دیئے گئے تھے نام معلوم نہ ہو سکے ہیں۔ صرف دین محمد کا نام معلوم ہو سکا ہے۔

اس گاؤں میں نتھا کا خاندان مشہور تھا اس کے دو پسران کریم بخش اور نوازش علی ہیں۔ جناب کریم بخش کا لڑکا محمد یامین لاہور کا مشہور وکیل ہے اور گلشن راوی میں آباد ہے اس آبادی کا مشہور ہسپتال بو علی سینا ان کی کوشش اور ہمت کا نتیجہ ہے اس ہسپتال میں مفت علاج ہوتا ہے یہ ہسپتال کروڑوں روپے کے وکلاء اور جج صاحبان کے عطیات سے تعمیر ہوا ہے۔محمد یامین کا لڑکا محمد طاہر بھی ایڈووکیٹ ہے۔محمد طاہر علی شیر نامدار پور والے کا داماد ہے۔

جناب نوازش علی کا لڑکا علی نواز اپنے پسران محمد ناظم اور امین الدین وغیرہ کے ہمراہ شاہ نکدر میں رہتا ہے۔

اس گاؤں میں دھمن کا خاندان معروف اور مشہور تھا۔دھمن کا پسر اللہ بخش تھا جس کے دو لڑکے حکم الدین اور دین محمد تھے۔دین محمد 1947 میں گاؤں میں شہید کر دیئے گئے تھے۔ حکم الدین کا لڑکا محمد یوسف پٹواری ہے جس کا لڑکا غلام مصطفیٰ ہے۔ حکم الدین اور محمد یوسف نے فوج میں بھی ملازمت کی۔منصب علی حکم الدین کا دوسرا لڑکا ہے۔جس کے 4 پسران محمد مختار اور ذوالفقار علی، محمد سلیم اور محمد رمضان ہیں مختار علی کا عامر اور ذوالفقار کے ہاشم علی اور محمد رمضان ہیں۔جناب دین محمد شہید کا ایک لڑکا مسمی ریاست علی ہے۔یہ جملہ خاندان چک نمبر 327/E.B میں آباد ہے۔

جناب محمد رفیق ولد بندہ خان ولد حاکم علی اور اس کے پسران یاسر علی، بابر علی، خاور علی اور دلاور علی مانگٹ میں آباد ہیں۔اس گاؤں کے جناب گلاب کا خاندان بھی مانگٹ میں ہے۔ان کے پسر رحمت علی کے پانچ لڑکے مسمیان فیض محمد، محمد رفیق، محمد خلیل، محمد حسین اور سراج دین تھے۔محمد

رفیق اور محمد خلیل فوت اور سراج دین گم ہو چکے ہیں۔ فیض محمد کے لڑکے محمد سلیم، محمد شاہد اور محمد رشید ہیں۔ محمد سلیم کے عالم سلیم اور محسن سلیم ہیں جبکہ محمد حسین کا زاہد ہے۔

جناب محمد کے پسر اکبر علی کا اصغر علی بھون میں آباد ہوا۔اس کا محمد یسین مہتہ موہڑا میں مقیم ہے ملٹری اکاونٹس میں ملازم ہے اس کا لڑکا فیصل شہزاد زیر تعلیم ہے۔

جناب ارجمند کے دو پسران محمد بشیر اور محمد شریف ہیں۔ محمد بشیر کے محمد اعظم اور محمد یامین تھے۔ محمد اعظم فوت ہو چکا ہے اس کے چار لڑکے محمد جاوید، محمد قیوم، محمد سجاد اور محمد اسرار ہیں۔ یہ خاندان عبدالحکیم ضلع خانیوال میں رہتا ہے اور زمیندارہ میں مصروف ہے محمد یامین راولپنڈی میں ہے۔

محمد شریف کا محمد سرور ہے جسکے محمد قیصر، محمد مظہر اور محمد اظہر ہیں یہ خاندان بھی عبدالحکیم میں آباد ہے۔ محمد سرور کاروبار کرتا ہے محمد قیصر فوج میں ملازم ہے۔

جناب مولا بخش کا خاندان چک نمبر 15-114 ایل میں آباد ہوا۔اس کے پسر نتھو کے لڑکے محمد شفیع کے تین پسران مسمیان عاشق علی، واجد علی اور شوکت علی ہیں۔ عاشق علی کے لیاقت علی، عبدالستار، جاوید اقبال، ذوالفقار اور محمد اقبال ہیں۔ واجد علی کا خاندان پچھر والی گوجرانوالہ میں آباد ہے اس کے ساجد علی، ماجد علی، عابد علی، زاہد علی اور رضوان علی ہیں۔ شوکت علی کا خاندان چک 15-114 ایل میں رہتا ہے۔اس کے 7 لڑکے مسمیان محمد سلیم۔ محمد نعیم۔ محمد سعید، محمد کلیم۔ محمد وحید، محمد طاہر اور محمد وسیم ہیں۔

لیاقت علی کے چار لڑکے طارق محمود، عارف محمود، عابد محمود اور زاہد محمود ہیں۔ جاوید اقبال کے 5 لڑکے آصف جاوید، عمران جاوید، اکرام جاوید، عرفان جاوید اور ذی شان جاوید ہیں، عبدالستار کے مدثر ستار، فیصل ستار اور مبشر ستار ہیں۔ ساجد علی کے ارسلان اور عرفان ہیں۔ ماجد علی کے جنید اور راحیل ہیں اور عابد علی کا مبشر ستار ہے۔ اور رضوان علی کا طیب ہے۔ محمد سلیم کے محمد عثمان، محمد عدنان، محمد سلیمان، محمد کامران اور محمد ارسلان ہیں۔ محمد نعیم کے محمد عدیل، محمد مبین اور محمد اسامہ ہیں، محمد سعید کا محمد نبیل ہے۔

جناب نوازش علی اور شادی کے خاندان بھی اسی چک میں آباد ہیں۔ نوازش کے پسر دین محمد کے دو لڑکے محمد جمیل اور ذوالفقار ہیں، محمد جمیل کے محمد تنزیل، محمد طیب، محمد عمر، عبدالقیوم، عبدالرحمٰن اور محبوب علی ہیں۔ شادی کے پسر اللہ کرم کا عنایت اللہ ہے جس کے محمد منور اور محمد زبیر ہیں۔

جناب عبدالکریم کا خاندان کھمپ خورد نزد مانگٹ میں رہتا ہے۔ اس کے دو پسران محمد اسماعیل اور ماڑو ہیں۔ محمد اسماعیل نمبردار ہے اس کے کرم بخش، لیاقت علی اور صوبہ ہیں، صوبہ فوت ہو چکا ہے۔ ماڑو کا خاندان دسایا میں آباد ہے اس کے دو پسران شبیر اور حسینا ہیں۔

جناب گلو کے دو پسران عبدالعزیز اور رحمت عرف نھو ہیں۔ عبدالعزیز منڈا چوک بستی مجاہد پورہ میں اور رحمت کراچی میں رہتا ہے۔

جناب شادی کا خاندان پکا کھوہ ضلع شیخوپورہ میں رہتا ہے۔ اس کے دو پسران حاکم علی اور محمد اسماعیل ہیں۔ حاکم علی کا مجید ہے اور محمد اسماعیل کے علی حسن محمد رشید اور محمد حنیف ہیں۔

جناب چوہڑ کا پسر ولی محمد ہے اس کے دو پسران محمد منیر اور محمد شبیر ہیں۔ یہ خاندان پنڈوریاں میں رہتا ہے۔

(27) ملک جھبالیان

یہ گاؤں ریاست نابھن کے قریب واقع تھا۔ ابتدا یہاں جنگل تھا سکھوں کے زمانے میں آباد ہوا۔ یہ جھبال ضلع امرتسر کے سکھوں کی جاگیر تھا ان کی نسبت سے اس کا نام ملک جھبالیان مشہور ہوا۔ اس گاؤں کے ایک خاندان کا شجرہ جناب محمد شریف نے مہیا کیا ہے ان کا شکریہ، اس گاؤں کو آباد کرنے والوں میں محمد فاضل تھا۔ جس کا خاندان خوب پھلا اور پھولا ہے مشہور اور متمول خاندان تھا۔ اس کا بیٹا خیراتی تھا۔ جس کے پانچ پسران جناب محمد، مہدی، میرا، محمد بخش اور نبی بخش تھے۔ نبی بخش کے دو لڑکے ساہو اور علی بخش تھے۔ ساہو کے چار پسران جناب امر علی، علم دین، دین محمد اور شمس دین تھے۔ امر علی کے محمد شریف موضع دھاریوال تحصیل گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔ جناب علی بخش کے پسران ہاشم علی، برکت اور محمد شفیع ہیں۔ میرا کا لڑکا بلاقی تھا جس کا پسر نعمت علی ہے اور چک بھٹیاں تحصیل حافظ آباد میں رہائش پذیر ہے۔ جبکہ خدا بخش کا لڑکا حاکم علی تھا۔ انہوں نے ساہو سے ملکر ملحقہ موضع صالح پور اور جھنڈا خرید کر لئے اور کچھ لوگ وہیں آباد ہو گئے۔

اس خاندان میں ساہو ولد نبی بخش ایک بہادر اور زیرک انسان تھا۔ اس خاندان کے جناب محمد شفیع ولد محمد بخش، منور علی وغیرہ پسران شمس الدین، علم الدین ولد ساہو اور عظیم الدین ولد حاکم علی اور ہاشم علی ولد علی بخش دھاریوال میں ہیں۔ جناب دین محمد ساہنو گوجرانوالہ شہر، سراج دین موضع میلہ

تحصیل چکوال، کریم بخش ولد گلاب دین چک نمبر 233 تحصیل جڑانوالہ محمد صدیق ولد اکبر علی سہو کے چھٹہ تحصیل وزیر آباد اور محمد یاسین ولد غلام رسول چک نمبر 330 تحصیل وہاڑی میں آباد ہیں۔

(28) مگر پورہ

اس گاؤں کے جناب عبدل کا پسر محمد یاسین ہے۔ جس کے تین لڑکے مسمیان مبارک علی، غلام مصطفیٰ اور غلام مرتضیٰ ہیں۔ یہ خاندان لاہور میں رہتا ہے۔

اس گاؤں کے ٹھیکیدار عبدالرحمٰن کے پسران مسمیان منصب علی، رحمت علی اور قدرت علی ہجرت کے بعد فاروق آباد میں آباد ہوئے۔

منصب علی کے پسران فرزند علی، شبیر احمد اور صغیر احمد ہیں جبکہ رحمت علی کے محمد اسحاق، اور محمد ادریس ہیں۔ قدرت علی کا پسر واحد علی ہے جو کراچی میں بھٹائی کالونی مکان نمبر D/300 میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے پسران محمد مبشر علی اور محمد مدثر علی زیر تعلیم ہیں۔

جناب رحمت علی ہجرت کے بعد تلونڈی موسیٰ ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا اس کے تین پسران محمد رشید، علی اور علی حسن ہیں۔ علی حسن کی نرینہ اولاد نہ ہے وہ تلونڈی موسیٰ میں رہتا ہے۔ محمد رشید کے پسر عبدالستار عاصم، عبدالجبار عاصم، محمد انور عاصم ہیں۔ عبدالستار عاصم ریلوے میں مکنیکل انجینئر ہے اور مکان نمبر 164 گلی نمبر 3 نصیر آباد لاہور میں مقیم ہے۔ اس کے محمد بلال عاصم اور محمد رضوان عاصم ہیں۔ عبدالجبار عاصم تلونڈی میں زمینداره کرتا ہے اس کے دو لڑکے محمد قاسم اور محمد عامر ہیں۔ محمد انور عاصم ریلوے میں ملازم ہے شالیمار لاہور میں رہتا ہے اس کا لڑکا محمد عثمان ہے۔

جناب امر علی ولد خدا بخش کا پسر مظفر علی موضع ظفر کے کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا فوت ہو چکا ہے اس کے تین لڑکے محمد سلیمان، مہربان علی اور ریاست علی ہیں۔ محمد سلیمان ریلوے پولیس سے ریٹائر ہو کر سلانوالی میں کاروبار کرتا ہے اس کے محمد جاوید اقبال، جاوید الطاف اور محمد شاہد ہیں۔ جاوید الطاف ایئر فورس میں راڈار انجینئر ہیں۔ جاوید اقبال کاروبار کرتا ہے جبکہ محمد شاہد زیر تعلیم ہے۔ مہربان علی اور ریاست علی لاہور میں رہتے ہیں۔ مہربان علی ایم اے ایم ایڈ ریٹائرڈ اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر ہیں۔ ان کے تین لڑکے رحمان علی، رضوان علی اور شہباز علی ہیں۔ ریاست علی رضوان پارک عقب شیزان فیکٹری میں رہتے تھے اس کے دو لڑکے عظمت علی اور بشارت علی ہیں عظمت علی نیشنل بنک میں ملازم ہے جبکہ بشارت زیر تعلیم ہے۔

جناب محمد صدیق کا خاندان ہجرت کے بعد کوٹ ارائیاں میں آباد ہوا۔اس کے تین پسران مسمیان شرافت علی، انور علی، واجد علی اور محمد شفیق ہیں۔ شرافت علی زمیندارہ اور انور علی، واجد علی دکانداری کرتے ہیں محمد شفیق پاک فوج میں ہے۔ معرکہ کارگل کا مجاہد ہے۔اس جنگ میں اس کا ایک پاؤں ضائع ہوا ہے اور ابھی تک زیر علاج ہے۔اس کا ایک پسر ہے۔ ہمیں اس پر بطور مجاہد فخر ہے۔

جناب محمد شریف ولد نوازش ہجرت کے بعد فاروق آباد میں آباد ہوا۔واپڈا میں ملازم تھا فوت ہو چکا ہے اس کے تین لڑکے محمد رفیق، محمد سلیم اور محمد نسیم ہیں۔ تینوں واپڈا میں ملازم ہیں۔ محمد رفیق کے سات پسران محمد حنیف، محمد شفیق، محمد سعید، محمد رشید، محمد حمید، محمد واحد اور محمد اکرم ہیں۔ محمد سلیم کے محمد اعجاز سلیم، محمد عدنان سلیم، محمد عثمان سلیم اور محمد ابوبکر ہیں جبکہ محمد نسیم کے محمد شاہد نسیم اور محمد زاہد نسیم ہیں جو زیر تعلیم ہیں۔

(29) مرزا پور

یہ گاؤں خان پور لبانہ بیل والا اور خن پوری کے درمیان واقع تھا۔

جناب محمد یوسف کے پسران عبداللطیف، محمد صدیق، حکم الدین اور رکن الدین ہجرت کے بعد 127 جنوبی سرگودھا میں آباد ہوئے۔ زراعت کو اپنا پیشہ بنایا۔

عبداللطیف کے پسران عبدالخالق، محمد خادم، محمد ساجد ہیں جبکہ حکم الدین کے شاہد اور مدثر ہیں جو کراچی میں رہائش پذیر اور ملازم ہیں۔ رکن الدین بھی کراچی میں سکونت پذیر ہیں۔ اس کے پسران محمد زاہد، محمد آصف اور محمد کاشف ہیں۔ محمد صدیق کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔

جناب جان محمد کے دو پسران دین محمد اور ولی محمد تھے جو وفات پا چکے ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان ۴۲۔ جنوبی سرگودھا میں آباد ہوا بعد میں کراچی میں منتقل ہو گیا۔

دین محمد کا پسر محمد بشیر اور ولی محمد کے عبدالرشید اور محمد یاسین ہیں۔ اول الذکر وفات پا چکے ہیں جس کے پسران عبدالغفور، محمد نعیم، محمد سلیم، محمد ندیم اور محمد تسلیم کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب ارض الدین کا خاندان قیام پاکستان کے وقت چک موسیٰ ضلع سرگودھا میں آباد ہوا۔ ان کے دو پسران محمد صدیق اور محمد رفیق ہیں۔

اول الذکر کے پسران محمد اسلم اور محمد اشرف اختر کالونی کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ آخر الذکر کے پسران محمد عمران، محمد عدنان اور محمد اشفاق جٹ لائن۔ کراچی میں رہتے ہیں۔ یہ جملہ خاندان کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔

محمد اسلم کے پسران مزمل، آویس اور محمد اشرف کے پسران محمد حمید، محمد عمیر اور محمد اسامہ اعظم بستی، محمودہ آباد کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

غلام نبی اور محمد اسماعیل کا خاندان بھی اسی گاؤں میں رہتا تھا۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد کامونکی میں آباد ہوا۔

محمد اسلم کے پسران امجد، سرور، اور انور ہیں اور انور کا پسر ابوذر ہے۔

جناب رکن دین ولد قمر الدین کے چار پسران غلام شبیر، قدیر احمد، ندیم اختر اور سلیم اختر ہیں یہ خاندان بھون میں آباد ہے۔ غلام شبیر کاروبار کرتا ہے اس کے دو لڑکے زین شبیر اور حمزہ شبیر ہیں۔ قدیر احمد اور سلیم اختر بھی کاروبار کرتے ہیں جبکہ ندیم اختر ملازمت کرتا ہے۔

جناب نجیب الدین کے چار پسران محمد صدیق، منظور علی، محمد شفیع اور واجد علی ہیں۔ محمد یا صدیق کے محمد یامین اور فرزند علی ہیں۔ محمد یامین کے محمد سلیم اختر اور محمد کلیم اختر ہیں۔ فرزند علی کے امجد، شفیق اور رفاقت ہیں۔ محمد سلیم اختر انگلینڈ میں اور باقی خاندان علی پور چٹھہ میں آباد ہے۔ منظور علی لاولد گیا۔ محمد شفیع کا محمد جمیل ہے۔ واجد علی کے عاشق علی، ناصر علی، محمد افضال، محمد اعجاز اور محمد اقبال ہیں۔

جناب قطب الدین، سعد الدین اور نذیر احمد تینوں بھائیوں کے خاندان ساہیوال میں آباد ہوئے۔ قطب الدین لاولد فوت ہو گیا ہے سعد الدین کا پسر محمد حفیظ سمن آباد لاہور میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے اس کے 5 لڑکے مسمیان شکیل، تنویر، رمضان، عمران اور عرفان ہیں۔ شکیل کے عاصم اور طلحہ ہیں نذیر کا پسر حافظ جمیل جلابالا میں امام مسجد ہے اس کے تین لڑکے عبدالصبور، عبدالغفور اور عبدالشکور ہیں۔ عبدالصبور کراچی میں ٹیکسٹائل ماسٹر ہے اور لیبر کالونی سائٹ ایریا میں رہتا ہے اس کے عبدالوہاب اور عبدالصمد ہیں۔

(30) نظام پور

یہ گاؤں پہاڑ کے دامن میں تھا اور نظام پور گلوڑی کے نام سے مشہور تھا۔

اس گاؤں کے جناب علی نواز عرف ماڑو کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے۔ اس کا پسر شرافت ہے جس کے دو لڑکے مسمیان محمد شکیل اور محمد کاشف ہیں۔

(31) نگلہ گدولی

نگلہ نام کے کئی گاؤں تھے جن کی شناخت کی غرض سے ملحقہ گاؤں اس کے نام کا حصہ بنادیا تھا، یہ گاؤں موضع گدولی کے نزدیک تھا اسلئے اس کو گدولی کا نگلہ کہتے تھے۔ ریکارڈ مال میں اس کا نام نگلہ ہی تھا۔ اس کا حدبست نمبر 199 تھا۔ موضع نگلی بھی اس کے نزدیک تھا۔ اس گاؤں میں اس برادری کے بیس بائیس گھر آباد تھا۔

اس گاؤں کے حافظ محمد یوسف ولد شمس الدین کا خاندان شاہ نگدڑ میں آباد ہے۔

جناب غلام قادر کا خاندان بھی شاہ نگدڑ میں رہتا ہے۔ اس کے پسران مسمیان غلام نبی محمد الیاس اور محمد ابراہیم ہیں۔

(32) نیک نانواں

بعض احباب کے اصرار پر اس گاؤں کو تحصیل انبالہ میں تحریر کیا گیا تھا اس ایڈیشن کی تیاری کے وقت تحقیق پر معلوم ہوا ہے کہ یہ گاؤں کرالی کے نزدیک واقع تھا۔ انبالہ اور نرائن گڑھ کی فہرست مواضعات سے معلوم ہوا کہ تحصیل نرائن گڑھ کی فہرست میں نمبر شمار 202 پر نیک نانوان درج ہے۔ انبالہ تحصیل میں اس گاؤں کا نام درج نہ ہے اصل نام نیک نانوان تھا تاہم بولا نیک ناوان جاتا تھا۔ یہ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ جن احباب نے اس غلطی کی نشاندہی کی ہے ان کا شکریہ۔

اس گاؤں کے جناب محمد لطیف اور نظام دین کا خاندان مشہور تھا۔ محمد لطیف کے پسران محمد نذیر، محمد انور اور محمد سرور ہیں۔ محمد نذیر کے لڑکے غلام رسول اور رمضان ہیں۔ محمد انور کے پسران محمد ارشد، محمد افضل اور محمد ضیغم ہیں جبکہ محمد سرور کا پسر محمد عامر۔ محمد لطیف کا ایک اور لڑکا تصور حسین ہے اس کی کوئی اولاد نہ ہے۔

نظام دین کے تین پسران مسمیان محمد اسلم، محمد اشرف اور محمد عارف ہیں۔ صرف محمد اسلم کے دو لڑکے محمد تنویر اور کاکا ہیں۔ یہ خاندان موضع مانگٹ میں آباد ہے۔ جناب مبارک علی ولد عبدالطیف اور اس کے پسران مسمیان صابر علی اور امجد علی قادر آباد میں رہتے ہیں۔ اس گاؤں کے محمد رحمت اللہ کا خاندان بھی قادر آباد میں آباد ہوا۔ ولی محمد عرف محمد کے تین پسران مسمیان محمد حسین، نذیر حسین اور رحیم بخش ہیں۔ نذیر حسین کے پسران مسمیان محمد اشرف اور ذاکر علی 1947ء میں کیمپ میں فوت ہو چکے ہیں۔

جناب ارجمند کا خاندان بھی قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کا پسر نجیب الدین ہے جس کے لڑکے مسمیان محبوب علی، یعقوب علی، محمد یامین اور محمد صغیر ہیں۔ محبوب علی کا محمد سعید، یعقوب علی کے عامر یعقوب، فہد یعقوب اور ارباب یعقوب ہیں۔ محمد یامین کے محمد منیب اور محمد یاسین ہیں جبکہ محمد صغیر کے محمد عمران، محمد شعیب اور محمد ثاقب ہیں۔

اس گاؤں کے جناب محمد اسماعیل کا خاندان ہجرت کے بعد موضع جاگو خورد قائدہ آباد میں آباد ہوا۔ اس کے پسران نتھو خان، عبدالغفور اور محمد شریف ہیں جن میں سے آخر الذکر دونوں پاکستان ریلوے لاہور میں ملازم ہیں۔

نتھو خان کے پسران محمد اقبال، محمد سلیم، محمد جاوید اور محمد پرویز ہیں۔ ان میں سے سلیم اور جاوید بھی لاہور میں ریلوے میں ملازم ہیں۔

جناب احمد علی کے 3 پسران نور محمد۔ دین محمد اور عبدالکریم تھے۔ پاکستان آکر یہ خاندان چھنی کرم کی تحصیل حافظ آباد میں آباد ہوا۔ نور محمد زمیندارہ کرتا تھا فوت ہو چکا اس کے دو لڑکے ناظم علی، اصغر علی بھی زمینداہ کرتے ہیں دین محمد فوج سے ریٹائر ہو کر زمیندارہ کرتا تھا فوت ہو چکا ہے اس کے 2 لڑکے فتح محمد اور علی دین ہیں جو ریلوے اور فوج سے ریٹائر ہوئے فتح محمد کا لڑکا محمد سردر زمیندارہ کرتا ہے۔ دین محمد کے 2 لڑکے محمد صادق اور محمد ارشد زمیندارہ کرتے ہیں۔ عبدالکریم ریلوے سے ریٹائر ہوا فوت ہو چکا ہے اس کے 2 لڑکے علی شیر اور علی جان ہیں۔ علی شیر فوج سے ریٹائر ہوا۔ اس کا بڑا لڑکا منور فوج میں ملازم ہے دوسرا لڑکا انور دوبئی میں مقیم ہے تیسرا لڑکا محبوب سکول ٹیچر ہے۔ چوتھا لڑکا تسنیم زیر تعلیم ہے علی جان کے 3 لڑکے ہیں جو زیر تعلیم میں جناب نوازش علی کا لڑکا عبدالطیف ہجرت کر کے قادر آباد میں مقیم ہوا اس کا لڑکا مبارک علی علاقے میں

کافی مشہور اور سیاسی اثر ورسوخ رکھتا ہے اس کے لڑکے صابر علی اور امجد علی ہیں۔

جناب الٰہی بخش کے 2 پسران قادر بخش اور نور محمد تھے۔ قادر بخش کے 3 لڑکے محمد حسین۔ غلام محمد اور عبد الغفور ہیں غلام محمد کاشتکاری کرتا ہے۔ محمد حسین اور عبد الغفور فوج میں ہیں علی پور چٹھہ میں آباد ہیں صرف محمد حسین چھنی کرم کی تحصیل حافظ آباد میں ہے اس کا زاہد حسین سعودیہ میں ملازم ہے۔

غلام محمد کے 2 لڑکے محمد طفیل اور محمد ظہیر لاہور میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبد الغفور کے 2 لڑکے ہیں لیاقت علی اور ریاست علی۔ لیاقت علی کی دال فیکٹری ہے ریاست علی زمیندارہ کرتا ہے لیاقت علی کے محمد عدنان اور محمد ذیشان ہیں۔ ریاست علی کا اشفاق علی ہے۔

نور محمد کے 2 لڑکے ہیں محمد بشیر لاولد ہے رکن دین علی پور چٹھہ میں آباد ہے دونوں کاروبار کرتے ہیں رکن دین کے دو لڑکے محمد شریف اور محمد اشرف ہیں محمد شریف کے 4 لڑکے ہیں محمد شفیق ایم کام ماسٹر ٹائلز گوجرانوالہ میں اکاؤنٹنٹ اور محمد عثمان حافظ ہے۔ عتیق الرحمان بی کام ہے۔ عمران زیر تعلیم ہے ہے محمد اشرف کے 3 لڑکے شہزاد اشرف، شہباز اشرف اور عبد الستار ہیں۔

ریاست ناہن و کلسیہ

ریاست سر مور و کلسیہ پہاڑی ریاستیں تھیں سر مور ہندو ریاست تھی جبکہ کلسیہ سکھ ریاست تھی سر مور قدرے بڑی اور مشہور تھی۔ دونوں ریاستیں ضلع انبالہ سے ملحقہ تھیں۔ ریاست سر مور کی راجدھانی ناہن تھی اسلئے اس کو ریاست ناہن بھی کہتے تھے۔

ریاست کلسیہ کی راجدھانی چھچھر ولی تھی تحصیل چھچھر ولی میں 96 مواضعات تھے 18 گاؤں میں ارائیں مالک اراضی اور رہائشی تھے۔ مشہور گاؤں بلاولی اسی تحصیل میں تھا۔ اس ریاست کی دوسری تحصیل ڈیرہ بسی تھی جس میں 91 مواضعات تھے۔ اس ریاست کے گاؤں بھی 1947 میں بری طرح متاثر ہوئے اور متعدد مرد خواتین اور بچے شہید ہوئے۔

(1) ارائیاں والا

اس گاؤں میں ابتداً ہندو جاٹ، ہندو گوجر اور ارائیں آباد ہوئے۔ نام پر تنازعہ ہو گیا۔ ہندو جاٹ پورہ رکھنا چاہتے تھے۔ ارائیں اکثریت میں تھے۔ اذان دینے پر جھگڑا ہو گیا۔ ارائیوں کا پلڑا بھاری رہا جس کی وجہ سے ہندو جاٹ اور گوجر گاؤں چھوڑ گئے اور اس کا نام ارائیاں والا ہو گیا۔ یہ پہاڑی گاؤں مخلوط آبادی کا گاؤں تھا۔

اس گاؤں کے جناب محمد یوسف ولد شادی میٹرک پاس تھے اور اپنے علاقہ میں اہم شخصیت تھے ہجرت کے بعد مکان نمبر 1103/C.B راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے۔ اس کے پسران عبدالستار، عبدالجبار، نثار احمد، شاد احمد اور نوید احمد ہیں۔ عبدالستار لاولد ولازن فوت ہو گیا۔

اس گاؤں کے دیگر باثر افراد جناب اللہ دیا ولد حسین بخش چک نمبر 30 شمالی، دلمیر ولد نجیب الدین چک نمبر 56 شمالی ضلع سرگودھا میں آباد ہیں۔ جناب ولی محمد کے پسران عبداللطیف، دلمیر اور محمد بشیر مرالی والا صابر علی، عبدالغفور، سراج الدین اور محمد رمضان تنگ کلاں ضلع گوجرانوالہ، علی حسن ولد سراج دین چک نمبر 4/G.D تحصیل اوکاڑہ نذیر حسین ولد ولی محمد موضع اٹھوال تحصیل چکوال اور محمد رفیق، محمد بشیر اور محمد جمیل چک نمبر 128 تحصیل میاں چنوں میں رہائش پذیر ہیں۔

اس گاؤں کے ولایت علی نمبردار اپنے پسران مسمیان مشتاق احمد اور محمد اختر و محمد منشی اپنے پسران مسمیان رفیع الدین اور محمد اشرف کے ہمراہ وزیر آباد میں رہتے ہیں۔

جناب علی حسن کے پسران علی اصغر، علی اکبر، انور علی اور سرور علی ہیں۔ علی اصغر پاکستان اسٹیل ملز میں سپروائزر ہیں جبکہ علی اکبر سعودیہ میں ملازم ہے۔ انور علی اور سرور علی لاہور میں کاروبار کرتے ہیں۔ اور یہیں رہائش پذیر ہیں۔

جناب حکم الدین کا پسر عبدالغفار ہے وہ گوجرانوالہ میں ہوٹل کا مالک ہے اس کے یاسر اور شعیب ہیں۔

(2) ادھم گڑھ

بعض احباب نے اس گاؤں کو تحصیل نرائن گڑھ میں تحریر کیا ہے لیکن اس تحصیل مین اس نام کا کوئی گاؤں فہرست مواضعات میں درج نہ ہے البتہ ریاست کلسیہ کی تحصیل چھچھرولی کے مواضعات کی فہرست میں نمبر شمار 4 پر ادہم گڑھ تحریر ہے اس لئے اس کو اس ریاست کے گاؤں کے طور تحریر کیا

گیا ہے۔ یہ ریاست تحصیل نرائین گڑھ سے ملحقہ تھی۔ تحصیل جگادھری میں بھی اس نام کا ایک گاؤں ہے۔ اس کا بھی مطالعہ فرمالیا جائے۔

سکھوں نے نواں شہر پر حملہ کیا جس میں ان کا سردار اور دیگر کئی افراد مارے گئے جس سے مشتعل ہو کر بلوائیوں نے اگلی رات ادھم گڑھ پر حملہ کر کے متعدد مرد وزن کو شہید کر دیا جناب عظمت اللہ شدید زخمی ہوا مگر وہ پاکستان آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اپریشن کر کے اس کے جسم سے گولیاں نکال دی گئیں۔ اس کا خاندان جلابالا تحصیل ساہیوال میں آباد ہوا۔ اس کا پسر حبیب اللہ ہے حبیب اللہ اب وفات پا چکے ہیں ان کی نرینہ اولاد نہ ہے۔

جناب بلاقی کے پسر صدالدین کے 4 لڑکے مسمیان عنایت اللہ، لیاقت علی، یونس علی اور عبدالحمید ہیں۔ عنایت اللہ کا ولدار علی ہے جس کے پانچ لڑکے منیر احمد، مقصود احمد، محبوب احمد، محمود اور عمران ہیں۔ لیاقت علی کے مظاہر حسین۔ محمد افضل، حامد علی، ارشد علی اور خالد محمود ہیں۔ مظاہر حسین کے سلمان مظاہر اور عمر فاروق ہیں۔

مظاہر حسین لاہور میں سینیر ہیڈ ماسٹر گریڈ 19 ہے وہ اور اس کے بھائی اور چچا عبدالحمید لاہور میں رہتے ہیں۔ یونس علی اور اس کا پسر شاہ لگدڑ میں رہتا ہیں۔ یونس کا نثار احمد ہے۔

اس گاؤں کے محمد یامین اور محمد یسین ہیں۔ محمد یامین اب وفات پا چکے ہیں ان کا بیٹا عبدالرحمٰن فروکہ ضلع سرگودھا میں گورنمنٹ ہائی سکول فروکہ میں ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں جن کے گیارہ بیٹے ہیں اسی گاؤں کے محمد خلیل شاہ فہمدر ضلع سرگودھا میں آباد تھے وفات پا چکے ہیں ان کا لڑکا محمد جمیل شاہ نگدڑ میں آباد ہے کاروبار کرتا ہے اس کے دو لڑکے ہیں جن کے نام معلوم نہ ہو سکے۔ ان کے عزیز پروفیسر محمد رفیق کا خاندان کافی بڑا ہے۔ پروفیسر صاحب کیڈٹ کالج جہلم کے پرنسپل ہیں۔

جناب نصیر الدین ایس۔ ڈی۔ او کا خاندان رنیالہ خورد میں آباد ہوا۔ اس کے دو لڑکے غلام ربانی اور سکندر علی ہیں غلام ربانی فوت ہو چکا ہے اس کا لڑکا ڈاکٹر خالد صمدانی سروسز ہسپتال لاہور میں ملازم ہے۔

جناب موج دین کا خاندان تلے عالی میں آباد ہے اس کے پانچ پسران اختر۔ یسین۔ انور۔ اکرم اور اسلم ہیں۔ اختر کے دو لڑکے اصغر وغیرہ ہیں۔ یسین کے دو اور انور کے تین لڑکے خرم شہزاد وغیرہ ہیں اکرم کے بھی دو لڑکے ہیں اختر زرعی بنک میں ملازم ہے۔

چشمۂ فیض کی برکات

جس طرح چھوٹے چھوٹے چشمے بڑے دریا کا منبع بن جاتے ہیں اور جس طرح معمولی معمولی بگولے وسائیکلوں بڑے طوفان کو جنم دیتے ہیں یا جس طرح ابتداً غیر اہم تحریک بالاخر بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اسی طرح ابتداً چھوٹے سے چشمۂ فیض سے سیراب ہو کر بالاخر بڑی بڑی قد آور اور مشہور و معروف شخصیات تشکیل پا جاتی ہیں۔

بلاولی پہاڑ کے دامن میں ایک دور افتادہ گاؤں تھا۔ کوئی بڑا یا چھوٹا شہر اس کے دور و نزدیک نہ تھا۔ یہ تمام علاقہ ہر قسم کے مروجہ ذرائع آمد و رفت سے محروم تھا۔ تاہم یہ اس برادری کا اہم گاؤں تھا اور اس کے تمام مرد و زن ابتدائی تعلیم سے بہرہ مند تھے اس کی وجہ گاؤں کا ابتدائی تعلیم کا ایک پرائیویٹ ادارہ تھا جو ابتداً لڑکیوں کی تعلیم کیلئے بنایا گیا تھا جس میں بعد ازاں لڑکوں کو بھی داخلہ کی اجازت دیدی گئی تھی۔ یہ اسکول گاؤں کے لوگوں نے اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت بنایا تھا اور گاؤں کے معززین کی کمیٹی اس کے انتظام و انصرام کی ذمہ دار تھی۔ انتظامیہ کمیٹی میں ماسٹر نظیر حسین کا نام کافی نمایاں تھا۔ انہوں نے اپنا بچپن بلوچستان میں گذارا وہیں تعلیم حاصل کی۔ واپس آکر کلسیہ کی راجد ھانی چھچھر ولی کے ہائی اسکول میں نوکری حاصل کر لی اور راجہ کے بچوں کے اتالیق مقرر ہوئے۔ انہوں نے گاؤں کے دیگر معززین کے تعاون سے اپنے گاؤں بلاولی میں پرائمری اسکول کی بنیاد رکھی اور اس کو کامیابی سے چلایا یہ ادارہ اس گاؤں کیلئے ایک چشمہ فیض ثابت ہوا اور اس سے ابتداً سیراب ہو کر متعدد نامور شخصیات نے شہرت پائی۔ جو ماسٹر نظیر حسین اور ان کے رفقاء کی دور اندیشی اور ان کے قائم کردہ چشمۂ فیض کا صلہ ہے ان یکتائے روزگار میں جناب ڈاکٹر صغیر احمد اور ڈاکٹر مختار احمد کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔

ڈاکٹر صغیر احمد نے جو ماسٹر نظیر حسین کے پسر ڈاکٹر بشیر احمد کے فرزند ہیں ایم بی بی ایس کرنے کے بعد 1965,1966 میں پاک فوج میں بطور کلاسیفائڈ سپشلسٹ خدمات سرانجام دیں۔ آپ ایف۔ سی۔ پی۔ ایس کرنے کے بعد جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سنٹر میں تعنیات ہوئے۔ اس ادارہ کے پروفیسر اور ہیڈ آف آرتھوپیڈک ڈیپارٹمنٹ کا اعزاز حاصل کیا اور گریڈ 21 سے ریٹائر ہوئے۔ اپنے فن میں عالمگیر شہرت کے حامل ہیں ریٹائرمنٹ کے بعد اب کراچی میں پریکٹس کرتے

ہیں۔ انتہائی ملنسار اور پر کشش شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ برادری کیلئے باعث صد افتخار ہیں۔ اور برادری کے افراد کی دلداری کیلئے ہمیشہ کمر بستہ رہتے ہیں۔

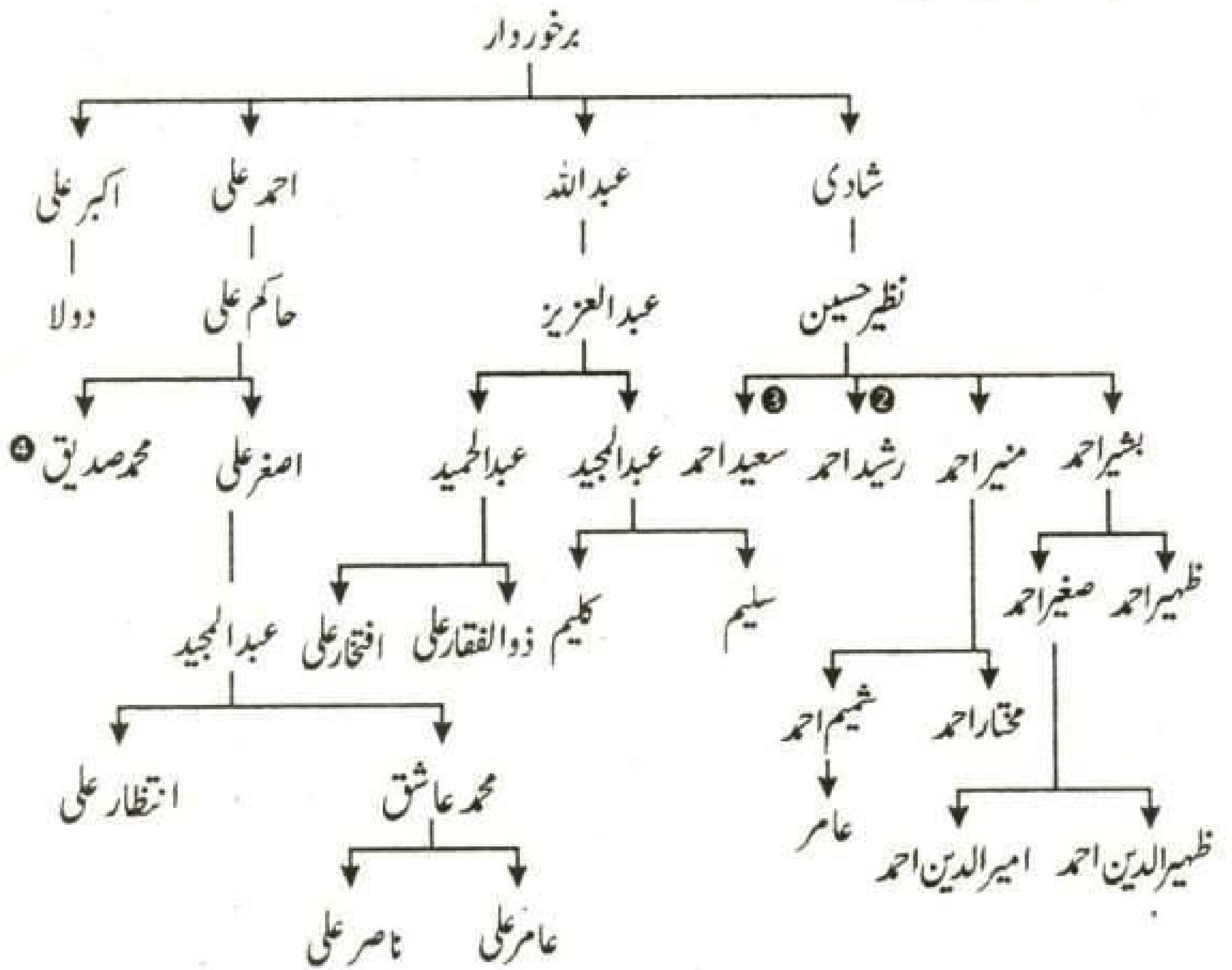
ڈاکٹر مختار احمد ماسٹر نظیر حسین کے دوسرے پسر منیر احمد کے فرزند ہیں۔ انہوں نے انجینئرنگ میں برلن (جرمنی) سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ امریکہ میں قائم ایک مشورہ کار کمپنی کے مالک ہیں۔ پاکستان بالخصوص بلوچستان میں کئی صنعتی ادارے قائم کئے عالمگیر شہرت کے صنعتی کنسلٹنٹ ہیں۔ برادری کا درد دل رکھتے ہیں اس ایڈیشن کیلئے ذاتی طور پر حاضر ہو کر مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور اس کی اشاعت کیلئے اخراجات میں تعاون کا یقین دلایا جس کی الحمدللہ ضرورت پیش نہ آئی تاہم ان کا تہ دل سے شکریہ۔

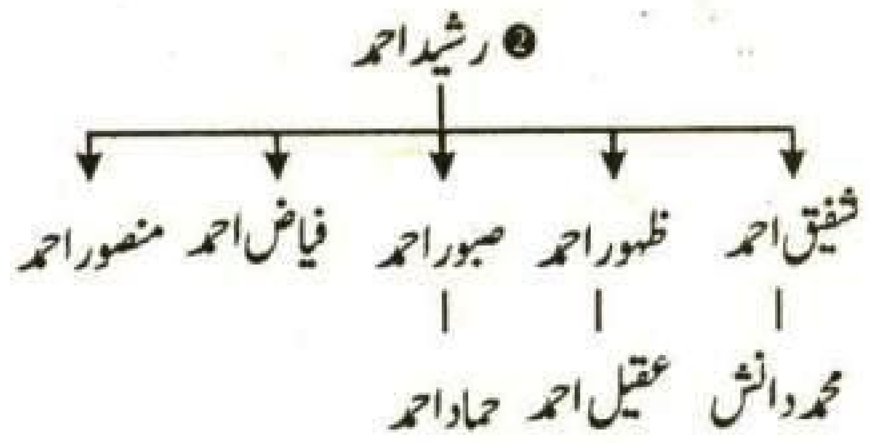
ڈاکٹر صغیر احمد اور ڈاکٹر مختار احمد کو اپنے جد امجد کی جدوجہد پر فخر ہے اور ہر دو ہمارے لئے سرمایہ افتخار ہیں مجھے یقین ہے کہ ہر دو ماسٹر نظیر حسین کی روح کی تسکین کیلئے کسی بھی اجتماعی چشمۂ فیض کی تشکیل میں یقیناً تعاون فرمائیں گے۔ آزمائش شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ ماسٹر نظیر حسین کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

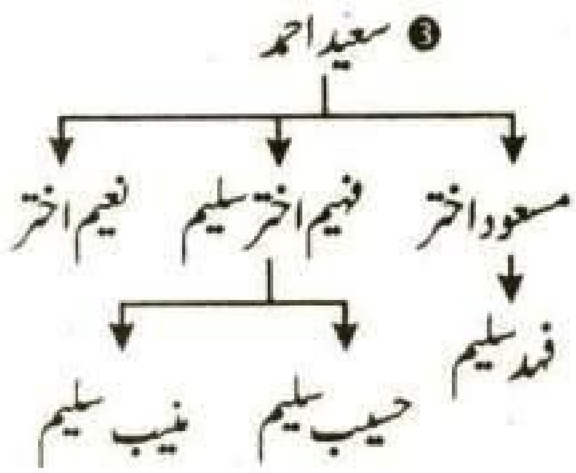
(3)بلاولی

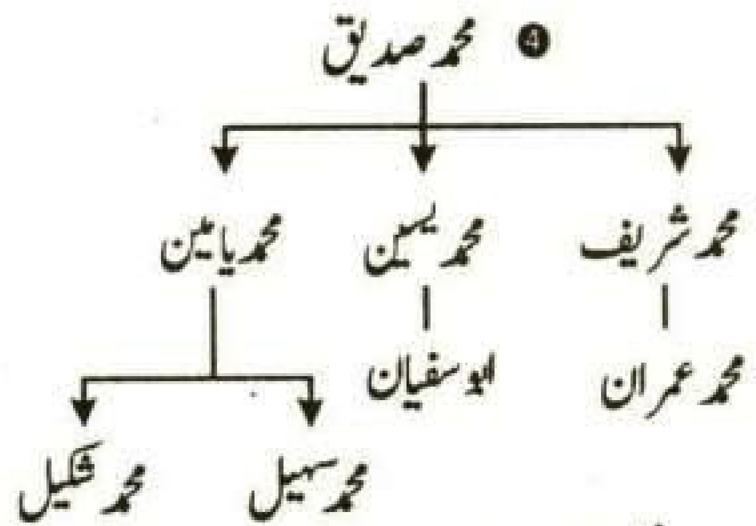
اس براوری کا یہ بہت پرانا اور مشہور گاؤں ساڈھورہ سے دس میل دور اور چھچھرولی کے نزدیک ریاست کلسیہ کی تحصیل چھچھرولی میں واقع تھا۔ اس گاؤں کے اولین آباد کار بلاول تھے۔ جن کے نام کی مناسبت سے اس کا نام بلاولی ہوا۔ یہ مغلوں کے آخری دور میں آباد ہوا خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ شہر سے کافی دور ہونے کے باوجود یہاں کے مردوزن عموماً تعلیم یافتہ تھے۔ کیونکہ عوام نے ابتدا میں ہی اس گاؤں میں پرائمیری اسکول قائم کر دیا تھا۔ جس میں لڑکے اور لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی تھیں اور چھچھرولی میں ہائی اسکول تھا۔

اس گاؤں میں جناب برخوردار کا وسیع اور باوقار خاندان تھا۔ ان کے چار لڑکے تھے اور ان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔









نظیر حسین کے والد شادی بلوچستان میں ملازمت کرتے تھے۔ نظیر حسین نے بلوچستان سے ہی میٹرک کیا اور واپس آکر چھچھرولی میں فارسی اور انگریزی کے استاد مقرر ہوئے۔ چھچھرولی ریاست کلسیہ کا سرمائی ہیڈ کوارٹر تھا وہ راجہ کے بچوں کے اتالیق بھی مقرر ہوئے۔ انہوں نے اپنے گاؤں کے معززین کی اجازت سے اپنے گاؤں میں پرائمری اسکول بنایا اور کامیابی سے چلایا۔

یہ گاؤں ماسٹر نظیر حسین اور ڈاکٹر شفیع کے اثر ورسوخ کی وجہ سے سکھوں کے حملہ سے محفوظ رہا تاہم ذیلدار محمد جمیل کے چھوٹے بھائی محمد صدیق کی بیوی راستہ میں شہید کردی گئی۔

ماسٹر نظیر حسین کے پسر کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد اس برادری کے پہلے ایم۔بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ 1946-47 میں وہ گڑ گاؤں ضلع میں سول سرجن تعنیات تھے۔ وہ برادری کی نہائت معزز شخصیت ہیں ان کے دو فرزند تھے ظہیر احمد ائرفورس میں پائیلٹ تھے اور ایک حادثہ میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کے دوسرے فرزند اس ملک کے مایۂ ناز ڈاکٹر صغیر احمد ہیں۔ وہ اپنے فن کے یکتا اور دنیا کے مشہور معالج ہیں۔ جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر سے ریٹائر ہو کر کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے دو پسران ظہیر الدین احمد اور امیر الدین احمد ہیں۔ ڈاکٹر صغیر احمد ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک ہیں ان کے دونوں لڑکے ڈاکٹر ہیں۔

ماسٹر نظیر حسین کے دوسرے پسر منیر احمد کے دو پسران ہیں۔ شمیم احمد امریکہ میں مقیم ہیں اور دنیا کی سب سے بڑی ٹائر کمپنی مچلن میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ مختار احمد پی ایچ ڈی ہیں امریکہ کی کئی بڑی کمپنیوں میں کام کرتے رہے ہیں۔ آج کل اپنی کنسلٹنٹ کمپنی چلا رہے۔ پاکستان میں کئی کارخانے قائم کیے ہیں دل کش شخصیت اور برادری کا درد رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے انجینئرنگ میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ہے۔ شمیم احمد کا بیٹا عامر جاپان میں ایک امریکن کمپنی کا منیجر ہے۔ مختار احمد صوفی عبداللطیف ملک سکھی والے کے داماد ہیں۔ سعید احمد بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہو کر فوت ہوئے۔ رینالہ خورد آباد تھے۔ اس کا پسر مسعود اختر کراچی میں فوت ہوا۔ اس کا خاندان کراچی میں رہتا ہے اس کا فہد سلیم ہے۔

اس گاؤں کے نمبر دار سعد الدین تھے۔ ان کے دو پسران نور محمد اور قطب الدین ہیں نور محمد کا محمد یوسف نمبر دار ہے جس کے تین لڑکے نور احمد، ظہور احمد اور افتخار احمد ہیں۔ قطب الدین کے تین لڑکے مسمیان اشرف علی۔ حافظ لیاقت علی اور رفاقت علی ہیں۔ حافظ لیاقت کے عبدالخالق اور محمد عاشق ہیں۔ محمد یوسف کوٹ رادھا کشن میں آباد ہیں وہ اس قصبہ کی ہر دلعزیز شخصیت ہیں ان کا پسر نور محمد ایم بی بی ایس آنکھوں کا ماہر اپنا ہسپتال کامیابی سے چلا رہا ہے جو "نور ہسپتال" کے نام سے مشہور ہے۔ ظہور احمد اور افتخار احمد کاروبار کرتے ہیں۔ قطب الدین بھی کوٹ رادھا کشن میں رہتا ہے۔ حافظ لیاقت علی امام مسجد ہے۔ رفاقت علی بھی امام مسجد اور نکاح رجسٹرار ہے حافظ لیاقت علی کے لڑکے کاروبار کرتے ہیں۔ ان کا تیسرا لڑکا محمد اسلم ایم اے پرائیویٹ ملازمت کرتا ہے۔ یہ خاندان رحیم یار خان میں مقیم ہے۔

جناب خلیفہ نجیب الدین کے تین پسران حاجی نذیر احمد، حاجی عطاءاللہ اور حافظ ثناءاللہ ہیں۔ نذیر احمد کے مسمیان نصیر احمد، ظہیر احمد، سعید احمد، قاری شبیر احمد اور محمد اقبال ہیں۔ نصیر احمد واپڈا میں ملازم ہے اور شاہدرہ میں رہتا ہے اس کا امجد نصیر ہے جو ملازمت کرتا ہے۔ اس کا احمد نصیر ہے۔ ظہیر احمد دکانداری کرتا ہے سعید احمد بی۔ ایڈ ہے اور لاہور میں ٹیچر ہے۔ شبیر احمد نیوز ایجنٹ ہے اور دھرم پورہ لاہور میں رہتا ہے۔

قاری شبیر احمد کے چار لڑکے قدیر احمد شہزاد احمد۔ مقصود اور ظہور احمد ہیں جو اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ قدیر احمد کے عبداللہ اور احتشام ہیں ظہیر احمد حلوکی میں دکان کرتا ہے اس کے چار لڑکے مسمیان منیر احمد، شکیل احمد، تنویر احمد اور عقیل احمد ہیں۔ منیر احمد دکاندار ہے اس کے لڑکے کا نام

حسن منیر ہے ہلو کی میں رہتا ہے شکیل احمد روزنامہ جنگ لاہور میں ملازم ہے اس کے بیٹے کا نام حمزہ شکیل ہے۔ تنویر اور عقیل زیر تعلیم ہیں۔ سعید احمد سکول ٹیچر ہے اس کے لڑکے کا نام یاسر ہے ہلو کی میں رہتا ہے۔ اقبال احمد سوڈھی وال میں کاروبار کرتا ہے اس کے تین لڑکے مسمیان ہارون اقبال۔ رضوان اقبال اور نعمان اقبال ہیں۔ عطاء اللہ کی کوئی اولاد نہ ہے۔ ثناء اللہ کے چار پسران ہیں۔ سیف اللہ سب سے بڑا دکانداری کرتا ہے اور ٹاؤن شپ میں رہتا ہے۔ اسکے لڑکے کا نام عمر سیف ہے۔ صبغت اللہ حلو کی میں دکاندار ہے اس کا عبدالحسیب ہے۔ انعام اللہ اور عبدالوحید پسران ثناء اللہ حلو کی میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب واجد علی ولد سعد الدین کے تین پسران مسمیان محمد یعقوب، ظفر علی رضا اور محمد علی ہیں۔ محمد یعقوب کراچی میں ایڈووکیٹ ہیں اس کے دو لڑکے مبشر اور مزمل ہیں۔ ظفر علی رضا چکوال میں کاروبار کرتا ہے اس کے تین لڑکے مدثر، مبین اور مطیب ہیں ان کی مستقل رہائش بھون میں ہے۔ محمد علی بھون میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب حسن محمد کے تین پسران فیض محمد، سعید محمد اور دوست محمد ہیں۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد محلہ رسول پورہ شیخوپورہ میں آباد ہوا۔ فیض محمد کا محمد سلیمان ہے جس کے 2 لڑکے محمد ندیم اور محمد عثمان ہیں۔ سعید محمد کے محمد رشید اور سعید احمد شاہد ہیں۔ محمد رشید کا محمد زاہد اور سعید احمد شاہد کا عدنان ہے دوست محمد کا محمد مختار ہے۔ محمد سلیمان واہ فیکٹری میں ملازم ہے۔ محمد رشید محلّہ رسول پورہ میں دکاندار ہے۔ سعید احمد شاہد االی نسیم پارک شیخوپورہ میں آباد ہے تاہم وہ 20 سال سے فرانس میں مقیم ہے وہاں اس کا وسیع کاروبار ہے عدنان فرانس میں ہی زیر تعلیم ہے۔ محمد مختار ملازمت کرتا ہے۔

جناب فتح محمد ولد احمد علی کے اصغر علی اور منظور علی ہیں۔ اصغر علی کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ منظور علی کے عبدالسلام اور منصور احمد ہیں۔ عبدالسلام پنجاب یونیورسٹی سے ریٹائر ہو کر مسلم آباد شالامار ٹاؤن میں کاروبار کرتا ہے اور وہیں رہائش پذیر ہے۔ باثر تاجر ہے اس کے رضوان الحق، فرحان الحق اور سفیان الحق ہیں۔ منصور احمد کالو کے میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ اس کے 7 پسران مسمیان ظہور احمد، روف احمد۔ غفور احمد۔ شکور احمد۔ مخدوم احمد، تیمور احمد اور انعام الحق ہیں۔

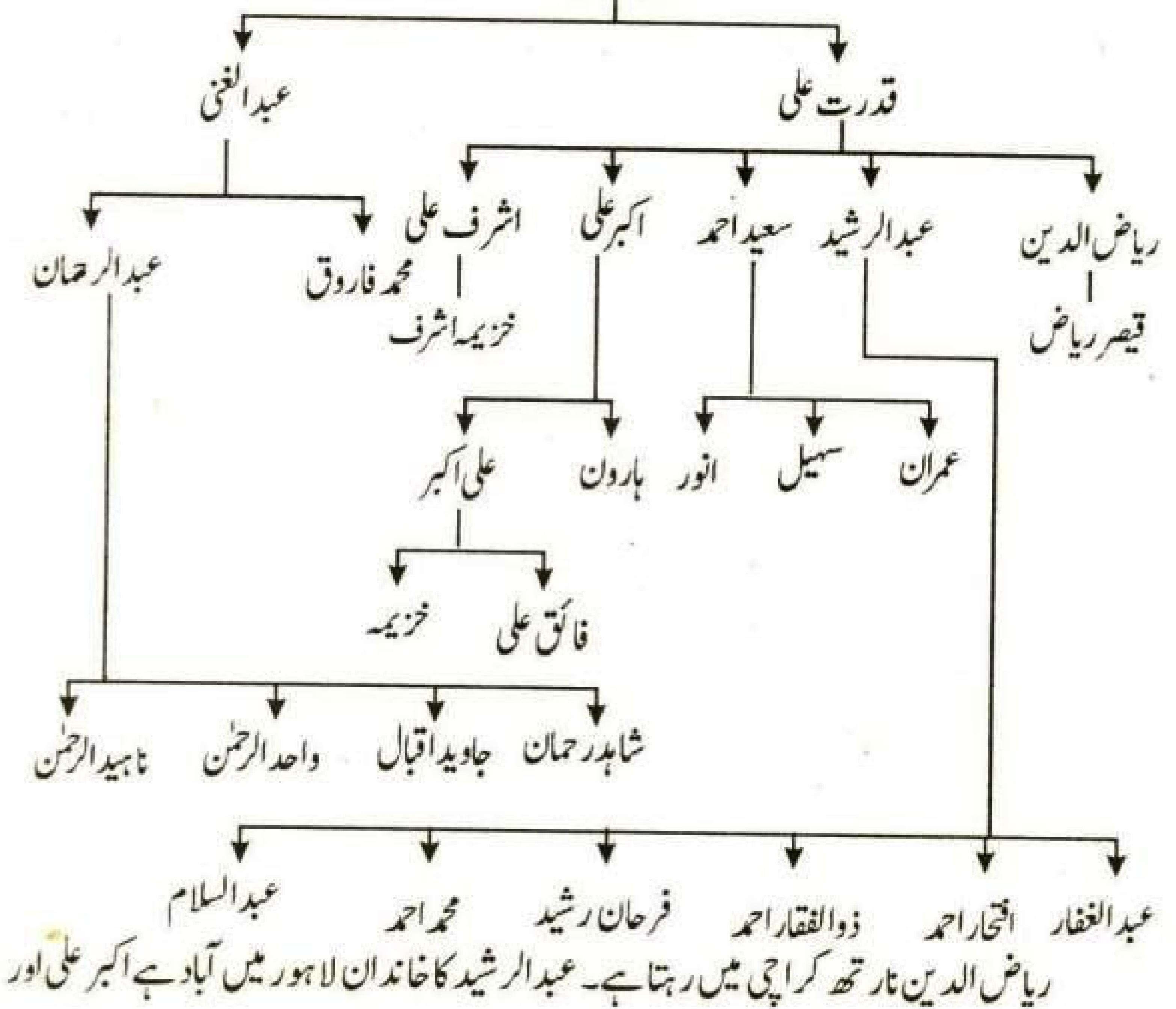
جناب علی محمد عرف علیا کے دو پسران عظیم الدین اور حسین بخش تھے۔ عظیم الدین کا عبدالطیف لاولد فوت ہوا۔ حسین بخش کے دلمیر خان، نذیر حسین اور بشیر احمد تھے بشیر احمد کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ نذیر حسین کے کبیر احمد اور شبیر احمد ہیں۔

جناب دلمیر خاں مشہور و معروف شخصیت تھے۔ نہایت تجربہ کار اور زیرک انسان ہونے کی وجہ سے گاؤں میں اہم مقام رکھتے تھے۔ اس کے دو پسران ہیں محمد یعقوب گلی نمبر 23/A مجاہد آباد مغل پورہ میں رہتا ہے۔ اور محکمہ ریلوے سے انسٹینٹ انجینئر (گریڈ 17) ریٹائر ہوا ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں۔ بڑا جاوید اختر اور اس سے چھوٹا زاہد اختر ہے جو کہ کینڈا میں مقیم ہے اور اپنا بزنس کرتا ہے۔ اس کا سلمان زاہد ہے۔ تیسر اطاہر محمود بی ایس سی ہے اور لاہور میں ملازمت کرتا ہے اسی کا نعمان طاہر ہے۔

دلمیر خان کا دوسرا لڑکا عبدالقیوم ہے۔ جو سیالکوٹ کے موضع پٹھانوالی میں مقیم ہے۔ یہ تجارت اور زراعت پیشہ خاندان ہے اس کے تین لڑکے ہیں۔ بڑا نعیم اختر فوت ہو چکا ہے۔ دوسرا نصیر اختر تجارت سے وابستہ ہے۔ چھوٹا ظہیر اختر جاپان میں ملازمت کرتا ہے۔

اس طرح دلمیر خان کا خاندان تعلیم یافتہ۔ تجارت اور ملازمت سے وابستہ خوشحال گھرانہ ہے۔

جناب نجیب الدین کا بڑا خاندان ہے اس کا شجرہ حسب ذیل ہے۔



ریاض الدین نارتھ کراچی میں رہتا ہے۔ عبدالرشید کا خاندان لاہور میں آباد ہے اکبر علی اور

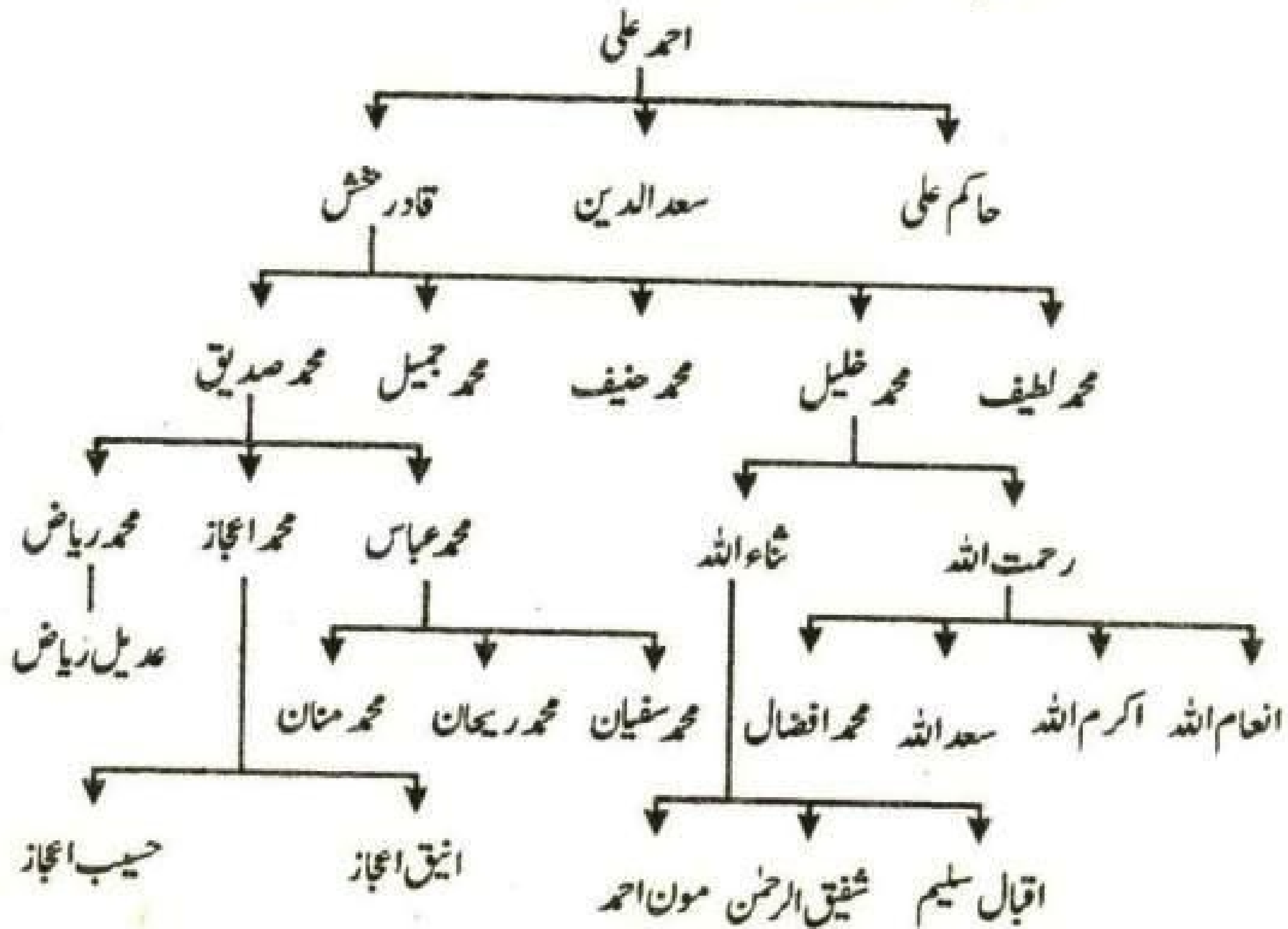
اس کے پسران جناح پارک بلاک نمبر 2 گلی نمبر 5 مکان نمبر 119 شیخوپورہ میں رہتے ہیں۔ اشرف علی بحرین میں کاروبار کرتا ہے۔ عبدالغفار ٹیکسٹائل انجینئر۔ افتخار احمد کمپیوٹر انجینئر اور ذوالفقار احمد ایم ایس سی بائیومیڈیکل انجینئر ہے۔ عبدالرحمن اور اس کا خاندان شیخوپورہ میں رہتا ہے۔

جناب فیض احمد ہجرت کے بعد قادر آباد میں آباد ہوا۔ اسکے پسر خورشید احمد کے دو لڑکے محمد اسحاق اور محمد الیاس ہیں۔ محمد اسحاق کے مدثر اسحاق۔ تصور اسحاق، منور اسحاق اور قیصر اسحاق ہیں۔ محمد الیاس کے اسد الیاس اور حسن الیاس ہیں۔

جناب قمر الدین کا خاندان بھی قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کے پسر نور احمد کے 5 لڑکے مسمیان رشید احمد، سلیم اختر، محمد مشتاق، عبدالستار اور مختار احمد ہیں۔ رشید احمد کے ندیم رشید اور فیاض رشید ہیں۔ سلیم اختر کا آصف سلیم ہے۔ عبدالستار کے مزمل، تجمل اور مبشر ہیں جبکہ مختار احمد کے افتاب احمد۔ محمد عمر اور محمد عثمان ہیں۔

جناب رحیم بخش کے پسران سراج الدین اور احمد علی ہیں۔ سراج الدین کا ریاض الحسن اور اس کا محمد اقبال ہے یہ خاندان کھمب خورد میں رہتا ہے۔ احمد علی کا خاندان پھالیہ میں آباد ہے اس کا ممتاز احمد ہے جسکے عبدالرزاق۔ ارشاد احمد اور طارق محمود ہیں۔

جناب احمد علی کے خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



یہ ملازمت پیشہ کاروباری اور خوشحال خاندان مکان نمبر 3، گلی نمبر 36 دیو سماج روڈ سنت نگر میں آباد ہے۔ محمد عباس واپڈا میں ملازم ہے۔ محمد اعجاز زرعی ترقیاتی بنک میں افسر ہے۔ محمد ریاض کا خاندان چک نمبر 1/1-R میں رہتا ہے۔

جناب حکم الدین اور اس کا پسر محمد رفیق سٹلائیٹ ٹاؤن کوئٹہ میں رہتا ہے محمد آصف ولد علی حسن اور محمد جمیل بھی کوئٹہ میں مقیم ہیں۔ محمد آصف اور محمد جمیل واپڈا میں ملازم ہیں۔

جناب ڈاکٹر محمد شفیع کا خاندان ہجرت کے بعد 128 چک تحصیل میاں چنوں میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران محمد عارف اور محمد آصف ہیں۔ محمد عارف ٹھیکداری کرتا ہے اور ملتان شہر مہربان کالونی ایم ڈی اے کے مکان نمبر 87 ڈی۔ میں رہتا ہے۔ اور محمد آصف امریکہ میں ہے۔

جناب سعید محمد کا خاندان اسلام پورہ سانده لاہور میں آباد ہے اس کا پسر سعید احمد شاہد ہے جس کا عدنان سعید ہے۔ یہ کاروباری خاندان ہے۔

جناب رکن الدین کے دو پسران عبدالغفور اور سعید احمد ہجرت کے بعد چک نمبر 128/15/L میاں چنوں میں آباد ہوئے۔ عبدالغفور کے پسران مسمیان محمد سلیم، محمد تحسین غفور اور حامد اختر ہیں۔ سعید احمد کے پسران جاوید۔ ذوالفقار نعیم اور مقصود ہیں اول الزکر دہاڑی میں سب انجینئر ہے محمد نعیم جناح ہسپتال۔ لاہور میں ڈاکٹر ہیں جاوید کے علی اور عمر ہیں جبکہ حامد اختر کے رضوان اور عثمان ہیں۔ محمد سلیم کے مظہر سلیم۔ ریحان سلیم۔ محمد عظیم اور صمد ہیں۔

جناب عبدالرحمٰن کے پسران مسمیاں حاجی علی محمد، حبیب الرحمٰن، محمد اسماعیل اور محمد حکیم تھے۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد لاہور، سرگودھا، میاں چنوں میں آباد ہوا۔ آج کل حاجی علی محمد 78 شمالی سرگودھا میں اور حبیب الرحمٰن لاہور میں مقیم ہیں۔ محمد اسماعیل اور محمد حکیم وفات پا چکے ہیں۔

حبیب الرحمٰن کے پانچ پسران عزیز الرحمٰن، فضل الرحمٰن، حمید الرحمٰن، خلیل الرحمٰن، اور شفیق الرحمٰن ہیں۔

عزیز الرحمٰن کے پسران مسمیاں حفیظ الرحمٰن، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن (لاہور) ڈاکٹر سعید الرحمٰن (لندن) لطیف الرحمٰن (لاہور) سمیع الرحمٰن (کینڈا)، بلیغ الرحمٰن (امریکہ)، اور مجیب الرحمٰن (لاہور) ہیں۔

فضل الرحمٰن کے پسران عابد سہیل ایم ایس سی، عامر سہیل آئی۔ سی۔ ایم۔ اے اور انجم سہیل ہیں۔ یہ خاندان 26 توحید پارک۔ گلشن راوی لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب عبدالمجید، فیض محمد، یوسف محمد، عبدالغفور اور محمد سلیمان پانچوں بھائی ہجرت کے بعد موضع بھون ضلع چکوال میں آباد ہوئے۔

عبدالمجید کے پسران مسمیان ناصر محمود اور عامر محمود ہیں۔ اول الذکر کے۔ڈی۔اے کراچی ٹریفک ڈیپارٹمنٹ میں انجینئر ہے۔اور اس کے دو لڑکے ارباب ناصر اور محمد علی ناصر زیر تعلیم ہیں۔ آخر الذکر کا ایک ہی لڑکا حازم محمود ہے۔ یہ دونوں بھائی کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب نور محمد کا پسر اللہ دیا ہے جس کے دو لڑکے عبداللطیف اور محمد شریف ہیں۔ عبداللطیف میاں چنوں میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے اس کا لطیف پٹرولیم سروس جی۔ ٹی روڈ پر واقع ہے۔اس کے اعجاز لطیف اور خالد لطیف ہیں۔ اعجاز کے اسد اعجاز اور فہد اعجاز ہیں۔ محمد شریف چک نمبر 128-15L میں آباد ہے اس کا محمد عامر ہے۔

جناب صدرالدین کا خاندان بھی اسی چک میں رہتا ہے۔اس کے چار پسران مسمیان محمد یوسف، نعمت علی، اشرف علی اور حافظ صغیر احمد ہیں۔ محمد یوسف کے 7 لڑکے مسمیان شبیر احمد، نذیر احمد، شفیق احمد، ظہیر احمد۔ناصر احمد، ندیم احمد اور محمد اسلم ہیں۔ نعمت علی کا سیف الرحمٰن اور اشرف علی کے شاہد علی اور عابد علی ہیں۔ حافظ صغیر احمد کا اصف ہے۔

جناب کریم الدین نمبردار کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہے اس کے دو پسران نور احمد اور فرزند علی ہیں۔ نور احمد کے کفایت اللہ اور عنایت اللہ ہیں کفایت اللہ کے عبدالوحید اور عبدالاحد ہیں۔ فرزند علی کے بدرالدین اور معین الدین ہیں۔

جناب عظیم الدین کا خاندان بھی اسی چک میں آباد ہوا۔اس کے دو پسران حاکم علی اور فیض محمد ہیں۔حاکم علی کے چھ لڑکے محمد رفیع، محمد رفیق، محمد تقی، عبدالستار، نثار احمد اور صغیر احمد ہیں۔ محمد رفیع کے محمد امتیاز اور محمد طارق ہیں۔ فیض محمد کا ڈاکٹر محمد شفیع ملتان میں رہتا تھا۔اس کا انتقال ہو چکا ہے اس کا محمد آصف ہے۔

جناب محمد رمضان کا خاندان بھی اسی چک میں مقیم ہے۔اس کے 4 پسران لیاقت علی، محمد یسین، محمد سلیمان اور عبدالرشید ہیں، لیاقت علی کے 5 لڑکے مسمیان محمد حنیظ، محمد سعید، محمد نعیم، محمد رفیق اور محمد حنیف ہیں۔ محمد حنیظ کا محمد وسیم اور محمد سعید کا محمد اسد ہے۔ محمد یسین کے چار لڑکے مسمیان محمد شفیق محمد نسیم۔ محمد ندیم اور محمد توفیق ہیں۔ محمد سلیمان کے تین لڑکے عبدالوحید، محمد زاہد۔ محمد نوید ہیں۔ وحید کے محمد سفیان اور محمد نعمان ہیں۔ عبدالرشید سبی بلوچستان میں رہتا ہے اس

کے دو لڑکے محمد ثاقب اور محمد کاشف ہیں۔

(4) بیڑ تھل

یہ گاؤں محمود پور اور پھیرو والا کے درمیان ملک کے نزدیک واقع تھا۔ نصف ملکیت سکھوں کی اور نصف ارائیوں کی تھی۔ ایک نمبردار ارائیں تھا۔

1947ء میں اس گاؤں پر ہندو سکھوں کے حملہ میں کئی اشخاص شہید اور زخمی ہوئے اور کئی خواتین اغوا ہوئیں اور کئی عورتوں نے کنویں میں چھلانگ لگا کر اپنی عزت کی حفاظت کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اسی حملہ میں بھی معجزہ یوں ہوا کہ دین محمد ولد اسرافیل شدید زخمی ہوا اس کے جسم میں بارہ خطرناک زخم آئے تاہم وہ زندہ رہا اور پاکستان آکر فروکہ میں آباد ہوا حملہ کے وقت اس کی بیوی نے کنویں میں چھلانگ لگا کر اپنی عزت بچائی۔

اس گاؤں میں جناب نتھا ولد رسول کا خاندان مشہور تھا اس کے دو پسران اسرائیل اور اسرافیل ہیں۔ اسرائیل کے جمال الدین اور عظیم الدین ہیں دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ جمال الدین کا عبدالمجید ہے۔ اسرافیل کا دین محمد ہے جس کے چار لڑکے مسمیان عبدالحمید، عبدالرشید، عبدالخالق اور عبدالواحد ہیں۔ یہ خاندان فروکہ میں آباد ہے۔

جناب امام بخش کا خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 154 شمالی میں آباد ہوا۔ اس کے پسر عبدالکریم کے دو لڑکے محمد طفیل اور محمد رفیق ہیں۔ محمد طفیل کی نرینہ اولاد نہ ہے صرف لڑکیاں ہیں۔ محمد رفیق کے محمد شفیق اور محمد اسلم ہیں۔

(5) تارو والا

تارو والا کو پچھروٹی کے راجہ نے تین سو بیگھہ اراضی عطیہ دیکر آباد کرایا تھا۔ تارو جٹ مسلمان تھا۔ اس کے نام پر اس کا نام تارو والا رکھا گیا تاہم اس میں ارائیوں کی کافی تعداد آباد تھی۔ یہ گاؤں بلاولی کا جڑواں گاؤں تھا اور پچھروٹی سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ ساڈھورہ یہاں سے سات آٹھ میل کے فاصلہ پر تھا۔

جناب رحمت اللہ کا خاندان سرانوالی میں آباد ہے اس کے پسر حکیم منظور احمد کے دو پسران محمد اسلم اور محمد اکرم ہیں۔

جناب شیر محمد نمبر دار تھا اس کے بعد اس کا بھائی فتح محمد نمبر دار رہا۔ شیر محمد کے دو پسران نیاز محمد اور عطا محمد بستی سادھانوالی نزد علی پور چٹھ میں آباد ہیں۔ فتح محمد کے تین پسران جلال الدین۔ کمال الدین اور محمد شفیع چک نمبر 78 یوسف والا ضلع اوکاڑہ میں آباد ہیں۔

جناب رحیمو۔ بو علی اور عظیم الدین حقیقی بھائی تھے۔ رحیم الدین عرف رحیمو کے تین پسران امر علی۔ حاکم علی اور محمد شفیع تھے۔ امر علی کے چار لڑکے مسمیان قطب الدین، عبدالطیف، قمر الدین اور حافظ عبدالرشید ہیں۔ قطب الدین، قمر الدین اور حافظ عبدالرشید کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ عبداللطیف کا لیاقت علی اور اس کے مبارک علی، محبوب علی اور ارمغان ہیں۔ یہ خاندان راہوالی میں آباد ہے جبکہ حافظ عبدالرشید چک نمبر 128/15-L میں آباد ہے۔ حاکم علی اور محمد شفیع کے خاندان بھی اسی چک میں آباد ہیں۔ حاکم علی کے دو پسران علی نواز اور محمد الیاس ہیں۔ علی نواز کا محمد یونس اور اس کے محمد ندیم اور محمد نعیم ہیں محمد الیاس کے چار لڑکے مسمیان اشفاق۔ افتخار۔ ذوالفقار اور نثار ہیں۔ محمد شفیع کے دو پسران عبدالغفور اور عاشق علی ہیں۔ عبدالغفور کے چار لڑکے ریاست علی، اشرف علی، انور علی اور محمد علی ہیں۔ عاشق علی کے 5 لڑکے مسمیان محمد افضل۔ محمد اسلم۔ اصغر علی۔ اکبر علی اور ارشد علی ہیں۔ بو علی کے تین پسران قاسم علی، ہاشم علی اور فتح محمد ہیں۔ قاسم علی اور ہاشم علی کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ فتح محمد کا بشیر احمد اور اس کا شوکت چک نمبر 128 میں آباد ہے۔ عظیم الدین کے فیض محمد کی نرینہ اولاد نہ ہے۔

حافظ عبدالرشید بعمر 100 سال صحت مند ہے اس کا بیان ہے کہ بارو کا خاندان موضع دھل میں آباد تھا جو رحیم الدین عرف رحیمو کی ترغیب پر اس گاؤں میں آباد ہوا۔

جناب بارو کے تین پسران نانوں۔ منگا اور شانوں تھے۔ منگا کے دو لڑکے عیدا اور الٰہی بخش تھے۔ عیدا کے مولا بخش اور نورا تھے۔ نورا لاولد فوت ہوا۔ مولا بخش کے دو پسران عظیم الدین اور حسنا ہیں۔ عظیم الدین کے دو لڑکے مسمیان ولی محمد اور نیاز محمد ہیں۔ ولی محمد کے دوست محمد، محمد ادریس اور محمد شریف ہیں نیاز محمد کا میر حسن ہیں۔ ولی محمد کا خاندان بستی سادھانوالی میں آباد ہے۔ حسنا کے تین پسران نعمت علی، فیض محمد اور دین محمد ہیں۔ نعمت علی کے تین لڑکے مسمیان یاد محمد۔ جہانگیر علی اور نذیر احمد ہیں۔ یاد محمد کے محمد سلیمان۔ محمد نثار اور محمد شفیق ہیں۔ یہ خاندان اٹاری اجیت سنگھ نزد کوٹ رادھا کشن میں رہتا ہے۔ جہانگیر علی کے لیاقت علی، شوکت علی اور شرافت علی ہیں نذیر احمد

کا ایک لڑکا کا نعیم احمد ہے۔ فیض محمد کے دو لڑکے مسمیان عبد الحمید اور محمد حنیف ہیں۔ عبد الحمید کے محمد ثاقب۔ محمد آصف، محمد کاشف اور محمد عاطف ہیں۔ محمد حنیف کے محمد فطین، محمد وکیل اور ابو بکر ہیں۔ فیض محمد کے دونوں خاندان اٹاری اجیت سنگھ میں رہتے ہیں۔ دین محمد کے تین پسران مسمیان علی شیر، عالم شیر اور محمد ایوب ہیں۔ علی شیر کے احمد علی، محمد علی، محمد اختر اور محمد ارشد ہیں۔ عالم شیر ٹیچر ہے اور اس کے سلیم الرحمٰن، نعیم الرحمٰن، ندیم الرحمٰن اور فہیم الرحمٰن ہیں۔ محمد ایوب کے محمد ساجد، محمد شاہد اور محمد راشد ہیں۔ دین محمد کے پہلے دو خاندان اٹاری اجیت سنگھ اور قصبہ گجرات میں ہیں محمد ایوب کا خاندان دریا خان میں سکونت پذیر ہے۔

الٰہی بخش کے چار پسران مسمیان علی محمد عرف علیا۔ عید محمد عرف عدی عبد اللہ اور رحیم الدین ہیں۔ رحیم الدین لاولد فوت ہوا۔ علی محمد کے دو لڑکے غلام نبی اور پیرو ہیں۔ غلام نبی کے محمد اسماعیل اور امر علی ہیں۔ امر علی لاولد ہے۔ محمد اسماعیل کا صدر الدین اور اس کے محمد یامین۔ محمد یعقوب اور محمد حنیف ہیں۔ پیرو کے دو لڑکے عمر اور عبد المجید ہیں۔ عمر لاولد ہے۔ عبد المجید کے سعید، صغیر اور حکم الدین ہیں۔ علی محمد کا جملہ خاندان چک 128۔15 ایل میں رہائش پذیر ہے۔ عید محمد کے پسر شادی کے 5 لڑکے مسمیاں قطب الدین، محمد جمیل، محمد صدیق، محمد بشیر اور محمد رشید ہیں۔

قطب الدین کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد جمیل کے محمد یونس اور محمد نصرت ہیں۔ محمد یونس کے محمد سلیم، محمد نعیم، محمد حلیم، محمد شاہد اور محمد مجاہد ہیں۔ محمد نصرت کے محمد اشفاق، محمد افتخار اور محمد عرفان ہیں۔ محمد صدیق کے محمد رفیق کے محمد عتیق اور محمد انیس ہیں۔ محمد رشید کا محمد یوسف ہے۔ یہ خاندان اسی چک میں رہتے ہیں۔

جناب عبد اللہ عرف ڈلا کے پسر عبد الکریم عرف عبدل کے لڑکے علم الدین کے دو پسر محمد علی اور عبد الغنی ہیں محمد علی کا خاندان علم الدین کالونی میاں چنوں میں اور عبد الغنی کا خاندان اسی چک میں سکونت پذیر ہے یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب ڈاکٹر محمد حفیظ ان کا بڑا لڑکا تھا جو جنرل سرجن اور ریڑھ کی ہڈی کا ماہر تھا المناک حادثہ میں حال ہی میں فوت ہو گیا ہے۔ اس کے دو لڑکے عمر حفیظ اور عثمان حفیظ ہیں۔ دوسرے نمبر پر عبد الوحید ہے تیسرا ڈاکٹر ناہید احمد اور چوتھا ڈاکٹر شاہد علی ہے دونوں پلاسٹک سرجری کے سپیشلسٹ ہیں۔ پانچویں نمبر پر عارف رضا ایم۔ ایس۔ سی ایگریکلچر ہیں۔ کاشف علی چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ چھٹے نمبر پر

ہے ساتواں عاصم رضا طالب علم ہے۔ عبدالغنی کے تین پسران مسمیان زاہد رضا، راشد رضا اور آصف رضا ہیں۔ ڈاکٹر شاہد احمد مہتاب گڑھ کے مصطفیٰ سلیمی کے داماد ہیں۔ سلیمی کی بیٹی ڈاکٹر صائمہ سلیمی کی شادی ڈاکٹر شاہد احمد سے ہوئی ہے۔

جناب قطب الدین کا خاندان بھی میاں چنوں شہر میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران محمد خلیل اور ولی محمد ہیں۔ محمد خلیل کے 3 لڑکے ہیں بڑا انوار احمد پوسٹ ماسٹر ہے اس کے بلال احمد۔ کاشف انوار اور ابرار انوار ہیں۔ دوسرا محمد طفیل ہے تیسرا خورشید احمد ہے جس کے عمبران احمد اور سبحان احمد ہیں۔ ولی محمد کے محمد اقبال، خوشی محمد۔ محمد اسلم، محمد اکرم اور عبدالغنی خالد ہیں۔ محمد اقبال کا محمد جاوید اقبال ہے۔ خوشی محمد کے کاشف، عاطف اور آصف ہیں محمد اسلم کے عامر، عمیر اور زبیر ہیں محمد اکرم کے محمد عثمان تنویر، عدنان تنویر اور عبیداللہ تنویر ہیں۔

(6) ٹبی ارائیاں

ریاست کلسیہ تحصیل چھچھرولی کا یہ گاؤں کوہ ہمالیہ کے دامن میں تھا۔ یہ خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ تحصیل جگادھری کا موضع جاگدولی مشہور گاؤں تھا۔ سکھوں کے دور حکومت میں مقامی سکھ جاگیرداروں کے ظلم وستم سے تنگ آکر چند ارائیں نوجوانوں نے اس گاؤں کے سکھ سردار کو قتل کر دیا اور بھاگ کر پہاڑ کے غاروں میں چھپ کر جان بچائی۔ حالات سازگار ہونے پر انہوں نے ٹبی ارائیاں کے نام سے اپنی بستی بسالی۔ اس کو باقروالا بھی کہتے تھے۔

اس گاؤں میں جناب نور نگ کا خاندان صاحب حیثیت تھا۔ اس خاندان کے جناب کریم الدین کا پسر گل محمد دھنورہ میں آباد ہو گیا تھا۔ تمام خاندان کا شجرہ نسب موضع دھنورہ میں تحریر ہے۔ جناب نانو کے پسر قمر الدین کا لڑکا موضع کندھالہ میں آباد ہے اور علاؤالدین وعبدل کے خاندان ٹھٹھہ خیر ومثمل میں آباد ہیں۔

جناب علی نواز اور محمد منظور کا خاندان بھی اسی ٹھٹھہ میں آباد ہے۔ علی نواز کے تین لڑکے ہیں۔ محمد منظور کے بھی تین پسران مسمیان محمد اقبال۔ لیاقت علی اور ریاست علی ہیں۔ محمد اقبال کے معاویہ اور جاوید ہیں۔ لیاقت علی کے 5 اور ریاست علی کے چار لڑکے ہیں۔

جناب شیر محمد کا خاندان سادھانوالی المعروف چورانوالی میں آباد ہے اس کے چار پسران

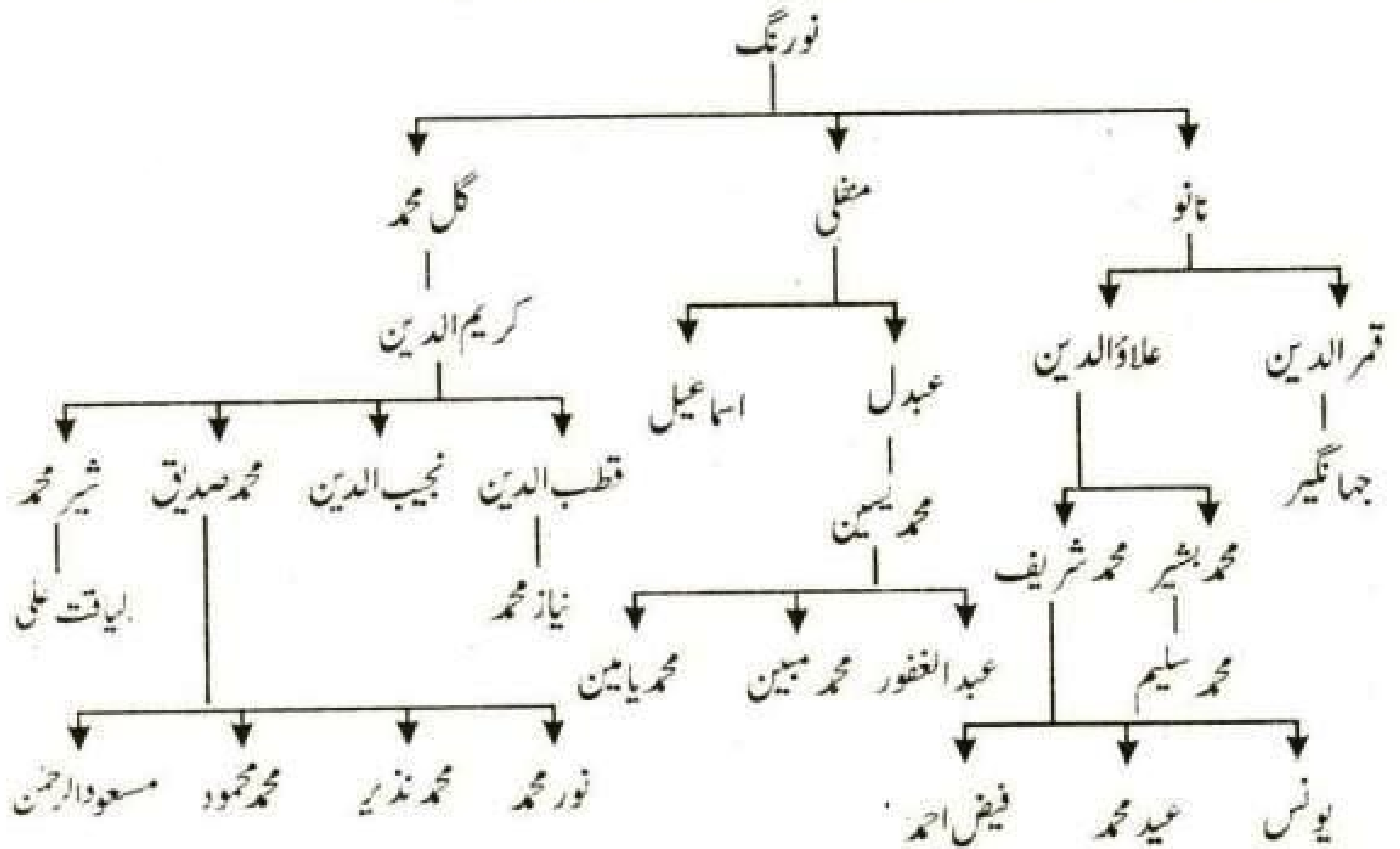
مسمیان لیاقت علی۔ ظفر علی۔ اختر علی اور حافظ شبیر ہیں۔

جناب الٰہی بخش کے دو پسران صدر الدین اور محمد دین تھے۔ صدر الدین کا خاندان چک نمبر ا۔ آر اے میں آباد ہوا وہ فوت ہو چکا ہے اس کا پسر اللہ دیا جی۔ پی۔ اوکاڑہ میں سب پوسٹ ماسٹر ہے اور صدیق نگر اوکاڑہ میں رہتا ہے اس کے تین لڑکے محمد عمران۔ محمد عرفان اور محمد فرحان ہیں تینوں زیر تعلیم ہیں۔ محمد دین لاولد فوت ہو چکا ہے۔

(7) دھنورہ

یہ گاؤں ریاست کلسیہ کی تحصیل چھچھرولی میں واقع تھا اس کے تین اطراف میں تحصیل انبالہ کے گاؤں تھے۔ تحصیل انبالہ کا گاؤں بخل پور اس کے نزدیک تھا۔ 1947ء میں محمد اسماعیل شہید ہو گئے تھے۔

اس گاؤں میں جناب گل محمد کا مشہور اور باا ثر خاندان تھا۔ جو کہ ریاست کلسیہ کے گاؤں ٹبی ارائیاں سے آکر آباد ہوا تھا ٹبی ارائیاں میں یہ خاندان جاگدولی سے آکر آباد ہوا تھا۔ مقامی سکھوں کے ظلم وجبر سے تنگ آکر جاگدولی کے چند ارائیں نوجوان، سکھ سردار کو قتل کر کے پہاڑوں میں روپوش ہو گئے تھے اور کچھ عرصہ بعد انہوں نے پہاڑ کے دامن میں اپنی بستی ٹبی ارائیاں کے نام سے آباد کر لی تھی۔ جناب گل محمد کے خاندان کا مفصل شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



جناب گل محمد قیام پاکستان سے قبل اس گاؤں میں آباد ہوا جبکہ دیگر خاندان ٹبی ارائیاں میں آباد رہا۔ گل محمد کے باہمت پسر کریم الدین کے بیٹے محمد صدیق نے تمام رکاوٹوں کو عبور کر کے بنارسی داس ہائی سکول انبالہ سے میٹرک کا امتحان نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔ اس علاقہ میں تعلیمی سہولتوں کا اس قدر فقدان تھا کہ تمام انبالہ ڈویژن میں کوئی کالج موجود نہ تھا۔ لہذا پسماندہ اور دور دراز گاؤں کا یہ ہونہار نوجوان محکمہ امداد باہمی میں بطور سب انسپکٹر ملازم ہو گیا۔ اور اپنی خداداد قابلیت کی بدولت اس محکمہ سے بطور اسٹنٹ رجسٹرار ریٹائر ہوا۔ آپ وزیر آباد میں محلّہ گلی ارائیاں والی میں رہائش رکھتے ہیں۔

جناب قطب الدین کا پسر نیاز محمد راوی ریان میں ملازم ہے اور ٹھٹھہ خیر و مٹمل میں آباد ہے۔

جناب نجیب الدین بھی اسی گاؤں میں آباد ہے جناب محمد صدیق کے پسر نور محمد محکمہ ٹیلی فون میں ڈویژنل انجینئر ہے۔ ان کا بیٹا خالد محمود ایڈووکیٹ ہے اور دوسرا بیٹا محمد خالق بی ایس سی کیمیکل انجینئر ہے۔ یہ خاندان سنت نگر کی گلی نمبر 55/B کے مکان نمبر 27/1 میں رہتا ہے۔ ان کا دوسرا پسر محمد نذیر مشہور صنعت کار ہے اور پرائم کیمیکل انڈسٹریز کا ایم ڈی ہے اور اسلام پورہ کی ابدالی روڈ کی یوسف سٹریٹ کے مکان نمبر 63/B میں رہائش پذیر ہے۔ ان کا لڑکا محمد عمران نذیر ایم بی اے ہے اور حطار کیمیکل انڈسٹریز ہری پور کا ایم ڈی ہے وہ مصطفیٰ سلیمی مہتاب گڑھ والے کا داماد ہے۔ جناب محمد صدیق کا تیسرا فرزند محمود احمد ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہے جن کا بیٹا عدنان محمود ہے۔ ان کا چوتھا پسر مسعود الرحمٰن کالا شاہ کاکو میں کیمیکل انڈسٹریز کے مالک ہیں۔ اسلام پورہ کی جناح روڈ چوہان پارک میں رہتا ہے اس کے لڑکے عامر مسعود اور کاشف مسعود ہیں۔ یہ جملہ خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوشحال ہے۔

جناب محمد اسماعیل کے پسران محمد شفیع، ولی محمد، محمد رفیق، مہدی حسن اور قمر دین ہیں یہ خاندان چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہے محمد شفیع کا پسر عبدالغفور ہے جو کہ سرگودھا میں کمشنر آفس میں اسٹنٹ ہے۔

ولی محمد کے پسران اختر علی شیرانی اور مبارک علی ہیں۔ اختر علی حبیب بنک میں آفیسر اور مبارک علی گوجرانوالہ میں کاروبار کرتا ہے۔

محمد رفیق کے پسران ذاکر، راشد علی، بشارت اور شاہد محمود ملازمت کرتے ہیں۔

مہدی حسن لاولد ہے اور قمر دین کے پسران رفاقت علی، اصغر علی اور رضوان علی ہیں۔

اس گاؤں کے جناب سراج الدین کا پسر عنایت اللہ کراچی میں رہائش پذیر ہے یہ خاندان انڈیا

سے آکر صادق آباد میں مقیم ہوا تھا مگر بعد میں کراچی منتقل ہو گیا اور آج کل نورانی بستی میں رہتا ہے۔

عنایت اللہ کے پسران گلفراز، حمید، سعید، جاوید، پرویز اور مجید ہیں۔ گلفراز کے لڑکے وقاص اور وقار گل ہیں جبکہ حمید کا عبداللہ ہے۔ یہ جملہ خاندان کراچی میں آباد ہے۔

(8) دھنوری

یہ گاؤں دھنورہ کے نزدیک تھا۔ چھوٹا سا گاؤں تھا۔

اس موضع کے مشہور و معروف خاندان "روڑہ" کے جدامجد تبریز علی عرف روڑہ تھے۔ اس خاندان کے جناب رحمت اللہ کے دو لڑکے کرم بخش اور نوازش علی تھے کرم بخش علاقہ کا مشہور و معروف سفید پوش تھا اس کے پانچ لڑکے مسمیان علم الدین، محمد شفیع، محمد یوسف، محمد صدیق اور محمد شریف ہوئے۔ علم الدین نمبردار تھا اس کے پانچ پسران مسمیان قربان علی، سلطان علی، لیاقت علی اور محمد علی ہیں۔ محمد شفیع کے بھی پانچ لڑکے شوکت علی، محسن علی، صابر علی، منظور علی اور محمد حسین ہیں۔ محمد یوسف کے تین لڑکے مسمیان محمد لطیف، محمد اقبال اور محمد رشید ہیں۔ محمد صدیق کے محمد رفیق کے تین لڑکے ہیں۔ محمد شریف کے بھی تین بیٹے ہیں۔ جبکہ نوازش علی کا نتھے خان اور اس کے محمد ذاکر، مبارک علی اور محمد ریاض شاہد ہیں۔ جناب رحمت اللہ کا یہ "روڑہ" خاندان بہت وسیع، خوشحال نہایت بااثر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔

جناب محمد شریف ہجرت کے بعد کوٹ رادھا کشن میں آباد ہوا۔ وہ تحصیل نرائن گڑھ میں کلرک تھا۔ جنگ عظیم دوم کے وقت فوج میں بھرتی ہوا اور بطور حوالدار ریٹائر ہوا۔ اس کے تین پسران مسمیان محمد سلیمان، محمد حفیظ اور محمد صغیر ہیں۔ یہ خاندان محمد خان شہید روڈ پر رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے۔ محمد سلیمان لاہور میں رہتا ہے۔ مشہور کاروباری شخص ہے۔

جناب نتھے خان بھی فوج سے ریٹائر ہو کر اب موضع ظفر کی نزد کوٹ رادھا کشن میں رہتا ہے۔

جناب نجیب الدین کا خاندان موضع کھارا ضلع نارووال میں آباد ہے اس کے دس پسران ارشاد علی، انور علی، سرور علی اور محمد امین وغیرہ ہیں۔ ارشاد علی سعودیہ میں ہے اس کے اعجاز، سجاد، شہباز اور عمران ہیں انور علی کافی عرصہ سعودیہ میں رہا ہے اب وہ ٹرانسپورٹر ہے اس کے صفدر، افضل، مدثر اور اکبر ہیں۔ صفدر سعودیہ میں ہے سرور سرگودھا میں رہتا ہے۔ محمد امین اور اس کے چھ پسران وغیرہ سعودیہ میں ہیں۔

(9) سلکھنی

شیر پور اور سلکھنی ملحقہ گاؤں تھے۔ شیر پور خالصتاً آرائیوں کا گاؤں تھا۔ سکھنی ابتداً ہندوؤں کا گاؤں تھا تاہم بعد میں اس برادری کے کئی خاندان اس گاؤں میں آباد ہو گئے اور اراضیات خرید لیں۔

جناب نبی نواز کے دو پسران سراج الدین اور نصیب الدین تھے۔ سراج الدین کے محمد شفیع اور محمد صدیق تھے۔ دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ محمد شفیع کے اختر علی اور منور علی ہیں۔ اختر علی کا خاندان میاں چنوں میں رہتا ہے اور وہ غلہ منڈی میں فوجی ٹریڈرز کے نام سے کاروبار کرتا ہے اس کے محمد اشرف اور محمد انور ہیں۔ محمد اشرف کے رضا اشرف اور شعیب اشرف ہیں۔ منور علی کے ذوالفقار علی، افتخار علی، انتظار علی، ابرار علی اور محمد عمران ہیں۔ محمد صدیق کا شوکت علی اور اس کے رفاقت علی، محمد پرویز، محمد منیر اور محمد صغیر ہیں۔ نصیب الدین کے محمد شریف اور نذیر حسین ہیں دونوں فوت ہو چکے ہیں۔ محمد شریف کا عبدالرحمان ہے۔

جناب قمر الدین ولد میراں بخش کا خاندان چونڈہ میں آباد ہوا۔ اس کے دو پسران نذر محمد اور دین محمد ہیں۔ نذر محمد زمیندارہ کرتا ہے اس کے ارشد علی اور ذوالفقار ہیں دونوں کاروبار کرتے ہیں۔ دین محمد فوت ہو گیا ہے اس کا پسر ثناء اللہ جرمنی میں ملازمت کرتا ہے۔

جناب حاکم علی کا خاندان نارنگ والی قلعہ سوبھا سنگھ میں آباد ہے۔ حاکم علی اور اس کے پسران مسمیان محمد یامین، محمد یاسین، محمد شبیر اور مولا بخش زمیندارہ کرتے ہیں۔

جناب خورشید احمد ولد صدر الدین کا خاندان بھی اسی گاؤں میں آباد ہے وہ نمبردار ہے۔ نہایت بااثر خاندان ہے اس کے چار پسر مختلف شہروں میں مصروف عمل ہیں۔

جناب الٰہی بخش کا خاندان پچو کی ملیاں ضلع شیخوپورہ میں لباد ہے اس کا پسر جیون ہے۔

جناب سراج الدین کے دو پسران احسان محمد اور منصب علی نارنگ والی میں مقیم ہیں۔

احسان محمد کے مہدی حسن اور محمد سرور ہیں جبکہ منصب علی کے یوسف، یونس، طارق اور خالد ہیں۔ اور منظور کالونی کراچی میں رہائش پذیر ہے اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب عزت علی کے دو پسران عبدالکریم اور بسو تھے جو قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ میں آباد ہیں۔ اول الذکر کے پسران منظور حسین اور نذیر حسین ہیں۔ منظور حسین کا عبدالرزاق منظور کالونی کراچی میں رہتا ہے جس کے منان، عثمان اور شمش عمران ہیں جبکہ نذیر حسین کے ذوالفقار اور شمشاد ہم . بسو کے لطف اور خلیل ہیں۔

(10) سلیم پور

سلیم پور نام کے کئی مواضعات تھے۔ تحصیل نرائن گڑھ کی فہرست مواضعات میں سلیم پور نمبر شمار 116 پر درج ہے۔ اس تحصیل میں یہ گاؤں نمبر شمار 38 پر درج ہے۔

اس تحصیل میں اس گاؤں کو سلیم پور کو ہی کہتے تھے یہ پہاڑ کے دامن میں واقع تھا۔ بعض معمر بزرگوں نے تحریر کیا ہے کہ اسی گاؤں کو سندر سلیم پور بھی کہتے تھے۔ کیونکہ یہ گاؤں سندر پور سے ملحقہ تھا۔ محکمہ مال کے ریکارڈ میں سلیم پور کو ہی درج ہے۔

دونوں مواضعات کے خاندانوں کو یکجا کر کے اس تحصیل میں تحریر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اکثر تحریروں سے واضح نہ ہوتا تھا کہ وہ کس سلیم پور سے متعلق ہیں۔ تحصیل کا نام بھی مختلف تحریر تھا۔ بہر حال اس پر مزید تحقیق اور وضاحت کی ضرورت ہے۔

سلیم پور اور سندر پور میں ایک برساتی ندی حد فاصل تھی۔ سندر پور کی دو بستیاں تھیں۔ ایک بستی میں مسلمان راوت آباد تھے اور دوسری میں مسلمان گوجر رہتے تھے۔ یہ گاؤں تحصیل جگادھری میں واقع تھا۔ اس گاؤں کی اراضی کے مالک بلاس پور کے راجپوت تھے۔

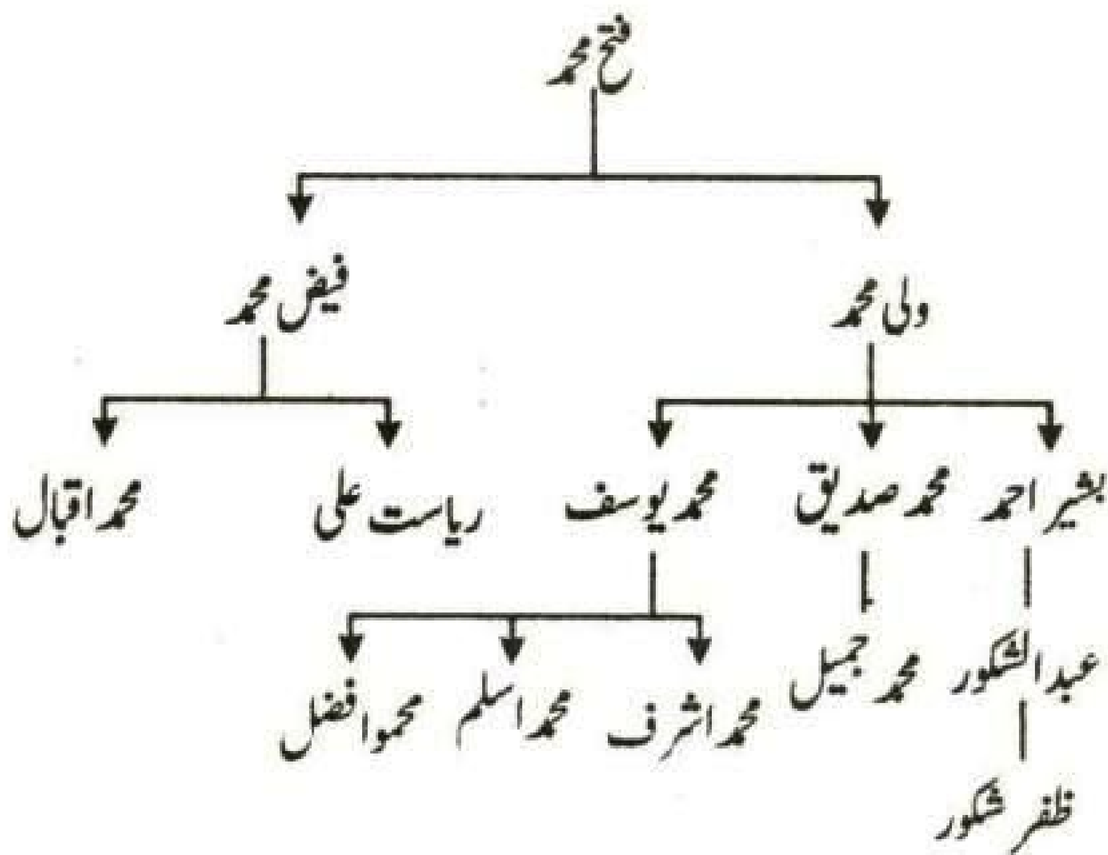
سلیم پور میں آرائیں آباد کاروں نے دوسرے مواضعات سے اپنے رشتہ داروں اور تعلق داروں کو بلا کر اس گاؤں میں آباد کیا اور اپنے زیر قبضہ اراضی میں سے نئے آباد کاروں کو اراضی دی۔ اس طرح گاؤں میں ارائیوں کی اکثریت ہو گئی۔ ارائیوں کے علاوہ گاؤں میں درکھان، لوہار، پنجہ فقیر امام مسجد اور بھٹیوں کے بھی چند خاندان آباد تھے جو دراصل میراثی تھے۔ اس گاؤں میں ارائیوں کے ابتدا چار خاندان آباد ہوئے تھے۔

اس گاؤں میں اللہ دیا ولد مولا بخش کا مشہور خاندان تھا۔ مولا بخش کے تین پسران میں سے صرف اللہ دیا کی اولاد ہے جناب اللہ دیا کے پانچ پسران ہیں۔ نصیر الدین شرق پور میں رہتا ہے۔ دوسرا لڑکا منصب علی ہے جس کا بڑا لڑکا آصف علی کاروبار کرتا ہے جبکہ دوسرا لڑکا عارف علی سٹور آفیسر ہے یہ خاندان ٹاؤن شپ کے بلاک نمبر 2، مکان نمبر 20۔ بی۔ امیں قیام پذیر ہے۔ ان کے تیسرے پسر اصغر علی اپنے لڑکے محمد سلیم کے ہمراہ شرق پور میں آباد ہے جناب اللہ دیا کا چوتھا لڑکا اختر علی ہے جس کے چار پسران مسمیان شبیر احمد، منیر احمد، بابر علی اور محمد ادریس ہیں۔ منیر احمد کاروبار کرتا ہے۔ شبیر احمد سعودیہ میں ہے۔ اللہ دیا کا پانچواں پسر ڈاکٹر نثار احمد قادری ہے۔ یہ مشہور ڈاکٹر ٹاؤن شپ میں

کوٹھی نمبر A-468-I میں مقیم ہے اس کے پسران عامر نثار، اطہر نثار اور فیصل نثار کاروبار کرتے ہیں اور انتہائی ملنسار اور متمول خاندان ہے۔ مولا نخش ولد شمس الدین علیحدہ خاندان ہے۔

جناب عبدالعزیز کا خاندان قادر آباد میں مقیم ہے۔ اس کے دو پسران مسمیان یونس علی اور ریاست علی ہیں۔ یونس علی کے محمد وقاص اور محمد اویس ہیں جبکہ ریاست علی کے محمد اشرف، محمد اسلم اور شرافت علی ہیں۔

جناب فتح محمد کے خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



جناب بشیر احمد کاروبار کرتے ہیں ان کا پسر عبدالشکور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہے جو 64 جناح بلاک اعوان ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے۔ محمد جمیل شاہ بندر میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد اشرف ملتان میں ریلوے میں ملازم ہے۔ محمد اسلم 18 گریڈ کا ملازم ہے۔ مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں رہتا ہے۔ محمد افضل، ریاست علی اور محمد اقبال شاہ بندر میں کاروبار کرتے ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ کاروباری باعزت خاندان ہے۔

جناب نذیر حسین کا ایک ہی پسر محمد منشی ہے جس کے پسران محمد جمیل، محمد حبیب، محمد منیر اور محمد زبیر ہیں اور گجرات شہر میں آباد ہیں۔

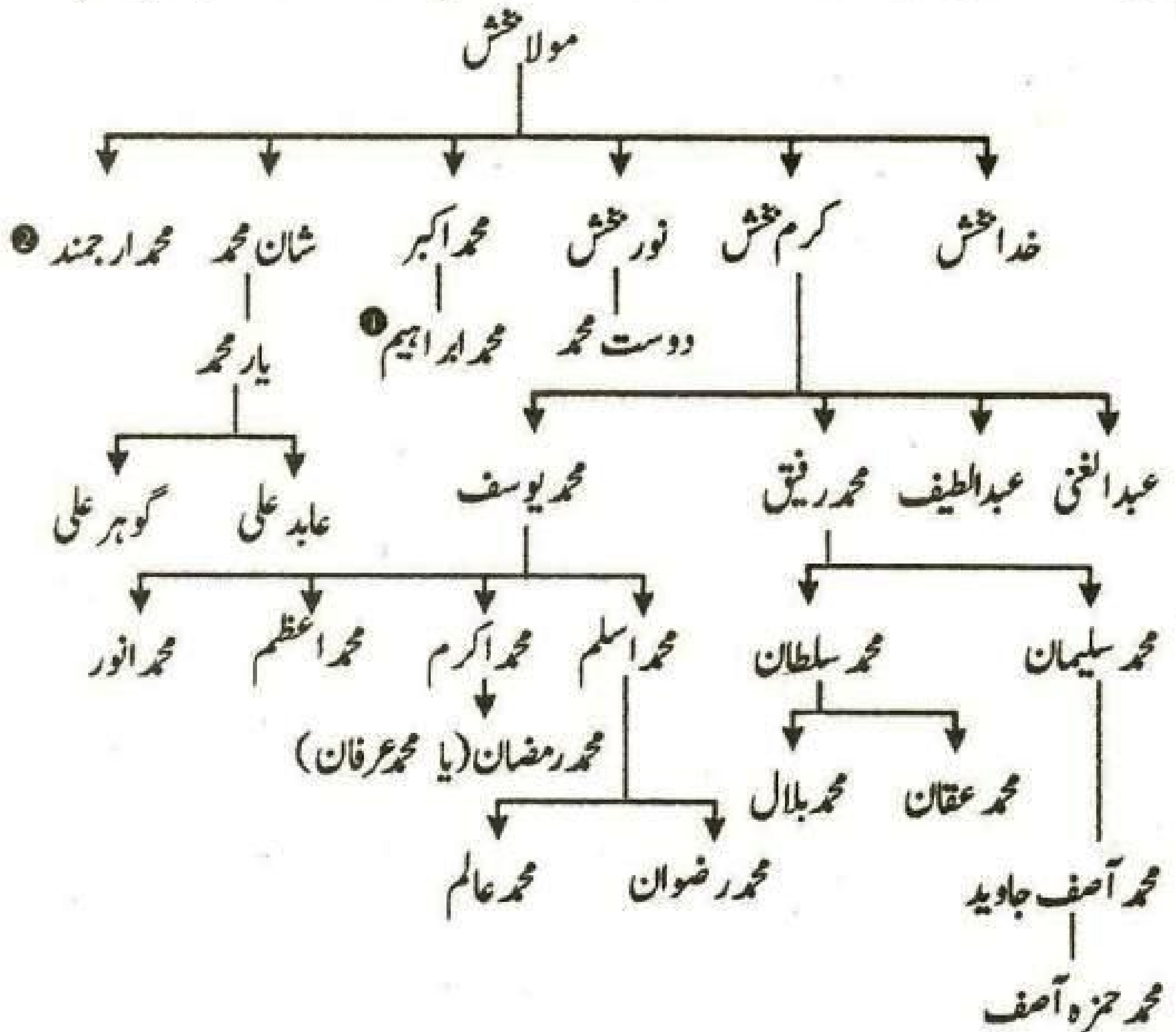
محمد جمیل کے پسران محمد حسن، محمد عادل نیوی ڈالمیاں کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔

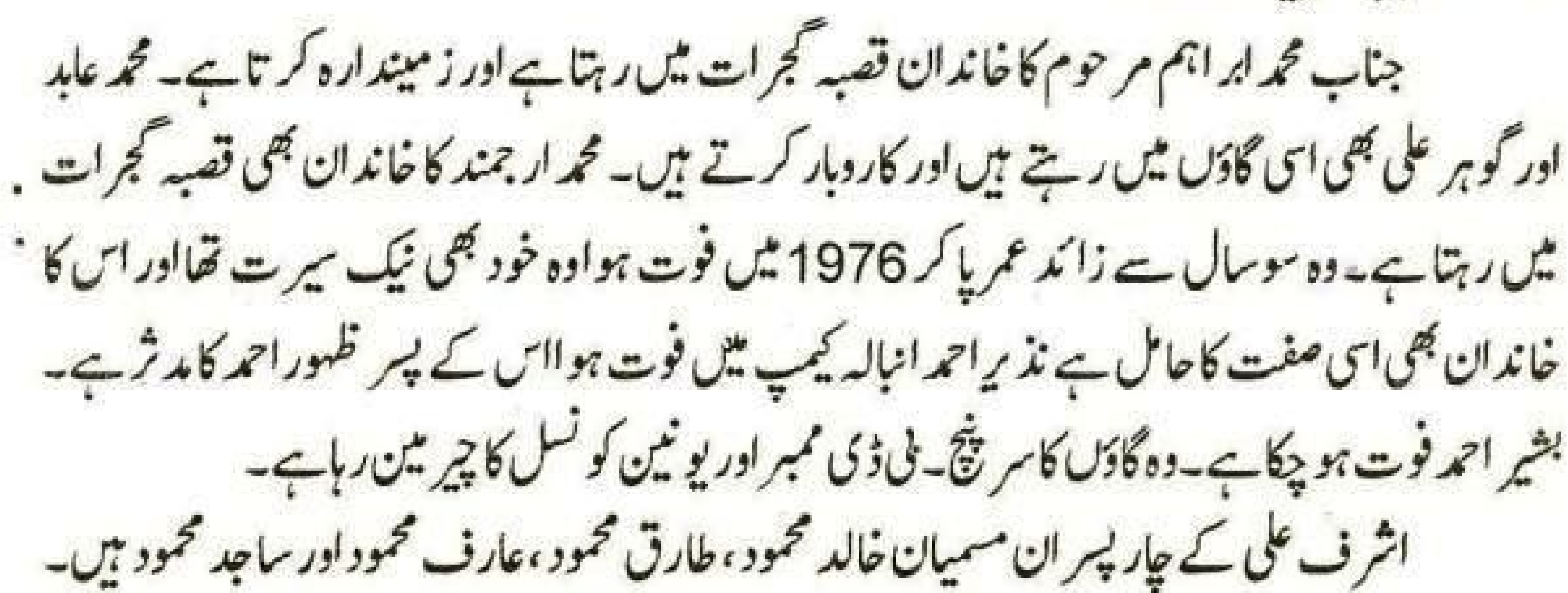
جناب محمد یوسف کا محمد رفیق اور اس کے محمد طارق۔ محمد شفیق اور محمد عارف ہیں ہجرت کے

بعد یہ خاندان اناری جیت سنگھ میں آباد ہوا۔ محمد طارق کے عدیل طارق اور عدنان طارق ہیں۔ محمد شفیق کے عمر شفیق اور ذیشان شفیق ہیں۔ محمد عارف کے عمیر عارف اور عزیر عارف ہیں یہ خاندان اب راولپنڈی میں رہائش پذیر ہے اور کاروبار کرتا ہے۔

جناب بہار علی کا خاندان بہت ہی وسیع ہے۔ مختلف اضلاع اور شہروں میں آباد ہے۔ صوبیدار میجر عبدالخالق اور الحاج جلال الدین کی کاوش اور جستجو کے باعث تمام خاندان کا مفصل شجرہ معلوم ہو گیا ہے۔ ریٹائرڈ پٹواری حکم الدین کے مہیا کردہ شجروں سے جو ابہام پیدا ہوا تھا وہ بھی دور ہو گیا ہے۔ ہر دو مذکورہ بالا احباب کا شکریہ۔

جناب بہار علی کا خاندان موضع پہاڑی پور سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوا تھا۔ اس کا ایک لڑکا شمس الدین تھا جس کے چھ پسران مسمیان اللہ بخش لاولد، میراں بخش، گلاب، مہتاب، بہادر علی اور نبی بخش تھے۔ میران بخش کے چھ لڑکوں مسمیان مولا بخش، شامی، مادی، ولی محمد، قاسم علی اور نور محمد میں سے صرف مولا بخش کی اولاد موجود ہے جس کا شجرہ حسب ذیل ہے۔





خدا بخش کی نرینہ اولاد نہ ہے تاہم اس کی دختران کی اولاد ہے عبدالغنی، محمد عبدالطیف اور محمد رفیق چک 1 آر اے رینالہ خورد میں آباد ہیں۔ عبدالغنی اور عبدالطیف کی اولاد نیرینہ نہ ہے۔ محمد سلیمان فوت ہو چکا ہے وہ اے جی افس میں ملازم تھا اس کا لڑکا بھی اسی دفتر میں ملازم ہے۔ یہ خاندان مکان نمبر 133 چوہان پارک شکیل سٹریٹ میں رہائش پذیر ہے۔ محمد سلطان بھی اسی دفتر میں ملازم ہے اور مکان نمبر 419۔ڈی۔2۔ٹاؤن شپ میں رہتا ہے۔ محمد یوسف ٹاؤن شپ کے بلاک نمبر 2 مکان نمبر 35۔بی۔1 میں رہتا تھا فوت ہو چکا ہے۔ محمد اسلم محکمہ صحت سے ریٹائر ہو چکا ہے۔ محمد اعظم کاروبار کرتا ہے۔ جبکہ محمد انور کارپوریشن میں ملازم ہے۔ محمد آصف جاوید ایم اے ہے اس کی بیگم محترمہ خالدہ آصف ایم ایس سی باٹنی ہے اور وہ کنٹونمنٹ کے آرمی پبلک اسکول لاہور کی پرنسپل ہے۔ دوست محمد کی نیرینہ اولاد نہ ہے۔ تاہم اس کی دختران صاحب اولاد ہیں۔ محمد ابراہیم فارسی کے فاضل اور مشہور ہر دلعزیز استاد تھے۔

جناب محمد ابراہم مرحوم کا خاندان قصبہ گجرات میں رہتا ہے اور زمیندارہ کرتا ہے۔ محمد عابد اور گوہر علی بھی اسی گاؤں میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ محمد ارجمند کا خاندان بھی قصبہ گجرات میں رہتا ہے۔ وہ سو سال سے زائد عمر پا کر 1976 میں فوت ہوا وہ خود بھی نیک سیرت تھا اور اس کا خاندان بھی اسی صفت کا حامل ہے نذیر احمد انبالہ کیمپ میں فوت ہوا اس کے پسر ظہور احمد کا مدثر ہے۔ بشیر احمد فوت ہو چکا ہے۔ وہ گاؤں کا سرپنچ۔ بی ڈی ممبر اور یونین کونسل کا چیرمین رہا ہے۔

اشرف علی کے چار پسران مسمیان خالد محمود، طارق محمود، عارف محمود اور ساجد محمود ہیں۔

یہ خاندان بھی اسی قصبہ میں رہتا ہے خالد محمود چیئرمین یونین کونسل اور وائس چیرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ رہا ہے۔ دانشور اور ہر دلعزیز ہے خالد محمود کے رضوان خالد، حافظ کامران خالد اور سلیمان خالد ہیں۔ طارق محمود کے نعمان طارق۔ ارسلان طارق اور عثمان طارق ہیں۔ طارق محمود زمیندارہ کرتا ہے۔ عارف محمود ایم اے انگلش ہے۔ تاہم وہ کاروبار کرتا ہے۔ ساجد محمود ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے اور علاقہ کا مشہور معالج ہے۔ اس کا ذاتی ہسپتال ہے عارف محمود کے دانش محمود اور شماس محمود ہیں۔

عظمت علی کا خاندان بھی اسی قصبہ میں آباد ہے۔ شفقت علی اور فرحت علی دکانداری کرتے ہیں۔ زبیر علی زیر تعلیم ہے۔ نصرت کے تینوں لڑکے زیر تعلیم ہیں۔

جناب جلال الدین کا بڑا خاندان ہے اور اسی قصبہ میں سکونت پذیر ہے اس کے 5 پسران مسمیان شاہد علی، زاہد علی، ناصر علی، طاہر علی اور عامر علی ہیں، شاہد علی ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے۔ وہ مظفر گڑھ میں ایک اعلیٰ تعلیمی ادارے کا مالک ہے اس کا ایک لڑکا ہے زاہد علی بی۔ ای الیکٹریکل ہے۔ اس نے ایم ایس سی نیوکلر سائنس میں کیا ہے اور پی۔ این۔ ایس۔ ٹی۔ آئی۔ سی۔ ایچ میں سینیر انجینئر گریڈ 19 ہے۔ اس کے حافظ عمر زاہد۔ حافظ عمار زاہد، عمر زاہد، عزیز زاہد اور عبداللہ عظام ہیں۔ ناصر علی ایم اے اردو ایم اے اسلامیات ہے اور لانڈھی کراچی میں سہیل اکیڈمی میں تعینات ہے۔ طاہر علی پارکو میں ملازم ہے اس کے دو لڑکے اسامہ اور خذیفہ ہیں۔ طاہر علی بی ایس سی میتھ ہے اور قصبہ گجرات میں ایک ہائی اسکول کا مہتمم مالک ہے۔

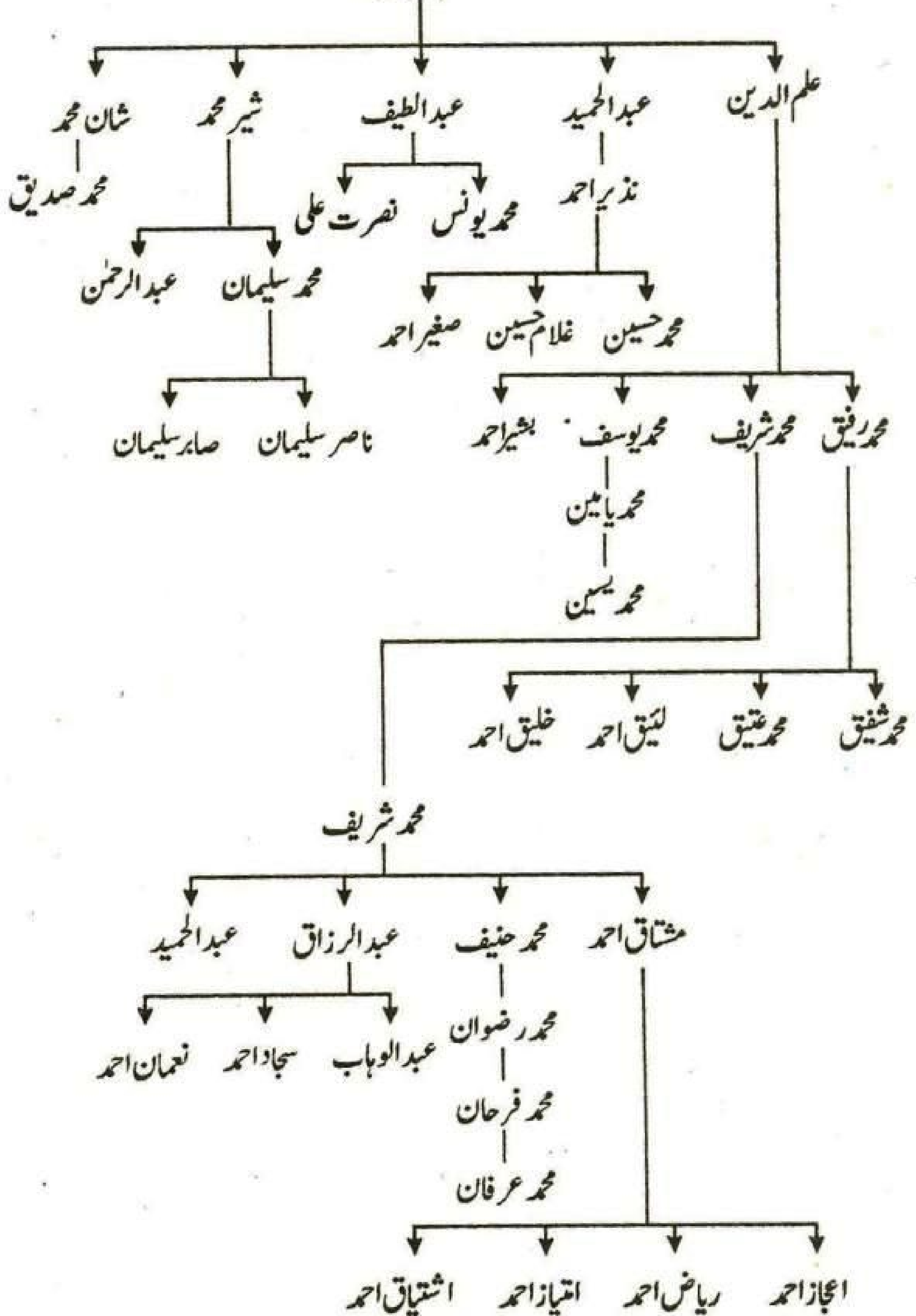
جناب مہربان اللہ کا ذہین اختر ایم ایس سی ایگری کلچر ہے۔ عبدالرحمان ایئر فورس سے ریٹائر ہوا ہے اس کے تین پسران مسمیان ضیاء الرحمٰن، عبدالرحمٰن، حسیب الرحمٰن ہیں۔ محمد ظفر فوت ہو چکا ہے اس کے تین پسران مسمیان مظہر اقبال، اظہر اقبال اور وسیم اقبال ہیں۔ مظہر اقبال زمیندارہ کرتا ہے دیگر زیر تعلیم ہیں۔

عابد علی ولد یار محمد کے دو پسران محمد عامر محمد عدنان ہیں۔ اس کے بھائی گوہر علی کے چھ پسران مسمیان محمد سعید، محمد رشید، محمد صدیق، محمد شفیق، محمد رفیق اور محمد راشد ہیں۔ محمد سعید ٹیچر ہے۔ اس کے چار لڑکے وقاص احمد، حماس احمد، علی احمد وغیرہ ہیں۔

یہ جملہ خاندان انتہائی بااثر اور متمول ہیں۔ جناب جلال الدین نے نہ صرف میری رہنمائی فرمائی بلکہ ان کا تعاون بھی مجھے حاصل رہا۔ جس کے لئے ان کا بے حد ممنون ہوں۔

جناب گلاب ولد شمس الدین کے واحد پسر ہاشم علی کا خاندان ہجرت کے بعد بستی ماڑی چاہ (بیری والا) موضع درویش محمد ڈاکخانہ جھانگی والی میں آباد ہوا۔ یہ بستی بہاولپور سے 9 کلو میٹر دور ہے

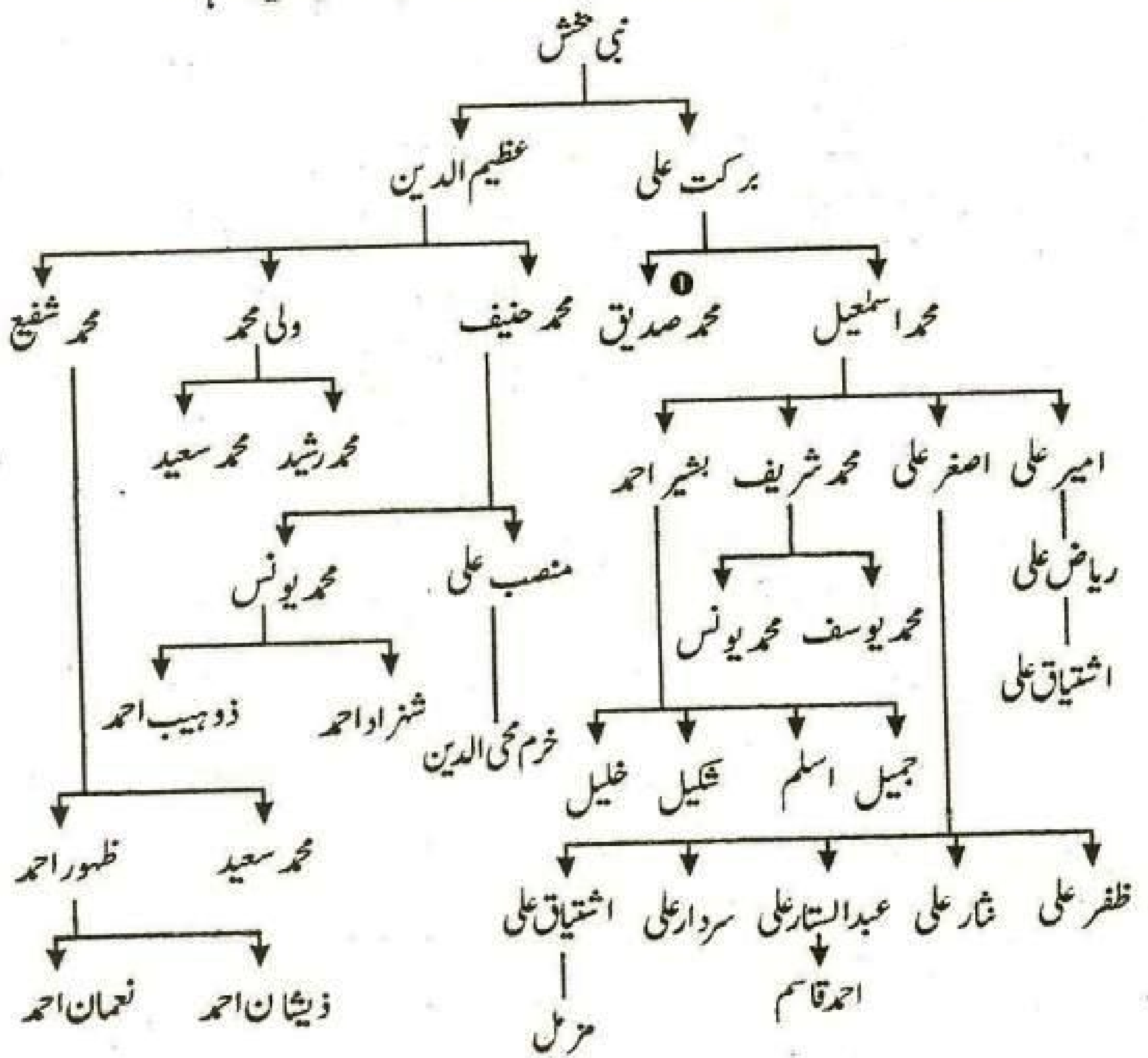
اس خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے

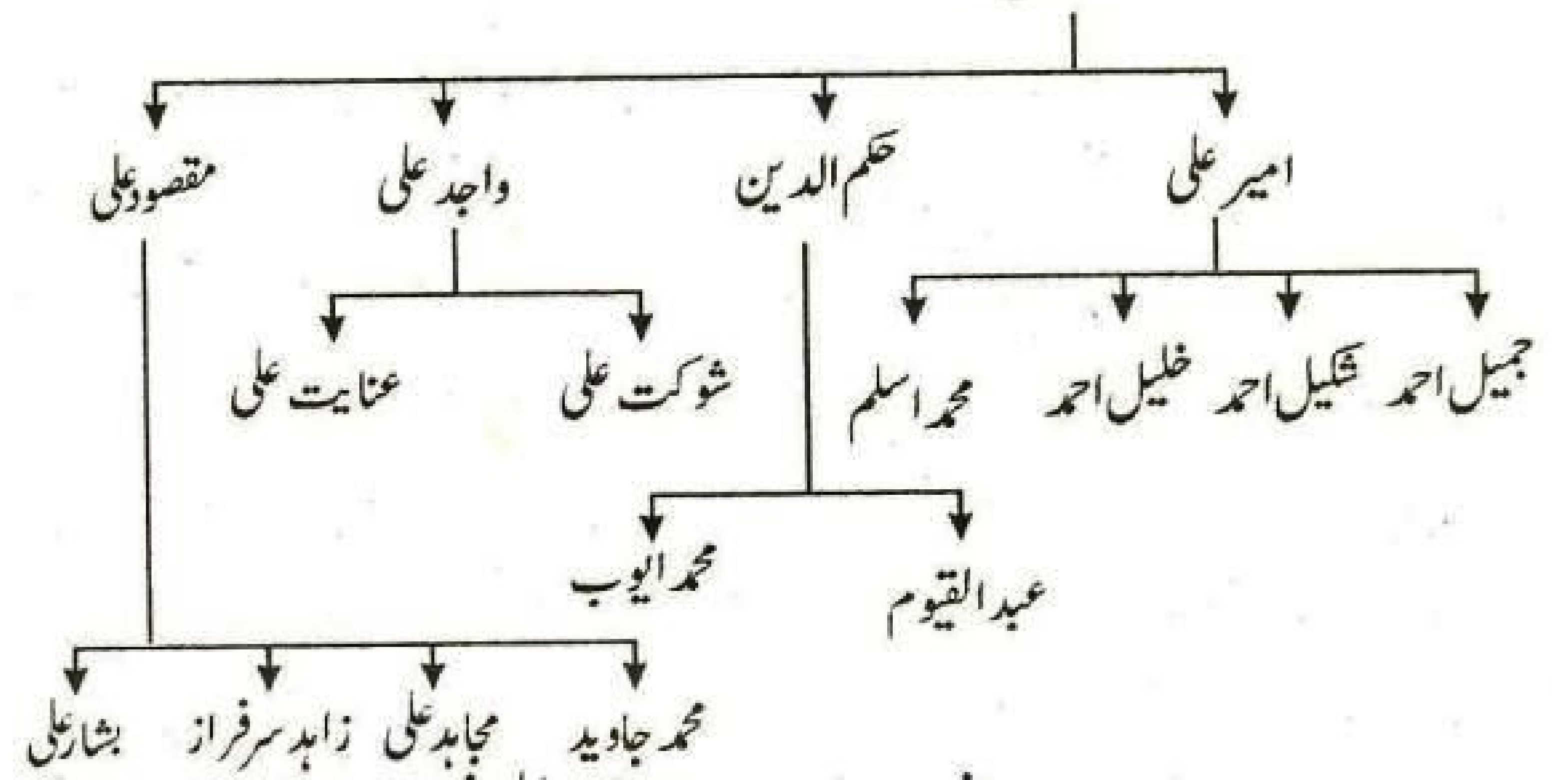


شفیق احمد اور عتیق احمد بہاولپور میں کاروبار کرتے ہیں ان کی بجلی کے سامان کی دکانیں ہیں۔ شفیق احمد کے تین لڑکے ہیں۔ نام معلوم نہیں ہو سکے۔ محمد شریف کا پسر مشتاق احمد ڈسٹرکٹ کورٹ بہاولپور میں ایک وکیل کا کہنہ مشق کلرک ہے اس کا لڑکا اعجاز احمد چشتیاں میں سول جج کا سٹینو گرافر ہے۔ محمد حنیف گورنمنٹ کامرس کالج بہاولپور میں لیکچرار ہے۔ عبدالحمید کامرس کالج یزمان میں کلرک ہے۔

محمد یامین ولد محمد یوسف موضع درویش محمد میں مدرس ہے۔ محمد حسین فوج سے ریٹائر ہوا۔ غلام حسین اسلامیہ یونیورسٹی میں ملازم ہے اور صغیر احمد زرعی انجینئرنگ کے شعبہ میں ملازم ہے۔ محمد یونس ولد عبداللطیف ایک وکیل کا کلرک اور نصرت علی سنٹرل لائبریری میں کلرک ہے محمد سلیمان ولد شیر محمد واپڈا میں ملازم تھا۔ فوت ہو چکا ہے۔ عبدالرحمٰن محکمہ جنگلات سے ریٹائر ہوا ہے۔ محمد صدیق ولد شان محمد کنٹونمنٹ بورڈ میں ملازم ہے۔

جناب نبی بخش ولد شمس الدین ولد بہار علی کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔





اس خانان کا بیشتر حصہ موضع جھامکے نزد فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں آباد ہے حاجی حکم الدین ریٹائیرڈ پٹواری ہے۔ مقصود علی نمبردار ہے اس کا اور عظیم الدین کا خاندان افضل آباد نزد کوٹ رادھا کشن میں رہتا ہے۔ محمد شفیع کا خاندان چک نمبر 1 ر آر۔اے رینالہ خورد میں رہائش پذیر ہے۔ یہ خوشحال اور متمول خاندان ہے۔ حکم الدین پٹواری کا یہ موقف غلط ہے کہ نبی بخش، مولا بخش، ہاشم علی اور حسن علی حقیقی بھائی تھے۔بلکہ یہ خاندان شمس الدین کے خاندان کی شاخیں ہیں اور مولا بخش اصل میں میراں بخش شمس الدین کا پسر تھا۔ منصب علی ریلوے سے ریٹائر ہو کر کوٹ رادھا کشن میں آباد ہے۔ محمد یونس 217 شیر شاہ بلاک نیو گارڈن ٹاؤن میں آباد ہے۔ آپ نہایت ہی پرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ ملنساری اور انکساری سے مالا مال ہیں۔ برادری کی فلاح و بہبود کیلئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں انجمن کے فعال عہدیدار ہیں۔ چارٹرڈ بنک میں ملازم ہے اس کا پسر شہزاد احمد ایم بی اے چارٹرڈ بنک میں آفسر ہے۔

ولی محمد کا خاندان افضل آباد کوٹ رادھا کشن میں رہتا ہے۔ محمد شفیع کا خاندان بھی کوٹ رادھا کشن میں رہائش پذیر ہے۔ ظہور احمد گورنمنٹ کالج شاہدرہ میں پروفیسر ہے۔

جناب حسن محمد بھی بہار علی کے خاندان سے منسلک ہے۔ انتہائی کوشش کے باوجود اس کے مکمل کوائف حاصل نہ ہو سکے۔ یہ خاندان گوجرانوالہ کے کسی گاؤں میں آباد ہے۔ حسن محمد کے دو پسران قطب الدین اور دین محمد ہیں۔ قطب الدین کے 5 لڑکے نواز علی۔ عبد العزیز۔ عبد المجید عبد الحمید اور عبد الرشید ہیں۔ دین محمد کے دو لڑکے عبد المجید اور عبد الحمید ہیں۔

(11) کپوری خورد

یہ گاؤں ریاست کلسیہ کی تحصیل چھچھرولی کے قریب واقع تھا۔ یہ مخلوط آبادی کا چھوٹا سا گاؤں تھا جس میں پچیس تیس گھر آرائیں برادری کے تھے۔ سکھوں کے دس پندرہ گھر تھے نمبرداری سکھوں کی تھی۔

یہ گاؤں ہندو آبادی میں گھرا ہوا تھا۔ 1947ء میں ہندو سکھوں نے اس گاؤں کے کئی مرد وزن شہید کئے۔ کئی خواتین نے اپنی عزت بچانے کے لئے گاؤں کے کنویں میں کود کر شہادت حاصل کی۔

شہید ہونے والوں میں جناب عظیم الدین کی بیوی، ایک بیٹا، والدہ، جامو اور اس کی بیوی، نجیب الدین اور اس کی دو بیٹیاں، جانی، اس کی بیوی اور بیٹا عبدالحمید، رحم نواز و حافظ محمد ابراہیم، نھتو اس کی بیوی اور بیٹا جان محمد و مولوی عبدالرشید کی بیوی اور دو بیٹیاں اور محمد رفیق کی والدہ شامل ہیں۔

زندگی اور موت سے متعلق معجزے ہر زمانہ میں ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے معجزانہ طور پر بچالیتا ہے۔ عظیم الدین ولد عبدالکریم اس گاؤں کے مشہور شخص تھے وہ حملہ کے وقت جان بچانے کے لئے گھر سے نکلے ان کو تین گولیاں لگیں۔ اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ حملہ آور ان کو مردہ سمجھ کر آگے نکل گئے ان کی بیوی ایک بیٹے کو پیچھے چھوڑ کر چھوٹے بیٹے کو گود میں لے کر آگے بڑھی تو بلوائیوں نے دونوں کو شہید کر دیا۔ جو بیٹا پیچھے رہ گیا تھا وہ ننھا بلوائیوں سے محفوظ رہا اور چند سال کا یہ کمسن باپ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد بارش آگئی اور عظیم الدین کو ہوش آگیا وہ اپنے بیٹے کو لے کر گنے کے کھیت میں چھپ گیا رات کو یہ دونوں ساڈھورہ پہنچ گئے۔ عظیم الدین پاکستان آکر چک نمبر 127 جنوبی میں آباد ہو اور ان کا بچ جانے والا بیٹا عبدالحمید اے وی پی یونائیٹڈ بنک ہے۔ معجزانہ طور پر بچنے جانے والا یہ بچہ اب اپنے چار ہونہار پسران کے ہمراہ ساندہ خورد میں آباد ہے۔ عظیم الدین ابتدا چک نمبر 127 جنوبی میں آباد ہوئے اور اب اپنے پسر کے ہمراہ لاہور میں رہتے ہیں۔ عبدالحمید کا بڑا لڑکا طارق محمود سیکنڈ ہیڈ ماسٹر ہے اس سے چھوٹا ڈاکٹر سلطان محمود پاک فوج میں کپتان ہے۔ محمد منیر رضا ایم اے اور چوتھا محمد باقر رضا ہے۔

اس گاؤں کے صوبیدار، شفاقت علی، شوکت علی اور محمد رفیع ماڑی ٹھاکران ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔ محمد ابراہیم اور اس کے پسران محمد اقبال وغیرہ دولتالہ میں آباد ہے۔

اس گاؤں کے جناب نجیب الدین کے چار پسران علاؤالدین، جلال دین قمیص الدین اور معین الدین ہیں۔ علاؤالدین کے لڑکے اختر علی، اکبر علی واصغر علی، لیاقت علی اور واجد علی ہیں۔ اختر علی کے لڑکے سعید اختر، سلیم اختر، نعیم اختر اور نوید اختر ہیں۔ جلال الدین کا محمد نذیر ٹیچر ہے قمیص الدین فوت ہو چکا ہے جس کا پسر محمد ہے۔ یہ خاندان کنڈان کلاں میں رہائش پذیر ہے۔ نجیب الدین کا لڑکا معین الدین کوٹ ادو میں رہتا ہے۔ ولی دین ولد جامو دین بلاک نمبر 9 سرگودھا میں مقیم ہے۔ نوازش علی چک نمبر 1099 میانی ضلع لیہ میں رہتا ہے۔ عبداللطیف کوٹ دیوان سنگھ میں مقیم ہے۔ محمد صدیق ولد جیونا کے پسران محمد اسلم، محمد اکرم اور محمد اقبال پکی ڈھیوری علی پور چٹھہ میں رہتے ہیں۔ محمد اکرم سعودی عربیہ میں ملازمت کرتا ہے۔ محمد صدیق اور عزیز الدین حقیقی بھائی ہیں۔ عزیز دین نمبردار ہے اور علی پور کا وائس چیئرمین رہا ہے۔ مخلص اور نیک انسان ہے۔ جناب عبدالعزیز کا خاندان قادر آباد میں رہتا ہے۔ اس کے دو پسران مسمیان محمد حنیف اور محمد اشرف ہیں۔ محمد حنیف کے محمد عرفان اور عبدالروف ہیں جبکہ محمد اشرف کا عبدالحسیب ہے۔

جناب نور محمد کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران مسمیان محمد صدیق اور واجد علی ہیں۔ محمد صدیق کے چار لڑکے مسمیان محمد حنیف، محمد شریف، محمد نذیر اور محمد جمیل ہیں۔ محمد حنیف کے محمد شفیق، محمد عتیق اور محمد تنویر ہیں محمد شریف کے محمد خالد اور محمد ساجد ہیں۔ محمد نذیر کا محمد مبشر اور محمد جمیل کے ظہیر الدین، محمد بابر اور محمد توقیر ہیں واجد علی کی رہائش ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہے۔

(12) کاٹروالی

ہمیں احباب نے جو کوائف مہیا کئے اس میں اس گاؤں کی تحصیل جگادھری تحریر کی ہے لیکن اس تحصیل میں کاٹروالا یا کاٹروالی نام کا کوئی گاؤں نہ ہے البتہ ریاست کلسیہ کی تحصیل چھچھروالی کے مواضعات کی فہرست کے نمبر شمار 52 پر کاٹروالی درج ہے اس لئے اس گاؤں کا تذکرہ اس تحصیل و ریاست کے تحت کیا گیا ہے۔

1947ء میں ہندو سکھوں نے حملہ کر کے اس گاؤں کے کافی مرد وزن شہید کر دیئے تھے جناب قمر دین نمبردار اور اس کا پسر فیض محمد، جناب محمد صدیق اور اس کے والد محمد الدین، جناب صدر

الدین، محمد بشیر، رحمت علی ولد نجیب الدین اور محمد منشی کے چار پسران شہداءِ پاکستان میں شامل ہیں۔

اس گاؤں میں جناب مولا بخش کا بڑا خاندان تھا۔ ان کے چار پسران محمد صدیق، محمد سجاد، محمد بشیر اور شان محمد تھے۔ محمد بشیر 1947ء شہید کر دیئے گئے تھے۔ محمد صدیق کے تین لڑکے حکم الدین، محمد صغیر اور محمد نذیر ہیں۔ محمد صغیر کے محمد جنید علی، محمد حارث علی اور ہاشم علی ہیں۔ محمد نذیر کے محمد محسن اور محمد احسن ہیں۔ محمد سجاد کے فرزند علی، واجد علی، غلام رسول، اختر علی اور محمد اسلم ہیں۔ فرزند علی کے لڑکے محمد سلیم اور محمد عرفان ہیں۔ واجد علی کے محمد امجد اور محمد ارشد ہیں۔ جبکہ غلام رسول کے عابد علی اور عامر علی ہیں۔ شان محمد کا ابراہیم اور اس کے محمد اشرف، محمد اکرم اور محمد ارشد ہیں۔ یہ بااثر خاندان واصو میں آباد ہے۔

جناب صدر دین 1947 میں شہید کر دیئے گئے تھے۔ ان کا بڑا خاندان تھا۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ لیکن ان کا گاؤں گوجرانوالہ چھاؤنی سکیم میں آگیا اور یہ خاندان دوبارہ غیر آباد ہو کر چک نمبر 462 ضلع جھنگ میں آباد ہوا۔ جناب صدر دین شہید کے پانچ پسران ہیں۔ سب سے بڑا نصیر الدین ہے جس کا لڑکا خلیل احمد ہے۔ اس کے چار لڑکے مشتاق احمد، محمد اشرف، محمد عظمت اور اکرم ہیں۔ ان کا دوسرا پسر محمد یوسف ہے۔ جس کا ایک ہی لڑکا محمد عارف ہے۔ اس کے چھ لڑکے مسمیان محمد یونس، محمد یعقوب، محمد الیاس، محمد اسحاق، محمد محبوب اور محمد طارق ہیں۔ ان کے تیسرے پسر محمد ارشد کے چار لڑکے مسمیان محمد یاسین، محمد یامین، نور احمد اور محمد نذیر ہیں۔ محمد شریف جناب صدر دین کا چوتھا پسر ہے۔ یہ تمام خاندان چک نمبر 462 میں آباد ہے۔ تاہم ان کا پانچواں پسر محمد حنیف اور اس کے لڑکے مسمیان محمد سلیم، محمد نعیم گوجرانوالہ شہر میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ اس خاندان کا جد امجد مہتاب دین تھا۔ جس کے دو پسران غلام محمد اور نتھا تھے۔ غلام محمد کا پسر صدر دین تھا اور نتھا کے دو پسران نوازش علی اور عظیم ہیں نوازش علی کے دو لڑکے ناظم علی اور اشرف علی ہیں۔

جناب شہاب الدین کا خاندان ہجرت کے بعد دودھ کے محلہ رحمان پورہ گلی نمبر 2 مکان نمبر 25 میں آباد ہو۔ ان کے تین پسران مسمیان حکیم عبدالرشید، محمد ابراہیم اور عبداللطیف ہیں۔ صرف عبدالرشید کی نیرینہ اولاد ہے جس کے ڈاکٹر فرزند علی اور ظفر اقبال ہیں۔ ظفر اقبال گوجرانوالہ میں رہتا ہے اس کی کوئی اولاد نہ ہے۔ فرزند علی کے تین لڑکے مسمیان ڈاکٹر جاوید اختر، جمیل اختر اور

شکیل اختر ہیں۔ جاوید اختر کے علی عمار جاوید اور حسن جاوید ہیں۔

جناب برکت کا خاندان وزیر کے میں آباد ہے اس کا پسر محمد مشتاق ہے۔ جس کے چار لڑکے مسمیان محمد سرفراز، محمد عمران، محمد نعمان اور محمد افتخار ہیں۔

(13) گلاب گڑھ

تحصیل انبالہ کے گاؤں راجو کھیڑی کے جناب گلاب ریاست کلسیہ کے علاقہ دون میں منتقل ہوگئے تھے۔ ڈون پہاڑی علاقہ کے ہموار خطہ اراضی کو کہتے ہیں۔ انہوں نے اراضی خرید کر اس کو آباد کیا اور وہیں رہائش اختیار کی انہی کے نام پر اس آبادی کا نام گلاب گڑھ ہوا جو ریاست کلسیہ کی فہرست مواصفات میں نمبر شمار 59 پر درج ہے اور آجکل یہ جملہ علاقہ بھارت کے نئے صوبہ ہماچل پردیش میں شامل ہے۔ ہماچل پردیش کے معنی ٹھنڈی اور خوشگوار ہواؤں کا دیس۔

یہ علاقہ بہت ہی سرسبز اور خوشگوار موسم کا حامل ہے داب کھیڑی کے عبدالحمید اور ان کے ساتھی داب کھیڑی پر حملہ کے بعد اسی گاؤں کے راستہ سے سہارنپور پہنچے تھے۔ تفصیل داب کھیڑی میں ملاحظہ فرمائیں۔

گلاب باہمت اور ذہین انسان تھے اپنی خداداد صلاحیت اور صالح کردار کی بدولت والئے ریاست کے مصاحبین میں شامل ہو گئے۔

جناب گلاب کے دو فرزند غلیل اور اسماعیل تھے۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان پنڈوری میں آباد ہوا۔ اسماعیل کے پسر نذیر احمد پنڈوری کے زمیندار ہیں۔

خلیل کا پسر حکیم الدین چک 48 شمالی میں آباد ہوئے۔ یہ گاؤں کے نمبردار اور خواندہ شخص تھے۔ علاقہ کے سرپنچ اور ذیلدار تھے۔ والئ ریاست کے مقرب تھے۔ ان کے تین لڑکے ڈاکٹر صغیر احمد۔ نذیر احمد اور ظہیر احمد ہیں۔ ڈاکٹر صغیر احمد بلاک نمبر 13 سرگودھا میں خدمت خلق میں مصروف ہیں ان کے فرزند منیر احمد شامی اور خالد صغیر بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں منیر احمد شامی میو ہسپتال کے ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ رہے ہیں آج کل اپنی بیگم ڈاکٹر شہناز کے ہمراہ سعودیہ کے دارالحکومت ریاض کے ہسپتال میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ دونوں اپنے اپنے شعبوں کے ماہر ہیں ان کی چار بیٹیاں ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ ڈاکٹر خالد صغیر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں تعینات ہے۔

حکیم الدین کے دوسرے پسر نذیر احمد چک نمبر 48 میں زمیندارہ کرتا ہے۔ اس کا پسر عابد حسین پولیس میں ملازم ہے جبکہ محمد علی زیر تعلیم ہے۔ ظہیر احمد ایس ایس ٹی ٹیچر ہے اور مشہور حکیم ہے۔ اس کے چار لڑکے ضمیر احمد۔ قدیر احمد۔ تنویر احمد اور جنید احمد ہیں۔ ضمیر احمد انگلیش ٹیچر ہے۔ دیگر زیر تعلیم ہیں اس طرح جناب گلاب کا یہ خاندان پاکستان میں بھی تعلیم یافتہ۔ خوشحال اور بااثر ہونے کے علاوہ خدمت خلق میں بھی مصروف ہے۔

(14) لاہڑ پور

جناب محبت کا وسیع خاندان ہے۔ اس کے پسر نیکا کے 3 لڑکے مسمیان شاعر علی، مراد علی اور نور احمد تھے۔ شاعر علی کے دو لڑکے نتھا اور دارا ہیں۔ نتھا کے سوندھا، گاموں اور شادی ہیں۔ سوندھا کے ہاشم علی اور کلو ہیں۔ ہاشم علی کا منصب علی ہے کلو کے محمد شریف اور محمد صدیق ہیں محمد شریف کا لیاقت علی ہے۔ جس کے زاہد حسین، عبدالواحد اور محمد طاہر ہیں۔ زاہد حسین کے تین لڑکے عمر زاہد، زبیر زاہد اور عزیز زاہد ہیں۔ عبدالوحد کے طالش احمد اور جواد احمد ہیں۔ یہ خاندان دھولی گھاٹ قصور پورہ راوی روڈ میں آباد ہے۔ محمد طاہر اٹلی میں ہے۔ گاموں کے دو لڑکے مسمیان محمد اسمٰعیل اور ولی محمد ہیں دونوں کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ شادی کا علی نواز اور اس کا محمد خلیل ہے۔ دارا کا یسین اور اس کا برکت علی ہے۔

جناب مراد علی کے اللہ بخش، غلام علی اور عزت علی ہے۔ عزت علی کے فیض محمد اور نذیر علی ہیں۔ نذیر علی کے ناظم علی اور مظفر علی ہیں۔ غلام نبی اور فیض محمد کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ فیض محمد زیلدار تھا اور علاقہ کا مشہور شخص تھا۔ یہ خاندان چک نمبر 127 جنوبی تحصیل سلانوالی میں آباد ہے نور احمد کا رحیم اور اس کا عبدل ہے جس کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ فیض محمد اور عبدل کی مادنیہ اولاد ہے۔ شاہری کے پروست علی اسی فیض محمد کا داماد ہے۔

محمد صدیق، ناظم علی ولد نذیر علی، قاسم علی، وسوندھی، الٰہی بخش اور محمد شریف ہجرت کے بعد چک نمبر 127 جنوبی تحصیل سرگودھا میں آباد ہوئے۔ جبکہ ولی محمد موضع برن ڈاکخانہ جنڈیالہ شیر خان تحصیل وضلع شیخوپورہ میں آباد ہوئے۔

جناب اکبر علی کا خاندان واسو میں آباد ہے۔ اس کے پسران حکم الدین، عزیز الدین، محمد

شریف، محمد رفیق اور نظام دین تھے۔ حکم دین کے پسران محمد منظور احمد، علی حسن اور محمد یونس ہیں۔ محمد منظور احمد کے لڑکے نذیر احمد اور بشیر احمد ہیں شبیر احمد کا محمد عثمان ہے علی حسن کا حافظ تنویر احمد اور محمد یونس کا مزمل احمد ہے۔ محمد رفیق کا رفیع احمد ہے۔

جناب محمد رفیق عرف جوناخان کے پسران علی حسن، محمد ادریس اور عبداللطیف ہیں جن میں سے علی حسن وفات پاچکا ہے۔ یہ خاندان ہجرت کے بعد چک نمبر 127۔ جنوبی ضلع سرگودھا میں آباد ہوا اور چند سال کے بعد وہاں سے کراچی منتقل ہو گیا۔

علی حسن کا محمد یوسف ہے جبکہ محمد ادریس کے محمد عابد، زاہد، اور راحیل ہیں عبداللطیف کے محمد خالد، محمد شاہد، محمد ساجد اور محمد راشد ہیں۔ ان تینوں کی اولاد کراچی میں کاروبار اور ملازمت کرتی ہے۔

جناب ولی محمد عرف پٹواری کے دو پسران محمد سرور اور محمد اقبال ہیں۔ اول الذکر کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن میں فورمین ہے اس کے پسران محمد کلیم، اور اسامہ ہیں۔ آخر الذکر سعودی عرب میں ملازم ہے اور اس کا وقاص برطانیہ میں زیر تعلیم ہے۔ یہ خاندان مستقل طور پر موضع بھون ضلع چکوال میں آباد ہے۔

جناب دین محمد کا خاندان چک نمبر 30 شمالی میں آباد ہے اس کے پسر محمد یاسین کے محمد سلیم اور محمد نعیم ہیں۔ محمد سلیم کا لڑکا محمد رضا ہے۔

جناب سوندھا کے پسر فتح دین کے چار لڑکے مسمیان محمد یسین۔ محمد یامین۔ محمد شیر اور اخلاق احمد ہیں۔ محمد یسین کے محمد اقبال اور محمد اکرم ہیں۔ محمد اقبال کا عبدالرحمٰن ہے۔ محمد اقبال فوج سے ریٹائر ہو کر اٹامک انرجی میں کچھ عرصہ ملازم رہے آجکل پی۔ ایم۔ جی راولپنڈی میں ملازم ہے۔ اس کا لڑکا عبدالرحمٰن کاروبار کرتا ہے۔ اور النور کالونی راولپنڈی میں رہتا ہے۔ محمد اکرم اٹامک انرجی کمشن میں ملازم ہے اور ہمک کالونی راولپنڈی میں رہائش رکھتا ہے اس کے مزمل مدثر اور مبشر ہیں۔ محمد یامین کے محمود یامین، خالد یامین اور ساجد یامین ہیں۔ محمود کی لاہور میں الیکٹرانکس کی دکان ہے۔ خالد بیرون ملک ملازمت کرتا ہے۔ ساجد پی۔ ٹی۔ وی لاہور میں ملازم ہے شیر محمد کا طاہر ملازمت کرتا ہے۔ اخلاق احمد ریلوے میں ملازم ہے اور لاہور رہتا ہے اس کے دو لڑکے ہیں۔ نام معلوم نہ ہوسکے۔

جناب رحمت اللہ کے دو پسران نصیر الدین اور رشید احمد ہیں دونوں فوت ہو چکے ہیں نصیر الدین کے تین لڑکے رکن الدین، حفیظ الدین اور محمد عبداللہ خالد ہیں۔ رکن الدین کے محمد اشفاق

محمد ارشاد، محمد اسحاق، محمد شمشاد، محمد اعجاز اور محمد وقاص ہیں۔ حفیظ الدین صحافی ہے اس کے یحییٰ سجاد، عبدالوہاب، عدیل الرحمٰن اور عمیر رضا ہیں۔ محمد عبداللہ خالد کا خاندان گھکھڑ منڈی میں آباد ہے وہ صحافی ہے۔اس کے محمد فاروق، محمد آصف، محمد طاہر، محمد کاشف اور قیوم ہیں رشید احمد کا خاندان چک نمبر 15-114 ایل میں رہتا ہے اس کے دو لڑکے فیاض احمد اور الیاس احمد ہیں۔

اسی گاؤں کے جناب عظیم الدین کے تین لڑکے مسمیان محمد شادی، اکریم الدین اور محمد شریف تھے۔ محمد شادی لاولد فوت ہوا اکریم الدین کے علی حسن اور محمد حسن ہیں۔ علی حسن کے تین پسران خالد حسن، حامد حسن اور عامر حسن ہیں جبکہ محمد حسن کے زاہد حسن، ناہید حسن اور شاہد حسن ہیں۔ محمد شریف کے چار لڑکے محمد حنیف، محمد اقبال، محمد افضال اور محمد سعید ہیں۔ محمد حنیف کے دو بیٹے نصیر احمد اور ظہیر احمد ہیں۔ نصیر احمد پولیس میں ملازم ہے۔ محمد اقبال کے کاشف اقبال اور احمد اقبال ہیں جبکہ حافظ محمد افضال کا واحد پسر یاسر افضال ہے۔ البتہ محمد سعید کے چھ بیٹے عمر سعید، عزیر سعید، شعیب سعید، حسیب سعید، آسامہ سعید اور ابوہریرہ ہیں۔ یہ خاندان ملیاں کلاں میں آباد ہے۔ نہایت تعلیم یافتہ خوشحال زمیندار اور مذہبی گھرانہ ہے۔

جناب مولا بخش کے تین پسران نوازش علی۔ ولی محمد اور قاسم علی ہیں۔ نوازش کے دو لڑکے مسمیان نور محمد اور اصغر علی ہیں۔ نور محمد کے عبداللطیف۔ صغیر احمد، کبیر احمد اور قدیر احمد ہیں۔ یہ خاندان چک 127 جنوبی میں آباد ہے۔ اصغر علی کا خاندان کوٹ آدو میں رہتا ہے۔ وہ غلہ منڈی میں آڑھت کا کاروبار کرتا ہے اس کے تین لڑکے محمد شفیق، جاوید احمد اور عبدالحامد ہیں۔ شفیق ملازمت اور دیگر دونوں کاروبار کرتے ہیں۔ ولی محمد ریلوے میں ڈرائیور تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کے دو پسران محمد یوسف اور محمد صادق ہیں۔ محمد یوسف اور اس کے لڑکے غلہ منڈی کوٹ آدو میں آڑھت کا کاروبار کرتے ہیں اس کے تین لڑکے محمد سلیم۔ محمد نعیم اور محمد نسیم ہیں۔ یہ کاروباری خاندان ہے آڑھت کے علاوہ ان کی آئل مل ہے۔ محمد نعیم بی ایس سی ایگریکلچر ہے۔ محمد صادق کا بڑا خاندان ہے۔ کوٹ آدو میں آباد ہے وہ 1998 میں فوت ہو چکا ہے۔ دو بیویوں سے اس کے گیارہ پسران مسمیان محمد اسلم۔ شاہد حمید، محمد اکرم حمید، محمد طاہر حمید، محمد طارق، محمد عامر، محمد آصف، محمد عارف، محمد کاشف، محمد عاصم ہیں ایک کا نام معلوم نہ ہو سکا ہے۔ اکرم حمید، طاہر حمید، محمد طارق اور محمد کاشف ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں محمد عامر ایم اے لیکچرار ہے دیگران کاروبار اور زمیندارہ کرتے ہیں۔ یہ بڑا زمیندار خاندان ہے۔ قاسم علی کے پانچ

پسران مسمیان منظور احمد، نذیر احمد، ریاض احمد، مختار احمد اور غفار احمد ہیں۔ منظور احمد، نذیر احمد اور غفار احمد فوت ہو چکے ہیں ریاض احمد پی ایس او میں اکاؤنٹنٹ ہے۔ مختار احمد غلہ منڈی میں آڑھتی ہے۔

اس طرح مولا بخش کے یہ تینوں خاندان بالخصوص ولی محمد کا خاندان تعلیم یافتہ۔ خوشحال اور وسیع کاروبار و اراضیات کے مالک ہیں۔

(15) مالی پور

اس گاؤں کے حاکم علی اور اس کے برادران فتح محمد، عظیم الدین، برکت علی کا بااثر خاندان تھا۔ حاکم علی کے پسران جناب فرزند علی، منصب علی، منظور علی اور اشرف علی ہیں۔ یہ خوشحال خاندان ہے اور تلونڈی بھنڈران تحصیل و ضلع نارووال میں آباد ہے۔ نذیر احمد ولد فتح محمد بھی اسی گاؤں میں رہائش پذیر ہے۔ جناب عبدالغنی ولد عظیم الدین موضع گھسن کے تحصیل چونیاں، جناب صابر علی ولد نصیر الدین اور غلام رسول ولد رکن دین چک سہانا تحصیل خانیوال میں آباد ہیں۔ جناب دین محمد کے فرزند ڈاکٹر محمد یوسف سول ہسپتال گوجرانوالہ میں تعینات ہیں۔

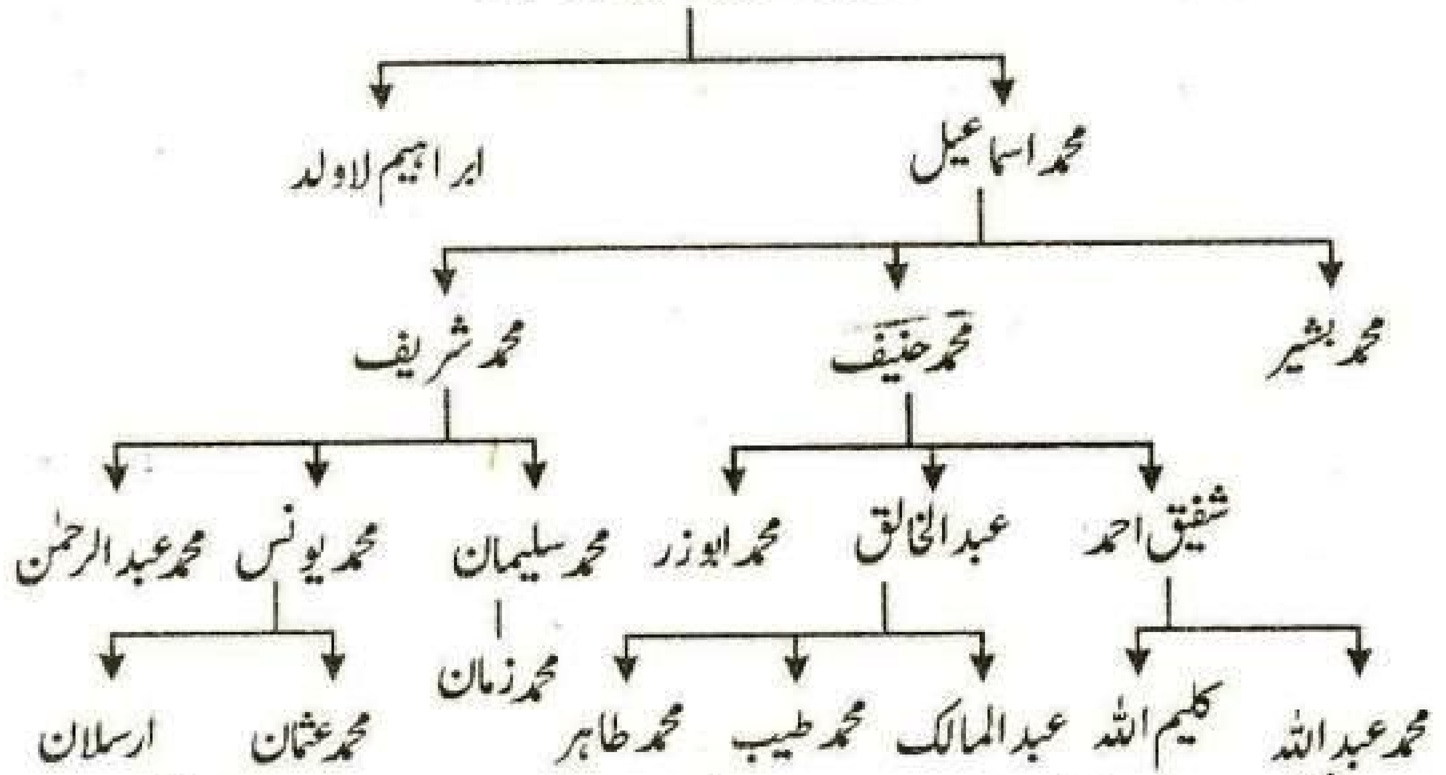
(16) محمود پور

یہ گاؤں پنچھر والی کے قریب سکھوں کے آخری دور میں آباد ہوا۔ ابتدائی آباد کار کا نام محمود تھا اور اسی کے نام پر محمود پور اس کا نام رکھا گیا۔ ریکارڈ میں اس کا نام ڈلہور درج ہے۔

ارجمند ولد علی بخش اور نبی بخش کے خاندان اس گاؤں کے اہم اور نمایاں خاندان تھے۔ بشیر احمد نمبردار کا خاندان بھی مشہور اور خوشحال تھا۔ بشیر احمد، کنور علی اور نذیر حسین پسران ارجمند چک نمبر 12/G-D تحصیل اوکاڑہ میں آباد ہوئے۔ ولی محمد کا مشہور خاندان رندھاوا میں ہے۔ ولی محمد کے محمد ادریس، محمد اشرف، جلال الدین اور حافظ محمد اسلم ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ اور خوشحال خاندان ہے۔ محمد بشیر ولد حبیب اللہ ابھی زندہ ہے۔ رندھاوا میں رہائش پذیر ہے۔

مشرف الدین ولد نوازش علی موضع ظفر کے تحصیل قصور حاجی شیر محمد اور شان محمد پسران رحیم بخش چک نمبر 154 محمد شریف ولد محمد اسماعیل چک نمبر 78 تحصیل سرگودھا میں رہتے ہیں۔ نصیر الدین ولد قاسم علی موضع مگووال تحصیل گجرات میں آباد ہوئے۔

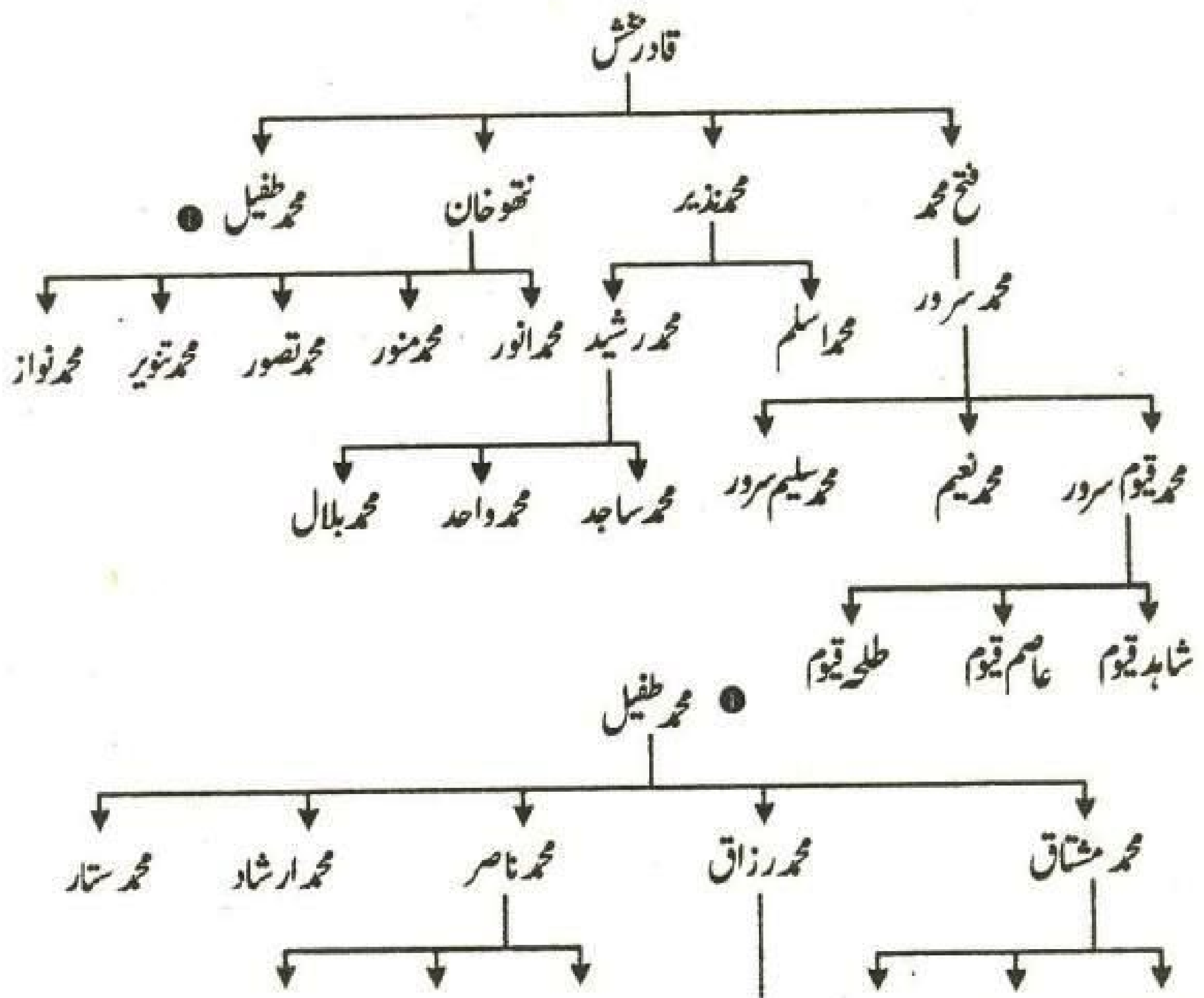
اس گاؤں کے مولوی محمد حنیف بلاک نمبر3 سرگودھا کی مسجد پٹھاناں کے مشہور خطیب ہیں ان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



شفیق احمد، عبدالخالق، محمد ابوذر اور محمد یونس کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالخالق انجمن تاجران کا جنرل سیکرٹری ہے۔ محمد سلیمان پی اے ایف میں ملازم ہے اور محمد عبدالرحمان سعودیہ میں ہے جناب محمد بشیر شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کے پسران منیر احمد، عبدالستار، نصیر احمد اور محمد عاشق ہیں۔ منیر احمد کا محمد رفیق ہے۔ فتح گڑھ مغلپورہ میں رہتا ہے۔ عبدالستار بھی فتح گڑھ میں رہتا ہے سٹیٹ لائف میں ملازم ہے۔ ابو زر کا پسر محمد حمدان ہے، محمد حنیف کے خاندان کی رہائش بلاک نمبر8 میں ہے۔ عبدالخالق کارپوریشن کے ممبر ہیں اور حنیف اینڈ سنز کے نام سے کاروبار کرتے ہیں۔ حافظ محمد ابوذر الیکٹرا کس کا کاروبار کرتے ہیں۔

رشید احمد کے پسران ریاست علی، عبدالطیف اور عبدالقیوم ہیں۔ ریاست علی ایس ڈی او ٹیلیفون ہیں۔ عبدالطیف سوئی گیس میں ملازم داروغہ والا میں رہتا ہے۔

جناب قادر بخش کا خاندان قادر آباد میں مقیم ہے اس کا شجرہ حسب ذیل ہے۔



محمد سرور ذکریا ٹاؤن ملتان میں مقیم ہے اور اس کا پسر قیوم سرور کوٹ عبدالمالک میں رہتا ہے نعیم سرور کاروبار کرتا ہے۔ محمد اسلم کے پسران محمد خالد، محمد افتخار، عبدالجبار، عبدالغفار اور محمد ابرار ہیں۔ محمد انور ولد نتھو کے مسمیاں محمد ندیم، محمد عظیم اور محمد نوید ہیں۔ جبکہ منور کے لڑکوں کے نام محمد کلیم، محمد فاروق اور محمد وسیم ہیں۔ محمد تصور کے مسمیان محمد عثمان اور محمد عدنان ہیں۔

شان محمد کا خاندان ہجرت کے بعد شاہ نگدڑ میں آباد ہوا۔ وہ اور اس کا پسر اختر علی فوت ہو چکے ہیں اختر علی کے پسران محمود اختر عرف بیکر، محبوب اختر، مقصود اختر، مطلوب اختر اور مجاہد اختر ہیں یہ خاندان کاروبار کرتا ہے۔ مقصود اختر بجلی کا سامان تیار کرتا ہے۔ محبوب اختر پاکستان سٹیل مل میں ملازم ہے۔ محمود اختر سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے۔

جناب اللہ بخش کے چار پسران قاسم علی۔ جمال الدین۔ جان محمد اور محمد اسمٰعیل تھے۔ قاسم علی کا خاندان ہندوانا ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ اس کا ایک لڑکا میر حسن تھا۔ اس کے چار پسران

ہیں۔ جو کاروبار کرتے ہیں۔ جمال الدین کے 3 لڑکے مسمیان دلمیر۔ عنایت اللہ اور محمد یامین ہیں۔ ماسوائے عنایت اللہ یہ خاندان ہندوانا میں رہتا ہے۔ دلمیر کے لیاقت علی۔ ذاکر علی۔ اور مہدی حسن ہیں لیاقت کا محمد اسلم ہے مہدی حسن پنڈی بھٹیاں میں کپڑے کا کاروبار کرتا ہے لیاقت اور ذاکر بھی کاروبار کرتے ہیں۔ عنایت اللہ کا خاندان سانگلہ ہل میں سکونت پذیر ہے۔ محمد یامین لاولد فوت ہو گیا ہے۔ جان محمد کا خاندان غازی چک ضلع گجرات میں آباد ہے۔ اس کا لڑکا عبدالعزیز ہے جس کا لڑکا ذوالفقار علی ہے جو لاہور میں ملازمت کرتا ہے اس کے افتخار احمد اور محمد ریاض ہیں افتخار احمد جدہ میں ہے اور محمد ریاض گجرات میں کاروبار ہے۔ افتخار کا لڑکا مبارک علی ہے اور محمد ریاض کے سکندر علی اور حیدر علی ہیں محمد ریاض کا گجرات میں فرنیچر کا اپنا کارخانہ اور شوروم ہے۔ محمد اسماعیل کے دو لڑکے نذیر حسین اور محمد شریف ہیں۔ نذیر حسین ریلوے میں ملازم تھا۔ لاولد فوت ہو چکا ہے۔ محمد شریف ابتداً غازی چک میں بعد ازاں کالو پورہ گجرات شہر میں آباد ہوا۔ اس کے تین لڑکے محمد سلیم۔ محمد عارف اور محمد طارق ہیں۔ محمد سلیم گجرات میں کاروبار کرتا ہے جبکہ محمد عارف اور محمد طارق دوبئی میں ملازم ہیں۔

جناب ولی محمد کا خاندان ابتداً رندھاوا میں آباد ہوا۔ بعد ازاں اڈا جنڈوالا تحصیل منکیرہ میں منتقل ہو گیا۔ اس کے چار پسران مسمیان محمد ادریس، محمد اشرف، جلال الدین اور قاری محمد اسلم ہیں۔ محمد ادریس کے محمود، سلطان، مقصود، مسعود اور زاہد ہیں۔ محمود فوج سے ریٹائر ہو کر بھلوال میں آباد ہے۔ سلطان بست پور ضلع سیالکوٹ میں ٹیچر ہے اس کا رضوان ہے۔ مقصود اسلام آباد میں ملازمت کرتا ہے اس کے فیصل وغیرہ تین لڑکے ہیں۔

محمد اشرف زمیندارہ کرتا ہے۔ اس کے پانچ لڑکے مسمیان حامد، طاہر، مظاہر، عابد اور آصف ہیں۔ حامد ٹیچر ہے۔ طاہر ٹیکسٹائل ماسٹر ہے۔ مظاہر قرآن مجید حفظ کر رہا ہے آصف ڈسپنسر ہے یہ جملہ خاندان اب چک نمبر 69 ایم ایل میں رہتا ہے جلال الدین گھڑتل ضلع سیالکوٹ میں ہے اس کے 8 پسران مسمیان شاہد، اقبال، وحید، مبشر، مدثر اور عامر وغیرہ ہیں۔ قاری محمد اسلم بھلوال کے ہائی اسکول میں ٹیچر ہے اس کے حافظ فہیم اور حافظ عدیل ہیں۔ عدیل دکانداری کرتا ہے۔

جناب علی بخش کے پسر ارجمند کے تین لڑکے مسمیان کنور علی۔ نذیر حسین اور کرم علی تھے۔ کرم علی لاولد فوت ہوا۔ کنور علی کا محمد سلیم اور اس کا عبدالرحیم ہے۔ یہ خاندان 12 جی ڈی تحصیل اوکاڑا میں رہتا ہے اور زمیندارہ کرتا ہے کنور علی فوت ہو گیا ہے محمد سلیم بی ایس سی کا عبدالرحیم

زیر تعلیم ہے۔ نذیر حسین کے محمد صادق علی، مہدی حسن اور محمد یاسین ہیں۔ محمد صادق علی کے منظور حسین، عبدالشکور اور عاشق حسین ہیں۔ منظور حسین کے چار لڑکے ساجد منظور، عابد منظور، عامر منظور اور سجاد حسین ہیں۔ یہ خاندان زمیندارہ کرتا ہے اور اسی چک میں رہتا ہے۔ عبدالشکور سوئی گیس میں ملازم ہے اس کے عثمان شکور اور فرمان شکور ہیں۔ عاشق حسین زمیندارہ کرتا ہے اور اسی چک میں رہتا ہے اس کے آصف رضا۔ کاشف رضا۔ مبشر محمود، طارق محمود۔ ناصر حسین اور علی رضا ہیں۔ مہدی حسین بھی اسی چک میں رہتا ہے۔ زمیندارہ اور کاروبار کرتا ہے اس کے حفیظ الرحمٰن، سعید احمد۔ ظہیر احمد محمد مرتضےٰ اور محمد مصطفیٰ ہیں۔ مہدی کاروبار کرتا ہے۔ حفیظ الرحمٰن بھی فوج سے بطور حوالدار ریٹائر ہو کر چک میں کاروبار کرتا ہے اس کا معین اختر ہے۔ سعید احمد بھی کاروبار کرتا ہے اس کا ستگھرہ میں سٹور ہے۔ ظہر احمد اور محمد مرتضٰی بھی کاروبار کرتے ہیں۔ ظہیر کا عثمان اور مرتضٰی کا مبشر ہے۔ مصطفیٰ بھی کاروبار کرتا ہے۔ محمد یٰسین اسی چک میں دکانداری کرتا ہے اس کے محمد یامین عابد، محمد نعیم ساجد۔ محمد ندیم اختر اور محمد کلیم یٰسین ہیں محمد یامین عابد سعودیہ میں ملازمت اور محمد نعیم ساجد ناروے کے شہر اوسلو میں کاروبار کرتا ہے دیگر دونوں زیر تعلیم ہیں۔ یہ خوشحال خاندان ہے۔

تحصیل تھانیسر

اس تحصیل میں 102 مواضعات تھے اس کے 16 گاؤں میں یہ برادری آباد تھی۔ اس برادری کے مشہور گاؤں رتن گڑھ، داملی اور داب کھیڑی اس تحصیل میں تھے۔ یہ ہندو اکثریت کی تحصیل تھی۔

تحریک پاکستان میں اس تحصیل کی اس برادری کے اکابرین کا قابل فخر کردار ہے۔ ضلع کرنال کی چار تحصیلیں کرنال، پانی پت، کیتھل اور تھانیسر تھیں۔ کرنال اور پانی پت کی تحصیلوں میں ارائیوں کی کثیر تعداد آباد تھی۔ کیتھل میں بھی برادری کی کافی تعداد تھی۔ تاہم ملتانی ارائیں صرف تحصیل تھانیسر کے چند دیہات میں تھے۔ تھانیسر قدیم شہر تھا یہ تقریباً ارائیوں کا شہر تھا۔ ہندوستان کا مشہور سپوت اور تحریک آزادی کا مجاہد جناب محمد جعفر تھانیسری اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ اور ارائیں برادری سے تھے۔ تحصیل تھانیسر کی حد انبالہ چھاؤنی سے ملتی تھی انبالہ کرنال دہلی ریلوے لائین پر پہلا اسٹیشن موہڑی انبالہ چھاؤنی سے صرف پانچ میل کے فاصلہ پر تحصیل تھانیسر میں شامل تھا۔ تھانیسر کے نزدیک ہندوؤں کا متبرک مقام کوروکھشیتر ہے جہاں سورج گرہن کے وقت ہندواشنان (نہاتے) کرتے ہیں۔ اور بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔

شاہ آباد اس تحصیل کا اہم قصبہ تھا اس شہر کو شہاب الدین غوری نے بسایا تھا کیونکہ دہلی پر حملہ کے وقت یہ جگہ اس کی فوجوں کا پڑاؤ تھا یہ شہر لاہور سے دو سو میل اور دہلی سے سو میل کے فاصلہ پر جی ٹی روڈ پر دریائے مارکنڈہ کے کنارے آباد ہے۔ یہاں دو ہائی سکول اور کئی مڈل سکول تھے۔ سید اور پٹھان بالادست قومیں تھیں۔ ارائیوں کا ایک پورا محلہ موسومہ ماجری تھا تاہم ملتانی ارائیوں کے صرف چند گھر تھے کیونکہ مختلف اوقات میں اس شہر کی اس برادری کے خاندان اردگرد کے دیہاتوں میں آباد ہو گئے تھے۔

پانی پت کے ارائیں چنیوٹ ضلع جھنگ اور پنڈدلون خان میں کثرت سے آباد ہیں۔ جن میں متعدد خاندان نہایت بااثر اور متمول ہیں چنیوٹ میں احمد علی کا خاندان وسیع جائیداد اور کاروبار کا مالک ہے۔ چنیوٹ میں دیگر متعدد خاندان بااثر حیثیت کے حامل ہیں تاہم یہ تمام خاندان دوسری شاخ سے ہیں۔

سونی پت میں بھی اس برادری کا ایک خاندان تھا جو اب کوٹ ادو میں آباد ہے۔

(1) انٹاوا

یہ گاؤں سکندرہ ماجری اور کھیڑی تابع حسن کے نزدیک تھا اس میں اس برادری کے صرف آٹھ دس گھر تھے جن کا مورث اعلیٰ سملیڑی سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوا تھا۔ باقی آبادی ہندو تھی۔

اس گاؤں میں اللہ بخش کا مشہور خاندان تھا۔ ان کے والد اور دادا کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اللہ بخش کے تین پسران نور بخش، عبدالکریم اور امیر علی تھے۔ نور بخش کا وزیر علی، عبدالکریم کا عظیم الدین اور امیر علی کا ذاکر علی ہے۔ جناب وزیر علی کے پانچ لڑکے تھے علی نواز لاولد فوت ہو چکا ہے۔ محمد رفیق، رشید احمد اور محمد یامین چک نمبر 127 جنوبی سرگودھا میں آباد ہیں۔ جناب عظیم الدین کے دو لڑکے ہیں محمد اختر ایم اے فوج میں کرنل ہیں جبکہ محمد اشرف کینڈا میں کمپیوٹر انجینئر ہیں جناب ذاکر کا لڑکا بساوا ضلع سیالکوٹ میں ہے اور عظیم الدین چک نمبر 46 (نیو سٹلائٹ ٹاؤن) میں آباد ہے۔ محمد اشرف کا ذیشان ہے۔

محمد رشید، محمد یامین اور محمد یاسین تین بھائی ہیں۔ لاہور میں رہتے ہیں۔ محمد رشید کے تین پسران محمد اقبال، عابد اور محمد زاہد ہیں۔ محمد یامین کے لڑکے محمد امتیاز اور محمد اکرم ہیں جبکہ محمد یاسین کے محمد مبین اور محمد سلیم ہیں۔

جناب عبدالوحید ولد حاجی محمد یوسف اپنے پسران مسمیان عرفان وحید، رضوان وحید، ذیشان وحید اور عدنان وحید کے ہمراہ واسو میں رہتے ہیں۔

جناب نتھو کے پسران محمد ابراہیم اور محمد احسان ہجرت کے بعد موضع کالووالی میں آباد ہوئے۔

محمد ابراہیم کے محمد اسماعیل (مرحوم) اور محمد بشیر ہیں جو کہ کالووالی میں زراعت اور تجارت میں مصروف ہیں۔ محمد بشیر کے محمد لیاقت، اور محمد لائق ہیں۔

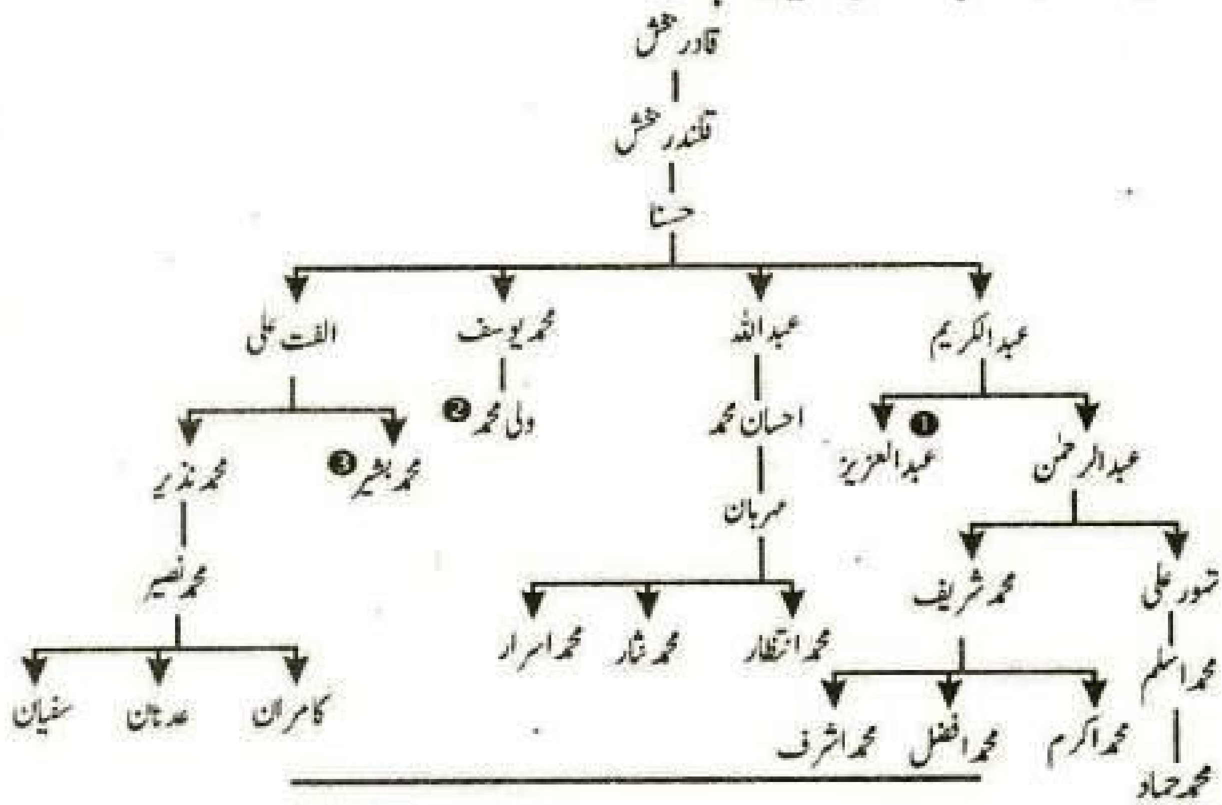
محمد اسماعیل مرحوم کے پسران محمد سلیم، محمد اختر، محمد حشمت اور محمد شمیم ہیں۔ محمد اختر یو بی ایل میں گریڈ I آفیسر ہیں اور اعظم بستی کراچی میں اپنے دیگر برادران کے ہمراہ رہائش پذیر ہیں محمد سلیم کے محمد راشد، محمد ساجد، محمد خالد، محمد عابد اور محمد ناصر ہیں۔ اول الزکر سٹیٹ بنک کراچی میں گریڈ II آفیسر ہے۔

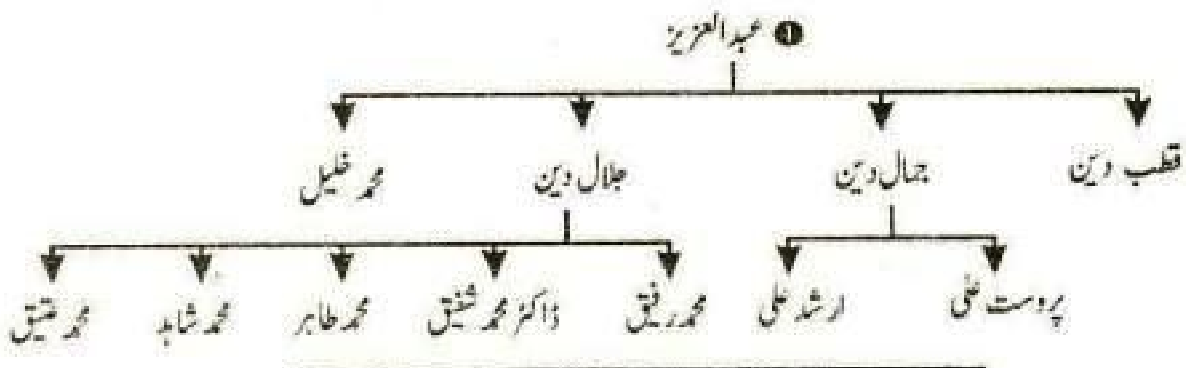
جناب محمد اسماعیل کا خاندان باسیوال ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے اس کے دو پسران مبارک علی اور بشارت علی ہیں۔ بشارت علی ٹیچر ہے اس کا لڑکا ملائشیا میں مقیم ہے۔ خود شاہین آباد گوجرانوالہ میں رہتا ہے۔ بشارت علی کے چار پسران ہیں اور باسیوال میں آباد ہیں۔

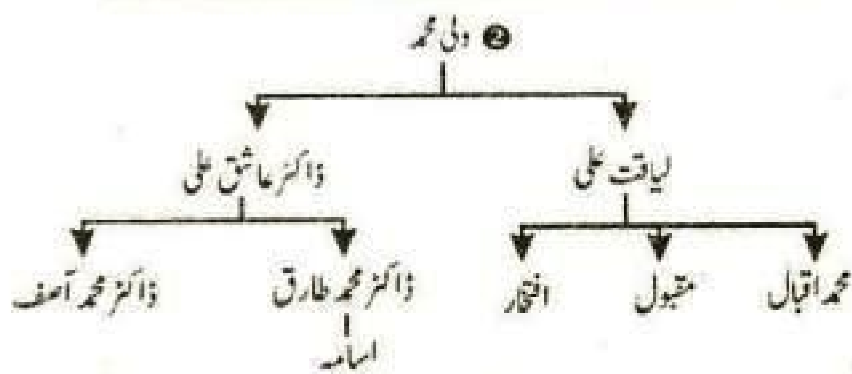
(2) بائین

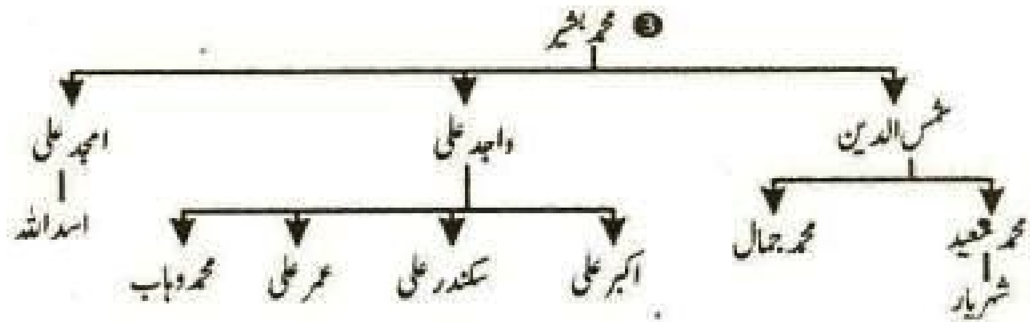
یہ گاؤں مغلوں کے دور حکومت میں خواجہ نصیر الدین نے آباد کیا تھا۔ چند خاندان حسن پورہ سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوئے تھے اور چند خاندان سارن تحصیل جگادھری سے نقل مکانی کر کے یہاں رہائش پذیر ہوئے تھے۔

جناب حسن عرف حسنا کا خاندان سکھوں کے آخیری دور میں یہاں آباد ہوا تھا۔ یہ بڑا اور باثر خاندان تھا۔ اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



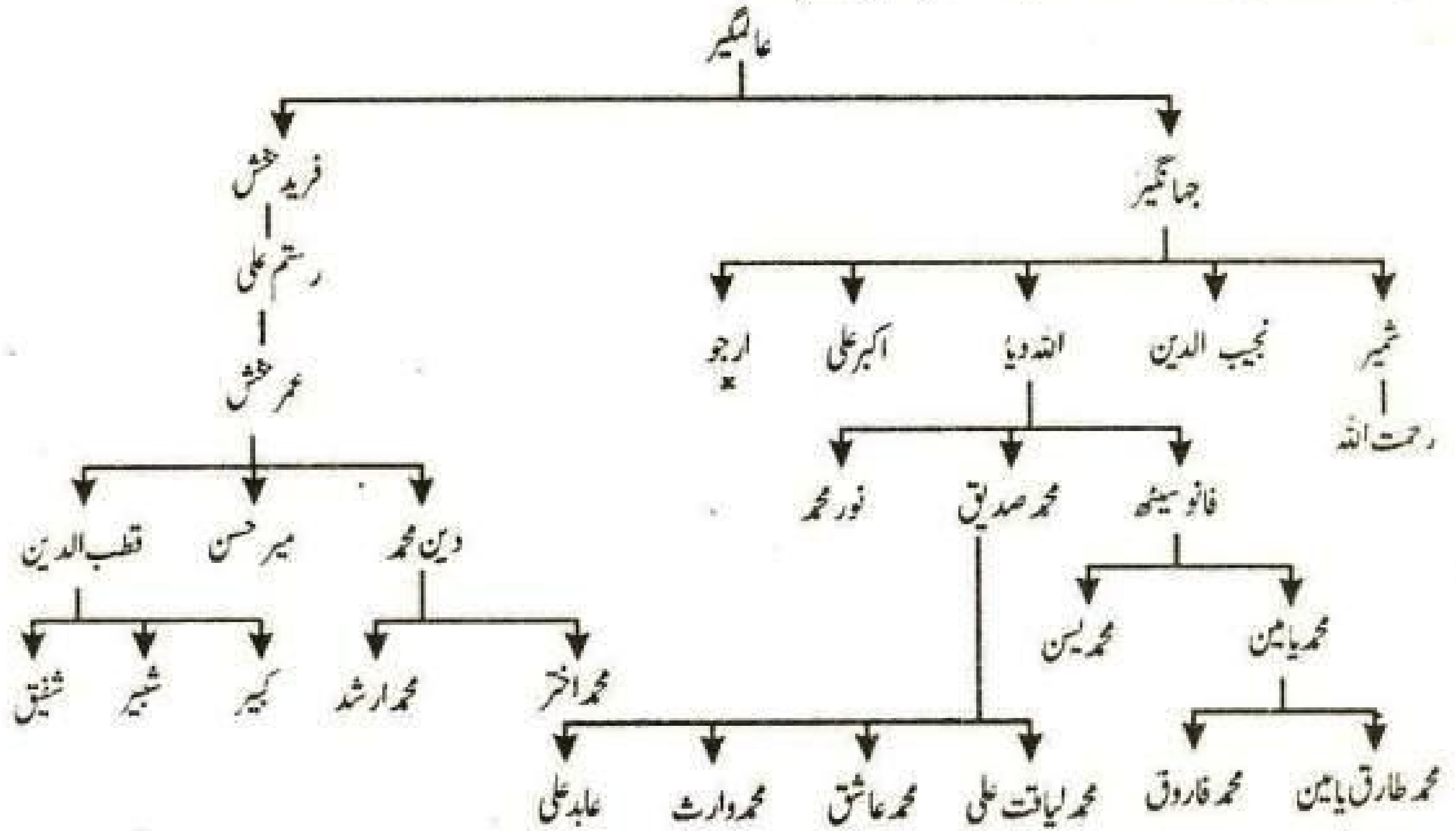






جناب عبدالرحمن کے پسر تہور علی کا خاندان فروکہ میں آباد ہے اس کا پسر محمد اسلم اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیم لاہور ہے جبکہ دوسرے لڑکے محمد شریف کا خاندان جوہر ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر ہے۔ عبدالعزیز کا خاندان فروکہ میں رہتا ہے ولی محمد کے پسر لیاقت علی کے لڑکے فروکہ میں ہیں جبکہ ڈاکٹر عاشق علی کا خاندان میانوالی میں مقیم ہے۔ محمد بشیر کا خاندان فروکہ میں آباد ہے۔ شمش الدین ولد محمد بشیر جوانی میں ہی فوت ہو چکا ہے اس کے لڑکے محمد سعید اور محمد جمال ہیں۔ محمد سعید جڑانوالہ میں ملازمت کرتا ہے اس کا شہریار ہے۔ محمد جمال زیر تعلیم ہے محمد بشیر کے دو پسران واجد علی اور امجد علی اور محمد نذیر ولد الفت علی معہ اہل وعیال فروکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب عالمگیر کا خاندان حسن پورہ تحصیل آنبالہ سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوا۔ عالم گیر با اثر نمبردار تھا۔ اس خاندان کا شجرہ حسب ذیل ہے۔



محمد یامین ریلوے میں ملازم ہے وہ ریلوے کی وزارت میں ایڈمن افسر ہے 133 سی گلشن راوی میں رہائش ہے محمد یسین ریڈیو پاکستان میں ملازم ہے وہ اور اس کے پسران محمد ساجد، محمد راشد، حافظ محمد طاہر، محمد زاہد اور محمد عابد گلشن راوی کی مدینہ کالونی بلاک ڈی میں مقیم ہے۔ محمد صدیق ریلوے سے بطور گارڈ ریٹائر ہو کر خانیوال میں محلہ باسی والا تالاب میں رہتا تھا اس کا لڑکا محمد لیاقت اہل کی بستی میں آباد

ہے۔ محمد عاشق لاہور میں کاروبار کرتا ہے وارث علی نوان کھوباری والا خانیوال سکونت پذیر ہے۔ ارجوئی نرینہ اولاد نہ ہے دین محمد کا محمد اختر مسلم ٹاؤن میں ہے جبکہ محمد ارشد چک نمبر ۸۶ جنوبی میں آباد ہے۔ قطب الدین کے کبیر و شبیر کراچی میں اور شفیق سیالکوٹ میں رہائش رکھتے ہیں۔

(3) بسنت پورہ

یہ چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس میں اسی برادری کے چند خاندان آباد تھے یہ کھیڑی تابع حسن کے نزدیک واقع تھا۔

اس گاؤں کے جناب خدا بخش کا خاندان ہجرت کے بعد گلی نمبر 15اے مکان نمبر 28بی ریاض اسٹریٹ مسکین پورہ مغلپورہ میں آباد ہوا۔ اس کا پسر نجیب الدین ہے جس کا ایک ہی لڑکا نعمت علی ہے جو ریلوے میں ملازم ہے۔

(4) بھوگ پور

اس گاؤں میں جناب غلام بھیک کا مشہور خاندان تھا۔ ان کا ایک ہی پسر عنایت اللہ ہے جو اپنے بیٹوں مسمیان صبغت اللہ، محمد ندیم اور محمود احمد کے ہمراہ چک نمبر 48 میں آباد ہے۔ جناب جہانگیر علی مرحوم غلام بھیک کے داماد تھے۔

جناب لیاقت علی کا خاندان حضرت کیلانوالہ مین آباد ہے جناب محمد اسماعیل کے تین پسران مسمیان شوکت علی۔ عبدالمجید اور شبیر احمد ہیں۔ شوکت علی کا خاندان چک 42 جنوبی میں رہتا ہے شوکت علی زمیندارہ کے علاوہ کاروبار بھی کرتا ہے۔ مشہور شخص ہے اس کے چار لڑکے محمد اشرف، محمد اسلم، محمد طاہر اور محمد زاہد ہیں محمد اشرف حافظ قرآن ہے اور امریکہ میں ملازمت کرتا ہے۔ محمد اسلم محکمہ تعلیم میں ملازم ہے۔ عبدالمجید فوت ہو چکا ہے وہ شاہ عالمی میں کاروبار کرتا تھا اس کا خاندان لاہور میں رہتا ہے اس کے محمد کوثر اور محمد نعیم امریکہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ شبیر کا عبدالجبار ایم۔ سی۔ بی سرگودھا میں ملازم ہے۔

جناب محمد رمضان عرف جانی کے تین پسران فیض محمد، عبدالغنی اور سعد الدین تھے۔ فیض محمد کے دو لڑکے مشتاق احمد اور اختر علی ہیں۔ صوفی مشتاق احمد یوسفی بطور تحصیلدار ریٹائر ہو کر چک نمبر 42 جنوبی میں زمیندارہ کرتا ہے وہ متدین شخص ہے اس کے محمود احمد اور مقبول احمد شاکر ہیں۔

محمود احمد بلوچستان میں آباد ہے اور گرد وار ہے مقبول احمد شاکر ایم اے بی ایڈ محکمہ تعلیم میں ملازم ہے۔ اختر علی فوج سے ریٹائر ہو کر فاضل کالونی گلبرگ III میں رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے اس کے جاوید اختر، عمران اختر، کامران اختر ہیں۔ جاوید اختر کاروبار کرتا ہے۔ عمران اختر فوج میں کیپٹن ہے۔

عبد الغنی کے دو لڑکے بشارت علی اور عبد الستار ہیں۔ بشارت علی بلوچستان میں ملازمت کرتا ہے عبد الستار سعودیہ میں ملازمت کرتا تھا واپس آکر کاروبار کرتا ہے۔ سعد الدین لاولد فوت ہو گیا ہے۔

جناب امام الدین کے دو پسران محمد رمضان اور نور محمد تھے۔ محمد رمضان کے تین لڑکے ہیں محمد شریف علامہ اقبال ٹاؤن میں رہتا ہے اور ایک ٹیکسٹائل ملز کا جنرل منیجر ہے اس کا فیصل شریف ہے۔ دوسرا محمد یامین ہے وہ فرد کہ میں زمیندارہ کرتا ہے۔ تیسرا لڑکا یاسین ہے جو چک نمبر 42 جنوبی میں زمیندارہ کرتا ہے۔ فیصل شریف سی اے کر رہا ہے۔

جناب مراد علی کے پسر یوسف علی کے چار پسران محمد منیر احمد، حکم الدین، رحیم الدین اور ولی الدین ہیں۔ اول الذکر دونوں چوک دال گراں، راول پنڈی میں آباد ہیں۔ اور موخر الذکر دونوں کا انتقال ہو چکا ہے۔ منیر احمد کے تین پسران ڈاکٹر ظفر اللہ، نصر اللہ، ثناء اللہ ہیں ظفر اللہ اور نصر اللہ وفاقی محتسب کے دفتر میں ملازم ہیں۔ اور ثناء اللہ بھی گورنمنٹ ملازم ہے۔ حکم الدین کے تین پسران محمود علی، ارشد علی اور مسعود علی ہیں محمود علی کراچی میں محکمہ کسٹم میں آفیسر ہے۔ ارشد علی ایگری کلچرل بنک راول پنڈی میں ملازم ہے مسعود علی بھی ملازمت کرتا ہے۔ محمود علی کے حماد علی اور شعیب علی ہیں ارشد علی کا حسیب علی اور مسعود علی کا شہریار ہے۔ رحیم الدین کے پانچ پسران محمد نعیم، محمد سلیم، محمد کلیم، محمد ندیم اور محمد عظیم ہیں۔ اول الذکر چاروں امریکہ میں ملازم ہیں اور موخر الذکر ٹکسٹائل کمشنر کراچی کے دفتر میں ملازم ہے محمد نعیم کا عاصم اور وقاض ہیں محمد عظیم کے عبد اللہ اور سمیع اللہ اور صبغت اللہ ہیں ولی الدین کا محمد رمضان ہے۔ رحیم الدین کا خاندان گلشن عمیر کراچی میں آباد ہے۔ محمد رمضان کا اسامہ ہے۔ محمد ندیم کا محمد عاشر ہے محمد کلیم کا محمد شفیع ہے۔

(5) پاڈلو

اس گاؤں کے جناب عبد العزیز کے پسر واجد علی موضع کالے والی میں آباد ہے۔ چیئرمین یونین کونسل رہے ہیں۔ وہ علاقہ کی ہر دلعزیز شخصیت ہیں ان کے پسران خورشید احمد، محمد انوار،

ذوالفقار علی، سعید احمد اور محمد افتخار کاروبار کرتے ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ خاندان ہے۔ جناب شیر علی کے پسر عبدالرشید اپنے پسران مسمیان محمد رشید جاوید، احمد جاوید، اجمل اور ساجد کے ہمراہ قلعہ سو بھا سنگھ میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب اللہ دیا کا پسر احسان محمد ہجرت کے بعد سنگھوئی ضلع جہلم میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران جعفر علی، ذاکر علی اور مبارک علی ہیں۔ جعفر علی اپنے چار لڑکوں ناصر اقبال (لیکچرار)، قیصر علی، راشد اقبال اور کاشف کے ہمراہ کراچی میں رہتا ہے۔

ذاکر علی بھی لانڈھی، کراچی میں آباد ہے اور منسٹری آف کمیونی کیشن میں ملازم ہے اس کے چھ لڑکے سعید، نوید، عرفان، کامران، ذیشان اور نقاش ہیں۔

مبارک علی جہلم میں کاروبار کرتا ہے اس کے انیب اور منیب ہیں۔

جناب قطب الدین کا خاندان ہجرت کے بعد کالے والی ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوا۔ اس کے چار پسران عبداللطیف، محمد شریف، یوسف علی اور صادق علی ہیں۔ عبداللطیف کے مشتاق اور اقبال کالے والی میں ہیں۔ محمد شریف کے تین لڑکے شبیر۔ اشرف اور ظفر علی ہیں۔ ظفر علی فوت ہو چکا ہے۔ شبیر اور اشرف اپنے خاندان کے ہمراہ کالے والی میں آباد ہیں۔

یوسف علی کے محبوب علی، محمد اسحاق، محمد سرور اور عبدالشکور ہیں۔ پہلے دونوں فوج سے ریٹائر ہو کر زمینداره کرتے ہیں۔ محبوب کے دو سرور کے 2 محمد اسحاق کے تین اور عبدالشکور کا ایک لڑکا ہے۔ یہ خاندان کالے والی میں آباد ہیں۔ صادق علی کے دو لڑکے اختر علی اور اصغر علی ہیں۔

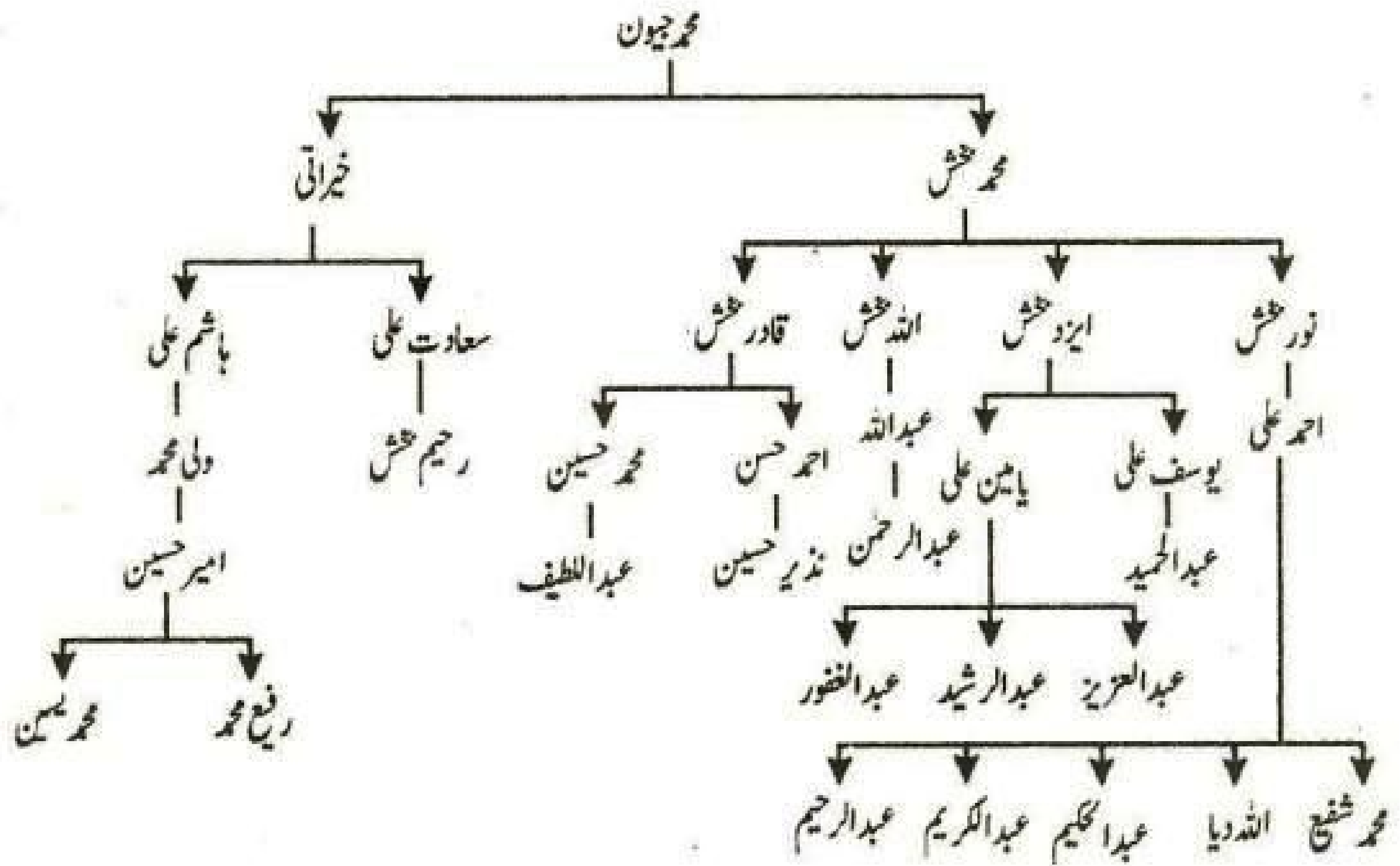
جناب عبدال کے پسران عبدالرشید، نور محمد، محمد جمیل سنگھوئی میں آباد ہیں۔

(6) داب کھیڑی

یہ گاؤں تھانیسر سے چار میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اس علاقہ میں کھیڑا اور کھیڑی عام نام تھے بڑے گاؤں کو کھیڑا اور چھوٹے کو کھیڑی کہتے تھے۔ داب گھاس کی ایک قسم ہے۔ جنگل خرید کر اس گاؤں کو آباد کیا گیا تھا اور داب گھاس کی نسبت سے اس کا نام داب کھیڑی مشہور ہوا۔ عبدالحمید کی نسبت سے اس کو حمید پورہ بھی کہتے تھے۔ یہ اس برادری کا مشہور گاؤں تھا۔

موضع چوڈیالہ میں محمد جیون کی شاخ کا شجرہ ملاحظہ فرمائیں۔ جس کو یہاں بھی درج کیا جا رہا

ہے اس خاندان کے یوسف علی و یامین علی پسران ایزد بخش اور احمد حسن و محمد حسن پسران قادر بخش نے اراضی خرید کر کے اس کو آباد کیا۔ یہ گاؤں اسی خاندان کی ملکیت تھا۔ اس خاندان کا شجرہ یہ ہے۔



محمد شفیع وغیرہ چوڈیالہ میں ہی رہے اور اب 78 شمالی مین ہیں۔ امیر حسن کا خاندان بھی چوڈیالہ میں رہا۔

1947ء میں اس گاؤں کے تین آدمی شہید ہوئے مسمیان امیر علی دھوئی والے جو نذیر حسین کے بہنوئی تھے اور فیض محمد داملی والے ان کے علاوہ تیسرا ایک راجپوت مسلمان۔ حملہ عید سے تیسرے روز ہوا۔ ہندوؤں کے کافی لوگ مارے گئے۔ قتل کا مقدمہ عبدالحمید اور عبدالعزیز وغیرہ کے خلاف ہوا۔ اور پولیس نے ان کو گرفتار کرنے کیلئے چھاپے مارنے شروع کر دیئے۔ عبدالحمید اور عبدالعزیز وغیرہ چھپ کر مختلف گاؤں سے ہوتے ہوئے براستہ موضع حویلی گلاب گڑھ پہنچے جناب گلاب کے پسران حکیم محمد اسماعیل اور محمد خلیل نے ان کی مہمان نوازی کی اور مناسب وقت پر محفوظ راستہ سے ان کو سہارنپور پہنچادیا جو وہاں سے براستہ دہلی پاکستان پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ باقی گاؤں والے مختلف راستوں سے حویلی پہنچے جہاں سے وہ پاکستان آگئے عبدالحمید چک نمبر 78 میں آباد ہوا اس کا والد یوسف علی ڈاکٹر تھا۔ پاراچنار میں اس کی تعیناتی تھی۔ چیچک کی وبا پھیلی اور وہ جوانی میں وفات پا

گئے اس کا ایک ہی لڑکا عبدالحمید تھا۔ جو ہندوستان میں انجمن کا صدر اور پاکستان میں انجمن کا سرپرست رہا ہے۔ برادری کی انتہائی ہردلعزیز شخصیت تھے۔ اس نے انتائی مصروف زندگی گذاری۔ اس کے تمام پسران اعلیٰ تعلیم یافتہ، صاحب جائیداد اور صاحب اولاد ہیں وہ چند سال قبل چک نمبر 78 میں فوت ہوئے۔ آپ کے سات بیٹے اور پانچ بیٹاں ہیں ان کی تمام اولاد و خوشحال اور بااثر ہے۔ ایک بیٹا عبدالحفیظ مقابلہ کا امتحان پاس کر کے جوانی میں فوت ہو گیا تھا لاہور کے مشہور و معروف قانون دان اور پاکستان کے سابق اٹارنی جنرل جناب بیرسٹر شہزاد جہانگیر ان کے فرزند ارجمند ہیں۔ ان کے دیگر پسران عبدالشکور گوجرانوالہ، عبدالستار گلاسکو انگلینڈ میں ہیں عبدالجبار کراچی میں ہیں۔ عبدالقدیر حبیب بنک کا افیسر ہے اور سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں آباد ہے ریٹائر ہو کر کاروبار کرتا ہے۔ عبدالقیوم چک نمبر 78 شمالی میں ہے۔ فوت ہو چکا ہے ان کا لڑکا جاوید اختر ہے۔

جناب یامین نمبردار نہایت پاکباز اور نیک سیرت انسان تھے۔ ان کے تین پسران عبدالعزیز، عبدالرشید اور عبدالغفور ہیں اس کا خاندان تعلیم یافتہ، کاروباری اور خوشحال ہے۔ جناب عبدالعیز کے چھ لڑکے مسمیان عبدالوحد، عبدالقادر، عبدالغفار، اصغر علی، اختر علی اور ناصر علی ہیں۔ عبدالوحد بیرون ملک بمعہ اپنی فیملی رہتا ہے اور کاروبار کرتا ہے عبدالقادر لاہور میں اور عبدالغفار میاں والی چک نمبر 16 ایم ایل میں آباد ہے۔ اصغر علی چک 78 میں اور ناصر علی سعودیہ میں رہتا ہے۔ اختر علی طارق آباد سرگودھا میں مقیم ہے۔

جناب عبدالرشید کا ایک ہی پسر عبدالصبور ہے جس کے خالد۔ طارق، عارف اور حارث ہیں پہلے تین ناروے میں کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالغفور کے دو لڑکے سلطان احمد اور سلیم احمد ہیں۔ سلطان احمد ناروے میں اور سلیم احمد چک 78 میں رہتا ہے۔

جناب احمد حسن کا پسر نذیر حسن تھا جن کے چار پسران عبدالحق، عبدالرحمان، محمد سلیمان اور عبدالحلیم کراچی ہیں۔ عبدالحق اور محمد سلیمان کراچی میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ عبد الرحمان اور عبدالعلیم موضع کالوکی میں رہتے ہیں۔

جناب محمد حسن کا عبدالطیف اس کے تین لڑکے عبدالرزاق، عبدالصمد اور عبدالخالق ہیں۔ عبدالرزاق حبیب بنک سے ریٹائر ہو کر اپنے پسران مسمیان عبدالسمیع اور عبدالقدوس کے ہمراہ نیو کراچی رہتا ہے۔ عبدالخالق بھی اپنے پسران اطہر علی اور کاشف علی کے ہمراہ کراچی میں ہے۔

عبد الصمد محلہ اسلام پورہ مکان نمبر 84 فاروق آباد میں قیام پذیر ہے انکا لڑکا ہمایوں عارف پی ایچ ڈی اسٹنٹ پروفیسر ہے۔ دوسرا محمود آصف جرمنی میں ہے تیسرا احمد ہارون کاروبار کرتا ہے جبکہ چوتھے محمد عامر نے ایم ایس سی کی ہے عبد الصمد نیک سیرت ملنسار اور با اخلاق شخص ہیں۔

عبد الحمید کا پسر عبد الستار 60 کی دھائی میں انگلینڈ چلا گیا تھا۔ اب لندن میں اس کی رہائش ہے اور وہیں کاروبار کرتا ہے۔ بابو عبد المجید شاہری والے کا داماد ہے اس کے دو پسر سہیل ستار اور نبیل ستار ہیں۔ سہیل اور نبیل دونوں انگلینڈ میں کاروبار کرتے ہیں ان کا مشہور ہوٹل ہے۔ سہیل کے حسنین سہیل اور زین سہیل ہیں۔ نبیل ستار کراچی کے مشہور صنعت کار عبد الجبار کا داماد ہے۔ نبیل ستار نے سول انجیرنگ میں ایم ایس سی کی ہے جبکہ سہیل ستار ایم بی اے ہے عبد الستار کے چھوٹے بھائی عبد الجبار کی دختر انیلہ ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے اور نبیل ستار کی بیگم ہے۔

جناب شمس الدین کا پسر نذیر حسین ہجرت کے بعد چک نمبر 48 شمالی میں آباد ہوا اس کے چھ پسران واجد علی، عبد الواحد، شاہد اقبال، زاہد اقبال، ساجد علی، اور شمشاد ہیں۔

واجد علی اور عبد الواحد کراچی میں ملازم ہیں دیگر چاروں بھائی بھی ملازمت کرتے ہیں۔

داملی

دیانتداری اور فرض شناسی کا صلہ

نیکی اور بدی کی جزاو سزا کا عمل شروع سے جاری اور قیامت تک جاری رہے گا۔ ایماندار شخص کو اس کے عمل صالح کا صلہ اس دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے درجات بلند ہوں گے۔ یہ خدائے بزرگ و برتر کا وعدہ ہے۔

پولیس کے محکمہ میں ترقی و تنزلی روز آنہ کا معمول ہے اس لئے اس محکمہ میں اے۔ ایس۔ ائی بھرتی ہونے والا ملازم بمشکل ڈی۔ ایس۔ پی کا عہدہ حاصل کر پاتا ہے۔ ایس ایس پی کے عہدہ پر صرف چند نیک نام افسر ہی ترقی یاب ہوتے ہیں۔ اور ڈی۔ آئی۔ جی کا عہدۂ جلیلہ تو شاذ و نادر ہی کسی خوش بخت و فرض شناس افسر کی قسمت میں آتا ہے۔

چوہدری بدر الدین مرحوم و مغفور ایسا نیک بخت پولیس آفسر تھا جو 1940 میں اے ایس آئی بھرتی ہو کر محض اپنی دیانتداری اور فرض شناسی کی بدولت ڈی آئی جی کے عہدہ پر فائز ہو کر عزت و وقار کے ساتھ 1980 میں ریٹائر ہوا اور سکون سے اس دار فنا سے رخصت ہوا دوران ملازمت وہ ایماندار اور نیک نام پولیس افسر مشہور رہا۔ اس نے ہر عہدہ پر اپنے فرائض منصبی دیانتداری سے سر انجام دیئے۔ وہ کبھی بھی کسی قسم کی بدعنوانی کا مرتکب نہ ہوا۔ ہر جگہ نیک نامی اس کے حصہ میں آئی۔ اس کی نجی زندگی بھی ہر قسم کی الائشوں سے پاک رہی۔ وہ کسی مرحلہ پر بھی ان خرافات میں ملوث نہ ہوا جس کے لئے اکثر پولیس افسران بدنام ہیں۔

بہ تقاضائے قانون فطرت کہ ہر نیک شخص کی کڑی آزمائش ہوتی ہے ان کو بھی کم از کم تین دفعہ سخت مشکلات سے واسطہ پڑا۔ انہوں نے کسی مرحلہ پر بھی ہمت نہ ہاری اور ہر مصیبت کا عزم و حوصلہ سے مقابلہ کیا اور وہ ہمیشہ ہر امتحان میں سرخرو ہوئے۔

مرحوم نے کافی عرصہ بطور انسپکٹر و ڈی۔ ایس۔ پی محکمہ انسداد رشوت ستانی میں فرائض سر انجام دیے۔ اس دوران متعدد چھوٹے بڑے رشوت خوروں کی انکوائریاں ان کے سپرد ہوئیں ان میں سے اکثر اپنے کیفر کردار سے دوچار ہوئے تاہم بعض افسر بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان میں سے ایک شخص بعد میں ایس ایس پی تعینات ہو گیا اور وہ مرحلہ انتہائی صبر آزما تھا۔ جب مرحوم کو اس کے ماتحت ڈی۔ ایس۔ پی لگا دیا گیا۔ تگ و دو کے بعد ان کا تبادلہ تو ہو گیا تاہم ان کو انتقاماً علی پور جیسے دور دراز شہر

میں تعینات کر دیا گیا۔

انہوں نے یہ عرصہ عزم واستقلال سے گذارا۔ خود ناانصافی اور انتقام کا شکار ہونے کے باوجود کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہونے دی اور نہ ہی کبھی اپنے ساتھ ناروا سلوک کا گلہ کیا۔

دوسرا سانحہ اس طرح ہوا کہ تاریخ کے بدترین دور میں سول چیف مارشل ایڈمنسٹریٹر بھٹو مرحوم نے تیرہ سو سے زائد افسران کو بدون نوٹس اظہار وجہ وبدون سماعت بیک بینی و دو گوش ملازمت سے برطرف کر دیا ان افسران میں مرحوم کا نام بھی شامل تھا اس فہرست میں ان کا نام آخری لمحے ایک ایسے افسر کے ایما سے شامل ہوا تھا جس کو مرحوم سے ذاتی عناد تھا اس مرحلہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت فرمائی اور حکومت کو جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا جس کے نتیجہ میں مرحوم کو باعزت طور پر بحال کر دیا گیا۔

ابھی آزمائش کا امتحان باقی تھا کہ ان کو گجرات میں بطور ایس۔ ایس۔ پی تعینات ہوئے ایک سال بھی نہ ہوا تھا کہ صدر پاکستان کے چند قرابت دار قتل کے مقدمہ میں ملوث ہو گئے۔ انتہائی اعلیٰ سطح پر مرحوم کو مجبور کیا گیا کہ وہ ان ملزمان کی مدد کرے اور ان کو بے گناہ قرار دلوائے۔ ان کی ضمیر نے گوارا نہ کیا کہ وہ گہنہ گار ملزمان کو بے گناہی کا سرٹیفکیٹ عطا کرے انہوں نے ہر قسم کا دباو برداشت کیا اور ملزمان کو گہنہ گار قرار دیکر عدالت میں چالان بھجوا دیا۔ پیپلز پارٹی کا ظالمانہ دور حکومت اور ایس۔ ایس۔ پی کی یہ جرات کہ اس کے صدر کی ذرا بھی رعایت نہ کی جائے۔ نتیجہ ان کا تبادلہ کر دیا گیا تاہم ان کی ڈی۔ آئی۔ جی کے عہدہ پر ترقی ہو گئی اور ان کو ایف۔ آئی۔ اے میں ایڈیشنل ڈائریکٹر لگا دیا گیا۔ وہ اس عہدہ سے اپنی مدت ملازمت مکمل کر کے 1980 میں عزت ووقار کے ساتھ ریٹائر ہو گئے۔ اس دوران ان کو ان کی اعلیٰ کارکردگی اور دیانت داری کے اعتراف میں پولیس کا اعلیٰ ترین ایوارڈ پی۔ پی۔ ایم دیا جانا تجویز ہوا۔

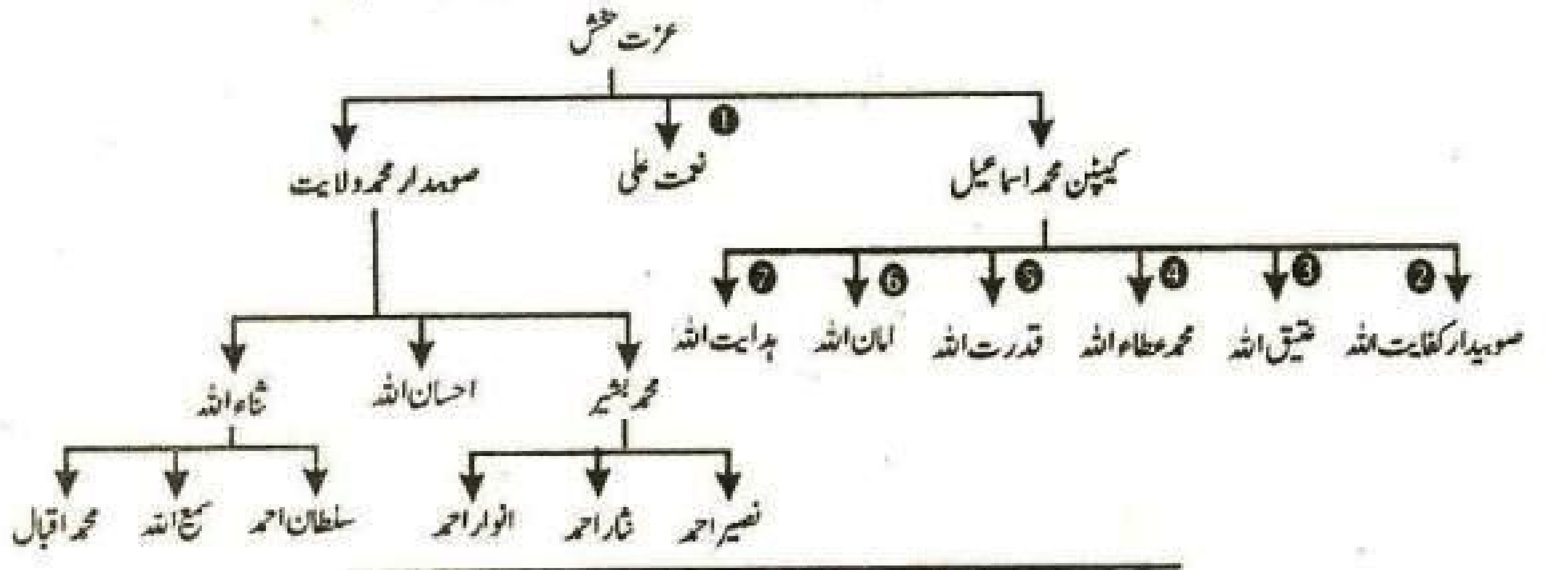
دوران ملازمت انہوں نے ہر آزمائش کا مقابلہ صبر وحوصلہ سے کیا کسی مرحلہ پر بھی ان کے پائے استقلال میں ذرا برابر بھی لغزش نہ آئی وہ ایک دبنگ پولیس افسر تھے۔ فرض شناسی ان کی پہچان تھی وہ ہمیشہ نیک نام مشہور رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بے پایاں سے ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

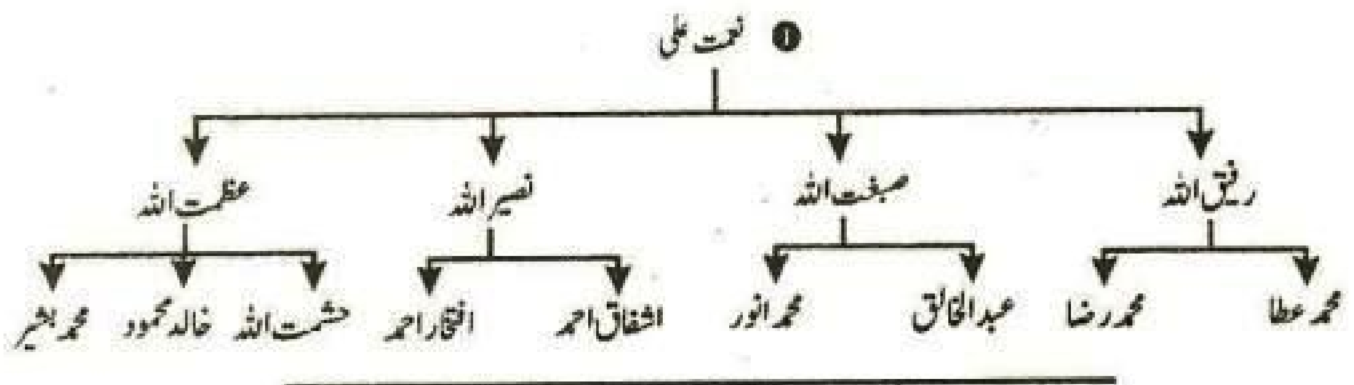
الخطاط کے اس دور میں ایمانداری اور فرض شناسی گالی بن گئی ہے۔ تاہم آج بھی سرکاری محکموں میں رزق حلال پر گذارہ کرنے والوں کی کمی نہ ہے بحیثیت مجموعی یہ برادری خدا ترس اور راست باز ہے۔ یہ ہمیشہ رزق حلال کی متلاشی رہی ہے۔ چوہدری بدالدین مرحوم کی زندگی کا عرصہ ملازمت اسی برادری کے سرکاری افسران کیلئے قابل تقلید نمونہ ہے۔

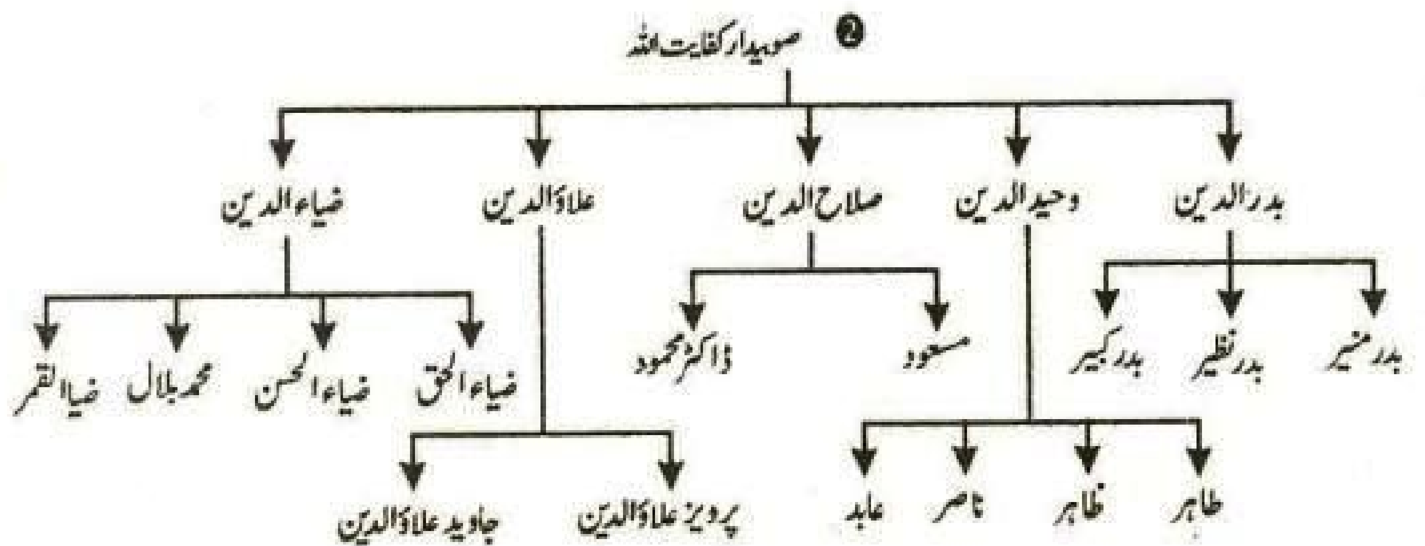
(7)داملی

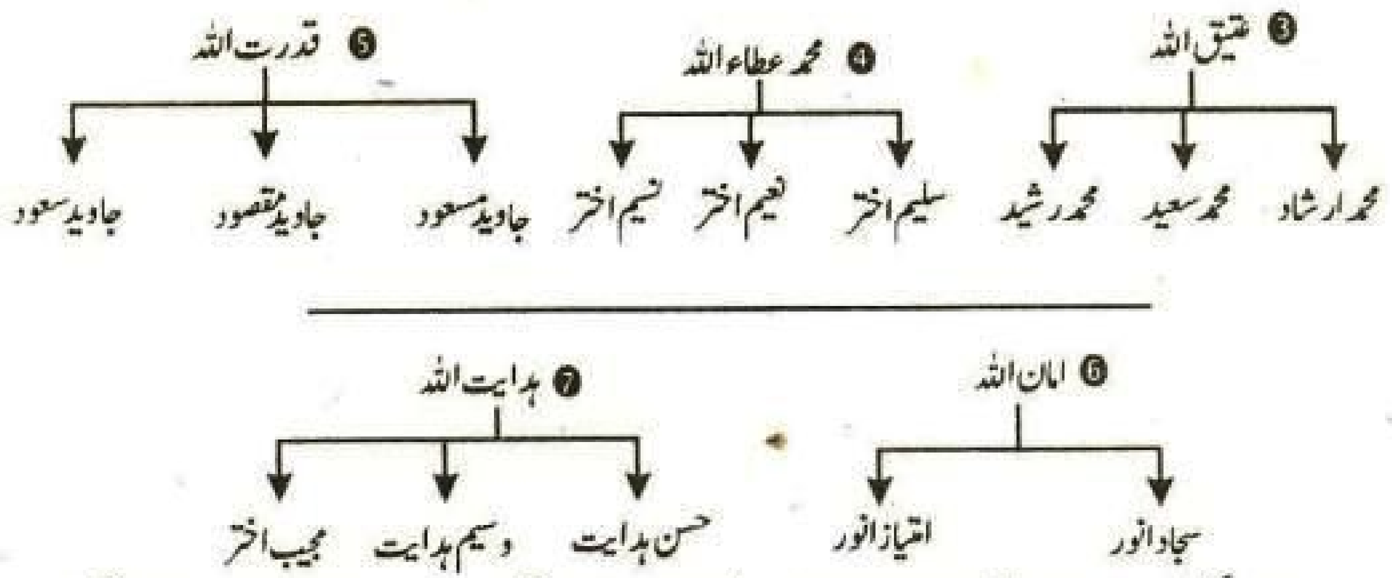
داملی اس برادری کا مشہور گاؤں مغلوں کے دور میں آباد ہوا شاہ آباد سے 3 میل دور دریائے مارکنڈہ کے کنارے آباد تھا۔ دائم علی اس کے ابتدائی آباد کار تھا۔ اس لئے ان کے نام کی نسبت سے اس کا نام دائم علی ہوا جو بعد میں دام علی اور پھر داملی بن گیا۔ محکمہ مال میں اس کا نام داملی درج ہے۔ یہ خوشحال اور تعلیم یافتہ خاندانوں کا گاؤں تھا۔ اس نے برادری کی اہم شخصیات پیدا کیں جن میں جناب بدرالدین مرحوم ڈی۔ آئی۔ جی اور ضیاء الدین ایم پی اے شامل ہیں۔ دائم کی اولاد کئی خاندانوں میں پھلی پھولی۔

جناب عزت بخش کا بڑا خاندان ہے۔ اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔









جناب کیپٹن محمد اسماعیل 1886 میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ 1920 میں بطور کیپٹن ریٹائر ہوئے دوران ملازمت ان کو انڈین آرڈر آف میرٹ اور آرڈر آف برٹش انڈیا کے اعزازات سے نوازا گیااور سردار بہادر کا خطاب عطا ہوا جارج پنجم شاہ برطانیہ کے اے۔ڈی۔ سی رہے۔ 1920 میں جشن تاجپوشی میں انڈین آرمی کی نمائندگی کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اعزازی مجسٹریٹ اور بلدیہ شاہ آباد کے ایڈمنسٹریٹر رہے دوسری جنگ عظیم میں بطور آنریری ریکروٹنگ افسر خدمات سرانجام دیں۔ ان کی شاندار فوجی و قومی خدمات کے اعتراف میں انکوچک نمبر 1/2 آر میں دو مربعہ اراضی دی گئی۔ 1941 میں انکاانتقال ہوا۔

صوبیدار کفایت اللہ 1922 میں فوج سے ریٹائر ہوئے۔ ان کو مثالی کارکردگی پر میڈل سے نوازا گیا اور چک نمبر 1/2 ، آر۔اے میں زرعی اراضی عطا ہوئی گاؤں کے نمبردار مقرر ہوئے۔ اعزازی ریکروٹنگ افیسر اور مارکیٹ کمیٹی رینالہ خورد کے ایڈمنسٹرٹر، کواپریٹو بنک اوکاڑہ کے ڈائریکٹر اور فوجی کواپریٹو یونین کے نائب صدر رہے۔ 1950 میں انکاانتقال ہوا۔ بلاولی کے جناب ڈاکٹر بشیر احمد ان کے داماد تھے۔ 1947-1948 میں داملی۔ حسن پورہ بلولی۔ تاروولا۔ داب کھیڑی۔ اللہ پور اور دیگر مواضعات کے مہاجروں کی اپنے ڈیرہ پر مہینوں مہمان نوازی کی اور اپنے اثرورسوخ سے ان کو مختلف چکوک میں بہترین اراضیات پر آباد کیا۔

جناب بدالدین اس خاندان کے مایہ ناز سپوت تھے۔ ڈی آئی جی کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوکر فوت ہوئے دیانتداری سے پولیس میں ملازمت کی۔ جائیداد تو نہ بنائی البتہ نیک نامی کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ پولیس کا سب سے بڑا ایوارڈ پی پی ایم ملا۔ دبنگ اور نڈر پولیس افیسر تھے۔ انتہائی نیک سیرت اور ملنسار تھے۔ ان کا فرزند بدر منیر صنعت کار ہے اور 307 کینال ویو سوسائٹی لاہور میں

سکونت پذیر ہے۔ ان کے دو لڑکے صہیب بدر اور جہان زیب بدر ہیں صہیب بدر بنک البراقبہ میں افسر ہیں جہان زیب بدر کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔

بدر نظیر فوج میں کپتان کے عہدہ سے قبل از وقت ریٹائر ہو کر 308 کینال ویو میں رہائش پذیر ہیں۔ گلبرگ کے مشہور چائنیز ریسٹورنٹ ای۔ فا (YEEFAH) کے مالک حصہ دار اور مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ انجمن فلاح اراعیاں (سابقہ انبالہ ڈویژن) کے جنرل سیکرٹری اور انجمن کے روح ورواں ہیں۔ حاجی اصغر علی بحرین والے کے داماد ہیں ان کے دو لڑکے نمیر بدر اور عزیز بدر ہیں۔ نمیر امریکہ میں زیر تعلیم ہے بدر کبیر رینالہ خورد میں آباد ہے مشہور زمیندار ہے جناب بدرالدین مرحوم کے تینوں پسران باپ کی جملہ خوبیوں کے حامل ہیں۔

جناب وحید الدین رینالہ خورد میں آباد ہے۔ عوام میں ہر دلعزیز ہیں اس لئے مختلف ادوار میں ٹاؤن کمیٹی کے صدر اور نائب صدر رہے ہیں۔ مارکیٹ کمیٹی کے ناظم اور ضلع کونسل اوکاڑہ کے رکن رہے ہیں۔ طاہر وحید زمیندارہ کرتا ہے۔ ظاہر وحید۔ ناصر وحید اور عامر وحید امریکہ میں کاروبار کرتے ہیں۔

جناب صلاح الدین جوہر ٹاؤن میں سکونت پذیر ہیں۔ نیشنل فرٹیلائزر کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ مسعود صلاح الدین واپڈا میں ایکسین ہیں اور محمود صلاح الدین ڈاکٹر ہیں۔ مسعود صلاح الدین کا احمد مسعود ہے ڈاکٹر محمود صلاح الدین کے فرخ محمود اور اسد محمود ہیں۔

پرویز اور جاوید پسران علاؤ الدین مرحوم چک نمبر 1/2 آر اے میں زمیندارہ کرتے ہیں جاوید علاؤ الدین ضلع کونسل کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں جناب ضیاء الدین رینالہ خورد میں رہائش پذیر ہیں پنجاب اسمبلی کے ممبر ہیں ضیاء الحق پی۔ ایچ ڈی کی تیاری میں ہے۔ ضیاء الحسن ایم ایس سی کے بعد ایف۔ ایم سی میں ملازم ہے۔ بلال ضیا زمیندارہ کرتا ہے ابرار ضیا حافظ قرآن ہے۔

جناب ارشاد احمد فوت ہو چکا ہے اس کا افتخار احمد چک مذکورہ میں زمیندارہ کرتا ہے سعید احمد لاہور اور رشید احمد سرگودھا میں مقیم ہے یو بی ایل میں مینیجر ہے اس کے بابر رشید اور یاسر رشید ہیں۔

جناب عطا اللہ چک میں زمیندارہ کرتا ہے۔ محمد سلیم اختر لندن میں ہے اس کا ارسلان اختر ہے۔ محمد نعیم اختر امریکہ میں کاروبار کرتا ہے۔ محمد نسیم اختر ایف ائی اے میں انسپکٹر ہے قدرت اللہ پاکستان ایر فورس میں انجینئر تھے ریٹائر ہو کر پی آئی اے میں خدمات انجام دیں۔ آجکل انگلینڈ میں ہے اس کا مسعود جاوید فوت ہو چکا ہے محمود جاوید اور مقصود امریکہ میں کاروبار کرتے ہیں۔ امان اللہ کا لڑکا

سجاد انور ایم ایس سی امریکہ میں ملازمت کرتا ہے اور دوسرا امتیاز انور واپڈا میں ملازم ہے اس خاندان کی مستقل رہائش چک میں ہے۔

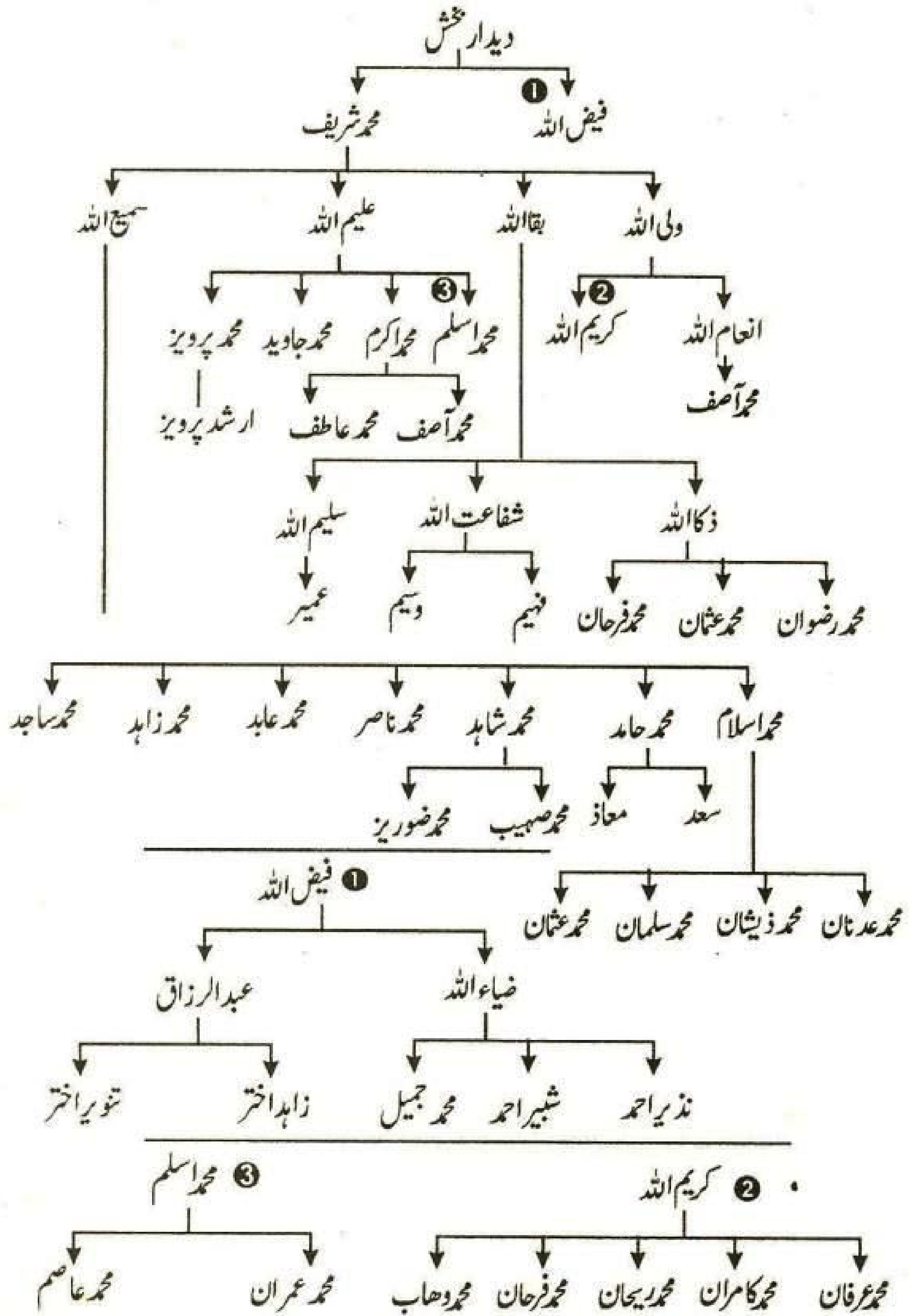
جناب ہدایت اللہ چک میں زمیندارہ کرتے ہیں یونین کونسل کے چیرمین رہے ہیں۔ حسن اختر انگلینڈ میں ہے۔ مجیب اختر ایم ایس سی ملازمت کرتا ہے۔ وسیم اختر کمپوٹر سائنس میں ایم ایس سی ہے۔ جناب نعمت اللہ اسی چک میں آباد ہوا ہے وہ اور اس کے پہلے تینوں لڑکے فوت ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر نصر اللہ کے شفاعت احمد اور افتخار احمد ہیں شفاعت احمد فوت ہو چکا ہے۔ اس کا پسر جاوید اختر این۔ ڈی۔ ایف۔ سی میں آفسر ہے اس کا کامران جاوید سے افتخار احمد پاسکو میں ایکیسن ہے اس کے وقاص۔ حسیب اور بلال ہیں۔ محمد رفیق اور صبغت اللہ بھی چک 1/1 آر۔اے میں آباد ہو کر زمیندارہ کرتے تھے فوت ہو چکے ہیں۔ محمد عطا واپڈا میں ملتان میں ملازم ہے اس کے عبید اللہ، نور اللہ اور عظیم اللہ ہیں۔ پہلے دونوں واپڈا میں ملازم ہیں رضا محمد سعودیہ میں ملازمت کرتا ہے اس کا حامد رضا کاروبار کرتا ہے۔ عبد الحق اور انوار الحق اسی چک میں زمیندارہ کرتے ہیں عبد الحق کے عبد الرحمٰن۔ خلیل الرحمٰن اور حبیب الرحمٰن ہیں اسی چک میں زمیندارہ کرتے ہیں۔۔ حاجی عظمت اللہ اسی چک میں آباد ہیں۔ فوج میں ملازمت کی۔ ریٹائر ہو کر رینالہ خورد میں کاروبار کرتے ہیں۔ حشمت اللہ بھی کاروبار میں والد کے ہمراہ ہے دیگر پسران عبد الحلیم اور عبد الحکیم ہیں۔ عبد الحلیم کاروبار کرتا ہے۔ خالد محمود بھی کاروبار کرتا ہے اس کے عبد الوسیم، محمد وسیم اور محمد نعیم ہیں محمد بشیر الیکٹریکل انجینئر ہے ملازمت کرتا ہے اس کے رضوان شبیر اور عثمان شبیر ہیں۔

جناب محمد ولایت فوج میں نائب صوبیدار تھا۔ محمد بشیر واپڈا میں ملازم تھا۔ اس کا لڑکا نصیر احمد بھی واپڈا میں ملازم تھا۔ دوسرا نثار احمد اور تیسرا انور احمد ہے۔ محمد ولایت کا خاندان اسی چک میں آباد ہے۔

ثناء اللہ پولیس میں انسپکٹر تھا، فوت ہو چکا ہے۔ سلطان احمد کراچی میں ملازمت کرتا تھا فوت ہو چکا ہے۔ سمیع اللہ رینالہ میں کاروبار کرتا ہے محمد اقبال ملٹری انجینرنگ سے بطور ایکیسن ریٹائر ہو کر سرگودھا میں آباد ہے۔

اس طرح یہ وسیع اور با اثر خاندان مختلف شعبوں میں چھایا ہوا ہے انتہائی خوشحال اور متمول خاندان ہے۔

جناب دیدار بخش کا بھی وسیع خاندان ہے۔ اس کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



جناب ولی اللہ اور انعام اللہ فوت ہو چکے ہیں۔ انعام اللہ کاروبار کرتا تھا اس کا خاندان لاہور میں رہتا ہے کریم اللہ کا خاندان رحیم یار خان میں رہتا ہے اور وہ لیور برادرز میں ملازم ہے۔ بقاء اللہ بھی رحیم یار خان میں مقیم ہے۔ ذکاء اللہ اور شفاعت اللہ بھی رحیم یاد خان میں آباد ہیں اور لیور برادرز میں ملازم ہیں سلیم اللہ بلوچستان میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکشن میں ملازم ہے اور حب میں تعنیات ہے۔

جناب علیم اللہ نیک سیرت۔ خوش گفتار اور پر کشش شخصیت کے مالک تھے۔ انجمن کے فعال عہدیدار اور اس کے روح رواں تھے 1977 میں ان کی جوان مرگ سے انجمن کو اور دوستوں کو ناقابل تلافی نقصان ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بے پایاں سے ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ ان کا خاندان لاہور میں آباد ہے۔ اس کا پسر محمد اسلم الحاج محمد رفیق مہتاب گڑھ والے کا داماد ہے۔ وہ گھی کارپوریشن سے ریٹائر ہوا ہے۔ اس کا لڑکا محمد عمران اے۔ سی۔ ایم۔ اے ایم کام۔ ایم۔ بی۔ اے اور چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ ہے۔ وہ اس برادری کا پہلا کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاونٹینٹ (اے سی ایم اے) ہے۔ محمد عاصم کمپیوٹر سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ محمد اکرم لیور برادرز کراچی میں اسٹنٹ مینجر ہے۔ اس کے دونوں لڑکے زیر تعلیم ہیں۔

محمد جاوید پاک فوج میں بر گیڈیر ہے۔ محمد پرویز امریکی ریاست اوکلوہاما مین رہتا ہے اس کا ذاتی سٹور ہے۔ اس کا لڑکا زیر تعلیم ہے۔

جناب سمیع اللہ لیور برادز میں ملازم تھا۔ فوت ہو چکا ہے۔ اس کے پسر محمد اسلام کا خاندان ملتان میں سکونت پذیر ہے۔ وہ ایف۔ جی اسکول میں ٹیچر ہے۔ متدین شخص ہے۔ تبلیغ دین میں ہر وقت مصروف رہتا ہے اس کے چاروں پسران حافظ قرآن ہیں حافظ محمد عثمان ایم ایس سی ایم ایڈ سینئر ہیڈ ماسٹر ہے۔ محمد جاوید سکول ٹیچر ہے اس کے دونوں پسران زیر تعلیم ہیں۔ اس کا خاندان رحیم یار خان میں آباد ہے۔ محمد شاہد ایم بی اے ہے۔ لاہور میں رہائش پذیر ہے اور پی۔ ٹی۔ وی کے سیلز ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہے اس کے دونوں پسران زیر تعلیم ہیں۔ محمد ناصر، محمد عابد اور محمد زاہد کے خاندان رحیم یار خان میں رہتے اور کاروبار کرتے ہیں محمد شاہد زیر تعلیم ہے۔

جناب فیض اللہ ولد دیدار بخش کو 1947ء میں داب کھیڑی میں شہید کر دیا گیا تھا۔ وہ وہاں بطور مہمان گیا ہوا تھا۔ اس کا پسر ضیاء اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا خاندان چک نمبر 48 میں آباد ہے۔ زاہد اختر کا میڈیکل سٹور ہے اور تنویر اختر ملازمت کرتا ہے۔

دیدار بخش کا یہ وسیع خاندان تعلیم یافتہ اور خوشحال ہے اور مختلف شہروں میں مصروف عمل ہیں۔

جناب حیدر علی کے تین پسران مسمیان محمد صدیق، فیض محمد اور یامین علی رضا ہیں۔ محمد صدیق کے پسر توفیق احمد کے عتیق احمد، سعید احمد اور محمد کاشف ہیں۔ توفیق احمد کھاد فیکٹری میں ملازم ہے۔ اس کا خاندان موضع سکھڑ والا ضلع ملتان میں آباد ہے۔ اس کے پسران زمیندارہ و کاروبار کرتے ہیں۔ فیض محمد کا خاندان بھی اسی گاؤں میں رہتا ہے اس کے پسر نیاز محمد کے دو لڑکے سعودیہ میں ملازمت کرتے ہیں دوسرے دو گاؤں میں زمیندارہ کرتے ہیں۔ یامین علی رضا کا شفیق ہے جس کا جواد علی ہے جس کے تین لڑکے زاہد۔ شاہد اور وحید ہیں۔ یہ خاندان بھی اسی گاؤں میں رہتا ہے۔

جناب ارجمند اور طالع مند حقیقی بھائی تھے۔ ارجمند کے محمد شریف اور محمد خلیل ہیں محمد شریف کے عبدالحق اور ظہور احمد ہیں۔ عبدالحق پی اے ایف میں ملازم ہے دونوں بھائیوں کے خاندان چک نمبر 48 میں رہتے ہیں۔ طالع مند کا عبدالغفور اور اس کے عبدالشکور۔ عبدالستار۔ عبدالجبار اور عبدالغفار ہیں۔ عبدالشکور کے عبدالخالق۔ محمد خالد۔ محمد ناصر، محمد شاہد اور محمد حامد ہیں۔ عبدالخالق فوج میں نائب صوبیدار ہے۔ محمد خالد اور محمد ناصر کاروبار کرتے ہیں۔ محمد حامد ملازمت کرتا ہے۔ عبدالغفار ٹیچر ہے۔ طالع مند کا یہ خاندان بھی چک 48 میں آباد ہے۔

جناب عنایت اللہ کا پسر حفیظ جنڈانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع بھکر میں رہتا تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کا پسر حمید اللہ اور اس کے لڑکے زاہد اقبال، زاہد جلال اور زاہد انوار اسی جگہ رہتے ہیں۔ زاہد اقبال رجسٹریشن آفس میں سپروائزر اور زاہد جلال، زاہد انوار پاک فوج میں بطور ڈسپنسر ملازم ہیں۔ جناب علی حسن ٹیکنیکل کالج ساہیوال میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے۔ اس کا بھائی رحمت ہے۔

(8) ڈھنگالی

یہ گاؤں شاہ آباد سے تین چار میل جانب مشرق شاہ آباد جگادھری روڈ پر تھا۔ موضع جلوبی اور عبداللہ گڑھ اس کے نزدیک تھے۔ مخلوط ابادی کا گاؤں تھا۔ اس برادری کے صرف چند خاندان اس گاؤں میں آباد تھے۔ جواب تحصیل میلسی میں آباد ہیں احباب کی کوشش کے باوجود ان کے کوائف حاصل نہ ہو سکے۔

(9)رتن گڑھ

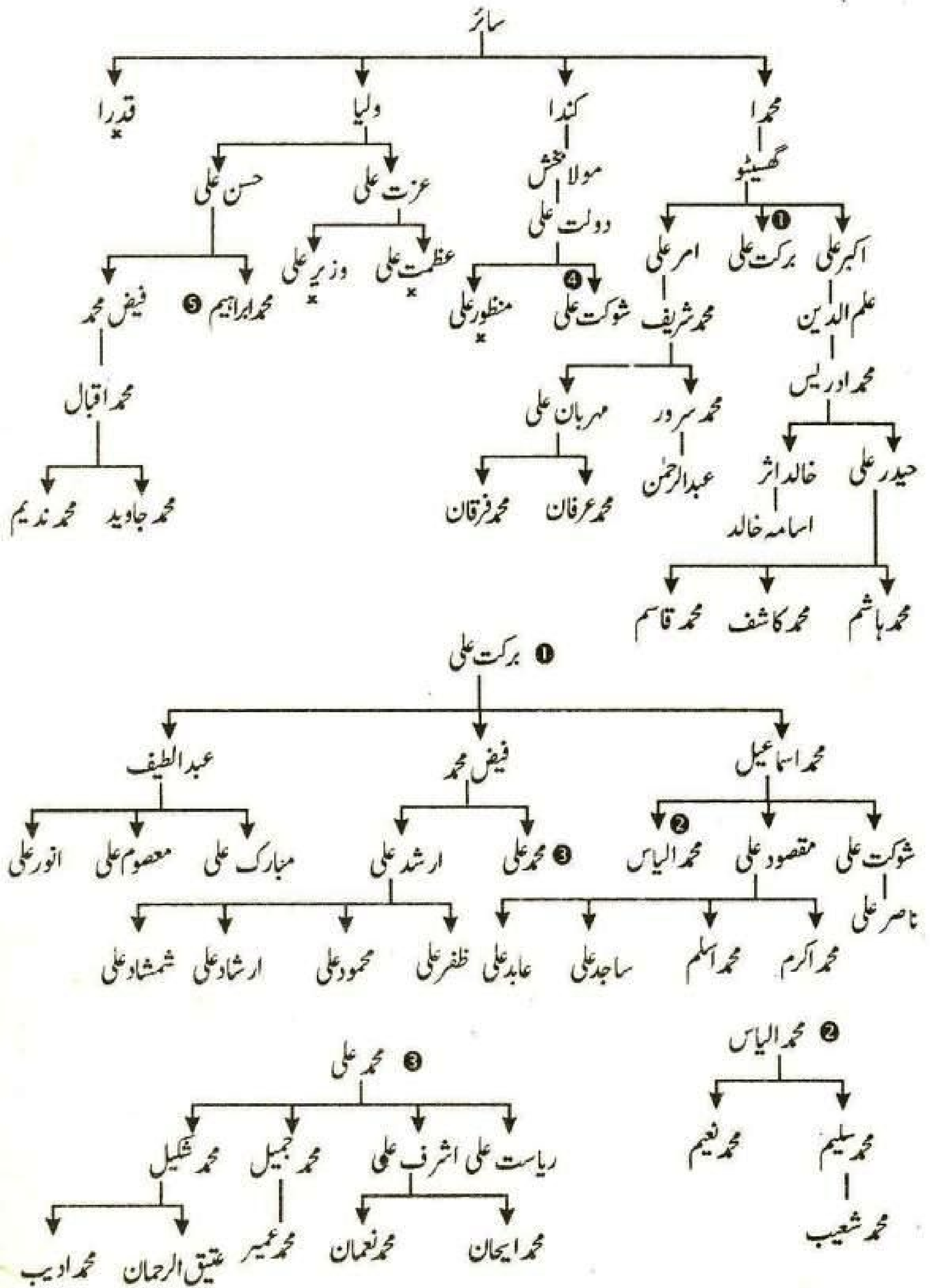
یہ گاؤں شاہ آباد سے 1/1/2 میل کے فاصلہ پر جانب جنوب گرینڈ ٹرنک روڈ پر واقع تھا۔ اس کے ساتھ ہی دوسرا گاؤں دھرم گڑھ تھا۔ یہ دراصل جڑواں گاؤں تھے۔ دونوں کے درمیان صرف کچا راستہ حد فاصل تھا۔ دھرم گڑھ بعد میں آباد ہوا تھا اس لئے نواں گاؤں کہلاتا تھا۔ نواں گاؤں خالصتاً ارائیوں کا گاؤں تھا۔ جبکہ رتن گڑھ میں نصف ملکیت ہندو جاٹوں کی تھی۔ تاہم آبادی ارائیوں کی زیادہ تھی۔ دو گھر سیدوں کے بھی تھے دونوں گاؤں رتن گڑھ کے نام سے مشہور تھے ہر خاندان تعلیم یافتہ تھا کیونکہ شاہ آباد میں دو ہائی اسکول اور ایک مڈل اسکول تھا۔ اپنے محل وقوع اور تعلیم کی وجہ سے یہ اس برادری کا مشہور گاؤں تھا۔ اس گاؤں نے جناب محمد عبدالطیف ڈائریکٹر سٹیٹ بنک مرحوم محمود علی مرحوم مصنف مقدمہ تاریخ راعیان اور محمد ادریس جیسے قابل وذہین اشخاص پیدا کئے۔

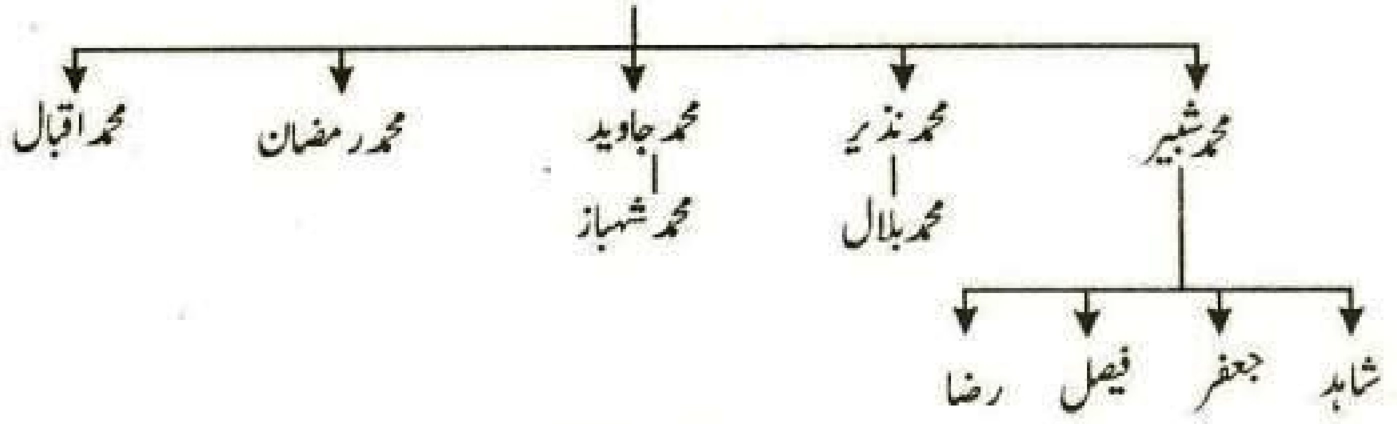
یہ دونوں گاؤں سکھوں کے ابتدائی دور حکومت میں سکھوں نے آباد کئے تھے۔ رتن گڑھ رتن سنگھ نے اور دھرم گڑھ دھرم سنگھ نے آباد کیا۔ یہ دونوں حقیقی بھائی تھے اور ان کے نام پر ان کے نام رکھے گئے ان کا تیسرا بھائی کشن سنگھ تھا۔ جس کے نام پر کشن گڑھ عرف کمبو ماجرا آباد ہوا۔ یہ سکھوں کا گاؤں تھا اور رتن گڑھ سے ایک میل کے فاصلہ پر جانب مشرق تھا۔ سکھوں کی حکومت تک مالک سکھ رہے پہلے بندوبست میں انگریزوں نے قبضہ کی بناء پر قابضین کو مالک قرار دے دیا۔

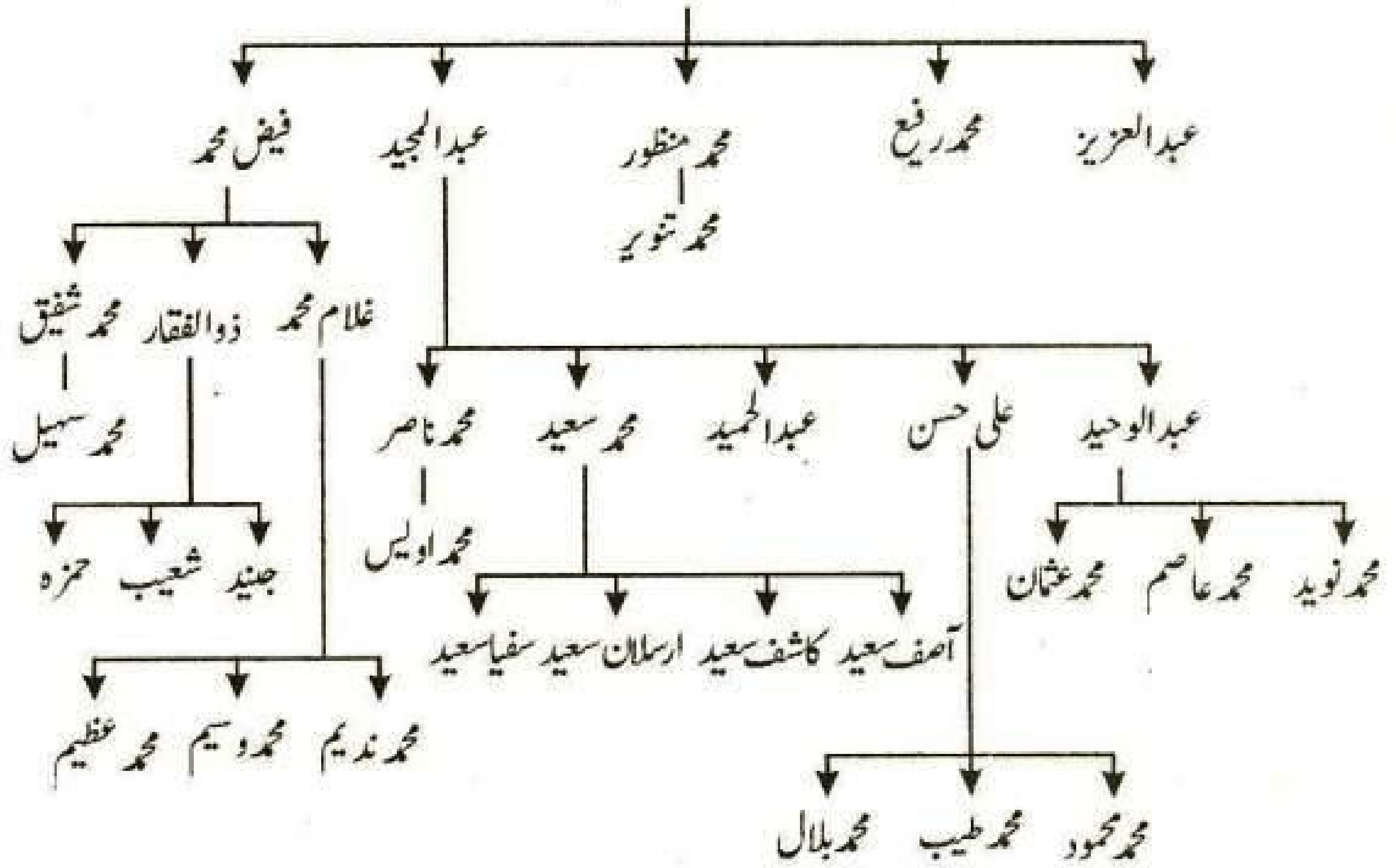
اگرچہ اردگرد کے گاؤں والوں نے پہلے طاقت کے بل بوتے پر اور مار کھانے کے بعد عدالتی سطح پر اپنا حق ملکیتِ جتانے کی کوشش کی مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی۔

اس گاؤں میں ابتداً تین خاندان آباد ہوئے اور بعد ازاں ان کی اولاد خوب پھلی پھولی، خاندان کو ٹھولہ بھی کہا جاتا ہے۔ رامپوری خاندان مشہور و معروف خاندان تھا۔ اس کے مورث اعلیٰ جناب سائر رامپور سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے۔

اس خاندان کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔







یہ اس گاؤں کا اہم اور معروف خاندان تھا۔ خاندان کے مورث اعلی جناب سائر ابتداً موضع دھوئی میں آباد ہوئے۔ وہاں سے رام پور میں منتقل ہو گئے لیکن یہ جگہ بھی پسند نہ ائی اور رتن سنگھ سکھ سردار کی ترغیب پر رتن گڑھ آگئے اور اس گاؤں کی بنیاد ڈالی ان کا چوتھا لڑکا قدر لاولد فوت ہوا۔ باقی تین لڑکوں کی اولاد اس گاؤں میں خوب پھیلی و پھولی اور برادری میں شہرت پائی یہ باثر اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب سائر کے پسر محمد المعروف محمدا کے واحد پسر گھسیٹو تھا جس کے تین پسران اکبر علی، برکت علی اور امر علی ہوئے۔ اکبر علی سو سال سے زائد عمر میں 1945ء میں فوت ہوئے۔ ان کو اپنے والد کی زبانی تفصیلاً یاد تھا کہ ان کا جد امجد رامپور سے آکر کس طرح اس گاؤں میں آباد ہوا۔ ان کو سکھوں کے کارداروں کے مظالم کی جملہ تفاصیل بھی زبانی یاد تھیں۔

انگریز حکومت کے ابتدائی سالوں کے واقعات بندوبست اراضی کے مراحل نہایت دلچسپ انداز میں سناتے تھے۔ان کا ایک ہی پسر علم الدین تھا۔انتہائی دبنگ اور مشہور شخص تھا۔ہجرت کے بعد کوٹ ارائیاں میں آباد ہوا۔1982ء میں ایک صدی کی عمر پاکر فوت ہوئے۔ان کا واحد پسر محمد ادریس ہے جس کے دو بیٹے حیدر علی اور خالد اشیر ہیں۔دونوں وکیل ہیں۔

جناب برکت علی کے تین پسران محمد اسماعیل، فیض محمد اور عبد الطیف تھے۔تینوں فوت ہو چکے ہیں۔محمد اسماعیل اور فیض محمد ہجرت کے بعد کوٹ ادو میں اور عبد الطیف میانی ضلع سرگودھا میں آباد ہوئے۔جناب محمد اسماعیل کے تین لڑکے شوکت علی، مقصود علی اور محمد الیاس ہیں۔شوکت علی حال ہی مین فوت ہوئے ہیں ان کا واحد پسر ڈاکٹر ناصر علی مشہور سرجن ہیں ان کے پانچ لڑکے مسمیان عمران ناصر، فہد ناصر، مبشر ناصر، سعد ناصر اور اسد ناصر ہیں۔مقصود علی کے محمد اکرم، محمد اسلم، ساجد علی اور عابد علی ہیں۔محمد اکرم کپڑے کے مشہور تاجر ہیں اس کے دو لڑکے محمد رضوان اور وقاص ہیں۔محمد اسلم سوئی گیس فیلڈ میں ملازم ہے۔ساجد علی ایم اے او جی ڈی سی اسلام آباد ہیڈ آفس میں ملازم ہے اس کے لڑکے کا نام محمد حمزہ ہے۔عابد علی کاروبار کرتا ہے۔محمد الیاس کے محمد سلیم اور محمد نعیم ہیں محمد سلیم سوئی فیلڈ گیس میں ملازم ہے اس کا ایک ہی لڑکا محمد شعیب ہے۔محمد نعیم بی اے، ایم کام ملٹری اکاؤنٹس ملتان میں ملازم ہے۔فیض محمد کے دو پسران محمد علی اور ارشد علی ہیں۔محمد علی کے ریاست علی، اشرف علی، محمد جمیل، محمد شکیل ہیں۔اشرف علی اور محمد شکیل ملتان میں کاروبار کرتے ہیں۔ریاست علی ملازم ہے۔ارشد علی کے آٹھ لڑکے ظفر علی، محمود علی، ارشاد علی اور شمشاد علی وغیرہ ہیں۔عبد الطیف کے تین پسران مبارک علی، معصوم علی اور انور علی ہیں۔انور علی فوج سے ریٹائر ہوکر کراچی کی منظور کالونی میں آباد ہے۔حاجی معصوم علی بھی فوجی ملازمت سے ریٹائر ہوئے ہیں وہ اور مبارک علی میانی میں پکھووال گیٹ میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔

جناب محمد شریف ولد امر علی بھی ہجرت کے بعد کوٹ ادو میں آباد ہوئے۔اس کے دو پسران سرور علی اور مہربان علی ہیں۔سرور کا عبد الرحمان ہے اور مہربان علی کے دو لڑکے محمد عرفان اور محمد فرقان ہیں۔

جناب کندا کے دو پسران مولا بخش اور دولت علی تھے۔مولا بخش لاولد فوت ہوا۔دولت علی کے دو لڑکے شوکت علی اور منظور علی تھے۔ہجرت کے بعد یہ خاندان واسو میں آباد ہوا۔منظور علی لاولد فوت ہوا شوکت علی بھی فوت ہو چکا ہے اس کے 5 لڑکے مسمیان محمد شبیر، محمد نذیر، محمد جاوید،

محمد رمضان اور محمد اقبال ہیں۔ محمد شبیر کے محمد شاہد، محمد جعفر، محمد فیصل اور محمد رضا ہیں۔ محمد نذیر کا محمد بلال ہے اور محمد جاوید کا محمد شہباز ہے۔

جناب ولیا کے پسر عزت علی کا عظمت علی لاولد فوت ہوا۔ وزیر علی کا منصب علی ہے جس کی اولاد موجود ہے کراچی میں آباد ہے۔ ولیا کے دوسرے پسر حسن علی کے محمد ابراہیم کا خاندان ہجرت کے بعد موضع شیرہ کے ڈاکخانہ سادھو کے ضلع شیخوپورہ میں آباد ہوا۔ رفیع لاولد فوت ہو چکا ہے۔ عبدالمجید کا خاندان موضع رتہ گورایہ میں رہتا ہے۔ اس کا لڑکا عبدالوحید دکان کرتا ہے۔ علی حسن گوجرانوالہ میں ملازمت کرتا ہے۔ عبدالحمید گوجرانوالہ میں کاروبار کرتا ہے۔ ناصر کا خاندان رتہ گورایہ میں آباد ہے۔ فیض محمد فوت ہو چکا ہے اس کا خاندان بھی رتہ میں رہتا ہے۔ غلام محمد کا ندیم اختر حافظ قرآن ہے۔ اب صرف منظور کا خاندان شیرو کے میں رہتا ہے۔

حسن علی عرف حسنا کے دوسرے پسر فیض محمد کا خاندان محلہ امام بارگاہ کرنل مقبول احمد راولپنڈی میں رہائش پذیر ہے۔ محمد یونس شاکر کرالی والا فیض محمد کا داماد ہے۔

رامپوری خاندان کے جناب علم الدین کے واحد پسر محمد ادریس کو بطور وکیل اور بطور سیاست دان خوب شہرت ملی۔ آپ 1932ء میں پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد والد کے ہمراہ جھنگ آکر 1949ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور ایک سکول میں بطور مدرس تین سال ملازمت کی۔ اسی دوران پنجاب یونیورسٹی سے پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت سے امتحان دے کر 1953ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کی اور یونیورسٹی لاء کالج میں داخلہ حاصل کیا۔ 1955ء میں ایل ایل بی کی ڈگری کے حصول کے بعد ستمبر 1955ء میں جھنگ میں وکالت شروع کی اور چند ہی سالوں میں اپنی محنت، دیانت اور ذہانت کی بدولت جھنگ کے مشہور و معروف ایڈووکیٹ شمار ہونے لگے۔

جھنگ زمیندار جاگیرداروں کا ضلع ہے۔ آپ وکیل بنتے ہی ان سے ٹکرا گئے اور نتیجتاً 1960ء میں میونسپل کمیٹی جھنگ کے ممبر ہوئے۔ 1965ء میں مغربی پاکستان اسمبلی کے ممبر بنے اس وقت اس اسمبلی میں مغربی پاکستان سے جواب پاکستان ہے صرف 156 ممبر ہوتے تھے۔

آپ نے وکالت کے پیشہ میں بھی اپنی قابلیت اور ذہانت کا ڈنکہ خوب بجایا اور چھ دفعہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ وکلاء کی تنظیم پنجاب بار کونسل کے بلا مقابلہ ممبر منتخب ہوئے جھنگ سے سپریم کورٹ آف پاکستان کے واحد ایڈووکیٹ ہیں۔ اپنی دیانتداری اور نیک نامی کی بنا پر چھ سال ڈسٹرکٹ زکوٰۃ وعشر کمیٹی جھنگ کے چیئرمین رہے۔

پہلے سٹی مسلم لیگ اور بعد ازاں ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے صدر بنے۔ پنجاب مسلم لیگ کونسل کے ممبر۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ممبر پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ممبر بنے اور اب ضلع مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ معتدد سرکاری وغیر سرکاری تنظیموں سے واسطہ رہا۔ سماجی اور معاشرتی تنظیموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

آپ کے دونوں بیٹے حیدر علی اور خالد اشیر وکیل ہیں۔ حیدر علی جھنگ میں اور خالد اشیر سبزہ زار لاہور میں رہتے ہیں۔ حیدر علی ترقی یافتہ زمیندار اور خالد اشیر لاہور کا مشہور وکیل ہے۔ ان کا دفتر ٹرنر روڈ پر ہے۔ خالد اشیر جناب محمد یامین ایڈووکیٹ لاہور کے داماد ہیں جبکہ حیدر علی جناب محمد ذکریا بحرین بورے والا کے داماد ہیں۔ حیدر علی کے تین پسران محمد ہاشم، محمد کاشف اور محمد قاسم ہیں۔ خالد اشیر کا ایک لڑکا اسامہ خالد ہے۔ حیدر علی سالہا سال یونین کونسل کے ممبر اور پانچ سال چیئرمین یونین کونسل رہے ہیں۔ گاؤں کی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے چیئرمین اور زرعی مشاورتی کونسل کے ممبر رہے ہیں۔ آج کل جھنگ میں وکالت کر رہے ہیں۔

آپ کی دختر مسز نسیم طاہر بی اے بی ایڈ کے خاوند محمد طاہر سلیمی ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ کو 28 مارچ 1999 کو اغوا کر لیا گیا تھا جس کا تا حال کوئی سراغ نہیں مل سکا اس کے دو پسران محمد فیصل طاہر اور محمد فرحان طاہر ہیں فیصل مکینکل انجینئر ہے اور فرحان ایم بی اے ایک امریکن کارپوریشن میں ذمہ دار عہدہ پر ملازم ہے۔ یہ خاندان سبزہ زار لاہور میں رہائش پذیر ہے۔

اس گاؤں میں خدا بخش مشہور شخصیت تھے وہ اس گاؤں کے نمبردار اور علاقہ بھر میں مشہور تھے۔ ان کے فوت ہونے پر ان کا بیٹا مولا بخش نابالغ ہونے کی بناء پر نمبردار نہ بن سکا بلکہ ان کا قریبی عزیز دوندی نمبردار بنا دیا گیا۔ مولا بخش کا پسر کرم بخش تھا جس کے بیٹے ماسٹر واجد علی ہجرت کے بعد جا کے چیمہ میں آباد ہوئے۔ محکمہ تعلیم میں ملازم رہے انجمن کے فعال رکن اور برادری میں مشہور ہیں۔ ان کا بیٹا جناب وارث علی بی اے ہے اور سرکاری لازم ہے۔

دوندی کے خاندان کے جناب غلام نبی گاؤں کا مشہور نمبردار تھا اس کے فوت ہونے پر اس کا پسر عنایت اللہ نمبردار بنا۔ غلام کے پسران عنائت اللہ نمبردار، کفایت اللہ، شمس الدین، نصر اللہ اور بدر الدین ہجرت کے بعد موضع رتہ گورایہ میں آباد ہوئے۔

جناب دوندی نمبردار کا خاندان بھی شاہ آباد سے اس گاؤں میں منتقل ہوا تھا۔

اسی خاندان کے جناب محمد حنیف رتہ گورایہ میں آباد ہوئے۔ وہ فوت ہو چکا ہے اس کے

5 پسران مسمیان عبدالرحمٰن۔ عبدالسلام، علاؤالدین، فرمان علی اور امانت علی ہیں۔ عبدالرحمٰن کراچی ائیر پورٹ پر ملازم تھا فوت ہو چکا ہے اس کا ایک ہی لڑکا ہے۔ عبدالسلام اسلام آباد میں پاکستان ٹیلویژن میں ملازم ہے اور وہیں رہتا ہے۔ علاؤالدین بھی فوت ہو چکا ہے اس کے 5 لڑکے مسمیان شمیم اختر۔ سلیم اختر، محمد کبیر، محمد قدیر اور محمد صداقت ہیں۔ فرمان علی بھی اسلام آباد میں پی۔ٹی۔وی میں ملازم ہے اس کے تین لڑکے ہین۔ امانت علی کے بھی تین لڑکے ہیں۔

جناب برکت علی کے تین پسران فتح محمد، واجد علی اور سراج الدین موضع گناعور تحصیل گوجرانوالہ میں آباد ہیں۔ جناب فتح محمد لاولا فوت ہو چکا ہے۔ یہ خاندان بھی شاہ آباد سے اس گاؤں میں آیا۔

جناب خیراتی کا خاندان شاہ آباد سے اس گاؤں میں آیا۔ اس کے پسر نیک محمد عرف نیکا کا اکبر علی تھا جسکے دو پسران محمود علی اور علی نواز تھے۔ محمود علی مقدمہ تاریخ راعیان کے مصنف ہیں۔ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا خاندان مشین محلہ نمبر 3 وارڈ نمبر 2 مکان نمبر 115 الف میں آباد ہے۔ اس کے دو لڑکے ریاض محمود وغیرہ ہیں۔ علی نواز کے بھی دو لڑکے علی حسن اور میر حسن ہیں یہ خاندان رنیالہ خورد میں آباد ہے۔

علی حسن ولد علی نواز اور نذیر حسین ولد عبدالکریم کا خاندان ہجرت کے بعد رینالہ خورد میں آیا۔ جناب نذیر حسین کے پسران شبیر احمد، صغیر احمد، ظہیر احمد اور منیر احمد ہیں۔ منیر احمد اور ظہیر احمد کویت میں ملازمت کرتے ہیں اور صغیر احمد سعودی عرب میں ہے۔ شبیر احمد کے فرزند قدیر احمد، صغیر احمد اور تنویر احمد ہیں۔ قدیر احمد ٹاؤن شپ میں الکریم جنرل سٹور کے مالک ہیں۔ یہ خاندان نہایت خوشحال ہے اور مکان نمبر 550 B-2 سیکٹر A-2 ٹاؤن شپ لاہور میں رہائش پذیر ہے۔

جناب محمد حبیب ولد نجیب الدین باسی والا تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ آپ نے بوسٹل جیل میں ملازمت کی اور اب ان کا خاندان لاہور میں مقیم ہے۔

جناب محمد بشیر ولد غلام نبی کوئٹہ میں سیکرٹریٹ اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ملازمت کے بعد ریٹائر ہو کر کوئٹہ میں آباد ہیں۔ آپ سعد الدین کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس گاؤں کا یہ بڑا خاندان تھا اور شاہ آباد سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوا تھا۔

ارجمند حسن پورہ سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوا تھا اس کا پسر عبدالحمید ہے جناب بھورا کے دو پسران محمد شریف عرف جگو اور عبدالحمید ہیں۔ محمد شریف کا پسر محمد سعید ہے اور عبدالحمید کے پسران محمد اکرم اور محمد اسلم ہیں یہ خاندان کوٹ ادو میں آباد ہے۔

جناب رشید احمد کا خاندان رتہ میں آباد ہے وہ فوت ہو چکا ہے۔ اس کے دو پسران محمد صدیق اور محمد سلیم ہیں۔ صدیق کا ایک ہی لڑکا ہے سلیم کے 7 لڑکے مسمیان محمد تسلیم، محمد شکیل محمد وکیل، محمد نسیم، محمد طارق اور محمد وارث وغیرہ ہیں۔

جناب صفدر علی ولد دین محمد کا خاندان دراز کی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہے۔ اس کے دو پسران شرافت علی اور عاشق علی ہیں۔ شرافت کے چھ لڑکے ہیں۔ صفدر علی کا بھائی لیاقت علی لاولد فوت ہو گیا ہے۔

جناب عبدالرشید ریلوے میں ملازم تھا اس کا پسر محمد صدیق لاہور میں آباد ہے۔ محمد موسیٰ کا پسر محمد حسن ہے۔

جناب حافظ دین محمد مشہور خطیب تھے گاؤں کی مسجد کے امام تھے۔ گاؤں کے تمام لڑکوں اور لڑکیوں نے اس سے قرآن شریف پڑھا ہے۔ شاہ آباد کی سب سے بڑی مسجد میں جمعہ کی خطابت اور امامت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ ان کا پسر رشید احمد لاہور میں آباد ہے محکمہ صنعت سے ریٹائر ہوا ہے۔ اس کے لڑکوں کے نام ظاہر رشید، عابد رشید، زاہد رشید اور عارف رشید ہیں۔ یہ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان چاہ میراں، شاہین پارک گلی نمبر 26، مکان نمبر 36 میں رہتا ہے۔ ظاہر رشید کے دو لڑکے انیق احمد اور جواد ہیں۔

جناب کریم بخش کا خاندان چک نمبر 102 ای بی تحصیل بورے والا میں آباد ہے۔ ان کے پسر کا نام ابراہیم ہے جس کے لڑکے کا نام عبدالغفور ہے اس کے دو بیٹے عبدالشکور اور عبدالحمید ہیں۔ عبدالشکور کاروبار کرتے ہیں اور عبدالحمید سکول ٹیچر ہے۔

جناب محمد اسماعیل کے چار پسران محمد حشمت، محمد سلیم، محمد اختر اور محمد شمیم ہیں۔ یہ خاندان آزادی کے بعد موضع ہندباجوہ میں آباد ہوا۔

محمد حشمت کے پسران ثاقب، شاکر، ماجد، اور رفاقت ہیں جو اعظم بستی، میں رہائش پذیر ہیں محمد سلیم کے پسران محمد ارشد، محمد راشد، محمد ساجد، محمد صدیق، محمد عابد، اور محمد ساجد بھی اعظم بستی میں رہتے ہیں۔

محمد اختر کے پسران شہزاد، سرفراز، شہاب اور مہتاب ہیں جبکہ محمد شمیم کے لڑکے محمد خاور، محمد فخر، محمد اسحاق، محمد زاہد اور محمد فہد بھی اعظم بستی، محمود آباد، کراچی میں رہتے ہیں۔

اولوالعزم انسان اور مشفق باپ

نہ تو بچپن کی یتیمی نے اس کے عزم صمیم کو متزلزل کیا اور نہ ہی مالی دشواریوں کی مشکلات سے اس نے حوصلہ ہار بلکہ ہمت اور صبر سے اس نے اپنے ہدف کے حصول کیلئے اپنا سفر جاری رکھا اور شاہ آباد سے میٹرک کرنے کے بعد دہلی میں ریزرو بنک آف انڈیا میں کلرکی کی نوکری حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہی معمولی سی ملازمت نہ صرف اس کی ترقی کا پہلا زینہ ثابت ہوئی بلکہ اس کی فیملی کی کفالت کا باعث بنی اور اس کی بدولت اس نے اعلی تعلیم کے حصول کا سفر جاری رکھا۔ فاضل فارسی، اردو کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایف اے کی سند حاصل کی اور 1943 میں بی اے کی ڈگری اس کا مقدر بنی. تعلیمی ترقی کے ساتھ ساتھ فرض شناسی کے طفیل بنک میں بھی اس کی کامیابیوں کا سلسلہ جاری رہا اور دس سال کی عمر میں یتیم ہونے والا یہ شخص بنک کی حقیر سے مشاہرہ پر نوکری کا آغاز کر کے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے بہت ہی باوقار اور ممتاز عہدہ سے ریٹائر ہوا. ان کی ملازمت کا یہ شاندار سفر ان کی ثابت قدمی و پامردی اور صبر و شکر کے ساتھ عزم و حوصلہ کا صلہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا انعام ہے کیونکہ جو شخص فطری داعیات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں پاکیزہ زندگی گذارے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔

ان کی زندگی کا کامیاب سفر یقیناً باعث تقلید و افتخار ہے تاہم ان کا کمال بطور باپ ان کا مثالی کردار ہے۔ 34 سال کی عمر میں ان کی رفیقہ حیات ان کو داغ مفارقت دے کر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی۔ یہ باہمت خاتون ان کی مشکلات اور تنگ دستی کے دور میں ان کے ہم سفر رہی۔ وفات کے وقت وہ چار نابالغ بچے باپ کی حضانت میں چھوڑ گئی۔ اس وقت ان کی عمر 4,6,8 اور 2 سال تھی۔

چوہدری محمد عبداللطیف اب باوقار عہدہ پر فائز تھے۔ مفلسی و تنگ دستی کا دور خوشحالی میں تبدیل ہو چکا تھا۔ تابناک مستقبل ان کا منتظر تھا وہ عمر کے اس حصہ میں تھے کہ ان کی پسند کا ہر رشتہ ان کی دسترس میں تھا لیکن اس عظیم انسان نے اپنے نابالغ بچوں کی خاطر اپنی خواہشات اور ضروریات کی قربانی دیکر اپنی تمام توجہ ان پھولوں کی تعلیم و تربیت پر مرکوز کر دی جس کے نتیجہ میں ان کے دونوں پسران اعلیٰ تعلیم سے مزین ہو کر ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں اور ان کی دونوں دختران ان کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے اپنے اپنے گھروں میں خوشحال زندگی بسر کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر مسعود جاوید کراچی کے مشہور و معروف نیرو سرجن ہیں وہ باپ کا چربہ بیان ہوتے ہیں۔ حیدر جاوید کمپیوٹر سائنس کی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہے اور امریکہ میں کمپیوٹر ہارڈویر اور دیگر متعلقہ سامان کا کاروبار کرتا ہے۔

خواہش تھی کہ جناب ایم اے لطیف کی داستان جدوجہد تفصیلاً تحریر کروں تاکہ برادری کے فطری صلاحیتوں کے حامل نوجوان اس سے تڑپ اور حوصلہ حاصل کریں۔ لیکن مطلوبہ مواد حاصل نہ ہو سکا۔ کیونکہ ڈاکٹر مسعود جاوید بہت مصروف معالج ہے اور حیدر جاوید امریکہ میں ہے۔ کراچی جھنگ سے بہت دور ہے۔ ڈاکٹر مسعود کا بھرپور تعاون مجھے حاصل رہا لیکن پھر بھی میری خواہش ادھوری رہی۔

مرحوم کی روح اپنے دونوں فرمانبردار بیٹوں سے تقاضا کر رہی ہے کہ میری برادری کے میری طرح بے سہارا اور بچپن میں یتیم ہونے والے ذہین نوجوان کی دست گیری تم پر فرض ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس مقصد کیلئے کسی نام سے کوئی قابل عمل ٹرسٹ قائم ہو جائے تو اس کو ڈاکٹر مسعود جاوید اور جناب حیدر جاوید کا بھرپور تعاون حاصل ہوگا۔

کیا برادری کے دانشور اور انجمن کے عہدہداران اس طرح کے کسی ٹرسٹ کے قیام کی طرف متوجہ ہونگے۔

(10) دھرم گڑھ

یہ گاؤں رتن گڑھ کا جڑوان گاؤں تھا۔ دونوں کے درمیان صرف ایک کچی سڑک تھی۔ یہ بعد میں آباد ہوا۔ اس لئے نوان گاؤں کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کو رتن سنگھ کے چھوٹے بھائی دھرم سنگھ نے اپنی جاگیر کے حصہ میں آباد کیا تھا اور اس کا نام دھرم گڑھ رکھا۔ تاہم یہ رتن گڑھ کے نام سے ہی جانا جاتا تھا ابتداً اس میں صرف چار گھر آباد ہوئے جو خوب پھلے پھولے اور یہ ایک بڑا گاؤں بن گیا۔ اس کے تمام افراد تعلیم یافتہ اور خوشحال تھے۔ 1947 میں اس گاؤں کے چار اشخاص شہید ہوئے۔

جناب محمد گلاب کا بڑا خاندان تھا۔ اس کے دو پسران مسمیان امیر اللہ اور عبداللہ تھے۔ امیر اللہ کے قادر نواز اور نصیر الدین تھے قادر نواز ہجرت کے بعد رینالہ خورد میں آباد ہوا۔ اس کا ایک ہی پسر محمد انوار ہے جو انجینئر ہے۔ جدہ میں ملازمت کی سعودی ایرلائن کے ایرکرافٹ انجینئر تھے۔ ریٹائر

ہو کر لندن میں مقیم ہے۔اس کے تین پسران مسمیان شمیم انوار، عظیم انوار اور وسیم انوار ہیں۔ شمیم انوار کمپیوٹر انجینئر ہے۔ لندن میں کاروبار کرتا ہے۔ عظیم انوار لندن میں ملازمت کرتا ہے اور وسیم انوار زیر تعلیم ہے، نصیر الدین کے حفیظ اللہ۔ سمیع اللہ اور احسان اللہ ہیں۔ حفیظ ملٹری اکاونٹس سے ریٹائر ہو کر سٹلائٹ ٹاون سرگودھا میں رہائش پذیر ہے۔اس کے دو لڑکے مسمیان محمد نعیم اور محمد سلیم ہیں۔ محمد نعیم مرچنٹ نیوی میں اور محمد سلیم ریڈیو پاکستان میں ملازم ہے۔

جناب سمیع اللہ ایئر فورس سے ریٹائر ہو کر رسالہ خورد میں سکونت رکھتے ہیں ان کے دو پسران ساجد سمیع اللہ اور خالد سمیع اللہ ہیں۔ جناب احسان اللہ رسالہ خورد میں رہتے ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے چار پسران عثمان محمد اسلم احسان، محمد اکرم احسان، محمد ریاض احسان اور محمد اعجاز احسان ہیں۔ نمبر4.2.1 بحرین میں اور نمبر3 لاہور ڈیفنس میں ہے۔ عبداللہ کے تین پسران محمد امیر، برکت علی اور محمد صدیق تھے۔ محمد امیر کے جناب عتیق اللہ، عنایت اللہ، ثناء اللہ اور شکیل اللہ ہیں۔ برکت علی کے جناب کفایت اللہ اور عبدالشکور ہیں۔ جبکہ محمد صدیق کے جناب محمد حنیف اور محمد خلیق ہیں۔

عبدالکریم کا خاندان گاؤں اور برادری میں مشہور تھا اس کے دو پسران محمد بشیر اور نصیر الدین تھے محمد بشیر نمبردار کے دو لڑکے ولی محمد اور علی نواز تھے۔ ولی محمد کے عبدالحمید اور محمد جمیل ہوئے۔ محمد جمیل پولیس میں ملازم تھا اور پشاور میں قتل ہو گیا تھا۔ علی نواز کے تین لڑکے ذاکر علی، بابر علی اور محمد حنیف ہیں۔ جناب ذاکر علی سی ایس ایس ہے اور اسلام آباد میں جوائینٹ سیکرٹری ہے بابر علی ایئر فورس سے ریٹائر ہوا ہے جبکہ محمد حنیف کاروبار اور کاشت کرتا ہے اور کوٹ ہری چند میلسی میں رہتا ہے۔

صوفی نصیر الدین متدین شخصیت تھے ان کے تین پسران مسمیان عبداللہ، سلطان احمد اور محمد اکرم الحق ہیں۔ جناب عبداللہ کے پسران محمد ظفر اللہ، محمد عرفان اور خان اللہ کاروبار کرتے ہیں اور ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ سلطان احمد کے چار پسران ہیں پروفیسر حبیب الرحمان A-327 مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن۔ خلیل الرحمان بنک افیسر جوہر ٹاؤن میں ڈاکٹر فضل المنان جوہر ٹاؤن لاہور اور نعیم الدین کراچی میں ہیں۔ ڈاکٹر فضل المنان لاہور کے مشہور ڈاکٹر ہیں۔ محمد اکرم الحق کا ایک ہی لڑکا محمد ضیاء الحق ہے کاروبار کرتا ہے اور جوہر ٹاؤن میں رہتا ہے۔

اسی خاندان کے ماسٹر محمد شفیع کا خاندان جہلم شہر میں آباد ہے۔

جناب عبدالکریم اور رحمت اللہ کا والد آپس میں بھائی تھے۔ یہ بڑا خاندان تھا۔ عبدالکریم کے

چار پسران مسمیان برکت علی۔ نواب علی۔ قطب الدین اور فیض محمد تھے۔ یہ خاندان ابتدأ رینالہ خورد میں آباد ہوا لیکن بعد ازاں مختلف مقامات پر منتقل ہو گیا۔ برکت علی کا پسر محمد جمیل گریڈ 19 کا آفسر تھا۔ فوت ہو چکا ہے اس کے دو پسران ڈاکٹر محمد شعیب اور محمد طیب ہیں۔ ڈاکٹر محمد شعیب میو ہسپتال لاہور میں تعینات ہے اور محمد طیب جوہر آباد میں ہے۔

جناب نواب علی کا پسر نذر محمد ہے جو کراچی میں سٹیٹ بنک میں کلاس اافسر ہے اس کے دو لڑکے مسمیان مسرور احمد اور محمد شفیع ہیں۔ مسرور احمد بی ایس سی امریکہ میں ملازم ہے۔ یہ خاندان مکان نمبر 95 بی بلاک جے۔ نارتھ ناظم آباد میں رہائش پذیر ہے۔ قطب الدین کا پسر بدر الدین فوت ہو چکا ہے۔ اس کا محمد امین ہے۔ یہ خاندان چک نمبر 90 شمالی میں رہتا ہے۔ محمد امین کے دو لڑکے محمد ذوالفقار اور محمد افتخار ہیں۔ محمد ذوالفقار کے محمد وقاص اور محمد حاشر ہیں۔

جناب فیض محمد کے تین پسران مسمیان ظہور السلام، منظور السلام اور شوکت علی ہیں۔ ظہور الاسلام کے نور الاسلام، ضیاء اسلام اور محمد اسلام ہیں۔ نور لاسلام مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں رہتا ہے۔ ضیا ملازمت کرتا اور چک نمبر 90 میں آباد ہے۔ محمد اسلام کراچی میں رہتا ہے اور پی۔ ٹی۔ وی میں ملازم ہے۔ منظور کے تین لڑکے مسمیان ذاکر منظور، جعفر منظور اور ناصر منظور ہیں ذاکر قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں رہتا ہے اور دوبئی میں ملازم ہے۔ جعفر اور ناصر بھی لاہور میں رہتے ہیں۔ جعفر ایف۔ ائی۔ اے میں اور ناصر پی۔ ٹی۔ وی میں ملازم ہے۔ شوکت علی کا پسر شرافت علی جدہ میں ملازم ہے۔ اس کے محمد عثمان اور محمد عرفان ہیں۔

جناب رحمت اللہ کے دو پسران شمس الدین اور قمر الدین تھے۔ شمس الدین لاولد فوت ہوا قمر الدین کے 5 پسران مسمیان محمد سلیمان۔ محمد عرفان انور، محمد نعمان، محمد سلطان اور محمد قربان ہیں۔ محمد سلیمان سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہتا ہے اس کے تین لڑکے فضل الرحمان، فیض الرحمان اور فیاض الرحمان ہیں۔ تینوں کاروبار کرتے ہیں۔ فضل الرحمان کے صہیب اور عمار ہیں اور فیض الرحمان کا حمزہ ہے۔

محمد عرفان انور سرگودھا کا مشہور وکیل ہے۔ اقبال کالونی میں رہتا ہے اس کا واحد پسر عبدالرروف انور بھی ایڈوکیٹ تھا جو ایک المناک حادثہ میں فوت ہو گیا ہے اس کا احمد ہے۔ محمد نعمان محکمہ تعلیم میں بطور ایس ایس ٹی اٹھارویں گریڈ کا ملازم ہے اس کے عمران اختر اور کامران اختر ہیں۔ یہ

خاندان بلاک 21 سر گودھا میں سکونت رکھتا ہے۔ محمد سلطان سی۔ ایم۔ اے میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو گیا ہے اور سر گودھا میں وکالت کرتا ہے اس کے عامر سلطان، عمیر سلطان اور زبیر سلطان ہیں۔ یہ خاندان کمبوہ کالونی میں رہتا ہے محمد قربان ایم بی بی ایس مشہور ڈاکٹر ہے اقبال کالونی کے وائی بلاک میں رہائش پذیر ہے اس کے محمد فیضان اور محمد عزیر ہیں۔ ڈاکٹر محمد قربان محمد ادریس ایڈوکیٹ کا داماد ہے یہ اعلیٰ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان ہے۔

رحمت اللہ کا حقیقی بھائی کریم بخش تھا۔ جس کے تین پسران مسمیان عزیز الدین امیر محمد اور عبد الغفور تھے۔ جناب عزیز الدین کے تین لڑکے عمر الدین۔ شکور احمد اور شعور احمد ہیں۔ عمر الدین کا رشید احمد اور اس کا عمران ہے۔ یہ خاندان چک نمبر ایم۔ ایل 19 ٹی ضلع میانوالی میں رہتا ہے اور زمیندارہ کرتا ہے۔ شکور احمد کا ظفر اقبال ہے جس کا عادل اقبال ہے شکور احمد فوج سے بطور صوبیدار میجر ریٹائر ہو کر پہلے چک نمبر 10 ایم ایل تحصیل پیپلاں میں آباد ہوا۔ اور اب اپنے پسر کے ہمراہ مکان نمبر 163 پیپلز کالونی بمقابل مسلم مسجد اوکاڑہ میں آباد ہے ظفر اقبال جی ٹی روڈ اوکاڑہ پر چوہدری ٹائر سروس کے نام سے ٹائروں کا کاروبار کرتا ہے۔ ظفر اقبال کمباسی کے مصطفیٰ کمال کا داماد ہے۔ شعور احمد چک نمبر 19 ایم ایل تحصیل پیپلاں میں آباد ہے۔ زمیندارہ کرتا ہے اس کے تین لڑکے مسمیان سعید احمد، خالق جمیل اور طارق جمیل ہیں۔ سعید احمد کے ساجد علی۔ شاہد علی۔ زاہد علی اور واجد علی ہیں۔ خالق جمیل کا محمد یسین اور طارق جمیل کے قیصر طارق، فیصل طارق اور طاہر طارق ہیں۔

جناب امیر محمد کا پسر رحمت علی ہے۔ جو رینالہ خود میں آباد ہے اور نمک کا بہت بڑا تاجر ہونے کی بنا پر نمک والے کے نام سے مشہور ہے اس کے 3 پسران قدرت اللہ، محمد اشرف اور امجد علی ہیں۔ قدرت علی فوج میں کرنل ہے محمد اشرف امریکہ میں کاروبار کرتا ہے اور امجد علی والد کے ہمراہ کاروبار کرتا ہے۔

جناب عبد الغفور کا محمد اکرم ہے جس کے چار لڑکے سعید اکرم، جاوید اکرم، ندیم اکرم اور سلیم اکرم ہیں۔ یہ خاندان رینالہ خورد میں آباد ہے اور آئس فیکٹری و ہوٹل کا مالک ہے۔

اس طرح ابتداً ایک ہی جد امجد کی یہ تینوں شاخیں (عبد الکریم۔ رحمت اللہ اور کریم بخش کے خاندان) مختلف مقامات پر مختلف شعبوں میں مصروف کار ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ خوشحال اور باا ثر خاندان ہیں۔

جناب گلاب کا بڑا اور اہم خاندان تھا۔ اس کا ایک بھائی مہتاب تھا۔ گلاب کا پسر دیدار بخش تھا وہ تعلیم یافتہ اور سمجھدار ہونے کی بنا پر منشی کے نام سے مشہور تھا وہ متقی اور نیک سیرت انسان تھے۔ اس کے 5 پسران مسمیان عبدالعزیز، عبدالمجید، محمد یوسف، محمد یسین اور محمد عبداللطیف تھے۔ عبدالعزیز پولیس میں ملازم تھا۔ بطور حوالدار ریٹائر ہوا اور اپنے نام کی بجائے حوالدار کے نام سے مشہور تھا۔ نہایت معاملہ فہم اور سمجھدار دبنگ شخص تھا ہجرت کے بعد اس کا خاندان گوند پور تحصیل بھلوال میں آباد ہوا تاہم جلد ہی یہ خاندان کوٹ ادو منتقل ہو گیا۔ اس کے دو لڑکے محمد خلیل اور محمد جمیل ہیں۔ محمد جمیل کے محمد مشتاق اور محمد فاروق ہیں محمد خلیل رحیم یار میں مقیم تھا 1999 میں فوت ہو چکا ہے پہلی بیوی سے دو لڑکے سلیم اللہ اور اکرام اللہ ہیں۔ سلیم اللہ سندھ پولیس میں ملازم ہے دوسری بیوی سے اس کے چار لڑکے ہیں۔

جناب عبدالمجید ہندوستان میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ اس کا پسر مولوی شمس الدین رینالہ خورد میں سکونت رکھتا تھا۔ 1991 میں فوت ہو چکا ہے اس کا ایک ہی لڑکا ہے جو امریکہ کی ریاست اکلاہاما میں ایم بی اے کر رہا ہے۔

جناب محمد یوسف کو شہید کر دیا گیا تھا۔ اس کا فرزند سراج الحق چک نمبر 13۔ آر اے میں آباد ہے۔ اس کے تین لڑکے ہیں سب سے بڑا انوار الحق بحرین میں ملازمت کر رہا ہے۔ شہباز الحق اور امان الحق زیر تعلیم ہیں اب یہ خاندان رینالہ خورد میں آباد ہے۔

جناب محمد یاسین مدرس تھے۔ اس لئے ماسٹر جی کے نام سے موسوم ہوتے تھے ہجرت کے بعد اس کا خاندان کوٹ ادو میں آباد ہوا۔ فوت ہو چکا ہے اس کے چار پسران میاں محمد سعید، عبدالوحید، محمد اکرم اور محمد اسلم ہیں۔ محمد سعید حبیب بنک ملتان سے وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر ملتان میں کاروبار کرتا ہے اس کے محمد طارق اور محمد عارف ہیں۔ عبدالوحید کا خاندان کراچی میں آباد ہے۔ اسٹیٹ بنک میں افسر ہے اس کا لڑکا محمد آصف ایم ایس سی ملازمت کرتا ہے۔ محمد اکرم کراچی میں رہتا ہے اس کا ایک لڑکا محمد زبیر ہے۔ محمد اسلم ایم اے کراچی میں کاروبار کرتا ہے۔ اس کے دو لڑکے محمد عمیر اور محمد بابر ہیں۔

جناب محمد عبداللطیف 1914 میں پیدا ہوئے۔ 10 سال کی عمر میں والد اور والدہ کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ ہمت نہ ہاری اور شاہ آباد سے میٹرک کر کے دہلی چلے گئے۔ ریزرو بنک آف انڈیا

میں بطور کلرک ملازم ہو گئے 1939 میں پنجاب یونیورسٹی سے ادیب فاضل کا امتحان امتیازی حیثیت میں پاس کیا اور 1943 میں اسی یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی اس زمانہ میں پرائیویٹ گریجو ایشن کرنے کا یہی طریقہ تھا کہ پہلے اردو۔ فارسی یا ہندی میں فاضل کی ڈگری حاصل کی جائے اور اس کے بعد انگریزی کا امتحان پاس کیا جائے۔ اس طرح انہوں نے ملازمت کے ساتھ تعلیم بھی جاری رکھی۔ تعلیمی استعداد کے اضافہ کے ساتھ ملازمت میں بھی ترقی ہوتی گئی چنانچہ 1946 میں جونیر اکاؤنٹنٹ اور جنوری 1947 میں سب اکاؤنٹنٹ ہو گئے۔ ہجرت کے بعد ستمبر 1947 میں اسی بنک کی لاہور شاخ میں تعینات ہوئے۔ ایک ماہ بعد کراچی تبادلہ ہو گیا۔ 1948 میں سٹیٹ بنک آف پاکستان قائم ہوا۔ تو وہ اس کا بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے والوں میں تھے جنہوں نے اس کو چند ماہ میں فعال بنا دیا 1949 میں ان کی بیگم اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی اس وقت اس کے بڑے بیٹے کی عمر صرف 8 سال چھوٹا ڈیڑھ سال اور دو دختران 6 اور 4 سال کی تھی۔ اس وقت ان کی عمر 34 سال تھی۔ لیکن انہوں نے دوسری شادی نہ کی اور اپنی تمام توجہ اپنے کمسن بچوں کی تعلیم و تربیت پر مرکوز کر دی 1952 میں چٹاگانگ میں سٹیٹ بنک کے منیجر اور بعد ازاں ڈھاکہ برانچ کے منیجر تعینات ہوئے۔ وہاں سے کچھ عرصہ بعد ان کو لاہور برانچ کا مینیجر لگا دیا گیا۔ پھر انسپکشن برانچ کے سربراہ کی حیثیت سے کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد ان کو کراچی برانچ کا منیجر اور لوکل بورڈ کا سیکریٹری بنا دیا گیا۔ 1963 میں ایک نیا بنک قائم کرنے کیلئے ان کو کراچی میں کامرس بنک کا کنٹرولر اسٹیبلشمنٹ اور سیکرٹری کے عہدہ پر فائز کر دیا گیا۔ ایک سال بعد سٹیٹ بنک واپس آگئے اور یکے بعد دیگرے بنکنگ کنٹرول ڈیپارٹمنٹ۔ ایکسچینج کنٹرول ڈیپارٹمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ رہے اور اخیر میں اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے چیف اکاؤنٹنٹ (آج کل ڈائریکٹر) کے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے۔ قائمقام ڈپٹی گورنر رہے۔ 1969ء میں ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ اس طرح مالی دشواریوں کے باوجود ایک باہمت یتیم لڑکا اپنی فولادی قوت ارادی کے سبب تمام رکاوٹوں کو عبور کر کے ایک نامور شخص بنا اور اب اس کا خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قابل احترام ہے۔ اس کی زندگی اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کی درخشاں مثال ہے۔

محمد عبداللطیف مخلص، محنتی، دیانت دار، خداترس اور نہائت وضع دار انسان تھے۔ انہوں نے اپنی خداداد قابلیت اور شب و روز کی محنت سے اپنی دنیا آپ پیدا کی اور مستحق افراد کی دل کھولکر امداد کی۔ انکے لگائے ہوئے پودے اب خود تناور ہو چکے ہیں۔ دو دفعہ حج کی سعادت سے فیض یاب ہوئے

یکم اکتوبر 1977 کو خالق حقیقی کو پیارے ہو گئے۔

ان کے دو پسران ہیں۔ بڑے ڈاکٹر مسعود جاوید ایم بی بی ایس۔ ایف سی پی ایس نیورو سرجری ہیں۔ کراچی میں رہائش اور پریکٹس ہے۔ ان کا پسر فرخ جاوید ایم بی بی ایس کرنے کے بعد نیویارک میں ریزیڈنسی کر رہا ہے۔ 1894 ایسٹرن پارک نمبر 26 تیسری منزل بروکلین نیویارک 11213 میں رہائش پذیر ہے ڈاکٹر مسعود جاوید کا دوسرا پسر حافظ کامران جاوید غلام اسحاق خاں انسٹی ٹیوٹ آف انجیرنگ میں بی۔ ای کے آخری سال کا طالب ہے۔

محمد عبداللطیف کے دوسرے فرزند حیدر جاوید نے ڈی۔ جے سائنس کالج کراچی سے بی ایس سی کرنے کے بعد 1974 میں کیلیفونیا سے بی۔ ای۔ انجیرنگ (کمپیوٹر ہارڈویر) کی ڈگری حاصل کی۔ اب امریکہ میں ہی کمپیوٹر اور متعلقہ اشیاء کا کاروبار کر رہا ہے اور 12717 کوین بورو سٹریٹ کیرٹس سی اے 90701 یو۔ ایس۔ اے میں مقیم ہے۔ اس کا پسر عمران جاوید ہے۔

گلاب کے بھائی جناب مہتاب کے دو پسران اکبر علی اور برکت علی تھے۔ اکبر علی کے نور محمد۔ جلال الدین اور قطب الدین تھے۔ صرف نور محمد کی نسل آگے چلی اس کا پسر محمد شفیع تھا جس کا شرافت علی ہے اس کے تین لڑکے مسمیان ہارون وغیرہ ہیں۔

یہ خاندان کوٹ ارائیاں میں آباد ہے تاہم شرافت علی کراچی میں کاروبار کرتا ہے اور اس کی رہائش سعید آباد کراچی میں ہے۔

جناب برکت کا پسر محکم الدین کے دو لڑکے رکن الدین اور شہاب الدین ہیں۔ رکن الدین فوت ہو چکا ہے اس کا محمد سہیل ہے۔ شہاب الدین کے دو لڑکے مسمیان محمد زبیر اور محمد سمیر ہیں۔ یہ خاندان بھی کوٹ ارائیاں میں آباد ہے تاہم رکن الدین کا پسر سہیل اور شہاب الدین کراچی میں کاروبار کرتے ہیں اور گلشن پیر میں رہتے ہیں محکم الدین اور محمد شفیع کے کاروباری خاندان خوشحال ہیں۔

جناب محمد یوسف کے دو پسران عبدالحمید اور عبدالرزاق ہیں۔ عبدالحمید 1947 میں شہید کر دیئے گئے تھے یہ خاندان مظفر گڑھ میں آباد ہے۔ عبدالحمید کے پسران عبدالطیف اور عبدالغفار ہیں جبکہ عبدالرزاق کے پسران لیاقت علی اور جعفر علی ہیں۔

جناب ارجمند کا پسر نذیر حسین تھا۔ جس کے تین لڑکے مسمیان محمد الطاف، محمد یامین، اور محمد سلیم ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ خاندان چک نمبر 1 میں آباد ہوا۔ محمد الطاف اسی چک میں رہتا ہے۔

محمد یامین علامہ اقبال ٹاؤن کے 202 مہران بلاک میں رہائش پذیر ہے اس کے دو پسران محمد امیر اور محمد یسین ہیں۔ محمد امیر یو۔بی۔ایل میں ملازمت کرتا ہے۔

محمد سلیم ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن میں ملازم تھا۔ ریٹائر ہو چکا ہے اس کا محمد نعیم ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ پہلے ایڈیشن میں پرنٹنگ کے سہو کی وجہ سے یہ خاندان شامل ہونے سے رہ گیا تھا۔

(11) سکندرہ

یہ پرانا اور مشہور قصبہ تھا بعد میں تقسیم ہو کر تین بستیوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک کا نام سکندرہ ہی رہا۔ دوسرے گاؤں کا نام ماجری اور تیسرے کا نام ہرطان ہو گیا۔ یہاں پرانے قلعوں کے آثار ظاہر کرتے تھے کہ کسی زمانہ میں یہ بڑا شہر ہو گا یہ پٹھانوں کا آباد کردہ تھا۔

سکندرہ میں اکثریت ارائیوں کی تھی۔ اس میں دو پتیان تھیں ایک ارائیوں کی اور دوسری پٹھانوں کی۔ دوسری پتی میں سے بھی ارائیوں نے کافی اراضی خرید کر لی تھی اس میں ارائیں ڈمولی ماجرا سے آکر سکھوں کے آخیر زمانہ میں آباد ہوئے تھے۔

اس گاؤں میں دو خاندان ابتداء میں آباد ہوئے۔ ایک خاندان پاکھا کی اولاد ہے اور دوسرا بہادرے کا خاندان ہے جن کو بلے کے کہتے تھے پاکھا کے خاندان میں میران بخش، خدا بخش، رحیم بخش اور ارجو مشہور ہیں۔ اس گاؤں کے جناب ارجمند عرف ارجو برادری اور علاقہ بھر میں معروف اور خوشحال تھے ان کے تین پسران فتح محمد، نور محمد اور نذیر محمد ہیں۔ نذیر محمد ہندوستان میں فوت ہو گئے۔ فتح محمد اور نور محمد ہجرت کر کے وزیر کے تحصیل وزیر آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔ نور محمد کا پسر محمد سلیمان ہے۔ نذیر محمد کا پسر جناب بشیر احمد محکمہ انہار میں ایکسین ہے اور ملک کالونی جعفر آباد سانده خورد میں آباد ہے اس کے پسران تنویر احمد اور منیر احمد ہیں یہ تعلیم یافتہ خوشحال خاندان ہے جناب بشیر احمد نیک سیرت اور ملنسار ہے۔ ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ انجمن کا فعال رکن رہا ہے۔

"بہادرے کے" خاندان اصل میں قادر بخش کا خاندان ہے جو اس گاؤں کے ارائیوں کے جد امجد ہیں جناب قادر بخش کے تین پسران مسمیان بہادر علی، عبدالکریم اور امام بخش تھے۔ بہادر علی جس کے نام سے خاندان مشہور ہے کے اللہ بخش۔ محمد رمضان اور حبیب اللہ تھے۔ یہ بڑا خاندان ہے اس لئے شجرہ چھپنا مشکل ہے لہٰذا رواں عبارت میں اس کا تذکرہ تحریر ہے اللہ بخش کا ایک ہی لڑکا

رحمت اللہ تھا جس کے دو پسران صدر الدین اور نصیر الدین ہوئے رحمت اللہ اس گاؤں کا با اثر نمبر دار تھا۔ حیوانات کا معالج ہونے کی وجہ سے تمام علاقہ میں مشہور تھا۔ ایک پاؤں سے معذور ہونے کی وجہ سے گاؤں سے بہت کم غیر حاضر ہوتا تھا۔ دور دور سے لوگ اپنے مویشی علاج کیلئے ان کے پاس لاتے تھے۔ ہجرت کے بعد اس کا خاندان فروکہ میں آباد ہوا صدر الدین کے 7 لڑکوں میں سے صرف صوبیدار علی جاوید کی اولاد ہے صوبیدار علی جاوید فوج میں ملازم ہے اور اس کا عہدہ بھی صوبیدار ہے اس کا خاندان مسکین پورہ مغلپورہ لاہور میں مقیم ہے اس کے عبدالخالق اور عبدالحق ہیں عبدالخالق کاروبار کرتا جبکہ عبدالحق (محمد عبدالباسط) حافظ قرآن ہے۔ نصیر الدین کے 3 لڑکے ذوالفقار علی رستم علی اور یونس علی ہیں۔ ذوالفقار کے افتخار احمد، عمر فاروق اور عدنان ہیں۔ افتخار احمد اداکاری کی وجہ سے مقامی اداکار کے نام سے مشہور ہے توقع ہے کہ وہ بڑا نام پائے گا۔ رستم علی ریلوے میں ملازم ہے۔ اس کے عمران، وقاص، وقار اور نعمان ہیں۔ یونس علی مدرس ہے۔

جناب محمد رمضان ولد بہادر علی کے تین پسران، محمد حسین، رحیم بخش اور فیض محمد تھے۔ محمد حسین لاولد فوت ہوا۔ فیض محمد کا محمد یوسف تھا جس کی کوئی نرینہ اولاد نہ ہے۔ رحیم بخش (محمد رحیم) کے نور محمد اور شفیع محمد ہیں یہ خاندان بھی فروکہ میں آباد ہے۔ نور محمد کے 3 لڑکے منصب علی، قاسم علی اور دین محمد ہیں۔ منصب علی کے حاجی محمد یونس اور شبیر حسین ہیں۔ محمد یونس قالینوں کا کاروبار کرتا ہے اور قالین والے کے نام سے مشہور ہے۔ کونسلر منتخب ہو چکے ہیں۔ خدمت کمیٹی ساہیوال کا رکن رہا ہے۔ فروکہ کی اہم شخصیت ہے اجکل لاہور میں کاروبار کرتا ہے۔ اس کے سہیل یونس اور وقاص یونس ہیں شبیر حسین کے عمران، رضوان، مہربان اور عرفان ہیں۔ قاسم علی کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ دین محمد کے ریاض، خالد، شاہد، طارق اور طاہر ہیں۔ شفیع محمد کی رہائش اور کاروبار لاہور میں ہے اس کے محمد رشید اور محمد صدیق ہیں۔ دونوں کاروبار کرتے ہیں۔

جناب حبیب اللہ ولد بہادر علی کے تین لڑکے کریم بخش، محمد اسماعیل اور عطا محمد تھے۔ کریم بخش کے عبداللطیف، محمد شریف اور محمد بشیر ہیں۔ عبداللطیف کے محمد صدیق اور محمد الیاس ہیں۔ محمد صدیق کے چار لڑکے مسمیان عبدالحمید، محمد سعید، محمد سلیم اور نعیم شہزاد ہیں۔ عبدالحمید کے محمد خلدون، عبدالخالق اور محمد حنبل ہیں، محمد سعید کا عبداللہ اور عبدالرحمان ہے۔

محمد الیاس سعودیہ میں ہے اس کے محمد اسحاق، محمد اشفاق، محمد افتخار اور محمد شہزاد ہیں۔ محمد

شہزاد فوت ہو چکا ہے محمد اسحاق کا ابو بکر ہے۔ محمد شریف ولد عبدالکریم کا شرافت علی ہے جس کے فاروق وغیرہ دو لڑکے ہیں۔ محمد بشیر ولد کریم بخش فروکہ کا مشہور شخص ہے اس کے محمد اشرف، محمد اکرم، نذیر اختر، منیر اختر اور خالد محمود ہیں، محمد اشرف کے محمد عدنان، محمد جہان اور محمد نعمان ہیں۔ محمد اکرم کے محمد حسنان اور محمد سفیان ہیں۔ نذیر اختر کا آسامہ سرمد ہے۔ محمد اسماعیل ولد حبیب اللہ کا ایک ہی لڑکا محمد علی عرف حاجی تھا اس کا بھی ایک ہی لڑکا محمد اختر ہے جس کے محمد شفیق، محمد رفیق اور محمد ارشد ہیں عطا محمد ولد حبیب اللہ کے تین لڑکے صدر الدین۔ عبدالغنی اور عبدالمجید ہیں۔ صدالدین کے نذر محمد اور محمد ستار ہیں۔ نذر محمد کے محمد عمران اور محمد کامران ہیں، محمد ستار کا جنید ہے، عبدالغنی کے محمد اقبال، محمد سعید، عبدالوحید اور محمد انتظار ہیں، محمد اقبال کا شہزاد اقبال ہے۔ عبدالمجید کے محمد رفیق اور عبدالرشید ہیں۔ محمد رفیق کے عبدالحمید، کوثر علی، محمد طارق، محمد تاثیر اور محمد طاہر ہیں۔ عبدالرشید کا جاوید قیصر ہے، محمد رفیق توپ خانہ کا نائب صوبیدار تھا۔ اور عبدالرشید ایم۔ ای ایس میں ہے۔ یہ جملہ خاندان فروکہ میں آباد ہے۔

جناب عبدالکریم ولد قادر بخش کے تین پسران محمد شادی، عزت بخش اور الٰہی بخش تھے۔ محمد شادی کا عبدالمجید لاولد فوت ہوا۔ عزت بخش کا ہاشم علی بھی لاولد گیا الٰہی بخش کا حاکم علی تھا جس کے ولی بخش اور ولی محمد تھے۔ ولی بخش کا نیک محمد ہے جس کے دو لڑکے ریاست علی وغیرہ ہیں۔ ولی محمد کا محمد رمضان ہے جس کے عبدالستار۔ عبدالغفار، نثار علی، انتظار علی اور محمد ادریس ہیں۔ یہ خاندان بھی فروکہ میں رہتا ہے۔

جناب نبی بخش ولد قادر بخش کے دو پسران محمد ابراہیم اور عبداللہ تھے۔ محمد ابراہیم کا نجیب الدین اور اس کے دین محمد اور صفدر علی ہیں۔ دین محمد کا محمد شفیق ہے اور صفدر علی کے بشیر احمد اور طفیل احمد ہیں۔ بشیر احمد کے چار پسران محمد علی و محمد صغیر وغیرہ ہیں۔

جناب نور محمد کا خاندان ہجرت کے بعد وزیر کے میں آباد ہوا اس کے 4 پسران محمد سلیمان، عبدالرحمان، عبدالغفار اور تاج محمد ہیں۔ سلیمان کے عبدالرحیم۔ محمد نعیم اور محمد سلیم ہیں۔ سلیمان کا وزیر کی میں بڑا جنرل اسٹور ہے۔ عبدالرحیم کے حافظ معظم علی، علی معاویہ ہیں۔ عبدالرحمٰن چیرمین رہ چکا ہے اس کے شفیق، عتیق، حبیب اور انیق ہیں، عبدالغفار کے ظفر، اظہر، حافظ جبار، شعیب اور عمر ہیں، تاج محمد کویت میں کاروبار کرتا ہے اس کا اعجاز ہے۔

12۔ماجری

یہ گاؤں سکندرہ کے نزدیک واقع تھا۔ اس میں ابتداً دو خاندان آباد ہوئے۔ ایک خاندان سلطان پور سے آیا اور سلطان پوریہ کہلایا دوسرا خاندان شاہ آباد سے آیا اور شاہ آبادیہ مشہور ہوا۔

جناب امام بخش کے تین پسران علی بخش۔ رحیم بخس اور اللہ بخش تھے علی بخش اور اللہ بخش لاولد فوت ہوئے۔ رحیم بخش کے تین لڑکے مسمیان عبدالعزیز، قطب الدین اور رحمت اللہ ہیں۔ عبدالعزیز کے محمد شریف اور محمد صدیق لاولد گئے۔ رحمت اللہ کے محمد یوسف کی بھی نرینہ اولاد نہ ہے۔ یہ خاندان سبحان پور میں آباد ہوئے۔ قطب الدین کے پسر عبدالغفور کے جمیل احمد کنول، محمد سلیم اور عبدالغفار ہیں۔ جمیل احمد کے شکیل احمد، محمد یسین، تاثیر احمد اور عابد جمیل ہیں۔ شکیل احمد فوج میں لیفٹینٹ ہے۔ محمد سلیم کے محمد ندیم، محمد حلیم اور عبدالخالق ہیں۔ جمیل اور سلیم کے خاندان موضع جیبک تحصیل ساہیوال میں رہتے ہیں، عبدالغفار کے عبدالجبار اور محمد وقار ہیں۔

جناب نجیب الدین کے دو پسران صفدر علی اور دین محمد ہیں۔ صفدر علی کے بشیر احمد اور خلیل احمد ہیں۔ بشیر احمد کے محمد علی اور محمد صغیر وغیرہ ہیں۔ دین محمد کا محمد شفیق ہے۔

یہی ہے رخت سفر میر کارواں کیلئے

کرنال سے جگادھری تک شرقاً غرباً پکی سڑک تھی۔ اس کے عین وسط میں ایک مشہور گاؤں لاڈوا تھا جس کے شمال میں سڑک سے ہٹ کر کھیڑی تابع حسن نام کا گاؤں تھا۔ تابع حسن اس کا ابتدائی آباد کار اور نمبر دار تھا اس کے ارد گرد دور دور تک کوئی اسکول نہ تھا اس لئے تابع حسن کے پسر جناب علم الدین نمبر دار نے ابتدائی تعلیم کیلئے اپنے ہونہار ننھے کو تحصیل انبالہ کے گاؤں سیون ماجرا میں اپنی بہن کے پاس بھیج دیا جس کے نزدیک ادھویا میں پرائمری اسکول تھا اس زمانہ میں پرائمری اسکول چار جماعت تک ہوتے تھے۔ اس ذہین بچے نے اپنی پھوپھی کے گھر رہ کر چوتھی جماعت تک تعلیم مکمل کر کے گورنمنٹ ہائی اسکول شاہ آباد میں داخلہ حاصل کیا اور بورڈنگ ہاؤس کو اپنا مسکن بنا کر 1945 میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور فوج میں بھرتی ہو گیا۔

پاکستان بننے کے فوراً بعد اس نوجوان پر مصائب و الائم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہندو سکھوں نے گاؤں پر حملہ کر کے گاؤں کو لوٹ لیا اور متعدد مرد و زن شہید کر دیئے گئے۔ اس غارت گری میں جناب علم الدین اور اس کے دو فرزند شہید ہوئے۔ اس کے گھر کی ہر چیز لوٹ لی گئی۔ جناب جہانگیر علی اس لئے بچ گیا کہ وہ فوج میں وارنٹ افسر ہونے کی وجہ سے گاؤں میں موجود نہ تھا پاکستان میں اس پر یہ افتاد پڑی کہ اس کو فوج کی نوکری سے فارغ کر دیا گیا۔ اس نے راولپنڈی میں ایک چھوٹے سے الاٹ شدہ مکان میں رہائش اختیار کی اور محکمہ ڈاکخانہ میں کلرکی حاصل کر کے اپنی جدوجہد کے سفر کا آغاز کیا۔

راولپنڈی میں تعلیمی ادارے تو موجود تھے لیکن وہ مالی وسائل سے محروم تھا اور بیوی چونکہ کفالت اس کی پہلی ذمہ داری تھی۔ براہ راست ایف اے اور بی اے کے پرائیویٹ امتحان کی اجازت نہ تھی۔ اس لئے اس وقت کے مروجہ طریقہ کے مطابق پرائیویٹ طور پر پہلے آنرزان پرشین (منشی فاضل) کا امتحان پاس کیا۔ پھر ایف اے انگلش اور 1953 میں بی اے انگلش کا امتحان پاس کر کے بی اے کی ڈگری حاصل کی اور محکمہ تعلیم کو اپنی زندگی کا محور بنانے کیلئے اسی سال بی ٹی کی ٹرینگ کیلئے سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں داخلہ حاصل کر لیا۔ اس زمانہ میں آج کے بی۔ ایڈ کو بی ٹی کہتے تھے۔ ایک سال کی ٹریننگ اور امتحان میں کامیابی 120 روپے ماہوار کی نوکری کی ضمانت ہوتی تھی۔ چنانچہ 1954 میں بی۔ ٹی کے امتحان میں کامیابی کے بعد اس کو راولپنڈی کے ایک پرائیویٹ ہائی اسکول میں

نوکری مل گئی اور جلد ہی گورنمنٹ ہائی اسکول حضرو میں بطور انگلش ٹیچر تقرری ہو گئی لیکن میرے مشورہ پر اس نے یہ نوکری ٹھکرادی کیونکہ لاہور میں قیام کے دوران میری اور دیگر دوستوں کی ترغیب پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ انہوں نے بالآخر وکیل بننا ہے۔

1947 کے روح فرسا حادثات کو ہمت و صبر سے برداشت کر کے وہ اپنے ہدف کی طرف تیزی سے رواں دواں تھا کہ بی ٹی میں داخلہ نے اسکو نئی آزمائش سے دوچار کر دیا۔ اس نے محکمہ ڈاکخانہ سے لمبی رخصت لیکر محکمہ سے اجازت کے بغیر بی ٹی میں داخلہ حاصل کیا تھا۔ کسی حاسد کی مخبری پر یہ راز فاش ہو گیا اور انکوائری شروع ہو گئی۔ خدشہ تھا کہ ان کو کالج سے نکال دیا جائے گا۔ کسی جانب سے امداد اور رہنمائی کی توقع نہ تھی البتہ اسی محکمہ کے اپنے ہی ہیڈ کلرک ہر روز نئے نئے خدشات سے دوچار کر کے ہمیں پریشان کر دیتے تھے۔ آخر میرے کالج کے ایک وکیل لیکچرار نے حوصلہ دلایا اور مشورہ دیا کہ نوکری سے فوراً استعفیٰ دیدو اور اس میں تحریر کرو کہ تعلیمی استعداد میں اضافہ کرنا ہر شہری کا حق ہے اور یہ کہ جب محکمہ میں ملازمت کے دوران میں نے ایف اے اور بی اے کر کے کوئی اخلاقی جرم نہ کیا ہے اب یہی امر کس طرح قابل مواخذہ ہو سکتا ہے۔ اس ہدایت کی روشنی میں استعفیٰ بھیج دیا گیا جو موثر بماضی (داخلہ کی تاریخ سے) منظور ہو کر یہ مصیبت ٹل گئی اور ان پر یہ نقش ثبت کر گئی کہ بالآخر اس نے وکیل بننا ہے۔

میں نے 1955 میں ایل ایل بی کی ڈگری اور وکالت کے لائسنس سے آراستہ ہو کر جھنگ میں وکالت شروع کر دی اور ایک سال کے اندر اندر اپنی مہارت کی دھاک بٹھادی اس سے متاثر ہو کر اور میری مالی اعانت کی یقین دہانی پر انہوں نے ملازمت سے استعفیٰ دیکر 1956 میں یونیورسٹی لاکالج لاہور میں داخلہ لے لیا۔ انہوں نے خود بھی پڑھا اور لاہور کے ایک ہائی اسکول میں طلباء کو بھی پڑھایا۔ جس کی وجہ سے ان کو مالی امداد کی ضرورت ہی پیش نہ آئی اور وہ 1958 میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کر کے وکیل بن گیا۔ اس کی خواہش تھی کہ راولپنڈی میں وکالت کرے کیونکہ رہائش کیلئے اس کے پاس وہاں مکان موجود تھا اور دوستوں کا وسیع حلقہ احباب بھی تھا۔ میری ضد تھی کہ وہ سرگودھا میں وکالت کرے اس نے میری خواہشات کا احترام کیا اور سرگودھا منتقل ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ سرگودھا کا نامور وکیل بن گیا 1970 تک اس نے وسیع سکنی وزرعی جائیداد بنائی۔ اب نہ صرف نامی گرامی وکیل تھا بلکہ ہر دلعزیز شخص بھی تھا۔ اس کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔

سیاست سے اس کو دلچسپی نہ تھی۔ اس زمانہ میں جھنگ سر گودھا کمشنری سے منسلک تھا اس لئے ہر ماہ مجھے دو چار دفعہ سر گودھا جانا ہوتا تھا مغربی پاکستان اسمبلی کے اندر میری آواز گونج رہی تھی۔ میرے فوٹو اکثر قومی اخبارات کی زینت بنتے رہتے تھے۔ وہ اس سے زبردست متاثر تھا اب مجھے اس پر بالا دستی حاصل تھی لہٰذا اس نے میری ترغیب اور دیگر احباب کے مشورہ پر الیکشن لڑنے پر رضا مندی ظاہر کر دی۔ پاکستان پیپلز پارٹی میں میرے سابقہ رفقاء کار اور دوستوں کا مجھ پر دباؤ تھا کہ میں پاکستان پیپلز پارٹی میں شامل ہو کر اس کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کا الیکشن لڑوں لیکن میں نے اپنی جماعت مسلم لیگ کو چھوڑنا گوارا نہ کیا تاہم میں نے پیپلز پارٹی کی قیادت میں اپنے دوستوں کو قائل کر لیا کہ وہ سر گودھا کی قومی اسمبلی کی شہری نشست کیلئے چوہدری جہانگیر علی کو اپنا امیدوار بنائے چنانچہ ان کو اس جماعت کا ٹکٹ مل گیا۔ ان کے مقابلہ میں دو بڑے مقامی جاگیر دار تھے۔ وہ اور ان کے خاندان متعدد مواضعات کے مالک تھے۔ ایک مد مقابل امیدوار کے کئی گاؤں ایسے تھے جہاں نہ تو پیپلز پارٹی کا کوئی جھنڈا تھا نہ ہی کوئی مقامی کارکن پولنگ ایجنٹ تھا اور نہ ہی کسی قسم کا پولنگ کیمپ تھا۔ انتہائی مخدوش اور مشکل حالات میں میں نے اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ اپنی گاڑی میں ان پولنگ اسٹیشنوں پر نگرانی کے فرائض انجام دیئے کامیابی ان کا مقدر بنی اور اس طرح چوہدری جہانگیر علی 1970 میں اپنے انتہائی طاقتور حریفوں کو ہرا کر ایم این اے منتخب ہو گیا۔

وہ قومی اسمبلی کا روایتی گمنام ممبر نہ تھا۔ اس نے اسمبلی کی کاروائی اور پارٹی میٹنگوں میں بھر پور حصہ لیا۔ اس نے 1973 کے دستور کا مسودہ مجھے مہیا کر کے استدعا کی میں مناسب ترامیم تجویز کرنے میں ان کی معاونت کروں۔ اس زمانہ میں میرے کئی مضمون عارضی دستور 1972, مسودہ قانون 1973، دستور پاکستان 1962 اور 1956 کے تقابلی جائزہ پر مبنی قومی اخبارات کی زینت بنے تھے۔ میری تجویز اور مشورہ سے ایک درجن سے زائد ترامیم تجویز ہو کر ان کے نام سے اسمبلی میں اور پارٹی اجلاس ہائے میں غور کیلئے پیش کی گئیں جو بحث و تمحیص کے مراحل سے گزر کر معمولی رد و بدل سے دستور پاکستان 1973 کا حصہ بنیں۔ ان کی قابلیت، اسمبلی میں فعال کردار اور قانون پر مضبوط گرفت کے پیش نظر انکو دستور کی رہبر کمیٹی کا رکن بنا دیا گیا۔ دستور منظور ہونے کے کچھ عرصہ بعد وزارت کا قلمدان ان کی جھولی میں تھا۔

وہ متحرک اور زیرک وزیر تھا۔ وفاقی محکمہ تعمیرات ان کے پاس تھا۔ جس میں مال بنانے کی

جملہ ترغیبات اور مواقع موجود تھے تاہم بطور ممبر قومی اسمبلی و بطور وزیر وہ کسی قسم کی بد عنوانی اور لوٹ کھسوٹ میں ملوث نہ ہوا جو اس دور کا طرۂ امتیاز تھا بلکہ وہ شوریدہ سمندر کے کف ساحل سے دامن تر کیئے بغیر بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ نہ تو اس نے کوئی مل بنائی اور نہ ہی امپورٹ و ایکسپورٹ سے اپنا دامن داغ دار کیا۔ اس نے بطور سیاست دان نیک نامی کمائی اور اپنے عملی کردار سے ثابت کیا کہ تمام سیاستدان نہ تو بے ایمان ہیں اور نہ ہی بد عنوان۔

1972 سے 5 جولائی 1977 کا انتہائی پر آشوب دور تھا۔ حکومت اور حزب اختلاف کے متحدہ جمہوری محاذ میں شدید ٹکراو تھا۔ حکومت کے آمرانہ و جابرانہ اقدامات سے عوام بھی نالاں تھے۔ حکومت کا گراف تیزی سے روبہ انحطاط تھا۔ میں اس زمانہ میں مسلم لیگ کا ضلعی صدر و متحدہ جمہوری محاذ کا جنرل سیکرٹری تھا۔ اس طرح میں حزب اختلاف کا سرگرم رکن اور شعلہ بیان مقرر تھا۔ لاہور۔ فیصل آباد، سرگودھا اور جھنگ میں میری معرکتہ الارا تقاریر ہوتی تھیں جن میں اعداد و شمار کے حوالہ سے حکومت پر کڑی تنقید کی جاتی تھی۔ چوہدری جہانگیر علی حکومتی پارٹی کے وزیر تھے۔ دونوں فریقوں میں زبردست نظریاتی تصادم تھا۔ جلسے جلوس اور پکڑ دھکڑ روز کا معمول تھا تاہم انکے کردار کی عظمت کا یہ حال تھا کہ وہ اکثر جھنگ میں مجھے ملتے آتے تھے۔ پارٹی کارکنوں کی تنقید اور قیادت کے اعتراضات کو اس سلسلہ میں کبھی خاطر میں نہ لائے۔ حکمران بن کر نہ تو وہ مغرور ہوا اور نہ ہی اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں سے بے مروت ہوا۔ وہ جاذب شخصیت اور نگاہ حقیقت بین کا حامل تھا۔ انتہائی دل نشین اور پر اثر گفتگو کا ماہر تھا۔ ان کا طرز استدلال نہایت موثر ہوتا تھا۔ وہ محنت اور جان سوزی کا عادی تھا۔ اس نے ہر قسم کے مصائب کا ہمیشہ صبر اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ وہ ؎

نگاہ بلند جان پر سوز سخن دلنواز یہی ہے رخت سفر میر کاروان کیلئے

کا مصداق تھا۔

اس نے دلدوز رنج والم کے سمندر سے گذر کر اپنی ہمت اور محنت سے اپنی دنیا خود بنائی اس پر رحمن ورحیم کی رحمت سایہ فگن رہی اس کے پانچوں پسران نہایت باوقار پیشوں سے وابستہ ہیں شمیم جہانگیر اسسٹنٹ کمشنر ہے۔ ڈاکٹر نعیم جہانگیر اسلام آباد میں مصروف عمل ہے۔ کرنل نسیم جہانگیر فوجی حکومت کا حصہ ہے سلیم جہانگیر مشہور زمیندار ہے اور مسعود جہانگیر سرگودھا کا نامور وکیل ہے۔ ان کے پاس یہ عہدے اور جائیداد چوہدری جہانگیر علی کی محنت کا ثمرہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کے یہ

فرمانبردار بیٹے اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں گے۔

برادری کے نوجوانوں سے میری درخواست ہے کہ تندی باد مخالف سے گھبرا کر حوصلہ نہ ہارو بلکہ پامردی سے اس کا مقابلہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی گناہ ہے۔ ہر حال میں ثابت قدم رہو منزل مراد آپ کے در آباد پر دستک دے گی۔

(13) کھیڑی تابع حسن

یہ گاؤں قصبہ رادور کے نزدیک تھا۔ جناب تابع حسن نمبردار اس گاؤں کی نہایت مشہور شخصیت تھے وہ اپنی مہمان نوازی، فیاضی اور نیک چلنی کی وجہ سے اس گاؤں کی پہچان تھے وہ گاؤں کے سرپنچ اور علاقہ کی اہم شخصیت تھے اس لئے یہ گاؤں ان کے نام سے منسوب ہوا۔

جناب علیم الدین نمبردار اسی تابع حسن کے فرزند ارجمند تھے انہوں نے 1919ء میں جگادھری سے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا۔ اس زمانے میں اس علاقہ میں چند افراد پڑھے لکھے تھے۔ باپ کی طرح بیٹا بھی نیک سیرت، حلیم الطبع، مہمان نواز اور فیاض ہونے کی وجہ سے برادری اور علاقہ میں ہر دلعزیز تھا۔ ان کو 1947 میں ان کے دو پسران مسمیان کوثر علی اور محمد یونس کے ساتھ شہید کر دیا گیا تھا۔

برادری کے قابل فخر سپوت اور واجب الاحترام شخصیت اور معروف و مشہور قانون دان چوہدری جہانگیر علی اسی شہید علیم الدین کے پسر تھے۔ آپ 1928-04-07 کو پیدا ہوئے۔ 1945ء میں گورنمنٹ ہائی سکول شاہ آباد سے میٹرک کا امتحان پاس کر کے فوج میں ملازم ہو گئے۔ ہجرت کے بعد راولپنڈی میں رہائش پذیر ہوئے اور محکمہ پوسٹ آفس میں ملازم ہو گئے۔ 1953ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کر کے سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں بی ایڈ کے لئے جس کو اس زمانہ میں بی ٹی کہا جاتا داخلہ لیا 1954ء میں امتحان پاس کر کے فیض عام ہائی سکول میں ٹیچر ہو گئے۔ سرکاری ملازمت کی پیشکش مسترد کر دی۔ 1956ء میں یونیورسٹی لاء کالج لاہور میں داخل ہو کر 1958ء میں وکیل بنے اور سرگودھا میں سکونت اختیار کر کے چند ہی سالوں میں اپنی قابلیت و ذہانت کا لوہا منوایا اور معروف و مشہور و مقبول وکیل مشہور ہوئے۔ 1970ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر سرگودھا کے جاگیرداروں اور زمینداروں کو ہرا کر قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ قومی اسمبلی میں ان کے جوہر کھلے وہ 1973ء کے دستور کی چند ارکین پر مشتمل رہبر کمیٹی کے رکن تھے انہوں نے اس دستور

میں انتہائی مفید ترامیم تجویز کیں۔ جو منظور ہو کر دستور کا حصہ قرار پائیں۔ اعلیٰ عدالتوں کے جج صاحبان کی تقرری سے متعلق ترمیم ان کی پیش کردہ تھی اس کا حوالہ پی ایل ڈی 1996ء سپریم کورٹ 324 اور پی ایل جے 1996ء سپریم کورٹ 1509 میں موجود ہے۔ دستور منظور ہونے پر ان کو وزیر مملکت بنا دیا گیا ان کا یہ منفرد اعزاز ہے کہ وہ اس برادری کے پہلے ممبر قومی اسمبلی اور وزیر ہیں۔ بطور وزیر انہوں نے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ آپ چند سال قبل 1987ء میں اللہ کو پیارے ہو کر چک نمبر 48 شمالی میں دفن ہوئے۔

مجھے فخر ہے کہ میں نے دو دفعہ ان کی صحیح سمت میں رہنمائی کی اور انہوں نے میری ترغیب قبول کر کے میرے مشورہ پر عمل کیا۔ جب وہ سنٹرل ٹریننگ کالج میں داخل تھے میں یونیورسٹی لاء کالج میں تھا۔ اسی دوران میں نے ان کو قائل کیا کہ ان کے لئے پیشہ وکالت زیادہ بہتر ہے میں 1955ء میں وکیل بن گیا۔ اور ان کو یقین دلانے میں کامیاب ہو گیا کہ یہی وہ پیشہ ہے جس میں ان کی ذہانت و قابلیت کے جوہر اشکار ہو نگے۔ وہ مشہور و معروف وکیل بن گئے۔ تاہم سیاسی سرگرمیوں سے انہوں نے اجتناب کیا۔ میں اس میدان میں نہایت سرگرم تھا۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے اندر و باہر میری کارکردگی قابل فخر تھی۔ جس سے وہ متاثر تھے۔ 1970ء کے انتخاب میں، میں نے ان کو قائل کر لیا کہ وہ انتخاب میں حصہ لیں۔ انہوں نے نہ صرف انتخاب جیتا بلکہ قومی افق پر ستارہ بن کر چمکے۔

ان کے پسران جناب محمد شمیم جہانگیر اسٹنٹ کمشنر، ڈاکٹر محمد نعیم اختر ڈینٹل سرجن اسلام آباد، کرنل محمد نسیم اختر پاکستان فوج میں ملازم ہیں۔ محمد سلیم اختر زمیندارہ اور کاروبار کرتے ہیں جبکہ محمد مسعود اختر ایڈووکیٹ ہیں اور سرگودھا کے مصروف و معروف وکیل ہیں۔ جناب محمد شمیم کے دو پسران مسمیان محمد شعیب جہانگیر اور محمد فہد جہانگیر ہیں۔ محمد نعیم کے دو لڑکے مسمیان عادل جہانگیر اور عابد جہانگیر ہیں۔ کرنل نسیم کا فرزند محمد بلال ہے۔ محمد سلیم کے علی جہانگیر اور عمر جہانگیر ہیں۔ محمد مسعود کا پسر محمد اسعد ہے جناب محمد مسعود اختر سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں۔

جناب عبداللطیف کا خاندان چک نمبر 159 شمالی سرگودھا میں آباد ہے۔ وہ رحمت اللہ کا بھائی ہے ان کا پسر حافظ عبداللہ ہے جس کے تین پسران عبدالرحمان، عتیق الرحمان اور مطیع الرحمان ہیں۔ ان کا دوسرا پسر قاری محمد اکبر ہے۔ یہ متدین اور خوشحال خاندان ہے۔

جناب نواب دین کا خاندان چک نمبر 243 میں آباد ہے ان کا ایک ہی لڑکا نظام دین ہے جس

کے تین پسران نذر محمد، نصرت علی اور کوثر علی ہیں۔ نذر محمد کے محمد افضل، جاوید احمد، عبدالعلیم اور محمد انجم ہیں۔ نصرت علی کے دو لڑکے مسمیان محمد ندیم اور محمد عظیم ہیں۔ یہ بااثر اور خوشحال خاندان ہے۔

اس گاؤں کی تین پتیاں تھیں۔ دوسری پتی کے نمبردار غلام علی تھے۔ تیسری پتی سکھ جاٹوں کی تھی۔ غلام علی اس گاؤں کے ابتدائی آباد کاروں میں سے تھے۔ اس کے بعد قاسم علی نمبردار مقرر ہوا جو باپ کی طرح باصلاحیت شخص تھا ان کا پسر رحمت اللہ نمبردار سمجھدار اور نڈر انسان تھا۔ ہجرت کے بعد چک نمبر 159 شمالی میں آباد ہوا۔ اس کے تین پسران نعمت علی، ذاکر علی اور بشارت علی ہیں۔ جناب نعمت علی باپ کے بعد چک نمبر 159 کا نمبردار مقرر ہوا جس کا لڑکا دولت علی زرعی ترقیاتی بنک سے ریٹائر ہوا اس کے ذوالفقار علی، افتخار علی اور عبدالمنان ہیں۔ ذاکر علی زمیدارہ کرتے ہیں اس کے چار لڑکے محمد یونس، طاہر محمود، خالد محمود اور عامر محمود ہیں محمد یونس بنک افیسر اور طاہر محمود آرمی خطیب ہیں۔ خالد محمود کاروبار کرتے ہیں۔ عامر محمود زیر تعلیم ہے۔ بشارت علی بطور ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بنک ریٹائر ہو کر فیصل پارک ریلوے روڈ سرگودھا میں رہائش پذیر ہیں ان کے تین لڑکے ڈاکٹر طارق محمود، ناصر محمود اور فیصل محمود ہیں۔ ڈاکٹر طارق محمود لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور میں تعنیات ہیں۔ ناصر محمود ایم بی اے باٹا پاکستان میں ایریا منیجر ہیں۔ فیصل محمود زیر تعلیم ہے۔

جناب اکبر علی موضع پیڑ تھل سے آکر اس گاؤں میں آباد ہوئے وہ قاسم علی نمبردار کے رشتہ دار تھے۔ اکبر علی کا پسر عبداللطیف تھا۔ جنہون نے گاؤں میں دینی تعلیم کیلئے مدرسہ قائم کیا۔ وہ نیک سیرت اور متدین انسان تھے ان کے دو لڑکے قاری محمد عبداللہ اور قاری حبیب اللہ چک نمبر 159 میں آباد ہیں دونوں لاہور میں ملازم ہیں۔ قاری محمد عبداللہ کا پسر عبدالرحمٰن بی کام ایک شوگر ملز میں اکاؤنٹنٹ ہے۔ مطیع الرحمان پسر محمد عبداللہ زیر تعلیم ہے۔ قاری حبیب اللہ کے چھ لڑکے ہیں اکبر علی کا دوسرا لڑکا محمد صدیق تھا۔ لاولد فوت ہو گیا ہے۔

جناب کریم بخش کے تین پسران مسمیان محمد قاسم، کرامت علی اور اللہ دیا واسو میں آباد ہیں۔ کرامت علی فوت ہو چکا ہے اس کا لڑکا ڈاکٹر محمد ایوب زاہد ایم بی بی ایس اور محمد یعقوب ہے اللہ دیا کا فرزند ریاست علی ہے۔

جناب رشید احمد، فیض احمد اور بشیر احمد پسران عظیم الدین چک نمبر 48 شمالی میں آباد ہیں۔ محمد بشیر، محمد منیر اور محمد یاسین پسران نجیب الدین چاہ بھولا نوالہ موضع جلال آباد شمالی ضلع میں رہتے ہیں۔

(14) شاہ آباد

اس تحصیل کا یہ مشہور شہر تھا۔ جی ٹی روڈ پر واقع تھا۔ ایک آریہ ہائی اسکول اور دوسرا گورنمنٹ ہائی اسکول تھا۔ مسلمانوں کا اسلامیہ مڈل اسکول تھا۔ اس جگہ کا گنا (پونڈا) دور دور تک مشہور تھا۔ اس کے جانب جنوب دہلی 100 میل اور جانب شمال لاہور 200 میل تھا۔ انبالہ چھاؤنی جانب شمال دس میل کے فاصلہ پر تھی۔

مسلمانوں کے شاہی قلعہ اور مسجد پر سکھ قابض تھے۔ پٹھان اور سید بالادست قوت ہونے کے باوجود طاقت یا عدالتی کاروئی کے ذریعہ دونوں کو واگذار نہ کرا سکے تھے۔

ارائین برادری (سرسہ وال) کا بہت بڑا محلّہ ماجری کے نام کا تھا تاہم ارائین ملتانی صرف دو تین خاندان تھے۔ کیونکہ مختلف اوقات میں اس کے اکثر خاندان اردگرد کے دیہات میں آباد ہو گئے تھے۔

دو حقیقی بھائی جناب نعمت دین اور وزیر علی نزدیکی موضع حسن پورہ سے نقل مکانی کر کے اس شہر میں آباد ہوئے تھے ہجرت کے بعد نعمت دین کا خاندان چک نمبر 130 میں آباد ہوا اور وزیر علی کا خاندان نواں شہر ملتان میں آباد ہوا۔ جناب وزیر علی کے دو پسران عبدالعزیز اور عبدالحفیظ تھے۔ عبد العزیز کے چار لڑکے مسمیان عبدالرحمٰن، عبدالرشید، عبدالحمید اور عبدالشکور ہیں۔ عبدالرحمٰن پبلک ہیلتھ بہاولپور میں ہیڈ کلرک تھا۔ ریٹائر ہو کر فوت ہو گیا ہے مرحوم ملنسار اور ناقابل فراموش شخصیت کا مالک تھا۔ اس کا خاندان بہاولپور میں آباد ہے اس کے سات لڑکے مسمیان خالد، صابر، امتیاز، ساجد، عامر، طارق اور شاہد ہیں۔ خالد سرگودھا میں پی۔ اے۔ ایف میں سب انجینئر ہے۔ اس کے فرخ اور عمر ہیں، صابر امتیاز، ساجد ٹی کام، اور عامر ٹی کام ریلوے روڈ بہاولپور میں اپنا اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ عبدالرشید فوت ہو چکا ہے اس کا علی ہے۔ یہ خاندان نواں شہر ملتان میں آباد ہے۔ عبدالحمید لائن ایریا جیکب لائن کراچی میں آباد ہے اس کے آصف حمید اور کاشف حمید ہیں۔ عبدالشکور میاں چنوں میں آباد ہے اس کے 3 لڑکے شمشاد اور سجاد وغیرہ ہیں۔

عبدالحفیظ کا خاندان نواں شہر میں آباد ہے اس کے دو پسران محمد ظفر اور عبدالوحید ہیں۔ ظفر زمیندارہ کرتا ہے اس کا شاہد ظفر ہے۔ عبدالوحید ایم اے ریاضی ڈگری کالج شجاع آباد میں لیکچرار ہے۔ اس کی بیوی ایم اے انگریزی گرلز کالج شجاع آباد میں لیکچرار ہے یہ خاندان شجاع آباد میں مقیم ہے۔

اس طرح وزیر علی کا خوشحال خاندان ملازمت، کاروبار اور زمیندارہ سے منسلک ہے۔

(15) شاہ پورا

اس کا نام شہاب پورہ تھا۔ جو بگڑ کر شاہ پور اور بعد ازاں شاہپر اہو گیا۔ مخلوط آبادی کا چھوٹا سا گاؤں تھا۔

جناب محمد اسمٰعیل کا خاندان ہجرت کے بعد فروکہ میں آباد ہوا۔ اس کا پسر محمد یسین تھا جس کا لڑکا محمد سلیمان ہے اس کے عبد الرحمان، محمد ادریس، محمد رفیق، محمد شفیق اور تصور نعیم ہیں۔

جناب امر علی کا علی شیر ہے۔ جس کے دو پسران محمد اسحاق اور محمد یعقوب ہیں۔ محمد اسحاق کے عبد الصمد اور عاصم اسحاق ہیں۔ محمد اسحاق بطور ماہر مضمون محکمہ تعلیم میں گریڈ 18 آفیسر ہے۔

(16) نگلہ چھلاریکا

یہ گاؤں موضع سکندرہ، ماجری اور اٹاوا کے نزدیک واقع تھا۔ اس میں اس برادری کے صرف چند خاندان تھے۔

سب سے مشہور خاندان جناب کندا کا تھا۔ یہ خاندان کپوری سے نقل مکانی کر کے اس موضع میں آباد ہوا تھا۔ کندا کے دو پسران مسمیان جان محمد اور نور محمد تھے۔ جان محمد کا لڑکا قطب الدین تھا جس کے تین پسران محمد یاسین۔ محمد یامین اور علی نواز ہیں۔ محمد یسین کی نرینہ دمادینہ اولاد نہ ہے۔ محمد یامین اپنے پسران کے ہمراہ کیولری گراونڈ لاہور کینٹ کے بنگلہ نمبری 1,50 میں رہائش پذیر ہے۔ اس کے دو پسران مسمیان محمد طفیل اور ارشاد علی ساجد ہیں۔ دونوں پیرس میں ایک مشہور ریسٹورینٹ کے مالک ہیں۔ محمد طفیل کے طارق محمود، طارق رضوان اور فاروق عمران ہیں ارشاد علی ساجد کے عمیر ساجد اور احمد ساجد ہیں۔ علی نواز کے چار پسران مسمیان کیپٹن ظفر اقبال شاہ نواز عرف فوجی زاہد اقبال اور مظہر اقبال ہیں۔ ظفر اقبال مشہور ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے اس کا راوی روڈ اوکاڑہ میں ذاتی ہسپتال موسومہ ظفر اقبال سرجیکل ہسپتال ہے۔ اس کی رہائش پوئیٹو ہاؤسنگ سوسائٹی اوکاڑہ میں ہے اس کے عثمان ظفر اور حنان ظفر ہیں۔ شاہنواز کے عمر شاہنواز۔ ہارون شاہنواز اور ابوبکر شاہنوار ہیں۔ شاہنواز، زاہد اقبال، اور مظہر اقبال مکان نمبر 44 غلہ منڈی میں رہتے ہیں اور تینوں غلہ منڈی اوکاڑہ میں آڑھت کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کی رائس مل بھی ہے۔ قطب الدین کا خاندان مالی اور کاروباری لحاظ سے انتہائی مستحکم ہے۔ محمد طفیل اور محمد ارشاد علی ساجد نہایت ہی پرکشش شخصیت کے حامل ہیں دونوں برادری کی فلاح و بہبود کیلئے مثبت سوچ رکھتے ہیں انجمن کے سرگرم رکن ہیں۔

جناب نور محمد کے اللہ دیا۔ نصیر الدین اور قمر دین ہوئے۔ قمر دین لاولد گیا۔ اللہ دیا کے واحد پسر عبد الرزاق کے محمد یعقوب اور محمد ایوب ہیں جبکہ نصیر الدین کا عبد الستار ہے۔ یہ قاندان جیتا ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

جرم ضعیفی کی سزا

مسلمان، ہندو، سکھ اور انگریز حکمرانوں نے ہر دور میں تسلیم کیا کہ ارائیں محنتی اور ماہر کاشت کار ہیں۔ اعلیٰ عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں متعدد بار قرار دیا کہ ارائیں اعلیٰ درجہ کے کاشت کار ہیں۔ اعداد و شمار سے سرکاری طور پر ثابت کیا گیا کہ ارائیں راست باز اور جرائم سے پاک قبیلہ ہے۔ سرکاری آباد کاری سکیموں میں آرائیوں کو اس بنا پر ترجیح دی گئی کہ یہ لوگ متقی پرہیز گار امن پسند اور محنت کرنے والے ہیں۔ ہم نے اپنے کردار سے ثابت کیا کہ ہمیں ہر قسم کے جرائم سے نفرت ہے۔ 1947 تک اس علاقہ میں بسنے والا کوئی ارائیں کسی جرم میں سزایاب نہ ہوا تھا۔ ہمیں اپنی ان صفات پر ناز ہے۔

تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ پنجاب کی ذاتوں کے فاضل مصنف نے پنجاب کے تمام ارائیوں کو پست کاشت کار ذاتوں کے جدول میں شمار کیا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ وہ کسی جگہ بھی معاشی و معاشرتی طور پر اہم حیثیت کے حامل نہ ہیں۔ فاضل مصنف کی یہ رائے تکلیف دہ ضرور ہے مگر حقیقت کی عکاس ہے کیونکہ مندرجہ بالا خوبیوں سے لیس ہو کر ہم صرف ھل چلانے تک محدود ہو کر رہ گئے تھے۔ یہ تصور پختہ کر دیا گیا تھا کہ تجارت کے اسرار و رموز صرف ہندو بنیا جانتا ہے اس بے بنیاد مفروضہ نے نہ صرف ارائیوں کو بلکہ تمام مسلمانوں کو اس شعبہ سے بید خل کر دیا تھا۔ صنعت میں ہمارا کوئی حصہ نہ تھا مطلوبہ تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ سرکاری عہدے ہم پر حرام تھے صرف چند نمبر داروں اور پٹواریوں تک ہماری رسائی تھی۔ اس علاقہ میں ہر سطح پر ہم نے سیاست کو شجر ممنوعہ قرار دیا ہوا تھا۔ اس لئے تجارت، صنعت میں ہم تہی دامن تھے۔ سیاست کے اسرار و رموز سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی سطح پر ہماری نمائندگی نہ تھی اس لئے ہم ہر قسم کی مراعات سے محروم تھے نتیجتاً ہم معاشی طور پر پست تھے اس علاقہ کی محرومی کا یہ حال تھا کہ تمام انبالہ ڈویژن میں کوئی کالج نہ تھا۔

اس علاقہ کے تیس چالیس میل کے دائرہ میں اس برادری کے ڈیڑھ سو زائد ایک دوسرے سے پیوستہ مواضعات تھے۔ لیکن ہماری اجتماعی قوت بے اثر تھی۔ برادری کے اکابرین نگاہ حقیقت بیں سے محروم تھے۔ بزعم خویش قائدین دور اندیشی اور پیش بینی سے بے بہرہ تھے۔ وہ اپنی اجتماعی قوت کے ادراک سے نا آشنا تھے۔ سرکار دربار کی خوشامد نے ان کو پست ہمت بنا دیا تھا۔ ہم کسقدر پست حوصلہ تھے اس کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جنگ عظیم دوئم کے دوران ملازمتوں کے بے شمار مواقع کے باوجود ہمارے چند گریجویٹ کلرکی نما ملازمتوں پر خوش ہو گئے۔ حیرت ہے کہ یہ صورت

حال قیام پاکستان کے بعد بھی قائم رہی۔ 1932 میں وکیل بننے والا نہایت واجب الاحترام خاندان کا چشم و چراغ ایک چھوٹے سے ٹیکسٹائل مل کی لیبر آفیسر کی حقیر سی نوکری پر قناعت کر گیا اور دوسرا معزز وکیل محکمہ مالیات میں افسر مالیات کی عارضی ملازمت پر خوش ہو گیا۔ حالانکہ اس وقت ہر شعبہ میں زبردست خلا تھا اور موزوں افراد اعلیٰ ملازمتوں کیلئے دستیاب نہ تھے اور ہمارا کل اثاثہ یہی دو وکیل تھے۔

سیاست میں ہم کسقدر کوتاہ بین تھے اس کیلئے 1945 اور 1946 کے انتخابات ہمارے قائدین کے کردار سے عیاں ہے۔ حضرت قائداعظم کی خداداد قیادت میں مسلم لیگ کی تحریک پاکستان کی کامیابی کے واضح آثار 1945 میں ظاہر ہو چکے تھے 1945 میں مرکزی اسمبلی کے اور 1946 میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مسلم لیگ نے مطالبہ پاکستان کی بنیاد پر لڑے تھے۔ انبالہ سے مرکزی اسمبلی کیلئے مسلم لیگ کے پاس کوئی امیدوار نہ تھا۔ اس لئے اٹک کے سردار شوکت حیات کو اس سیٹ پر مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا گیا جو واضح اکثریت سے کامیاب ہوا۔ اسی طرح 1946 کے پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں مسلم لیگ نے انبالہ کی نشست کیلئے لدھیانہ کے چوہدری محمد حسن کو نامزد کیا جو بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گیا۔ 1945 کے انتخابات میں مسلم لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی تھی اور ان انتخابات نے یہ حقیقت واضح کر دی تھی کہ اگر قائداعظمؒ نے کسی کھمبے پر بھی اپنا ٹکٹ لٹکا دیا وہ بھی کامیاب ہو گیا۔ برادری کے اکابرین نے بزعم خویش ایک لیڈر سے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کا الیکشن لڑنے کی استدعا کی اور برادری کے اس واجب الاحترام معزز کو ہر قسم کے مالی تعاون کی پیش کش کی لیکن اس نے یہ عذر پیش کر کے معذرت کر لی کہ ایسا کرنے سے وہ سرکار کے عطیہ اراضی سے محروم ہو جائے گا۔ اسی وقت سے احباب کی اکثریت کا یہ خیال ہے کہ اس نے ذاتی مفاد کی غرض سے یہ بزدلی دکھا کر قومی مفاد سے غداری کی تھی۔ تاہم میرا تجزیہ اس سے مختلف ہے۔ اس قسم کے خوشامدی افراد کی سوچ محدود ہوتی ہے اور وہ حقائق کا ادراک کرنے سے قاصر رہتے ہیں وہ اپنی ناک سے آگے دیکھنے کی قوت سے محروم ہوتے ہیں۔ قائد ہونے کا دعویٰ ضرور کرتے ہیں لیکن وہ قائدانہ صلاحیتوں سے تہی دامن ہوتے ہیں۔ اس لئے ان سرکاری درباری خوشامدیوں کیلئے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ انگریز ہندوستان چھوڑنے پر مجبور ہو جائے گا۔ ان کے نزدیک پاکستان کا قیام ناممکن تھا اس لئے ایسے لوگوں نے قومی دھارے کا ساتھ نہ دیا اسی لئے برادری کے اس "خان بہادر" نے بھی بزدلی دکھائی اس انتخاب میں حصہ لیکر وہ یقیناً کامیاب ہوتے۔ ان کی قائدانہ صلاحیت اجاگر ہوتی۔ ان

کے عزیزواقارب اور برادری کے وقار میں اضافہ ہوتا۔ 1947اور 1948 میں برادری کی آبادکاری میں رہنمائی میسر آتی۔ اس کی بزدلی، کوتاہ بینی اور کم ہمتی نے ان کے عزیزواقارب، برادری اور ان کے علاقہ کے مہاجرین کو زبردست نقصان پہنچایا جس کی آج تک تلافی نہ ہو سکی۔ اور اب تک ہم اس جرم ضعیفی کی سزا سے دوچار ہیں۔

میں نے 1953 میں یونیورسٹی لاکالج میں داخلہ لیا۔ اسی سال چوہدری جہانگیر علی سنٹرل ٹرئنگ کالج میں بی ٹی کیلئے داخل تھے۔ معمولی سی بھاگ دوڑ سے لاہور کے مختلف کالجوں میں زیر تعلیم طلباء کا غیر اعلانیہ گروپ تشکیل پا گیا اور یہ رابطے دوستی و بھائی چارے میں تبدیل ہو گئے۔ تعلیم کے بعد ان احباب میں سے اکثر اپنے اپنے شعبوں میں قد آور شخصیت بنے۔ ہم سب متفقہ طور پر محسوس کرتے تھے کہ ہم بے یار و مددگار ہیں اور اس برادری کے اکابرین مستقبل کے تقاضوں سے ناآشنا ہیں۔ ہماری سوچی سمجھی رائے تھی کہ مسابقت کی دوڑ میں ہمیں ہر شعبہ میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا اور اس کیلئے برادری کے خواتین و حضرات کو تعلیم اور شہروں کی طرف راغب کرنا ضروری ہے۔ اعلیٰ تعلیم کیلئے ذہین طلباء کی رہنمائی اور مالی اعانت کرنا ہو گی ورنہ ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔

ہندوستان میں ہم ایک دوسرے سے پیوستہ یا ایک دوسرے کے نزدیک مواضعات میں آباد تھے۔ ایک دوسرے سے باہمی رشتوں میں منسلک تھے۔ رسم ورواج کے مربوط و مضبوط ضابطے تھے اتحاد و یگانگت کی فضا موجود تھی ایک دوسرے کی خوشی غمی میں شرکت آسان تھی۔ پاکستان میں یہ صورت یکسر بدل گئی ہے کیونکہ اب یہ برادی تمام ملک میں منتشر ہو گئی ہے اور کسی جگہ بھی اس کی عددی اکثریت نہ ہے اس لئے اپنی شناخت کیلئے اور باہمی رابطوں کو قائم رکھنے کیلئے ایک نہایت موثر و فعال تنظیم کی اشد ضرورت ہے ایسی تنظیم قیام پاکستان کے فوراً بعد وجود میں آنی ضروری تھی لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا کیونکہ برادری کے اکابرین و قائدین ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے اور ایک دوسرے سے کینہ و حسد کو پروان چڑھانے میں تو مصروف رہے وہ اتحاد و یگانگت کو پروان نہ چڑھا سکے غالباً وہ اسکی استعداد و صلاحیت سے متصف ہی نہ تھے۔ گروپ کے تمام طلباء اپنے اپنے ہدف کے حصول کیلئے کوشاں تھے اور وہ اس پوزیشن میں نہ تھے کہ اجتماعی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں وہ کارکن تو بن سکتے تھے قائد نہ ہو سکتے تھے تاہم ہماری اس وقت کی سوچ پروان چڑھتی رہی اور بالآخر مناسب وقت پر ایک ہمہ گیر اور موثر تنظیم کی صورت میں متشکل ہو گئی جس میں ان احباب نے اپنی اپنی

صلاحیت کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کتاب کی اشاعت بھی اس پروگرام کا جزو ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر دور کے اپنی تقاضے ہوتے ہیں اور زمانہ کی رفتار کے مطابق ضروریات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ رسم و رواج بھی تغیر پذیر ہیں۔ اب ہم آزاد اسلامی ریاست کے باوقار شہری ہیں اب ہم غلام شہری نہ ہیں اور ہمارے حکمران اب بدیسی نہ ہیں اب ہم دستور اور قانون کے مطابق برابر کے شہری ہیں۔ اب ہم سب کے بنیادی حقوق مساوی ہیں اور اس مملکت خداداد کے بے شمار وسائل و ذرائع سے متمتع ہونے کا ہر شہری کو حق حاصل ہے تاہم ہر حق یا استحقاق کے ساتھ فرض بھی جڑا ہوتا ہے یعنی حق اور فرض لازم و ملزوم اور ایک دوسرے کا لازمی جزو ہیں۔ جب ہر شہری کو ریاستی وسائل سے اپنی صلاحیت کے مطابق مستفید ہونے کا حق حاصل ہے تو ہر شخص پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ملکی سماجی، تمدنی، معاشرتی اور اقتصادی خوشحالی کیلئے دیانت داری اور ایمانداری سے محنت کرے۔ متوازی خوشحالی کیلئے ضروری ہے کہ خاندان کا ہر فرد جدو جہد کرے۔ خاندان کی اقتصادی آسودگی قبیلہ کی خوشحالی کی ضمانت ہے اور ملک و قوم کی اقتصادی مرفع الحالی تمام قبائل کی متوازی ترقی میں مضمر ہے۔ ملکی ذرائع پیداوار اور وسائل آمدنی قانون اور دستور کے مطابق ہر فرد کی دسترس میں ہیں ان سے ہر فرد خاندان یا قبیلہ اسی قدر مستفید ہو گا جسقدر وہ اعلیٰ تعلیم سے مزین ہو کر محنت کرے گا۔ اس لئے جو خاندان زیادہ تعلیم حاصل کرے گا اور دیانتداری و ایمانداری سے زیادہ محنت کرے گا وہی زیادہ خوشحال ہو گا۔ محنت کا پھل کبھی رائگان نہیں جاتا۔ خدا ترسی اور ایمانداری ایسی خوبیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور ان کے حامل افراد کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے اس لئے اپنی دیانتداری، ایمانداری اور خدا ترسی کو قائم رکھتے ہوئے ہمیں سخت محنت کرنا ہو گی اور اپنی خواتین کو اعلیٰ تعلیم سے بہرہ مند کرنا ہو گا۔ اپنے رسم و رواج کو حالات کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ضروری ہے۔ ہماری یہ سوچ کل بھی درست تھی اور آج بھی یہ حقیقت کی عکاس ہے بلکہ اس کو مزید توانائی کی ضرورت ہے اور اسی میں ہماری دینی و دنیاوی فلاح ہے۔

اگر عائلی زندگی کی تنظیم و تشکیل قواعد فطرت کے مطابق ہو جائے تو پورا انسانی معاشرہ امن و آشتی کا گہوارہ بن جاتا ہے اور اگر خاندانی زندگی صراط مستقیم سے ہٹ جائے تو کرۂ ارض پر ہمہ جہت فساد رونما ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خاندان کی تنظیم کیلئے واضح ضابطے وضع کئے ہیں اور ان ضابطوں پر عملدر آمد انسان کو بلند مقام عطا کرتا ہے۔ مرد اور عورت کو مختلف صلاحیتوں سے نوازا گیا

ہے اور ان کو مختلف فرائض تفویض کئے گئے ہیں۔ ہر دو کے مختلف حقوق معین کئے گئے ہیں اور ان کے لئے جدا جدا دائرہ کار مختص ہے تاکہ کارواں زندگی کا سفر احسن طریقہ سے جاری رہے اور زندگی کا تسلسل نہ رکے۔ قبائل و معاشرہ کی اکائی مرد و عورت کے ازدواجی تعلقات ہیں۔ طلاق انتہائی مکروہ فعل ہے۔ اللہ تعالٰی اس کو پسند نہیں فرماتا۔ ہندوستان میں اس برادری میں طلاق کی نوبت شاذونادر آتی تھی۔ یہ خوبی آئندہ بھی ہمارا طرۂ امتیاز ہونی چاہئے۔

ہر شخص کو یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اسے زندگی کا معرکہ اکیلے سر کرنا ہے کوئی دوسرا اس کیلئے اس کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ کہ اچھے برے حالات کا مقابلہ اس نے خود کرنا ہے۔ نہ تو اچھے حالات میں اس میں خودسری آنی چاہیے اور نہ ہی نامساعد حالات سے اس کو مایوس و پست ہونا چاہیے۔ زندگی کو چیلنج سمجھ کر پامردی اور حوصلہ سے اس کو قبول کیا جائے۔ اللہ تعالٰی کی رحمت اور اعانت پر مکمل اعتماد کامیابی کی کلید ہے۔ اسی سے خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے اور اسی سے راہنمائی اور مدد حاصل ہوتی ہے۔ خداترسی اور راست بازی ہماری پہچان رہی ہے۔ دینی فرائض کی ادائیگی ہماری شناخت ہے۔ اس میں کمی نہیں آنی چاہیے۔ اسی میں کامیاب زندگی کا راز پنہاں ہے۔ اور یہی طرز زندگی ہمارا امتیاز رہنا چاہیے۔

جس طرح جنگل میں جسمانی طاقت اور مہارت قانون ہے جس کے تحت طاقتور جانور کمزور کو اپنی خوراک بناتا ہے اس طرح جمہوریت میں اکثریت اگر فرعونیت میں تبدیل ہو جائے تو وہ اقلیت اور محروم طبقوں کے حقوق غصب کرنے کو اپنا استحقاق سمجھنے لگ جاتی ہے۔ جمہوری دور میں ہر فرد کو اپنے حقوق کی حفاظت اور بازیابی کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سیاسی قیادت اپنی جماعت کی ناز برداری اور اپنے ممبران کی خوشنودی پر مجبور ہوتی ہے اور یہی مجبوری یا سوچ ناانصافی کو جنم دیتی ہے۔ اسی سے ریاستی جبر وجود میں آتا ہے اور اسی سے مستحقین کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ اگر حکمران جماعت کی قیادت جاندار اور ایماندار ہو تو جمہوری دور ہر شہری کے لئے باعث رحمت بن جاتا ہے اگر ایسی قیادت مفاد پرست اور بدعنوان ہو تو یہ فرعونیت کا روپ دھار کر باعث عذاب بن جاتی ہے۔ اس لئے ہر شہری پر فرض ہے کہ وہ اپنے اور اپنے خاندان و قبیلہ کے حقوق کی حفاظت و حصول کیلئے اپنی سوچ اپنائے اور اس کے مطابق کسی نہ کسی پارٹی میں اپنی استعداد کے مطابق ہر سطح پر حصہ لے۔ اب ہمارے لئے سیاست شجر ممنوعہ نہیں ہونی چاہیے ورنہ ہم پھر بہت پیچھے رہ کر ماضی کی طرح نہ صرف پست تصور

ہونگے بلکہ تضحیک کا نشانہ بھی بن جائیں گے۔ ہمارے دوستوں نے ماضی قریب میں اپنے جرأت مندانہ فیصلوں سے اس نظریہ کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔ اسمبلیوں کی ممبری اب کسی کی جاگیر نہ ہے میں نے 60 کی دھائی میں مغربی پاکستان اسمبلی میں اپنی آواز کا جادو جگایا 70 کی دھائی میں چوہدری جہانگیر نے وزیر بن کر اور 90 کی دھائی میں چوہدری ضیاء الدین نے پنجاب اسمبلی کا ممبر منتخب ہو کر ثابت کیا ہے کہ یہ اعزاز بھی اب ہمارے اکابرین و قائدین کی دسترس میں ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ان تینوں اصحاب نے اپنے بے داغ کردار سے ثابت کیا ہے کہ ہر سیاستدان بے ایمان و خود غرض اور بد عنوان نہ ہے۔ نچلی سطح پر ہمارے متعدد معززین مختلف عہدوں پر منتخب ہو کر دیانتداری سے اپنے فرائض سر انجام دے چکے ہیں آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ اتنی بڑی برادری کو کسی ایک جماعت کیلئے کام کرنے کا مشورہ دینا حماقت ہو گی بلکہ ہر شخص کو اپنی سوچ اور مقامی حالات کے مطابق اپنی پسند کی پارٹی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ جاگیرداروں و زمینداروں۔ صنعت کاروں اور مراعات یافتہ طبقہ کے سیاستدانوں کی بے راہ روی۔ خود غرضی اور مفاد پرستی نے سیاست کو بدنام کر دیا ہے اب درمیانہ درجہ کے راست باز اور خدا ترس طبقہ کے افراد کو آگے آکر سیاست کو عبادت کا درجہ دینا ہو گا۔

سیاست اور انتخابات لازم و ملزوم ہیں کسی نہ کسی شکل میں اور کسی نہ کسی سطح پر انتخابات ہوتے رہیں گے ہماری موجودہ اور آنے والی نسل کو ان انتخابات میں بھرپور حصہ لینا ہو گا۔ علاقائی۔ مذہبی لسانی اور نسلی بنیاد پر مبنی سیاست ملک کے استحکام اور قومی اتحاد و یگانگت کیلئے زہر قاتل ہے اس لئے ہمیں ملک گیر جماعت میں اپنا کردار ادا کرنا ہو گا اتنی بڑی برادری کو کسی ایک جماعت کی حمایت یا شمولیت پر نہ تو مجبور کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ایسا کیا جانا مناسب ہے لہٰذا ہر شخص اپنی پسند کی جماعت میں اپنا وزن ڈالے۔

نہ تو کسی دیگر برادری سے ہمیں نفرت ہے اور نہ ہی کدورت۔ ہم تو عرصہ دراز تک خود نفرت کا شکار رہے ہیں۔ ہم تو اس عظیم ملک کی عظمت کے خواہاں ہیں اور اس کے دیگر شہریوں کی طرح اس کی سلامتی و ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے اور اپنے حقوق کی بازیابی کے متمنی ہیں۔ ہم نسلی یا نسبی تفاخر اور اس بنیاد پر کسی ایک قبیلہ یا گروہ کی بالادستی کے خلاف ہیں ہمارا ایمان ہے کہ سورہ نساء کی آیت نمبر ا اور سورۃ حجرات کی آیت نمبر 39 سے نسلی، خاندانی اور قبائلی غرور کا بیک قلم خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ باعتبار پیدائش کسی کو کسی پر کسی قسم کی فوقیت حاصل نہ ہے۔ خاندانوں اور قبیلوں کی تقسیم محض تعارف اور شناخت کیلئے ہے اور کسی خاص قبیلہ یا خاندان کو اللہ تعالیٰ نے کوئی بجائے خود اس امتیاز سے نہیں نوازا کہ جو اس میں پیدا وہ اللہ تعالیٰ

کے ہاں معزز بن جائے اور دوسروں کے مقابلہ میں وہ خود کو اعلیٰ تصور کرے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی شکلوں۔ ان کے رنگوں اور قدو قامت میں فرق رکھا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکیں اسی طرح باہمی پہچان کیلئے خاندانوں اور قبیلوں کی حد بندیاں قائم کر دی ہیں اس سے زیادہ ذات پات کی کوئی اہمیت نہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و شرف کا معیار تقویٰ ہے۔ اس کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو اس سے زیادہ ڈرنے والا ہے اور اس کی ہدایت کی سب سے زیادہ پابندی کرنے والا ہے۔ پس ہماری جدوجہد نسلی و نسبی بالادستی کیلئے نہ ہے بلکہ ہم تو اپنے نوجوان کو یہ حقیقت ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں کہ محنت کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور یہ کہ محنت کا صلہ ضرور ملتا ہے اور اللہ محنت کرنے والے انسانوں سے محبت کرتا ہے۔

یہ مضمون تحریر کرنے کیلئے میں متذبذب تھا کیونکہ اس میں بعض اکابرین پر تنقید کا پہلو اجاگر ہوتا ہے تاہم حقیقت کی عکاسی بھی ضروری تھی تاکہ ماضی کی طرح ہماری آئندہ نسل پھر ان کوتاہیوں کا شکار نہ ہو جس سے اس برادری کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا لہذا اس سے اگر کسی کی جبین ناز شکن آلود ہو اس سے پیشگی معذرت: جو کچھ اس میں تحریر ہوا وہ فرض کی ادائیگی کی وجہ سے ہوا۔ اور اس مسلمہ حقیقت کو اجاگر کرنے کیلئے یہ سطور لکھی گئی ہیں کہ:

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

پس اے میرے نوجوان عزیزو میرا پیغام ہے کہ:

کبھی دریا سے مثل موج ابھر کر
کبھی دریا کے سینے میں اتر کر
کبھی دریا کے ساحل سے گذر کر
مقام اپنی خودی کا فاش تر کر

تنظیم

انجمن فلاح اراعیاں (سابقہ انبالہ ڈویژن)

ہندوستان میں اس برادری کی تنظیم انجمن اراعیاں دیہاتی ضلع انبالہ و کرنال ریاست ہائے کلیسیہ وناہن خاصی فعال تھی۔ جس کے باقاعدگی سے اجلاس ہوتے تھے۔ اس کا الحاق انجمن اراعیاں ہند سے تھا۔ پاکستان بننے کے وقت اس کا سرمایہ مبلغ دو ہزار آٹھ سو تیرہ روپے چھیاسی پیسے بنک میں موجود تھا۔

31 مارچ 1968ء کو گوجرانوالہ میں اس برادری کے اکابرین کے اجلاس میں سابقہ تنظیم کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ انجمن فلاح اراعیاں سابقہ انبالہ ڈویژن کے نام سے تنظیم قائم کی گئی۔ دستور تیار کر کے اس کو رجسٹرڈ کرایا گیا۔ تمام اضلاع میں ممبر سازی کی گئی۔ مختلف شہروں میں اجلاس کئے گئے۔ سابقہ انجمن کا سرمایہ حاصل کیا گیا۔

گذشتہ چند سالوں سے اس تنظیم پر جمود طاری ہے۔ تاہم اس کا سرمایہ محفوظ ہے۔ اب اس تنظیم کا سرمایہ خاصا بڑا ہے۔

تنظیم کی سرگرمیوں کی اب بھی ضرورت ہے۔ نوجوان آگے آئیں اور اس کو فعال بنانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ ان کی سابقہ کارکردگی یقیناً قابل تعریف رہی ہے۔ اجتماعی اور انفرادی مسائل کے حل کے لئے اور اجتماعی حقوق کی حفاظت کے لئے منظم جدوجہد کی ہمیشہ ضرورت رہی ہے اور آئندہ بھی اس کی افادیت کو محسوس کیا جاتا رہے گا۔

اس انجمن کے پہلے عہدیداران اور ممبران مجلس عاملہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(1) چوہدری محمد ادریس، صدر

(2) میاں محمد علی دوست، نائب صدر

(3) چوہدری جہانگیر علی (مرحوم)، نائب صدر

(4) میاں اقبال حسین (مرحوم)، نائب صدر

(5) میاں مقبول احمد، جنرل سیکرٹری

(6) میاں علیم اللہ (مرحوم)، خزانچی

(7) چوہدری نواب الدین، جائنٹ سیکرٹری

(8) چوہدری مظاہر علی، سیکرٹری نشرواشاعت

(9) چوہدری محمد یامین، سیکرٹری نشرواشاعت

ممبران مجلس عاملہ

(1) چوہدری محمد بشیر، لاہور
(2) مولوی عبدالوحید، ملتان
(3) مولوی محمد یعقوب، لاہور
(4) حکیم عبداللطیف، گوجرانوالہ
(5) چوہدری محمد یونس، لاہور
(6) چوہدری غلام محی الدین، سیالکوٹ
(7) ماسٹر واجد علی، سیالکوٹ
(8) حاجی مبارک علی، سرگودھا
(9) چوہدری نذیر حسین، سرگودھا
(10) میاں منیر احمد، منڈی بہاؤالدین
(11) ماسٹر ولی محمد، میانوالی
(12) جناب محمد ابراہیم سراج (مرحوم) کراچی
(13) عبدالشکور، سیالکوٹ
(14) چوہدری سردار علی، ملتان
(15) چوہدری سلطان محمود، لاہور
(16) مولوی شوکت علی (مرحوم)، مظفر گڑھ
(17) چوہدری محمد شریف، لاہور
(18) مولوی نصیر الدین، گوجرانوالہ
(19) چوہدری وحید الدین، ساہیوال
(20) میاں محمود علی، سرگودھا

موجودہ عہدیداران

(1) چوہدری سلطان محمود 11 فردوس پارک سنت نگر لاہور 7244668 کنویز۔

(2) چوہدری خالد اثیر۔ایڈوکیٹ 144 کے سبزہ زار لاہور ر 3 ٹرز روڈ 446476۔

7237409 صدر

(3) کیپٹن (ر) بدر نظیر 308 کنال ویو گلبرگ لاہور 5758324 جنرل سیکرٹری

(4) چوہدری محمد اقبال جوڈیشل کالونی نیاز بیگ لاہور سنیئر نائب صدر

(5) چوہدری محمد یونس شیر شاہ بلاک گاڈن ٹاون سرگودھا نائب صدر

(6) چوہدری مسعود جہانگیر سٹلائٹ ٹاون سرگودھا نائب صدر

(7) چوہدری محمد رمضان نیو چوبرجی پارک لاہور فنانس سیکرٹری

(8)	قاری محمد سیف اللہ اکرم	لاہور سیکرٹری نشرواشاعت
(9)	چوہدری ظہیر حسن عادل کوٹ رادھاکشن	لاہور جوائنٹ سیکرٹری
(10)	چوہدری محمد زبیر	9ٹیپ روڈ لاہور جوائینٹ سیکرٹری

مجلس دانشوراں

(1)	چوہدری محمد ادریس ایڈووکیٹ	جھنگ
(2)	میاں مقبول احمد۔	گاڈن ٹاون لاہور
(3)	چوہدری نواب الدین	علامہ اقبال ٹاون لاہور
(4)	حکیم عبداللطیف	علی پورہ گوجرانوالہ
(5)	میاں سجاد حسین	جودھے والی سیالکوٹ
(6)	میاں اعجاز حسن	جودھے والی سیالکوٹ
(7)	چوہدری عبداللہ اکرم	سیالکوٹ
(8)	میاں منیر احمد	منڈی بہاؤالدین
(9)	چوہدری مبارک علی	ایڈوکیٹ سرگودھا
(10)	چوہدری لیاقت علی	فروکہ۔ سرگودھا
(11)	چوہدری محمد یوسف	مدینہ کالونی لاہور
(12)	چوہدری عبدالحمید	مسلم ٹاون لاہور
(13)	چوہدری عبدالعزیز	مجاہد آباد مغل پورہ لاہور
(14)	چوہدری علی شیر	میاں چنوں

مجلس عاملہ

(1)	ڈاکٹر کپٹن ظفر اقبال	اوکاڑہ
(2)	چوہدری وحید الدین	رینالہ خورد
(3)	چوہدری ارشاد علی	کیولری گراونڈ۔ لاہور
(4)	چوہدری لیاقت علی	گرین ٹاؤن۔ لاہور

(5)	ڈاکٹر نثار احمد قادری	ٹاؤن شپ لاہور
(6)	چوہدری ذوالفقار احمد۔ ایڈووکیٹ	لاہور
(7)	چوہدری صغیر احمد	لاہور کینٹ۔ لاہور
(8)	چوہدری عبدالخالق (کونسلر)	سرگودھا
(9)	میاں محمد علی	470/A سٹلائٹ ٹاؤن
(10)	چوہدری رفاقت علی	رحیم یار خان
(11)	صوفی حفیظ الدین	میاں چنوں
(12)	چوہدری محمد اقبال، میر صاحب روڈ	کوٹ راھا کشن
(13)	چوہدری عبدالرشید	ملتان
(14)	چوہدری عبدالحمید شاہین	شاہدرہ لاہور
(15)	چوہدری نیاز احمد نیاز	بلاک 2 نیاز میڈیکوز سرگودھا
(16)	چوہدری محمد خلیل	اعوان ٹاؤن۔ لاہور
(17)	چوہدری ریاست علی	313 کامران بلاک۔ لاہور
(18)	چوہدری محبوب علی	دلکشا پارک سانده خورد۔ لاہور
(19)	چوہدری محمد لطیف ٹاؤن شپ۔	لاہور
(20)	چوہدری نذیر احمد	چوہدری ہوٹل جنرل ہسپتال لاہور
(21)	چوہدری لیاقت علی	قصور پورہ راوی روڈ۔ لاہور

انجمن اراعیان پاکستان

جب اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ارائیں برادری کے اکابرین کو اس برادری کو منظم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو پنجاب میں اس کی ابتدا کی گئی۔ باہمی روابط کو مضبوط کرنے اور اصلاح احوال کی غرض سے ارائیں دانشوروں کا پہلا باقاعدہ اجلاس چار اپریل 1896ء کو جالندھر شہر میں منشی محمد بخش ناظر کے دولت کدہ پر ہوا۔ جس میں اس زمانہ کی مشہور شخصیتوں نے شرکت کی اور شرکاء نے برادری کو منظم کرنے کے لئے کوشش جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ دوسرا اجلاس گنڈا سنگھ والا

میں سردار نور محمد رئیس گنجہ کلاں کی صدارت میں 1898ء میں ہوا۔ صوفی اکبر علی اور ان کے قابل احترام رفقاء نے کوششیں جاری رکھیں۔ جس کے نتیجے میں بالا آخر 5 اپریل 1915ء کو سر محمد شفیع کی زیر صدارت اجلاس میں انجمن اراعیان ہند معرض وجود میں آگئی۔ سر محمد شفیع صدر اور ملک تاج الدین بی اے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ میاں عبدالرشید جائنٹ سیکرٹری، چوہدری غلام حیدر عمر اسٹنٹ سیکرٹری، میاں جلال الدین فاروقی، فنانس سیکرٹری اور قاضی فتح محمد انبالوی سفیر انجمن بنائے گئے۔

تنظیم کی جدوجہد کے اس طویل سفر میں منشی محمد بخش ناظر، مولوی محمد اکبر علی صوفی، خان بہادر نظام الدین، صوبیدار میجر غلام حسین، مولوی محمد ابراہیم کرنالوی، سردار نور محمد، ملک تاج الدین بی اے اسسٹنٹ اکاؤنٹینٹ جنرل ڈاکخانہ جات پنجاب، چوہدری غلام حیدر عمر، میاں احسان الحق بیرسٹر جالندھری، خلیفہ غلام حیدر ایڈووکیٹ راجپوری، قاضی فتح محمد انبالوی، میاں عبدالعزیز مالواڈہ بار ایٹ لا اور میاں پیر بخش پیش پیش رہے۔ بعد میں میاں شاہ دین، خان بہادر نور برہان، مہر نظام الدین، ملک دین محمد، میاں غلام حیدر بھی اکابرین کے اس قافلہ میں شامل ہو گئے اور جلد ہی پنجاب کے مختلف اضلاع اور شہروں میں تنظیم کی شاخیں قائم ہو گئیں۔

پاکستان بننے کے بعد اس کا نام انجمن اراعیاں پاکستان رکھ دیا گیا۔ انجمن کی کافی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد موجود ہے۔ اس کا ماضی شاندار رہا ہے اور بحیثیت مجموعی انجمن کی کارکردگی قابل تعریف رہی ہے۔ کبھی کبھی اس پر جمود طاری ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے برادری کی دیگر تنظیمیں میدان میں آجاتی ہیں اور اس کے عہدیداران خواب غفلت سے بیدار ہو کر پھر رواں دواں ہو جاتے ہیں یہ کھیل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک انجمن کو فعال عہدیدار میسر نہیں آجاتے بہر حال اس کا قیام برادری کے لئے غنیمت ہے۔

گو نام کی نسبت سے یہ تنظیم انجمن اراعیاں ہند تھی مگر دیگر صوبوں کو اس میں کوئی نمائندگی نہ تھی۔ نتیجتاً دہلی، یوپی، سی پی اور بنگال کے دور دراز علاقوں میں یہ تنظیم بالکل بے اثر تھی جس کی وجہ سے ان صوبوں نے آل انڈیا جمعیت الراعین تشکیل دی جس کی شاخیں تمام اضلاع میں قائم ہوئیں۔ ان صوبوں میں سامہ خاندان کے وہ افراد جو شیخ، فاروقی، عثمانی اور صدیقی کہلاتے تھے۔ اس تنظیم میں شامل ہو گئے اور یہ ایک موثر تنظیم بن گئی۔ ہندوستان میں دیگر ناموں سے بھی کئی تنظیمیں معرض وجود میں آئیں اور آزادی کے بعد اب بعض تنظیمیں موثر کردار ادا کر رہی ہیں۔

پاکستان میں بھی انجمن اراعیاں پاکستان کے علاوہ ارائیوں کی مختلف ناموں سے بعض تنظیمیں فعال ہیں۔ جن میں برادری کے دانشوروں کی تنظیم "لوج پاکستان" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس کو سیالکوٹ کے جناب انجینئر مجیب الرحمان نے تشکیل دے کر منظم کیا تھا۔ اس کا دفتر ایبٹ روڈ لاہور پر قائم ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے باقاعدگی سے اجلاس ہوتے ہیں۔ دستور کے مطابق اس کے سالانہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں اور عہدیداران کا انتخاب باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ اس تنظیم کا معقول سرمایہ ہے۔

مفصل پتہ جات

تکرار سے بچنے کے لئے اور کتاب کی ضخامت کم کرنے کی غرض سے متن میں صرف گاوں، چک یا محلّہ کا نام تحریر کر دیا گیا ہے۔ اس گوشوارہ میں مکمل پتہ جات تحریر ہیں۔ یہ گوشوارہ بھی حروف تہجی کی ترتیب سے ہے۔

نام گاؤں ر چک	ڈاکخانہ	تحصیل	ضلع
بدوکی چیمہ	خاص	ڈسکہ	سیالکوٹ
برن	جنڈیالہ شیر خان	شیخوپورہ	شیخوپورہ
بل	خاص	وزیر آباد	گوجرانوالہ
بھیکی نوادے	خاص	نارووال	نارووال
بھٹہ	قلعہ سوبھا سنگھ	سیالکوٹ	سیالکوٹ
پٹھان والی	گوپال پور	سیالکوٹ	سیالکوٹ
پنڈوری کلاں	خاص	وزیر آباد	گوجرانوالہ
پھلوکی	خاص	حافظ آباد	حافظ آباد
تتلے عالی	خاص	کاموکی	گوجرانوالہ
تنگ	تتلے عالی	کاموکی	گوجرانوالہ
تلونڈی موسیٰ خان	خاص	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
ٹھٹھہ خیرو مٹمل	خاص	پنڈی بھٹیاں	حافظ آباد
جامکے چیمہ	خاص	ڈسکہ	سیالکوٹ

جھامکے	خاص	شیخوپورہ	شیخوپورہ
جیتا	خاص	شیخوپورہ	شیخوپورہ
جنگی	پسرور	پسرور	ناروال
جوکھیاں	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
چک نمبر ا ر اآر	رینالہ خورد	رینالہ خورد	اوکاڑہ
چک نمبر ا ر اایل	رینالہ خور	رینالہ خورد	اوکاڑہ
چک نمبر 1/13ایل	رینالہ خورد	رینالہ خورد	اوکاڑہ
چک نمبر 28 جنوبی	خاص	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 30 شمالی	مٹھالک	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 33 شمالی	خاص	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 35 شمالی	خاص	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 39 شمالی	خاص	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 46 شمالی	نیوسٹلائٹ ٹاون	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 45 جنوبی	نیوسٹلائٹ ٹاون	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 46 جنوبی	نیوسٹلائٹ ٹاون	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 48 جنوبی	نیوسٹلائٹ ٹاون	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 42 جنوبی	نیوسٹلائٹ ٹاون	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 59	خاص	ملتان	ملتان
چک نمبر 78 شمالی	خاص	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 90 شمالی	سرگودھا	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 102 ای بی	خاص	بورے والا	وہاڑی
چک نمبر 104 جنوبی	خاص	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 114/15 ایل	خاص	میاں چنوں	خانیوال
چک نمبر 117 جنوبی	ہنڈیوالی	سرگودھا	سرگودھا
حک نمبر 126	سلانوالی	سلانوالی	سرگودھا

چک نمبر 127	سلانوالی	سلانوالی	سرگودھا
چک نمبر 114/15-L	خاص	میاں چنوں	خانیوال
چک نمبر 128/15-L	خاص	میاں چنوں	خانیوال
چک نمبر 130 جنوبی	سلانوالی	سلانوالی	سرگودھا
چک نمبر 131 جنوبی	سلانوالی	سلانوالی	سرگودھا
چک نمبر 134 ای۔بی	بورے والا	بورے والا	وہاڑی
چک نمبر 142 جنوبی	خاص	سلانوالی	سرگودھا
چک نمبر 154 شمالی	خاص	سلانوالی	سرگودھا
چک نمبر 159 شمالی	خاص	سرگودھا	سرگودھا
چک نمبر 219 ڈبلیو۔بی	دنیاپور	دنیاپور	لودھران
چک نمبر 223 رمانہ	خاص	چنیوٹ	جھنگ
چک نمبر 243 صابوانہ	خاص	چنیوٹ	جھنگ
چک نمبر 327 ای بی	خاص	بورے والا	وہاڑی
چک نمبر 462 ج ب	خاص	جھنگ	جھنگ
چک نمبر 537 ای بی	خاص	وہاڑی	وہاڑی
چک نمبر 559 ای بی	خاص	وہاڑی	وہاڑی
چک نمبر 563 ای۔بی	خاص	وہاڑی	وہاڑی
چک موسیٰ	خاص	لاہور	لاہور
چورانوالی / سادھانوالی	علی پور	وزیر آباد	گوجرانوالہ
چونڈہ	خاص	پسرور	سیالکوٹ
چھنی کرم	خاص	حافظ آباد	حافظ آباد
چھچھرپالی	خاص	پسرور	سیالکوٹ
حلوکی	خاص	لاہور	لاہور
درویش کی	خاص	وزیر آباد	گوجرانوالہ
دودھا	خاص	بھلوال	سرگودھا

دولتالہ	خاص	گوجر خان	راولپنڈی
دیہ چالیس	خاص	نواب شاہ	نواب شاہ
دینار چک	ساہیوال	ساہیوال	سرگودھا
دھروپہ	خاص	شورکوٹ	جھنگ
ڈیراڈوگل	خاص	منڈی بہاؤالدین	منڈی بہاؤالدین
ڈوگران والی	خاص	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
رتہ گورایہ	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
راہوالی	خاص	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
رندھاوا	خاص	پسرور	سیالکوٹ
سجان پور	خاص	ملتان	ملتان
سرانوالی	خاص	ڈسکہ	سیالکوٹ
سکندری	خاص	ساہیوال	سرگودھا
سنجاری	خاص	لورالائی	لورالائی
عادل بستی	مخدوم رشید	ملتان	ملتان
عربی بستی	مخدوم رشید	ملتان	ملتان
غازیوال	نارووال	نارووال	نارووال
فاروق آباد	خاص	شیخوپورہ	شیخوپورہ
فروکہ	خاص	ساہیوال	سرگودھا
قادر آباد	خاص	منڈی بہاء الدین	منڈی بہاء الدین
قلعہ سوبھا سنگھ	خاص	نارووال	نارووال
قلعہ مہاسنگھ	خاص	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
کوٹ رادھا کشن	خاص	قصور	قصور
کالے والی	گھوئیں کی	ڈسکہ	سیالکوٹ
کیلانوالہ	خاص	وزیر آباد	گوجرانوالہ
کوٹ ارائیاں	شاہ صادق نہنگ	شورکوٹ	جھنگ

کھمب خورد	خاص	منڈی بہاء الدین	منڈی بہاوالدین
کھارامیگا	نارووال	نارووال	نارووال
کھرک	کامونکی	کامونکی	گوجراوانوالہ
گلشن راوی	لاہور	لاہور	لاہور
گلوٹیاں گلاں	خاص	ڈسکہ	سیالکوٹ
گھڑتل	خاص	ڈسکہ	سیالکوٹ
گھوڑے والا	خاص	ڈسکہ	سیالکوٹ
لیھے	خاص	سیالکوٹ	سیالکوٹ
لوہیاں والا	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
مانگٹ	خاص	پھالیہ	منڈی بہاء الدین
محراب پور	خاص	نواب شاہ	نواب شاہ
مرادیان	خاص	حافظ آباد	حافظ آباد
مدینہ کالونی	لاہور	لاہور	لاہور
مرالی والا	خاص	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
منڈی شاہ نگدڑ	خاص	سلانوالی	سرگودھا
منڈی کالیکی	خاص	حافظ آباد	حافظ آباد
موڑہ بھٹان	خاص	گوجرخان	راولپنڈی
موڑہ مہتہ	خاص	گوجرخان	راولپنڈی
نندپور	ایمن آباد	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
واسو	خاص	منڈی بہاء الدین	بہاالدین
وزیرکی	خاص / علی پور	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ
وزیر پور کلاں	کنڈھالہ	نارووال	نارووال
وساوا روسایا	خاص	پسرور	سیالکوٹ
وینیے تارڑ	خاص	حافظ آباد	حافظ آباد
ہرن کرن	جٹاں والی	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ

تشکر

انجمن فلاں ارائیاں (انبالہ ڈویژن) کے موجودہ عہدہ داران جناب چوہدری محمد اوریس صاحب مدظلہ (مصنف شام تا ملتان) کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے انبالہ ڈویژن کی آرائیں برادری کے بکھرے ہوئے موتیوں کو ایک تسبیح کی شکل دے دی۔ چوہدری صاحب کا یہ تاریخی کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک قائم ودائم رہے گا۔

چوہدری سلطان محمود صاحب اور مولانا قاری سیف اللہ اکرم صاحب اللہ پوری کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے رات دن محنت کر کے اس کتاب (شام تا ملتان) کو پائیہ تکمیل تک پہنچایا اور بالخصوص چوہدری محمد طفیل اور ارشاد علی صاحب کے بھی بے حد مشکور ہیں کہ انہوں نے کتاب پر خرچ ہونے والے تمام اخراجات برداشت کیئے ہیں۔ اللہ رب العزت ان دونوں بھائیوں کو اجر عظیم سے نوازے اور دین ودنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین۔

آخر میں ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے اپنی ذاتی کاوشوں سے برادری کے کوائف جمع کر کے چوہدری صاحب تک پہنچائے۔

معذرت

1۔ ہم ان تمام بھائیوں سے معذرت خواہ ہیں۔ جن کے خاندان سے متعلق معلومات اس کتاب میں شامل نہ ہوسکی۔

2۔ ان حضرات سے بھی معذرت خواہ ہیں جن کے کوائف میں کوئی غلطی رہ گئی ہے۔

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے یا دوستوں اور رشتہ داروں کے کوائف جو اس کتاب میں شائع نہیں ہوئے سابقہ گاؤں وتحصیل اور خاندان کا پورہ شجرہ اور دیگر معلومات انجمن کے ہیڈ آفس میں از خود یا بذریعہ ڈاک پہنچادیں تا کہ تیسرے ایڈیشن میں شائع ہوسکیں۔ انشاء اللہ

والسلام

سیکرٹری جنرل انجمن فلاح ارائیاں (انبالہ ڈویژن)

ہیڈ آفس ایفا چائنیز ریسٹورنٹ مین بلیو ارڈ گلبرگ، لاہور۔ پاکستان

مصنف سے ملیئے

جہد مسلسل اور عمل پیہم

کا پیکر

جہد مسلسل اور عمل پیہم کا پیکر

"وکیل بننے کیلئے لوہے کے چنے چبانے پڑتے ہیں" 1945 میں مجھے ایک فوجداری مقدمہ میں بطور گواہ استغاثہ ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہونے کیلئے کرنال جانا پڑا۔ میں اسوقت آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا۔ صبح صبح وکیل صاحب کے گھر پر حاضری دی۔ وہ کرنال کا مشہور وکیل تھا۔ نام لچھورام تھا لیکن بچھورام کے نام سے مشہور تھا کیونکہ مخالف پر بچھو جیسے تڑپا دینے والا حملہ کرنے کا ماہر تھا۔ وہ فرشی نشست پر ڈیسک کے پیچھے موٹی موٹی کتابوں میں گھرے ہوئے براجمان تھے۔ اس نے میرے استفسار پر کہ آپ اتنی کتابوں کو کیسے پڑھتے ہیں کہا تھا کہ وکیل بننا بہت مشکل ہے "اس کے لئے تو لوہے کے چنے چبانے پڑتے ہیں" اس وقت میرے دل میں اس معصوم خواہش نے جنم لیا کہ میں وکیل ہونگا۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ آرزو پختہ ارادہ میں تبدیل ہوتی گئی۔ میرے والد کی خواہش تھی کہ میں میٹرک پاس کر کے جے۔ وی (آج کا پی ٹی سی) کی ٹرینگ کے بعد ٹیچر بنوں یا محکمہ ڈاکخانہ کا بابو کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ دونوں محکمے حرام خوری سے پاک ہیں۔ ابھی میں نے دسویں جماعت پاس بھی نہ کی تھی کہ میرے گھر والوں اور عزیز واقارب نے مجھے ماسٹر جی کہنا شروع کر دیا اتفاق دیکھئے کہ میں پہلے ماسٹر بنا اور پھر وکیل۔

میں ساتویں جماعت کا طالب علم تھا جب سکاوٹ بنا۔ مقامی کیمپس کے علاوہ 1945 میں ضلعی صدر مقام کرنال میں ضلعی کیمپ میں حصہ لیا اور 1946 میں لاہور میں صوبہ بھر کے سکاوٹس کے جمبوری میں شرکت کی۔ میں نے تیزی سے اس تحریک میں ممتاز پوزیشن حاصل کر لی جس کے نتیجہ میں 1947 میں شملہ کے نزدیک تارادیوی کے مقام پر منعقد ہونے والے ٹرنگ کیمپ کے لئے ضلع کرنال سے منتخب ہونے والا واحد سکاوٹ تھا۔ اس کیمپ میں ملک بھر کے سکاوٹس نے حصہ لینا تھا اور ایک ہفتہ کی کارکردگی کی بنیاد پر 18 سکاوٹس کا انتخاب ہونا تھا جنہوں نے 1948 میں پیرس میں ورلڈ جمبوری میں ہندوستان کی نمائندگی کرنا تھی۔ مجھے اپنی کامیابی کا یقین تھا اس لئے میں اس میں شرکت کیلئے انبالہ چھاؤنی پہنچ گیا جہاں سے شملہ کیلئے گاڑی تبدیل کرنا تھی۔ اس دوران مجھے میرے ماموں مل گئے جو ریلوے میں بطور ایس۔ ٹی۔ ای تھے۔ میرا پروگرام معلوم کر کے سخت ناراض ہوئے کیونکہ ریل گاڑیوں پر حملہ کر کے ہندو سکھوں نے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیا تھا اور فسادات

میں تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا۔ انہوں نے انبالہ چھاونی سے مجھے واپس بھیج دیا اور میں اس کیمپ میں شمولیت نہ کر سکا۔ تاہم تقسیم ہند کی وجہ سے پیرس جمبوری میں کوئی بھی شرکت نہ کر سکا۔ اس تحریک میں سکاوٹس کے مختلف درجوں کی ٹریننگ نے مجھے خود اعتمادی سے مالا مال کیا اور مشکلات پر قابو پانا سکھایا مثلاً آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سخت سردی کے موسم میں جنگل میں ہیں۔ دور و نزدیک کوئی گاؤں یا شہر نہ ہے آپ رات جنگل میں گذارنے پر مجبور ہیں آپ کے پاس ماچس کی صرف ایک تیلی ہے۔ خشک آٹا تو ہے لیکن نہ تو کسی قسم کا برتن ہے اور نہ توا۔ آپ نے اس تیلی سے آگ جلانی ہے اور آٹا گوندھ کر روٹی پکانی ہے اگر تیلی ضائع ہو گئی تو رات بھر بھوکے بھی رہو گے اور سردی میں بھی ٹھٹھر و گے۔ ٹریننگ اور اشارات کی زبان بھی میں نے اسی تحریک میں سیکھی۔ اس میں حاصل کردہ تجربات سے میں نے تمام عمر بھرپور استفادہ کیا۔

میں اپنے ان پڑھ باپ کا آخری عمر کا واحد لڑکا تھا۔ مجھ سے بڑی صرف ایک بہن تھی۔ اسکول میں داخلہ سے قبل مجھے مسجد میں قرآن مجید پڑھنے کیلئے بٹھا دیا گیا۔ میں نے 26 پارے ناظرہ اور متعدد دینی کتابیں مسجد میں پڑھیں اسکول میں میرا داخلہ ڈیڑھ دو سال کی تاخیر سے ہوا۔ تاہم قرآن شریف اور دینی کتب پڑھنے سے مجھے یہ فائدہ ہوا کہ میں نے اس لبدی ہدایت کی بدولت اسکول کی ہر جماعت میں اول پوزیشن حاصل کی۔ صرف آٹھویں جماعت میں دوسری پوزیشن رہی میٹرک کے امتحان میں نہ صرف اپنی کلاس میں ٹاپ کیا بلکہ ضلع بھر میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اس وقت سے اب تک قرآن میرے زیر مطالعہ رہا۔ میں نے اکثر تفاسیر کا کئی مرتبہ تقابلی مطالعہ کیا اور اس چشمہ ہدایت نے ہر دور میں میری رہنمائی کی۔ اور مجھے الرحمٰن والرحیم نے ہمیشہ اپنی رحمت سے نوازا۔ 1948 میں میں نے دسویں جماعت کا امتحان دینا تھا۔ لیکن 1947 کے واقعات کی وجہ سے میں ایسا نہ کر سکا۔ ہم نومبر 1947 میں بھیرہ آئے کچھ عرصہ اس کے نزدیک ایک گاؤں میانہ گوندل میں رہے پھر جھنگ آگئے۔ اس ادل بدل کی وجہ سے نہ تو میں کسی اسکول میں داخل ہو سکا اور نہ ہی امتحان میں شمولیت کیلئے بروقت داخلہ بھیج سکا جس کی وجہ سے میرا ایک تعلیمی سال ضائع ہو گیا اس طرح 1949 میں ایک اسکول کے طالبعلم کی حیثیت سے میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

میٹرک میں بہت ہی اچھے نمبر حاصل کرنے کے باوجود بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے میں کالج میں داخل نہ ہو سکا۔ کلرکی کے حصول کیلئے دو تین ماہ ٹائپنگ سیکھی اس دوران میرے اسکول

کے میرے ایک مربی استاد نے میرے کلرک بننے کی شدید مخالفت کی۔ ان کا استدلال تھا کہ ساری عمر افسروں کی تابعداری میں گذار کر آخر عمر میں بمشکل ہیڈ کلرک ہو گے۔ انہوں نے مجھے اسکول میں 30 روپے ماہوار کی نوکری کی پیشکش کی اور تجویز دی کہ میں پہلے آنرز ان پرشین (منشی فاضل) کا امتحان پاس کروں اسکے بعد ایف اے انگریزی اور بی اے انگریزی کا امتحان پاس کر کے گریجویٹ بننے کی کوشش کروں۔ فطرت مہربان ہو تو راہنمائی میسر آجاتی ہے چنانچہ میں 30 روپے ماہوار تنخواہ پر "ماسٹر جی" بن گیا۔ فارسی زبان پر مجھے مکمل عبور حاصل تھا اس لئے اسکول میں یہی مضمون میرے سپرد ہوا۔ اور اگلے ہی سال یعنی 1950 میں بلا کسی دشواری کے میں "منشی فاضل" ہو گیا اور میری تنخواہ بھی 45 روپے ہو گئی۔ اگرچہ میں خود میٹرک پاس فاضل فارسی تھا مجھے نویں جماعت انگریزی پڑھانے کو مل گئی۔ اسی جماعت کو میں نے دسویں میں بھی انگریزی اور فارسی پڑھائی۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر ریاضی کے ماہر اور محنتی استاد تھے۔ ہماری محنت کارگر ثابت ہوئی اور میٹرک کے امتحان میں اس جماعت کی کامیابی کا تناسب ضلع بھر میں اول رہا اور یوں میں شہر کا محنتی اور سخت گیر استاد مشہور ہو گیا اور میرے پاس ٹیوشنوں کی دوڑ لگ گئی لیکن میں نے بیک وقت چار سے زیادہ طلباء کی ٹیوشن قبول نہ کی اور وہ بھی اپنے گھر پر۔ اس طرح ہائی کلاسز کو انگریزی پڑھاتے پڑھاتے میں 1951 میں ایف اے انگریزی اور 1953 میں "بی اے" کا امتحان پاس کر کے گریجویٹ بن گیا۔

اسکول میں میرے سابقہ اساتذ کرام اور اب میرے رفقاء کار کی خواہش تھی کہ بی۔ ٹی کر کے ایم اے فارسی کا امتحان پاس کروں اور لیکچرار بن جاؤں۔ یہ نہایت آسان راستہ تھا۔ بی۔ ٹی کی دس گیارہ ماہ کی ٹریننگ کے دوران ہر طالب علم کو اسقدر وظیفہ ملتا تھا کہ لاہور کے اخراجات باآسانی پورے ہو جاتے تھے امتحان پاس کرنے کے فوراً بعد 120 روپے ماہوار کی نوکری کی گارنٹی تھی۔ میرے پاس تو اپنا ہائی اسکول نوکری کا ضامن تھا۔ نوکری کے دوران ایک دو سال میں ایم اے کرنا آسان تھا لہذا میں نے بی۔ ٹی کی کلاس میں داخلہ کیلئے درخواست بھیج دی تاہم فطرت کی حنابندی اس طرح ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سوچ سے نوازا کہ جب میٹرک پاس کر کے ٹیچر بنا تو ماسٹر کہلایا۔ بی ٹی کر کے بھی ماسٹر ہی رہونگا اور لیکچرار بنکر بھی استاد ہی رہونگا اور میری حیثیت میں کوئی تبدیلی نہ ہو گی لہذا مجھے وکیل بننا چاہیے یہی میری ابتدا خواہش بھی تھی۔ میں نے مشکلات سے بھرپور یہی راستہ منتخب کیا اور 1953 میں یونیورسٹی لاکالج لاہور میں داخل ہو گیا "اپنی دنیا آپ پیدا کرو" کے اصول

کے تحت اخراجات کے وسائل خود پیدا کئے۔

لاء کالج میں دو سالہ قیام کے دوران ہی 1953ء میں چوہدری جہانگیر علی سے رابطہ ہوا۔ کیپٹن (ر) محمد رشید لا کالج میں میرے ہم جماعت تھے۔ ہم نے لاہور کے مختلف کالجوں میں اس برادری کے زیر تعلیم طلباء کو مربوط رابطوں میں منسلک کیا اور اس کے نتیجہ میں طلباء کا ایک غیر علانیہ گروپ تشکیل پا گیا۔ اسی دوران ہم لاہور میں مقیم معززین سے ملاقات کرتے رہے۔ جناب ایم۔ اے لطیف سٹیٹ بنک کی لاہور برانچ کے منیجر تھے ان سے میری اور چوہدری جہانگیر علی کی ملاقات اسی دوران ہوئی محبوب علی (علیگ) بی اے ایل ایل بی سے جو اسوقت لیبر آفسر تھے ہمارا تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ میاں محمد یوسف اس وقت لاہور کے ڈسٹرکٹ آفسر مالیات تھے۔ ان سے شرف ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا۔ دیگر متعدد اکابرین سے بھی شناسائی ہوئی۔ ہمارے دوستوں کے لاہور سے باہر مختلف اضلاع میں آباد اکابرین سے رابطے تھے اور اب ہر قابل ذکر معزز قائد ہماری دسترس میں تھا۔ تفصیلی غور و فکر اور سوچ بچار کے بعد اس گروپ نے محسوس کیا کہ :

(1) یہ برادری ہر قسم کی رہنمائی سے محروم ہے اور اسکے بزعم خویش قائد دور اندیشی اور پیش بینی سے عاری اور قائدانہ صلاحیتوں سے بے بہرہ ہیں اور وہ مستقبل کے تقاضوں کے ادراک سے محروم ہیں۔

(2) اس منتشر برادری کو مربوط کرنے اور باہمی اتفاق و یگانگت کی آبیاری کیلئے کسی نہ کسی شکل میں کسی بھی نام سے تنظیم ضروری ہے اور یہ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس کے لئے کام کریگا۔

ہم نے پختہ عہد کیا کہ :۔

(i) ہم میں سے ہر کوئی مناسب وقت اور سطح پر سیاست میں بھرپور حصہ لے گا اور برادری کے باحوصلہ و جرأت مند اشخاص کو اس کے لئے تیار کرے گا۔ کیونکہ جمہوری دور میں حقوق کے حصول کے لئے ایسا کرنا گزیر ہے۔

(ii) ہم برادری کے نوجوانوں کو تعلیم اور شہروں کی طرف راغب کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور ذہین طلباء کی ہر قسم کی اعانت ہمارا فرض ہوگا۔

(iii) برادری کو زراعت کے علاوہ دیگر شعبوں کی طرف مائل کرنے کی جدوجہد ہمارا نصب العین

ہو گا کیونکہ متوازی ترقی اور مسابقت کی دوڑ میں کامیابی کیلئے ایسا کرنا اشد ضروری ہے۔

(iv) رسم ورواج کی اصلاح اور تعلیم نسوان ہماری اولین ذمہ داری ہو گی۔ اور اپنے اپنے دائرہ اثر میں ہر شخص اس کیلئے کوشاں رہے گا۔

اس چارٹر پر ان دوستوں نے تمام عمر عمل کیا اور اس کے خوشگوار نتائج مرتب ہوئے۔

1955ء میں ایل ایل بی کی ڈگری کا اعزاز اور وکالت کا لائسنس لیکر میں جھنگ آگیا اور رب العزت کی رحمتوں اور نوازشات سے میری ترقی، خوشحالی، ذاتی شہرت اور عظمت کا دور شروع ہوا۔ مجھے 12/9/55 کو لائسنس جاری ہوا۔ اگلے دن میں بطور وکیل ضلع کچہری میں موجود تھا۔ اس زمانہ میں چھ ماہ کی ٹریننگ کی قید نہ تھی۔ میں نے ایل ایل بی کا امتحان دینے اور نتیجہ آنے کے درمیانی عرصہ میں عدالتوں کے رنگ ڈھنگ اور ضابطوں سے واقفیت حاصل کرلی تھی۔ میرے زیر قبضہ اس وقت دو کمروں کا ایک دکان کا چوبارہ تھا۔ دوسری منزل کے کمرہ میں میرا دفتر اور تیسری منزل کے ایک کمرہ میں میری بیوی اور تین بچوں کی رہائش تھی۔ یہ اللہ تبارک تعالیٰ کی عنایت تھی کہ میں 1959 میں 3/1/2 کنال کے خود تعمیر کردہ بنگلہ میں رہائش پذیر تھا۔ 1961 مورس مائنز اور 1963 میں نئی فورڈ کارٹینا میرے پاس تھی۔ 1961 میں میونسپل کمیٹی جھنگ کا ممبر منتخب ہوا۔ اس زمانہ میں اس کمیٹی میں ہم صرف 9 منتخبہ ممبر تھے۔ میں نے اس دور میں سیاسی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مقامی اور قومی اخبارات میں میرا نام آنا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے میں نامور وکیل اور نڈر سیاسی کارکن مشہور ہو گیا۔ 1963 میں سٹی مسلم لیگ کا صدر تھا اور 1965 میں مغربی پاکستان اسمبلی کا ممبر۔

جھنگ میں اس برادری کے صرف 5 گھر ہیں ان میں سے اس زمانہ میں تین سرکاری ملازم ایک زمیندار اور ایک معمولی دکاندار تھا۔ تمام شہر میں شاہ آباد کے چار گھر تھے میرے علاوہ رتن گڑھ کا صرف ایک گھر تھا۔ اس ضلع میں مقامی ارائیں ''کمی'' شمار ہوتے تھے اور اس زمانہ میں ان کی ناگفتہ بہ حالت تھی۔ دیگر اضلاع کے مہاجر آرائیں اجارہ داروں کے ڈیروں کے اسیر تھے۔ تمام ضلع میں اس برادری کے دو تین مواضعات میں قلیل تعداد میں بعض خاندان آباد تھے۔ یہ مہاجر بھی جھنگ سے دور شورکوٹ کے ایک گاؤں اور چنیوٹ کے دو چکوں میں آباد تھے۔ اس لئے میں نہ صرف عزیز واقارب کی حمایت سے محروم تھا بلکہ برادری کی عصبیت اور سابقہ ضلع وشہر کی حمایت بھی مجھے حاصل نہ تھی۔ ان حالات کے مدنظر ایک ارائیں آفسر نے مجھے کہا تھا کہ جھنگ اجارہ داروں و جاگیرداروں اور بڑے

بڑے زمینداروں کا ضلع ہونے کی بنا پر تمہارے لئے اس جگہ بطور وکیل اور سیاستدان کامیابی کا کوئی امکان نہ ہے۔ تاہم چند ہی سال میں میں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا اور مغربی پاکستان کا ممبر منتخب ہو کر ثابت کر دیا کہ معجزے اس زمانہ میں بھی ہو سکتے ہیں۔ بطور وکیل میری شہرت اور بطور سیاستدان میری کامیابی رب العزت کی کریمی ہی تو تھی میں تو ہر قسم کے وسائل و ذرائع سے محروم تھا اللہ تعالیٰ کی نوازشات کے علاوہ یہ سب کچھ میری شبانہ روز دیانتداری سے محنت کا ثمرہ تھا اور محنت کا پھل یقیناً میٹھا ہوتا ہے۔

مغربی پاکستان اسمبلی کے اندر اور باہر میں نے اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اس وقت اس اسمبلی میں صرف 156 ممبر ہوتے تھے۔ اب تو صرف پنجاب اسمبلی میں 237 ممبران تھے۔ میں ان معدودے چند ممبران میں شامل تھا جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اظہار خیال کے ماہر تھے۔ پہلے ہی اجلاس میں میرے جوہر کھلنا شروع ہو گئے تھے۔ میری پہلی تقریر کو تمام اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا تھا۔ میں سرکاری پارٹی کا رکن تھا اور سرکاری بینچوں پر بیٹھتا تھا۔ اس کے باوجود میں نڈر ہو کر ما فی الضمیر کا اظہار کرتا تھا۔ اسمبلی کا ریکارڈ شاہد ہے کہ ہر روز کی کاروائی میں میں بھرپور حصہ لیتا تھا۔ واقعہ سوالات میں ہر روز میرے سوالات ہوتے تھے اور میں اور میرے ساتھی ضمنی سوالات کی بوچھاڑ کر کے وزرا کو بے بس کر دیتے تھے۔ اس اسمبلی کے دورانیہ میں میرے اسمبلی سوالات اور ضمنی سوالات سب سے زیادہ ہیں۔ سوالات کے علاوہ میں نے ہر بل پر مدلل تقاریر کیں ان کی خامیوں کو ترمیموں کے ذریعہ دور کرایا۔ قانون مالگذاری 1967 پر بحث کے دوران میرا بھرپور حصہ تھا بلحہ اسمبلی کے باہر اس قانون کی رہبر کمیٹی کا سرگرم رکن تھا۔ اس زمانہ میں ریلوے صوبائی شعبہ تھا اور اس کا علیحدہ بجٹ ہوتا تھا جو اسمبلی سے منظور کرایا جاتا تھا۔ میں نے ریلوے بجٹ اور جنرل بجٹ پر مدلل اور موثر تقاریر کیں۔ میرے لئے وقت کی پابندی نہ ہوتی تھی کیونکہ سرکاری بنچوں کی جانب سے ایک کے سوا ہر بجٹ پر بحث کا آغاز کرنے کا شرف مجھے حاصل تھا۔ میری تقاریر متوازی ہوتی تھی اس لئے دونوں جانب سے پسند کی جاتی تھیں۔

میں نے متعدد پرائیویٹ بل مختلف قوانین میں اصلاح کیلئے پیش کئے جن میں سے 6 بل مختلف مراحل سے گذر ایکٹ بنے۔ ہندوستان اور پاکستان کی کسی بھی اسمبلی میں یہ تعداد ایک ریکارڈ ہے اور یہ ریکارڈ آئندہ بھی شاید ہی ٹوٹ سکے جو بل سرکار کی جانب سے کوئی وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری پیش

کرے وہ سرکاری بل کہلاتا ہے۔

اور جو بل کوئی ممبر پیش کرے وہ پرائیویٹ بل کہلاتا ہے جب کوئی بل اسمبلی سے پاس ہو کر گورنر کی منظوری کے بعد سرکاری گزٹ میں شائع ہو جاتے وہ ایکٹ بن جاتا ہے۔ پرائیویٹ بل پیش کرنے اور ان کو قانونی شکل دینے کا میرا قائم کردہ ریکارڈ مستقبل قریب میں مشکل ہی ٹوٹ پائے گا۔

اسمبلی میں کہے ہوئے الفاظ اخبارات میں شائع ہو کر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں اس کیلئے صرف ایک مثال پیش ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کا محکمہ 1965 میں بنا تھا۔ اس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے صدر محمد ایوب خان ذاتی دلچسپی لیتے تھے۔ اس محکمہ سے متعلق کسی سوال پر میرا ضمنی سوال یوں تھا "کیا وزیر موصوف کو معلوم ہے کہ جھنگ میں فیملی پلاننگ افسر کا دفتر عیاشی کا اڈہ بن چکا ہے"۔ اس ضمنی سوال پر سپیکر نے فوراً کہا کہ اسکے لئے علیحدہ نوٹس دیا جائے کیونکہ یہ اصل سوال سے متعلق نہ ہے۔ نہ تو اس ضمنی سوال کی اجازت ملی اور نہ ہی متعلقہ وزیر کو اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت پیش آئی۔ اگلے دن کے لاہور کے کسی اخبار میں اسمبلی کی کاروائی میں اس کا ذکر تک نہ تھا اور نہ ہی اس میں چھپنے والی کوئی بات تھی لیکن نوائے وقت راولپنڈی ایڈیشن میں پہلے صفحہ پر تین کالمی سرخی اس طرح چھپی "خاندانی منصوبہ بندی کے دفتر عیاشی کے اڈے بن چکے ہیں"۔ اور بس "خبر کے متن میں اس کا ذکر تک نہ تھا۔ صدر ایوب خان صبح کی چائے کے بعد اخبارات کا مطالعہ فرماتے تھے۔ اس سرخی پر نظر پڑتے ہی ان کا پارہ گرم ہو گیا اور انہوں نے وزیر صحت کو حکم دیا کہ وہ فوراً لاہور جائے اور اسمبلی کی کاروائی کا ریکارڈ ملاحظہ کر کے اور متعلقہ وزیر سے وضاحت حاصل کر کے رپورٹ کرے۔ بچارا وزیر صحت پہلی پرواز سے لاہور آیا۔ کاروائی کا ٹیپ سنا۔ رپورٹر کے نوٹس چیک کئے۔ سپیکر سے دریافت کیا اور مطمئن ہو کر واپس چلے گئے اور اصل صورت سے صدر کو آگاہ کر دیا یہ تمام واقعہ شام کو پارٹی میٹنگ میں وزیر صحت جناب محمد علی ہوتی نے مجھے سنایا چند ہی دنوں بعد متعلقہ افسر کا کباڑا ہو گیا۔

جو ممبران تیاری کر کے باقاعدگی سے اسمبلی میں بروقت حاضر ہوتے ہیں وہ کس قدر اہمیت اختیار کر لیتے ہیں اسکے لئے بھی ایک واقعہ پیش ہے۔ اسمبلی میں ایک سوال گورنر موسیٰ سے متعلق حکومت کی پریشانی کا باعث بنا۔ حکومت اصل صورت حال ظاہر نہ کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے گول مول جواب دیدیا گیا وزرا خائف تھے کہ ضمنی سوالات سے حقیقت واضح نہ ہو جائے۔ انہوں نے باہمی مشورہ سے طے کیا کہ چوہدری محمد ادریس اور اس کے ساتھیوں کو کسی چالاکی سے وقفہ سوالات سے غیر

حاضر رکھا جائے۔ پارٹی لیڈر ملک خدا بخش بچہ کو یہ فریضہ تفویض ہوا۔ چنانچہ اگلے روز جب میں اسمبلی کے بڑے دروازہ پر پہنچا ملک صاحب کو اپنا منتظر پایا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ انتہائی سنجیدگی سے گویا ہوئے کہ انہوں نے مجھ سے اور چوہدری محمد سرور سے ایک انتہائی مسئلہ پر مشورہ کرنا ہے اور کہ میں ان کے ساتھ ٹی روم میں آجاؤں۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا جہاں پہلے سے چوہدری محمد سرور موجود تھا۔ مجھے ان کے ساتھ بٹھا کر وہ باہر چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد انہوں واپس آکر بتلایا کہ وہ چوہدری محمد نواز کی تلاش میں باہر گئے تھے۔ لیکن فلو کی وجہ سے وہ اسمبلی نہیں آرہے۔ اتنے میں اسمبلی کی گھنٹیاں بجنی شروع ہو گئی۔ ملک صاحب نے چائے کا آرڈر دیکر بیرے کو کچھ اشارے کئے۔ اسمبلی میں تلاوت شروع ہو گئی۔ ہم دونوں اجلاس میں شرکت کے لئے بے چین تھے لیکن ملک صاحب بضد تھے کہ چائے پی کر اور متعلقہ مسئلہ پر مشورہ کر کے اجلاس میں جائیں گے انہوں نے ہمیں مطمئن کرنے کیلئے اپنے پی آے کو فائل لانے کا حکم دیا۔ چائے میں بھی تاخیر ہو گئی اور فائل بھی نہ آئی۔ بالاخر چائے بھی آگئی اور فائل کی بجائے ایک چٹ ملک کو دی گئی جس پر اس نے اطمینان کا سانس لیکر ہمیں بتایا کہ سوال نمبر کی وجہ سے اس نے ہمیں مشورہ کے بہانے یہاں بٹھا کر دانستہ غیر حاضر کرایا ہے۔ اب آرام سے چائے پیو کیونکہ سوال گذر چکا ہے۔ ہمیں افسوس تھا کہ ہم دھوکہ کھا گئے لیکن اپنی اہمیت پر فخر بھی تھا۔

اور اب صدر ایوب کے اقتدار کے خاتمہ سے چند روز قبل ایک اجلاس کی کاروائی۔ ایوب خان کے خلاف 1968 میں عوامی تحریک شروع ہو کر 1969 کے شروع میں اپنے عروج پر تھی تمام مہرون نے اپنے اپنے مورچے سنبھال لئے تھے 3 مارچ کیلئے مسلم لیگ کے ممبران اسمبلی کا ایک اجلاس جناب ایوب خان کی صدارت میں ہوا اجلاس سے قبل وزراء کے چہرے اترے ہوئے تھے ان کی خواہش تھی کہ آج کے اجلاس میں ایوب خان سے یہ یقین دھانی حاصل کی جائے کہ وہ استعفیٰ نہیں دیں گے۔ میں دوسری صف میں سیٹ حاصل کر چکا تھا۔ تلاوت کے بعد فوراً کھڑا ہو گیا اور جناب ایوب خان کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ وعدہ کریں کہ اپ اپنی مرضی سے یا کسی دباؤ کے تحت استعفیٰ نہیں دیں گے۔ جنرل سیکرٹری نے مجھے روکنا چاہا کہ متعدد ارکان بیک وقت کھڑے ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں میں قرآن مجید کے پارے اور پنسورے (پنج سورے) تھے وہ میری تائید میں مطالبہ کر رہے تھے کہ صدر ڈٹ جائیں ہم قرآن شریف کو گواہ بنا کر اعلان کرتے ہیں کہ ہر حال میں آپ کا ساتھ دیں گے بالاخر ایوب خان کی آواز گونجی ”حضرات میری منتخب حکومت کو نعروں سے نہیں بھگایا جا سکتا

اور میں وعدہ کرتا ہوں کہا استعفی دیکر نہیں بھاگونگا" ڈیڑھ دو گھنٹہ کی کاروائی کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ وزرا کے چہروں پر رونق تھی تاہم ہمارے دوستوں کا خیال تھا کہ صدر ایوب خان اب ایسا شیر ہے جس کے نہ تو جبڑے ہیں اور نہ پنجے۔ اور یہ خیال اس وقت درست ثابت ہوا جب سازشی عنصر کے ساتھ شریک جرنیلوں نے جناب محمد ایوب خان سے 22 مارچ کو دست برادری کے اعلان کا ٹیپ ریکارڈ کرالیا جس کا اعلان 25 مارچ کو کیا گیا یوں ترقی و خوشحالی کا دور ختم ہوا اور قوم وملک کی بد نصیبی و بد حالی کا دور شروع ہوا فوج کو شکست ہوئی اور ملک دو لخت مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔

جناب ذوالفقار بھٹو مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری رہے تھے اور مجھے اچھی طرح جانتے تھے اب وہ پیپلز پارٹی کے بانی چیرمین تھے ان کی خواہش تھی کہ میں ان کی پارٹی میں شامل ہو جاؤں۔ 1970 کے انتخابات کا اعلان ہوتے ہی پیپلز پارٹی کی ہر دلعزیزی میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا جناب ملک معراج خالد اس جماعت کے سر کردہ لیڈر تھے وہ مغربی پاکستان اسمبلی میں میرے رفیق کار اور ذاتی دوست تھے انہوں نے ہر طرح کوشش کی کے میں ان کی جماعت کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کا الیکشن لڑوں لیکن میں نے مسلم لیگ کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ تاہم میری ترغیب پر چوہدری جہانگیر علی نے اس جماعت میں شامل ہو کر اس کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا اور ایم این اے منتخب ہوا۔ میں نے بعض وجوہ کی بنا اپنی شہری سیٹ کی بجائے شور کوٹ سے صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ اس شکست سے نہ تو میں بد دل ہوا اور نہ ہی میں نے حوصلہ ہارا۔ بھٹو صاحب کے بطور سویلین مارشل لا ایڈمنسٹریٹر بر سر اقتدار آتے ہی اس کے خلاف احتجاجی تحریک کا آغاز ہو گیا تھا سوائے عبدالقیوم خان مسلم لیگ کے تمام گروپ متحد ہو گئے تھے جب قومی جمہوری محاذ بنا مجھے اس محاذ کا ضلعی جنرل سیکرٹری بنا دیا گیا۔ مسلم لیگ کا ضلعی صدر پہلے ہی تھا۔ 1972 سے 5 جولائی 1977 تک میں بہت ہی متحرک رہا اور خوب شہرت پائی۔ اسی دور میں دو دفعہ 1973 میں اور 1974 میں گرفتار ہوا۔ 1973 میں میں زبردست سیلاب آیا۔ جھنگ شہر اور جھنگ صدر ادھے سے زیادہ زمین بوس ہو گیا۔ ہمارا نعرہ کہ جھنگ ڈوبا نہیں ڈبویا گیا ہے" بہت مقبول ہوا۔ جب میرے نام سے اعداد و شمار کے حوالہ ایک پمفلٹ شائع ہو کر تقسیم ہوا۔ انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی مجھے اور درجنوں کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ڈسٹرکٹ جیل جھنگ گر چکی تھی لہذا ہمیں میانوالی جیل بھیجنے کا فیصلہ ہوا اور شور کوٹ میں تعنیات ایک پولیس انسپکٹر کو یہ فریضہ تفویض ہوا ہم رات کو سفر کرنے کیلئے تیار نہ تھے اس کی منت

سماجت پر ہم تیار ہو گئے۔ براستہ بھکر سفر شروع ہوا۔ دن چڑھے ہم جھنگ بھکر روڈ پر واقع آخری پولیس اسٹیشن پہنچے۔ پولیس کے علاوہ ہم پانچ ساتھی تھے انسپکٹر نے تھانہ انچارج کو ہمارا ناشتہ تیار کرانے اور ہمارے لئے تولیہ۔ صابن اور تیل مہیا کرنے کا حکم دیا۔ جب ہم نہا کر تیار ہوئے پراٹھہ۔ انڈا اور لسی کا ناشتہ تیار تھا۔ دوبارہ سفر شروع ہوا تو سرائے کرشنا چوک میں مشروبات سے ہماری تواضع کی گئی۔ میانوالی سے پچیس میل دور سڑک کے کنارے ایک ہوٹل میں ہمیں ٹھہرایا گیا اس جگہ اس انسپکٹر نے ہمیں بتایا کہ تحریک پاکستان کے دوران وہ بی اے کا طالب علم تھا اور 1947 میں خضر حکومت کے خلاف تحریک کے دوران اس کو گرفتار کیا گیا تھا اور وہ 15 دن سے زیادہ جیل میں رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کو مسلم لیگ سے عشق ہے اور ثواب سمجھ کر ہماری خدمت کر رہا ہے اس نے ہمیں ہدایت کی کہ پیٹ بھر کر کھانا کھالو کیونکہ آج جیل میں آپ کو کچھ نہ ملے گا۔ ہم شام کو میانوالی جیل میں تھے راستہ میں ہمیں کسی جگہ بھی ہتھکڑی نہ پہنائی گئی۔ جیل حکام ہمارے منتظر تھے۔ سپرنٹنڈنٹ چھٹی پر تھا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل کا انچارج تھا۔ رسمی کاروائی کے بعد ہمیں سیاسی لیڈروں کیلئے مخصوص احاطہ میں بھیج دیا گیا جس میں چار کمرے۔ برآمدہ، وسیع صحن۔ سایہ دار درخت۔ ہمہ وقت چلنے والا پانی اور فلش سسٹم موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد انچارج نے آکر مجھے پوچھا کہ آپ انبالہ کے مہاجر معلوم ہوتے ہیں اس نے بتایا کہ وہ انبالہ میں کافی عرصہ تعنیات رہا ہے اور وہاں کی مخصوص زبان سے واقف ہے۔ اس نے ہمیں ہر قسم کے آرام و آسائش کی یقین دھانی کرائی اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس نے ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم ہنگامہ آرائی نہ کریں گے۔ اگلے دن سب سے پہلے جو شخص ہمیں ملنے آیا وہ ایک سب انسپکٹر پولیس تھا اس نے مجھے بتایا کہ انسپکٹر جو آپ کو جیل میں لایا تھا وہ رات اس کے پاس ٹھہرا تھا جس نے بتایا کہ آپ جیل میں ہیں اس نے دریافت کیا کہ وہ اپنے محسن کیلئے کیا کر سکتا ہے میں نے اس کو چائے کے برتن، پتی، چینی اور خشک دودھ مہیا کرنے کی استدعا کی اور ایک گھنٹہ کے اندر مطلوبہ سامان بمعہ دیگر لوازمات ہمارے پاس پہنچ گئے۔ اسی نے میانوالی کی مختلف جماعتوں کے قائدین کو ہمارے متعلق آگاہ کیا اور اب ملاقاتیوں کا تانتا بندھ گیا ان احباب نے ہمارے پاس ضرورت کی ہر چیز کے ڈھیر لگا دیئے چھٹے دن ہم رہا ہو کر واپس آگئے۔

1974 میں قادیانی مسئلہ پر حکومت کے خلاف تحریک شروع ہو گئی۔ مجھے اور دیگر تین قائدین کو چنیوٹ کے ایک جلسہ میں کی گئی تقاریر پر درج مقدمہ میں گرفتار کیا گیا اور براستہ چنیوٹ

ہمیں ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد پہنچایا گیا۔ چنیوٹ تک کار میں اور چنیوٹ سے فیصل آباد تک خصوصی ویگن میں ہم فیصل آباد گئے۔

اس دفعہ بھی ہمیں کسی مرحلہ پر ہتھکڑی نہ لگائی گئی۔ فیصل آباد سے سب انسپکٹر نے پھل خرید کر ہمارے حوالہ کئے اس نے بتایا کہ وہ فلاں شخص کا رشتہ دار ہے اور یہ کہ میں اس کا محسن ہوں۔ گرفتاری اس کا فرض تھا اور پھلوں کا تحفہ اس کی احسان مندی ہے اس نے فیصل آباد کچہری میں میرے وکلا دوستوں رانا محمد ظفر وغیرہ اور میرے بتائے ہوئے نمبروں پر متحدہ جمہوری محاذ کے قائدین کو ہمارے متعلق مطلع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان دوستوں کی ملاقات کا سلسلہ شروع ہو گیا جو ہمیں ہر روز ضرورت کی ہر چیز مہیا کرتے رہے۔ چھ دن بعد ہم رہا ہو کر واپس آ گئے۔ میانوالی اور فیصل آباد کی جیل میں قیام کے دوران میں نے یہ تاثر اخذ کیا ہے کہ جیل کے حکام جیل میں ہنگامہ آرائی سے خائف رہتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ سیاسی لیڈر اور کارکن جیل قانون کی تعمیل کریں اور کسی قسم کی ہنگامہ آرائی جیل میں نہ ہو۔ میرا دوسرا تجربہ یہ ہے کہ پولیس والے بھی انسانی جذبوں سے عاری نہیں ہوتے۔

5 جولائی 1977 کو پی۔ این۔ اے کی تحریک کے نتیجہ میں ملک میں مارشل لا لگا دیا گیا اور جنرل محمد ضیاء الحق حکمران بن گیا۔ 1979 میں انہوں نے اسلامی تعزیر کے قانون نافذ کئے اور زکوۃ و عشر آرڈیننس کا اجراء فرمایا۔ جس کے تحت مرکزی زکوۃ و عشر کونسل، صوبائی زکوۃ و عشر کونسل۔ ڈسٹرکٹ زکوۃ و عشر کمیٹیز، تحصیل اور مقامی زکوۃ و عشر کمیٹیاں تشکیل دی گئیں مسٹر جسٹس شیخ آفتاب حسین پنجاب زکوۃ عشر کونسل کے چیرمین بنائے گئے میرے ان کے ساتھ دیرینہ تعلقات تھے وہ میری صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھے۔ اس لئے مجھے ڈسٹرکٹ زکوۃ و عشر کمیٹی کا چیرمین نامزد کر دیا گیا اور میں چھ سال 1980 سے 1986 تک اس کمیٹی کا چیرمین رہا۔ میرا یقین ہے کہ اگر زکوۃ و عشر کا قانون مکمل طور پر نافذ کر دیا جائے تو اکثر ٹیکس لگانے کی ضرورت نہ رہے گی اور یہ نظام عہد حاضر میں بھی ریاست کے مالیات کی بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔ اپنے ضلع میں ہم نے موثر تنظیم قائم کی اور احسن طریقہ سے اس قانون پر عملدر آمد کیا۔ میں نے اسقدر اہمیت حاصل کر لی تھی کہ میں ہر جلسہ و کنونشن میں اہم مقرر ہوتا تھا۔ چنانچہ لاہور کے باغ جناح میں ایک کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں تمام اضلاع و تحصیلوں اور مقامی کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور سیکرٹریوں کے علاوہ پنجاب صوبائی کونسل۔

مرکزی کونسل کے ارکان ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں نے شرکت کی جنرل ضیاء الحق اسمین مہمان خصوصی تھے۔ اس کونشن میں میری تقریر سورۃ حج کی اہمیت کے حوالہ سے تھی۔ جنرل ضیاء الحق کو مخاطب کر کے میں نے کہا کہ اس نظام کی رحمتوں وبرکتوں کی بارش اس لئے نہیں ہو رہی کیونکہ آپ ادھورا اسلام نافذ کرتے ہیں۔ حاضرین نے زبردست تالیاں بجائیں۔ ڈائیس کے دائیں طرف سرکاری افسروں کی نشستیں تھیں میں نے اپنی تقریر ان الفاظ پر ختم کی "جناب صدر میرے دائیں جانب بیٹھے ہوئے معزز افسران میں زانی بھی ہیں اور شرابی بھی۔ ان میں حرام خور بھی ہیں اور رشوت خور بھی۔ جب تک حضرت عمرؓ کے کوڑے کی طرح آپ کا کوڑا ان کی کمروں پر نہیں پڑے گا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول نہ ہوگا"۔ اس پر میں نے اپنی تقریر ختم کر دی۔ پنڈال کے تمام حاضرین کھڑے ہو گئے اور میرے فقروں کی تائید تالیوں کی گونج سے کی۔ مجمع اس وقت تک کھڑا ہو کر تالیاں مارتا رہا جب تک میں پنڈال میں اپنی سیٹ پر نہ بیٹھ گیا۔

اس تقریر کے اثر کے متعلق کئی ماہ بعد جنرل جیلانی گورنر پنجاب کا بیان کردہ واقعہ ایک انتہائی معتبر شخص نے مجھے سنایا کہ گورنرز کی میٹنگ میں عشر لاگو کرنے کا مسئلہ پیش ہوا۔ جنرل جیلانی نے مخالفت کی اور کم از کم ایک سال کیلئے موخر کرنے کی تجویز دی تاہم صدر ضیاء الحق نے حاضرین کو یاد دلایا کہ باغ جناح کے جلسہ میں چوہدری محمد ادریس کی تقریر کی حاضرین نے کھڑے ہو کر تالیوں کی گونج میں کس طرح تائید و تحسین کی تھی انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ ان کو آج تک کسی جلسہ میں اسقدر داد نہیں ملی اس لئے اب اس کو موخر نہیں کیا جاسکتا اور اس طرح عشر لاگو ہو گیا ہم نے اپنے ضلع میں اس کی تشخیص بھی کی اور وصولی بھی۔ ثابت ہوا کہ نیک نیتی سے دل سے نکلی ہوئی آواز اثر رکھتی ہے۔

میاں محمد نواز شریف سے پہلی بار تذکرہ اس وقت ہوا۔ جب محمد خان جونیجو بطور وزیر اعظم 1986 میں جھنگ تشریف لائے۔ نواز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب تھے لہذا وہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ جونیجو صاحب سے میری واقفیت اس وقت سے تھی جب وہ مغربی پاکستان کے وزیر مواصلات تھے اور میں مغربی پاکستان اسمبلی کا ممبر تھا۔ ان کی آمد پر میں استقبالیہ لائن میں موجود تھا۔ انہوں نے ایک جلسہ عام سے خطاب فرمایا جس کے بعد مسلم لیگ کے ممبران اسمبلی اور عہدیداران کے اجلاس میں شرکت کی۔ تلاوت کے فوراً بعد ایک کارکن نے شکایت کی کہ اس کے خلاف مقامی پولیس نے جھوٹا مقدمہ درج کر کے اس کو ذلیل و خوار کیا ہے۔ وزیر اعظم نے ڈی، آئی، جی فیصل آباد کو دادرسی کی ہدایت کی تھوڑی دیر کے بعد بچاؤ بچاؤ کی آواز بلند ہوئی۔ ہم بھاگ کر گئے تو دیکھا کہ پولیس شکایت کنندہ

کی پٹائی کر رہی ہے اور اس کو پولیس کی گاڑی میں ڈالنے کیلئے کوشاں ہے اور وہ دہائی دے رہا ہے۔ میں نے ایس پی کو گلے سے پکڑ لیا اور باقی ساتھیوں نے اس شخص کو پولیس کے چنگل سے چھڑا لیا۔ واپس آکر میں انتہائی طیش میں وزیر اعظم سے مخاطب ہوا کہ اگر تم اس قدر بے بس ہو تو استعفٰی دیدو۔ وزیر اعلیٰ کا رنگ سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے مرحوم غلام حیدر وائیں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ مرحوم نے نواز شریف کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس مرحلہ پر اجلاس ختم کر دیا گیا بعد میں غلام حیدر وائن نے مجھے بتایا کہ اس نے نواز شریف کو وضاحت کی کہ اس نے اس کے مونہہ پر اس لئے ہاتھ رکھا کہ اگر وہ بولا تو یہ شخص تمہارے گلے پڑ جائے گا فیصل آباد کے ایک وزیر نے انتہائی بے حیائی اور ڈھٹائی سے وزیر اعظم کو رپورٹ پیش کی تھی کہ شکایت کنندہ کو کسی نے نہ مارا تھا اور کہ یہ پہلے سے سوچا سمجھا ہوا ڈرامہ تھا۔ میرے خلاف بھی کاروائی کیلئے پولیس نے ہاتھ پاؤں مارے تھے لیکن جلد ہی ڈر کر خاموش ہو گئے کیونکہ میں نے ہمیشہ اپنا دامن پاک رکھا۔ اس دورے کا ایک پہلو یہ ہے کہ کوئی ممبر اسمبلی وزیر اعظم کے کھانے کا خرچہ برداشت کرنے کو تیار نہ ہوا۔ جلسہ کا خرچہ مقامی انتظامیہ نے پٹواریوں اور تحصیلداروں کی معرفت رشوت کی رقم سے ادا کیا اور کھانا وزیر اعلیٰ کے خرچہ پر لاہور سے آیا۔ اللہ تعالیٰ ان بدکردار سیاستدانوں کو بلاوجہ سزا سے دوچار نہ کرتا ہے!

1993ء میں مسلم لیگ الیکشن ہار گئی اور میاں محمد نواز شریف نے احتجاجی تحریک کا اعلان کر دیا۔ جس کا آغاز اس نے فروری 1994 میں جھنگ سے کیا۔ رمضان کا مہینہ تھا میں ڈسٹرکٹ بار کا صدر تھا وہ 25۔ فروری کو جھنگ تشریف لائے اور ڈسرکٹ بار روم میں میری صدارت میں وکلا سے خطاب فرمایا۔ وکلاء شہری عمائدین اور مسلم لیگ کے قائدین و کارکنان کی کثیر تعداد ہال کے اندر و باہر موجود تھی کہیں بھی تل دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ ہال کے باہر لاؤڈ سپیکر نصب تھے میں نے عام روایت سے ہٹ کر استقبالیہ تقریر کی۔ میں نے کہا کہ دریائے چناب عشق مستی کا دریا ہے اس کی لہریں محبت کے نغمے بکھیرتی ہیں اور عشق کی اکثر لوگ کہانیوں نے اس دریا کے کنارے جنم لیا ہے۔ یہ دریا سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ سے ہوتا ہوا جھنگ کے تقریبا150 میل گذار کر ملتان اور مظفر گڑھ کو سیراب کرتا ہوا پنجند کے مقام پر دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے۔ میں نے میاں صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ اپنے دانشوروں سے تجزیہ کرائیں کہ اس کی جماعت اس کی دونوں جانب تمام نشستوں پر کیوں ہار گئی۔ معمولی سا وقفہ دیکر جب میں نے یہ کہا کہ میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ نواز شریف نے کبھی عشق نہ کیا ہے حاضرین اپنی اپنی سیٹوں سے اچھل پڑے۔ تالیوں کے

شور سے ہال گونج اٹھا تھوڑے سے وقفہ کے بعد میں نے کہا کہ میاں صاحب اب عشق کر لو۔ میاں نواز شریف کے چہرہ پر پریشانی کے آثار تھے۔ اور مجمع کسی سیکنڈل کا منتظر تھا میں اس عرصہ میں سنجیدہ رہا۔ کس سے یقیناً یہ سوال ہو گا اور وقفہ دیگر جب میں نے کہا کہ "اللہ سے" ہال پھر تالیوں سے گونج اٹھا اور قرآن شریف کی آیت کے حوالہ سے میں نے تقریر کی۔ اگلے دن قومی اخبارات نے میری تقریر کو "نواز شریف کا عشق" عنوان سے پہلے صفحہ پر چھاپا اور کئی دن اس پر تبصرے شائع ہوئے اگلے دن میں میری بیوی میرا پسر حیدر علی عمرہ کیلئے سعودی ایر لائن کی پرواز سے ارض مقدس جانے کے لئے لاہور ائیر پورٹ پہنچے ایک کاونٹر پر میرا پاسپورٹ دیکھ کر ایک افسر نے پوچھا کہ کیا میں وہی محمد ادریس ہوں جس کی تقریر آج اخبارات کی زینت بنی ہے میرے اثبات پر اس نے نہایت احترام سے مجھے بلا کسی جانچ پڑتال اندر جانے کی اجازت دیدی۔ میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم بنا اور اب اللہ تعالیٰ واسلام سے عدم عشق کی پاداش میں جیل میں ہے۔ میں ضلعی مسلم لیگ کا جنرل سیکرٹری تھا۔ میں نے 13/4/99 کو ڈسٹرکٹ بار روم کے ایک بھرپور اجلاس میں اس عہدہ سے استعفیٰ دیدیا۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ وزیر اعظم نے اپنے وعدوں سے انحراف کر کے اپنی بد اعمالیوں سے عذاب الٰہی کو دعوت دی ہے وہ جلد ہی انجام بد سے دوچار ہو گا اور وقت آئے گا جب رائے ونڈ کے محلات کی اینٹیں بھی نیلام ہو جائیں گی ضلعی انتظامیہ کی معرفت کوشش کی گئی کہ میں اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کروں لیکن میں نے انکار کر دیا اور اب اپنی بد اعمالیوں کی پاداش میں میاں صاحب جیل میں ہے اور عبرت ناک انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں اب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے یہ عذاب ٹل سکتا ہے۔

ملک میں وکلا کے ادارے بہترین جمہوری انداز میں مصروف عمل ہیں۔ ہر ضلعی وسب ڈویژن بار کے سالانہ انتخاب 15 جنوری سے قبل مکمل ہوتے ہیں۔ عہدیداران کی معیاد ایک سال ہوتی ہے۔ بمشکل ایک یا دو دفعہ کوئی خوش قسمت منتخب ہوتا ہے مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں 5 سال ڈسٹرکٹ بار کا صدر رہا۔ ایک سال دو دفعہ انتخاب ہوا دونوں مرتبہ میں نے اپنے حریف کو واضح اکثریت سے ہرا لیا۔ اس طرح میں چھ دفعہ منتخب ہوا۔ وکلا کی صوبائی تنظیم پنجاب بار کونسل وسیع اختیارات کا دستوری ادارہ ہے۔ ہر پانچ سال بعد اس کے انتخاب ہوتے ہیں۔ پورے ڈویژن کے وکلا ووٹ ڈالتے ہیں 1988 میں فیصل آباد ڈویژن سے بلا مقابلہ منتخب ہوا۔ اس وقت اس ادارہ کے 58 ممبر تھے میرے لئے یہ منفرد اعزاز تھا۔

اس تمام عرصہ میں اصل مقصد ہمیشہ میرے پیش نظر رہا۔ انجمن اراعیاں جھنگ 1955

میں ہی قائم ہو گئی تھی اس تنظیم نے "آراعین قوم" کے نام سے ہزاروں کتابچے تقسیم کئے۔ ہر سطح اور ہر مرحلہ پر برادری کو محترک کیا اور ان کی سماجی و معاشرتی حیثیت کی ترقی کیلئے متواتر جدوجہد کی۔ حزب اراعیاں راولپنڈی کے اجلاس میں شرکت میرا معمول رہا۔ انجمن ارائیاں پاکستان "اوج" پاکستان لاہور کے اجلاس ہائے میں باقاعدگی سے حاضر ہوتا رہا اور بالاخر انجمن فلاح اراعیاں (سابقہ انبالہ ڈویژن) 1968 میں تشکیل پا گئی۔ اس تنظیم نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

اس کتاب کی تصنیف اور ان سطور کی تحریز میں یقیناً خود ستائش کا عنصر موجود ہے لیکن اس میں میرے پیش نظر صرف اور صرف بنیادی مقصد اور مرکزی نکتہ کو اجاگر کرنا ہے۔ برادری کے نوجوانوں سے بالخصوص اور اکابرین سے بالعموم اپیل ہے کہ:

(1) اپنی صلاحیتوں کے پیش نظر اپنے ہدف کی نشاندہی کر کے اپنی کامیابی پر یقین محکم رکھتے ہوئے مسلسل جدوجہد کریں۔ منزل آپ کے قدم چومے گی۔

(2) برادری کی اجتماعی خصوصیات کو مستحکم رکھیں۔ خدا ترسی اور راست بازی ہمارا طرۂ امتیاز ہے۔ اس سے انحراف نہ کیا جائے۔

(3) اپنے فرائض دیانتداری اور ایمانداری سے سرانجام دیں خواہ آپ کسی بھی شعبہ سے منسلک ہوں۔

(4) ہمیشہ یاد رکھیں کہ "فرد قائم ربط ملت سے تنہا کچھ نہیں" برادری میں نظم وضبط اور روابط کو آپ جس قدر مربوط اور مضبوط بنائیں گے اسی قدر آپ کے وقار میں اضافہ ہوگا۔

(5) خاندان اور معاشرہ کی تمدنی خوشحالی اور سماجی واقتصادی ترقی محنت اور صرف محنت میں مضمر ہے۔ اور محنت کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔

قارئین محترم انسان فانی ہے۔ میں نے اپنا سفر زندگانی مکمل کر لیا ہے کسی وقت بھی سفر آخرت کا وقت آسکتا ہے۔ تاہم ہر تصنیف ناقابل فنا ہے کیونکہ کسی نہ کسی شکل میں کتاب موجود رہتی ہے۔ یہ کتاب بھی عرصہ دراز تک رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی اور ملتان سے اخراج کا انقلاب اور 1947 جیسے اکھاڑ پچھاڑ اور ہجرت جیسا پھر کوئی انقلاب آیا یہ کتاب آپ کی شناخت کا وسیلہ ہو گی۔ جب کبھی اور جو کوئی بھی اس کو پڑھے اس سے میری استدعا ہے کہ میری مغفرت کیلئے صدق دل سے دعا کرے۔ آمین یارب العالمین۔

سبحان ربك رب العزة عمايصفون وسلام على المرسلين

والحمدولله رب العالمين○